Flat Earth Urdu.Pk

کی جانب سے پیش ہے،

آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب

اُس دجل وفریب کا علمی تعاقب،
جسے سائنس کے نام پر پھیلایا گیا

حافظ ابو تیمیہ الاندلسي

مكتبة الاندلس الباكستان

فلیٹ ارتھ /ارض المسطحۃ کے بین دلائل کے ساتھ مزین اپنی نوعیت کی اردو زبان میں پہلی کتاب جس میں قاری کو اِس اہم موضوع کی بابت ہر ممکن پہلو پر بین دلائل ملیں گے اور ساتھ میں گلوبرز کی جانب سے زمین کو مبینہ طور پر گلوب ثابت کرنے کے لیے دی جانے والی مبینہ دلیلوں کا ہر پہلو سے علمی اور عقلی رَد ملے گا۔ سائنس کے نام پر دیئے جانے والے عالمی استعمار کے دھوکے اور انسانیت کے خلاف کی جانے والی عالمی سازش کہ یہ زمین ایک گلوب ہے اِسی موضوع کے ہر پہلو پر بین بحث قارئین کی خدمت میں ایک مکمل کتاب کی شکل میں !۔

ابتدائیہ؛

ان الحمد للہ، اما بعد، علمی تعاقب کا یہ سلسلہ آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب کے نام سے جاری کیا گیا تھا ۔ یہ علمی تعاقب ایک مسلسل سیریز کی شکل میں جاری رہا جس میں زیب نامہ میں لگائے گئے الزامات کا جواب اور اُس میں لکھے جھوٹوں کے تار و پود بکھیر کر رکھ دیئے گئے تھے۔اب قارئین کے پرزور اصرار پر اُسی علمی تعاقب کو باقاعدہ اہتمام کے ساتھ ایک مفصل کتاب کی شکل میں جاری کیا جارہا ہے۔

ہم فلیٹ ارتھرز/المسطحتین الحمد للہ ! علمی ذوق و شوق رکھنے والے لوگ ہیں نہ ہمیں کوئی فنڈنگ ہوتی ہے اور نہ ہمیں اپنی ذاتی مشہوری کا کوئی شوق ہے۔اِسی کو مد نظر رکھتے ہوئے زیب نامہ کا علمی تعاقب فلیٹ ارتھ اردو.pk کے پلیٹ فارم سے ہی کیا گیا تھا۔ہم نے پہلے ہی دن وعدہ کیا تھا کہ نہ ہم خود جھوٹ بولیں گے اور نہ کسی کو بولنے دیں گے۔ ہم نے 20 جنوری 2018 کو شاہ زیب صدیقی نامی موسمی لکھاری کے زیب نامہ کی پہلی قسط دیکھی اور دیکھ کر بہت افسوس ہوا کہ کیا ہمارے رقیب مخالفت میں تمام علمی اقدار کو بھول گئے کہ خود ہی سے جھوٹ گھڑ کر اُسکا جواب لکھنے بیٹھ گئے ؟۔

واللہ ! ہم اچھا گمان رکھتے ہوئے صاحبِ تحریر کو مارجن دے سکتے تھے مگر جب ہمارے جواب کے بعد خاموشی کا سلسلہ جاری رہا جواب تک قائم ہے اور وقتاً فوقتاً المسطحتین پر طنز کے نشتر چلانے اور انہیں مختلف فیس بک گروپس سے بلاک کرانے کا سلسلہ جاری ہوا تو ہمارے فورم نے مناسب جانا کہ اِس زیب نامہ کے نام سے لکھے گئے جھوٹ اور اِس میں کی گئی علمی خیانت اور حق کے قتل عام کا جواب لکھنا بہت ضروری ہے۔ہم المسطحتین کو کوئی فرق نہیں پڑتا چاہے کوئی کچھ بھی کہے۔ مگر فلیٹ ارتھ / المسطحۃ کا اردو میں سب سے فعال، تحقیقاتی اور مدلل پلیٹ فارم ہونے کے ناطے ہماری ذمہ داری تھی کہ جس جھوٹ کو قسط وار سلسلے کی شکل پوری خیانت کے ساتھ عوام الناس میں پھیلایا جارہا ہے، اُس کا پوری علمی دیانت اور دلائل کے ساتھ رَد کرتے ہوئے جواب دیا جائے۔ہم اپنے پورے علمی تعاقب کے دوران کوشش کریں گے کہ صاحب زیب نامہ کی طرح ٹھٹھہ، جھوٹ اور علمی خیانت جیسی غیر اخلاقی اور غیر علمی اقدار سے ہر ممکنہ طور پر اپنے اِس علمی تعاقب کو پاک رکھیں اور علمی دیانت ، امانت اور دلیل کے ساتھ اِس زیب نامہ کا رَد لکھیں۔ سلسلہ طویل تھا۔ مگر الحمد للہ ! اللہ تعالیٰ کی توفیق سے ہم اِسے پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کامیاب رہے ۔ہم نے یہ کام 26 فروری 2018 کو شروع کیا تھا اور ساتھ ساتھ پورے علمی اسلوب کے ساتھ اپنی تحاریر کو جاری کرتے رہے ہیں۔ 29 مارچ 2018 تک ہم اپنے اِس علمی تعاقب کی مکمل 12 اقساط جاری کر چکے ہیں۔ہم اللہ رب العزت سے دعا گو ہیں کہ جس کارِ خیر ،جو انسانیت کو دھوکے کی نیند سے جگانے کا ہے اُس میں ہماری مدد فرمائے اور ہمیں اخلاص کے ساتھ اپنے اِس عظیم مقصد پر کاربند رہنے اور اِس مقصد میں کامیابی و کامرانی عطا فرمائے اور ہماری کوششوں کو ہماری آخرت کا سامان بنادے !

آمین یارب العالمین !

منجانب: ایڈمن فورم مجتمعُ الأَرضُ المُسطحۃ

آفیشل ایڈریس: https://www.facebook.com/flatearthurdu.pk/

عرض مصنف؛

ہم چاہیں گے کہ قارئین کو اِس علمی تعاقب کے اسلوب کی بابت بھی بتادیں تا کہ اُن کو زیب نامہ کے اِس علمی تعاقب کے دورانِ مطالعہ کسی قسم کی دشواری نہ پیش آئے۔ چونکہ زیب نامہ نامی کذب و بہتان پر مبنی تحاریر فیس بک کے فورم پر جاری کی گئی ہیں تو ہم نے احتیاطاً سب کو اپنے پاس نہ صرف کاپی کر کے محفوظ کر لیا تھا بلکہ ہم نے اُن کے اسکرین شاٹس بھی محفوظ کر لیے ہیں تا کہ کل کو کوئی بھی یہ دعوی نہ کر سکے کہ ہم نے کسی قسم کا بہتان باندھا ہے یا کذب بیانی کا سہارا لیا ہے۔ ایسے قبیح افعال صاحبِ زیب نامہ جیسے احباب کا ہی شیوہ ہو سکتے ہیں ہم ایسی خرافات سے اللہ رب العزت کی پناہ مانگتے ہیں!۔

زیب نامہ کے تعاقب پر مبنی یہ تحاریر کسی بھی طور پر صاحبِ زیب نامہ کی تضحیک یا کسی قسم کے غیر اخلاقی و غیر علمی مقصد کے لیے ہر گز نہیں لکھی جا رہی ہیں۔ ہماری اِن تحاریر کا مقصد قارئین کو صرف حق کی معرفت کرانا ہے۔ جو کذب و بہتان اپنے خود ساختہ دلائل کے نام پر زیب نامہ میں لکھا گیا ہے ہمارا مقصد اُن کی نشاندہی کرنا اور عوام الناس پر اپنے حق پر مبنی مؤقف کو دوبارہ کسی بھی قسم کی ملاوٹ کے بناء آشکار کرانا ہے۔ اِس میں کوئی لڑائی، کوئی ہار جیت نہیں ہے۔ ہم علمی فورم ہیں اور اِسی بنا پر جب بھی کچھ لکھتے ہیں دلیل سے لکھتے اور جاری کرتے ہیں پھر بھی بشری تقاضہ ہے کہ غلطی کسی سے بھی ہو سکتی ہے اور اگر ہم سے کوئی غلطی ہو تو براہ کرم اُس کی نشاندہی کر کے ہماری اصلاح کیجئے!۔ تنقید برائے اصلاح عین فلاح کا راستہ ہے اور تنقید برائے تنقید عین وبال و فتنہ کا راستے ہے۔ ہم پوری کوشش کریں گے کہ صاحبِ زیب نامہ اور اُن جیسے احباب کی اغلاط، کذب بیانی اور کتمان حق جیسی غیر علمی اقدار سے اپنی تحاریر کو پاک رکھیں۔ ان شاء اللہ!

ہم اپنے اِس آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب کو ایک مستقل کتاب کی شکل میں لکھ رہے ہیں جسے ساتھ ساتھ اپنے فیس بک فورم پر بھی قسط وار جاری کرتے رہے ہیں۔ تا کہ عوام الناس سچ اور جھوٹ کا فرق خود کر سکیں اور خود فیصلہ کر سکیں کہ حقیقت کیا ہے اور کس نے جھوٹ بولا ہے اور کون علمی خیانت کا مرتکب ہوا ہے؟۔

جواب الجواب، یا رَد کی کتب کا ذوق رکھنے والے قارئین جانتے ہوں گے کہ عموماً ایسی تحاریر کو لکھنے کا پوری طرح حق تب ادا ہوتا ہے جب فریق مخالف کا مؤقف بھی من و عن سامنے رکھا جائے تا کہ قاری کو حق کی نشاندہی میں دشواری نہ ہو۔ ہم جس زیب نامہ نامی تحاریر کا آپریشن اور علمی تعاقب کرنے جا رہے ہیں اُس میں ہر طرح سے قلمی و علمی اقدار اور علمی دیانت کو پس پشت ڈال کر صرف اپنی بات منوانے، تضحیک، خود نمائی اور کتمان حق کی غرض سے لکھا گیا ہے۔ جبکہ صاحبِ زیب نامہ جس کتاب کو اپنے دجل و فریب کا نشانہ بنانے جا رہے تھے اگر وہ اپنے قارئین کو ایمانداری سے اصل کتاب اور اُس کا اردو ترجمہ بھی ساتھ میں پیش کر دیتے تو بات کچھ اور ہوتی مگر زیب نامہ کے مصنف نے کسی بھی مقام پر علمی اقدار کا کوئی پاس نہ کیا، اُن علمی اقدار کی بابت ہم کچھ توجیحات لکھ دیتے ہیں تا کہ قارئین خود فیصلہ کر سکیں کہ کیا حق ہے اور کیا کذب۔

ہم نے علمی خیانت کی انتہا تو تب دیکھی کہ صاحبِ زیب نامہ جس کتاب کا رَد لکھنے کا دعوی پورے زور و شور سے کر رہے تھے، موصوف نے اپنی ماسوائے آخری اور بارہویں قسط کے اپنی تمام اقساط میں اُس کا نام تک غلط لکھ کر پیش کیا تا کہ زیب نامہ کے قارئین کو کسی بھی صورت کسی بھی مقام پر اصل کتاب نہ مل سکے۔ یہ بات بھی اپنے آپ میں ایک بہت بڑی علمی خیانت تھی۔ مگر ہم صاحب زیب نامہ کی طرح علمی اقدار سے ہر

گز ناواقف نہیں اور نہ ہی سستی شہرت کی بھوک جیسی بشری بیماری کے مریض ہیں الحمدللہ دین و دنیاوی علوم میں امانت و دیانت کے داعی اور طالب علم ہیں۔ ہم پوائینٹس کی شکل میں کچھ اہم نکات قارئین کے گوش گزار کرنا چاہیں گے تاکہ قارئین کو رَد کی کتب کے علمی اسلوب کی بابت بین معلومات مل سکیں؛

1. جب بھی کسی کتاب یا تحریر کا رَد لکھا جاتا ہے سب سے پہلے قارئین کو اُس کتاب کا اصل نام بمعہ حوالہ دیا جاتا ہے۔ تاکہ قاری کو پتہ ہو کس وہ کس کتاب کا رَد پڑھ رہا ہے یہ سب سے اہم نکتہ زیب نامہ میں کہیں نظر نہیں آیا۔
2. ہمیشہ اُس کتاب کا نا صرف مکمل حوالہ دیا جاتا ہے بلکہ اُس کتاب کی تحریر، جس کا رَد کرنا مقصود ہو اُسے واضح طور پر من و عن لکھا جاتا ہے جیسے ہم لکھ کر دکھائیں گے۔ تاکہ قاری کو مقصودہ تحریر اور رَد، دونوں میں واضح فرق بھی نظر آئے اور ساتھ میں تقابلہ کرنے میں بھی آسانی ہو۔ زیب نامہ میں اِس کو خانہ پری کے طور پر سوال و جواب کی شکل میں لکھا ضرور گیا ہے مگر کیسے لکھا گیا ہے وہ آپ اِس آپریشن زیب نامہ میں دیکھیں گے۔
3. جب بھی رَد لکھا جاتا ہے ہمیشہ دلیل کے ساتھ لکھا جاتا ہے تاکہ قاری کو فیصلہ کرنے میں مدد مہیا کی جا سکے۔ اسلافِ اسلام کا شیوہ رہا ہے کہ وہ جب بھی کوئی رَد لکھتے ہمیشہ دلیل لکھتے، چاہے وہ اپنے خود کے مؤقف کے ہی مخالف کیوں نہ ہو۔ مگر صاحب زیب نامہ نہ تو کسی طرح کوئی دلیل لکھ سکے اور جن کو وہ دلائل سمجھ کر لکھنے کی سعی فرماتے رہے اُن کی اکثریت اصل میں سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن ہے، جس کی بنیاد ہی تضاد پر مبنی ہے اور اُسی کا رَد ہم لکھتے رہتے ہیں۔

ہم کوشش کریں گے کہ صرف حق کی معرفت اور اللہ سے ڈرتے ہوئے کسی قسم کی کوئی ایسی بات نہ لکھیں جس میں کتمان حق، کذب بیانی اور علمی خیانت کا شائبہ بھی ہو۔ ہم یہ بھی واضح کر دینا چاہتے ہیں بطور با عمل مسلمان الحمدللہ ہمارا عقیدہ عین وہی ہے جو قرآن و سنت میں بیان ہوا ہے کہ ہمارا ہر نیک عمل اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے اور ہماری ہر غلطی شیطان لعین کی طرف سے ہے!۔

نوٹ: ☆() میں صاحب زیب نامہ کا متن لال سیاہی میں ہو گا اصل کتاب کا متن نیلی سیاہی میں اور ہمارے علمی تعاقب کا متن کالی سیاہی میں ہو گا جو زیب نامہ کا علمی تعاقب، الجواب اور مدلل رَد ہو گا! ان شاء اللہ العزیز!

☆ قارئین کی سہولت کے لیے کتاب میں ہائپر لنک کی بھی سہولت موجود ہے۔ قارئین مطلوبہ "لفظ" پر کلک کر کے متعلقہ لنک کو وزٹ کر سکیں گے۔

دورانِ تحریر اسلوب کچھ اِس طرح رہے گا کہ ہم زیب نامہ کی تحریر کو ☆() میں لال سیاہی سے لکھیں گے اور اپنی تحریر کو عین اُس کے بعد کالی سیاہی سے لکھیں گے تاکہ کوئی ابہام نہ پیدا ہو۔ قارئین پر حق واضح ہو اُس کے لیے زیب نامہ نے جس کتاب کو اپنی خیانت جو ظاہراً سستی شہرت کے لیے لکھی گئی تحاریر زیب نامہ کے نام سے جاری کی گئی تھیں، نشانہ بنایا ہے؛

اُسی اصل کتاب کا لنک (انگریزی میں) اور اردو میں مصنف ھذا کا ترجمہ کردہ اِسی کتاب کا لنک

قارئین دورانِ مطالعہ کسی قسم کی غلطی پائیں تو براہِ کرم اطلاع دیں تاکہ کتاب کے اگلے ایڈیشن میں اُس بابت بروقت اصلاح کی جا سکے!

کتاب کے مصنف کا تعارف

راقم الحرف ایک پاکستانی اور پیشے کے لحاظ سے تاجر ہے۔ مصنف کی تعلیمی قابلیت مندرجہ ذیل ہے؛

دُنیاوی تعلیم: Master's in Business Administration of Management Sciences

ایڈوانس جغرافی اور آسٹرونومیکل فزکس میں پراگ یونیورسٹی سے حال ہی میں ایڈوانس لیول کے ڈپلومہ کامیابی سے مکمل کیے ہیں۔

مذہبی تعلیم: حافظ القرآن اور فقہ القرآن والسنۃ کے جملہ علوم پر جید اساتذہ اور مطالعہ کے ذریعے عالمانہ درسترس حاصل کر رکھی ہے اور دینی علوم و دنیاوی فنون کا مستقل طالب علم ہے۔

مصنف ماضی میں بنکنگ اور ٹیلی کمیونیکیشن جیسے اہم شعبوں سے بھی وابستہ رہا ہے۔ حال میں ایک آن لائن اسلامک یونیورسٹی کا مینٹور اور فلیٹ ارتھ کے موضوع پر پہلی بین الاقوامی آن لائن یونیورسٹی جامعۃ الاندلس کا مدیر بھی ہے اور Flat Earth Urdu.pk کا بانی رُکن ہے۔ راقم الحرف جغرافیہ، علم فلکیات، فزکس، عالمی و مذہبی تواریخ، عربی، اردو، پنجابی اور انگریزی زبان جیسے علمی فنون میں بھی سیر حاصل دسترس رکھتا ہے۔ اپنی مہم جوئی کے شوق کی وجہ سے متعدد علمی اور تجارتی اسفار کر رکھے ہیں۔ ہم علمی طور پر ہمیشہ سے عدل کے حامی رہے ہیں اور ہمیشہ عدل وانصاف کو مدِ نظر رکھتے ہوئے لکھتے آئے ہیں۔ اللہ سے دُعا ہے کہ ہماری کاوشوں کو ہمارے لیے دُنیا و آخرت میں اجر عظیم کا باعث بنائے ! آمین۔

نوٹ:

مصنف: حافظ عبدالوھاب الھاشمی (کنیت: حافظ ابو تیمیہ الاندلسی)

پروف ریڈنگ پینل: احمد محمود (محمود بھائی)، ڈاکٹر فاطمہ علی (کینیڈا)، حافظ ابو تیمیہ الاندلسی

اراکینِ فلیٹ ارتھ اردو.pk ایڈمن و تحقیقی فورم: حافظ عبدالوھاب الھاشمی، فرخ کلیم، شیخ ہاشم العتیبی، ڈاکٹر فاطمہ علی

بتاریخ: 20 اپریل 2018

آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب پر قارئین کے تاثرات

1- محترم محمود احمد صاحب کے قلم سے؛

السلام علیکم,

" سکول میں دوران تعلیم ہمیں یہ بتایا گیا تھا کہ زمین گردش کرتی ہے، زمین گیند کی طرح گول ہے بعد میں انڈے کی طرح بتائی گئی۔ زمین پر ہم بسببِ گردشِ زمین کبھی سیدھے ہو جاتے ہیں اور کبھی الٹے اور یہ کہ کشش ثقل کے سبب ہر چیز زمین پر گرتی ہے۔ سچی بات ہے اِن نظریات کے حوالے سے کبھی دماغ میں کوئی اعتراض پیدا نہیں ہوتا تھا۔ ہاں کبھی کبھار زمین پر الٹا لٹکنے والی بات ضرور حیران کرتی کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے ایک دفعہ ایک معروف عالم دین کی کتاب کا پتہ چلا جس کا نام تھا " زمین ساکن ہے " تو دل میں بڑی شرمندگی محسوس ہوئی کہ یہ کیسے عالم ہیں کہ ان کو اتنا بھی نہیں معلوم کہ زمین ساکن نہیں بلکہ محو گردش ہے ؟۔

کچھ عرصہ قبل جناب حافظ عبدالوھاب صاحب کا فلیٹ ارتھ کے حوالے سے فیس بک پر پیج اور گروپ دیکھا تو اِس کی طرف بہت کشش محسوس ہوئی وہاں سے پتہ چلا کہ حافظ صاحب نے ایک انگریزی کتاب کا اُردو ترجمہ بھی کیا ہوا ہے جس میں دو سو ثبوت پیش کئے گئے ہیں کہ یہ زمین گلوب نہیں ہے میں نے اِس کتاب کا پرنٹ نکلوا کر اِس کا مطالعہ کیا تو اِس کے دلائل بہت جاندار محسوس ہوئے۔ لیکن میرے دل میں یہ خیال تھا کہ کوئی اِس کتاب کے دلائل کا تنقیدی جائزہ لے اور پھر اُس تنقید کا جواب دیا جائے تا کہ بات بالکل واضح ہو کر اور نکھر کر سامنے آ جائے۔ میرے اِس خیال کو جلد ہی عملی صورت اُس وقت مل گئی جب ایک گلوبر شاہ زیب صدیقی صاحب نے اِن دو سو ثبوتوں کا قسط وار جائزہ لینا شروع کیا اور اِن ثبوتوں کو رَد کرنے کی بھرپور کوشش شروع کی۔ شاہ زیب صدیقی صاحب کے جوابات اور اعتراضات کا جواب جناب محترم حافظ عبدالوھاب صاحب نے "آپریشن زیب نامہ" کے عنوان سے قسط وار دینا شروع کیا۔ مجھے "آپریشن زیب نامہ" کی پروف ریڈنگ کی سعادت حاصل ہوئی۔ مجھے یہ کہنے میں کوئی شک نہیں کہ محترم حافظ عبدالوھاب صاحب نے نہایت ہی خوبصورتی، عمدگی اور تفصیل کے ساتھ زیب نامہ کا آپریشن کیا ہے۔ زیب نامہ میں جہاں جہاں غلط بیانی کی گئی ہے، حقائق کو توڑ مڑوڑ کے پیش کیا گیا ہے، حافظ صاحب نے وہاں اس کا زبردست محاکمہ کیا ہے۔ اِس مکمل "آپریشن زیب نامہ" کا زبردست فائدہ یہ ہے کہ نہ صرف زمین کے گلوب نہ ہونے کے دو سو دلائل بھی مکمل سامنے آ جاتے ہیں بلکہ اِن دلائل پر اعتراضات کا بھی مکمل اور شافی جواب مل جاتا ہے جس کی وجہ سے یہ موضوع مکمل نکھر کر واضح طور پر قاری کے سامنے آ جاتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ کریم حافظ صاحب کے علم میں مزید پختگی عطاء فرمائے اور اور اِن کو مزید توفیق عطا فرمائے کہ اِس موضوع پر زیادہ سے زیادہ لٹریچر اردو زبان میں فراہم کر سکیں !۔"

احمد محمود (محمود بھائی)

بتاریخ: 5 اپریل 2018

آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب پر قارئین کے تاثرات

2- محترم فرخ کلیم صاحب کے قلم سے؛

السلام علیکم،

ہمارے دماغ کی کوڈنگ ایسی ہے کہ جب ایک ہی جھوٹ کو بار بار سچ کہہ کر ہمارے سامنے بولا جاتا ہے اور ہمارے لاشعور میں اُسے ایک آفاقی سچ بنا دیا جاتا ہے۔ جب تک ہم اِس کی تحقیق نہ کر لیں ہمیں یہی لگتا ہے کہ وہ جھوٹ درحقیقت سچ ہی ہے۔ ایسے ہی "گلوب ماڈل" ہے جس میں گلوب کے ثبوت ہی گلوب کے جھوٹا ہونے کی گواہی دیتے ہیں گلوب کے جھوٹا ہونے کے ثبوت آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب کی شکل میں بطور کتاب آپ کے سامنے ہیں ۔آپ نے صرف وقت نکال کر انہیں پڑھنا ہے۔

اِس تیز رفتار دنیا میں وقت سب کے پاس کم ہے لیکن حقیقت کو جانے بغیر زندگی میں وہ رنگ نہیں ہوتے جو حقیقت کو جان کر آتے ہیں آپ حقیقت جاننے کے بعد اپنی آنکھیں کھلی کھلی اور چمکتی محسوس کرتے ہیں اور بین الاقوامی سطح پر بولے جانے والے جھوٹوں پر ہنستے ہیں۔ ایک مثال دیتا ہوں کہ اگر کوئی خلائی ادارہ یہ کہے کہ زمین سے ایک بہت بڑا سیارہ ٹکرانے والا ہے تو لوگ پریشان ہو جائیں گے کام پر توجہ نہیں دے سکیں گے گھنٹوں اُس پر سوچیں گے یعنی آپ کی زندگی ایک جھوٹی خبر سے متاثر ہو جائے گی۔ ایسی مثالیں آپ اپنی روزمرّہ زندگی میں دیکھتے رہتے ہیں کہ جہاں پر ہمیں واسطہ بالواسطہ طور پر ایسی خبروں کو بار بار سُنا کر ہمارے لاشعور کی پریشان رکھا جاتا ہے۔ چاہے ہم اُن خبروں پر دھیان بھی نہ دیتے ہوں مگر وہ ہمارے لاشعور میں اپنی جگہ بنا کر ہمیں پریشانی ہی دیتی ہیں۔ لیکن اگر آپ زمین کی اصلی ساخت اور بناوٹ جانتے ہیں اور یہ جانتے ہیں کہ کیسے ہم سب سے آفاقی سطح پر جھوٹ پر جھوٹ بولے گئے ہیں تو آپ ایسی لطیفہ نما خبروں پر ہنسیں گے دوستوں سے بات کرتے وقت آپ کے لیے یہ ایک مزاح کا ٹاپک ہو گا آپ بے فکر ہو کر اپنے کام سرانجام دیں گے۔

ایسے ہی جھوٹ کی ایک مثال "زیب نامہ" ہے جس میں جھوٹے اور دجالی گلوب کا دفاع کیا گیا اور ہمارے فورم سے اِس جھوٹے اور نقلی گلوب ماڈل کے دفاع میں لکھے گئے "زیب نامہ" کا آپریشن کیا گیا "آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب" کے نام سے جِسے حافظ عبدالوہاب صاحب نے تحریر کیا۔ جس میں "زیب نامہ" کا بین دلائل کے ساتھ رَد لکھا گیا۔ وہ حضرات جب گلوب ماڈل کو صحیح کہتے ہیں وہ "آپریشن زیب نامہ" کی ایک سطر کو بھی دلیل سے جھوٹ ثابت نہیں کر سکے، جبکہ "زیب نامہ" مکمل جھوٹ اور گمراہ کر دینے والی باتوں سے بھرا پڑا ہے جس کے لکھاری "شاہ زیب صدیقی" ہیں۔

میں بطور قاری اِس "آپریشن زیب نامہ" کے پس منظر پر روشنی ڈالنا چاہوں گا کہ جھوٹ کے علم میں مہارت رکھنے والے شاہ زیب صدیقی کے "زیب نامہ" کا رَد کیوں لکھا گیا؟۔ایک وضاحت کر دوں کہ جب کوئی ہمارے سامنے جھوٹ بولے اور ہم دلیل کے ساتھ ثابت کر دیں کہ آپ نے جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ بولنے والا مان بھی جائے کہ ہاں میں نے جھوٹ بولا ہے لیکن جھوٹ بولنے والا اپنی اِس عادت سے مجبور ہو کر اگر وہی جھوٹ بعد میں پھر سے لوگوں کو بتانے لگے تو ہم اُسے ضرور پکڑیں گے اور لوگوں کو اُس کے دجل وفریب کے فتنے سے آگاہ کریں گے کہ فلاں شخص جھوٹا ہے ایسا ہی معاملہ "آپریشن زیب نامہ" لکھنے کی وجہ بنا۔ شاہ زیب صدیقی کی پہلی قسط "زیب نامہ قسط 1" کی پہلی ہی پوسٹ پر "حافظ عبدالوہاب صاحب" نے اُس کا رد لکھا اور شاہ زیب صدیقی کو چیلنج دیا کہ آپ میرے رَد کو دلیل سے غلط ثابت کریں شاہ زیب صدیقی

نے "حافظ عبد الوھاب صاحب" کو کہا کہ آپ کے دلائل جاندار ہیں اور کہا کہ میں فارغ وقت میں آپ سے رابطہ کروں گا اور آپ کے دلائل کے مقابلے میں اپنے دلائل پیش کروں گا۔ لیکن ایسا نہ ہوا اور شاہ زیب صدیقی اپنا "قسط وار جھوٹا سلسلہ "مزید لکھتے رہے یہ قسط وار سلسلہ "زمین گردش کرتا گلوب نہیں اِس کے 200 ثبوت" کے رَد میں لکھا جارہا تھا۔ یہ "زیب نامہ" نامی فریب نامہ یا تو موصوف زیب نامہ نے اپنی سستی شہرت کے لیے لکھا تھا یا یہ دجالی طاقتیں لکھوار ہی تھیں۔

"زمین گردش کرتا گلوب نہیں اِس کے 200 ثبوت "ایک انگریزی کتاب ہے۔ جسے "ایرک دوبے" نے لکھا اور اس کتاب کا اردو ترجمہ "حافظ عبدالوھاب صاحب" نے کیا اور اِسی ترجمہ سے شاہ زیب صدیقی نے اپنی من گھڑت کہانی "زیب نامہ" کے نام سے جاری کرنا شروع کی، جھوٹ اور مکاری کی انتہا دیکھیں کہ شاہ زیب صدیقی نے اپنے جھوٹوں پر مبنی "زیب نامہ" میں ایک جگہ پر بھی ترجمہ کردہ کتاب سے ایک سطر بھی "ویسے نہیں لکھی جیسے کتاب میں لکھی تھی"۔

اِس بات سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ جھوٹے اور دجالی گلوب کا دفاع کرنے والے جھوٹے اور مکار ہیں لاعلمی ایک الگ بات ہے لیکن حقیقت کے سامنے موجود ہوتے ہوئے بھی گلوب کو صحیح کہنا میرے نزدیک مکاری و عیاری ہے کیونکہ کفار کی بات کو بغیر تحقیق کے صحیح کہنا کسی صورت بھی دینی و دنیاوی لحاظ سے دانشمندی نہیں ہے۔ شاہ زیب صدیقی کے "زیب نامہ" کی ایک قسط پر میں نے شاہ زیب صدیقی سے کہا کہ: "میں اِس کا رَد لکھوں گا تو کیا آپ مجھے بلاک تو نہیں کریں گے؟"۔ اپنے فورم سے شاہ زیب صدیقی نے یقین دلایا کہ: "میں ایسا نہیں کروں گا"۔ لیکن جس روز ہم نے اپنے فورم سے پہلی پوسٹ کی کہ ہم "آپریشن زیب نامہ" لکھ رہے ہیں تو اِسی روز شاہ زیب صدیقی نے ہر ممکنہ جگہ ہر ممکنہ فورم سے مجھے اور "حافظ عبد الوہاب صاحب" کو بلاک کر دیا۔ آپ میری بات کی تصدیق ہمارے فورم سے کر سکتے ہیں۔ جہاں پر یہ سب کچھ ہمارے فورم کے لاگ میں محفوظ ہے۔

"آپریشن زیب نامہ" مکمل تحقیقاتی اور ٹھوس ثبوتوں پر مشتمل مواد کے ساتھ باقاعدہ طور پر "زمین گردش کرتا گلوب نہیں اِس کے 200 ثبوت" کتاب کی کسی بھی زبان میں ایک تفصیلی شرح ہے اور "زمین گردش کرتا گلوب نہیں اِس کے 200 ثبوت" سے بھی بڑھ کر ایک جامعہ کتاب بن چکی ہے کیونکہ اِس کتاب میں وہ باتیں اور دلائل شامل ہو گئے ہیں جو "زمین گردش کرتا گلوب نہیں اِس کے 200 ثبوت" میں شامل نہیں تھے۔ وہ احباب جو گلوب کا جھوٹ جاننا چاہتے ہیں وہ "آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب" ضرور پڑھیں۔ کیونکہ اِس کتاب میں کوئی جھوٹ اور فریب نہیں ہے۔ ہر سطر سچائی اور ٹھوس دلائل پر مبنی ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ میں "آپریشن زیب نامہ" کا حصہ رہا اور اِس جھوٹ اور فریب کے زمانہ میں بھی، میں نے رائی کے دانے کے برابر اِس میں حصہ ڈالا جو کہ ہماری آنے والی نسلوں کے لیے بھی علمی لحاظ سے نہایت اہم اور نفع بخش ہوگا۔ میری دعا ہے کہ اللہ ﷻ "حافظ عبد الوھاب صاحب" کو صحت و تندرستی والی لمبی زندگی عطا فرمائیں تاکہ ہم اُن کے علم سے مزید سیکھ سکیں اور ایسے ہی ہم اِس جھوٹ و فریب کے اندھیروں میں سچائی کی روشنی سے فائدہ حاصل کر سکیں آمین!

والسلام،

فرخ کلیم (الیکٹریکل انجنئیر)، 7 اپریل 2018

آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب پر قارئین کے تاثرات

3- محترمہ اُمِ مریم صاحبہ کے قلم سے؛

السلام علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ ، "موجودہ دور میں جس تیزی سے سائنس کے نام پر الحاد کا پرچار کیا جارہا ہے وہ کسی سے ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ میں زیادہ تر سوشل میڈیا فورمز کی خاموش قاری ہوں چونکہ دینی علوم کی معلّمہ ہوں اِسی ناطے جدید فنون کی تحقیق بابت بھی جستجو رہتی ہے۔ کچھ عرصہ قبل ہم نے زمین گردش کرتا گلوب نہیں اُس کے 200 ثبوت نامی کتاب کا مطالعہ کیا تھا جس کا ترجمہ معروف نوجوان عالمِ دین حافظ عبدالوھاب الہاشمی المعروف ابو تیمیہ الاندلسی جو حال ہی میں خاصۃالعلمیہ سے فارغ التحصیل ہوئے تھے، نے کیا تھا۔ کچھ مواقع پر ایسا بھی ہوا کہ ہم نے نے حافظ صاحب سے اِس موضوع پر تبادلہ خیال کیا تھا جس کی بابت ہمیں محترم حافظ صاحب نے سیر حاصل دلائل جو کہ قرآن وسنت کے ساتھ ساتھ عقلی وحسی اسلوب سے مزین تھے، پیش کیے جن پر ہم نے اپنے طور پر کئی جید استاذہ سے رابطہ کیا اور یہ پایا کہ حافظ صاحب کا مؤقف دلیل پر مبنی بر حق ہے۔اُس دوران ہی ہماری ایک ساتھی طلبہ نے زیب نامہ نامی تحاریر کی بابت مطلع کیا جس سے یہ پتہ چلا کہ جس کتاب کا محترم حافظ صاحب نے ترجمہ فرمایا تھا اُسی کا رَد لکھا گیا ہے۔

جب ہم نے زیب نامہ کی پہلی قسط کو دیکھا تو ہمیں تعجب ہوا کہ یہ کیسا رَد ہے جس میں بجائے اصل کتاب پر کلام کرنے کہ اپنے سے ہی بات کو گھڑا گیا ہے اور اُس کا جواب دیا جارہاہے۔ ہم اِس واقعے کے بھی چشم دید گواہ ہیں کہ محترم حافظ ابو تیمیہ الاندلسی نے زیب نامہ کی پہلی قسط کی ہی پوسٹ پر جا کر مفصل دلائل پیش کر کے جنابِ زیب نامہ کو دعوتِ تحقیق دی تھی۔ مگر چونکہ اُس پہلی قسط کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ یہ ایک دجل و فریب کا سلسلہ جاری ہونے کو ہے جس کو روکنے کے لیے دلائل کا بند باندھنا اولی لازم ہو چکا !۔

جیسے ہی ہمیں پتہ چلا کہ محترم حافظ ابو تیمیہ الاندلسی نے آپریشن زیب نامہ لکھنے کا اعلان کر دیا ہے ہمیں بہت مسرت ہوئی کہ یہ حق کو دوبارہ سے پیش کرنے کی سعادت بھی اُنہی کو دوبارہ سے میسر آ گئی ! ۔ میں پورے انہماک سے نہ صرف زیب نامہ بلکہ آپریشن زیب نامہ کی بھی تمام اقساط کا مطالعہ کر چکی ہوں۔ اور میں پورے وثوق سے کہتی ہوں اگر اِسے کتاب بنا دیا جائے تو آنے والے وقت میں متلاشیانِ حق کے لیے اِس میں بین دلائل ایک ہی جگہ پر میسر ہوں گے۔ سب سے خوبصورت اسلوب مجھے یہ ملا کہ محترم حافظ ابو تیمیہ الاندلسی نے ہر ممکن جگہ پر قرآن وسنت سے بین دلائل مکمل حوالہ جات کے ساتھ دیے ہیں ساتھ میں شیخ عبدالعزیز بن بازؒ کا اثبات سکون الارض پر لکھا شہرہ آفاق فتوی بھی بطور اقتباس شامل فرمایا ہے۔ عقلی اور نقلی دلائل سے بھرپور آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب ردِ الحاد کے محققین کے لیے نسخہ کیمیاء ہے جس سے جعلی سائنس کے نام پر جو جھوٹ پوری دُنیا میں پھیلایا جارہا ہے اُس کا بین رَد ایک ہی مقام پر میسر ہے !۔

میں آخر میں محترم حافظ ابو تیمیہ الاندلسی کے لیے دعا گو ہوں کہ اللہ رب العالمین آپ کے علم و عمل میں خیر وبرکت عطا فرمائے اور آپ کو دنیا و آخرت میں سرخرو فرمائے !۔آمین ! "

والسلام: اُمِّ مریم، معلّمہ عامۃالعلمیہ، زینت القرآن اکیڈمی

بتاریخ: 5اپریل2018

آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب پر قارئین کے تاثرات

4- محترمہ ڈاکٹر فاطمہ علی صاحبہ کے قلم سے؛

السلام علیکم،

میں پیشے کے لحاظ سے آرتھوپیڈک سرجن ہوں مگر بچپن سے ہی فلیٹ ارتھر ہوں۔ اُس کی وجہ بہت سادہ تھی میرے والد صاحب نے اپنی برطانیہ میں ملازمت کے دوران ایک برطانوی خاتون سے شادی کی تھی۔ میری والدہ صاحبہ کا آبائی مذہب عیسائیت تھا جب وہ اپنی شادی سے پہلے مسلمان ہوئیں تو انھوں نے بقول اُنہی کے میرے والد کو زمین کی بابت بائبل میں بیان کردہ شکل کو بطور دلیل پیش کیا۔ میرے والد صاحب نے بطور مسلمان اُسی دور میں جب برطانیہ میں ہی موجود علماء سے اِس بابت رابطہ کیا تو انھوں نے میرے والد کو اُس وقت برطانیہ کے دورے پر آئے ہوئے ایک سعودی عالم سے ملنے کا کہا۔ میرے والد کے مطابق اُس عالمِ دین کے ساتھ اُنکی 2 گھنٹے تک اِسی موضوع پر نشست ہوئی۔ جس میں اُس عالم نے قرآن و سنت کے بین دلائل کے ساتھ اِس بات کی تصدیق کی کہ زمین ساکن ہے گلوب ہرگز ہو ہی نہیں سکتی۔ کچھ ہی سال بعد میرے والد کو ڈاک کے ذریعے شیخ عبد العزیز بن بازؒ کا حال ہی میں جاری ہونے والے فتویٰ اثبات سکون الارض بطور رسالہ موصول ہوا۔ میرے والد کے پاس اُسی رسالے کا اصل سکین آج بھی محفوظ ہے۔ والدین سے ہی مجھے اور ہماری باقی فیملی کو زمین کے ساکن ہونے اور فلیٹ ارتھ کر بابت پتہ چلا تھا۔ چونکہ سکولوں میں گلوب ہی پڑھایا اور سکھایا جاتا تھا اِسی لیے ہم بھی وقت کے ساتھ ساتھ ایسے جھوٹ کو صرف پڑھائی کی حد تک سیکھنے پر مجبور تھے۔

2015 میں بین الاقوامی طور پر فلیٹ ارتھ تحریک نے دوبارہ زور پکڑا اُس دوران میں کینیڈا میں اپنے پیشے کی وجہ سے منتقل ہو چکی تھی۔ جیسے ہی مجھے پتہ چلا تو میں نے بھی فلیٹ ارتھ کینیڈا کے فورم سے جدید فلیٹ ارتھ تحریک میں بھرپور حصہ لینا شروع کیا۔ اتفاقی طور پر The Future of Flat Earth کے فورم پر میں نے حافظ عبدالوھاب الہاشمی کو دیکھا۔ میں حافظ صاحب کو 2004 سے فیملی ٹرمز کی بناپر جانتی تھی مجھے حافظ صاحب کو فلیٹ ارتھ کے فورمز پر دیکھ کر حیرانی بھی ہوئی اور خوشی بھی کہ بہت پہلے جب میں نے اُن سے فلیٹ ارتھ کا ذکر کیا تھا تو انھوں نے اُسے نکار دیا تھا اور اب خود ہی وہ اُس کے اتنے سرگرم داعی کیسے بن گئے تھے یہی جاننے کے لیے میں نے حافظ الہاشمی سے کافی سالوں بعد دوبارہ رابطہ کیا۔اُن سے تبادلہ خیال کے دوران پتہ چلا کہ انھوں نے دلیل کی بنیاد پر فلیٹ ارتھ کو نہ صرف سمجھا بلکہ اردو زبان میں فلیٹ ارتھ کے سب سے مستند فورم Flat Earth Urdu.pk کی بنیاد رکھی۔ جس کی بابت ہم پچھلے سال ہی ifers پر ہیمنڈ میپ کا ایک پراجیکٹ دیکھ چکے تھے مگر چونکہ ہم نے صرف فورم کے نام پر ہی توجہ دی تھی تبھی ہم اُس کے مصنف جو کہ حافظ صاحب تھے اُس پر توجہ نہ دے سکے بعد ازاں جب ہماری حافظ صاحب سے کم و بیش 13 سال بعد فیس بک پر ہی ملاقات ہوئی تو ہم نے نہ صرف فلیٹ ارتھ اردو کا فورم جوائن کیا بلکہ اُس میں بھرپور طریقے سے حصہ لینا شروع کر دیا۔ میں وضاحت کے لیے بیان کرتی چلوں کے میں نے اپنے یہ تاثرات اپنے چچا جان سے اردو میں لکھوائے ہیں کیونکہ میری اردو لکھنے میں مہارت اتنی اچھی نہیں ہے میں نے اپنے تاثرات انگریزی میں لکھ کر اُس کر سلیس اردو میں ترجمہ اپنے چچا جان سے ہی کرایا ہے۔ جنوری 2018 میں جب ہمیں پتہ چلا کہ ایک موسمی اور کذاب لکھاری شاہ زیب صدیقی نے ایرک دوبے کی حافظ الہاشمی

کی جانب سے ترجمہ کردہ کتاب "زمین گردش کرتا گلوب نہیں اِس کے 200 ثبوت" کا رَد لکھ کر جاری کیا ہے تو ہمیں کوئی حیرانی نہ ہوئی کیونکہ انگریزی میں یہی بھونڈی حرکت میٹا بنک پہلے ہی کر کے منہ کی کھا چُکا تھا۔ جس کا مسکت جواب تب ہے دلائل کے ساتھ فلیٹ ارتھرز کے ہر فورم نے دیا تھا۔ مگر اردو میں ہم نے صرف ایک ہی فورم ایسا دیکھا جو یہ کام سر انجام دے سکتا تھا وہ تھا حافظ الہاشمی کا فورم۔ جیسے ہی میں نے حافظ صاحب کا یہ اعلان دیکھا کہ وہ باقاعدہ طور پر زیب نامہ کا آپریشن لانچ کرنے جا رہے ہیں مجھے بے حد مسرت ہوئی۔ میں نے جیسے جیسے آپریشن زیب نامہ کی اقساط جاری ہوتی رہیں ساتھ ساتھ نہ صرف اُن کا مطالعہ کرتی رہی بلکہ فلیٹ ارتھ کے مزید دلائل سائنسی، حسی عقلی اور قرآن و سنت سے دلائل سیکھتی رہی بلکہ ساتھ ساتھ اپنی سوشل میڈیا آئی ڈی سے شئیر بھی کرتی رہی۔

اُسی دوران یہ بھی اتفاق ہوا کہ کذاب شاہ زیب صدیقی سے اُسی کے آفیشل فورم پر بالواسطہ بات کرنے کا موقع ملا مشکل ہی سے کچھ کمنٹ ہوئے تھے جن پر ہم نے اُس کے جھوٹ کا پول کھولنا شروع کیا اور آپریشن زیب نامہ پیش کر دیا۔ فوراً مجھے بلاک کر دیا گیا۔ یہی کچھ میرے ساتھ Flat Earth Scocity Pakistan نامی کنٹرولڈ اپوزیشن فورم نے کیا کہ حافظ الہاشمی اور میرے فیملی ٹرمز کو بھونڈا جواز بنا کر مجھے ادھر سے بھی بلاک کر دیا گیا۔ وہ بھی آپریشن زیب نامہ کی ہی پوسٹنگ پر۔ یہ میرے لیے حیران کن تھا کہ ایک ایسا فورم جو یہ مدعی ہے کہ وہ فلیٹ ارتھ کا فورم ہے اور اُس فورم پر تیمور علی نام کی آئی ڈی سے زیب نامہ کے پوسٹنگ ہو چکی تھی جس کا اُس فورم نے کوئی بھی جواب تک نہیں دیا تھا سوائے ہنسی مذاق کے تو میں نے جیسے ہی اُس فورم پر جا کر آپریشن زیب نامہ کا لنک اُسی پوسٹ پر کمنٹ کیا تو مجھے بھی بلاک کر دیا گیا۔

قارئین آپ اِس بات سے اندازہ لگا لیں کہ آپریشن زیب نامہ کتنی اہمیت کا حامل ہے کہ جس کی صرف پوسٹنگ پر ہی کئی فلیٹ ارتھرز کئی سوشل میڈیا گروپس اور پیجز سے بلاک ہو چکے ہیں۔ آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب اب جبکہ کتاب کی شکل میں آپ کے سامنے آنے کو ہے تو میں بطور قاری یہ کہنا چاہوں گی کہ آپ میں سے ہر کوئی جو "زمین گردش کرتا گلوب نہیں اِس کے 200 ثبوت" نامی کتاب اور فلیٹ ارتھ کے ہر ممکنہ پہلو اور دلائل کو سمجھنا چاہتا ہے اُس کے لیے آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب سے بہتر کوئی کتاب ہو ہی نہیں سکتی۔ آپ کو اِس کتاب میں جدید تقاضوں کے عین مطابق ہائپر لنک کر ہر ممکنہ مقام پر سہولت ملے گی جس پر صرف آپ کلک کر کے مطلوبہ لنک پر موجود ویڈیوز اور مزید مدلل مواد دیکھ سکتے ہیں۔ آپریشن زیب نامہ ہر پہلو سے ایک مکمل کتاب ہے جس کی کچھ اقساط کے تحقیقاتی مواد کی پروف ریڈنگ کا شرف بھی مجھے حاصل ہوا ہے اور میں نے یہی پایا ہے کہ حافظ الہاشمی العمروف الاندلسی نے کذاب شاہ زیب صدیقی کے زیب نامہ کی ہر سطر ہر نکتے کا ہر ممکن پہلو سے محاکمہ کیا ہے اور بین دلائل کے ساتھ اُس کا رَد کیا ہے۔ "زمین گردش کرتا گلوب نہیں اِس کے 200 ثبوت" کے لیے یہ کتاب ایک مکمل شرح کی حیثیت رکھتی ہے۔ موجودہ دور میں جہاں پر ہر مقام پر ہمیں جھوٹ کے اندھیرے چھائے ہوئے نظر آتے ہیں وہیں پر محترم حافظ عبدالوھاب اُن علم کے روشنی کی مشعلوں میں سے ایک چمکتی مشعل کی حثییت رکھتے ہیں جو جھوٹ کے تند و تیز طوفانوں کے تھپیڑوں کے باوجود حق اور سچ کی روشنی کو پھیلا رہے ہیں۔ آخر میں میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حافظ عبدالوھاب الہاشمی المعروف حافظ ابو تیمیہ الاندلسی کا حامی و ناصر ہو اور اُن کو اپنی امان میں رکھے اور اُن کو اِسی طرح سے حق اور باطل کے درمیان حدِ فاصل بنے رہنے کی توفیق عطا فرمائے!۔

والسلام؛ ڈاکٹر فاطمہ علی (آرتھوپیڈک سرجن، ٹورنٹو جنرل، کینیڈا)

4اپریل 2018

آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب پر قارئین کے تاثرات

5- محترم عبداللہ حاجی صاحب کے قلم سے؛

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،

میں ایک مذہب پسند گھرانے سے تعلق رکھتا ہوں اور سلفی العقیدہ ہوں۔ میرا پیشہ ذاتی کاروبار ہے اِسی وجہ سے فارغ اوقات میں انٹرنیٹ پر مختلف موضوعات کی بابت آرٹیکلز پڑھنا میرا محبوب مشغلہ ہے۔ ایسی بات نہیں ہے کہ میں شروع سے ہی فلیٹ ارتھ پر یقین رکھتا تھا مگر جب بھی میں قرآن پاک کا مطالعہ کرتا تھا تو قرآن مجید میں جن آیات میں ہماری زمین کے متعلق "فرش بنایا" پھیلادیا" وسیع بنایا" جیسے الفاظ ملتے تھے اور سورج, چاند کے بارے میں بیان پڑھتا تھا کہ اپنے اپنے مدار میں تیر رہے ہیں وغیرہ وغیرہ۔ تو اتنا ضرور سوچتا تھا کہ جدید سائنس ہم سے جھوٹ بول رہی ہے, کیونکہ ہمیں تو یہ سکھایا جاتا ہے کہ دنیا گلوب ہے, ہماری زمین سورج کے گرد چکر لگاتی ہے۔

جب پہلی بار میں نے Flat Earth Urdu.pk کا فیس بک فورم جوائن کیا اور اُس میں موجود مواد کا مطالعہ کرنا شروع کیا تو میں دنگ ہی رہ گیا کہ فری میسنز اور اُنکے حواری ناسا اور دیگر خلائی ادارے ہمارے ساتھ شرمناک اور خطرناک کھیل کھیل رہے ہیں اور ساری دنیا کو بیوقوف بنا کر کھلی دھوکہ دہی میں ملوث ہیں۔ جھوٹی کہانیوں کے دم پر سادہ لوح انسانوں کو اپنے قدموں پر جھکایا ہوا ہے۔ میں حافظ محترم کی ترجمہ کردہ کتاب "زمین گردش کرتا گلوب نہیں اُس کے 200 ثبوت " پڑھ ہی رہا تھا کہ شاہ زیب صدیقی صاحب نے زیب نامہ کے عنوان سے اِسی کتاب کے رَد لکھنے کی سعی لاحاصل کی تو میں پریشان ہو گیا تھا۔ جب زیب نامہ کی پہلی قسط جاری ہوئی تھی تب ہی اُس متعلقہ پوسٹ پر جا کر حافظ صاحب نے موصوف شاہ زیب کو دلائل سے قائل کرنے کی کوشش بھی کی تھی مگر موصوف شاہ زیب نے مصروفیت کا بہانا بنا کر اُس وقت اپنی جان چھڑائی !۔ اِس پورے واقعے کا میں ایک خاموش قاری کی حیثیت سے گواہ ہوں۔

جب حافظ صاحب نے آپریشن زیب نامہ شروع کیا تھا تب سے مجھے اصل کتاب کو سمجھنے میں آسانی ہوئی اور گلوبرز کے احمقانہ اور مبینہ دلائل جو وہ اپنے مبینہ گلوب کے دفاع میں دیتے ہیں اُن کا بھی پتا چلا۔ آپریشن زیب نامہ جیسی شاہکار اور مدلل تحاریر پر حافظ عبدالوہاب, فرخ کلیم اور انکی پوری ٹیم مبارک بادی کے مستحق ہے۔ گلوب کے متعلق میں اِتنا تو سمجھ ہی چکا ہوں کہ گلوب کا تمام دارومدار اَن پروو ایبل تھیوری گرویٹی پر ہے۔ اگر گریویٹی کو ہٹادیا جائے توخود ساختہ گلوب زمین اپنے آپ حقیقی فلیٹ زمین میں تبدیل ہو جائے گی۔ میں حافظ عبدالوہاب صاحب اور انکی ٹیم کا بہت مشکور و ممنون ہوں جنہوں نے میری آنکھیں کھول دیں، سچ اور جھوٹ کا فرق دلیل کے ساتھ بتایا اور دکھایا اور میری سوچوں کو آواز عنایت کی۔ میں دعاگو ہوں کہ اللہ تعالیٰ حافظ صاحب اور اُنکی ٹیم کو اپنے حفظ وامان میں رکھیں, اور ہم مسلمانوں کو صحیح بات کو سمجھنے کی توفیق عطا فرمائیں اور سائنس کا ذوق رکھنے والے احباب سے گذارش ہے کہ خدارا کتاب وسنت کو سائنس کے ترازو میں تولنے کے بجائے سائنس کی باتوں کو قرآن وسنت کی کسوٹی پر پرکھ لیجئے جو سائنسی نظریات قرآن وسنت کے مخالف ہو اُن کو اپنے جوتے کے نوک پر رکھئے !۔

والسلام،

عبداللہ حاجی، خپلو، گلگت بلتستان

بتاریخ:7اپریل2018

فہرست عنوانات

کتاب کیونکہ ایک علمی تعاقب ہے تو فہرست عنوانات کو اُسی ترتیب سے بنایا گیا ہے جس میں زیب نامہ کا علمی تعاقب کیا گیا تھا۔ قارئین کی سہولت کے لیے علمی تعاقب کے ہر عنوان کا لنک بھی ساتھ میں دیا جارہا ہے؛

نمبر	عنوان	لنک
38	مبینہ جنوبی کُرہ میں سمت شناسی (Navigation) میں مشکلات	اعتراض38
39	آسٹریلوی بحری جہاز رانی کی پریکٹیکل ہینڈ بک Almanack	اعتراض39
-	زمین کے طول بلدوں اور عرض بلدوں کی حقیقت	RealityOfLatitudeLongitude39
-	زمین کی اصل شکل و ہیت	RealShapeOfFlatEarth39
40	کیپ ہارن، چلی سے میلبرن، آسٹریلیا کا فاصلہ	اعتراض40
41	Cap of Good Hope	اعتراض41
42	انٹارکٹیکا	اعتراض42
-	کپتان جیمز کلارک روؤس کی انٹارکٹیکا مہم 1839-1843 کا پورا نقشہ	FullMapofCaptianRossExpidition42
43	زمین کے جنوبی حصوں کے فضائی راستے	اعتراض43
44	انٹارکٹیکا نوفلائی زون اور LongHaulFlights کی حقیقت	اعتراض44
45	جنوبی افریقہ سے آسٹریلیا کا فضائی راستہ	اعتراض45
46	جنوبی امریکہ سے جنوبی افریقہ کے فضائی راستے	اعتراض46
47	برازیل سے ساؤتھ افریقہ کا فضائی راستہ	اعتراض47
48	سان تیاگو سے جوہانسبرگ کی فلائٹس	اعتراض48
49	سورج کی زمین سے دوری کا موسموں پر اثر تنقیدی بحث	اعتراض49
50	قطب شمالی و مبینہ قطب جنوبی کے حالات میں بعید فرق	اعتراض50
51	آرکٹک اور انٹارکٹیکا کے درجہ حرارت کا تقابل	اعتراض51
-	قطب شمالی کا جیرارڈ مرکیٹر کا بنایا حقیقی نقشہ	RealMapOfNorthPole51
-	USGS کا جاری کردہ دائرہ قطب شمالی (آرکٹک سرکل) کا نقشہ	USGSofficialMapofArcticCircle51
52	Iceland & Isle of Georgia کا تقابلی جائزہ	اعتراض52
53	ایک جیسے عرض بلد کے شمالی اور جنوبی علاقوں میں سورج کا الگ الگ تعامل	اعتراض53
-	شمال اور جنوب میں سورج کے الگ الگ تعامل کی مدلل بحث ٹیبل کی مدد سے	TablesOfDayLengthInNorthSouthCities53
54	شمالی اور جنوبی ایک جیسے عرض بلد کے علاقوں میں طلوع وغروب کے اوقات کا فرق	اعتراض54
-	شمال اور جنوب میں طلوع وغروب آفتاب کے اوقات کا ٹیبل کے ذریعے تقابلہ	IMPtableOfNorthSouthCities54
-	خطِ استواء پر طلوع وغروبِ آفتاب کے اوقات کا ٹیبل اور ردّ دجلِ زیب نامہ	IMPtableOfEquartorCity54
55	سورج کا زمین کے اوپر اصل مدار	اعتراض55

نمبر	عنوان	لنک
163	میبنہ خلاء کی جھوٹی ویڈیوز 1	اعتراض163
164	میبنہ خلاء کی جھوٹی ویڈیوز 2	اعتراض164
165	بین الاقوامی خلائی مرکز ISS کی حقیقت	اعتراض165
-	ریل گن نامی توپ سے زمین کے گلوب ہونے کا بین رَد	RailGun165
166	کمیونیکیشن سیٹلائٹس کی حقیقت 1	اعتراض166
-	سیٹلائٹس میں استعمال ہونے والی دھاتوں کی اصل حقیقت	SatllitesMetalChart166
167	کمیونیکیشن سیٹلائٹس کی حقیقت 2	اعتراض167
168	سیٹلائٹس فون کی حقیقت	اعتراض168
169	سیٹلائٹس ٹی وی کی حقیقت (ادھر عبداللہ کا مضمون آنا ہے)	اعتراض169
170	سیٹلائٹس کو دیکھنے کے دعوے	اعتراض170
171	ناسا کا سیٹلائٹس کی بابت دعوی	اعتراض171
-	کیسے سی جی آئی ٹیکنالوجی کی مدد سے پوری دُنیا کو دھوکہ دیا جارہا ہے!	CGlinDetail171
172	ناسا کی جاری کردہ ویڈیوز	اعتراض172
173	ناسا کی جاری کردہ زمین کی تصاویر 1	اعتراض173
174	ناسا کی جاری کردہ زمین کی تصاویر 2	اعتراض174
175	ناسا کی تصاویر کا پوسٹمارٹم 1	اعتراض175
176	ناسا کی تصاویر کا پوسٹمارٹم 2	اعتراض176
177	ناسا کی چاند والے مشن کی ویڈیو میں جعلسازیاں	اعتراض177
178	گوگل ارتھ سافٹ ویئر	اعتراض178
179	زمین کی گردش کا ہوا بازی پر اثر	اعتراض179
180	نیویارک سے لاس اینجلس کی فلائٹ کا دورانیہ	اعتراض180
181	ٹوکیو سے لاس اینجلس کی فلائٹ کی فلائٹ کا دورانیہ	اعتراض181
182	نیویارک سے لندن کی فلائٹ کا دورانیہ	اعتراض182
183	شکاگو سے بوسٹن کی فلائٹ کا دورانیہ	اعتراض183
184	پیرس سے روم کی فلائٹ کا دورانیہ	اعتراض184

Flat Earth Urdu.pk

کی جانب سے پیش ہے،

آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب

قسط نمبر 1

زیب نامہ کی قسط نمبر 1 میں لکھے ابتدائیہ کا رَد

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اب اسے انسانی فطرت کہیں یا قدرت کے قوانینِ فطرت، کہ تاریخ کے ہر میدان میں انسان 2 حصوں میں بٹا نظر آیا، جہاں اس کے کئی ثمرات ملے وہیں اس بٹوارے نے انسانی ترقی میں رکاوٹیں بھی ڈالیں۔)

الجواب: یہ انسان کی طبعی فطرت ہے کہ وہ ہمیشہ حق اور باطل میں بٹا نظر آتا ہے۔اِس میں کوئی شک میں کہ اللہ تعالیٰ نے حضرتِ انسان کی رہنمائی اپنے بر گزیدہ انبیاء کرامؑ کو بھیج کر فرمائی تاکہ اُسے حق کی معرفت ہو اور باطل کی نشاندہی ہو سکے۔ صاحبِ تحریر کس بٹوارے کی نشاندہی کر رہے ہیں وہ واضح نہیں، ہم اندازہ ہی کر سکتے ہیں کہ شائد وہ حق و باطل کی بات کر رہے ہوں۔ مگر اُن کی پوری تحریر اِس پہلو سے عاری نظر آتی ہے تو یہ امکان کم ہے کہ وہ بٹوارہ حق و باطل پر مبنی ہو۔ دوسراامکان یہ ہو سکتا ہے کہ وہ بٹوارا علم و عمل کی بنیاد پر ہو تو اُس پر بھی زیب نامہ کی تحاریر صادق نہیں آتیں ، ہاں اِس بٹوارے والی بات میں سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن کی جھلک ضرور نظر آتی ہے ۔ جس کے مطابق اکثر احباب قلّد، یوقلّدِ، تقلیدً کے مصادق، سائنس کے نام پر سوڈوسائنس کے مدافعین و معاونین کی طرح اکثر یہ کہتے ملتے ہیں کہ "اَجی دیکھیے دین کو سائنس سے الگ ہی رکھیں اِسی وجہ سے ہم مسلمان ہر جگہ مار کھا رہے ہیں" جب کہ حقیقت کچھ اور ہی ہوتی ہے کہ وہ اپنی انڈاکٹرینیشن کے ہاتھوں مجبور ہو کر مین اسٹریم سائنس، جس میں غالب سوڈوسائنس کا عنصر ہے، وہ اُس کا بنا سوچے بنا سمجھے بنا تحقیق کیے دفاع کرتے ہیں۔ جبکہ کسی بات کو تحقیق کی کسوٹی پر پرکھنے میں کوئی حرج نہیں ہونا چاہیے !۔

☆(علم بھی اِن نامساعد حالات کے باوجود ترقی کی راہ پر گامزن رہااور حالات کے جبر نے اسے کُندن بنادیا۔آج بھی کچھ لوگوں میں یہ سوچ قائم ہے کہ سائنس چونکہ ہر آن بدلتی رہتی ہے لہٰذا اس پر اعتبار نہیں کیا جاسکتا،اس سوچ کے followersاس بات کو ہضم نہیں کر پاتے کہ سائنس بدل نہیں رہی بلکہ اس میں نکھار آرہا ہے۔)

الجواب: یاد رکھیں اسلام میں علم صرف قرآن و حدیث ہے باقی سب فنون ہیں۔ فنون کی بابت آپ کس جبر کی بات کررہے ہیں؟ لگتا ہے کلیسا و چرچ کے جبر کی بات کر رہے ہیں ہم آپ کے اِس نقطہ سے متفق رہتے یہ اضافہ کر دیتے ہیں کہ وہ جبر اپنا تسلط، معاشرے پر مضبوط رکھنے کے لیے تھا جیسے آج فری میسونک سائنس کے نام پر پوری دُنیا کو ذہنی غلام بنا کر پچھلے 500 سالوں سے بتدریجاً اپنے زیرِ تسلط کرتے کرتے آج یہ مقام ہے کہ آپ جیسا لکھاری بھی اُس کے دفاع کے لیے میدان میں ہے !۔

جبکہ اگر آپ خیر القرون اور بعد کے مسلمانوں کے سنہرے دور کا مطالعہ کریں تو آپ پائیں گے کہ یہ مسلمان ہی تھے جنھوں نے دنیا کو زندگی کی بنیادی ضروریات ایجاد کر کے دیں۔ آج ہم جتنی جدید زندگی کی ترقی دیکھتے ہیں وہ الحمد للہ ہمارے ہی اسلاف کی سائنس کے میدان میں کی گئی شبانہ روز کی محنت شاقہ ہے جسے آج کی جدید سوڈوسائنس نے اپنی ملکیت ظاہر کر کے ہم سب مسلمانوں کو اپنا ذہنی غلام بنا رکھا ہے۔ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ہم مسلمانوں کے اَن گنت علمی اثاثہ جات، کتب و ایجادات کی شکل میں اسکندریہ، بغداد اور اندلس سے لوٹ لوٹ کر مغرب کے ایوانوں میں پہنچائے گئے ؟۔ آج موجودہ دور میں ویٹیکن کی بیسمنٹ میں موجود سب سے بڑی پراسرار لائبریری ایسے نوادرات سے بھری پڑی ہے۔ کبھی اِس پہلو

سے بھی تحقیق کیجئے گا۔ پھر آپ کو پتہ چلے گا کہ جس کندن کی آپ بات کر رہے ہیں وہ ہمارے اسلاف کا بلادِ اسلامیہ سے چوری شدہ اثاثہ ہے جسے بطور سرقہ استعمال کر کے صاحبِ زیب نامہ اور اُن جیسے احباب کو ذہنی غلامی پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ جبکہ ماضی میں یورپی اقوام وہ لوگ تھے جنہوں نے قرطبہ و غرناطہ میں آکر سیکھا تھا کہ جسم کی صفائی کیا ہوتی ہے۔ طوالت کی بنا پر یہ بات یہیں روکتے ہیں پھر کبھی سہی! ان شاء اللہ۔

آج کے دور میں کوئی سوڈو سائنس کا ذہنی غلام ہی ہو گا جو یہ کہے کہ سائنس آن کی آن نہیں بدلتی۔ مثال کے لیے بتائے چلتے ہیں کہ تاریخ انسانی میں 4 بار تو ریکارڈ پر موجود ہے کہ دنیا کی ہیت کو لے کر عالمی پیمانے پر گلوب یا فلیٹ زمین کے مؤقف کو بدلا گیا ہے۔ یہ بات ہر دور میں موجود سپر پاور کے مؤقف کے مطابق طے ہوتی آئی ہے۔ جیسے مثال کے طور پر: اگر آج ریاست ہائے متحدہ امریکہ جسے اہم اختصار سے امریکہ کہیں گے، اگر امریکہ آج کہہ دے کہ زمین ایک گلوب نہیں فلیٹ ہے تو میں شرطیہ کہتا ہوں صاحبِ زیب نامہ جیسے کڑوروں احباب بنا دلیل اُس پر ایمان لے آئیں گے اُس کی وجہ سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن (لاشعوری ذہن سازی) ہے۔ اگر ہم غلط ہیں تو تاریخ انسانی کا مطالعہ کر کے دلیل سے ہمیں غلط ثابت کیجئے!۔

مغلوب قومیں ہمیشہ غالب قوم کی اندھی تقلید اور ذہنی غلامی کرتی آئی ہیں۔ یہ بات ہمارے احباب اپنی انڈاکٹرینیشن کی وجہ سے اکثر بھول جاتے ہیں۔ اگر آپ اُن فالوورز کی بات کر رہے ہیں تو وہ واضح ہے۔ جو آپ کی مین اسٹریم سائنس کے خلاف کچھ بھی نقطہ اعتراض اُٹھائے تو آپ جیسے ذہنی طور پر شکست خوردہ احباب بنا دلیل کو دیکھے، بنا پر کھے اپنی انڈاکٹرینیشن سے مجبور ہو کر صرف اُن کا رَد کرتے ہیں اور رَد بھی صرف خانہ پری جیسے آپ نے زیب نامہ میں کرنے کی سعی فرمائی۔ واللہ اگر دلیل نظر آتی تو آپ کا ماتھا چومتے اور آپ کے احسان مند ہوتے کہ آپ نے ہماری اصلاح فرمائی مگر افسوس اِدھر بھی وہی افسانہ نکلا جسے آپ نے زیب نامہ کے نام سے لکھ ڈالا!۔ موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: "سائنس بدل نہیں رہی اُس میں نکھار آ رہا ہے"۔ اب آپ نکھار کسے کہتے ہیں یہ آپ ہی جانتے ہیں اگر آپ نکھار نئی نئی ایجادات کو کہہ رہے ہیں تو اس پر ہماری یہ ڈاکیومینٹری حاضر ہے قارئین سکون سے دیکھیے گا کہ کیسے یہ سب کچھ اچانک ہونا شروع ہو گیا؟۔ کیوں 1950 کے بعد ایک طوفان کی طرح ایجادات کا سلسلہ شروع ہوا؟۔ کچھ تو تھا جس بابت ابھی تک عام انسانوں کی سوچ بھی نہیں جاتی اور وہ عام طور پر اِس پر غور نہیں کرتے ہیں۔ قارئین کے لیے ڈاکیومینٹری کا لنک بطور دلیل حاضر ہے؛

☆ (اگر کسی چیز کے متعلق آپ کو شروع میں بہت ہی کم معلومات تھیں اور ترقی کے ساتھ ساتھ ان معلومات میں نکھار، پختگی اور اضافہ ہو گیا تو اس سے سائنس کا بدل جانا ہر گز ثابت نہیں ہوتا۔)

الجواب: یہ صاحب زیب نامہ کا یہ جملہ شاہ سے زیادہ شاہ کی وفاداری کا غماز ہے۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ معلومات میں نکھار اور پختگی میں اگر اضافہ ہوا ہے تو اُس کے ساتھ ساتھ سائنس کے بنیادی تعامل کو مزید مضبوط ہو جانا چاہیے تھا۔ جبکہ اگر ہم 400 سال یا 500 سال پہلے کی مین اسٹریم سائنس دیکھیں اور مطالعہ کریں تو اُس میں سائنس کا بنیادی تعامل جو کسی بھی سائنسی بات کو Zetetic process کے شکل میں اور اِن؛

Testable, Measurable, Quantifiable and Repeatable

جیسے اہم بنیادی نقات کی بنیاد پر مشتمل ہوا کرتا تھا، اُسے آج اپنے من چاہے پیانوں میں بدل دیا گیا ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو مین اسٹریم سائنس کی چند اہم تھیوریز کو لے کر دیکھ لیں اور اُن کو بیان کردہ اِس کسوٹی سے گذار کر دیکھیں حقیقت آپ پر آشکار ہو جائے گی۔ مزید اگر اِس تعاقب کے شروع میں دی گئی اصل کتاب کا اردو مقدمہ پڑھا جائے تو ہماری یہ بات زیادہ بہتر سمجھ آ جائے گی۔ اور اِس تعاقب میں بھی ہم کوشش کریں گے اپنے تعاقب کی راہ پر ہمیشہ کی طرح دلیل کے ساتھ ہی چلیں۔

☆ (سائنس دشمنی میں اکثر فلیٹ ارتھرز نامی گروہ انتہائی سرگرم رہتا ہے اور حیرت انگیز بات ہے کہ وہ سائنس کی equations اور ڈیٹا کو توڑ مروڑ کر اپنی سائنس مخالف سرگرمیوں کو ہوا دیتے ہیں۔ ہم سب سے پہلے جانتے ہیں کہ فلیٹ ارتھرز کن نظریات کے حامل ہوتے ہیں؟)

الجواب: سائنس دشمنی کی بجائے اگر آپ حقیقی نام لکھتے تو ہم آپ کے متعرف ہوتے کہ چلیں چاہے مخالفت تھی مگر مخالفت میں عدل کو نہیں چھوڑا۔ مگر نہ آپ ایسا کر سکے اور نہ آپ کی تحاریر دیکھنے کے بعد اِس کی اُمید تھی۔ صاحب زیب نامہ شائید یہ بھی نہیں جانتے کہ عدل کیا ہوتا ہے؟ ہم لکھ دیتے ہیں تا کہ سند رہے۔ اسلام میں عدل کا معنی ہے ہر شے کو اُس کے جائز مقام پر رکھنا۔ اتنی بھی کیا مخالفت کے اپنے ہی مسلمان بھائیوں کی بابت بھی آپ کو جھوٹ جیسی قبیح شے کا سہارا لینا پڑا؟

موصوف نے صرف "دشمنی" کا یہ لفظ سچ لکھا ہے باقی کس سے ہے وہ ہم بتا دیتے ہیں۔ ہم فلیٹ ارتھرز جو عربی و اردو میں المسطحتین کہلاتے ہیں، ہماری اصل دشمنی سوڈو اور فری میسونک سائنس، اُس کے جھوٹی باتوں اور اُسی کی انڈاکٹرینیشن سے ہے۔ حضور ہم لوگ تو وہ ہیں جو اصل سائنس کے دفاع میں نکلے ہیں وہ اصل سائنس جس میں انسانیت کی فلاح ہے نہ کہ انسانیت کو ذہنی غلام بنا کر الحاد اور وَن ورلڈ وَن ریلیجن وَن گورنمنٹ کے فری میسونک ایجنڈے کا آلہ کار بننا ہے۔ ہم اِسی سوڈو اور فری میسونک سائنس کے شدید ترین دُشمن ہیں اور اپنی اِس دشمنی کے باوجود، ہم صاحبِ زیب نامہ جیسے احباب کی طرح عدل کو کبھی نہیں چھوڑتے بلکہ اُسے ہمیشہ مد نظر رکھتے ہیں۔ الحمد للہ!

ہم مسلمان ہونے کے ناطے، دشمنی بھی پورے اصول و ضابطے کے ساتھ نبھاتے ہیں۔ یہ نہیں کہ دشمنی میں اندھے ہو کر دلیل اور دیانت کو پرے رکھ دیں اور خوائن و کذِب کے نشتر چلاتے پھریں جس کی زد میں چاہے کوئی کتنا ہی اچھا مسلمان ہو، ہمارا شکار بن جائے۔ واللہ ہم ایسی حرکات سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں!۔ ہم المسطحتین بحثیت مجموعی ہمیشہ کوشش کرتے ہیں کہ پہلے پوری تحقیق کر لی جائے پھر بات کو لکھا اور اُس کی نشر و اشاعت کی جائے۔ ہاں کسی فرد واحد کے افعال کبھی بھی بحثیت مجوعی کسی طبقہ کا تعامل نہیں مانا جاتا۔ اہل علم کے ہاں مشہور ہے کہ ہر فرد پر اُس کے فعل کے مطابق حکم لگایا جاتا ہے۔ اگر بات مجموعے کی آ جائے تو ہمیں نشاندہی مطلوب ہے کہ کہاں پر ہم نے کسی ایسی اصلی سائنس کی مساوات کو توڑنے یا مڑورنے کی سعی کی ہے؟ اصل سائنس جس کے ہم بھی حامی ہیں بلکہ بیانگ دہل اُس کا دفاع کرتے ہیں اُس کی بابت ابھی تک ہمارے علم میں نہیں کہ کسی مغربی، عربی، وسطی یا مشرقی فلیٹ ارتھر نے یہ سعی لایعنی کی ہو۔ اگر ہم فری میسونک سوڈو سائنس کا رَد کرتے ہیں تو دلیل سے کرتے ہیں جس کا ذکر کرنا بھی آپ نے گوارا نہیں کیا۔ اور آپ کی تحاریر کو دیکھنے کے بعد ہمیں یہ امید بھی نہیں تھی۔ کیونکہ آپ کی تحاریر میں خیانت، نفرت اور کتمان حق جیسے قبیح افعال بکثرت موجود تھے۔ صاحبِ زیب نامہ کے مطابق ہم المسطحتین (فری میسونک سوڈو) سائنس کی مساوات کا پول کھول کر اُس کے تار پود دلیل کے ساتھ بکھیرتے ہیں، یہ سچ بھی شاید آپ مخالفت کے اندھے پن کی

وجہ سے لکھنا بھول گئے اور اپنی فری میسونک سوڈو سائنس کے بت کو بچانے کی سعی لایعنی میں لگے رہے۔ جب کہ ہمارا بیانیہ، ہمارا تعامل اصل سائنس کی معرفت، اُس کی ترویج اور اُس کا دفاع ہے جس میں انسانیت کی فلاح ہے۔ نہ کہ وہ سائنس جو اپنے آگے ہر انسان سے سجدہ کرانا چاہتی ہے۔ آسانی کے لیے آپ سمجھ لیں کہ ہم مسلمان جیسے دین میں ملاوٹ جیسا قبیح فعل کبھی برداشت نہیں کرتے اور دلیل کے ساتھ اُس ملاوٹ کی سرکوبی کرتے ہیں عین اُسی طریقے سے ہم بطورِ المسطحتین سائنس کے معاملے میں بھی اُسے سائنس کے بنیادی اصول وضوابط پر پرکھتے ہیں اگر وہ اُن پر پورا اُترے تو فبھا ورنہ ہمارے نزدیک وہ ردی ہے۔ اصل سائنس میں جب کوئی بات کی جاتی ہے تو کوئی بھی اُسے دہرا کر ثابت کر سکتا ہے، کوئی بھی اُسے دوبارہ کر کے دیکھا سکتا ہے، کوئی بھی اُس کو ماپ سکتا ہے کوئی بھی اُسے سائنس کی کسوٹی پر پرکھ سکتا ہے نہ کہ سوڈو سائنس جس میں سب کچھ اصل سائنس کے اُلٹ کیا جاتا ہے اور اپنے زور بازو پر اُسے ساری دنیا سے منوایا جاتا ہے اور سب اُسے سچ مان لیتے ہیں۔ کبھی اُس پر کوئی نقد کرے یا اُس کے مقابل دلیل سے اُسے جھوٹ ثابت کرنے کی کوشش بھی کرے تو اُس کے ساتھ وہی کیا جاتا ہے جو صاحب زیب نامہ نے فلیٹ ارتھ / مسطحۃ الارض کی تحریک کے ساتھ کرنے کی سعی لایعنی فرمائی ہے۔

صاحب زیب نامہ رقمطراز ہیں کہ آیئے ہم دیکھتے ہیں کہ فلیٹ ارتھرز (/ المسطحتین) کن نظریات کے حامل ہوتے ہیں؟۔ حضور اتنی سعی فرمانے سے پہلے اپنی مین اسٹریم سائنس کی طرح کسی مین اسٹریم فلیٹ ارتھرز کے فورم سے رابطہ کر لیتے تو آپ کو یہ سعی لایعنی نہ کرنا پڑتی کہ پہلے ایک جھوٹ گھڑا پھر اُس پر اپنی نفرت کی عمارت کھڑی کرتے گئے۔ اب دیکھتے جایئے گا کہ کیسے اُس جھوٹ کی عمارت کو ہم دلائل کے ساتھ زمین بوس کرتے ہیں۔☆ (فلیٹ ارتھرز کا نظریہ یہ ہے کہ زمین گول نہیں ہے بلکہ چپٹی ہے (پلیٹ کی طرح سیدھی ہے)،)

الجواب: لاشک فیھا کہ زمین گلوب نہیں ہے مگر آپ نے گلوب کی بجائے گول لکھ دیا یہ غلط طریقہ ہے کہ اپنے مخالف کو بنا جانے مخالفت کرنا کیا کہلاتا ہے؟ قارئین یہ خالی جگہ -------- (اُس نام سے) خود پُر کر سکتے ہیں۔ ہم شروع میں لکھ آئے کہ نہ ہم تضحیک کریں گے نہ ہم علمی اقدار کو صاحب زیب نامہ کی طرح روندیں گے۔ ان شاء اللہ! ہمارے مطابق زمین 360 ڈگری گول ہے اور فلیٹ / چپٹی / المسطحۃ ہے نہ کہ خلاء میں بھٹکتا کوئی گلوب ہے اور ہم دلیل سے اُسے اپنی ترجمہ کردہ کتاب، اور ہر ممکنہ فورم پر ثابت کرتے آئے ہیں اور اب دوبارہ اِس زیب نامہ کے تعاقب میں بھی ثابت کر کے دیکھائیں گے۔ تاکہ گلوبرز احباب کی کسی قسم کی کوئی علمی تشنگی نہ رہنے پائے!۔
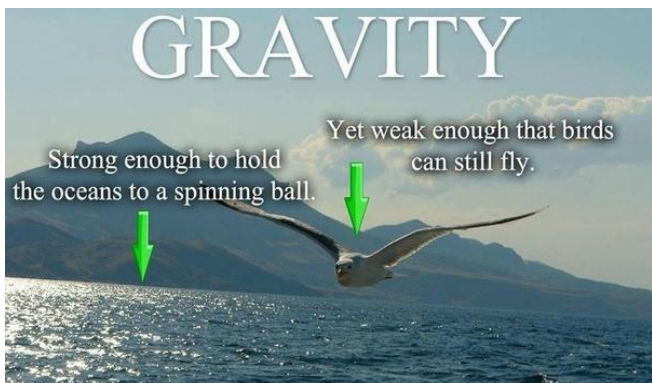
☆ (کشش ثقل نام کی کوئی چیز نہیں،) حقیقت میں کششِ ثقل نام کی کوئی شے نہیں ہے اصل سائنس میں کثافت اور اچھال کے قوانین تھے جن سے 33 ڈگری ماسٹر فری میسن نیوٹن نے سرقہ کر کے اپنی یاوہ واہی پر مبنی کششِ ثقل نام کی تھیوری دُنیا کو دی جسے وہ حقیقت میں خود بھی تھیوری ہی لکھتا اور کہتا رہا۔ اور اُس کے بعد والوں نے اُسے اپنی سوڈو سائنس کے ہر جھوٹ کو چھپانے کے لیے بطور ڈھال استعمال کیا۔ یہ کیسی کشش ثقل ہے جو مبینہ گلوب زمین پر اربوں ٹن وزن کے سمندروں کو اصل سائنس کے ہر طبعی قانون کے برخلاف اپنے ساتھ چپکائے رکھتی ہے مگر انہیں سمندروں میں چھوٹے چھوٹے سے آبی جانور باآسانی تیرے پھرتے ہیں؟

اگر کوئی اِس پر یہ کہے کہ وہ کثافت اور اچھال کی وجہ سے تیرتے ہیں تو یہی تو ہم کہتے ہیں۔ ویسے یہ کششِ ثقل شاید کوئی ایسی شے ہے جو جاندار ہے اور عقل بھی رکھتی ہے اور خود انتخاب کرتی ہے کہ اربوں ٹن کے زمین کے سمندروں کو اپنے سے چپکائے رکھنا ہے مگر چھوٹے بڑے آبی جانوروں کو اُنہی سمندروں میں اور چھوٹے آبی پرندوں کو اُنہی سمندروں کے اوپر کچھ نہیں کہنا۔ کمال کمال کے تضادات ہیں اِس کشش ثقل کی تھیوری میں۔ زیب نامہ کے تعاقب کے دوران اور بھی بہت سی مضحکہ خیز اور تضادات سے بھرپور اِس فری میسونک سوڈوسائنس کی باتیں اپنے اپنے مقامات پر آتی جائیں گی۔

کشش ثقل کی نفی پر بطور ثبوت یہ ڈاکیومینٹری بھی قارئین لازمی ملاحظہ فرمائیں؛

☆ (اس کے علاوہ زمین کے درمیان میں North ہے جبکہ کناروں پر south ہے،)

الجواب: صاحب زیب نامہ نے یہ بات 100 فیصد درست اور حقیقت پر مبنی لکھی ہے۔ حقیقی زمین پر واقعی قطب شمالی زمین کے عین وسط میں اور زمین کا جنوب، زمین کی 360 ڈگری برفانی دیوار ہے جسے ہم گلوب ماڈل میں انٹارکٹیکا کے نام سے جانتے ہیں۔ اِس پر قارئین ہمارے فورم کے آفیشل گروپ کی گروپ سرچ میں صرف لفظ "انٹارکٹیکا" لکھ کر مدلل مواد پڑھ اور دیکھ سکتے ہیں۔

☆ (مشرق اور مغرب کو آپ سورج کے طلوع و غروب ہونے کے ساتھ ایڈجسٹ کر سکتے ہیں۔)

الجواب: ہمارے استاد محترم اسکول میں اسلافِ اسلام کی ایک بات نصحتاً کہا کرتے تھے کہ اگر کسی میں شرم نہیں تو وہ جو چاہے کرتا رہے! ۔ صاحبِ زیب نامہ نے لگتا ہے نہ تو قرآن پڑھا ہے اور نہ ہی اپنی خود کی فری میسونک سوڈوسائنس پڑھی ہے۔ اگر انھوں نے کبھی قرآن کھول کر پڑھا ہوتا یا اپنی سوڈوسائنس کی ہی انڈاکٹرینیشن پوری طرح یاد رکھی ہوتی تو اُس میں بھی یہی پڑھایا جاتا ہے کہ سورج ہر موسم کے دوران اپنی مشرق اور مغرب کو ایڈجسٹ کرتا ہے۔ پہلے ہم قرآن الحکیم کو دیکھتے ہیں، اللہ رب العزت قرآن میں ارشاد فرماتے ہیں؛

سورۃ الرحمٰن: آیت 17؛ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ﴿١٧﴾ وہ رب ہے دونوں مشرقوں کا اور دونوں مغربوں کا۔

صاحبِ انوار البیان اِس آیت مبارکہ کی بابت یوں لکھتے ہیں؛ (55:17) رب المشرقین ورب المغربین: یہ مبتداء محذوف کی خبر ہے ای ھو رب المشرقین ورب المغربین۔ وہ دو مشرقوں اور دو مغربوں کا پروردگار ہے۔ حضرت ابن عباس کہتے ہیں کہ :۔ جاڑے میں آفتاب اور جگہ سے اور گرمیوں میں اور جگہ سے طلوع ہوتا ہے اس ظاہر فرق کے لحاظ سے مشرقین یعنی دو مشرق کہتے ہیں۔ اسی طرح دونوں موسموں میں غروب بھی دو جگہ ہوتا ہے اس لئے مغربین یعنی دو مغرب کہے جاتے ہیں۔ ورنہ ہر روز آفتاب کا طلوع و غروب اور جگہ سے ہوتا ہے اسی لئے قرآن مجید میں دوسری جگہ آیا ہے رب المشرق والمغرب (70:40) مشرقوں اور مغربوں کا رب۔

اختصاص کے لیے میں اس نقطہ کو اِسی آیت مبارکہ پر محدود کر دیتا ہوں قارئین خود فیصلہ کر لیں کہ حقیقت کیا ہے؟ فرمان باری تعالیٰ کیا ہے اور اصل سائنس میں کیا ہے؟۔ اصل سائنس کے مطابق مشرق و مغرب حقیقتاً کیا ہیں اسکے لیے ابھی یہ ویڈیو ملاحظہ فرمائیں مزید تفصیل ان شاء اللہ ہماری اگلی آنے والی کتاب الارض المسطحۃ میں ملاحظہ کیجیے گا؛

مشرق و مغرب کی سمتوں کی سمجھ سمیت اہم معلومات کی بابت ہماری تیار کردہ ویڈیوز کا لنک 1 اور لنک 2 بطور دلیل حاضر ہے؛

☆(ان کے مطابق زمین لامحدود طور پر وسیع ہے۔ زمین پر خشکی کا کنارہ امریکا، جاپان، روس اور انٹارکیٹکا ہیں، اس سے آگے لامتناہی طور پانی ہی پانی ہے۔)

الجواب: ابھی اوپر والی ہی ویڈیو میں دوبارہ سے نقشوں کی سمجھ دیکھ لیجئے۔ صاحب زیب نامہ کا اصل مسلہ یہ ہے کہ وہ جس شے کے دفاع کی سعی فرمارہے ہیں نہ تو وہ اُسے پوری طرح جانتے ہیں اور نہ ہی جس کی مخالفت کر رہے ہیں اُس کی اَزبر جانتے ہیں۔ یہی ہوتا ہے جب انسان سستی شہرت کے چکر میں مہنگی جگ ہنسائی کما بیٹھتا ہے۔ یہی کام صاحبِ زیب نامہ نے پوری تسلی سے سر انجام دیا ہے۔ بہر کیف اگر موصوف سمیت اُن کے احباب کو نقشوں کی سمجھ نہیں ہے تو یہ ہمارا قصور نہیں ہے پھر بھی ہمارے فیس بک فورم میں اس پر کافی مواد موجود ہے اگر آپ تسلی سے اُسے پڑھیں تو آپ کو حق کی معرفت ہو گی کہ فلیٹ ارتھ ماڈل جو حقیقت میں ہے وہ کیا ہے کیسے ہے کیوں ہے؟ ایسے سوالات کے لیے ہمارا فیس بک فورم وزٹ کیجئے مزید یہ ویڈیو بھی ملاحظہ فرمائیں جس میں ہم نے فلیٹ ارتھ کا معلوم اصل تفصیل بمعہ دلیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

لنک بطور دلیل حاضر ہے؛

☆(چاند سورج انتہائی چھوٹے ہیں اور زمین کے خشکی والے علاقوں سے کچھ ہزار کلومیٹرز کی بلندی پر جلیبی کی شکل کے مدار میں گردش کر رہے ہیں، چونکہ زمین (اِن کے مطابق) سیدھی ہے لہٰذا سورج اور چاند غروب نہیں ہوتے بلکہ ایک علاقے پر سے گزر کر جب آگے چلے جاتے ہیں تو دُور چلے جانے کی وجہ سے ان کی روشنی کم ہو جاتی ہے جس کے باعث دن کا آنا جانا لگا رہتا ہے۔ ان کے مطابق آسمان میں ایسی گیسیں ہیں جن کی وجہ سے یہ ہمیں غروب ہوتے نظر آتے ہیں در حقیقت یہ غروب ہوتے ہی نہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ اگر فلیٹ ارتھ پر خود سے تحقیق کر لیتے تو یہ حماقتیں نہ لکھتے۔ الارض المسطحۃ پر سورج کیسے کام کرتا ہے وہ آپ نے اوپر گذری ویڈیو میں ملاحظہ کر لیا ہو گا۔ وبال تبھی ہوتا ہے جب بنا جانے کسی سے دشمنی مول لی جائے اور اُسکے خلاف لکھنا شروع کر دیا جائے جب کہ اگر کوئی بھی اپنے اینڈرائڈ فون یا ایپل فون میں SunCalc اور MoonCalc نامی ایپلیکیشز ڈاؤنلوڈ کر کے اُن کی ہی مدد سے اپنی لوکیشن پر سورج اور چاند کے ایزیمیتھ اینگل لیں اور اِسی طرح زمین کے مزید دو کوئی سے دوسرے مقامات لے لیں۔ مثال کے طور پر: اگر کوئی کراچی میں ہے تو وہ اپنا اینگل دیکھے پھر کسی اور لوکیشن کا جو کم از کم 4000 میل دور ہو، دیکھے اِسی طرح پھر کسی اور لوکیشن کا، 4000 میل دور اِس لیے کہ کیلکولیشن کرنا زیادہ آسان ہو، جب وہ تینوں مقامات کے اینگل پا لے تو سادہ ٹریگنومیٹری کی مدد سے وہ صرف ٹرائی اینگولیشن کی مدد سے ہی چاند اور سورج کا زمین سے اصل فاصلہ ماپ سکتا ہے۔ اگر کوئی یہ کام مینول کرنا چاہے تو آلہ سدس (SEXTANT) لے کر سورج یا چاند کا عین زوال کے وقت اینگل نکال لے۔ جدید دور سے پہلے یہ کام اِسی آلے کی مدد سے کیا جاتا تھا۔ اِسی پر بہترین تحقیقاتی دلائل پر مبنی ہماری زیر تحریر کتاب بہت جلد جاری کر دی جائے گی۔ مزید اگر آپ ہمارے فیس بک فورم پر گروپ سرچ میں "سورج" لکھ کر سرچ کریں گے تو آپ کو بہت زیادہ مدلل مواد ملے گا جس سے آپ یہ سمجھ سکیں گے کہ سورج و چاند کا اصل مدار کیسے ہے۔ اِسی پر مزید تحقیق کے لیے ہمارا فورم حاضر ہے اور سمجھنے کے لیے یہ بہترین ویڈیوز بطور دلیل حاضر ہیں۔ لنک 1، لنک 2، لنک 3؛

☆(اس کے علاوہ سیٹلائیٹ نامی کوئی شے نہیں ہے یہ سب ناسا کا فراڈ ہے، بلکہ دُنیا کی تمام سپیس ایجنسیاں ہی جھوٹ بول رہی ہیں۔)

الجواب: اللہ تعالیٰ نے اپنے مومن بندوں کو حکم دیا ہے کہ فاسقین کی خبروں کو بنا تصدیق مت مانیں، جیسے ارشاد باری تعالیٰ؛

سورۃ الحجرات: آیت 6؛ يَاۤيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنْ جَآءَكُمْ فَاسِقٌۢ بِنَبَاٍ فَتَبَيَّنُوْۤا اَنْ تُصِيْبُوْا قَوْمًۢا بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوْا عَلٰى مَا فَعَلْتُمْ نٰدِمِيْنَ ۝٦ اے مسلمانو! اگر تمہیں کوئی فاسق خبر دے تو تم اس کی اچھی طرح تحقیق کر لیا کرو ایسا نہ ہو کہ نادانی میں کسی قوم کو ایذا پہنچا دو پھر اپنے لئے پریشانی اٹھاؤ۔

اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ جب بھی ہمیں کوئی فاسق خبر دے تو ہم پہلے اُس خبر کی تحقیق کر لیا کریں۔ ہم اِسی بنا پر کسی بھی خبر کی پہلے تحقیق کرتے ہیں پھر اُس پر کوئی قدم اٹھاتے ہیں یہ منشائے باری تعالیٰ ہے اور یہی ایک با عمل مسلمان کا منہج تعامل ہونا چاہیے۔ آج ہمیں یہ فری میسونک سوڈو سائنس نے جو سیٹلائٹ اور اسپیس سائنس کے نام پر جو دھوکہ دے رکھا ہے وہ کسی صاحب فہم و فراست سے چھپا ہوا نہیں ہے۔ صاحب زیب نامی کی یہ ایک لائن ہے جس کے جواب کے لیے کئی طویل تحاریر کی ضرورت پڑے گی۔

ہم اِس کا جواب اپنی آنے والی کتاب میں بھی دیں گے اور ادھر بھی مختصراً دے دیتے ہیں کہ؛ اسپیس سائنس کو بنایا ہی ہم عام انسانوں کو دھوکہ دینے کے لیے گیا تھا۔ کون نہیں جانتا کہ ناسا روئے زمین پر سب سے بڑا جھوٹ کا پرچار کرنے والا ادارہ ہے اور ناسا سمیت ساری دنیا کی اسپیس ایجنسیز اِس ایجنڈے پر ایک ہیں کہ ساری دنیا کو اسپیس سائنس کے بھنور میں پھنسا کر رکھو۔ ہم اپنے فورم پر اس بابت سیر حاصل مواد لکھ کر شئیر کر چکے ہیں کہ ناسا کیا ہے اور اسپس سائنس کیسے ہم انسانوں کو دھوکہ دے رہی ہے اُس کے لیے ہم اپنی زیر تحریر کتاب میں مفصل ابواب تحریر کر رہے ہیں۔

مزید یہ ایک پلے لسٹ ہے، قارئین پورے سکون و اطمنان سے اِسے ملاحظہ فرمائیں!۔ یہ پلے لسٹ آپ کی تحقیق کا بطور نقطہ آغاز ہے اگر آپ اِس بابت کھل کر اپنی تحقیق کرنا چاہیں کہ: ہم کیوں کہتے ہیں ناسا سمیت ساری اسپیس سائنس جھوٹ پر مبنی ہے؟ تو آپ اِسی نقطہ آغاز سے اپنے طور پر آزادانہ تحقیق بھی کر سکتے ہیں۔ مزید آپ ہمارا فیس بک فورم وزٹ کر سکتے ہیں اور اپنے تئیں آزادانہ تحقیق بھی کر سکتے ہیں۔

☆(سورج اور چاند گرہن نہیں ہوتا یہ سورج اور چاند کی nature ہے جسے گرہن کہہ کر عوام الناس کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ یہ ان کے چیدہ چیدہ نظریات تھے۔ کچھ دن پہلے ایک دوست نے فلیٹ ارتھرز کی جانب سے لکھی گئی 200 اعتراضات پر مبنی ایک کتاب بھیجی. آیئے دیکھتے ہیں اس کتاب میں کیا کیا اعتراضات اٹھائے گئے اور ان کے حقائق جانتے ہیں۔)

الجواب: سورج اور چاند گرہن کی بابت تفصیل آگے اپنے مقام پر از خود آ جائے گی اور رہی بات عوام کو دھوکہ دینے کی تو اُس کے لیے صرف یہ ثبوت دیکھ لیں۔ لنک 1، لنک 2؛

صاحبِ زیب نامہ کی عقل پر داد دینی چاہیے کہ ایرک دوبے کی جس کتاب کا نام وہ 200 اعتراضات لے رہے ہیں، درحقیقت اُس کتاب کا اصل نام:- "200 Proofs Earth is not a Spinning Ball" ہے اور ہماری ترجمہ کردہ اردو زبان میں اُس مشہور کتاب کا نام "زمین گردش کرتا گلوب نہیں اُس کے 200 ثبوت" ہے۔ صاحبِ زیب نامہ کی چلاکی کہیں یا کتمانِ حق و علمی خیانت کہیں، کہ اُس کا نام 200

اعتراضات لکھ کر اپنی طرف سے اُس کا رَد لکھنا شروع کر دیا۔ ہم نے اپنے قلمی میدان میں تجربے کے دوران پہلا ایسا لکھاری دیکھا جس نے کسی کتاب کا اپنے تیئں رد لکھنے کی سعی لا یعنی بھی کی اور اُس کا اصل نام تک صحیح نہ لکھ سکا۔ ہمارا یہ گمان ہے کہ صاحب زیب نامہ اپنی سستی شہرت کی فکر کے ساتھ ساتھ اِس بات کی بھی فکر تھی کہ اگر کسی نے اصل کتاب دیکھ لی اور مصنف یا مترجم سے رابطہ کر لیا تو صاحبِ زیب نامہ کی یاہ واہی کا تار و پود بکھر کر رہے جائے گا۔ مگر اُن احباب کا از حد شکریہ جنھوں نے بروقت یعنی 20 جنوری 2018 کو ہمیں اِس دجل پر مبنی سعی لا یعنی کی اطلاع دی اور ہم نے علمی اقدار اور امانت و دیانت کو مد نظر رکھتے صاحب زیب نامہ کی پہلی ہی قسط کی پوسٹ پر بذات خود جا کر دلائل کے ساتھ نہایت شائستگی سے کمنٹس کئے اور صاحبِ زیب نامہ کو اُن کی اغلاط کی نشاندہی کی جس پر صاحبِ زیب نامہ نے ہمیں بہت عزت بھی دی اور شکریہ کے ساتھ وعدہ بھی کیا کہ جیسے ہی فراغت ہوتی ہے وہ ہم سے اِس بابت مکالمہ فرمائیں گے۔

مگر جیسے ہی ہم نے اُن سے دوبارہ رابطہ کیا تو اُنھوں نے خاموشی اختیار کر لی اور ہمیں اپنے سوشل میڈیا سے بلاک کر دیا۔ ہم نے احباب کے پر زور اِصرار پر زیب نامہ کے دجل کے علمی تعاقب کا فیصلہ کیا۔اِس پر سب سے اہم پیش رفت یہ ہوئی کہ بروز جمعہ 23 فروری 2018 کو ہمیں نا صرف صاحبِ زیب نامہ نے اپنی فیس بک آئی ڈی سے بلاک کر دیا بلکہ کئی دوسرے احباب کو بھی بلاک کر دیا۔ اور یہ پیش رفت صرف 24 گھنٹے قبل کی گئی ہماری ایک پوسٹ کے رد عمل میں کی گئی جس میں ہم نے زیب نامہ کے آپریشن اور علمی تعاقب کرنے کا اعلان کیا تھا۔

الحمد للہ رب العالمین ! کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں حق اور سچ ،24 گھنٹے میں ہی دکھا دیا کہ صاحب زیب نامہ ہمیں بلاک کر گئے جس کا صرف ایک ہی مطلب ہے کہ وہ حقیقتاً کتمان حق جیسے قبیح فعل کے مرتکب رہے ہیں اور قلمی خیانت کے بوتے سستی شہرت کے متلاشی پائے گئے ہیں۔ لکھاری ہونا الگ بات ہے مگر کسی کو یہ حق حاصل نہیں کہ آزادی اظہار رائے کے نام پر دجل و فریب کی دوکان کھول لے اور اپنی مشہوری کے لیے علمی خیانت اور کتمان حق کا سہارا لے۔ اب سے آگے صاحبِ زیب نامہ نے جو 200 ثبوتوں کا 200 اعتراضات کے نام سے رد کرنے کی سعی لا یعنی پوری قلمی و علمی خیانت کے ساتھ کی ہے، ہم اُس کا تار و پود پوری دیانت ایمانداری اور دلائل کے ساتھ بکھیریں گے اور عوام الناس پر واضح کریں گے کہ حقیقت میں مسطحۃ الارض / فلیٹ ارتھ کی بابت 200 ثبوت کیا تھے اور صاحب زیب نامہ نے کیسے اپنی خانہ سازی کر کے اُنہیں اپنے زیب نامہ کے قارئین کو پیش کیا؟ اور ساتھ میں ہم اُن ہی 200 ثبوتوں کے ساتھ مزید ثبوت اور تفاصیل بھی مہیا کریں گے۔ اِس زیب نامہ کے ابتدائیہ کے آخر میں ہم یہ کہنا چاہیں گے کہ مخالف رائے دیکھنے میں کوئی حرج نہیں ہوتا ہم بھی تقابلہ کے میدان سے ہیں کبھی بھی اہلِ علم و قلم کو زیب نہیں دیتا کہ وہ صاحبِ زیب نامہ جیسی احمقانہ حرکات کریں مگر یہ دُنیا ہی ہے جہاں انسان اپنی آخرت سے بے خبر ہو کر ہر طرح کے کام کو بنا سمجھے اور بنا جانے کرنے کی چاہ میں لگا ہے۔ ہم ایسی حرکات سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں اور اِس دعائے موسیٰؑ کے ساتھ اِس علمی تعاقب کے ابتدائیہ کا اختتام کرتے ہیں کہ ؛

رَبِّ اشْرَحْ لِي صَدْرِي ﴿٢٥﴾ وَيَسِّرْ لِي أَمْرِي ﴿٢٦﴾ وَاحْلُلْ عُقْدَةً مِّن لِّسَانِي ﴿٢٧﴾ يَفْقَهُوا قَوْلِي ﴿٢٨﴾ موسیٰ (علیہ السلام) نے عرض کیا "پروردگار، میرا سینہ کھول دے۔ اور میرے کام کو مجھ پر آسان کر دے۔ اور میری زبان کی گرہ بھی کھول دے۔ تاکہ لوگ میری بات اچھی طرح سمجھ سکیں۔

(سورۃ طٰہٰ 25-28) آمین یارب العالمین !

اب چونکہ زیب نامہ کے دجل وفریب کے علمی تعاقب کا باقاعدہ آغاز ہوا چاہتا ہے تو ہم قارئین کی آسانی کے لیے دوبارہ وضاحت کر دیتے ہیں کہ ؛

☆( ) کے اندر زیب نامہ کا متن لال روشنائی میں ہو گا پھر الجواب سے پہلے اور موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کے بعد اصل ترجمہ کردہ کتاب کا متن نیلی روشنائی میں ہو گا (انگریزی میں کتاب کا لنک پہلے ہی مہیا کر دیا گیا ہے) پھر ہماری زیب نامہ پر جرح و تعدیل سیاہ روشنائی میں ہو گی تاکہ قارئین کے لیے پہچان آسان ہو جائے کہ کونسی تحریر زیب نامہ کا دجل سے بھرپور متن ہے اور کونسی ہماری تحریر ہے جس میں ہم کوشش کریں گے کہ مزید زیادہ سے زیادہ دلائل کے ساتھ صاحبِ زیب نامہ کا مدلل تعاقب کر کے اُن کا اور فری میسونک سوڈوسائنس کا اصل سائنس کے ساتھ رَد کریں۔ان شاء اللہ !

زیب نامہ کی قسط نمبر 1 میں لکھے گئے خود ساختہ اعتراضات وجوابات اور اُن کا علمی تعاقب

☆(اعتراض 1 : فلیٹ ارتھرز پہلا اعتراض یہ اُٹھاتے ہیں کہ 20 میل اوپر تک جاکر بھی افق سیدھا کیوں نظر آتا ہے؟

صاحبِ زیب نامہ کی قلمی واخلاقی خیانت کی اعلیٰ ترین مثال نمبر 1 ملاحظہ کیجئے اور اصل کتاب کا متن ملاحظہ فرمائیں جس میں اُفق کی بابت بین ثبوت بطور نمبر 1 لکھا ہے؛

"ثبوت نمبر 1: اُفق کا ہمیشہ سیدھا نظر آنا(Flat Horizon): اُفق ہمیشہ سیدھا اور مکمل طور پر 360ڈگری میں ہمیشہ سیدھا ہی نظر آتا ہے چاہے دیکھنے والا کسی بھی اُنچائی پر ہو۔اب تک جتنے بھی خودساختہ (جو عوام نے خود سے بنائے ہیں) ہوائی غبارے، راکٹ، جہاز اور ڈرون جو کہ اب تک 20 میل سے بھی زیادہ اُنچائی تک پہنچ سکے ہیں،اُنکے ذریعے بنائی گئی ویڈیوز میں اُفق ہمیشہ سیدھا ہی نظر آیا ہے۔ صرف ناسا اور دوسری سرکاری سپیس ایجنسیز اُفق کو خم (curvature) میں دیکھاتی ہیں جو کہ نقلی اور کمپیوٹر پر تیار کردہ تصاویر اور ویڈیوز ہیں۔"

موصوف زیب نامہ کا اِس پر جواب بھی ملاحظہ فرمائیں؛

☆(جواب: افق اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں اونچائی سے دیکھنے پر زمین اور آسمان باہم ملے ہوئے نظر آتے ہیں، یاد رکھیے زمین گول ہے مگر زمین کے بے پناہ وسیع ہونے کی وجہ سے محض 20 میل کی اونچائی سے زمین گول نہیں دِکھ سکتی، ہماری زمین تقریباًہر ڈیڑھ مربع کلومیٹر تک 8 انچ curve ہوتی ہے (مُڑ جاتی ہے) ، یہ خم اتنا اتنا معمولی ہے کہ ہماری آنکھ اس curve کو محسوس نہیں کرسکتی،25 ہزار میل (40 ہزار کلومیٹر) کے circumference پر مشتمل زمین کا خم 20 میل کی اونچائی سے دیکھا جاسکتا ہے مگر بہت واضح نہیں، لٰہذا یہ عجیب اعتراض ہے بالکل ایسے ہی جیسے کوئی کہے کہ جراثیم عام آنکھ سے نظر نہیں آتے لٰہذا وائرس بیکٹریا کچھ بھی نہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: "افق اس جگہ کو کہتے ہیں جہاں اونچائی سے دیکھنے پر زمین اور آسمان باہم ملے ہوئے نظر آتے ہیں، یاد رکھیے زمین گول ہے مگر زمین کے بے پناہ وسیع ہونے کی وجہ سے محض 20 میل کی اونچائی سے زمین گول نہیں دِکھ سکتی" پہلے اِسی بات کے جواب میں اصل کتاب کا متن دوبارہ پڑھیں اور پھر ہماری تیار کردہ یہ ڈاکیومینٹریز دیکھیں۔ واللہ اِس پورے زیب نامہ کے دجل وفریب اور سکہ رائج الوقت فری میسونک سوڈوسائنس کے دھوکے سے آپ آشکار ہوں گے۔ لنک 1 اور لنک 2 حاضر ہے؛

مزید تحقیق کے لیے ہمارا فیس بک فورم حاضر ہے جس کی سرچ میں آپ "اُفق" لکھ کر سیر حاصل دلائل کا مطالعہ کرسکتے ہیں۔ ہم مزید اِس تعاقب میں لکھ دیتے ہیں کہ صاحبِ زیب نامہ یا تو بہت چالاک ہیں یا بہت لاعلم اور اپنی ہی سوڈوسائنس سے نابلد ہیں۔

سکہ رائج الوقت گلوب کی بابت ہم انسانوں کو دھوکہ دینے کی غرض سے زمین کو جیسے گلوب دیکھایا جاتا ہے ہم اُس کی تفصیل میں جانا چاہیں گے کہ؛ناسا اور دنیا کی تمام اسپیس ایجنسیز ایک ہی ایجنڈہ پر کام کرتی ہیں اور وہ ایجنڈہ ہے ساری انسانیت کو اسپیس سائنس کے جادوئی سحر میں مبتلا کر کے رکھو اور لامحدود سرمایہ کماتے رہو!۔اور بھی کئی باتیں اُن کے ایجنڈہ کے ذیل میں شامل ہیں جن کی بابت ہماری زیرِ تحریر کتاب میں مفصل ابواب موجود ہونگے۔اِس تعاقب میں ہم اِس نکتہ پر قارئین کی توجہ دلانا چاہیں گے کہ جب کوئی عام آدمی کسی ہیلیم غبارے کو فضا میں چھوڑتا ہے اور فش آئی لینز سے پاک سادہ کیمرہ استعمال کرتا ہے تو زمین کا کوئی کروچر نظر نہیں آتا۔

جبکہ ناسا (ہم تمام اسپیس سائنس کو اختصار سے ناسا کہیں گے کیوں کہ وہ سارے دجل وفریب کا مائی باپ ہے) یا گلوبرز کوئی ایسا غبارہ چھوڑتے ہیں تو وہ کبھی بھی سادہ کیمرہ نہیں لگاتے ہمیشہ فش آئی لینز سے مزین کیمرہ لگاتے ہیں تا کہ زمین کو گلوب دیکھا سکیں۔ اگر کوئی اِس پر کہے کہ نہیں ایسا نہیں ہوتا تو ہم اُسے دعوتِ مکالمہ دیتے ہیں کہ آئے اور ہم سے بات کرے ہم دکھاتے ہیں کہ کیسے پوری دنیا کو گلوب دیکھانے کے لیے فش آئی لینز کا بڑے پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔ اُس کی ایک مثال ریڈ بل کی ہائی آلٹیٹیوڈ ورلڈ ریکارڈ جمپ ہے جس میں جمپر نے جو کیمرہ اپنے جسم کے ساتھ لگا رکھا ہے وہ 20 میل سے بھی زیادہ اونچائی پر جو زمین کا کروچر دیکھا رہا ہے وہی جمپر جب زمین پر لینڈ کرتا ہے تو زمین سے 10 فٹ پر بھی وہی کروچر نظر آ رہا ہوتا ہے۔ اُسی کا ایک اسکرین شاٹ ملاحظہ فرمائیں؛

یہ صرف ایک مثال ہے ایسی ہزاروں مثالیں آپ کو ہم دیکھا بھی سکتے ہیں کچھ اوپر گذری ویڈیوز میں بھی آپ نے دیکھیں اور مزید خود سے آپ اِس پر آزادانہ تحقیق کر سکتے ہیں کہ زمین کا کروچر کیسے فش آئی لینز کے ذریعے اور فوٹو شاپ کے ذریعے دیکھایا جاتا ہے جبکہ کسی بھی عام انسان کے بالائی فضاء میں بھیجے غبارے میں جس میں فش آئی لینز کا استعمال نہیں کیا گیا ہوتا، اُس میں زمین پوری کی پوری فلیٹ نظر آتی ہے۔ اور اُفق آنکھوں کے عین سامنے نظر آتا ہے۔ جو مرضی کوئی کہے، اگر زمین گلوب ہے اور جو 25،000 میل کا گھیراؤ رکھتی ہے (یا جتنی مرضی بڑی ہو جو کہ سکہ رائج الوقت کی پیائش 24،901 میل سے تو بڑی ہونے سے رہی!) تو اُس پر یہ ناممکن ہے کہ فضا میں بلند ہونے کے دوران اُفق آنکھوں کے لیول پر رہ سکے۔ یہ ہر صورت ناممکن ہے کہ گلوب زمین جو 25،000 میل کا گھیراؤ رکھتی ہے، پھر بھی اُفق دیکھنے والے کی آنکھوں کے لیول پر ہی رہے۔

صاحب زیب نامہ کی علمی طور پر یتیمی کا یہ حال ہے کہ وہ یہ بھی نہیں جانتے ہیں کہ سوڈو سائنس کے مطابق سمندر پر اُفق کی جانب کشتی نظر سے غائب ہونے کو زمین کے کروچر کی وجہ بتایا جاتا ہے اور بطور دلیل بچپن سے اسکولوں میں پڑھایا جاتا ہے یقین کے لیے خود سے تحقیق کر لیں کہ موجودہ سوڈو سائنس یہ بات پڑھاتی اور انڈاکٹرینیٹ کر دیتی ہے کہ زمین گلوب ہے تبھی کشتیاں اُفق پر غائب ہو جاتی ہیں ہم اِسی جگہ پر صاحبِ زیب نامہ اور سوڈو سائنس کی اِس بات کا تار و پود بکھیر کر دیکھاتے ہیں۔

زمین 25،000 میل کا ایک گلوب ہے۔ اور کروچیر کیلولیٹر فارمولہ کے مطابق ساحل سمندر پر کھڑے انسان کا اگر قد 6 فٹ ہے تو سمندر پر سامنے کی جانب اُسے اِسی مبینہ گلوب زمین پر 3 میل کا اُفق ملے گا۔ مطلب سمندر میں اُس کے سامنے جو کشتی اُفق کی جانب بڑھ رہی ہو گی وہ عین 3 میل کے بعد غائب ہونی شروع ہو جائے گی اور مبینہ گلوب زمین کے کروچیر کے پرے چلے جائے گی۔ اِس سے آگے حقیقت میں کیا ہوتا ہے اُس کا ذکر اِسی تعاقب میں آگے اپنے مقام پر آئے گا۔

اِدھر مقصود یہ تھا کہ موصوف زیب نامہ کے جھوٹ کو آشکار کیا جائے کہ اُن کے مطابق " یاد رکھیے زمین گول ہے مگر زمین کے بے پناہ وسیع ہونے کی وجہ سے محض 20 میل کی اونچائی سے زمین گول نہیں دِکھ سکتی " یا تو صاحبِ زیب نامہ جھوٹ بول رہے ہیں یا وہ اپنے قارئین سے سستی شہرت کی خاطر سچ کو چھپا کر متضاد بیانی کر رہے ہیں کہ زمین بے پناہ وسیع ہے۔ یہ تو ہم فلیٹ ارتھرز کا مؤقف ہے کہ زمین بے پناہ وسیع ہے۔ جبکہ گلوب ماڈل میں صرف 25،000 میل کا ایک گلوب ہے جس کی وجہ سے ساحل سمندر پر کھڑے کسی انسان کو صرف 3 میل کا اُفق مل سکتا ہے اور جس میں ریڈ بُل کا جمپر 20 میل کی اونچائی پر زمین کو پوری طرح گلوب دِکھا دیتا ہے اور یہی کام ناسا کے ڈرون اور غبارے کرتے نظر آتے ہیں۔

اب یا تو موصوف زیب نامہ جھوٹے ہیں یا ناسا۔ ہمارے مطابق دونوں جھوٹے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ ناسا اپنے جھوٹ کو پوری طرح چھپانے کی کوشش کرتا ہے جبکہ صاحبِ زیب نامہ اور اُن جیسے احباب اپنی خود کی سوڈو سائنس کو ہی نہیں جانتے اور ہماری مخالفت میں اندھے ہو کر اپنی ہی مین اسٹریم سائنس سے متضاد بیانیہ دیتے عام پائے جاتے ہیں۔ اِسی لیے کہا جاتا ہے کہ پہلے تولو پھر بولو! مگر موصوف زیب نامہ اور اُن جیسے احباب ایسی باتوں پر عمل کی بجائے اُن کے اُلٹ، عامل ہوتے ہیں۔ آزما لیجئے گا۔ ہماری اِس بات کو آپ ہر جگہ صادق پائیں گے۔

چونکہ سوڈو سائنس کہتی ہے کہ زمین گلوب ہے جو 24،901 میل کا گھیراؤ رکھتا ہے جسے ہم آسانی کے لیے 25،000 میل لے لیتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ ہر گلوب کا ایک یونیفارم کروچیر ہونا لازمی ہے جو اُس گلوب کی گولائی کی بابت سب سے اہم نکتہ ہوتا ہے۔

صاحبِ زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ؛ "ہماری زمین تقریباً ہر ڈیڑھ مربع کلومیٹر تک 8 انچ curve ہوتی ہے (مُڑ جاتی ہے)، یہ خم اتنا اتنا معمولی ہے کہ ہماری آنکھ اس curve کو محسوس نہیں کر سکتی، 25 ہزار میل (40 ہزار کلومیٹر) کے circumference پر مشتمل زمین کا خم 20 میل کی اونچائی سے دیکھا جا سکتا ہے مگر بہت واضح نہیں، لہٰذا یہ عجیب اعتراض ہے بالکل ایسے ہی جیسے کوئی کہے کہ جراثیم عام آنکھ سے نظر نہیں آتے لہٰذا وائرس بیکٹریا کچھ بھی نہیں" موصوف کا سفید جھوٹ ہے۔ اب ہم صاحبِ زیب نامہ کے اِس جھوٹ کا بھی دلیل سے پول کھول کر دیکھاتے ہیں۔ ہم نے پہلے کہہ دیا تھا کہ موصوف اپنے گلوب ماڈل کو ہی نہیں جانتے اور ہم سے لڑائی مول لے کر بیٹھے ہیں۔ فیثا غورث تھیورم کسی بھی گلوب کی بابت ایک آفاقی فارمولہ مانا جاتا ہے جو کچھ اسطرح ہے،

8 inch (per mile) x Distance^2

جی ہاں یہ وہ اصل فارمولہ ہے جس کی مدد سے گلوب کا کروچیر ماپا جاتا ہے۔ مینول کے لیے یہ فارمولا استعمال ہوتا ہے جبکہ آپ کسی بھی Curvature calculator کی مدد سے با آسانی موصوف زیب نامہ کے اِس جھوٹ کو پکڑ سکتے ہیں کہ "ہر ڈیڑھ مربع کلومیٹر پر 8 انچ کروچیر ہوتی ہے" جبکہ حقیقت میں یہ فارمولہ ہر 1.6 کلومیٹر یا 1 میل پر 8 انچ ہوتا ہے اور 1 میل سے آگے کے لیے اسکوئیر روٹ سے ضرب دی

جائے گی نہ کہ مربع میل یا مربع کلومیٹر کے حساب سے۔اِسے کہتے ہیں کواچلا ہنس کی چال اور اپنی چال بھی بھول گیا!۔ موصوف زیب نامہ اپنی طرف سے ہم فلیٹ ارتھرز کے خلاف رَد کرنے نکلے ہیں اور اپنی طرف سے بنائے خود ساختہ اور جھوٹ پر مبنی اعتراضات گھڑ کر خود ہی اُن کے خود ساختہ جوابات لکھتے جارہے ہیں مگر اپنے گلوب ماڈل کو بنا جانے بناپر کھے۔اگر وہ تھوڑی سی بھی تحقیق کر لیتے تو اُن کو اِس شرمندگی کا سامنا ہر گز نہ کرنا پڑتا۔ قارئین مزید تسلی کے لیے اِسی اعتراض کے جواب کے شروع میں دی گئی ویڈیوز کو دوبارہ دیکھ لیجئے! مزید آپ کی تسلی کے لیے ہمارا فورم ہمیشہ حاضر ہے۔ ہم موصوف صاحبِ زیب نامہ کی طرح نہیں جو اپنی تحریروں اور بیانیوں کے دفاع میں سامنے آنے کی بجائے سائل کو بلاک کر کے چھپ جائیں۔اساتذہ اکثر کہتے دیکھے گئے ہیں کہ " انتہائی کھوکھلا انسان ہوتا ہے جو اپنے لکھے کا بھی دفاع نہیں کر پاتا اور چھپ کر خاموش ہو جاتا ہے ! "۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 2: جیسے جیسے ہم آسمان کی جانب بلند ہوتے ہیں ویسے ویسے اُفق بھی بلند ہوتا جاتا ہے، اگر زمین گول ہے تو پھر افق کو نیچے رہ جانا چاہیے۔)

صاحبِ زیب نامہ کی قلمی واخلاقی خیانت کی اعلیٰ ترین مثال نمبر 2 ملاحظہ کیجئے اور اصل کتاب کا متن ملاحظہ فرمائیں؛

" ثبوت نمبر 2: اُفق کا نظر کے ساتھ اوپر اُٹھنا(Horizon always rises) : جیسے جیسے دیکھنے والے کی اُونچائی بڑھتی ہے اُسی حساب سے اُفق بھی اوپر اُٹھتا نظر آتا ہے۔اِسی لیے ہمیں اُفق کو دیکھنے کے لیے کبھی بھی نیچے نہیں دیکھنا پڑتا۔اگر دُنیا اصل میں گلوب ہوتی اور چاہے کتنی ہی بڑی ہوتی دیکھنے والے کی جیسے جیسے اُونچائی بڑھتی ویسے ویسے اُسے اُفق کو دیکھنے کے لیے نیچے دیکھنا پڑتا، تاکہ وہ زیادہ سے زیادہ اُفق کو دیکھ سکے۔"

اصل کتاب کے متن اور صاحبِ زیب نامہ کے دجل وفریب کو پڑھ کر فیصلہ کیجیے کہ کس نے کس پر جھوٹ باندھا اور تہمت لگائی ہے۔ ہمارے علمی مشاہدے اور تجربے میں صاحبِ زیب نامہ سے بڑا جھوٹا آج تک نہیں دیکھا جا سکا۔ جب موصوف خود سے جھوٹ گھڑنے کے عادی ہیں تو ہم بھی پوری تندہی سے ایسے جھوٹوں کا پردہ فاش کرنے کے عادی ہیں ہم میں اور موصوف جیسے احباب میں واضح فرق ہمیشہ دلیل اور عدل کا رہا ہے۔ ہم ہمیشہ دلیل اور عدل کو مدِ نظر رکھتے بات لکھتے ہیں جبکہ موصوف نے جو دجل وفریب کی دوکان سجا رکھی ہے وہ آپ ملاحظہ کرتے جارہے ہیں۔اب موصوف اپنے خود ساختہ اور جھوٹ پر مبنی اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: ہمارے جہاز عموماً 12 کلومیٹر کی اونچائی تک جاتے ہیں، اوپر ہم پڑھ چکے ہیں کہ (20 میل) 32 کلومیٹر تک کی اونچائی سے بھی زمین کا خم بہت واضح دِکھائی نہیں دیتا چونکہ ہماری زمین کا circumference تقریباً 40 ہزار کلومیٹر ہے لہٰذا ہمیں اگر افق سے اوپر جانا ہے اور زمین کو گولائی دیکھنی ہے تو اس کے لئے ہمیں اتنی اونچائی پر جانا ہو گا جہاں سے زمین کا 40 ہزار کلومیٹر کا circumference یا کم از کم اس سے آدھا ہمارے سامنے موجود ہو، اس کے لئے ہمیں 400 کلومیٹر کی بلندی تک جانا پڑے گا! اس کے علاوہ افق کوئی border نہیں جو صاف نظر آرہا ہو، افق تو صرف ہمیں تب محسوس ہوتا ہے جب ہمیں زمین آسمان دُور باہم ملے ہوئے نظر آرہے ہوتے ہیں یہ محض نظر کا دھوکا ہوتا ہے۔)

الجواب: ہم تفصیل میں جانے سے پہلے درخواست کرتے ہیں کہ صاحبِ زیب نامہ یہ سمجھا دیں کہ آپ کی کس بات کو ماننا ہے اور کس کو چھوڑنا ہے؟۔آپ کی تحریر کی ہر سطر پر متضاد بیانیاں بکھری پڑی ہیں اور ہم یہ سوچ رہے ہیں کہ جب آپ یہ سب لکھ رہے تھے تو کیا آپ نے اپنی عقل کو اپنی نشت کے نیچے رکھ دیا تھا اور خود اُس پر بیٹھ گئے تھے کہ اتنی حماقتیں تو کسی افسانے میں نہیں ہوتیں جتنی آپ اپنے زیب نامہ میں لکھ گئے۔ آپ نے کہا کہ "ہمارے جہاز عموماً 12 کلومیٹر کی اونچائی تک جاتے ہیں، اوپر ہم پڑھ چکے ہیں کہ (20 میل) 32 کلومیٹر تک کی اونچائی سے بھی زمین کا خم بہت واضح دِکھائی نہیں دیتا چونکہ ہماری زمین کا circumference تقریباً 40ہزار کلومیٹر ہے لہٰذا ہمیں اگر افق سے اوپر جانا ہے اور زمین کو گولائی دیکھنی ہے تو اس کے لئے ہمیں اتنی اونچائی پر جانا ہوگا جہاں سے زمین کا 40ہزار کلومیٹر کا circumference یا کم از کم اس سے آدھا ہمارے سامنے موجود ہو" یہ کیا منطق ہے اگر آپ اپنی اِسی بات کو کھل کر لکھتے تو کچھ واضح ہو جاتا۔ بہر کیف ہم آپ کی اِس بات کا پوسٹمارٹم کیے دیتے ہیں۔ ذرا دل تھام کر پڑھیے گا۔ ریڈ بل جمپ کی مثال اور ناسا کی 20 میل کی اونچائی پر ہی کروچر دیکھانے کی کارستانیاں ہم اوپر آپ کے خود ساختہ اعتراض 1 کے الجواب میں لکھ آئے۔ یہ بھی کہ یہ کیسا جادوئی گلوب ہے جس پر 3 میل پر کشتیاں سمندر کے اُفق پر غائب ہونا شروع ہو جاتی ہیں اور ہم انسانوں کو کروچر دیکھنے کے لیے اُفق سے اوپر جانا پڑے گا؟ یہ کون سا اُفق ہے جس سے اوپر جانا پڑے گا؟ جب کہ اُفق وہ جگہ ہوتی ہے جہاں ہمارے دیکھنے کے لحاظ سے زمین اور آسمان باہم ملتے نظر آتے ہیں۔ ہم ابھی پڑھ آئے کہ گلوب زمین جو 25،000 میل کا گھیراؤ رکھتی ہے وہ کوئی اتنی بھی بڑی نہیں کہ اُس کا کروچر دیکھنے کے لیے آپ کی اِس بے تُکی منطق کا سہارا لینا پڑے ہم کچھ اعداد و شمار قارئین کی نظر کرتے ہیں۔ قارئین کے لیے مشہور و معروف کروچر کیلکولیٹر کا لنک حاضر ہے آپ اِسے خود سے استعمال کریں اور دیکھیں کیسے آپ کے ساتھ جھوٹ بولا جاتا ہے؛

زمین کا گھیراؤ: 25،000 میل

کروچر فارمولہ: 8 inch (per mile) x Distance^2

موصوف کے لکھے 12 کلومیٹر کو ہی لے لیتے ہیں جو فٹ میں 39،369.6 فٹ کی بلندی بنتی ہے جو کسی بھی ہوائی جہاز کے اُڑنے کی معیاری بلندی مان لیتے ہیں۔ اب اگر ہم کسی بھی کروچر سیمولیٹر میں اِس بلندی کو ڈالیں تو وہ کچھ اسطرح سے نظر آتی ہے جیسے ہم نے اپنی ویڈیو میں بھی کر کے دکھا دیا اور یہ اُسی سیمولیٹر کا اسکرین شاٹ بھی ملاحظہ فرمالیں کہ 12 کلومیٹر یا 39،369 فٹ پر اگر زمین گلوب ہو تو ہمیں کیا نظر آنا چاہیے؛ 12 کلومیٹر جو کہ 12،000 میٹر بنتا ہے اُس بلندی پر ہمیں اُفق کیسا نظر آنا تھا تصویر کے دائیں حصہ میں دیکھیں اور چونکہ زمین حقیقتاً ایک فلیٹ پلین ہے تو ہم ہمیشہ کروچر سیمولیٹر کے بائیں والا نظارہ دیکھتے ہیں؛
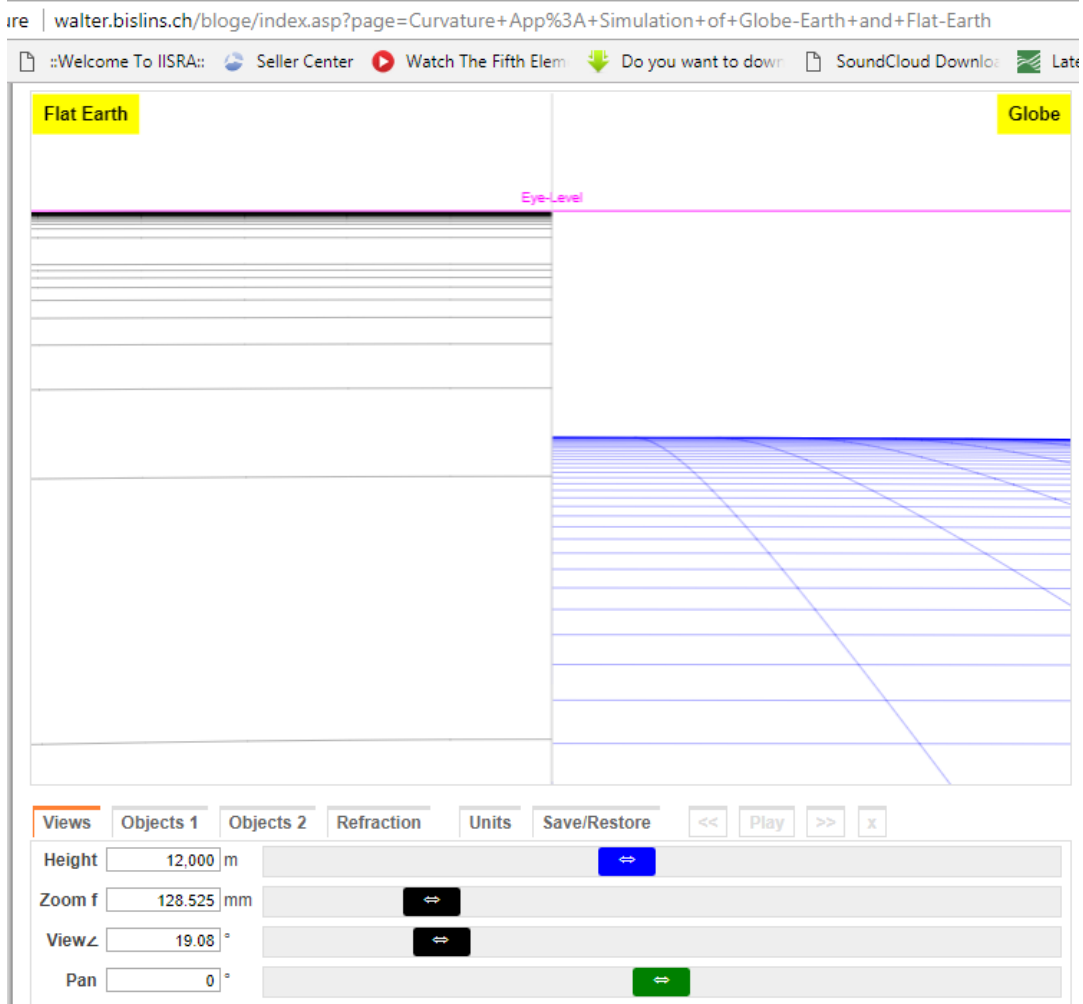
ہم نے پہلے ہی کہہ دیا تھا کہ موصوف صاحبِ زیب نامہ نہ تو اپنے انڈا کٹرینیٹیڈ گلوب ماڈل کی اَز بر جانتے ہیں اور نہ ہی اپنے مخالف فریق فلیٹ ار تھ / الارض المسطحۃ کی الف ب تک جانتے ہیں اور بڑے زور شور سے اپنے جھوٹوں کا پرچار کرتے نظر آتے تھے اور اُن جیسے گلوبرز احباب اِسی زیب نامہ کی تعریفیں کرتے نہیں تھکتے تھے۔ اب جب سے ہم نے اِس زیب نامہ نام کے دجل وفریب کے علمی تعاقب کا ابتدائیہ ہی لکھ کر جاری کیا ہے تو گلوبرز احباب کے پورے کیمپ پر سکتا طاری ہو چکا ہے آئے دن ہمیں مختلف فورمز سے بلاک کر کے اپنے تئیں خوش ہو رہے ہیں ہمیں امید ہے کہ یہ تحریر موصوف تک لازمی پہنچے گی اور وہ اپنے قلمی خیانت پر مبنی زیب نامہ کا پوسٹمارٹم پڑھ کر شاید اپنے اِس فعل لا یعنی پر افسوس درافسوس کریں گے۔ مگر ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ جو لکھاری ایسے افسانے لکھتا ہے وہ کس طبقہ کے اخلاق کا مالک ہوتا ہے۔ موصوف زیب نامہ میں اگر ذرا سی بھی اخلاقی جرات ہوتی تو وہ یہ سب لکھنے سے پہلے اپنے فریق مخالف کو پوری طرح سمجھتے پھر قلمطرازی ہوتی تو اِس تعاقب کو لکھنے کا مزہ بھی کچھ اور ہوتا۔ مگر چونکہ علمی یتیمی کا صاحبِ زیب نامہ نے اپنی ہر سطر میں مظاہرہ کیا ہے تو ہمیں اُن سے اِس بابت کوئی گلہ نہیں ہے کہ جو لکھاری ہی اناڑی ہو اُس سے کیا گلہ کرنا لیکن حق کا تقاضہ ہے کہ ایسے لکھاری کا علمی تعاقب لازمی کیا جائے تاکہ جو دجل وفریب اُس نے لکھ رکھا ہے اُس کی بابت عوام الناس کو شعور دیا جا سکے۔

چاہے کچھ بھی ہو جائے اگر زمین 25،000 میل کا گلوب ہے تو 12 کلومیٹر کی عام بلندی پر کبھی بھی اُفق دیکھنے والے کی آنکھوں کے لیول پر نہیں رہ سکتا اُسے اُفق دیکھنے کے لیے لازمی نیچے دیکھنا پڑے گا کہ گلوب کی گولائی کی وجہ سے اُفق آنکھوں کے لیول سے بہت نیچے رہ چکا ہو گا۔

موصوف لکھتے ہیں کہ " لہٰذا ہمیں اگر افق سے اوپر جانا ہے اور زمین کو گولائی دیکھنی ہے تو اس کے لئے ہمیں اتنی اونچائی پر جانا ہو گا جہاں سے

زمین کا 40 ہزار کلومیٹر کا circumference یا کم از کم اس سے آدھا ہمارے سامنے موجود ہو "۔ واقعی زمین جادوئی گلوب ہے اور موصوف نے پوری تندہی سے یہ جادو کا فریب اپنی تحریروں میں عوام کی آنکھوں میں دھول جھونکنے جیسے سعی فرمائی ہے۔ جبکہ قارئین یہ دیکھ آئے ہیں کہ اُفق کیسے دِکھنا چاہیے تھا اور کیسے دِکھتا ہے۔

یاد رہے 40،000 کلومیٹر یا 25،000 میل کے گھیراؤ کے گلوب پر ہمیں 12 کلومیٹر کی بلندی پر 243 میل کا 360 ڈگری نظارہ ملتا ہے جس میں اگر ہم اپنے ارد گرد کے نظارے کو 500 میل لے کر دیکھنا چاہیں تو 234 میل کے بعد ہمارے چاروں طرف سے یہ جادوئی گلوب 12 کلومیٹر کی بلندی پر ہر طرف سے 43،970 فٹ جھکا ہوا نظر آئے گا یعنی ہر طرف سے یہ گولائی بہت واضح نظر آئے گی۔ ہمارا کام حق کی وضاحت کرنا اور اُسے پہنچا دینا تھا باقی فیصلہ ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ وہ یہ سب پڑھ کر اور تحقیق کر کے اِس جادوئی گلوب کے دھوکے کی نیند سے جاگیں!۔ مزید یہ کہ موصوف زیب نامہ تو 12 کلومیٹر تک محدود رہے ہم آپ کو مختلف ویڈیوز کے اسکرین شاٹ دیکھاتے ہیں جو 12 کلومیٹر سے لے کر 33 کلومیٹر یا 21 میل سے بھی زیادہ بلندی سے فلمائی گئی ہیں ملاحظہ کیجئے اور ہمارے لکھے دلائل سے تقابلہ کیجئے کہ زمین اگر گلوب ہوتی تو کیا ہوتا؟ اور جبکہ حقیقت میں فلیٹ ہے تو فلیٹ کیسی نظر آتی ہے۔

ہائی آلٹیٹیوڈ بیلون فوٹیج کے نظارے کے لیے پوری پلے لسٹ ملاحظہ فرمائیں؛

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 3: پانی اپنی سطح ہر جگہ برقرار رکھتا ہے لہٰذا اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین فلیٹ ہے۔)

صاحبِ زیب نامہ کی انتہا درجے کی قلمی واخلاقی خیانت کی اعلیٰ ترین مثال نمبر 3 ملاحظہ کیجئے اور اصل کتاب کا متن ملاحظہ فرمائیں؛

"ثبوت نمبر 3: پانی کی قدرتی وطبعی خاصیت ہے کہ وہ ہمیشہ اپنی سطح (Level) برابر رکھتا ہے۔ اگر زمین ایک بڑا سا گلوب (Sphere) ہوتا جو (وقتاً فوقتاً مختلف رُخوں پر) جھکتا بھی ہو اور جیسا کہ مشہورِ عام ہے کہ اِس کی بیرونی خلاء میں مختلف انوع کی لا محدود حرکات ہیں، تب یہ ناممکن تھا کہ پانی اپنی سطح کا لیول برقرار رکھ سکتا۔ مگر چونکہ زمین ایک پھیلی ہوئی سیدھی سطح (flat plane) ہے اس لیے ایسا نہیں ہوتا (بلکہ پانی اپنی سطح ہر حال میں برقرار رکھتا ہے)۔ لیکن یہ بنیادی طبعی خاصیت جو کہ ہر سیال مادہ میں پائی جاتی ہے، اِسی کی وجہ سے ہم روز مرہ کی زندگی میں مشاہدہ کرتے ہیں کہ سب سیال مادے اپنی سطح برقرار رکھتے ہیں۔"

قارئین دیکھ لیں کہ کیسے صاحبِ زیب نامہ نے پورے زور و شور کے ساتھ اپنی جن تحاریر کو زیب نامہ کے نام سے سوشل میڈیا میں پورے وثوق سے پھیلایا ہے۔ اُن تحاریر کا علمی معیار یہ ہے کہ موصوف نے اصل کتاب کو یا تو دیکھا نہیں تھا یا دیکھ کر انجان بن گئے اور اپنے ہی خانہ ساز اعتراضات کے جوابات دینے لگ گئے۔ ہم اُن سے اور قارئین سے یہ پوچھنا چاہتے ہیں کہ کیا کوئی شرم رکھنے والا اور کوئی حیادار قلمقار ایسی قبیح حرکت کرتا ہے جو صاحب زیب نامہ نے پوری تندہی سے انجام دی؟ اِس سوال کا جواب قارئین کی نظر کرتے ہیں اور زیب نامہ جو دراصل فریب نامہ تھا اُس کے خود ساختہ جواب پر بھی نظر ڈالتے ہیں؛ صاحبِ زیب نامہ اپنے من گھڑت اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: بالکل پانی اپنی سطح برقرار رکھتا ہے اگر کہیں لیول کا فرق زیادہ نہیں تو اس کی وجہ چاند اور سورج کی کشش ثقل ہے، زمین بہت بڑی ہے ہم نے اوپر سمجھا ہے کہ زمین اتنی بڑی ہے کہ یہ ہر ڈیڑھ مربع کلومیٹر بعد 8 انچ curve ہوتی ہے پانی کی سطح بھی (کشش ثقل کے باعث) زمین کے ساتھ ساتھ خم کھاتی رہتی ہے اور اپنے آس پاس کی زمین کے مطابق لیول بنائے رکھتی ہے۔ اگر نہیں یقین تو اچھے معیار کی دُور بین لیجئے اور سمندر کنارے پہنچ جائیں آپ کسی بحری جہاز کا انتظار کریں جس نے ساحل پر لنگر انداز ہونا ہو، آپ دیکھ سکیں گے کہ پہلے بحری جہاز کا اوپر والا حصہ نمودار ہوگا اور وقت کے ساتھ ساتھ پورا بحری جہاز سامنے آجائے گا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے curve کے ساتھ پانی بھی curve ہو جاتا ہے اور اپنے علاقے کے حساب سے لیول برقرار رکھتا ہے۔ اسی خاطر کہا جاتا ہے کہ اگر واقعی سمجھنا ہے کہ زمین گول ہے تو اس کے لئے یا تو ساحل سمندر بہترین جگہ ہے یا پھر راکٹ کا استعمال کرتے ہوئے خلاء میں جا کر دیکھنا۔)
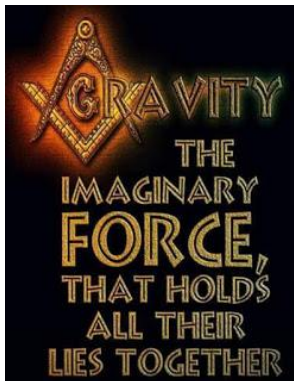
الجواب: موصوف کا جواب پڑھنے کے بعد ہمیں امید ہے، بصیرت مند قارئین بھی یہ جان چکے ہوں گے کہ کیوں صاحبِ زیب نامہ نے اپنی پوری تحاریر میں اصل کتاب کا نام تک نہیں لکھا تھا؟ اُس کی وجہ ہی یہ تھی کہ اگر کوئی اصل کتاب دیکھ لیتا تو موصوف کا علمی معیار بھی اُس کے سامنے اظہر من الشّمس ہو جاتا۔ کوئی بات نہیں اب ہم موصوف کے علمی معیار کی جھلک دکھا دیتے ہیں۔ موصوف کہتے ہیں: " بالکل پانی اپنی سطح برقرار رکھتا ہے اگر کہیں لیول کا فرق زیادہ نہیں تو اس کی وجہ چاند اور سورج کی کشش ثقل ہے،" یقیناً صاحبِ زیب نامہ نے

نہ تو اصل فزکس پڑھی ہے اور نہ ہی اپنی سوڈو فزکس اور سائنس۔ اِس پورے جملے میں یہ سچ تھا کہ پانی اپنی سطح برقرار رکھتا ہے اگر یہ لکھ دیتے کہ ہر صورت پانی اپنی سطح برقرار رکھتا ہے تو ہم اُن کو کچھ علمی نمبر دے دیتے مگر چونکہ موصوف نے یہ سارا افسانہ لکھا ہی کتمان حق کے لیے تھا تو اِس کی کم ہی گنجائش تھی کہ وہ کچھ بھی مکمل لکھتے!۔
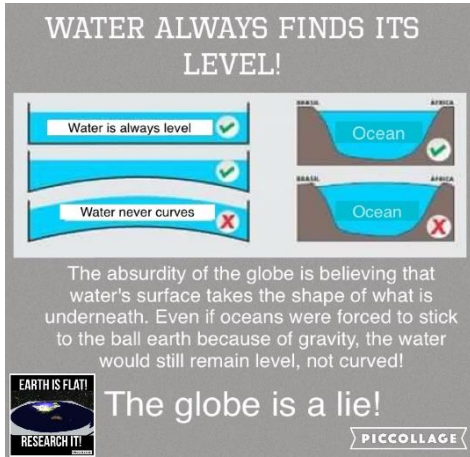
پانی کی قدرتی اور طبعی اور سب سے اہم خاصیت یہ ہے کہ پانی قدرتی حالات میں ہر صورت اپنی سطح برقرار رکھتا ہے اور یہی خاصیت عمومی طور پر ہر سیال مادے میں پائی جاتی ہے چونکہ کتاب میں ثبوت نمبر 3 میں پانی کی بات ہوئی ہے اور ویسے بھی پانی اِس زمین پر سب سے زیادہ پائی جانے والی شے ہے جو قریباً 71 فیصد پر مشتمل ہے۔ پانی کا زمین پر بکثرت ہونا بھی زمین کے مسطحۃ / فلیٹ ہونے کی اہم دلیل ہے مگر دلائل صاحبِ بصیرت کے لیے ہوتے ہیں اور موصوف زیب نامہ جیسے احباب عام طور پر بصیرت سے محروم ہی پائے گئے ہیں۔ موصوف نے ایک ایسی کمال کی بات لکھی جو کم از کم ابھی تک ہم نے نہ دیکھی نہ سنی کہ " اگر کہیں لیول کا فرق زیادہ نہیں تو اس کی وجہ چاند اور سورج کی کشش ثقل ہے " واہ صاحبِ زیب نامہ واہ! کیا کہنے آپ کی خانہ ساز سائنسی بات کے!۔ جیسے صاحب زیب نامہ اپنے جوابات گھڑتے رہے ہیں لگتا ہے کہ سائنس فکشن کے بہت شوقین ہیں جبکہ حقیقت میں کبھی کسی نے بھی ایسا نہیں کہا یا لکھا کہ پانی کے لیول کے فرق کا چاند اور سورج کی کشش ثقل سے کچھ لینا دینا ہے۔ کشش ثقل پر نقد ہم پہلے کر آئے ہیں اور آگے بہت مقامات پر آتی جائے گی۔ یہ سچ ہے سوڈو سائنس سمندروں میں مدوجزر کو چاند کی مبینہ کششِ ثقل کی وجہ سے تعبیر کرتی ہے مگر آج تک کسی سوڈو سائنس میں سورج کا نام تک نہیں لیا گیا۔ اگر کہیں پر ہے تو ہمیں ضرور دکھائیں کہ ہم اُس کا بھی دلیل سے رَد کر دیں۔ جیسے آگے چاند کی مبینہ کشش ثقل کا رد اپنے مقام پر آئے گا۔ مزید سورج اور چاند کی کشش ثقل کا جواب ہم آگے اپنے مقام پر دیں گے اور اِس مقام پر ہم صرف اپنی اِن تعلیمی و تنقیدی تصاویر پر اکتفا کرتے ہیں؛
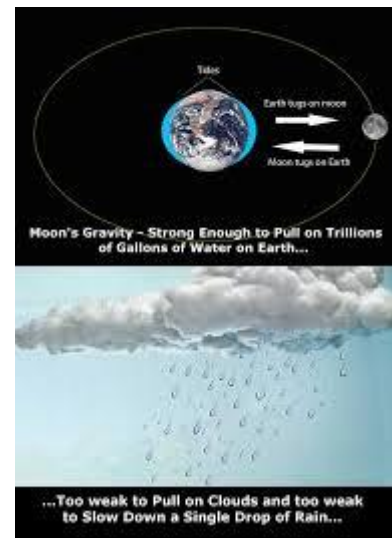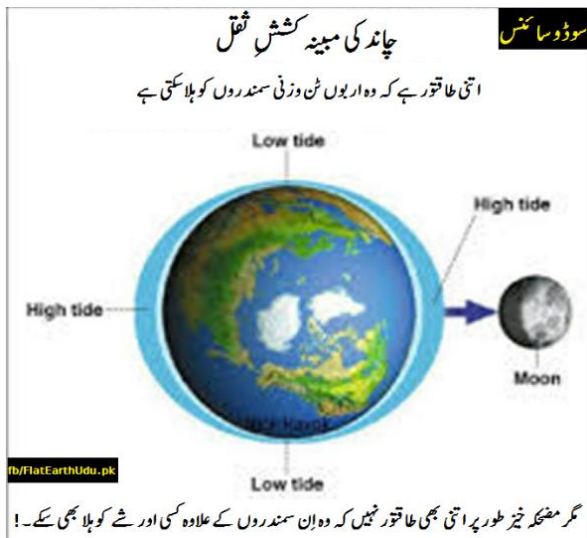
اگر چاند کی کشش ثقل ہوتی تو زمین کا حال وہی ہونا تھا جو اوپر تصاویر میں ہوتا نظر آ رہا ہے۔ ہم پہلے ہی لکھ آئے ہیں کہ کشش ثقل لگتا ہے کوئی جاندار سے ہے جو اپنی مرضی سے کس کو، کب اور کتنا اپنی طرف کھینچنا ہے، اِس کا فیصلہ کرتی ہے۔ اگر چاند کی کشش ثقل اتنی طاقتور ہے تو کبھی بھی چاند کے آسمان پر موجود ہونے کے دوران بارش نہیں ہونی چاہیے کیونکہ سوڈو سائنس کا دعوی ہے کہ چاند کی کشش کی وجہ سے زمین کے

اربوں ٹن وزن کے سمندروں میں اُتل پتھل ہوتی ہے !۔ جبکہ ہم سب کا عام مشاہدہ ہے کہ جب بھی حکم باری تعالیٰ ہوتا ہے، رات کو، اگر آسمان پر بدر کا بھی چاند ہو تو بارش آ جاتی ہے۔ باقی رہی بات سمندر میں مد و جزر کی اِس کی بابت ہم مزید تنقیدی کلام آگے اپنے مقام پر کریں گے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں: " زمین بہت بڑی ہے ہم نے اوپر سمجھا ہے کہ زمین اتنی بڑی ہے کہ یہ ہر ڈیڑھ مربع کلومیٹر بعد 8 انچ curve ہوتی ہے پانی کی سطح بھی (کشش ثقل کے باعث) زمین کے ساتھ ساتھ خم کھاتی رہتی ہے اور اپنے آس پاس کی زمین کے مطابق لیول بنائے رکھتی ہے۔ "جی آپ نے واقعی اوپر سمجھا دیا ہے کہ زمین کتنی بڑی ہے اور ہم نے اُس کا وہیں پر دلائل کا ساتھ جواب بھی لکھ دیا ہے کہ یہ مبینہ گلوب زمین جس کا گھیراؤ 25،000 میل ہے اُس کے کروچر کی بابت آپ کا علم بالکل صفر بٹا صفر ہے۔ ہم یہ بھی لکھ آئے ہیں کہ زمین کا کروچر کتنا ہے اُسے ماپا کیسے جاتا ہے اور اُس کے اصل اعداد و شمار کیا ہیں مزید قارئین اور صاحبِ زیب نامہ کی تسلی کے لیے ہم کروچر کے آفیشل فارمولہ سے تیار کردہ چارٹ بھی قارئین کی نظر کرنا چاہیں گے کہ کروچر کی اصل کہانی کیا ہے اور صاحب زیب نامہ سمیت گلوبرز حضرات کیا جھوٹ بتاتے اور بانٹتے ہیں؟۔

Spherical geometry proves the following elevation loss in all directions from a fixed point observer on Earth with a 25,000 mile circumference

1 mile - 8 inches
2 miles - 32 inches
3 miles - 6 feet
4 miles - 10 feet
5 miles - 16 feet
6 miles - 24 feet
7 miles - 32 feet
8 miles - 42 feet
9 miles - 54 feet
10 miles - 66 feet
20 miles - 266 feet
30 miles - 600 feet
40 miles - 1066 feet
50 miles - 1666 feet
60 miles - 2400 feet
70 miles - 3266 feet
80 miles - 4266 feet
90 miles - 5400 feet (over a mile now)
100 miles - 6666 feet

صاحبِ زیب نامہ کے مطابق: " پانی کی سطح بھی (کشش ثقل کے باعث) زمین کے ساتھ ساتھ خم کھاتی رہتی ہے اور اپنے آس پاس کی زمین کے مطابق لیول بنائے رکھتی ہے۔ " یہ بات نہ تو کوئی حقیقت میں ثابت کر سکتا ہے اور نہ ہی کسی نے آج تک اِس کا علمی نمونہ کر کے دیکھایا ہے واقعی ہم نے اِس بابت درست تصویر لگائی تھی کہ کشش ثقل وہ جادوئی ڈھال ہے جو گلوب اور گلوبرز سمیت سوڈو سائنس کے پجاریوں کے ہر جھوٹ کو چھپانے کے لیے استعمال کی جاتی ہے۔ افسوس ہوتا ہے یہ دیکھ کر کیسے وہ انسان جسے اللہ تعالیٰ نے اشرف المخلوقات بنایا ہے وہ خود کو ارتقائی سائنس کے دفاع کی خاطر بندر کی اولاد نہ صرف بننے پر مجبور ہو جاتا ہے بلکہ ہر اُس جھوٹ پر ہاتھ صاف کر جاتا ہے جس سے اُس کا ابتدائی

جھوٹ چھپ سکے۔ صاحب زیب نامہ کی لکھی یہ بات اپنے آپ میں ہی اتنی جھوتی اور متضاد ہے کہ ہماری کسی نقد کی ضرورت ہی نہیں ہے۔ کوئی بھی صاحبِ بصیرت ایسی بات کو پڑھ کر اِس کے تضادات کو پا سکتا ہے۔ ضرورت صرف دھوکے کی نیند سے جاگنے کی ہے جس میں صاحبِ زیب نامہ اور گلوبرز احباب چین سے سو رہے ہیں۔

صاحب زیب نامہ رقطراز ہیں: " اگر نہیں یقین تو اچھے معیار کی دُوربین لیجئے اور سمندر کنارے پہنچ جائیں آپ کسی بحری جہاز کا انتظار کریں جس نے ساحل پر لنگر انداز ہونا ہو، آپ دیکھ سکیں گے کہ پہلے بحری جہاز کا اوپر والا حصہ نمودار ہوگا اور وقت کے ساتھ ساتھ پورا بحری جہاز سامنے آجائے گا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کے curve کے ساتھ پانی بھی curve ہو جاتا ہے اور اپنے علاقے کے حساب سے لیول برقرار رکھتا ہے۔"اِس کے جواب میں قارئین کے لیے ہم مزید کچھ لکھنے کی بجائے وہی ڈاکیومینٹری پیش کرنا چاہیں گے جو ہم پہلے بھی پیش کر چکے۔ اِس سارے دھوکے کا کیسے پول کھلتا ہے وہ آپ اِس ویڈیو میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔ باقی پانی کو Curve کر کے دیکھانے کی ذمہ داری صاحبِ زیب نامہ سمیت سوڈو سائنس کے ماننے والے لیں اور اصل میں یہ کر کے دیکھا دیں۔ پانی کبھی بھی اپنی قدرتی حالت میں نہیں باہر کی طرف اِس طرح سے نہیں مُڑ سکتا یہ دیکھیں اور سوڈو سائنس کے ماننے والوں کی عقل کی داد دیجئے!۔
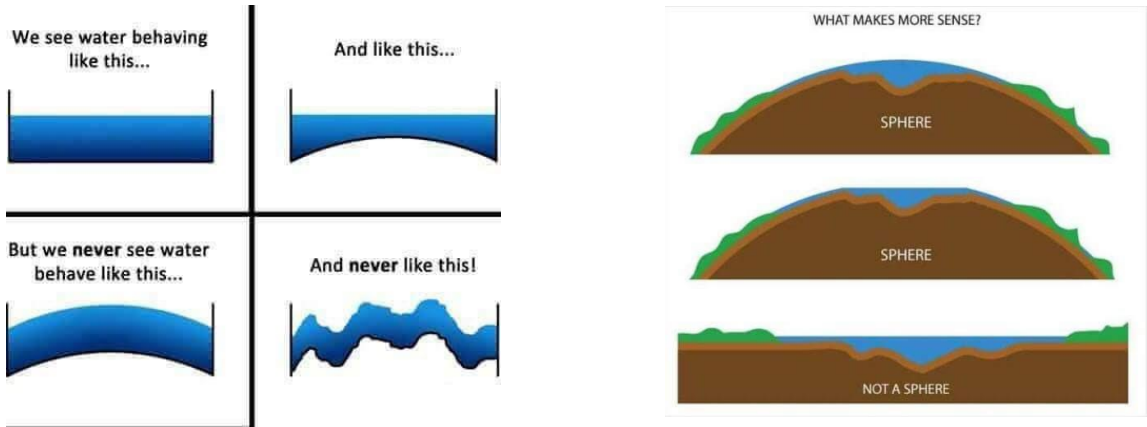
اگر کوئی یہ کہے کہ گلوب پر پانی کشش ثقل کی وجہ سے مُڑتا ہے تو وہ ہمارا گذرا جواب پھر سے پڑھ لے اور مزید آگے تحریر میں اپنے مقام پر پڑھ کر اپنی تسلی کر لے۔ ہم ہر بات کو مکمل اور پورے اسلوب سے لکھنے کے عادی ہیں صاحب زیب نامہ کی طرح موم کی ناک بنانے کے عادی نہیں ہیں۔ ذکر کردہ ڈاکیومینٹری حاضر ہے؛

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں: " اسی خاطر کہا جاتا ہے کہ اگر واقعی سمجھنا ہے کہ زمین گول ہے تو اس کے لئے یا تو ساحل سمندر بہترین جگہ ہے یا پھر راکٹ کا استعمال کرتے ہوئے خلاء میں جا کر دیکھنا۔"

ہم پہلے ہی کہہ آئے ہیں کہ واقعی میں مبینہ گلوب زمین بھی ایک جادو ہے جس پر یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ کشتیاں ساحل سمندر سے غائب ہونے کی وجہ گلوب زمین کی گولائی ہے مگر جب اُسے دیکھانے کی بابت کہا جاتا ہے تو صاحبِ زیب نامہ نے اِس مقام پر اپنے سوڈو سائنس کے گرووں کی تقلید میں وہی گھسی پٹی بات لکھ گئے کہ زمین کی گولائی کو دیکھنا ہے تو آپ کو خلاء میں جانا پڑے گا۔ پوری کی پوری سوڈو سائنس اپنے تضادات سے

بھر پڑی ہے۔ جہاں پر ہر آن کی آن دعوے بدلتے ہیں اور ہر پہلی بات دوسری بات سے ٹکراتی ملتی ہے۔ اگر کسی میں ذرا سی بھی باریک بینی ہو تو وہ اِن تضادات کو پکڑلیتا ہے۔ جیسے آپ قارئین اِس زیب نامہ کے تعاقب کو پڑھنے کے بعد ان شاء اللہ وہ بھی سوڈو سائنس کے اِن تضادات کو پکڑنے لائق ہو جائیں گے۔

صاحبِ زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کی بابت لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 4: دریا ہمیشہ سمندر میں جاکر گرتے ہیں، اگر زمین گول ہوتی اور سپن کرتی ہوتی تو دریاؤں کا رخ صرف سمندر کی جانب نہ ہوتا ۔)

ہم پہلے اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 4: تمام دریا ہمیشہ سطح سمندر کی طرف ہی بہتے ہوئے اپنے لیے سب سے آسان راستہ چنتے ہیں، چاہے وہ شمال ہو، جنوب، مشرق، مغرب یا اُن کی درمیانی سمتیں ہوں، تمام زمین پر بیک وقت ایسا ہی ہو رہا ہوتا ہے۔ اگر زمین ایک گھومتا گلوب ہوتا تب تو یہ ہونا چاہیے تھا کہ کوئی دریا اُونچائی کی طرف بہتا (اور کوئی اُترائی کی طرف بہتا)، مثال کے طور پر میسیسپی (امریکہ میں موجود ایک مشہور دریا) جو 3,000 میل لمبا ہے وہ اپنے گرنے کی جگہ خلیج میکسیکو میں گرنے سے پہلے ہی 11 میل اوپر کی طرف سے بہتا ہوا اپنی منزل پر پہنچتا۔ مگر ایسا نہیں ہوتا۔"

اِس مقام پر ہم صاحبِ زیب نامہ کو مارجن دے دیتے ہیں کہ شائید اُنھوں نے اِس پورے ثبوت نمبر 4 کی سمری تحریر فرمانے کی سعی فرمائی ہے پھر بھی یہ قلمی اصول کے خلاف ہے کہ خود سے کسی بات کو بڑھا کر یا اختصار کر کے لکھا جائے۔ حق یہی ہے کہ پوری عبارت لکھی جائے تا کہ قاری خود فیصلہ کرنے میں آزاد ہو نہ کہ قاری کو دھوکہ دینے کے لیے کسی قسم کی خانہ سازی کا سہارا لیا جائے۔

اپنے لکھے خانہ ساز اعتراض کے بعد صاحبِ زیب نامہ اُس کا خانہ ساز جواب لکھتے ہیں کہ ؛

"جواب: کشش ثقل کے باعث پانی ہمیشہ اونچائی سے نیچائی کی جانب سفر کرتا ہے، سو کشش ثقل اور frame of reference کی وجہ سے ہم سب زمین کے ساتھ گھوم رہے ہیں جس کے باعث زمین کے گھومنے کی وجہ سے پانی کے بہاؤ پر اثر نہیں پڑتا۔ دوبارہ دہراؤں گا کہ یاد رکھیے ہماری زمین بے حد وسیع ہے، فلیٹ ارتھرز زمین کو ایک چھوٹی سی گیند کی حیثیت سے سمجھنا چاہ رہے ہیں جو کہ انتہائی مضحکہ خیز ہے۔ اسے بہت وسیع گولے کی صورت میں دیکھیے جس میں کشش ثقل موجود ہے۔"

الجواب: ہم نے پہلے ہی لکھ دیا ہے کہ گلوبرز سمیت صاحبِ زیب نامہ کے پاس ایک ہی جواب ہوتا ہے "کشش ثقل" اور ہم نے تبھی لکھ دیا تھا کہ یہ وہ جادو ہے جو تمام جھوٹوں اور تضادوں کو جوڑ کر رکھتا ہے۔ صاحبِ زیب نامہ کے سائنسی علم کا اندازہ اِس بات سے لگالیں کہ پانی کی قدرتی خاصیت کہ وہ ہمیشہ اونچائی سے ڈھلان کی طرف بہے گا، اِس خاصیت کو بھی اپنی انڈاکٹرینیٹیڈ سوچ میں ڈوب کر اُسے بھی کشش ثقل قرار دے گئے۔ اُس پر مزید مضحکہ خیزی سے اپنے جھوٹ کو فریم آف ریفرنس کی وجہ بتا گئے۔ لگتا ہے موصوف کو خود بھی فریم آف ریفرنس نامی بلا کا نہیں پتہ۔ ہم بتا دیتے ہیں کہ یہ بھی گلوب اور سوڈو سائنس کے جھوٹوں میں سے ایک ایسا جھوٹ ہے جس کا استعمال اپنے تضادات کو چھپانے کے لیے بکثرت کیا جاتا ہے۔

ابھی ہم اِسے اِدھر ہی چھوڑ دیتے ہیں تحریر میں آگے اپنے مقام پر اِس جھوٹ کی بھی ایک ایک پول کھول کر دکھایا جائے گا۔ صاحبِ زیب نامہ کا یہ حال تھا کہ اپنے چوتھے خانہ ساز اعتراض پر ہی اُکتا کہ لکھ گئے کہ " دوبارہ دہراؤں گا کہ یاد رکھیے ہماری زمین بے حد وسیع ہے، فلیٹ ارتھرز زمین کو ایک چھوٹی سی گیند کی حیثیت سے سمجھنا چاہ رہے ہیں جو کہ انتہائی مضحکہ خیر ہے۔ اسے بہت وسیع گولے کی صورت میں دیکھیے جس میں کشش ثقل موجود ہے۔" صاحبِ زیب نامہ اور سوڈو سائنس کی بیان کردہ زمین کا سائز موصوف ادھر پھر بھول گئے کہ وہ 25،000 گھیراؤ کا ایک مبینہ گلوب ہے اور بچگانہ طرز سخن میں لکھ گئے کہ " دوبارہ دہراؤں گا کہ یاد رکھیے ہماری زمین بے حد وسیع ہے،" یا تو بے حد وسیع والی بات سچ ہے یا موصوف زیب نامہ کی پہلے گذری بات درست ہو سکتی ہے کہ زمین کا گھیراؤ 25،000 میل ہے (صاحبِ زیب نامہ نے اِسے کلومیٹرز میں لکھا تھا ہم میل میں اپنی آسانی سمجھتے ہیں اِسی لیے میل میں پیائشوں کو لکھتے ہیں) اور ہم فلیٹ ارتھرز کوئی زمین کو چھوٹی سی نہیں بناتے نہ ہی اُسکی پیائیشوں کی بابت جھوٹ بولتے ہیں جو کہ خود موصوف زیب نامہ جیسے احباب کے لیے وحی کی طرح معتبر سمجھی جانے والی سوڈو سائنس بتاتی ہے۔اور دوبارہ موصوف زور دے کر کہہ رہے ہیں کہ " اسے بہت وسیع گولے کی صورت میں دیکھیے جس میں کشش ثقل موجود ہے"۔

ہر سطر پر تضاد ہر دوسری سطر خانہ ساز

یہ ہے کمالِ زیب نامہ جو اصل میں ہے فریب نامہ !۔

صاحبِ زیب نامہ رقمطراز ہیں؛

☆ (اعتراض 5: دریا بہاؤ کے دوران سطحی لیول برقرار رکھتا، جس کا مطلب ہے کہ دریا سیدھا بہتا ہے۔)

ہمیں ابھی تک یہ سمجھ نہیں آ سکی کہ موصوف کو کس چیز کی جلدی تھی کہ جیسے جیسے اُن کا فریب نامہ آگے بڑھ رہا ہے موصوف کے خانہ ساز اعتراضات سکڑ کر اختصار میں جاتے جا رہے ہیں؟۔

موصوف کی خیر خبر آگے لیتے ہیں ابھی ہم پہلے کتاب کا اصل متن دیکھتے ہیں کہ اصل متن کیا تھا جس سے یہ خانہ ساز اختصار بطور اعتراض گھڑا گیا؛

"ثبوت نمبر 5: (مصر) دریائے نیل کا ایک حصہ جو کہ 1،000 میل تک صرف ایک فٹ کے سطحی فرق سے بہتا ہے۔اِس کے علاوہ مغربی افریقی کانگو دریا، جیسا کہ بیان کی جانے والی زمین کی اُونچائی اور گول زمین کی حرکت کی وجہ سے اُسے بھی کبھی اُنچائی اور کبھی اُترائی پر بہنا چاہیے۔"

کتاب کے اصل متن کے بعد ہم موصوف کا اپنے خانہ ساز اختصار بطور اعتراض کا جواب کچھ ایسا تھا؛

☆ (جواب: زمین کے خم ہونے کے ساتھ ساتھ پانی میں بھی خم آتا ہے، لیکن یہ خم محض زمین پر بیٹھے رہنے سے عام آنکھوں سے دیکھنا ناممکن ہے، اگر زمین پر رہتے ہوئے واضح خم دیکھنا ہے تو اس کا طریقہ کار اوپر بتایا جا چکا ہے۔)

الجواب: موصوفِ زیب نامہ کا خود کے من گھڑت اعتراض پر جواب بھی اعتراض کی طرح خانہ پری ہی نظر آ رہا ہے۔حقیقتاً اب ایسا لگنے لگا ہے کہ موصوف کو شاید یہ جلدی تھی کہ میں جلد از جلد اپنے اِس فریب نامہ کو لکھ کر زیادہ سے زیادہ اپنے سوڈو سائنس کے ماننے والوں سے داد وصول کر لوں۔ارے بھائی اگر داد ہی چاہیے تھی تو اور بھی بہت سے طریقے تھے مگر اب چونکہ آپ ہم مسطحتین پر اپنی سستی شہرت کی خاطر ہاتھ

صاف کر گئے ہیں تو ایسے ہی سہی۔ ہم واللہ صاحبِ زیب نامہ کو کبھی نا امید نہیں کریں گے اور اپنے قارئین کو بھی موصوف کی طرح کبھی بھی خانہ پُری سے کام چلا کر نہیں دیکھائیں گے بلکہ ہر بات ہر سطر کا دلیل سے تعاقب جاری رکھیں گے اور اِس فریب نامہ کے دجل وفریب کا ہر پہلو سے علمی تعاقب کرنے کی کوشش کریں گے۔ موصوف کا یہ لکھنا کہ "زمین کے خم ہونے کے ساتھ ساتھ پانی میں بھی خم آتا ہے، " یہ پانی خمیدہ حالت میں کیسے ہو سکتا ہے کبھی کوئی سوڈو سائنس کو ماننے والا کر کے تو دیکھا دے۔ ہم پورے وثوق سے اِس بات کو جانتے ہیں کہ پانی کبھی بھی اپنی قدرتی حالت میں خمیدہ ہو ہی نہیں سکتا۔ جسے یقین نہیں کر کے دیکھ لے۔ پانی بھنور کی شکل میں اپنے اندر کی طرف مڑ جاتا ہے مگر وہ بھی تب جب اُسے کسی برتن میں رکھ کر زور سے گھومایا جائے یا جب قدرتی طور پر بھنور بنے۔ مگر کبھی بھی کسی صورت میں، پانی اپنی قدرتی حالت میں باہر کی طرف نہیں مڑ سکتا یعنی کبھی بھی پانی ایسے نہیں ہو سکتا یہ دیکھئے؛

سائنس کے مطابق پانی کی قدرتی حالت

سوڈوسائنس کے مطابق پانی کی قدرتی حالت
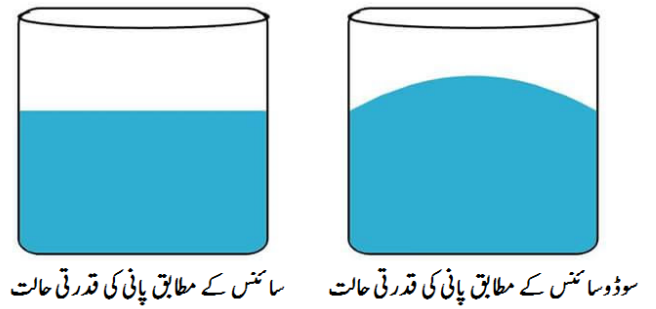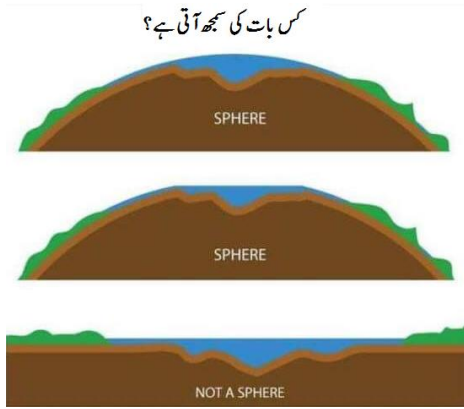
صاحب زیب نامہ لکھتے ہیں؛" لیکن یہ خم محض زمین پر بیٹھے رہنے سے عام آنکھوں سے دیکھنا ناممکن ہے، اگر زمین پر رہتے ہوئے واضح خم دیکھنا ہے تو اس کا طریقہ کار اوپر بتایا جا چکا ہے۔" موصوف کی اِس بات کا جواب پیچھے گذرے موصوف کے خانہ ساز اعتراضات کے الجواب میں ہم لکھتے آئے ہیں کہ یہ زمین واقعی جادوئی گلوب ہے جس پر سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن کہتی ہے کہ سمندر پر کشتیاں تو 3 میل کے اُفق پر غائب ہو جاتی ہیں تو لہٰذا یہ زمین گلوب ہے مگر جب ہم اِسی بات کی نفی کرتے ہیں کہ اگر کوئی اُس غائب شُدہ کشتی کو اُسی وقت ٹیلی سکوپ سے دیکھے تو وہ نظر آجاتی ہے تو پھر بات کہہ دی جاتی ہے کہ یہ خم آنکھوں سے دیکھنا ممکن ہیں ویسے کمال کی سوڈو سائنس کی تعلیمات ہیں جن کی ہر سطر ہی آپس میں متضاد ہوتی ہے۔

جبکہ جیسے ہی کوئی کشتی اُفق پر غائب ہوتی نظر آئے تو دیکھنے والا اُسی وقت، اگر کسی دوربین یا ٹیلی سکوپ سے اُسی کشتی کی سمت میں زوم کرے تو وہ فوراً نظر آجاتی ہے۔ موجودہ دور میں نیکون پی 900 کیمرہ اِس بابت بہت مشہور ہے کیونکہ اُس کا زوم بہت طاقتور ہوتا ہے جس سے کسی بھی ایسی کشتی جو اُفق پر نظروں سے اوجھل ہو چکی ہوتی ہے زوم اِن کرنے سے فوراً نظر آجاتی ہے۔ دلیل کے لیے ہم ایک ایسی ہی ویڈیو کا لنک اِس مقام پر دینا چاہیں گے تاکہ قارئین موصوف زیب نامہ اور سوڈو سائنس کے اِس دجل وفریب کی نفی اپنی آنکھوں سے دیکھ سکیں۔ مزید یہ کہ پی 900 بطور مثال بیان کیا ہے آپ کوئی بھی اچھے زوم والی دوربین، ٹیلی سکوپ یا کوئی اچھے زوم والے کیمرے کی مدد سے یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ ویڈیو کا لنک بطور ثبوت حاضر ہے۔ لنک شُدہ ویڈیو میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ کیسے کسی ہائی پاورڈ زوم کیمرہ کی مدد سے آپ سمندر

کے اُفق پر غائب کشتیوں کو دوبارہ دیکھ سکتے ہیں۔اِس پوری بات کا تعلق پرسپیکٹیو اور ماحول سے ہے پرسپیکٹیو کی بابت ہم اِس قسط کے شروع میں ویڈیو کا لنک دے چکے ہیں قارئین کی آسانی کے لیے ادھر بھی دوبارہ لنک 1 اور لنک 2 مہیا کیا جارہا ہے؛

باقی موصوف زیب نامہ نے جو طریقہ بتایا ہے ہم نے اُس کا پوری طرح تعاقب کر کے اُس کے دجل وفریب کا پردہ چاک کر دیا ہے۔ پھر بھی اگر قارئین کو محسوس ہو کہ کوئی کمی رہ گئی ہے تو ہمیں مطلع فرمائیں۔ان شاء اللہ! وہ کمی بھی دلائل کے ساتھ دور کر دیں گے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 6: پانی کبھی اندر کی طرف نہیں مڑتا اگر 10 کلومیٹر طویل کوئی پانی کا چینل ہو تو اس کے دونوں کناروں پر پانی کی سطح میں فرق 8 میٹر ہونا چاہیے لیکن ایسا نہیں ہوتا۔)

اِس مقام پر صاحبِ زیب نامہ نے علمی خیانت کی کیسے انتہاء پر پہنچتی ہے وہ آپ اصل کتاب کے ثبوت نمبر 6 کا متن ملاحظہ کر کے جان سکتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 6: اگر زمین 25،000 میل گھیراؤ کا ایک گلوب ہوتی جیسے کے ناسا اور آج کہ کے ماہرین فلکیات ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہیں، تو مجوزہ کُروی trigonometry کے مطابق جتنا بھی پانی زمین پر موجود ہے وہ 8 انچ فی میل x فاصلہ ^{2} (8 inch per mile x distance^2) کے فامولے کے تحت اندر کی طرف مڑا ہوتا۔اِس لحاظ سے اگر 6 میل لمبا کھڑے پانی کا چینل ہو تو اُسے زمین 6 فٹ دونوں طرف سے جھکا دیتی (جب کہ حقیقت میں ایسے ہو یہ ناممکن ہے)۔جب بھی اسطرح کے تجربات کرنے کی کوشش کی گئی ہے پانی نے اپنا سطحی لیول برقرار ہی رکھا ہے۔ (water level curvature پر آپ مزید انٹرنیٹ پر تحقیق کریں اور دیکھیں کیا پانی کا اندر کی طرف مڑنا ممکن ہے؟)"

گرامی قدر قارئین اصل کتاب سے موصوف زیب نامہ کا تقابلہ کریں اور دیکھیں کہ اصل عبارت کیا کہہ رہی تھی اور موصوف کی خانہ سازی نے اُسے کیا بنا کر پیش کر دیا؟۔ ہم موصوف کی اِس ایک اور علمی خیانت اور قلمی خانہ ساز شعبدہ بازی پر مزید کچھ کہنے کی بجائے اِس کا فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں کہ وہ اصل متن اور زیب نامہ جو حقیقت میں ابھی تک فریب نامہ پایا گیا ہے اُس میں کیسی کیسی خانہ سازی کی گئی ہے!۔

اپنے خود ساختہ اعتراض کے بعد صاحبِ زیب نامہ اپنے تئیں جواب کی بھی سعی لایعنی کچھ یوں فرماتے ہیں؛

☆(جواب: زمین کی کشش ثقل کے باعث پانی اپنا لیول برقرار رکھتے ہوئے پانی بھی خم اختیار کرلیتا ہے لہٰذا آپ کو پانی کا لیول دونوں کناروں پر ایک جیسا اس خاطر ملے گا کہ 10 کلومیٹر دور دوسرے کنارے پر موجود پانی کا لیول ناپنا چاہیں گے بھی تو وہاں موجود شخص زمین کے ساتھ 8 میٹر نیچے جھک چکا ہو گا اس خاطر پانی کا لیول ویسا ہی ریکارڈ ہو گا جیسا پہلے کنارے پر ہے۔اس ضمن میں بیڈ فورڈ نامی تجربہ 2 سو سال پہلے کیا جاچکا ہے جب ٹیلی سکوپ کے ذریعے 9 کلومیٹر دور کھڑی کشتی کو دیکھا گیا تو اس کا جھنڈا نظر آیا جس کے بعد زمین کو گول ثابت کرنے کی طرف پیشرفت ہوئی۔)

الجواب: ہم کھل کر اِس دجل کا تعاقب کرنا چاہیں گے؛

اصل کتاب میں ڈاکٹر سیموئیل رؤبو تھم کے جس بیڈ فورڈ لیول نامی تجربہ کا ذکر ہوا ہے ،بڑی چالاکی سے موصوف نے سائنسی سرقہ بازی کرتے ہوئے اُسے گلوب پر منطبق کر لیا ہے جبکہ رؤبو تھم نے 1865ء میں اپنی کتاب Zetetic Astronomy, Earth not a Globe لکھی ہی گلوب کے رَد میں تھی۔ جس میں انھوں نے اپنے اِسی شہرہ آفاق بیڈ فورڈ لیول نامی نہر پر کیے گئے تجربات لکھ کر دلائل کے ساتھ ثابت کیا تھا کہ زمین گلوب کسی صورت ہو ہی نہیں سکتی۔ اگر موصوف زیب نامہ اصل کتاب کے ساتھ ساتھ ڈاکٹر رؤبو تھم المعروف ڈاکٹر پیرالکس کی مذکورہ کتاب بھی دیکھ لیتے تو یہ حماقت در حماقت نہ لکھتے۔ مگر چونکہ اب وہ لکھ کر عوام الناس سے اپنی سستی شہرت سمیٹ چکے ہیں تو ہمارا حق ہے کہ ہم اُس میں لکھے دجل وفریب کی نشاندہی کریں۔ یہ کتاب ہمارے فورم پر موجود ہے اور انٹرنیٹ پر یہ نام لکھ کر باآسانی تلاش کی جاسکتی ہے۔

موصوف زیب نامہ نے اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 6 میں پیمائشیں کچھ ایسے درج کی ہیں؛ " گر 10 کلومیٹر طویل کوئی پانی کا چینل ہو تو اس کے دونوں کناروں پر پانی کی سطح میں فرق 8 میٹر ہونا چاہیے" جبکہ اصل کتاب کے متن میں 6 میل (9.6 کلومیٹر یا 10 میل لے لیتے ہیں)، اور 6 فٹ کا ذکر ہے۔ شائید صاحبِ زیب نامہ کو جھوٹ لکھنے اور پھیلانے کا بہت شوق ہے کہ وہ 6 فٹ اور 8 میٹر کا فرق بھی بھول گئے جبکہ کوئی بھی صاحب فہم جانتا ہے کہ 1 میٹر: 3.28 فٹ کے مساوی ہوتا ہے۔ اور موصوف کا لکھا 8 میٹر: 26.25 فٹ کے مساوی ہوتا ہے۔ کہاں سوا 26 فٹ کہاں 6 فٹ۔ ہم نے پہلے ہی یہ لکھ آئے کہ موصوف نہ تو اپنے گلوب ماڈل کی اَزبر جانتے ہیں اور نہ ہی اپنی سوڈو سائنس کو کھنگالنے کی سعی کرتے پائے گئے ہیں۔ موصوف اگر اپنی ہی سوڈو سائنس کو پڑھ لیتے تو اصل متن چھپانے کی خیانت اپنی جگہ مگر اپنے خود ساختہ اعتراض میں پیمائشی ہیر پھیر بھی نہ کرتے۔

جبکہ سوڈو سائنس کے 25,000 میل کا گھیراؤ رکھتے گلوب ماڈل کے بتائے کروچر فارمولہ کے مطابق کسی بھی پانی کے 6 میل کے چینل پر اطراف کے کناروں کی نسبت 6 فٹ کروچر ملنا چاہیئے۔ جو حقیقت میں کبھی بھی کسی نے بھی ثابت نہیں کیا ہے۔ صاحب زیب نامہ لکھتے ہیں کہ: " زمین کی کشش ثقل کے باعث پانی اپنا لیول برقرار رکھتے ہوئے پانی بھی خم اختیار کرلیتا ہے لہٰذا آپ کو پانی کا لیول دونوں کناروں پر ایک جیسا اس خاطر ملے گا"۔ حقیقت میں یہ کر کے دیکھانا ہمارے تمام گلوبرز احباب پر فرض ہے کہ پوری زمین پر کسی بھی جگہ پر کشش ثقل کے ہوتے پانی اپنا لیول بھی برقرار رکھے اور خم بھی رکھے!۔

اپنے آپ میں متضاد تھیوریز سے پوری سوڈو سائنس تو بھری ہی پڑی ہے مگر یہ پورا زیب نامہ تو تضادات کے ساتھ ساتھ دجل وفریب سے بھی بھرا پڑا ہے جسے کی بابت قارئین اب تک جان چکے ہوں گے۔ جبکہ ہم دلائل سے ثابت کر آئے اور آگے مزید مقامات پر دلائل ہی کے ساتھ ثابت کریں گے کہ کشش ثقل نام کی کوئی شے حقیقت میں نہیں ہے بلکہ کثافت اور اچھال اصل ہے کشش ثقل عین دجل ہے۔ لہٰذا زیب نامہ کی اِس متضاد سطر کو ادھر ہی رکھ کر ہم اپنے اِس زیب نامہ کے دجل وفریب کے تعاقب میں آگے بڑھتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ اپنے خود ساختہ اعتراض نمبر 6 کے جواب میں لکھتے ہیں؛ "10 کلومیٹر دور دوسرے کنارے پر موجود پانی کا لیول ناپنا چاہیں گے بھی تو وہاں موجود شخص زمین کے ساتھ 8 میٹر نیچے جھک چکا ہوگا اس خاطر پانی کا لیول ویسا ہی ریکارڈ ہوگا جیسا پہلے کنارے پر ہے۔ اس ضمن میں بیڈ فورڈ نامی تجربہ 2 سو سال پہلے کیا جاچکا ہے جب ٹیلی سکوپ کے ذریعے 9 کلومیٹر دور کھڑی کشتی کو دیکھا گیا تو اس کا جھنڈا نظر آیا جس کے بعد زمین کو گول ثابت کرنے کی طرف پیشرفت ہوئی۔" ہم یہ لکھ آئے ہیں کہ یہ اعداد و شمار کا ہیر پھیر ہے کہ 10 کلومیٹر پر 6 فٹ کی بجائے

جان بوجھ کر یا اپنی گلوب ماڈل کے کرویچر فارمولہ سے مبینہ لاعلمی کی بناپر 8 میٹر لکھا گیاہے۔ اور بیڈ فورڈ لیول نامی تجربات کی بابت بھی ہم لکھ آئے ہیں۔ مزید اِس زیب نامہ کے دجل وفریب کے تعاقب میں ہم اگلی اقساط میں اُس کے متعلقہ مقام پر بھی تفصیلاً لکھیں گے۔

اِس جگہ پر ایک مضحکہ خیز بات لکھی ہے کہ؛ " بیڈ فورڈ نامی تجربہ 2 سو سال پہلے کیا جاچکا ہے جب ٹیلی سکوپ کے ذریعے 9 کلومیٹر دور کھڑی کشتی کو دیکھا گیا تو اس کا جھنڈا نظر آیا" جبکہ کتاب 1865ء میں لکھی گئی ہے اور زیب نامہ کو موصوف نے جنوری 2018 میں تحریر کر کے قلمکاری کے میدان میں مزید ایک سیاہ باب رقم کرنے کی سعی لایعنی ولاحاصل فرمائی ہے۔ جبکہ ہم فروری 2018 میں اِس دجل وفریب کا تعاقب پوری احتیاط وایمانداری اور عدل کو مدِ نظر رکھتے لکھ رہے ہیں۔ قصہ مختصر 1865 سے اب تک 153 برس بنتے ہیں جو کسی بھی صورت 200 سال کہنا ٹھیک نہیں ہو گا۔

مزید یہ کہ ڈاکٹر روبوتھم کو اِس تجربہ کے دوران 6 میل دور جو کہ 9.65 کلومیٹر بنتے ہیں ہم مارجن دے دیتے ہیں کہ موصوف نے نہ تو اصل تجربہ کی عبارت پڑھی ہوئی ہے اور نہ ہی اُس پر سوچ بچار کیا ہوا ہے جب کہ حقیقت میں کسی ایسی نہر میں یا پانی کے چینل پر کوئی بھی 6 میل دور سطحِ آب پر کھڑا ہو اور آپ پانی کے اندر کھڑے ہو کر کی سطحِ آب کے عین 1 فٹ اوپر اُس کو 6 میل دور ٹیلی سکوپ کی مدد سے دیکھنے کی کوشش کریں تو کچھ یوں ہو گا۔

1. اگر زمین گلوب ہو گی تو: 6 میل دور کھڑا سطحِ آب سے 1 فٹ پر ٹیلی سکوپ کی مدد سے دیکھنے پر کھڑا شخص زمین کے 15.21 فٹ کرویچر کے پرے ہو گا۔ ایسا تب ہی ہو سکتا ہے کہ پانی پورے 6 میل کے چینل میں درمیان سے کمان کی شکل میں ہو۔ اور حقیقت میں ایسا ہونا بالکل ناممکن ہے۔
2. اگر زمین فلیٹ ہو گی تو: 6 میل 6 میل دور کھڑا سطحِ آب سے 1 فٹ پر ٹیلی سکوپ کی مدد سے دیکھنے پر کھڑا شخص دیکھنے پر بلکل صاف نظر آئے گا کیونکہ کوئی مبینہ کرویچر درمیان میں حائل نہ ہو گا۔

یہ تھا بیڈ فورڈ لیول کے تجربہ کا اختصار کہ اُس میں 6 میل دور کھڑا شخص صاف نظر آیا تھا، مزید یہ کہ اُس تجربہ میں کشتی اور جھنڈے کا بھی استعمال ہوا تھا۔ جو تفصیلاً آگے اپنے مقام پر آئے گا۔ ہمارا مقصد اِس مقام پر قارئین کو حق کی معرفت کرانا ہے۔ تبھی اب ہم ایک ایسی اہم بات پر نظر ڈالتے ہیں جو صاحب زیب نامہ پورے پراسرار طریقہ سے لکھ کر اپنے دجل وفریب سے بھرے زیب نامہ کو قلمکاری کے میدان کے ایک اور سیاہ باب کے طور پر پھیلا چکے ہیں۔ صاحب زیب نامہ لکھتے ہیں؛ " جس کے بعد زمین کو گول ثابت کرنے کی طرف پیشرفت ہوئی۔" واہ کیا علمی بات کہی!۔ تاکہ قارئین چاہتے نہ چاہتے یہ مان جائیں کہ بیڈ فورڈ لیول نامی تجربہ جو 1865 میں لکھی کتاب میں ذکر کردہ ہے اُس کے بعد زمین کو گلوب ثابت کرنے کی طرف پیش رفت ہوئی۔ یہ موصوف نے وہ بات لکھی جو آج تک نہ کسی نے کہی نہ سنی۔ حقیقت کیا ہے وہ ہم آپ کو دیکھاتے ہیں۔

1 500 کے اوائل میں ہی کیپرنیکس نامی سورج کے پجاری نے موجودہ سکہ رائج الوقت نظامِ شمسی ماڈل کی بنیاد استوار کی تھی جسے بعد میں آنے والوں نے پوری تندہی سے تمام بنی نوع انسان پر نافذ کرایا۔ تو یہ کہنا کہ 1865ء کے بعد پیش رفت ہوئی تو یہ عوام کو دھوکہ دینے کے مترادف

ہے۔ کیا موصوف زیب نامہ نے اپنے قارئین کو اِس قدر بیوقوف سمجھ رکھا ہے کہ وہ اُن کی ہر بات کو آنکھیں بند کر کے وحی کی طرح مان جائیں۔ حقیقت میں موصوف نے اپنے قارئین کو بھی انتہا درجے کا دھوکہ پوری تندہی سے دیا ہے۔ اِس دھوکے کو دینے کے لیے موصوف نے متن بدلے ہیں کیسے اعداد و شمار بدلے ہیں اور کیسے اب تاریخ عالم بھی بدلنے کی احمقانہ کوشش فرمائی ہے؟۔ قارئین اُسکا اندازہ خود کر سکتے ہیں۔

جبکہ تاریخ میں یہ بات ریکارڈ پر موجود ہے کہ موجودہ نظامِ شمسی کے مبینہ ماڈل کی ابتداء اِسی کیپر نیکس نے 1500ء کے اوائل میں رکھی تھی جسے بعد میں جوہانس کیپلر نے 1600ء کے اوائل میں مشہور سائنسدان ٹیکو براہی کا پراسرار قتل کر کے اُس کی ساری فلکیاتی تحقیق، جو کہ زمین کو مرکزِ کائنات مان کر مکمل کر لی گئی تھی مگر اسوقت تک جاری نہ کی جا سکی تھی۔ اُسی تحقیق میں اپنے سورج کے پجاری (فری میسن) ہونے کے ناطے اُس نے سورج کو مرکزِ کائنات بنا کر موجودہ نظام شمسی کی ابتدائی شکل کی بنیاد رکھی۔ جسے بعد میں 33 ڈگری ماسٹر فری میسن آئزک نیوٹن نے پوری طرح سے اپنی فری میسونک سوڈوسائنس کی نقش و نگاری سے مزین کر کے انسانوں کو اپنی سائنسی خدمات کے نام پر پیش کیں۔ تو یہ کہنا کہ " 1865ء میں کیے گئے بیڈ فورڈ لیول کے تجربات کے بعد زمین کو گلوب ماننے کی طرف پیش رفت ہوئی " اپنی ہی فری میسونک سوڈو سائنس سے صاحبِ زیب نامہ کی عین لاعلمی و جہالت ہے۔ اور ایسا مؤقف پیش کرنے والے شائید وہ پہلے لکھاری ہیں جو ایک فلیٹ ارتھ کے سائنسدان ڈاکٹر رؤبوتھم کے زمین کو فلیٹ ثابت کرنے والے تجربات کو اپنے حقیقی طور پر جعلی گلوب ماڈل کو ثابت کرنے کی سعی فرما گئے ہیں۔ اِس پر مزید مضحکہ خیزی اور ڈھٹائی یہ کہ موصوف زیب نامہ نے آگے جس مقام پر بھی ڈاکٹر رؤبوتھم کا ذکر ہوا ہے اُس سے کھلی نفرت کا اظہار کیا ہے۔ جبکہ ادھر موصوف انجانے میں اُس کو عزت دے رہے ہیں۔ میٹھا میٹھا ہپ کڑوا کڑوا تھو! کے مصادق ایسی کئی حماقتیں قارئین کو آگے دیکھنے کو ملیں گیں۔

صاحبِ زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 7 میں لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 7 : اگر زمین واقعی گول ہوتی تو سرویئر زمین کے خم کی پیائش کی ضرورت سمجھتے مگر سرویئر ایسا نہیں کرتے۔)

اِس مقام پر دوبارہ سے موصوف زیب نامہ نے اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 7 کو اصل کتاب کے متن کا اختصار پیش کرنے کی کوشش کی ہے مگر اختصار تب کیا جاتا ہے جب اختصار ساری بات کا احاطہ کر لے مگر موصوف نے کیسے علمی خیانت کی ہم کتاب کے اصل متن کو پڑھ کر باآسانی جان سکتے ہیں؛

" ثبوت نمبر 7 : سروے کرنے والے یا انجینئرز کو اپنے تعمیراتی منصوبوں میں زمین کے مجوزہ کروچر کو بطور فیکٹر پیائش کرنے کی ضرورت پیش نہیں آتی۔ مثال کے طور پر نہریں، ریلوے، پُل اور ٹنل چاہے سینکڑوں میل لمبے ہوں اُن کو بناتے ہوئے کبھی ایسا نہیں ہوا کہ زمین کی مجوزہ کروچر کو مد نظر رکھا جاتا ہے۔ (یقین کے لیے کسی بھی سرویئر یا انجینئر سے اس بابت کھل کر بات کر سکتے ہیں۔ سینکڑوں میل تک لمبی ریل کی پٹری بچاتے ہوئی کبھی کسی نے اس بات پر غور تک نہیں کیا عمل کرنا دور کی بات ہے) "

یہ تو تھا اصل کتاب کا متن اب ہم صاحبِ زیب نامہ کے اپنے خود ساختہ اعتراض کا خانہ ساز جواب بھی دیکھتے ہیں جو کچھ یوں ہے؛

☆(جواب: یہاں پر صاحبِ کتاب جھوٹ کا سہارا لینے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں، سروے 2 قسم کے ہوتے ہیں ایک plane survey

جبکہ دوسرا geodetic survey۔سروئیر زمین کے رقبے کے لحاظ سے سروے کا انتخاب کرتے ہیں اور بڑے رقبوں کے دوران زمین کے خم کی پیمائش کو لازمی سمجھتے ہیں، ایسا سروے جس میں زمین کے (curve) خم کی پیمائش کو شامل کیا جائے اسے geodetic survey کہا جاتا ہے۔)

الجواب: موصوف کے خانہ ساز جواب کی پہلی سطر کا آغاز کہ : " یہاں پر صاحبِ کتاب جھوٹ کا سہارا لینے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں، "الٹا چور کوتوال کو ڈانٹنے کے مترادف ہے۔جب کہ ابھی تک ہم یہی دیکھتے آئے ہیں کہ صاحب زیب نامہ نے پوری تندہی سے دجل وفریب کی دوکان سجار کھی ہے تو خود سے اعتراض کا اختصار بنا کر یہ کہنا کہ " یہاں پر صاحبِ کتاب جھوٹ کا سہارا لینے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں " چہ معنی دارد نہیں تو اور کیا ہے۔اگر آپ اصل کتاب کے متن پر دوبارہ نظر ڈالیں تو یہ بات عین حقیقت پائیں گے کہ کبھی بھی کروچر کی بابت سروے نہیں کیا جاتا۔یہ بات کوئی انجینئر بتادے تو بتادے ورنہ فری میسونک سوڈوسائنس اپنی اِس بات پر پوری طرح پردہ ڈال کر رکھتی ہے اور ایسی ایسی ذات کی متضاد باتیں پیش کرتی ہیں کہ صاحبِ زیب نامہ اُس کے عُشر عشیر تک اپنے اِس زیب نامہ میں نہیں پہنچ سکے۔

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز جواب میں لکھتے ہیں؛" سروے 2 قسم کے ہوتے ہیں ایک plane survey جبکہ دوسرا geodetic survey۔سروئیر زمین کے رقبے کے لحاظ سے سروے کا انتخاب کرتے ہیں اور بڑے رقبوں کے دوران زمین کے خم کی پیمائش کو لازمی سمجھتے ہیں، " پہلے پہل بہت حیرت ہوئی تھی جب ہم نے یہ عبارت زیب نامہ میں دیکھی کہ چلیں کچھ تو ایسا لکھا جس کا ہم باقاعدہ بطور فلیٹ ارتھر / مسطحتی رَد کریں گے مگر جب پوری عبارت پڑھی تو حیرت پھر اُسی کیفیت میں بدل گئی جو کسی بھی عام فہم رکھتے انسان کی زیب نامہ کو پڑھنے کے بعد ہو سکتی ہے۔ موصوف اگر سِول انجنئیرنگ سروے لکھتے تو زیادہ بہتر تھا کیونکہ ادھر بات اُسی کی ہو رہی ہے جبکہ حقیقت میں خالی اگر سروے کی بات کی جائے تو اُس کی بہت قسمیں ہیں۔ حقیقتاً اِس قسم کے سروے کی دو قسمیں بیان کی جاتی ہیں۔

Plan Survey: جدید سوڈوسائنس میں بھی اِس کی تعریف[1] کچھ یوں بیان کی جاتی ہے کہ ;

"پلین سروے کرنے کے لیے یہ 'فرض' کیا جاتا ہے کہ زمین فلیٹ ہے۔زمین کے کروچر اور اُس کی گولائی کو نظر انداز کر دیا جاتا ہے۔اِس قسم کے سروے میں تمام سروے لائنز کے ملنے سے جتنی بھی مثلثیں بنتی ہیں اُن کو پلین مثلثیں مانا جاتا ہے۔اِسے اُن جگھوں پر استعمال کیا جاتا ہے جہاں پر زمین کی گولائی کی وجہ سے کم از کم اغلاط کا امکان ہوتا ہے یا وہ اغلاط بہت ہی کم ہوتی ہیں۔"

Geodetic Survey: جدید سوڈوسائنس میں بھی اِس کی تعریف[2] کچھ یوں بیان کی جاتی ہے کہ ;

"اِس قسم کے سرویز کے لیے زمین کے کروچر کو خاطر میں لایا جاتا ہے اور کوشش کی جاتی ہے کے زاویوں اور لیولز کو گھٹایا جا سکے ساتھ میں فاصلوں اور محل ووقوع کو بھی کم تصور کیا جاتا ہے۔زیادہ تر اسطرح کے سروے بڑے پیمانے پر سروے کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں۔ وہ سروے جو 100 میل تک ہوں، اُن کو پلین ہی مانا جاتا ہے جبکہ جو اُس سے زیادہ فاصلے کے ہوں اُن کو جیوڈیٹک مانا جاتا ہے۔ جیوڈیٹک سروے میں کام کے دوران لیولز، محل وقوع اور دوسرے مشاہدات کو گھٹادیا جاتا ہے۔"

1. BC Punmia. Surveying by BC Punmia. p. 2. Retrieved 9 December 2014h.
2. BC Punmia. Surveying by BC Punmia. p. 2. Retrieved 9 December 2014 & N N Basak. Surveying and Levelling. p. 542. Retrieved 28 July 2016

یہ تو تھیں دونوں سرویز کے بنیادی تعریفیں جو موصوف زیب نامہ نے لکھنا بھی گوارا تک نہ کی کہ کہیں دونوں تعریفوں کو کوئی بھی قاری دیکھنے کے بعد یہ بات نہ پکڑ لے کہ جیوڈیٹک سروے تو محض ایک سوڈو سائنس کی فری میسونک اختراع سے زیادہ کچھ نہیں ہیں۔ ہم صرف یہ بات لکھ کر بھی آگے جا سکتے تھے کہ جیوڈیٹک سروے سوڈو سائنس ہے مگر ہم نے دلیل کے لیے دونوں کی تعریفات لکھ دی ہیں تا کہ قارئین اِن دونوں کا بغور مطالعہ کر کے خود فیصلہ کر سکیں کہ کیسے جیوڈیٹک سروے سوڈو سائنس کی اختراع سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ ہم اپنے قارئین کو مزید مدد مہیا کر دیتے ہیں تا کہ اُن کو فیصلہ کرنے میں دشواری نہ ہو۔

جیوڈیٹک سروے کی تعریف میں جو 100 میل والی بات لکھی ہے ذرا اُس کو ہی لے لیتے ہیں ؛

اگر ہم زمین کا آفیشل کرویچر فارمولہ 100 میل پر ہی اپلائی کریں اُس کے مطابق کسی بھی 100 میل کے فاصلے میں، ہم 6 فٹ کا ٹرائی پوڈ مان لیتے ہیں جس پر سروے کے دوران آپٹیکل تھیوڈولایٹ آلے کو لگایا جاتا ہے۔

اب کرویچر فارمولہ ہمیں زمین جو کہ 25،000 میل کا ایک مبینہ گلوب مانا جاتا ہے۔ اُس پر کچھ یہ ریڈنگز ملتی ہیں کہ ؛ (ہم ابھی ایک فلیٹ سرفیس جیسے روئے زمین پر کئی مقامات ایسے ہیں جو سنکڑوں میل تک چپٹے ہیں اُن کو بطور مثال لے رہے ہیں۔ یا سمندر کو لے لیتے ہیں۔ کیونکہ اصلی سائنس کے مطابق پانی ہمیشہ اپنی سطح برقرار رکھتا ہے)

اونچائی : 6 فٹ

فاصلہ : 100 میل

100 میل پر ملنے والا کرویچر : 6،274 فٹ یعنی 1.19 میل کا کرویچر۔ کوئی بھی صاحب فہم فراست اِسے پڑھ کر بھی کوئی توجیح کرے تو ہمیں اُس کی انڈاکٹرینیشن پر کوئی افسوس نہیں۔ ہم بھی اِس کا شکار رہے ہیں فرق صرف اتنا ہے کہ ہم مسطحتین جاگ گئے ہیں اور صاحبِ زیب نامہ اور اُن کے احباب نہ صرف ہم جگانے والوں کو بُرا بھلا کہتے نہیں تھکتے بلکہ عوام الناس کو مزید دھوکہ دے کر اُسی دھوکے کی نیند میں سُلانے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ اِس اہم موضوع کو ابھی کے لیے ہم ادھر ہی سمیٹتے ہیں اور آگے اِس دجل وفریب کے زیب نامہ کے تعاقب میں بوقت ضرورت و مقام ذکر کریں گے۔ مزید اِس ساری بحث کو دلیل کے ساتھ سمجھنے کے لیے یہ ڈاکیومینٹری بھی ملاحظہ فرمائیں ؛

صاحبِ زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 8 میں رقمطراز ہیں ؛

☆ (اعتراض 8: مصر میں موجود نہر سویز کو چپٹی زمین کے لئے بطور ثبوت استعمال کرنا۔)

اب ہم اصل کتاب کا متن بھی ملاحظہ کرتے ہیں کہ وہاں کیا، کیوں اور کیسے لکھا تھا اور موصوف زیب نامہ کیا خود سے گھڑ کر لکھ گئے ہیں ؛

" ثبوت نمبر 8: نہر سویز جو کہ بحیرہ روم کو بحیرہ احمر سے جوڑتی ہے اور 100 میل لمبی ہے جس میں کوئی لاک موجود نہیں ہے اور پانی بنا کسی روکاٹ کے دونوں سمندروں کے درمیان بہتا ہے۔ جب اِسے بنایا جارہا تھا تب زمین کا مجوزہ گھماؤ (Earth's supposed curvature) کا لحاظ نہیں رکھا گیا تھا۔ اِسے سطح سمندر سے 26 فٹ نیچے سیدھی ڈاٹم لائن کے لحاظ سے کھودا گیا، یہ نہر راستے میں کئی قدرتی جھیلوں سے ہوتی

ہوئی ایک سیدھی ڈاٹم لائن میں ایک سمندر سے دوسرے سمندر تک بہتی ہے۔ایک سیدھی ڈاٹم لائن میں پانی 100 میل تک باآسانی بہتا ہوا جاتا ہے۔"

ہمیں افسوس ہوا تھا دیکھ کر کہ اگر پورا متن لکھ دیتے تو کیا جاتا موصوف زیب نامہ کا؟ مگر چونکہ وہ اپنی علمی خیانت کو فرض عین سمجھ کر ادا کرتے رہے ہیں جس کا ثبوت موصوف کا لکھا پورا زیب نامہ ہے جو در حقیقت فریب نامہ ہے اور ہم نے اِسی طرح اِس دجل وفریب کا تعاقب جاری رکھنا ہے۔جبکہ موصوف زیب نامہ کا اور فری میسونک سوڈو سائنس کے بتائے گلوب ماڈل کا بین رد کرنے کے لیے کتاب کی اصل عبارت ہی کافی تھی۔جس میں ایک ایسے بین ثبوت کا ذکر تھا جسے کوئی بھی رد نہیں کر سکا ہے اور جو گلوب میں عین ناممکن اور فلیٹ میں عین ممکن ہے۔

موصوف زیب نامہ کا اپنے من گھڑت اعتراض نمبر 8 کا خودساختہ اور مضحکہ خیز جواب بھی ملاحظہ فرمائیں؛

☆(جواب: نہر سویز 120 کلومیٹر لمبی ہے جس کا مطلب کہ اس کے دوسرے کنارے پر تقریباً ایک کلومیٹر کا خم آئے گا فلیٹ ارتھرز کو یہ ثبوت پیش کرنے سے پہلے یہ تحقیق کرنی چاہیے کہ کیا انسانی آنکھ 120 کلومیٹر دُور دیکھنے کے قابل ہے؟ یاد رہے کہ سائنسدانوں کے مطابق انسانی آنکھ میں صلاحیت ہے کہ 48 کلومیٹر دُور جلتے شعلوں کو دیکھ سکے (اگر زمین flat ہوتی) لیکن ٹیکساس کی یونیورسٹی نے 2015ء میں اس کا تجربہ کیا اور ثابت کیا کہ انسانی آنکھ زمین کے خم ہونے کے باعث زیادہ سے زیادہ 2.76 کلومیٹر تک شعلوں کو دیکھ سکتی ہے!)

الجواب: قارئین اب ذرا دل تھام کر آنے والے دلائل کو دیکھئے گا اور فیصلہ کیجئے گا کہ کس نے حق کر چھپایا اور کس نے خیانت کی۔موصوف لکھتے ہیں کہ: " نہر سویز 120 کلومیٹر لمبی ہے "۔اگر مخالفت میں کوئی اپنی آنکھوں سے بھی دیکھنے سے جائے تو ہم کچھ نہیں کر سکتے ہیں۔اصل کتاب میں 100 میل واضح لکھا ہے۔جو کلومیٹر میں 160 کلومیٹر بنتا ہے اب یہ 120 کلومیٹر والی منطق جھاڑنے سے پہلے اگر اپنی خود کی بھی تحقیق کر لیتے تو موصوف کی شان میں ہمیں یہ قصیدہ نہ لکھنا پڑتا۔مگر مسلہ یہی ہے کہ اکثریت خود سے تحقیق نہیں کرتی اِسی وجہ سے پوری دُنیا کو ایک بہت بڑی جیل بنا کر سب کو اپنا ذہنی غلام بنا دینا اور اُس حد تک ہمارے حواس پر قابو پا لینا کہ جب دجال نکلے تو ہم میں سے کوئی اُس کے مقابلے میں نہ آسکے یہی فری میسنری کا سب سے اہم ایجنڈہ ہے۔جس کے خلاف ہم لوگوں کو جگانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

آجکل چونکہ نہر سویز میں مزید بہتری لانے کی غرض سے کام ہوا ہے تو اب اُس کی لمبائی بڑھ کر 120 میل ہو گئی ہے جو ماضی میں 102 میل تھی جسے ہم آسانی کے لیے 100 میل لکھتے رہتے تھے۔مگر جو بھی ہو کسی بھی طرح سے 193 کلومیٹر اور 120 کلومیٹر کا تقابلہ کرنا عقلمندی نہیں اگر زمین گلوب ہو تو زمین کے کروچر کی بابت ہر گذرتے فاصلے کا ساتھ بہت زیادہ فرق پڑتا ہے شاید یہ بات کسی نے صاحبِ زیب نامہ کو بتا دی ہو۔چونکہ ابھی تک تو پورے گذرے فریب عرف زیب نامہ میں یہی محسوس ہوتا رہا ہے۔بہر کیف ادھر بھی موصوف نے چالاکی سے نہر سویز کا فاصلہ ہی گھٹا دیا تا کہ اپنی بات کے لیے کچھ اخذ کیا جا سکے۔

موصوف اپنے خانہ ساز جواب میں رقمطراز ہیں کہ؛ " جس کا مطلب کہ اس کے دوسرے کنارے پر تقریباً ایک کلومیٹر کا خم آئے گا فلیٹ ارتھرز کو یہ ثبوت پیش کرنے سے پہلے یہ تحقیق کرنی چاہیے کہ کیا انسانی آنکھ 120 کلومیٹر دُور دیکھنے کے قابل ہے؟"۔یاں تو واقعی موصوف کو کروچر فارمولہ نہیں آتا یا وہ عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی سعی فرما رہے ہیں۔اگر یہ فاصلہ 120 کلومیٹر ہوتا تو 1 کلومیٹر نہیں بلکہ

1،040 میٹر کا کروچر ہونا تھا۔ ہر بات میں ڈنڈی مارنا موصوف نے پورے زیب نامہ میں پوری تندہی سے جاری رکھا ہے تبھی ادھر مزید 40 میٹر بھی لکھنا گوارانہ کیا۔ جبکہ حقیقت میں نہر سوئز 160 کلومیٹر لمبی ہے (اصل کتاب کے متن کے مطابق) تو 160 کلومیٹر پر کروچر سطح آپ سے 1 فٹ کے حساب سے ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک 1.97 یا لگ بھگ 2 کلومیٹر بنتا ہے۔ موصوف زیب نامہ مضحکہ خیز طور پر لکھتے ہیں کہ :" فلیٹ ارتھرز کو یہ ثبوت پیش کرنے سے پہلے یہ تحقیق کرنی چاہیے کہ کیا انسانی آنکھ 120 کلومیٹر دُور دیکھنے کے قابل ہے؟"۔ موصوف کو پتہ نہیں کس فلیٹ ارتھر نے یہ کہہ دیا کہ ہم انسان زمین پر عام حالات میں 120 کلومیٹر تک دیکھ سکتے ہیں؟۔ ہاں خاص حالات میں اور خاص جگہوں پر ہم بہت بہت دور تک دیکھ سکتے ہیں جیسے اگر کوئی K2 کی چوٹی پر کھڑا ہو تو وہ 331 کلومیٹرز تک دیکھ سکتا ہے۔ اگر کوئی ماؤنٹ ایورسٹ کی چوٹی پر کھڑا ہو تو وہ 335 کلومیٹرز تک دیکھ سکتا ہے۔

ہم عام کمرشل ہوائی جہاز میں بیٹھے 40،000 فٹ کی بلندی سے 245 میل کا نظارہ دیکھ سکتے ہیں۔ کہنے کو چاند اور سورج کی بات بھی کی جا سکتی ہے ستاروں کی بھی کی جا سکتی ہے کہ وہ ہمیں نظر آتے ہیں مگر چونکہ بات زمین کی ہو رہی ہے تو جیسے ہم اپنی کئی تحاریر و ڈاکیومینٹریز میں یہ بات کر چکے کہ زمین پر پانی اور خشکی ہے اور خشکی پر کہیں گھاٹیاں ہیں کہیں وادیاں کہیں پہاڑ ہیں تو کہی میدان تو ایسی زمین پر کئی جگہیں ایسی بھی ہیں جہاں پر آپ سینکڑوں کلومیٹر دور کا بھی نظارہ کر سکتے ہیں اُس کی دلیل آپ کو ہمارے فورم سمیت ہر جگہ باآسانی مل سکتی ہے۔مزید ہم کہاں تک دیکھ سکتے ہیں آپ اِن شارٹ ڈاکیومینٹریز میں بھی ملاحظہ کر سکتے ہیں؛ ڈاکیومینٹری 1، ڈاکیومینٹری 2؛

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں کہ؛ " یاد رہے کہ سائنسدانوں کے مطابق انسانی آنکھ میں صلاحیت ہے کہ 48 کلومیٹر دُور جلتے شعلوں کو دیکھ سکے (اگر زمین flat ہوتی) لیکن ٹیکساس کی یونیورسٹی نے 2015ء میں اس کا تجربہ کیا اور ثابت کیا کہ انسانی آنکھ زمین کے خم ہونے کے باعث زیادہ سے زیادہ 2.76 کلومیٹر تک شعلوں کو دیکھ سکتی ہے!"۔پہلے تو ہمیں یہ بتایا جائے کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اِس دور میں کوئی بھی جھوٹ پھیلانا ہو تو ایسے لکھ دیا جائے کہ "سائنسدانوں کے مطابق" تو موصوف جیسے لوگ اُس پر وحی کی طرح ایمان لے آتے ہیں! مشاہدہ عین گواہ ہے کہ ایسا ہی ہوتا ہے۔آزمائش شرط ہے۔

موصوف نے ٹیکساس یونیورسٹی کے تجربہ کا ذکر فرمایا ہے۔ ٹیکساس امریکہ کی رقبے کے لحاظ سے سب سے بڑی ریاست ہے۔ کئی یونیورسٹیز بھی وہاں پر ہیں۔اب یہ کون سے یونیورسٹی ہے اور اُس نے کس بابت یہ بات کہی ہے کن حالات کے مدِ نظر کہی ہے اگر موصوف اُس کا کوئی ریفرنس بھی اپنے قارئین کو مہیا کرتے تو بات زیادہ کھل کر بیان ہوتی اور تعاقب مزید کھل کر کیا جا سکتا تھا۔ باقی یہ ساری بات وہی دجل وفریب ہے جس کارَد ہم پیچھے کرتے آرہے ہیں۔ موصوف کہتے ہیں کہ زمین کا خم ہونے کے باعث انسانی آنکھ 2.76 کلومیٹر تک دیکھ سکتی ہے تو پھر یہ کیوں اپنے گذرے خانہ ساز اعتراضات اور اُن کے جوابات میں لکھ گئے کہ زمین بہت وسیع ہے جس کا خم زمین پر بیٹھے نہیں دیکھا جا سکتا اوپر خلا میں جانا پڑے گا؟۔ ہر جگہ متضاد بیانی بکھری پڑی ہے زیب نامہ میں بھی اور فری میسونک سوڈو سائنس میں تو اولیٰ ہے ہی تضاد بیانی!۔

موصوف زیب نامہ اِس مقام پر بھی جھوٹ لکھنے سے باز نہیں آئے اور لکھ گئے کہ :" انسانی آنکھ زمین کے خم ہونے کے باعث زیادہ سے زیادہ 2.76 کلومیٹر تک شعلوں کو دیکھ سکتی ہے!" جبکہ اسے پہلی سطر میں 48 کلومیٹر کا ذکر موصوف نے خود فرمایا ہے۔ حقیقت میں اگر یہ زمین گلوب ہوتی تو انسانی آنکھ زمین کے مبینہ کروچر کی وجہ سے 4.83 کلومیٹر تک ہی دیکھ پاتی مگر ہم دیکھتے اور مشاہدہ کرتے ہیں کہ انسانی آنکھ

بہت دور دور کا بھی نظارہ کر سکتی ہے۔ اگر نہیں کر سکتی تو وہ سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن کو دیکھنا ہے جو ہر آن کی آن جھوٹ گھڑ کے صاحبِ زیب نامہ جیسے احباب کی طرح پھیلاتی ہے اور اُن کا پرچار کرتی ہے۔ اِس سے بچتی صرف وہ آنکھ ہے جسے اللہ تعالیٰ حق کی معرفت اور سچائی کو دیکھنے کی ہمت عطا کر دیں!۔

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 9 میں رقمطراز ہیں؛

☆ (اعتراض 9: انجینئر W.Winckler کا تجربہ جس میں انہوں نے کہا کہ 50 کلومیٹر لمبی نہر میں 182 میٹر خم آ جانا چاہیے۔)

اب ہم پہلے اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 9: انجینئر W.Winckler نے Earth Review regarding the Earth's supposed curvature میں شائع کیا کہ "ایک سالہا سال کا تجربہ کار انجینئر ہونے کے ناطے میں نے پایا: "یہ مضحکہ خیز بات صرف سکول کی کتابوں تک محدود ہے۔ کبھی کسی انجینئر نے اِس کے بارے میں نہیں سوچا۔ میں نے کئی میلوں تک ریل کی پٹری بچھائی ہے اور نہریں بنائی ہیں کبھی اس مارجن کو شامل کرنے کے بارے سوچا تک نہیں چہ جائکہ اُسے مانا جائے۔ گھماؤ (curvature) کا یہ مارجن دینے کا مطلب ہے کہ نہر میں 8 انچ کا مارجن پہلے میل میں اور اِسی کسر کو فاصلہ [2] میل کے حساب سے بڑھاتے جایا جائے۔ یہاں تک کہ ایک چھوٹی نہر جو کشتی رانی کے لیے استعمال ہوتی ہو اور اُسکی لمبائی 30 میل ہو تو اوپر ذکر کردہ فارمولے کے تحت 600 فٹ کا کروچیر مارجن دینا پڑے گا۔ ذرا سوچیئے اِس بارے میں اور اُن انجینئرز کو داد دیں جو اِس بیوقوفانہ بات پر خاموش رہیں گے۔ ایسی کسی بھی چیز کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔ ہم کبھی بھی (مثال کے طور پر) ایک ہی ریلوے لائن یا نہر جو 30 میل لمبی ہو اُس میں 600 فٹ کی کروچیر، ایسی بات میں ہمارے لیے محض وقت کا ضیاع اور ہمیں دائرہ میں محدود کرنے کی کوشش کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔"

اصل کتاب کا متن ہی اپنے آپ میں ایک دلیل ہے کہ زمین گلوب نہیں ہے مگر صاحبِ زیب نامہ پوری ڈھٹائی سے خیانت کا عملی مظاہرہ کرتے اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب تحریر فرماتے ہیں؛

☆ (جواب: سب سے پہلے تو ان انجینئر صاحب کا کوئی حوالہ سوائے فلیٹ ارتھرز کی ویب سائٹس کے علاوہ کہیں سے نہیں مل پایا جس کے باعث ان کا وجود متنازعہ ہو جاتا ہے۔ دوسری بات یہ ٹھیک ہے 50 کلومیٹر لمبی نہر میں تقریباً 196 میٹر کا خم آ جائے گا مگر نہر بہر حال زمین کے ساتھ ہی موجود ہے جس کا مطلب کہ زمین کے خم آنے سے نہر میں بھی خم آ جائے گا، ان تجربات کو ٹیلی سکوپس استعمال کر کے باآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔)

الجواب: اگر کوئی قاری صاحبِ زیب نامہ کے گھڑے ہوئے اعتراض اور اصل کتاب کے متن کا مطالعہ کرے تو موصوف کے دجل کے عمارت اپنے آپ زمین بوس ہو جاتی ہے۔ موصوف اِس مقام پر پوری طرح سے ڈھٹائی کا ثبوت دیتے لکھتے ہیں کہ: " سب سے پہلے تو ان انجینئر صاحب کا کوئی حوالہ سوائے فلیٹ ارتھرز کی ویب سائٹس کے علاوہ کہیں سے نہیں مل پایا جس کے باعث ان کا وجود متنازعہ ہو جاتا ہے۔" جبکہ اصل متن میں جس میگزین کا حوالہ دیا گیا اُس کا نام بھی تحریر ہے۔ جبکہ موصوف ابھی پیچھے خود ٹیکساس یونیورسٹی کا بنا حوالہ ذکر بطور دلیل لکھ گئے تھے۔ جیسے

ہی بات مخالف کیمپ پر آئی تو حوالہ نہ دینے کا الزام دھر دیا جبکہ اصل متن میں حوالہ موجود تھا اور خود کے کیمپ پر بات آئی تو صرف نام لکھ کر چل دیے؟۔ یہی وہ عدل ہے جس کی ہم نے شروع میں بات کی تھی یا تو اپنے حامی و مخالف دونوں باتوں کو لکھا جائے تو عدل کا تقاضہ پورا ہوتا ہے۔ اپنے مخالف بات کو چھپا دیا جائے اور اپنی حمایت کی بات کو بڑھا چڑھا کر لکھا جائے تو وہ کتمانِ حق ہے۔ ہم اِس بات کا فیصلہ قارئین پر چھوڑتے ہیں!۔

موصوف لکھتے ہیں کہ: " دوسری بات یہ ٹھیک ہے 50 کلومیٹر لمبی نہر میں تقریباً 196 میٹر کا خم آجائے گا "۔ قارئین سے گزارش ہے کہ اصل کتاب کے متن سے یہ عبارت اور اعداد و شمار کا تقابلہ کریں اور دیکھیں کہ کس کس طرح اپنی انا کی تسکین کی خاطر صاحبِ زیب نامہ عوام الناس کو دجل وفریب دیتے رہے ہیں۔اور مزید یہ کہ اصل کتاب کا متن از خود صاحبِ زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض اور خانہ ساز جواب کا مدلل رد ہے اور بیڈ فورڈ لیول تجربات موصوف زیب نامہ، پورے جعلی گلوب ماڈل اور سوڈو سائنس کے اِس دعوی کی نفی کے لیے کافی و شافی ہیں۔

صاحبِ زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 10 پر لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 10: برطانیہ میں لیورپول سے لندن کا فاصلہ تقریباً 290 کلومیٹر ہے، دونوں شہروں کے درمیان استعمال ہونے والی ریل گاڑی کا ٹریک زمین پر کمان کی شکل میں ہونا چاہیے، اس حساب سے لندن اور لیورپول کے درمیان کے مقام برمنگھم کو 5400 فٹ اونچا ہونا چاہیے تھا مگر یہ تو سطح سمندر سے محض 240 فٹ بلند ہے۔)

اب ہم پہلے کتاب کے اصل متن کو دیکھتے ہیں؛

" ثبوت نمبر 10: لندن اور شمال مغربی ریلوے جو کہ لیورپول اور لندن کے درمیان 180 میل لمبی ریلوے لائن ہے۔اِسی ریل روڈ کا سب سے بلند مقام برمنگھم اسٹیشن کا درمیانی مقام ہے، یہ سطح سمندر سے صرف 240 فٹ بلند ہے۔ اگر زمین حقیقت میں گلوب ہوتی، چاہے کچھ بھی ہو، Curving 8 انچ فی میل^2، 180 میل لمبی ریلوے لائن نے ایک کمان کی شکل میں ہونا تھا جو اپنے عین درمیان میں برمنگھم کے مقام پر ایک میل تک اونچی ہوتی اور وہ مکمل طور پر 5400 فٹ لندن اور لیورپول سے بلند ہوتی۔ (جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے)۔"

موصوف اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب کچھ ایسے تحریر فرماتے ہیں؛

☆(جواب: دراصل فلیٹ ارتھرز یہ ماننے کو تیار نہیں کہ زمین گول ہے لہٰذا وہ سائنس کی تمام figures کو خیالی فلیٹ ارتھ پر استعمال کر کے اس کا جواب جاننے کی کوشش کرتے ہیں جو کہ غلط ہے۔ کسی علاقے کی اونچائی کا موازنہ وہاں موجود پہاڑوں اور زمین کی ساخت سے ہوتا ہے نہ کہ زمین کی گولائی سے، یہی وجہ ہے کہ زمین کا radius تمام جگہوں سے ایک جیسا ہی لیا جاتا ہے، دوسری بات فلیٹ ارتھرز کی تحقیق کا یہ عالم ہے کہ برمنگھم کو 240 فٹ بلند لکھ رہے ہیں جبکہ یہ 460 فٹ بلند ہے۔ اگر آپ ان کو انہی کی زبان میں سمجھانا چاہتے ہیں تو ان کی لاجک کے تحت لیورپول کو سطح سمندر سے 0 فٹ اونچا ہونا چاہیے مگر 230 فٹ اونچا ہے۔ لہٰذا یہ اعتراض انتہائی بچگانہ ہے۔)

الجواب: موصوف کو ہمیں منوانے کی ضرورت بھی نہیں کہ زمین گلوب ہے یا نہیں۔ وہ ہم بخوبی جانتے ہیں کہ کیا ہے۔ موصوف اپنی سوڈو سائنس کی فیگرز کا واویلہ کر رہے ہیں کہ ہم اپنی خیالی فلیٹ ارتھ جو بین دلائل کے ساتھ خیالی نہیں بلکہ حقیقت ہے، ہم اُس کی بابت دلیل سے

بات کرتے ہیں نہ کہ موصوف کی طرح کسی قسم کی بہتان تراشی جیسے قبیح فعل کے مرتکب ہوں۔ موصوف کا کہنا کہ : " کسی علاقے کی اونچائی کا موازنہ وہاں موجود پہاڑوں اور زمین کی ساخت سے ہوتا ہے نہ کہ زمین کی گولائی سے، یہی وجہ ہے کہ زمین کا radius تمام جگہوں سے ایک جیسا ہی لیا جاتا ہے، "۔ مطلب موصوف یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ زمین گلوب نہیں ہے؟ کیونکہ کوئی بھی گلوب ہو چاہے وہ کتنا ہی بڑا کیوں نہ ہو اُس کا کروپچر کبھی نہیں چھپ سکتا۔ یہ بات یا تو موصوف زیب نامہ جانتے ہیں یا جان کر انجان بنے بیٹھے ہیں۔ واللہ اعلم۔

موصوف کا کہنا کہ ریڈیس ایک جیسا لیا جاتا ہے تو لے کر دیکھیں جناب آپ کو لگ پتہ جائے گا کہ جسے آپ گلوب مانے بیٹھے ہیں وہ گلوب خام خیالی میں تو موجود ہے مگر مشاہدات و تجربات اُس کی ہر پہلو سے نفی کر رہے ہیں۔

موصوف کا کہنا کہ : " دوسری بات فلیٹ ارتھرز کی تحقیق کا یہ عالم ہے کہ برمنگھم کو 240 فٹ بلند لکھ رہے ہیں جبکہ یہ 460 فٹ بلند ہے۔" اصل متن کو دوبارہ پڑھیں کہ اُس میں واضح لکھا ہے کہ : "اِسی ریل روڈ کا سب سے بلند مقام برمنگھم اسٹیشن کا درمیانی مقام ہے، یہ سطح سمندر سے صرف 240 فٹ بلند ہے۔ " ابھی موصوف واویلہ کر رہے تھے کہ : " کسی علاقے کی اونچائی کا موازنہ وہاں موجود پہاڑوں اور زمین کی ساخت سے ہوتا ہے نہ کہ زمین کی گولائی سے " فوراً ہی اپنی بات میں متضاد بیانی سے کام لیتے لکھتے یہ اہم پوائنٹ ہی بھول گئے کہ اُس مخصوص مقام کی بات ہو رہی ہے پورے برمنگھم شہر کی نہیں جبکہ کوئی بھی یہ بات برمنگھم شہر کے اُسی پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر اپنی سطح سمندر سے بلندی کو ماپ کر کنفرم کر سکتا ہے کہ وہ مقام جہاں پر وہ ریل ٹریک گذرتا ہے وہ 240 فٹ ، سطح سمندر سے بلند ہے نہ کہ پورا برمنگھم شہر۔ جبکہ یہ بات کوئی بھی عام انسان جانتا ہے کہ جب ہمیں انٹرنیٹ پر کسی شہر کی بلندی کی بابت کوئی اعداد مہیا کیے جاتے ہیں تو وہ اُس شہر کی سطح سمندر سے اوسطاً بلندی ہوتی ہے نہ کہ اُس شہر کے ہر ایک مقام کی۔ زیب نامہ کے اِس فریب کو آپ اِس مثال سے بھی سمجھ سکتے ہیں کہ ؛ اسلام آباد کی سطح سمندر سے اوسطاً بلندی: 1،770 فٹ ہے۔ اب کیا دامن کوہ کا مقام اسلام آباد کا حصہ نہیں ہے؟ جسکی سطح سمندر سے بلندی: 2،400 فٹ ہے۔ موصوف زیب نامہ کی متضاد بیانی پورے زیب نامہ میں ہر جگہ پر بکثرت قاری کے لیے میسر ہے جسے کی نشاندہی اِس زیب نامہ کے تعاقب کو پڑھنے کے بعد قارئین باآسانی کر سکیں گے۔ ان شاء اللہ !

باقی ہم چونکہ اِس تعاقب کے شروع میں لکھ آئے ہیں کہ ہم اپنے اِس تعاقب کے دوران کسی قسم کی تضحیک سے پرہیز کریں تو تو لہٰذا مصوف کی اِس عبارت : " اگر آپ ان کو انہی کی زبان میں سمجھانا چاہتے ہیں تو ان کی لاجک کے تحت لیورپول کو سطح سمندر سے 0 فٹ اونچا ہونا چاہیے مگر 230 فٹ اونچا ہے۔ لہٰذا یہ اعتراض انتہائی بچگانہ ہے۔" کے جواب میں ہم یہی لکھنا چاہیں کہ مخالفت اگر دلیل اور عدل کے ساتھ کی جائے تو وہ اثر رکھتی ہے۔ اگر موصوف کا مخاطب ہم مسطحتین / فلیٹ ارتھرز تھے تو موصوف کے ساتھ ہماری ہمدردی ہے کہ وہ اِس مشن میں بری طرح ناکام رہے ہیں اور اگر موصوف کا مخاطب عوام الناس تھے تو اب اِس زیب نامہ کے تعاقب کے بعد وہ بھی موصوف کے کتمان حق اور دجل و فریب کو پہچان چکے ہیں۔

ہم اِس دجل و فریب سے بھرپور زیب نامہ کی پہلی قسط کے آپریشن بمعہ علمی تعاقب کو المسطحتین کی نذر کرتے ہیں کہ جیسے ہم علمی و تحقیق سفر کر کے دھوکے کی نیند سے جاگے ہیں دوسروں کو بھی جگاتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ !

Flat Earth Urdu.pk

کی جانب سے پیش ہے،

آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب

قسط نمبر 2

زیب نامہ کی قسط نمبر 2 میں لکھے گئے خود ساختہ اعتراضات و جوابات اور اُن کا علمی تعاقب

صاحبِ زیب نامہ اپنے دجل و فریب نامہ میں رقمطراز ہیں؛

☆(اعتراض 11: ایک سرویئر لکھتا ہے کہ مجھے انجینئرنگ میں 30 سال کا تجربہ ہے ہم ریلوے انجنز کو انتہائی مہارت سے بناتے ہیں تا کہ اونچائی نیچائی والی جگھوں پر صحیح کام کرسکے، اگر زمین واقعی گول ہوتی اور اس میں خم ہوتا تو اب تک ریلوے انجن کام کرنا چھوڑ دیتے یہی وجہ ہے کہ تمام یورپ میں ٹرین کے پلیٹ فارمز ایک ہی لیول کے ہیں حالانکہ ان میں 300 کلومیٹر کا فاصلہ ہے۔)

اب ہم حسبِ سابق اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں؛

" ثبوت نمبر 11: ایک 30 سالہ کا تجربہ رکھنے والے سرویئر / انجنیئر نے برمنگھم کے ہفتہ وار میگزین Mercury میں لکھا کہ: "میں سِول انجنیئرنگ کی تھیوری اور کام میں بہت ہی تجربہ رکھتا ہوں۔ چاہے کوئی بھی ہم میں سے بڑا پروفیسر اُس تھیوری پر کام کرتا ہو جو اوپر بات کی گئی ہے، مگر یہ حقیقت ہمارے درمیان مشہور ہے کہ اِس طرح کی نظریاتی پیمائشیں کسی بھی عملی کام کے قابل ہی نہیں ہیں۔ ہم نے تمام کے تمام ریل انجنوں کو سیدھا اور ہموار سطح پر چلنے کے لیے ڈیزائن کیا ہے۔ بہر حال کسی جگہ اُن کو کچھ بلندی اور کچھ اُترائی پر بھی جانا ہوتا ہے، اِسی لیے ہم کو اُنھیں بہت احتیاط سے ایسی جگھوں پر بالکل صحیح طریقے سے گذارنا ہوتا ہے۔ مگر کوئی بھی ایسی شے جو کہ Curving 8 انچ فی میل^2 پر پورا اُترتی ہو، آج تک کسی انجن کو ایسا کام کرنے کے لیے بنایا ہی نہیں گیا۔ انگلینڈ اور سکاٹ لینڈ کے درمیان کسی ایک اسٹیشن کو بھی لے لیں سب کے پلیٹ فارم ایک جیسے لیول پر ہی ہوں گے۔ انگلینڈ کے مشرقی اور مغربی ساحلوں درمیان تقریباً 300 میل کا فاصلہ ہوگا۔ اگر مجوزہ کرویچر حقیقت میں ہوتا جیسا کہ دیکھایا جاتا ہے، تو رگبی یا وارِوک کا مرکزی اسٹیشن، کورڈ ڈراون کی نسبت کسی بھی دو انتہاؤں سے 3 میل کی اونچائی کے قریب ہونا تھا۔ اگر ایسا ہوتا تو پوری سلطنت میں کوئی بھی ریل انجن کا ایسا ڈرائیور نہ ہوتا جو ایسی ٹرین چلا بھی پاتا۔ ہم آپ کے اُن قارین پر صرف ہنس ہی سکتے ہیں جو یہ سمجھتے ہیں کے اِسطرح کے عجیب و غریب کام ہم سے سرزد ہوتے ہوں گے، کہ ریلوے کسی کُروی خموں پر گھومتی ہو۔ اُفقی خم سطح پر بہت خطرناک ہوتے ہیں جبکہ عمودی خم اُس سے بھی ہزار گُنا زیادہ خطرناک ہوں گے جبکہ ہمارے ریلوے سب سے اچھے اور طبعیاتی اصولوں کے عین مطابق بنائے گئے ہیں۔"

اِس مقام پر قارئین واضح طور پر دجل و فریب نامہ کے متن اور اصل کتاب کے متن کا فرق دیکھ سکتے ہیں کہ موصوف کتنی دور کی کوڑی لائے !۔ یا تو موصوف کو عادت ہے جھوٹ بولنے کی یا وہ چاہتے تھے کہ بس وہ اکیلے ہی بھاگ کر اوّل آ جائیں !۔ اگر کتاب کا متن دیکھا جائے تو اصل بات پوری طرح واضح ہو جاتی ہے کہ موصوف نے کیسے دجل و فریب سے کام لے کر اپنی طرف سے اعتراض گھڑا اور پھر اُس پر اپنی ہی خانہ سازی سے جوب کچھ ایسے تحریر فرمادیا؛

☆(جواب: اس اعتراض میں محض سرویئر کا کہہ کر کوئی حوالہ اور نام تک ظاہر نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے اس اعتراض پر بحث کرنا فضول ہے۔اگر اعتراض کا جائزہ لیا بھی جائے تو پچھلی قسط میں پہلے دس اعتراضات پڑھنے کے بعد اس اعتراض کا جواب ہمیں خودبخود مل جائے گا۔)

الجواب: اصل کتاب میں سرویئر کا نام نہیں لکھا مگر اُس میگزین کا نام ضرور لکھا ہے۔ تو لہٰذا موصوف کا یہ کہنا کہ: "اس اعتراض میں محض سرویئر کا کہہ کر کوئی حوالہ اور نام تک ظاہر نہیں کیا گیا جس کی وجہ سے اس اعتراض پر بحث کرنا فضول ہے" کلی طور پر قارئین کی آنکھوں میں حسبِ عادت دھول جھونکنے کی سعی لاحاصل ہی کہی جاسکتی ہے۔ جبکہ موصوف زیب نامہ کا اپنی توجہ رَد لکھنے پر دینی چاہیے تھی اور اپنے ہی لکھے خانہ ساز اعتراض کا جواب دینا چاہیے تھا جو انھوں نے نہیں دیا۔ جبکہ ہم ہر ممکنہ جگہ پر چاہے موصوف زیب نامہ لکھیں یا نہ لکھیں ہم پوری دیانت سے اُن کا علمی تعاقب کیے آرہے ہیں اور پھر خانہ پُری اور اپنے منہ میاں مٹھو کے مترادف ہو کر موصوف لکھتے ہیں کہ: " اگر اعتراض کا جائزہ لیا بھی جائے تو پچھلی قسط میں پہلے دس اعتراضات پڑھنے کے بعد اس اعتراض کا جواب ہمیں خودبخود مل جائے گا۔"۔ موصوف کے پچھلی قسط کا جو پوسٹمارٹم اور علمی تعاقب ہم کر آئے ہیں ہم قارئین سے درخواست کریں گے کہ وہ اگر چاہیں تو موصوفِ زیب نامہ کے اِس جملے کا لاج رکھتے وہ سب دوبارہ پڑھ لیں۔ باقی اصل کتاب کا متن ہی موصوف کے دجل وفریب سے پردہ اُٹھانے کے لیے کافی ہے۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں کہ؛

☆(اعتراض 12: مانچسٹر کی شپ کنال کمپنی نے Earth Review میں لکھا: "یہ ہماری پریکٹس ہی نہیں کہ کسی بھی پبلک ورکس کو زمین کے کروبچر کی بنیاد پر دیکھا جائے اور بنایا جائے۔")

اب ہم اصل کتاب کا متن بھی دیکھتے ہیں؛

" ثبوت نمبر 12: مانچیسٹر کی شِپ کنال کمپنی نے Earth Review میں شائع کیا کہ: " یہ لازمی ہے کہ تمام نہروں اور ریلوے کی تعمیرات کے دوران اُن کو ہر سطح (Level) پر ڈاٹم لائن کے عین مطابق بنایا جائے جو کم سے کم اُفقی ہو اور اُس لائن میں ہر سیکشن سما سکے۔ یہ ہماری پریکٹس میں ہی نہیں ہے کہ کسی بھی پبلک ورکس کو زمین کے کروبچر کی بنیاد پر دیکھا اور بنایا جائے۔"

موصوف نے اپنی خانہ سازی کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اپنے اِس پرفریب اعتراض 11 میں بھی پوری بات کو نہ ہی لکھا اور نہ ہی اپنے قارئین کو موقع دیا کہ وہ اصل کتاب کا متن پڑھ سکیں۔ جبکہ ہم موصوف کے علمی تعاقب دوران پوری احتیاط سے صاحبِ زیب نامہ کے فریب نامہ کا متن من وعن اور پوری طرح سے واضح لکھ رہے ہیں تاکہ قارئین کو اِس بابت متن کی پہچان میں کسی قسم کی دشواری نہ ہو۔ موصوف اپنے خانہ ساز اعتراض کے بعد اپنا جواب کچھ ایسے تحریر فرماتے ہیں کہ؛

☆(جواب: یاد رہے کہ زمین کا حجم زیادہ ہونے کے باعث اس کا خم چھوٹے رقبے مثلاً ایک میٹر پر اتنا اتنا معمولی ہے (تقریباً 0.078مائیکرو میٹر) کہ اس کا اندازہ لگانا بھی محال ہے لیکن اس بات میں کوئی سچائی نہیں کہ بڑے رقبے پر کوئی

پراجیکٹ شروع کرتے ہوئے curvature of earth کی پیمائش نہیں لی جاتی، پچھلی قسط میں ہم نے geodetic سروے کے متعلق پڑھا ہے جس میں زمین کے خم کی پیمائش لازمی حصہ ہے۔)

الجواب: موصوف نے حسب سابق اپنے دجل وفریب کو جاری رکھتے ہوئے تحریر فرمایا کہ: "یاد رہے کہ زمین کا حجم زیادہ ہونے کے باعث اس کا خم چھوٹے رقبے مثلاً ایک میٹر پر اتنا اتنا معمولی ہے (تقریباً 0.078مائیکرو میٹر) کہ اس کا اندازہ لگانا بھی محال ہے "۔اب قارئین خود سے فیصلہ کریں کہ موصوف نے جو ایک میٹر کی بات کی ہے اصل کتاب میں کہیں پر درج ہے؟۔ بہت بڑے پیمانے پر نہروں کی کھدائی کی ہو رہی تھی جسے موصوف نے اپنی خانہ سازی کا کمال دیکھاتے اور قارئین کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے لیے اُسے ایک میٹر تک سمیت کر ڈونگرے بٹورے!۔ موصوف لکھتے ہیں کہ: "لیکن اس بات میں کوئی سچائی نہیں کہ بڑے رقبے پر کوئی پراجیکٹ شروع کرتے ہوئے curvature of earth کی پیمائش نہیں لی جاتی، پچھلی قسط میں ہم نے geodetic سروے کے متعلق پڑھا ہے جس میں زمین کے خم کی پیمائش لازمی حصہ ہے۔)"۔ یہ بات صرف عوام کو دھوکہ دینے والی بات ہے اوراِس بات کا پوری طرح سے تعاقب ہم لکھ آئے ہیں۔ اگر قارئین دوبارہ سے آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب کی قسط نمبر 1 اور صفحہ نمبر 36اور صاحبِ زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض نمبر 7 کے الجواب میں دیکھیں تو وہاں پر اِس کا پوری طرح رَد موجود ہے۔ آپ براہِ کرم وہاں مراجع فرمائیں!۔ اگر پھر بھی مزید کوئی قاری چاہے کہ اِس پر مزید بات کی جائے تو ہم حاضر ہیں!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 13: Arago اور M.M.Biot نے ایک تجربہ کیا ، جہاں دو ایک جیسی پہاڑیوں کے درمیان کا فاصلہ 160 کلومیٹر تھا، اس تجربے میں خاص عدسے استعمال کرکے جب روشنی کو سیدھا پھینکا گیا تو روشنی 160 کلومیٹر دور دوسری پہاڑی پر پڑی جس کا مطلب ہے کہ زمین سیدھی ہے۔)

اب ہم اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں کہ وہاں کیا لکھا ہے؟؛

"ثبوت نمبر13: M.M. Biotاور Arago کا تجربہ،اُنیسویں صدی میں فرانسیسی سائنسدانM.M. Biotاور Arago نے ایک طاقتور لیمپ جس میں بہترین منعکس عدسے لگے تھے،اُس لیمپ کو اَسپین کے ایک پہاڑ desierto las palmasکی چوٹی پر لگایا جو Camprey on the island of Ivizaتک کے تمام راستے میں نظر آتا تھا۔ دونوں مقامات کی بلندی برابر تھی اور درمیانی فاصلہ 100 میل تھا،اگر زمین 25,000 میل کا گلوب ہوتی تو اُس لیمپ کی روشنی محظ 6600 فٹ تک ہی دیکھی جاسکتی تھی یعنی ایک میل کے چوتھائی حصے تک ہی روشنی نظر آسکتی تھی!۔"

صاحبِ زیب نامہ نے لگتا ہے قسم کھا رکھی تھی کہ کسی صورت اصل کتاب کا متن من و عن نہیں لکھنا اور شائد اپنی جھوٹی قسم کو پورا کرنے کے لیے ابھی تک ہمیں زیب نامہ جو حقیقتاً دجل وفریب نامہ ہے،اِس کے علمی تعاقب کے دوران ایک بھی موقع نہیں مل سکا کہ ہم موصوف کا شکریہ ادا کرتے کہ انھوں نے ایمانداری سے اصل کتاب کا من وعن متن لکھا ہے۔ موصوف نے کتمانِ حق کے مصادق اپنے پورے زیب نامہ

میں پوری تندہی سے دجل وفریب کا جاری وساری رکھا ہے۔ اب ہم موصوف کے خانہ ساز اعتراض کا جواب بھی دیکھتے ہیں کہ وہاں موصوف نے کیا لکھ رکھا ہے ؟۔؛

صاحبِ زیب نامہ دجل وفریب کا سلسلہ جاری رکھتے ہوئے لکھتے ہیں ؛

☆(جواب: اس ضمن میں صاحب کتاب نے انتہائی غیرذمہ داری کا ثبوت دیا ہے ، پہلے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ تجربہ کرنے والے دونوں سائنسدان زمین کے گول ہونے پر یقین رکھتے تھے اور اس تجربے کے تحت وہ خم کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے تھے، جس مقام پر یہ تجربہ انجام دیا گیا اسے بارٹولو کہا جاتا ہے ،اس پہاڑ کی اونچائی 2383 فٹ ہے۔جبکہ روشنی ایبازہ کے مقام پر پڑی جس کی اونچائی 1300فٹ ہے، لہٰذاپہاڑوں کی اونچائی کے باعث 160 کلومیٹر کی دُوری سے بھی بارٹولوکا تقریباً 200 فٹ کا حصہ دیکھا جاسکتا ہے جس کے تحت فلیٹ ارتھرز کا یہ ثبوت بھی ردی کی ٹوکری کی نظر کردیا گیا!)

الجواب: صاحبِ زیب نامہ کو اگر خود ذمہ داری کا احساس تک نہیں ہے تو دوسروں کو نصیحت خود میاں فصیحت کے مترادف کیوں یہ لکھ رہے ہیں کہ :"اس ضمن میں صاحب کتاب نے انتہائی غیرذمہ داری کا ثبوت دیا ہے " جبکہ اب تک کے لکھے گئے تعاقب میں ہم نے موصوف شاہ زیب صدیقی جو کہ صاحبِ زیب نامہ ہیں، پوری طرح سے قلمکاری کے بنیادی اصولوں سے نابلد، امانت و دیانت سے عاری اور انتہادرجے کے دجل وفریب کے ساتھ اپنی تحاریر کو لکھنے کا عادی پایا ہے اور اپنے تعاقب میں اِس کے تمام ثبوت بھی دیتے آئے ہیں !۔

موصوف لکھتے ہیں کہ : "پہلے تو یہ سمجھنا چاہیے کہ تجربہ کرنے والے دونوں سائنسدان زمین کے گول ہونے پر یقین رکھتے تھے اور اس تجربے کے تحت وہ خم کے بارے میں معلوم کرنا چاہتے تھے، "۔ موصوف کی عادت ہے کہ اپنی ہر تحریر میں ہر سطر پر متضاد بیانی کرتے ہیں یا جھوٹ وفریب کا سہارا لیتے ہیں۔ موصوف نے اِس شے کا کوئی حوالہ نہیں دیا کہ تجربہ کرنے والے دونوں سائنسدان گلوبرز تھے یا فلیٹ ارتھرز بس اپنی خام خیالی میں اُن کی بابت یہ کہہ دیا کہ :"زمین کے گول ہونے پر یقین رکھتے تھے "۔ جبکہ حقیقت میں یہ دونوں سائنسدان فلیٹ ارتھرز تھے اور یہ تجربہ ڈاکٹر روَبوتھم کی کتاب میں بطور ثبوت لکھا ہوا ہے جسے اصل کتاب میں بھی اُسی حوالے سے لکھا گیا تھا۔

جبکہ ہم بھی معلوم زمین کے گول ہونے پر ہم بھی یقین رکھتے ہیں مگر اُسے گلوب نہیں فلیٹ مگر 360 ڈگری گول مانتے ہیں اور دلائل سے ثابت کرتے ہیں اگر آپ گلوب لکھتے تو آپ کا اُس پر بھی تعاقب کیا جانا تھا۔ مگر چونکہ آپ نے حسب عادت اپنی بات منوانے کی خاطر یہ لکھ دیا تو ہم اُس پر یہی کہہ سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا قرآن الحکیم میں حکم ہے کہ : "کسی ایسی شے کے پیچھے مت پڑو جس کا تمہیں علم نہیں ہو۔" تو اگر موصوف زیب نامہ کو اِس میدان میں اُتر کر ہم مسطحتین کا رَد کرنے کا اتنا ہی شوق تھا تو پہلے وہ ہمیں پوری طرح پڑھ ہی لیتے اور تحقیق کر لیتے تاکہ اُن کو اِس خفت کا سامنا نہ کرنا پڑتا۔ ہم صرف ایک سوال پوچھ کر اِس بات کو ادھر ہی قارئین کے فیصلہ کی نظر کرتے ہیں کہ اگر آپ نے کوئی حوالہ نہیں دیا (جو آپ کے پاس ہو گا بھی نہیں) تو کیا تجربہ کرنے والے دونوں سائنسدانوں نے آپ کو خواب میں آکر بتایا تھا کہ ' جناب عالی مقام شاہ زیب

صاحب ہم دونوں آپ کی طرح فری میسونک سوڈو سائنس کے مطابق زمین کو گلوب مانتے ہیں آپ براہ کرم کھل کر یہ بات اپنے زیب نامہ میں لکھئے تاکہ ہماری روح کو بھی خوشی نصیب ہو'!۔

اہل علم کے ہاں بلا دلیل بات ردی ہوتی ہے۔ اگر موصوف زیب نامہ اپنے اِس دعوی کا حوالہ لکھتے تو بات کچھ اور ہوتی۔ لیکن اصل کتاب کا متن پڑھنے کے بعد کوئی بھی صاحبِ بصیرت جان جائے گا کہ فرض کر لیتے ہیں کہ اگر وہ سائنسدان گلوبرز بھی تھے (جو کہ جھوٹ ہے) تو کیا اپنے اِس تجربے کے بعد گلوبرز رہے ہوں گے؟ جواب قارئین کی نظر کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔

موصوف لکھتے ہیں کہ:" جس مقام پر یہ تجربہ انجام دیا گیا اسے بارٹولو کہا جاتا ہے ،اس پہاڑ کی اونچائی 2383 فٹ ہے۔ جبکہ روشنی ایبازہ کے مقام پر پڑی جس کی اونچائی 1300فٹ ہے، للذاپہاڑوں کی اونچائی کے باعث 160 کلومیٹر کی دُوری سے بھی بارٹولوکا تقریباً 200 فٹ کا حصہ دیکھا جاسکتا ہے جس کے تحت فلیٹ ارتھرز کا یہ ثبوت بھی ردی کی ٹوکری کی نظر کردیا گیا!"۔ موصوف کو اتنی بھی کیا جلدی تھی کہ اِس مقام پر پہلے اعتراض اور پھر ثبوت لکھ کر ردی کی ٹوکری کی نظر کر دیا؟۔ ردی کی ٹوکری کی نظر کیسے آپ کا زیب نامہ ابھی کیا جاتا ہے اور وہ بھی دلیل کے ساتھ آپ کی طرح ہوا میں تیر چلا کر ہر گز نہیں، ملاحظہ کیجئے گا!۔

اُس کے لیے پہلے ہم اصل کتاب کا متن دیکھ لیتے ہیں کہ مقام کونسا تھا اور اعداد و شمار کیا تھے۔ "اُس لیمپ کو اَسپین کے ایک پہاڑ desierto las palmas کی چوٹی پر لگایا جو Camprey on the island of Iviza تک کے تمام راستے میں نظر آتا تھا۔ دونوں مقامات کی بلندی برابر تھی اور درمیانی فاصلہ 100 میل تھا، اگر زمین 25،000 میل کا گلوب ہوتی تو اُس لیمپ کی روشنی محظ 6600 فٹ تک ہی دیکھی جاسکتی تھی یعنی ایک میل کے چوتھائی حصے تک ہی روشنی نظر آسکتی تھی!۔" موصوف زیب نامہ اپنے قارئین کی آنکھوں میں پوری طرح دھول جھونکنے کے ماہر پائے گئے ہیں۔ جیسے؛ موصوف نے بظاہر یہی لگتا ہے کہ میٹا بنک سے اپنے اِس خود ساختہ اعتراض کے جواب کا سرقہ لیا ہے۔ اور بنا حوالہ کے چھاپ دیا ہے ہم موصوف کی اِس بات کا ہر زاویہ سے کھل کر تعاقب کرنا چاہیں گے۔ اگر قارئین گلوگل ارتھ پرو کے اِس سکرین شاٹ کو غور سے دیکھیں تو اُن کے لیے بات کو سمجھنا اور صاحبِ زیب نامہ کے دجل کو پکڑنا آسان ہو گا۔
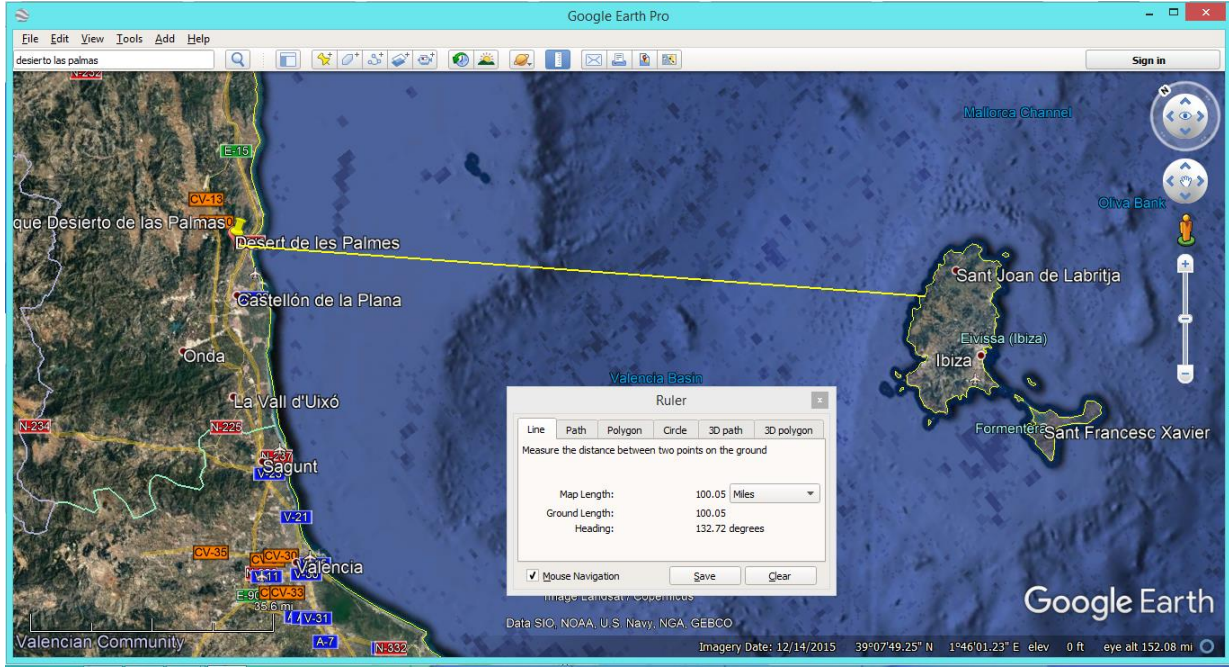
موصوف زیب نامہ نے ادھر بھی اعداد و شمار میں ڈنڈی مارنے کی اپنی عادت برقرار رکھی اور اپنے قارئین کو نہ تو اصل مقامات درست بتائے اور نہ ہی اصل مقامات کی بلندی ٹھیک بتائی۔ جبکہ بارٹولو کے میں اُس desierto las palmas نامی پہاڑی سلسلے میں سطحِ سمندر سے سب سے بلند مقام پر پہاڑ کی چوٹی 2،392 فٹ ہے۔ جسے موصوفِ زیب نامہ نے 2،383 فٹ تحریر فرمایا۔ مزید یہ کہ ایبزا (Ibiza) کا اصل مقام Camprey on the island of Iviza ہے جسے موصوف نے کتمانِ حق اور خیانت سے ایبازہ لکھ رکھا ہے تاکہ کوئی بھی اِن مقامات کی بابت خود سے آزادانہ تحقیق کر کے موصوف کے دجل و فریب کی بابت جان ہی نہ سکے۔

دونوں مقامات پر پہاڑوں کی بلندی برابر تھی جس کی بابت اُن دونوں سائنسدانوں نے تجربہ کیا تھا کہ ؛ درمیان میں چونکہ سمندر ہے تو اگر زمین گلوب ہے تو کروچیر واضح ہو گا جبکہ اگر زمین فلیٹ ہے تو کروچیر بالکل نہیں ہو گا۔ جیسا کہ اُن کے تجربہ کا نتیجہ بھی یہی نکلا کہ بارٹولو کے سب سے بلند مقام 2،392 فٹ پر جو ہائی پاور لیمپ نصب کیا تھا اُس کی روشنی پورے راستے جو کہ سمندری راستہ تھا، پر نظر آتی رہی جبکہ اگر زمین گلوب ہوتی تو وہ روشنی ایبزا کے ذکر کردہ دوسرے مقام سے چوتھائی میل یعنی 1،072 فٹ زمین کے مبینہ کروچیر کے نیچے ہی رہ جانی تھی۔

ہماری اِس بات کو آپ اِس دیے گئے کروچیر کیلکولیٹر کے سکرین شاٹ سے بھی سمجھ سکتے ہیں ؛

اِس کا مطلب ہے کہ اگر زمین گلوب ہوتی تو 2,392 فٹ کی بلندی سے 60 میل کا اُفق ملنا تھا اور متعلقہ ٹارگٹ جو کہ 100 میل دور تھا وہ 1,072 فٹ زمین کے کروبچر کے نیچے ہونا تھا۔ مگر ایسا نہیں ہوا اور اُس تجربے میں پہاڑ کی چوٹی پر نصب کردہ لیمپ کی روشنی پورے سمندری راستے پر نظر آتی رہی۔ اب ردی کی ٹوکری میں کسے ڈالنا ہے موصوف زیب نامہ کے اِس دجل وفریب کو یا فلیٹ ارتھ کے اِس بین ثبوت کو؟ اِس کا فیصلہ قارئین کرنے میں خود مختار وآزاد ہیں!۔

صاحبِ زیب نامہ اپنے دجل وفریب نامہ کے اگلے اعتراض میں رقمطراز ہیں؛

☆(اعتراض 14: لیفٹیننٹ کرنل Portlock کا تجربہ جس میں انھوں نے سورج کی روشنی منعکس کی تو 174 کلومیٹر دُور پہاڑ پر دیکھی گئی۔)

ہم کچھ لکھنے سے پہلے ایک محارہ صاحبِ زیب نامہ کی نذر کرنا چاہیں گے کہ "اونٹ رے اونٹ تیری کون سی کل سیدھی؟"۔ موصوف کو واقعی ڈر تھا کہ اگر میں اصل کتاب کا متن من و عن لکھ گیا تو مجھے عوام الناس نے گھاس ڈالنا تو دور کی بات ہے میری کسی پوسٹ کو لائیک بھی نہیں کرنا۔ تبھی موصوف نے اپنا سارازور اصل کتاب کے ثبوتوں کا رد لکھنے کی بجائے اُن ثبوتوں کی کانٹ چھانٹ، رد و بدل اور پوری خیانت کے ساتھ تبدیلی کرنے جیسے قلمی و اخلاقی طور پر قبیح افعال کے مرتکب رہے ہیں۔ موصوف اور جتنے بھی آپ فری میسونک سوڈو سائنس کے ماننے والوں کو دیکھیں گے اُن میں یہ چیز سب سے زیادہ مشترکہ ہو گی کہ وہ پرلے درجے کے جھوٹے ہوں گے اور وہ جھوٹ بھی پوری تندہی سے آپ کے منہ پر بولیں گے۔ ہماری اِس بات کا عملی نمونہ آپ اِس آپریشن زیب نامہ میں ملاحظہ کر ہی رہے ہوں گے کہ کیسے موصوف نے اپنے قارئین کو پوری طرح بے وقوف بنایا اور عوام الناس کو فلیٹ ارتھ /الارض المسطحۃ جیسے اہم ترین سائنسی و معاشرتی موضوع سے بد ظن کرنے کے لیے کس کس ذات کے جھوٹ گھڑے ہیں اور پرلے درجے کی خانہ سازی کا سہارا لیا ہے اب اُس کے ایک اور عملی نمونے کے طور پر ہم اصل کتاب کا متن پیش کرتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 14: لیفٹیننٹ کرنل Portlock نے ایک تجربہ میں ایک oxy-hydrogen Drummond's Light and heliostats مدد سے ایک منعکس بنایا جو سورج کی شعاعوں کو منعکس کر سکے اور اُسے 108 میل دور St. George's channel پر لگایا۔ اگر زمین واقعی میں 25000 میل کا گلوب ہوتی تو Portlock کے منعکس کی روشنی نظر آنے سے پہلے ہی ایک چوتھائی میل تک نیچے (کرو یچر میں) ہی رہ جاتی۔ (جب کہ ایسا نہیں ہوا تھا اور وہ واضح نظر آتا تھا۔)"

روشنی کا پہاڑ پر دیکھا جانا الگ بات ہے اور روشنی کا 108 میل دور تک نظر آنا الگ بات ہے۔ اِسی لیے موصوف نے اصل عبارت کو لکھنا تک گورا نہ کیا بلکہ خانہ سازی سے حسبِ عادت نیا اعتراض گھڑا اور پھر خود بڑے وثوق سے اُس کے جواب میں کیا لکھتے ہیں وہ بھی ملاحظہ فرمائیں؛

☆(جواب: جس جگہ سے سورج کی روشنی منعکس کی گئی اس پہاڑ کی اونچائی 2500 فٹ تھی جبکہ جس پہاڑ پر روشنی پہنچ رہی تھی اس کی اونچائی 1500فٹ تھی لہٰذا اونچائی سے ہونے والی منعکس روشنی باآسانی دوسرے پہاڑ تک پہنچ سکتی تھی۔)

الجواب: ہم تو اب یہ تعاقب نامہ لکھ رہے ہیں تاکہ جو غلطی موصوف زیب نامہ کی جانب سے کی گئی ہے اُس کو سدھار دیں، مگر موصوف زیب نامہ کے گلوبرز قارئین جو بڑے ذوق و شوق سے یہ دجل وفریب نامہ سوشل میڈیا پر شئیر کرتے رہے اور موصوف زیب نامہ کے شان میں قصیدے پڑھتے رہے ہمیں یقین ہے کہ اُنھوں نے اِس پوائنٹ پر بھی غور نہیں کیا ہو گا کہ زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض 14 میں کسی پہاڑ کی کوئی اونچائی نہیں لکھی ہے بلکہ صرف فاصلہ لکھا ہے۔ جبکہ موصوف نے اپنے اُسی خانہ ساز اعتراض کے جواب میں پہاڑ کی اونچائی پھر دوسرے

پہاڑ کی اونچائی لکھ دی۔ کیا موصوف نے اپنے قارئین کو بتانا گوارا کیا کہ موصوف کن پہاڑوں کا ذکر کر رہے ہیں؟ اور کس جگہ کی بات کر رہے ہیں؟۔

موصوف نے اپنے قارئین کو نہ صرف پرلے درجے کا بیوقوف سمجھ رکھا تھا بلکہ اُن کو پوری طرح مزید بیوقوف بنانے میں کوئی کسر نہ چھوڑی تھی۔ کیا موصوف کو الہام ہوا تھا کہ فلاں فلاں پہاڑ کا ذکر ہو رہا ہے؟ اگر موصوف نے اصل کتاب میں دی گئی جگہوں کی بابت بالفرض تحقیق کر تھی تو اپنے قارئین کے گوش گذار کیوں نہ کیا؟۔ اِس بات پر ہم چاہیں گے کہ قارئین لازمی غور فرمائیں کہ کیوں موصوف زیب نامہ نے اِس مقام پر یہ سعی فرمائی؟۔

ہم اِس کی وجہ جانتے ہیں کہ سوڈوسائنس کے ماننے والے اپنے علاوہ سب کو بیوقوف اور جانور کی طرح سمجھتے ہیں۔ اُس کی اصل وجہ یہ ہے کہ پوری کی پوری سوڈوسائنس ایلیٹ یہودی کبالسٹ کی بنائی ہوئی ہے اور وہ کبالسٹ اپنے علاوہ ہر غیر یہودی کو گوئیم مطلب جانور سمجھتے ہیں تبھی وہ عوام الناس کے منہ پر بڑے وثوق سے جھوٹ بولتے نہیں مارتے ہیں۔ یہ ہم مسطحتین ہی ہیں جو اُن کے جھوٹ کو فورا پکڑ لیتے ہیں جبکہ ایک عام انسان اکثر اُن کے جھوٹ کو سن کر یا دیکھ کر واہ واہ کرتا رہ جاتا ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ جو بھی ذی روح ہمارے اِس دجل وفریب نامہ کے تعاقب کو پوری توجہ سے پڑھ گیا اور سمجھ گیا ان شاء اللہ اُسے دوبارہ کوئی موصوف زیب نامہ کی طرح بیوقوف نہیں بنا سکے گا۔ آزمائش شرط ہے! جہاں تک ہمارا خیال ہے صاحبِ زیب نامہ نے اپنے اِس خانہ ساز اعتراض کا جواب ادبی سرقہ کے طور پر میٹا بنک یا انکریڈیبل ٹمبلر سے ممکنہ طور پر لیا ہے۔ مگر چونکہ ہم یہ بات موصوف کے خانہ ساز جواب کے متن کو دیکھ کر کہہ رہے ہیں تو ہو سکتا ہے موصوف کو ایسی بے ڈھنگی ریڈنگز اُنہی ویب سائٹس سے ملی ہوں۔ ویسے بھی موصوف نے کبھی اصل کتابوں کو کھول کر دیکھا ہوتا تو یہ تجربہ اُن میں مل جاتا تھا۔ مگر جس نے کتمان حق کرنا ہو وہ جو چاہے لکھتا رہے اُسے کونسا اُس کے ضمیر نے ملامت کرنی ہے۔ یہ بات صاحبِ زیب نامہ کی خانہ سازی پر عین صادق ہے۔

اب ہم اصل کتاب کے متن کی بھی وضاحت کر دیتے ہیں چونکہ اصل کتاب انگریزی زبان میں تھی اور اُس کے مصنف نے صرف St. George's channel کے مقام کا ذکر کیا تھا تو ہم نے بھی بطور مترجم جیسا کہ ہم نے اُسی ترجمے کے مقدمے میں لکھ دیا تھا کہ "ہم اِس کتاب کا من وعن ترجمہ پوری ایمانداری اور دیانت داری سے کریں گے"۔ تو ہم نے اِس 14 نمبر ثبوت کی وضاحت اپنی آنے والی کتاب میں منظر عام پر لانی تھی۔ مگر چونکہ اب موقع ایسا ہے کہ اگر اِس کی وضاحت نہ کی تو قارئین کی علمی تشنگی تو رہ ہی جائے گی ساتھ میں اِس دجل وفریب نامہ کے تعاقب پر ہمارے طے کردہ اہم شق کہ ہم کسی جگہ پر بنا دلیل کے بات نہیں کریں گے، کو زک پہنچنے کا خدشہ ہو سکتا ہے تو لہٰذا ہم اِسی مقام پر ثبوت نمبر 14 کی وضاحت لکھ کر اپنے قارئین کی نظر کرنا چاہیں گے۔

St. George's channel برطانیہ کے مغرب میں وہ سمندری علاقہ ہے جو برطانیہ کے مرکزی علاقے کو آئرلینڈ سے الگ کرتا ہے۔ اِس مذکورہ تجربہ کی بابت 19 ویں صدی کی فلیٹ ارتھرز سائنسدانوں کی کتابوں میں ذکر موجود ہے جہاں پر اِس کے مقامات کا بھی ذکر ہے۔ ہم بطور حوالہ جات دو کتابوں کا ذکر کرنا چاہیں گے ایک اُسی ڈاکٹر رؤبوتھم کی جنہیں موصوف زیب نامہ (اپنی پہلی قسط میں) گلوبر بنائے بیٹھے تھے، اُن کی کتاب

اور

Handbook to the Official Catalogue of the Great Exhibition of 1851. کے Royal Academy of Sciences

میں صفحہ 59 پر یہ پورے کا پورا تجربہ بمعہ مقامات واعداد و شمار ذکر ہے، جو کچھ اِسطرح ہے؛

Precelley Mountain in South Wales یہ وہی پہاڑ ہے جہاں کرنل پورٹ لاک نے پورے 5 ہفتے تک موسم صاف ہونے کا انتظار کیا تھا اور وہیں پر اُن کو اُسی مقام پر اُن کا نصب کردہ طاقتور منعکس جو St. George's channel کے پار 108 میل دور Kippure کی پہاڑی پر نصب تھا، وہ منعکس وہاں سے پریسلی پہاڑ پر کرنل کے کو دیکھائی دیا تھا۔ اُس مقام کی سطح سمندر سے اونچائی 980 فٹ ہے۔ اور اِس پہاڑی سلسلہ کا سب سے اونچا مقام 1،759 فٹ ہے۔ مگر جس مقام پر کرنل پورٹ لاک کا اسٹیشن تھا وہ مقام 980 فٹ سطح سمندر سے بلند تھا۔ اب دوسری طرف 108 میل دور کیپیور کی پہاڑی جو سمندر کے پار (آئرلینڈ کے ساحل پر ہے) یعنی وہ مقام جہاں پر وہ منعکس لگایا گیا تھا، سطح سمندر سے 2،484 فٹ بلند تھا۔ اِس مقام پر یہ مدِ نظر رہے کہ موصوف زیب نامہ کے ذکر کردہ اعداد و شمار یا تو خود ساختہ ہیں یا اِس بابت اُنھوں نے اپنے قارئین کو بنا کسی بات کا حوالہ دیے اوپر ذکر کردہ گلوبرز کی ویب سائٹ سے چوری کیا ہے یا اپنے تئیں جو اُن سے ممکن ہو سکا وہ جھوٹ لکھ گئے ہیں۔ اب ہم مزید اعداد و شمار پیش کرتے ہیں جن سے نہ صرف موصوف زیب نامہ کا مدلل رد ہو گا بلکہ پورے گلوب ماڈل کا دوبارہ اِس ایک ہی تجربے کی مدد سے رد ہو جائے گا اور وہ ابہام جو اصل کتاب میں تجربہ کا محل وقوع مکمل نہ ذکر ہونے کی وجہ سے پیدا ہو سکتا تھا وہ اپنی موت آپ مر جائے گا۔ جس پر کاری ضرب ہم نے اِس تجربہ کے اصل مصادر سے حوالہ جات تلاش کر کے لکھ کر قارئین کی خدمت میں پیش کر دیے ہیں۔

اگر زمین 25،000 میل گھیراؤ کا گلوب ہے تو 980 فٹ کی بلندی پر ہمیں 38.33 میل کا اُفق میسر ہو گا جو کرنل پورٹ لاک کے اسٹیشن کا مقام تھا۔ اگر ہم اُس پہاڑی سلسلہ کے سب سے بلند مقام 1،759 فٹ کو لے لیں تو ہمیں 51.36 میل کا اُفق میسر ہو گا چونکہ کرنل پورٹ لاک جس مقام پر تھا وہ مشرق کی جانب تھا اور وہ کیپیور کی پہاڑی مغرب کی جانب تھی تب ہی وہاں پر وہ طاقتور منعکس لگایا گیا تھا تاکہ جب سورج کی روشنی اُس سے ٹکرائے اور وہاں سے منعکس ہو کر واپس کرنل پورٹ لاک کو نظر آئے تو کرنل پورٹ لاک اپنی اِس بات کو ثابت کر سکے کہ یہ زمین گلوب نہیں ہے بلکہ ایک فلیٹ پلین ہے اور حقیقت میں یہی ہوا تھا۔ کہ کیپیور کے اُسی مقام کی بلندی سطح سمندر سے 2،484 فٹ ہے۔ اِس بلندی سے دیکھنے والے کو گلوب کرویچر فارمولہ کے مطابق 61 میل کا اُفق میسر ہوتا ہے۔ چونکہ یہ زمین ایک گلوب نہیں فلیٹ پلین ہے تو اِسی وجہ سے جیسے ہی موسم صاف ہوا تو کرنل پورٹ لاک کو 108 میل دور اپنا نصب کردہ منعکس سورج کی روشنی سے چمکتا ہوا نظر آیا۔ جس کو اُس نے باقاعدہ بطور ثبوت اپنے جرنل میں لکھ رائل اکیڈمی آف انگلینڈ کے ریکارڈ کا حصہ بنایا۔ جسے بعد میں ڈاکٹر ورُوبوتھم نے اپنی کتاب میں لکھ کر دُنیا کو بطور ثبوت پیش کیا یہ زمین ہر گز گلوب نہیں ہے فلیٹ ہے اگر زمین گلوب ہوتی تو کبھی بھی کرنل پورٹ لاک اپنا نصب کردہ منعکس 108 میل کی دوری سے نہیں دیکھ سکتا تھا۔
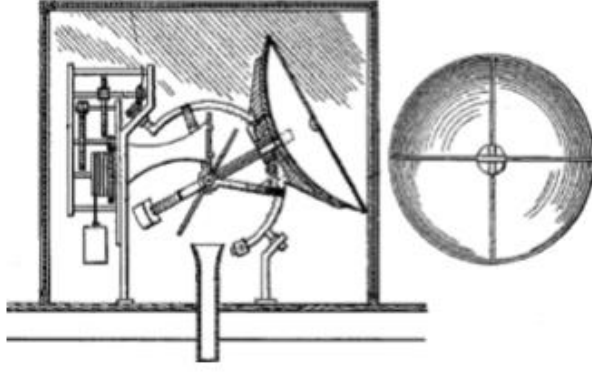
کرنل پورٹ لاک کے جرنل میں سے اُسی منعکس کی ڈرائنگ

ہمارے پیش کردہ دلائل مصوف زیب نامہ اور اُن جیسے گلوبرز حضرات جو زمین کو گلوب مانے بیٹھے ہیں اُن کے مؤقف کا مدلل رَد بھی اور ساتھ ساتھ موصوف کے دجل وفریب کے بھی تار و پود پوری طرح بکھیر چکے ہیں۔ ہم قارئین سے التماس کرتے ہیں کہ موصوف زیب نامہ کے پیش کردہ دجل وفریب اور ہمارے پیش کردہ دلائل کا موازنہ کریں اور فیصلہ کریں کہ کون صحیح ہے اور کون غلط۔ کس نے حق کو بیان کیا ہے اور کس نے کتمان حق کیا ہے۔ ہم فیصلہ آپ پر چھوڑتے ہیں کہ ہمارا کام پیغام دینا ہے مگر ساتھ میں دلیل بھی دینا ہے جو ہم نے پوری ایمانداری سے اور کافی محنت سے قارئین کی نذر کر دی ہے۔

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 15 پر رقمطراز ہیں؛

☆(اعتراض15: اگر زمین واقعی گول ہوتی تو جہاز کو 885 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑتے وقت ہر تھوڑی دیر بعد اپنی ناک زمین کی جانب کرنی پڑتی ورنہ جہاز خلاء میں پہنچ جاتا۔)

اب ہم پہلے اصل کتاب کے متن کو پڑھ لیتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 15: اگر زمین واقعی گلوب کی شکل میں 25000 میل گلوب ہوتی تو ہوائی جہازوں کے پائلٹس کو اپنی اونچائی برقرار رکھنے کے لیے جہاز کو لگاتار آگے سے جھکانا پڑتا ورنہ وہ بیرونی خلا میں پہنچ جاتے، کسی بھی پائلٹ کی خواہش ہوتی ہے کہ 500 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اُڑتے ہوئے وہ اپنی اونچائی ہمیشہ برقرار رکھے، (اگر زمین 25000 گھیراؤ کا گلوب ہو تو) ورنہ پائلٹس کو بار بار اپنے جہاز کی ناک کو نیچے جھکاتے ہوئے 2.777 فٹ فی منٹ کے حساب سے ایسا لگاتار کرنا پڑتا!۔ اگر وہ اِس کو مدِ نظر نہ رکھیں تو ایک ہی گھنٹہ میں پائلٹ اپنی مطلوبہ اونچائی سے 31.5 میل اوپر ہی پہنچے ہوں۔ "

موصوف زیب نامہ نے ہمارے گمان کے مطابق پوری پلاننگ سے یہ دجل وفریب نامہ لکھا ہے کہ اپنے قارئین کی اِس سے قبل کہ اُن کو کوئی فلیٹ ارتھ کے دلائل دے، موصوف پہلے ہی اُن کی ذہن سازی کر کے اُن کو سمجھا دیں کہ جو موصوف نے لکھ دیا وہ حق ہے اور فلیٹ ارتھرز جھوٹے اور جاہل ہیں۔ اپنی اِس بات کا اظہار موصوف کئی بار اپنے اِس فریب نامہ میں بالواسطہ کرتے بھی نظر آتے ہیں۔ یہی کام آج کل کے دور

میں دجالی میڈیا بھی کرتا ہے کہ پہلے سے لوگوں کی ذہن سازی کر کے قباحت پر مبنی افعال کو عام بات بنا دیا جائے تا کہ لوگ اُن قبیح حرکات کو آسانی سے قبول کر لیں اگر یقین نہ آئے تو آج کل کا الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کا ہماری اِس بات کو پڑھنے کے بعد مشاہدہ کیجئے گا۔ واللہ آپ ہماری بات کو صادق پائیں گے۔ موصوف زیب نامہ نے بھی یہی سعی لاحاصل فرمائی ہے مگر اِس بار ہوا یہ ہے کہ اُنھوں نے ہم فلیٹ ارتھرز کو اپنے دجل وفریب سے نشانہ بنانے کی کوشش کی ہے جس کی وجہ سے وہ بُری طرح پھنس گئے ہیں۔ تبھی ہماری طرف سے اعلان ہونے کے فوراً بعد سے وہ ہم سب کو سوشل میڈیا پر بلاک کر کے بھاگنے میں ہی اپنی عافیت سمجھ بیٹھے تھے۔ مگر ہم اُن کا پیچھا کبھی نہیں چھوڑیں گے اور اُن کے دجل وفریب کا اِسی طرح دلائل کے ساتھ تعاقب جاری وساری رکھیں گے۔ ان شاء اللہ !

موصوف نے جیسے کذب بیانی سے کام لیتے خود سے اعتراض گھڑا تھا اُس سے آپ کتاب کے اصل متن کا موازنہ کر کے ساری بات کو از خود سمجھ سکتے ہیں۔ مزید تشفی کے لیے ہمارا فورم ہمیشہ ہمیشہ حاضر ہے اور اِس بابت ہماری زیر تحریر کتاب میں مفصل بحث آئے گی۔ اب ہم موصوف کے اپنے گھڑے ہوئے اعتراض کا موصوف کا از خود دیا ہوا جواب دیکھتے ہیں؛

☆(جواب: فلیٹ ارتھر چونکہ کشش ثقل پر یقین نہیں رکھتے اس خاطر بھی ایسے اعتراضات اٹھائے جاتے ہیں! جہاز کی رفتار 885 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتی ہے اور زمین کی کشش ثقل سے نکل کر خلاء میں پہنچنے کے لئے 11.5 کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار چاہیے ہوتی ہے ! للذا یہ انتہائی بچگانہ اعتراض ہے جو فلیٹ ارتھرز کی سائنس سے ناواقفیت صاف ظاہر کرتا ہے !)

الجواب: موصوف کا پورا جواب پڑھ لیں پھر ہماری موصوف پر کی گئی پہلی قسط میں کشش ثقل پر جرح پڑھ لیں اور موازنہ کر لیں کہ موصوف کس حد تک علمی و عقلی دلائل سے عاری پائے گئے ہیں۔ موصوف کو لگتا ہے کہ کششِ ثقل کوئی ایسی جاندار شے ہے جو از خود فیصلہ کر لیتی ہے کہ کسی پکڑنا ہے کسے چھوڑنا ہے، کسی اپنی طرف کھینچ کر سمندروں کی طرح جکڑ لینا ہے (جو کہ اصل میں خام خیالی سے زیادہ کچھ نہیں ہے) اور کسے با آسانی ہوا میں اُڑنے دینا ہے؟۔

حقیقت میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو موصوف ہاتھ میں ڈنڈا پکڑ کر اپنے قارئین کو پڑھانا چاہ رہے ہیں۔ جب کشش ثقل ہے ہی نہیں تو اُس پر کیا واویلہ کرنا؟۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " جہاز کی رفتار 885 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتی ہے اور زمین کی کشش ثقل سے نکل کر خلاء میں پہنچنے کے لئے 11.5 کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار چاہیے ہوتی ہے ! " موصوف زیب نامہ کی اِس بات کو کسی بھی طرح سے سائنسی طور پر ثابت نہیں کیا جا سکتا ہے ہاں گلوبرز کی انڈاکٹرینیشن کی بات کی جائے تو اُن کے ہاں سب ممکن ہے بس کسی بھی بڑی سے بڑی گپ کے ساتھ یہ لکھ دیا جائے، "سائنسدانوں کے مطابق" پھر جو مرضی یاوہ واہی لکھ دی جائے اُن کے ہاں وہ وحی کی طرح معتبر ٹھہرے گی۔ آزما کر دیکھئے !۔ مزید حقیقت قارئین اِس تصویر سے بھی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اگر زمین گلوب ہوتی تو ہوائی جہازوں کے ساتھ کیا ہونا تھا۔ یہ تصویر اکیلے ہی قارئین کو ساری بات سمجھنے میں مدد دے گی۔

کشش ثقل کے رد پر مفصل دلائل ہم پہلے ہی دے چکے ہیں اِس مقام پر دوبارہ لکھنا طوالت کا باعث بنے گا۔ ہم موصوف کے اِس دجل کے مزید رد کے طور پر کچھ ڈاکیومینٹریز کا لنک پیش کرنا چاہیں گے۔ قارئین خود ہمارے پورے تعاقب کرپڑھ کر اور اِن ڈاکیومینٹریز کو دیکھ کر فیصلہ کریں کہ کیا حقیقت ہے اور کیا دھوکہ ہے!۔

ڈاکیومینٹری 1، ڈاکیومنٹیری 2؛

موصوف زیب نامہ کے اِس دجل وفریب سے بھرپور جواب کے رَد کے لیے ہمارا کیا گیا تعاقب اور یہ دو ویڈیو ڈاکیومینٹریز ہی کافی ہیں۔

مزید دلیل کے طور پر ہم اپنے قارئین کو یہ بھی دیکھانا چاہیں گے کہ؛

یہ تصویر میں موجود ایس آر 71 بلیک برڈ نامی جہاز انسانی تاریخ کا تیز ترین جہاز تھا جو 2،200 میل فی گھنٹہ کی کمال کی ٹاپ اسپیڈ سے اُڑتا تھا اگر زمین گلوب ہوتی تو اِس تیز ترین جہاز کو اُڑان کے دوران 36.67 میل فی منٹ کی رفتار سے بار بار اپنی ناک آگے سے جھکانا پڑتی۔ جو کہ حقیقت

میں ناممکن ہے جیسا کہ آپ اوپر گذری ڈاکیومینٹریز میں دیکھ چکے ہیں کہ راب سکیبا اور ڈیرل ماربل نے اپنی فلائٹس کے دوران اسپرٹ لیول اور اسٹاپ واچ سمیت تجربہ کر کے دیکھا دیا تھا کہ کبھی کسی صورت ہوائی جہاز اپنی ناک کو نیچے کی جانب بار بار نہیں جھکاتے اگر زمین گلوب ہوتی تو ایک جیسی بلندی کو برقرار رکھنے کے لیے ہر ہوائی جہاز کو اپنی رفتار کے مطابق یہ کام بار بار کرنا پڑتا تاکہ وہ زمین سے اپنی ایک جیسی بلندی بنائے رکھیں۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 16: Airy کے ناکام تجربے سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین فلیٹ ہے۔)

اب ہم اصل کتاب کا ثبوت نمبر 16 پیش کرنا چاہیں گے؛
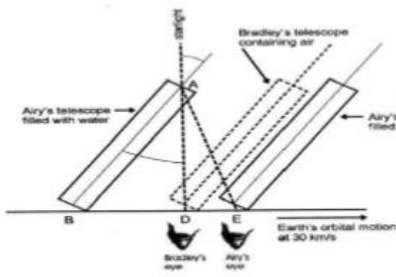
"ثبوت نمبر 16: ایک تجربہ، Airy's Failure تجربے کے نام سے جانا جاتا ہے، اُس نے ثابت کیا کہ ستارے ساکن زمین کے حساب سے چلتے ہیں نہ کہ اُس کے اُلٹ۔ سب سے پہلے ٹیلی سکوپ میں پانی بھرا گیا تاکہ ستاروں کی روشنی کی رفتار کو کم کیا جاسکے، پھر ستاروں کی روشنی جو ٹیوب میں آ رہی تھی ،اُسکے لازمی جھکاؤ کو ماپا گیا۔ Airy کو heliocentric تھیوری (جس میں سورج کو مرکز مانا گیا ہے) ثابت کرنے میں ناکامی ہوئی کیونکہ بنا کسی بھی زاویہ کی تبدیلی سے اور بنا کسی شے میں تبدیلی لانے کے ستاروں کی روشنی ویسے ہی آ رہی تھی، تو بجائے اِس ہیلیوسنٹرک ماڈل کے geocentric model (جس میں زمین کو مرکز مانا گیا ہے) درست ثابت ہوا۔ (جبکہ اس تجربہ کی رو سے موجودہ heliocentric model صحیح ثابت ہونا چاہیے تھا مگر ایسا نہ ہوسکا)"

صاحبِ زیب نامہ سے ہمیں ابھی تک یہی شکوہ رہا ہے کہ کیوں اُنھوں نے اصل کتاب کے متن کو اپنے قارئین سے چھپایا۔ اگر وہ اپنے قارئین کو اصل کتاب کا متن بھی مہیا کرتے اور پھر جی بھر کر اُس کا رد کرتے تو حالات کچھ اور ہوتے اور ہم بھی موصوف کے زیب نامہ پر کسی اور انداز سے علمی تعاقب لکھتے مگر موصوف نے تو خیانت کی حد کرتے ہوئے ابھی تک کہیں بھی اصل کتاب کا متن نہیں لکھا۔ جبکہ ہم موصوف کے علمی تعاقب کے دوران جنابِ عالی مقام کی پوری پوری عبارت من و عن اور پوری احتیاط سے قارئین کی نظر کرتے آ رہے ہیں تاکہ دجل وفریب سے بھرپور زیب نامہ اور ہمارے علمی تعاقب کے درمیان حدِ فاصل وامتیاز رہے۔

موصوف اپنے خانہ ساز اعتراض کے بعد اُس کا جواب کچھ ایسے لکھتے ہیں؛

☆(جواب: یاد رہے کہ Airy کمال کا ریاضی دان اور فلکیات دان تھا اور Airy کی فلکیات کے لئے بہت خدمات ہیں۔ آج سے کچھ سو سال پہلے تک یہ سمجھا جاتا تھا کہ ہماری خلاء میں ether نامی مادہ موجود ہے جس پر روشنی سفر کرکے ہم تک پہنچتی ہے (بالکل ایسے ہی جیسے آواز ہوا پر سفر کرکے ہمارے کانوں تک پہنچتی ہے)۔ Airy نے etherکی موجودگی کو جاننے کے لئے ٹیلی سکوپ میں پانی بھر کر ستاروں کا مشاہدہ کیا۔ اس تجربے کے نتائج سے معلوم ہوا کہ ether نامی کوئی مادہ وجود نہیں رکھتا بلکہ روشنی بغیر کسی medium کے سفر کرتی ہے۔ یہ اب تک نہیں معلوم ہوپایا کہ کیوں فلیٹ ارتھرز

بغیر کسی connection کے اس تجربے کے نتائج کو ساکن زمین کے لئے بطور دلیل پیش کرتے ہیں حالانکہ اس تجربے کے نتائج تو صرف ایتھر کی موجودگی کی نفی کرتے ہیں اور پوری دنیا کا اس پر اتفاق ہے۔)

الجواب: یہ تھا موصوف کا اپنے خانہ ساز اعتراض کا از خود دیا ہوا جواب۔اب ہم موصوف کے اِس جواب کا تعاقب کرتے ہیں۔ موصوف لکھتے ہیں کہ: "یاد رہے کہ Airy کمال کا ریاضی دان اور فلکیات دان تھا اور Airy کی فلکیات کے لئے بہت خدمات ہیں۔"۔جی جناب عالی مقام یاد کر لیا ہے۔ جہاں تک ہم سمجھ سکے ہیں موصوف نے اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب کا مرکزی خیال وکی پیڈیا سے سرقہ کیا ہے۔ کیونکہ موصوف کے خانہ ساز جواب کا مرکزی خیال وکی پیڈیا میں Airy پر لکھے آرٹیکل سے ملتا جلتا ہے۔ مگر ہمارا اِس سے کوئی لینا دینا نہیں اگر موصوف نے ایسا کیا تھا تو حوالہ دینا چاہیے تھے جو عموماً سوشل میڈیا پر چند لائکس کے بھوکے لکھاری اکثر نہیں دیتے اور کسی کی بھی تحریر کو اپنے نام سے جاری کرتے رہتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ Airy اپنے وقت کا بہترین فلکیات دان اور ریاضی دان تھا۔

صاحبِ زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: " آج سے کچھ سو سال پہلے تک یہ سمجھا جاتا تھا کہ ہماری خلاء میں ether نامی مادہ موجود ہے جس پر روشنی سفر کرکے ہم تک پہنچتی ہے(بالکل ایسے ہی جیسے آواز ہوا پر سفر کرکے ہمارے کانوں تک پہنچتی ہے)۔" عین جھوٹ ہے کیونکہ انیسویں صدی کے عین آخر میں جب Micholson – Morley کے تجربات ہوئے تھے تب بھی یہ بحث عام تھی کہ ایتھر کا وجود ہے جب کہ 33 ڈگری ماسٹر فری میسن البرٹ آئن سٹائن نے اپنی سوڈو سائنس سے بھرپور Theory of Realtivity جاری کر کے نہ صرف ایتھر کی بحث ہی خاموش کرا دی بلکہ سائنس کو سوڈو سائنس میں بدلنے والے کبالسٹ ایلیٹس نے بڑی چالاکی سے ایسی کسی بھی بات کو جاہلانہ قرار دینا شروع کر دیا کہ کوئی ایتھر نام کی کبھی کوئی شے بھی ہو سکتی ہے۔ موصوف نے سفید جھوٹ بولا ہے کہ " آج سے کچھ سو سال پہلے تک " جبکہ یہ مباحث 1905 تک سائنسی میدان میں موجود رہی ہیں۔ اگر کوئی قاری اِس پر تحقیق کرے تو سیر حاصل مواد اب بھی کتب و آن لائن لائبریریز میں موجود ہے۔

ایتھر ایک ایسی حقیقت ہے کہ اگر اِس پر کام وہیں سے شروع کیا جائے جہاں پر اِس پر کام بند کرا دیا گیا تھا تو یقین جانئے کہ ایسے ایسے آفاقی انکشافات ہوں کے دُنیا دنگ رہ جائے۔ اِس پر نیکولا ٹیسلا نے اپنے دور میں بہت سا کام کیا تھا جواب صرف سنے سنانے کی حد تک ہی ملتا ہے کیونکہ ٹیسلا کو امریکی گورنمنٹ نے ایک قسم کا گھر میں ہی نظر بند کر رکھا تھا جسے بعد میں کلاسیفائیڈ لیبز میں منتقل کر دیا گیا اور ٹیسلا کے مرنے کے بعد اُس کا سارا سائنسی مواد اپنے قبضے میں لے کر ہمیشہ کے لیے دُنیا سے غائب کر دیا گیا۔ اگر یقین نہ آئے تو آزمائش شرط ہے۔ ٹیسلا کی کوئی ہی کتاب ایسی ہو جو کسی کو مل سکے۔ ہاں کچھ جرنلز اور آرٹیکلز مل جاتے ہیں جن میں ٹیسلا نے ایتھر، فری انرجی اور میگنیٹک ورٹیکسیز پر سیر حاصل مشاہدات و تجربات شائع کیے تھے مگر اکثر ادھورے ملتے ہیں سوائے چند ایک کے۔

ایتھر ایک حقیقت ہے جس پر ہم مفصل گفتگو مستقبل میں اپنی زیر تحریر کتاب کے ذریعے جاری کرنا چاہیں گے۔ اس تعاقب میں ہم موصوف کے اِس نقطہ نظر کا رد کرتے ہیں کہ "Airy نے ether کی موجودگی کو جاننے کے لئے ٹیلی سکوپ میں پانی بھر کر ستاروں کا مشاہدہ کیا۔اس تجربے کے نتائج سے معلوم ہوا کہ ether نامی کوئی مادہ وجود نہیں رکھتا بلکہ روشنی بغیر کسی medium کے سفر کرتی ہے۔" جبکہ یہ تجربہ کیا ہی اِس لیے گیا تھا کہ یہ جانا جا سکے کہ کیا ساکن زمین پر ایتھر حرکت پذیر ہے یا نہیں نہ کہ یہ جاننے کے لیے یہ تجربہ

کیا تھا کہ ایتھر موجود بھی ہے یا نہیں۔ سوڈو سائنس اور اُن کے نام لیوا موصوف زیب نامہ جیسے احباب کی عادت رہی ہے کہ ہر ایسی بات کو چھپا دیا جائے جس سے سکہ رائج الوقت سوڈو سائنس پر کسی عام آدمی کو ذرا سا بھی شک ہے۔ اگر آپ Airy کے اِس تجربے کو مزید سمجھنا چاہیں تو یہ شارٹ ڈاکیومینٹری لازمی دیکھیں۔ کہ یہ تجربہ اصل میں کیا ہے اِس لیے گیا تھا کہ چونکہ یہ زمین ساکن ہے تو کیا ایتھر اور ستارے حرکت پذیر ہیں یا نہیں یا حرکت کس طرح کی ہے۔ نہ کہ اِس لیے کیا گیا تھا کہ ایتھر کا وجود ہے بھی یا نہیں! ۔ ڈاکیومنٹری کا لنک حاضر ہے؛

موصوف کا یہ واویلہ کرنا کہ :" یہ اب تک نہیں معلوم ہوپایا کہ کیوں فلیٹ ارتھرز بغیر کسی connection کے اس تجربے کے نتائج کو ساکن زمین کے لئے بطور دلیل پیش کرتے ہیں حالانکہ اس تجربے کے نتائج تو صرف ایتھر کی موجودگی کی نفی کرتے ہیں اور پوری دنیا کا اس پر اتفاق ہے۔" کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مترادف ہے کیونکہ یہ تجربہ کیا ہی ساکن زمین کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تھا۔ تو اِس کا بالواسطہ فلیٹ ارتھ سے تعلق ہے۔ اور موصوف جسے پوری دُنیا کہتے ہیں ہم اُس کے سکہ رائج الوقت سوڈو سائنس کا ایک اور دجل و فریب کہتے ہیں۔ جس کے بوتے فری میسونک سوڈو سائنس کو زبردستی پوری انسانیت پر نافذ کر دیا گیا ہے اور جس کے زیرِ اثر صاحبِ زیب نامہ سمیت ہمارے تمام گلوبرز حضرات ہیں جو اُس پر وحی کی طرح ایمان رکھتے ہیں۔

صاحبِ زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض میں لکھتے ہیں ؛

☆(اعتراض 17: آسمان پر اگر حقیقتاً سورج جیسے اربوں ستارے موجود ہیں تو رات کو آسمان کالا نہیں ہونا چاہیے اور ان ستاروں کے درمیان اتنی خالی جگہ کیوں ہے؟)

جبکہ اصل کتاب میں کچھ یوں لکھا ہے؛
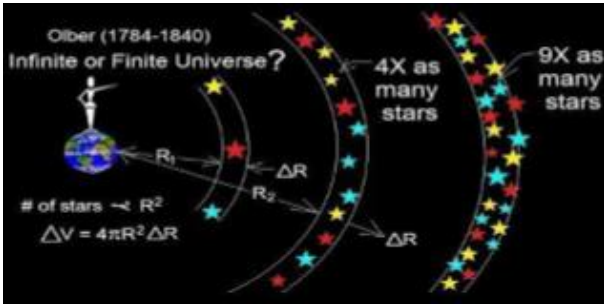
"ثبوت نمبر 17: Olber's Paradox بتاتا ہے کہ اگر آسمان پر موجود اربوں ستارے حقیقتاً سورج ہیں تو ان کو مکمل طور پر روشنی سے بھرا ہونا چاہیے۔ جیسا کہ Edgar Allen Poe کہتا ہے کہ " چونکہ ستارے لامتناہی ہیں، تو آسمان کو ایک منظّم طور پر روشن ہونا چاہیے تھا، اور اس میں کوئی خالی نقطہ بھی نہیں ہونا چاہیے تھا، پھر بھی کافی جگہیں ہیں جہاں کوئی ستارہ نہیں نظر آتا"۔ اصل میں Olber's Paradox محظ ایک پیٹرن ہی ہے جو بالکل Airy کے ناکام تجربہ کی طرح ہے۔ دونوں تجربات میں واضح طور پر heliocentric گھومنے والا گلوب ماڈل باطل ہی ثابت ہوا۔"

قارئین ہم آپ کو پورے وثوق سے کہتے ہیں کہ اگر موصوف زیب نامہ یہ تجربہ بمعہ نام لکھ دیتے تو موصوف کی سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن نے اپنی طبعی موت آپ ہی مر جانا تھا۔ مگر چونکہ موصوف نے پوری تندہی سے اپنی توجہ حقائق کو توڑنے مڑورنے اور بہتان تراشی پر رکھی ہے تو لہٰذا اُن سے ایسے احسن افعال کی کم از کم ہمیں تو امید بالکل نہیں ہے۔ اگر قارئین اصل کتاب کے متن کا بغور مطالعہ فرمائیں تو اُس میں بہت ہی اہم مشاہدہ بیان ہوا ہے۔ اصل میں ہمارے خیال سے یہ بات موصوف زیب نامہ کے اوپر سے ہی گذر گئی ہو گی کہ یہ ثبوت اصل میں ہے کیا؟۔ جب کہ کوئی بھی اِس تجربے پر تحقیق کرے تو اُسے یہ بات آسانی سمجھ آجاتی ہے۔

موصوف اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: فلکیات سے شغف رکھنے والا کوئی بھی شخص یہ بات باآسانی سمجھ سکتا ہے کہ بہت سے ستارے ہمیں عام آنکھوں سے نظر نہیں آتے لیکن عام ٹیلی سکوپ سے آپ باآسانی انہیں دیکھ سکتے ہیں اس کے علاوہ کائنات کے پھیلاؤ کے باعث کہکشاؤں میں فاصلہ بڑھ رہا ہے سو یہ انتہائی بچگانہ بات ہے کہ کائنات میں اربوں ستارے موجود نہیں بلکہ چند گنے چنے ستارے موجود ہیں۔)

الجواب: موصوف کے علم میں ہم اضافہ کر دیتے ہیں کہ موصوف کے بالمقابل ہم بذاتِ خود فلکیات سے گہرا شغف رکھتے ہیں۔ اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ پورے کا پورا آسمان ستاروں سے بھرا ہوتا ہے اور اِس کا مشاہدہ ہم اپنی کئی پہاڑوں کی مہمات میں کر چکے ہیں۔ لیکن جو بات Olber's Paradox میں لکھی ہے وہ کچھ اور ہے جسے موصوف زیب نامہ نے ایک عام سی بات بنا کر پیش کر دیا ہے۔ سوڈو سائنس کہتی ہے کہ یہ کائنات لامحدود ہے اور ستاروں سے بھری پڑی ہے اور جوپیٹرن سوڈو سائنس ستاروں کی بابت کہتی ہے اُس کی رو سے حقیقتاً آسمان میں ایک نقطہ بھی خالی نہیں ہونا چاہیے۔ عام حالات میں اگر آسمان کا اصل مشاہدہ کوئی کرنا چاہے تو پاکستان میں ہنزہ سے بہتر کوئی مقام نہیں ہو سکتا۔ ہم آپ کو پہلے اپنی خود کی بنائی ہوئی اپریل 2017 کی ایک تصویر دیکھاتے ہیں پھر موصوف کے دجل وفریب کا تعاقب مزید جاری کرتے ہیں۔

اگر قارئین ہماری اِس مہیا کی گئی تصویر اور اصل کتاب میں درج Olber's Paradox کا دوبارہ مطالعہ کریں تو پوری بات آسانی سمجھ سکتے ہیں۔ ہم نے یہ تصوری بہت ہی ہائی ڈیفینیشن کیمرہ نیکون پی 900 کی مدد سے بنائی تھی۔ جس میں واضح ہے کہ اگر یہ کائنات لامحدود ہے تو آسمان کا ایک ذرہ بھی سوڈو سائنس کی بتائی ہوئی تھیوریز کے مطابق خالی ہو ہی نہیں سکتا۔ اور موصوف زیب نامہ کا یہ واویلہ کرنا کہ : " ہیں اس کے علاوہ کائنات کے پھیلاؤ کے باعث کہکشاؤں میں فاصلہ بڑھ رہا ہے سو یہ انتہائی بچگانہ بات ہے کہ کائنات میں اربوں ستارے

موجود نہیں بلکہ چند گنے چنے ستارے موجود ہیں۔" اپنے آپ میں موصوف کا رد ہے۔ نہ تو ہم نے یہ دعوی کیا ہے کہ کائنات میں گنے چنے ستارے موجود ہے اور نہ ہی کبھی کوئی سوڈو سائنس کی انڈا کٹرینیشن کو قبول کیا ہے جو آن کی آن بدلتی رہتی ہے۔ موصوف کا ایسا لکھنا بچگانہ تو نہیں کہا جا سکتا مگر چالاکی، دجل و فریب اور کتمان حق اولیٰ کہا جا سکتا ہے۔ مزید ہم اپنے قارئین کو اپنے ہی ایڈونچر کلب کے لیے ہنزہ ہی میں فلمائی گئی ایک ویڈیو بھی دیکھانا چاہیں گے جس میں آپ واضح طور پر اِس بات کو باآسانی سمجھ سکیں گے۔ لنک حاضر ہے۔

صاحبِ زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض میں لکھتے ہیں ؛

☆(اعتراض 18: Sagnac تجربات کے ذریعے روشنی کی رفتار ناپنی چاہی مگر زمین چپٹی ہونے کی وجہ سے یہ تجربات ناکام ہوئے۔)

واہ کیا کہنے موصوف کے کہ Sagnac نے روشنی کی رفتار ماپنا چاہی مگر زمین چپٹی ہونے کی وجہ سے تجربات ناکام ہوئے۔ ایک لمحے کے لیے دوبارہ سے پڑھیے کیا ہم نے عین موصوف کی عبارت کو ہی لکھا ہے کہ نہیں؟۔ موصوف کیا کہنا چاہ رہے ہیں کہ روشنی کی رفتار اس وجہ سے نہیں ناپی جا سکی کہ زمین چپٹی تھی؟۔ موصوف ادھر ناچاہتے ہوئے زمین کو چپٹا کہہ گئے اور یہ بھی لکھ گئے کہ روشنی کی رفتار زمین کے چپٹے ہونے کی وجہ سے نہیں ناپی جا سکی۔ اِن سطور کو لکھنے کا مقصد صرف یہ تھا کہ موصوف کی تضاد بیانی کھول کھول کر قارئین کو دیکھائی جائے کہ کیسے موصوف نے خانہ سازی کر رکھی ہے۔

جبکہ اصل کتاب میں کچھ اسطرح سے درج ہے ؛
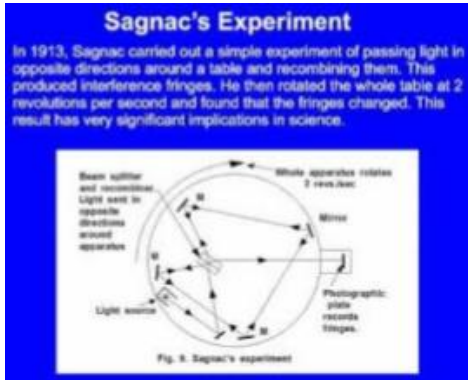
"ثبوت نمبر 18: Michelson-Morley and Sagnac نے کچھ تجربات کیے تاکہ زمین کی خلا میں مجوزہ حرکت کے باعث ہونے والے روشنی کی رفتار کے بدلاؤ کو ماپا جا سکے۔ کئی ایک کوششوں اور مختلف جگہوں کو تبدیل کرنے کے بعد وہ اس کے مشاہدے میں ناکام رہے۔ لہٰذا یہ ثابت ہوا کہ زمین ایک ساکن geocentric ماڈل ہے۔"

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب لکھتے ہیں ؛

☆(جواب: یہ تمام تجربات ether کی موجودگی کو معلوم کرنے کے لئے کئے گئے لہٰذا ان کو ساکن زمین سے جوڑنا محض کم عقلی کے سوا کچھ نہیں۔)

الجواب: موصوف اگر ذرا سی بھی شرم رکھتے ہوئے تحقیق ہی کر لیتے تو ایسی بے ہودہ اور دجل و فریب سے بھرپور عبارات نہ لکھتے۔ مگر چونکہ موصوف نے پورے زیب نامہ میں یہ سعی پورے ذوق سے فرمائی ہے تو ہمیں اُن سے کوئی گلہ نہیں ہے۔ Michelson-Morley and Sagnac یہ وہ تجربات ہیں جن کو سکہ رائج الوقت سوڈو سائنس کے ان داتا آئن سٹائن نے بڑی چالاکی سے نظر انداز کر دیا تھا کیونکہ موصوف تب تک اپنی تھیوری آف ریلیٹیوٹی کا جھوٹ بول کر پھیلا چکے گے۔ Michelson-Morley and Sagnac نے ہی اُس دور میں اپنے تجربات کی روشنی میں آئن سٹائن کا مدلل رد کیا تھا مگر چونکہ تب تک وہ سوڈو سائنس کا چہیتا بن چکا تھا تو اُس کے رَد کی بابت ہر بات کو نظر انداز کر

دیا گیا۔ اگر کسی کو شک ہے تو آزادانہ اور ایمانداری سے اِس پر تحقیق کر سکتا ہے۔ موصوف زیب نامہ خود کو عقل کل سمجھے بیٹھے ہیں تبھی ہر وہ بات جو اُن کے مؤقف سے میل نہیں کھاتی اُسے کم عقلی و بچگانہ کہہ کر آگے چل پڑتے ہیں۔ موصوف نے یہ سچ لکھا کہ یہ تجربات ایتھر کی موجودگی کو معلوم کرنے کے لیے کیے گئے تھے مگر پورا نہیں لکھا کہ اِن تجربات کی وجہ سے اُس وقت سائنسی حلقوں میں آئن سٹائن کی باتوں کے باوثوق ہونے پر بھی سوال اُٹھنے لگے تھے جن کو بڑی چالاکی سے گورنمنٹ نے اپنے زور بازو سے خاموش کرا دیا تھا اور یہ بھی ثابت ہوا تھا کہ یہ زمین ساکن ہے اور آسمان زیر گردش ہے۔ جبکہ ایتھر وہ واسطہ ہے جس کے ذریعے روشنی سفر کرتی ہے۔ اگر یہ پورا سچ موصوف زیب نامہ لکھ دیتے تو وہ اپنے دجل و فریب کی عمارت سازی کیسے کرتے؟۔ Michelson-Morley and Sagnac پر آزادانہ تحقیق کے لیے ہم اپنے قارئین کو دعوت عام دیتے ہیں۔ اور اِس بات کو مزید اپنے آنے والی کتاب کے لیے رکھ کر اِدھر ہی محدود کر دیتے ہیں۔

صاحبِ زیب نامہ اپنے دجل و فریب میں رقمطراز ہیں؛

☆(اعتراض 19: مشہور فلکیات دان Tycho Brahe نے کہا تھا کہ اگر زمین گول ہے اور گردش کرتی ہے تو سورج کے گرد چکر کاٹتے ہوئے ستاروں کے مابین پوزیشن کا فرق آنا چاہیے لیکن ایسا نہیں ہوتا۔)

موصوف نے اپنے خانہ ساز اعتراض میں مشہور فلکی ٹیکو براہی کو خود " مشہور فلکیات دان " کہا ہے۔ ابھی کے لیے یہ بات نوٹ کر لیں کیونکہ صاحبِ زیب نامہ نے اِس پر ایک لطیفہ اپنے خانہ ساز جواب میں لکھ رکھا ہے۔ اُس پر اُسی جگہ کلام کریں گی۔

موصوف کا خانہ ساز اعتراض پڑھنے کے بعد اب ہم اصل کتاب سے دیکھتے ہیں کہ وہاں کیا لکھا ہے؟؛

" ثبوت نمبر 19: Tycho Brahe نے اپنے وقت میں heliocentric model کے خلاف بہت مشہور دلائل دیے تھے (وہ لکھتا ہے کہ)؛ "فرض کر لیں کہ دنیا سورج کے گرد گھومتی ہے، تو 6 مہینے کے بعد ستاروں کے اپنے مدار میں بھی گردش نظر آنی چاہیے"۔ اُس نے دلیل دی کہ جیسے ہی ہم ستاروں کے رُخ جاتے ہیں تو وہ الگ الگ نظر آتے ہیں اور اگر ان کے رُخ سے دور ہوتے ہیں تو وہ اکٹھے نظر آتے ہیں۔ اصل میں چاہے کچھ بھی ہو، سورج کے گرد 190 میلین میل کے مجوزہ سفر کے بعد کیا وجہ ہے کہ ستاروں میں ایک انچ کا بھی زاویہ کا اختلاف رونما ہی نہیں ہوتا؟ اس کا مطلب یہ ہی ہوا کہ ہم (زمین) ساکن ہیں۔"

قارئین دیکھ رہے ہیں کہ صاحبِ زیب نامہ نے کیسے ایک اور فلیٹ ارتھ کے اہم ثبوت کو اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنایا ہے۔ جبکہ اصل کتاب کا متن پڑھ کر قاری کو اِس بابت ایک اہم بات پتہ چل رہی ہے۔ اپنے خانہ ساز اور دجل و فریب سے بھرپور جواب میں موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ؛

☆(جواب: Tycho Brahe آج سے چار سو سال پہلے کے فلکیات دان ہیں، اس وقت کی معلومات اور آج کی معلومات میں زمین آسمان کا فرق ہے، ستاروں کی پوزیشن تبدیل کرنے کو Stellar parallax کہا جاتا ہے اور اس کا مشاہدہ زمین سے کیا جاسکتا ہے ،لیکن یاد رہے کہ ریاضی کے اصولوں کے تحت جو ستارہ جس قدر دُور ہوگا اس کی پوزیشن میں تبدیلی اتنی ہی کم ہوگی۔)

الجواب: قارئین ابھی ہم اوپر صاحبِ زیب نامہ کے لکھے جس لطیفے کا ذکر کر کے آئے ہیں وہ یہ ہے کہ: "Tycho Brahe آج سے چار سو سال پہلے کے فلکیات دان ہیں، اس وقت کی معلومات اور آج کی معلومات میں زمین آسمان کا فرق ہے، "پہلے اپنے اعتراض میں اُسے مشہور فلکی قرار دیا اور اپنے خانہ ساز جواب میں یہ لکھ دیا کہ: "اس وقت کی معلومات اور آج کی معلومات میں زمین آسمان کا فرق ہے، "اگر ایسی بات ہے تو صاحبِ زیب نامہ یہ بھی بتا دیتے کہ ٹیکو براہی کس بابت مشہور تھا؟۔ ہمیں یقین ہے کہ موصوف کبھی نہیں بتائیں گے۔ یہ کام بھی ہم کر دیتے ہیں۔

ٹیکو براہی اپنے دور کا مشہور فلکی تھا جس نے اپنی زندگی کی اہم ترین تحقیق آج کے سکہ رائج الوقت نظام شمسی کے رَد پر کی تھی، جسے ہیلیو سنٹرک ماڈل (Heliocentric Model) کہا جاتا ہے اور جس میں اِس نظام شمسی کے سارے مبینہ سیارے سورج کے گرد گردش کرتے ہیں، اپنی اُس اہم ترین تحقیق میں ٹیکو براہی نے دراصل یہ ثابت کیا تھا کہ سورج سمیت تمام چلنے والے ستارے زمین کے اوپر گردش کرتے ہیں۔ اور زمین مرکزِ کائنات ہے۔ اِس ماڈل کو جیوسنٹرک ماڈل (Geocentric Model) کہا جاتا ہے (اِس میں زمین کو مرکزِ کائنات مانا جاتا ہے) جسے عرفِ عام میں فلیٹ ارتھ / مسطحۃ الارض کہتے ہیں۔ ٹیکو براہی کا جیوسنٹرک ماڈل کچھ اِسطرح سے تھا کہ؛

زمین (Earth): مرکز تھی | عطارد (Mercury): پہلے مدار میں | زہرہ (Venus): دوسرے مدار میں |

سورج (Sun): تیسرے مدار میں | مریخ (Mars): چوتھے مدار میں | مشتری (Jupiter): پانچویں مدار میں | زحل (Saturn): چھٹے مدار میں

ہو سکتا ہے قارئین یہ سوچیں کہ باقی سیارے "جو دراصل گردش کرتے ستارے کہلاتے ہیں"، کدھر گئے۔ تو ہم عرض کر دیتے ہیں کہ موجودہ سوڈو سائنس کا مائی باپ ناسا پہلے ہی پلوٹو کو اِس مبینہ نظامِ شمسی سے خارج قرار دے چکا ہے۔ یورینس اور نیپچون نامی گردش کرتے ستارے ناسا کے مطابق وجود رکھتے ہیں کیونکہ ایک تو اِن کے مدار کی اصل سائنس کے ذریعے تصدیق کافی متنازعہ پائی گئی ہے دوسرا اِن کی بابت قدیم فلکیوں میں کافی اختلافِ رائے بھی پایا جاتا ہے جس کی بابت اُن کے ہاں قوی دلائل پائے جاتے ہیں۔ یہ دونوں گردش کرتے ستارے صرف ناسا کی CGI میں ہی مل سکتے ہیں باقی اِن کو ثابت کرنا کافی مشکوک پایا گیا ہے۔ اِسی وجہ سے ہم مسطحتین بھی اِن کی بابت کلام کم کرتے ہیں۔

ٹیکو براہی کا بنایا ہوا حقیقی جیوسنٹرک ماڈل جو اُس نے کئی سالوں کے باریک بینی سے کئے گئے مشاہدات کے بعد تیار کیا تھا؛

مزید یہ کہ ٹیکو براہی نے اپنے اِس جیو سنٹرک ماڈل کو کافی سالوں کی محنت شاقہ سے تیار کیا تھا۔ اپنے مشاہدات کے دوران ہی اُس نے پایا تھا کہ : "فرض کر لیں کہ دنیا سورج کے گرد گھومتی ہے، تو 6 مہینے کے بعد ستاروں کے اپنے مدار میں بھی گردش نظر آنی چاہیے"۔ اُس نے دلیل دی کہ جیسے ہی ہم ستاروں کے رُخ جاتے ہیں تو وہ الگ الگ نظر آتے ہیں اور اگر ان کے رُخ سے دور ہوتے ہیں تو وہ اکٹھے نظر آتے ہیں۔" یہ باتیں اُس نے کوئی تھیوری کے طور پر نہیں بلکہ اپنی سالوں کے مشاہدات کے بعد اپنی تحقیق کے طور پر جاری کی تھی۔ اِس سے پہلے وہ اپنے جیوسنٹرک ماڈل کو اپنے ڈنمارک کے بادشاہ کے سامنے پیش کرتا وہ پراسرار حالت میں مر گیا۔ پراسرار اِس لیے کہ اُس کے شاگردوں میں سے ایک بندے کا نام کیپلر تھا۔ جی ہاں یہ وہی موصوف کیپلر ہے جس نے بڑی چالاکی سے ٹیکو براہی کی ساری تحقیق کو چوری کیا اور اوپر ذکر کردہ جیوسنٹرک ماڈل میں سورج کی جگہ پر زمین کو فٹ کیا اور زمین کی جگہ پر سورج کو اور اُسے اپنی اور ٹیکو براہی کی مشترکہ تحقیق کے طور پر بادشاہ کے سامنے پیش کر دیا۔ جسے بادشاہ کی آشیر باد سے جاری کر دیا گیا اور موجودہ سکہ رائج الوقت ہیلیوسنٹرک ماڈل کی ابتداء ہوئی۔

کیپلر کی بابت ٹیکو براہی کے باقی شاگردوں کا مؤقف بھی کئی سائنسی جرنلز میں ملتا ہے کہ کیپلر مذہباً سورج کا پجاری اور ماسٹر فری میسن تھا۔ جس نے پوری منصوبہ بندی سے ٹیکو براہی کی تحقیق میں اُس کی مدد کی اور اُس کی ذہانت کا پورا فائدہ اُٹھایا جب یہ سب کام مکمل ہو گیا تو کیپلر نے ٹیکو کو زہر دے کر قتل کر دیا اور پوری تحقیق کو چوری کر کے اُس میں صرف ایک ایسی اہم تبدیلی کی جس سے پوری تحقیق کا نقشہ ہی بدل گیا۔ ٹیکو براہی نے اپنی تحقیق میں جس مقام پر سورج کو رکھا تھا کیپلر نے بڑی چالاکی سے اُس مقام پر زمین کر رکھ دیا اور زمین کو مرکزِ کائنات سے ہٹا کر سورج کی جگہ پر رکھ دیا۔ اور اپنا ماڈل پیش کر دیا۔ ٹیکو براہی کی تحقیق کی بنیاد پر یورپ میں اُسوقت کی اہم سلطنت ڈنمارک کے بادشاہ کی آشیر باد کے دم

پر پوری دُنیا نے زمین کو ہی مرکز مانتا تھا جبکہ ایسا نہ ہو سکا اور کیپلر کی منصوبہ بندی کی بدولت سکہ رائج الوقت ہیلیو سنٹرک ماڈل اُس وقت سرکاری طور پر جاری کروا دیا گیا۔

اگر کوئی کیپلر کی بابت یہ کہے کہ "سورج کے پجاری کی بات تو سمجھ آتی ہے مگر یہ فری میسن کب سے مذہب بن گیا؟" تو ہمارا جواب ہو گا کہ: جب آپ کیپلر کو ظاہری طور پر عیسائی مانے بیٹھے تھے تب وہ ساتھ میں فری میسنری اور سورج کے پجاریوں کا بھی حواری تھا تب کبھی آپ نے یہ سوال کیوں نہ کیا؟ یہ سچ ہے کہ فری میسن ایک مذہب ہے جس میں ظاہری طور پر اپنے مذہب سے تعلق رکھنے کی آزادی ہے مگر جو اصل ہے وہ کبھی عوام الناس کے سامنے نہیں آتا جب وہ اپنے اصل خدا ابلیس لعین کی پوجا کرتے ہیں۔اِس پر تفصیلاً بات پھر سہی!۔

اگر کوئی یہ کہے کہ ہم نے ٹیکو براہی اور کیپلر کی بابت اِس بات کا کوئی ثبوت نہیں دیا کہ کیپلر نے ایسا کچھ کیا تھا۔ تو ہمارا جواب ہو گا کہ؛ کم از کم اپنی سوڈو سائنس کی تاریخ ہی پڑھ لیں۔ یہ سارا بیان ہم نے آپ کی ہی سوڈو سائنس کی تاریخ سے دیا ہے۔ بس فرق اتنا سا کہ کہ ہم نے ٹیکو براہی کی بابت آپ کی نسبت زیادہ تحقیق کی تھی تو ہمیں وہ مواد آپ کی ہی سوڈو سائنس کی تاریخ میں نظر آ گیا تھا۔

موجودہ سوڈو سائنس کی تاریخ کے مطابق: "ٹیکو براہی نے سالوں پر محیط مشاہدات کے بعد جیو سینٹرک ماڈل تشکیل دیا تھا مگر وہ مکمل نہیں تھا۔ ٹیکو کی موت کے بعد اُس کے شاگرد کیپلر نے ٹیکو براہی کے اُس ماڈل میں مزید سدھار کیے اور زمین کے کائنات میں اصل مقام کی کھوج کر کے ہیلیو سنٹرک ماڈل کی بنیاد رکھی!"۔ یہ تھا سکہ رائج الوقت سوڈو سائنس کا ٹیکو براہی اور کیپلر کی بابت مؤقف۔اِس پر ہم صاحبِ زیب نامہ اور اُن کے ہمخیالوں سے ایک سادہ سا سوال کرنا چاہیں گے کہ: صاحبِ زیب نامہ کہے تو ٹیکو براہی کے دور میں اور آجکل کے دور میں بہت فرق ہو جاتا ہے، کیونکہ ٹیکو براہی زمین کو ساکن اور فلیٹ مانتا تھا اِس لیے؟۔ جبکہ ٹیکو براہی کی موت کے بعد (جو کہ ٹیکو کے دوسرے شاگردوں کے مطابق کیپلر نے ٹیکو براہی کو بڑی چالاکی سے زہر دیا تھا) اُس دور میں کیپلر آج کا سکہ رائج الوقت گلوب/ہیلیو سنٹرک ماڈل دے تب حالات میں کوئی فرق نہیں پڑتا؟۔ یہ تو وہ متضاد بیانی اور من کی مرضی اور ہٹ دھرمی ہے کہ جہاں میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو کے مترادف سائنس جیسے ایک اہم موضوع میں گلوبرز احباب کا بطور طرہ امتیاز یہ اجتماعی عمل دیکھنے کو ملتا ہے۔

یہ تو تھی کیپلر اور ٹیکو براہی کی تاریخ۔ اب ہم مصوف زیب نامہ کی طرف آتے ہیں کہ جناب نے وہی کیپلر والا کام کرتے ہوئے چالاکی دیکھائی کہ نہ تو اپنے قارئین کو اصل کتاب کا نام بتانا گوارا کیا اور نہ ہی اصل کتاب کا متن دکھایا۔ جبکہ موصوف لکھتے ہیں کہ آج کی اور اُس وقت کی معلومات میں بہت فرق ہے۔ جناب سوال تو یہ ہے کہ صاحبِ زیب نامہ معلومات کسے کہتے ہیں؟۔ وہ جس کے آگے یہ لکھا ہو کہ "سائنسدان کہتے ہیں کہ" اور پھر آگے جس طرح کی مرضی یا واہی لکھی ہو آپ جیسے احباب نے سچ مان لینا ہوتا ہے؟۔ یا وہ معلومات جنہیں کوئی بھی پرکھ سکے، دوبارہ سے کر کے دیکھا سکے کہیں بھی اُس کو تجربہ کر کے ثابت کر سکے۔ جو کہ اصل سائنس کا پراسیس ہے۔ اب یہ بات موصوف زیب نامہ ہی بتا سکتے ہیں جو ہمیں ہمارے اِس دجل وفریب سے بھرپور زیب نامہ کے تعاقب کے اعلان کے دن ہی بلاک کر کے میدان سے بھاگ گئے تھے۔ یا قارئین یہ فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کس نے کس پر جھوٹ وفریب کاری کا جال بُنا ہے؟۔

صاحب زیب نامہ اپنے دجل وفریب سے بھرپور جواب میں ایک اور لطیفہ لکھتے ہیں کہ: " ستاروں کی پوزیشن تبدیل کرنے کو Stellar parallax کہا جاتا ہے اور اس کا مشاہدہ زمین سے کیا جاسکتا ہے ،لیکن یاد رہے کہ ریاضی کے اصولوں کے تحت جو ستارہ جس قدر دُور ہوگا اس کی پوزیشن میں تبدیلی اتنی ہی کم ہوگی۔)"۔اگر Stellar parallax کا مشاہدہ زمین کے کیا جاسکتا ہے تو ہم چاہیں گے کہ قارئین اِس بابت صاحبِ زیب نامہ سے رابطہ کر کے وضاحت طلب کریں پھر ہی ہم اُس پر مزید کلام کر سکیں گے۔ کیونکہ یہ موقف فری میسونک سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن پر مبنی ہے تو ہم چاہیں گے کہ اگر مستقبل میں صاحبِ زیب نامہ یا اُن کے حواری جنہوں نے چیچہ گیری میں کوئی کسر نہ اُٹھا رکھی تھی جب موصوف یہ دجل وفریب کا بازار گرم کر رہے تھے، وہ قارئین کو کوئی وضاحت دیں۔ اور موصوف کا یہ کہنا کہ: " لیکن یاد رہے کہ ریاضی کے اصولوں کے تحت جو ستارہ جس قدر دُور ہوگا اس کی پوزیشن میں تبدیلی اتنی ہی کم ہوگی۔" یہ کونسی ریاضی کا اصول ہے؟۔

اصل ریاضی یا فری میسونک سوڈو ریاضی؟۔ اگر قارئین اِن تین چیزوں کا تقابلی جائزہ لیں تو صاحبِ زیب نامہ کا پول خود بخود کھل جاتا ہے۔ ایک صاحبِ زیب نامہ کا اعتراض دوسرا اصل کتاب کا متن تیسرا صاحبِ زیب نامہ کا خانہ ساز جواب۔ یہ تینوں چیزیں قارئین تقابلہ کے لیے پڑھ لیں اور ہمارا الجواب اُن کے بعد پڑھیں قارئین کو ساری بات خود بخود سمجھ آ جائے گی۔

موصوف کی کمال درجے کی علمی خیانت کا عملی مظاہرہ دیکھیے اور موصوف کا اگلا اعتراض پڑھیے؛

☆(اعتراض 20: اگر زمین واقعی سپن کر رہی ہے تو آسمان کی جانب عموداً اُچھالے جانے والی چیز کو تھوڑے فاصلے پر گرنا چاہیے!)

یہ تو تھا موصوف کا خانہ ساز اعتراض اب ہم کتاب کا اصل متن دیکھتے ہیں؛

" ثبوت نمبر 20: اگر زمین مسلسل مشرق کے رُخ 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کر رہی ہوتی تو بالکل عمودی طور توپ سے داغے جانے والے گولے کو توپ سے کچھ مغرب میں گرنا چاہیے تھا۔ اصل میں جب بھی اِس کی کوشش کی گئی تب ہی عمودی داغا جانے والا گولا جو کہ 14 سیکنڈ تک اوپر جاتا رہا اور نیچے بھی 14 سیکنڈ تک آتا رہا تو اُسے توپ سے کچھ 2 فٹ مغرب کی طرف زمین پر گرنا چاہیے مگر اکثر گولے داغے جانے کے بعد توپ کے عین دھانے پر ہی واپس گرے۔"

یہ تو تھا اصل کتاب کے متن۔ اب ہم صاحبِ زیب نامہ کے اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: چونکہ فلیٹ ارتھرز زمین کے گھومنے کے ساتھ ساتھ کشش ثقل پر بھی یقین نہیں رکھتے یہی وجہ ہے کہ ایسے عجیب و غریب سوالات سُننے کو ملتے ہیں۔زمین پر موجود ہر ذرہ زمین کے ساتھ ساتھ سپن کررہا ہے! لہٰذا اچھلنے کودنے سے ہم کہیں اور چلے جائیں ایسا نہیں ہوسکتا اور ایسا بھی نہیں ہوسکتا کہ آپ اپنے بچے کو ہوا میں اچھالیں اور زمین کے گھومنے کے باعث وہ دوسرے محلے میں جا کر گرے۔اس کے لئے ہمیں frame of reference اور کشش ثقل کے متعلق سمجھنا پڑے گا۔اس کی مثال ہم بس میں سفر کے دوران لے سکتے ہیں کہ جب بس چل رہی ہوتی ہے تو ہمارا جسم بس کے ساتھ interaction میں رہتا ہے اور اسی رفتار سے سامنے کی جانب move کررہا ہوتا ہے لیکن جیسے ہی بس کو بریک لگتی ہے تو چونکہ ہمارا جسم motion میں ہوتا ہے لہٰذا ہمیں شدید جھٹکا لگتا ہے۔اسی خاطر اگرکبھی زمین کو اچانک بریک لگ گئی تو ہم سب اڑ کر خلاء میں پہنچ جائیں گے۔آپ frame of reference کا عملی مظاہرہ 180 کی رفتار سے چلتی گاڑی میں سگریٹ پی کر بھی کرسکتے ہیں ، سگریٹ کا دھواں ویسے ہی اوپر اٹھے گا جیسے کھڑی گاڑی میں اٹھ رہا۔اگر سگریٹ کی مثال پسند نہیں تو تیز رفتار سے چلتی بس یا ٹرین میں گیند اوپر اچھالیں ، گیند آپ کے ہاتھ میں واپس آئے گی !)

الجواب: صاحبِ زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: "چونکہ فلیٹ ارتھرز زمین کے گھومنے کے ساتھ ساتھ کشش ثقل پر بھی یقین نہیں رکھتے یہی وجہ ہے کہ ایسے عجیب و غریب سوالات سُننے کو ملتے ہیں۔"اِس کا جواب ہم دلائل کے ساتھ کششِ ثقل کی نفی میں لکھ آئے ہیں مزید اِس علمی تعاقب میں اپنے اپنے مقامات پر اِس پر بات ہوتی رہے گی۔ یہ کہنا کہ: "ایسے عجیب و غریب سوالات سُننے کو ملتے ہیں"، موصوف کی اپنے قارئین کو دھوکہ دینے کی ایک اور سعی ہے۔ اگر صاحبِ زیب نامہ اور اُن جیسے احباب کریں تو دلیل، ہم کریں تو عجیب و غریب سوال، یہ من مانی نہیں تو اور کیا ہے ؟۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں کہ: " زمین پر موجود ہر ذرہ زمین کے ساتھ ساتھ سپن کررہا ہے! "ہم پہلے اِس کا ادھر ہی رد کرنا چاہیں گے۔ اگر زمین بھی گھوم رہی ہوتی اور اُس کے ساتھ ہر ذرہ بھی گھوم رہا ہوتا تو ہم عام زندگی میں کئی ایسے مشاہدات کرتے رہتے ہیں جن میں اِس بات کی نفی ہوتی ہے۔ اگر زمین گھوم رہی ہے تو پہلے اُس کی دلیل دینا ہوگی بنا دلیل بات ردی ہوتی ہے۔ ہم صاحبِ زیب نامہ کے دجل کے رد میں اصل کتاب سے Airy اور Michelson-Morley and Sagnac کا متن بھی پیش کر آئے ہیں اور اپنے الجواب میں بھی اِس بات کا رد کر آئے ہیں کہ زمین ساکن ہے۔ ہم اپنے قارئین کو یہ بھی دکھانا چاہیں گے کہ:

اگر زمین 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھوم رہی ہے تو کیسے ممکن ہے کہ آتش فشاں کے پھٹنے کے بعد کئی کئی ہفتوں تک اُس سے نکلی راکھ جو مائیکرو ملی میٹر تک باریک ہوتی ہے، وہ ہوا میں ہی اُڑتی رہے؟۔ سوال کا جواب قارئین کی نظر کرتے ہیں اور آگے بڑھتے ہیں۔

صاحب زیب نامہ لکھتے ہیں:" لہٰذا اچھلنے کودنے سے ہم کہیں اور چلے جائیں ایسا نہیں ہوسکتا اور ایسا بھی نہیں ہوسکتا کہ آپ اپنے بچے کو ہوا میں اچھالیں اور زمین کے گھومنے کے باعث وہ دوسرے محلے میں جا کر گرے۔" ٹھٹہ اور تضحیک موصوف زیب نامہ کا اپنے دجل وفریب سے بھرپور زیب نامہ میں طرہ امتیاز رہا ہے۔ ہم اِس کے جواب میں یہی کہیں گے کہ حقیقتاً اگر زمین گھوم رہی ہوتی تو ایسا ہی ہونا تھا۔ نہ کبھی ایسا ممکن ہونا تھا کہ ایک علاقے میں شدید حبس لگا ہو اور دوسرے علاقے میں بہترین ہوا چل رہی ہو۔ ہمارے علمی تعاقب میں یہ بات دلیل کے ساتھ آگے اپنے مقام پر آ رہی ہے۔ موصوف کا یہ کہنا کہ:" اس کے لئے ہمیں frame of reference اور کشش ثقل کے متعلق سمجھنا پڑے گا۔اس کی مثال ہم بس میں سفر کے دوران لے سکتے ہیں کہ جب بس چل رہی ہوتی ہے تو ہمارا جسم بس کے ساتھ interaction میں رہتا ہے اور اسی رفتار سے سامنے کی جانب move کررہا ہوتا ہے لیکن جیسے ہی بس کو بریک لگتی ہے تو چونکہ ہمارا جسم motion میں ہوتا ہے لہٰذا ہمیں شدید جھٹکا لگتا ہے۔اسی خاطر اگرکبھی زمین کو اچانک بریک لگ گئی تو ہم سب اڑ کر خلاء میں پہنچ جائیں گے۔" اپنے قارئین کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔ فریم آف ریفرنس بھی کشش ثقل کی طرح سوڈو سائنس کا بنایا ہوا ایک جادو ہے جو گلوب پر آئے تو بنا کسی فیزیکل بیریئر کے کام کرتا ہے مگر مثال دینے کا کہا جائے تو فوراً کسی بس یا ٹرین کی مثال دے دی جاتی ہے۔ مگر ہم صاحبِ زیب نامہ جیسے افراد کی طرح ہوا میں بات نہیں کرتے ہم اُس کے لیے وہ صادق دلیل دیتے ہیں جو قابل فہم بھی ہو اور کوئی بھی آسانی سے اُسے سمجھ سکے۔ موصوف کی بابت ہم لکھ آئے ہیں کہ کششِ ثقل جادو ہے جو ہمیں گلوب سے چپکا کر تو رکھ سکتا ہے مگر چلنے بھی دیتا ہے!۔اِس پر ہم بہت سیر حاصل گفتگو کر آئے ہیں اور مزید متعلقہ مقام پر کرتے رہیں گے۔

یہ کہنا کہ:" جب بس چل رہی ہوتی ہے تو ہمارا جسم بس کے ساتھ interaction میں رہتا ہے اور اسی رفتار سے سامنے کی جانب move کررہا ہوتا ہے لیکن جیسے ہی بس کو بریک لگتی ہے تو چونکہ ہمارا جسم motion میں ہوتا ہے لہٰذا ہمیں

شدید جھٹکا لگتا ہے۔"اِس میں ایک بات ٹھیک ہے اور دوسری غلط۔ جو ٹھیک ہے وہ یہ کہ ہمارا جسم واقعی اُس بس یا ٹرین کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہوتا ہے۔ جو غلط ہے وہ یہ کہ: جب اُن کو بریک لگتی ہے، چونکہ ہم اُن کے فیزیکل جسم کے اندر بیٹھے ہوتے ہیں تو بریک سے جو جھٹکا ٹرین یا بس کے جسم کو لگتا ہے وہی جھٹکا ہمیں بھی لگتا ہے۔ اتنی سی عام فہم بات کو اتنا الجھایا ہی اِس لیے جاتا ہے کہ لوگ سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن پر اپنا ایمان مضبوط رکھیں اور کوئی عقلی توجیح مت مانگیں جہاں عقلی توجیح مانگ لی تو موصوف زیب نامہ کی طرح طعن و تشنیع کے نشتر برسانا شروع ہو جاتے ہیں۔

ہم اِس پر پاکستانی بسوں یا ٹرینوں کی مثال نہیں دینا چاہیں گے۔ کہ جن میں ہم باآسانی کھڑے بھی نہیں ہو سکتے اور ایسی ایسی ذات کے لگاتار جھٹکے لگ رہے ہوتے ہیں کہ جب مسافر اُن سے اُترتا ہے تو اُس کو کافی دیر تک وہ لرزہ اپنے جسم میں محسوس ہوتا رہتا ہے۔ ہم سمجھنے کے لیے بات کرتے ہیں جاپانی بلٹ ٹرینز کی۔ جن کی اوسط رفتار 260 میل فی گھنٹہ قریباً ہوتی ہے۔ اُن کے اندر بیٹھا ہوا مسافر بہتر آرام سے وہ سب کر سکتا ہے جو مصوف زیب نامہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر جو نہیں کر سکتا وہ یہ کہ کوئی اُن ٹرینوں کی چھت پر بیٹھ کر دیکھائے جو اُس کا حشر 260 میل فی گھنٹہ کی طوفانی رفتار پر ہو گا قارئین اِس تصویر کی مدد سے سمجھ سکتے ہیں؛

1- فائٹر جیٹ پائلٹ ٹریننگ کے دوران 9 جی یا اُس سے پہلے ہی اکثر دباؤ کی وجہ سے بے ہوش ہو جاتے ہیں۔

2- ہم زمین پر ہیں اور بنا کسی فیزیکل بیریئر کے ہم بہت آرام سے ایک ایسے جادوئی گلوب پر رہ رہے ہیں جو نا صرف مبینہ طور پر 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اپنے محور پر گھوم رہا ہے بلکہ اور بھی کئی طرح کی مضحکہ خیز اور طوفانی رفتاروں کے سات کی جہتوں اور مختلف رفتاروں کے ساتھ کائنات میں بھاگے جا رہا ہے۔

3- اگر ایرل ایٹم نامی تیز رفتار گاڑی کے ماڈل میگنم کو کوئی ڈرائیو کر رہا ہو جس کے آگے کی طرف کوئی ونڈ سکرین نہیں لگی ہوتی تو اُس کا حال 155 میل فی گھنٹہ کی رفتار پر کیا ہونا تھا۔ کہ اُس میں بھی کوئی فیزیکل بیریئر نا تھا تو ڈرائیو کا بُرا حال ہو گیا۔

4- جبکہ کسی اچھے تربیت یافتہ کتے کہ سر پر کافی کا مگ رکھ دیا جائے تو وہ بڑے آرام سے 1،000 میل فی گھنٹہ کی طوفانی رفتار سے گھومتے گلوب پر باآسانی چل کر دیکھا سکتا ہے۔

اِس تصویر اور ہمارے لکھے 4 پوائنٹس سے یہ سارا فریم آف ریفرنس کے دھوکے کا پول باآسانی کھل جاتا ہے اور اگر کوئی صاحب بصیرت اِن باتوں پر غور کرے تو وہ ساری بات کی اصلیت سمجھ جاتا ہے؛ اگر فیزیکل بیریئر ہو تو یہ ممکن ہوتا ہے کہ ہم تیز رفتار پر بھی پرسکون رہ سکتے ہیں لیکن اگر فیزیکل بیریئر ہی موجود نہ ہو تو یہ دعویٰ از خود خارج ہو جاتا ہے۔ جیسے جاپانی ٹرین میں تو پرسکون سفر میسر ہے مگر ہم چاہیں گے کہ صاحبِ زیب

نامہ پاکستانی ٹرین میں آرام سے چائے پی کر ہی دکھادیں۔ کہ اِدھر چائے بھی ٹرین میں دورانِ سفر بڑے حساب سے پینی پڑتی ہے۔ یہی بات بسوں پر بھی لاگو ہے گاڑیوں پر تو اولی لاگو ہے کہ ہم اُن میں دوران سفر آرام و سکون سے محدود افعال تبھی انجام دے سکتے ہیں کہ روڈ بہترین ہو، ریل ٹریک بہترین ہو اور گاڑی اور ٹرین کا سسپنشن بہترین ہو۔ اگر کوئی یہ کہے کہ زمین کا ماحول اُس کا فیزیکل بیریئر ہے اور ویکیوم چیمبر کی توجیح کرنے کی کوشش کرے تو اُس کی توجیح اُس کا رد ہے کہ ویکیوم چیمبر میں بہترین اور طاقتور فیزیکل بیریئر ہوتا ہے۔ جس کے اندر ویکیوم پیدا کر کے تجربات کیے جاتے ہیں اگر زمین کا ماحول زمین ہی فیزیکل بیریئر ہے تو وہ فیزیکل نہیں انوزیبل ہو گیا جو نظر نہیں آتا اور کششِ ثقل کی طرح کا ایک اور جادو بن گیا۔ جبکہ سوڈو سائنس کا یہ بھی دعوی ہے کہ وہ خلاء میں جاتے ہیں اور واپس بھی آتے ہیں۔ تو اِس مقام پر ہم قارئین کی نذر یہ سوال کرنا چاہیں گے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ کسی ویکیوم چیمبر میں کوئی سوراخ ہو اور اُس ویکیوم چیمبر میں اُس کا ماحول بھی برقرار رہے اور ساتھ میں ہم اُس کے آر پار بھی جا سکیں؟ یقیناً جواب نفی میں ہو گا۔ اگر یہ کہا جائے کہ زمین کا ماحول ہی زمین کا فیزیکل بیریئر ہے تو فیزیکل کی تعریف پر صادق آنا چاہیے۔ اگر زمین کا ماحول ویکیوم چیمبر سے تعبیر کیا جائے تو سوڈو سائنس کی مبینہ اور جعل سازی پر مبنی اسپیس سائنس اپنے آپ ہی اپنا رد کرا دیتی ہے۔ ہم یہ ساری اشکالات اپنے قارئین کی نظر کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں کہ: " اسی خاطر اگر کبھی زمین کو اچانک بریک لگ گئی تو ہم سب اڑ کر خلاء میں پہنچ جائیں گے۔" اگر زمین گھوم رہی ہوتی تو اُس کا پہلے ثابت کرنا ہوتا نہ کہ ہم اِس پر چلے جائے کہ کبھی بریک لگ گئی تو سب اُڑ کر خلا میں پہنچ جائیں گے۔ ایک سادہ سا تجربہ جو باآسانی قارئین خود سے بھی کر کے دیکھ سکتے ہیں وہ کچھ اِس طرح سے ہے؛

اگر آپ کسی بھی ٹینس بال کو لے کر اُسے پانی میں اچھی طرح بھگو لیں اور اُسے کسی بھی طرح کسی بھی رفتار سے گھمائیں تو یہی ہو گا جو اوپر تصویر میں نظر آ رہا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ پانی کسی بھی شے پر بنا کسی فیزیکل بیریئر کے صرف اُس کے گھومنے کی وجہ سے ہی اُس سے چپکا رہے۔ جبکہ اگر کوئی فیزیکل بیریئر بھی ہو تو پھر بھی کوئی شے کسی گیند یا گلوب کے محض گھومنے کی وجہ سے اُس سے کبھی بھی نہیں چپک سکتی ہے۔ بات وہ کی جائے جو ثابت بھی کی جا سکے۔ جبکہ بات سارے زمین کے ایک ایک ذرے کی ہو رہی ہے۔

سوڈو سائنس گلوب کے گھومنے کو کشش ثقل کی وجہ قرار دیتی ہے اور جو توجیح کرتی ہے وہ ملاحظہ فرمائیں؛
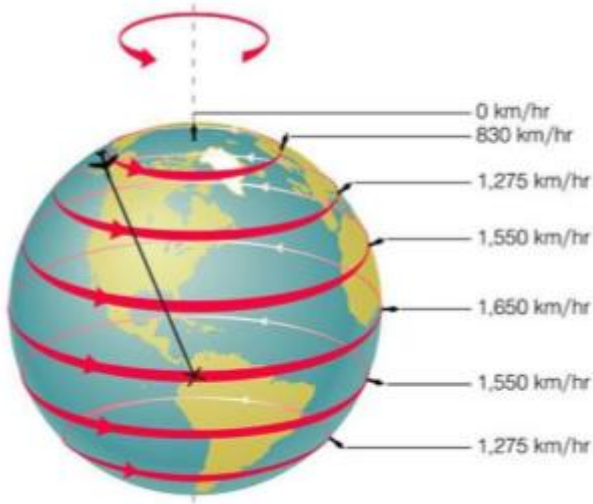
لگائی گئی تصویر عین سوڈو سائنس کے بتائے ہوئے کششِ ثقل کے معیار کے عین مطابق ہے۔ اب اِس پر سوال ہے کہ اگر گلوب کی خطِ استواء پر سب سے زیادہ رفتار ہے تو وہاں سب سے زیادہ کشش ثقل ہونی چاہیے اور گلوب کے قطبین پر جہاں رفتار صفر ہے وہاں بالکل نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ سوڈو سائنس کا دعوی ہے کہ کشش ثقل گلوب کے 1000 میل فی گھنٹہ گھومنے کی وجہ سے ہے اور یہی فرمان صاحبِ زیب نامہ کا بھی تھا کہ اگر زمین کو بریک لگ گئی تو ہم سب خلاء میں پہنچ جائیں گے۔ تو کیسے ممکن ہے کہ کشش ثقل جس کو گلوب کے گھومنے کی وجہ سے کہا جاتا ہے وہ زمین پر ہر جگہ ایک جیسی ہی ملے؟ جبکہ حقیقت میں سوڈوس سائنس کا ماڈل گلوب پر گھومنے کی رفتار کی جو رفتاریں بتا رہا ہے وہ اِس بات پر صادق نہیں آتیں۔ مزید آگے اپنے مقام پر ہم اِس پر اور نقد کریں گے ابھی کے لیے ہم اپنے دلائل قارئین کی نظر کرتے ہیں کہ وہ فیصلہ کریں کہ کیا حقیقت ہے اور کیا افسانہ؟۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " آپ frame of reference کا عملی مظاہرہ 180 کی رفتار سے چلتی گاڑی میں سگریٹ پی کر بھی کرسکتے ہیں ، سگریٹ کا دھواں ویسے ہی اوپر اٹھے گا جیسے کھڑی گاڑی میں اٹھ رہا۔ اگر سگریٹ کی مثال پسند نہیں تو تیز رفتار سے چلتی بس یا ٹرین میں گیند اوپر اچھالیں ، گیند آپ کے ہاتھ میں واپس آئے گی "اپنے آپ میں موصوف کا رد ہے مزید ہم یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ایریل ایٹم کے میگنم ماڈل کی بات ہم دیکھ آئے ہیں کہ جس میں سامنے کی جانب کوئی ونڈ سکرین نہیں تھی موصوف سے ہماری خصوصی درخواست ہے کہ کسی ایسی گاڑی میں ہمیں سگریٹ پی کر دیکھائیں۔ فریم آف ریفرنس کا براہ راست تعلق فیزیکل بیرئیر اور میڈیم جیسے ویریئبلز سے ہے۔ خالی یہ کہہ دینا کہ گاڑی میں سگریٹ پی کی دیکھیں جہالت پر مبنی مؤقف اور قارئین کی آنکھوں میں دجل وفریب کا دھول جھونکا ہو گا۔

افسوس ہوتا ہے دیکھ کر سگریٹ نوشی جیسے بری عادت اگر موصوف کو ہے بھی تو اُس کی تشہیر کی کیا ضرورت تھی۔ موصوف کو کیا الہام ہوا تھا کہ میرے تمام قارئین سگریٹ نوشی کرتے ہیں؟۔ اِس جملے سے بھی موصوف کے علمی قد کا واضح پتہ چل رہا ہے جو اپنی بُری ذاتی عادات کو اپنے کلام میں بطور توجیح لکھ رہا ہو وہ کتنا الفاظ و توجیحات سے خالی ہو گا۔ قارئین اِس پر خود ہی جواب اخذ کر سکتے ہیں۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " اگر سگریٹ کی مثال پسند نہیں تو تیز رفتار سے چلتی بس یا ٹرین میں گیند اوپر اچھالیں ، گیند آپ کے ہاتھ میں واپس آئے گی " ہم چاہیں گے کہ قارئین خود سے اِسے کر کے دیکھیں کہ ایسا کتنی بار ہوتا ہے اور کتنی بار نہیں۔ مزید ادھر بھی وہی فیزیکل بیرئیر والی بات آجاتی ہے۔ ہم چاہیں گے کہ اِسی کام کا عملی نمونہ موصوف زیب نامہ ایریل ایٹم جیسی کسی بھی چھت کے بغیر گاڑی میں کر کے دیکھا دیں۔ یہ بات موصوف کے پورے خانہ ساز جواب نمبر 20 کا مدلل رد ہے۔ ہم چاہیں گے کہ قارئین پوری توجہ سے موصوف کے خانہ ساز جواب نمبر 20 کو

بار بار پڑھیں کیونکہ آگے کتاب میں موصوف نے اِسی کو اپنے دجل کی بنیاد بنا کر پیش کرنے کی کوششِ لا حاصل کی ہے۔ اور ہمارے پیش کردہ اصل کتاب کے متن کو بھی پوری طرح سمجھیں کہ اگر زمین گلوب ہوتی تو کیا ہوتا؟۔

موصوف زیب نامہ رقمطراز ہیں؛

☆(اعتراض 21: اگر زمین سپن کررہی ہوتی تو گرم غبارے اور ہیلی کاپٹرز صرف فضا میں کھڑے اپنے مقامات پر پہنچ جاتے۔)

اب ہم اصل کتاب کا متن بھی دیکھتے ہیں کہ وہاں کیا لکھا ہے؛

"ثبوت نمبر 21: اگر زمین مسلسل مشرق کے رُخ 1000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کر رہی ہوتی تو ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ ہیلی کاپڑ اور گرم ہوا کے غبارے ہوا میں بلند ہوتے اور انتظار کرتے اُن کی منزل خود بخود اُن تک آ جاتی!۔"

موصوف نے اپنے لکھے اعتراض کے جواب میں کچھ یوں لکھا ہے؛

☆(جواب: اعتراض نمبر 20 میں اس کا جواب دیکھیئے۔)

الجواب: شائید موصوفِ زیب نامہ تھک گئے تھے یا اُن کے پاس دلائل ختم ہو گئے تھے جو اِس مقام پر اپنے 21 نمبر اعتراض کے جواب میں اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 20 کا جواب دیکھنے کا کہہ گئے۔ چونکہ موصوف نے 20 نمبر کو دیکھنے کا کہا ہے اور مزید کچھ نہیں لکھا تو ہم خود اپنی طرف سے اِس مقام پر کچھ لکھنا مناسب نہیں سمجھتے۔ ہم اپنے قارئین سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارا بھی 20 نمبر کا الجواب ملاحظہ فرمائیں جہاں پر صاحبِ زیب نامہ کے دجل وفریب کے تار و پود ہم نے دلائل کے ساتھ بکھیر دیے تھے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 22: Red Bull Stratosphere Drive کے دوران کھلاڑی غبارے سے بندھے کیپسول میں مسلسل تین گھنٹے نیو میکسیکو کے اوپر فضاء میں بلند ہوتا رہا، اسے چھلانگ لگانے پر 4 ہزار کلومیٹر دور لینڈ ہونا چاہیے تھے مگر وہ چند درجن کلومیٹر دُور لینڈ ہوا۔)

موصوف کو اپنا فریب نامہ جاری کرنے کی اتنی جلدی تھی کہ شائد یہ املاء کی غلطی ہو گئی کہ Dive کو Drive لکھ گئے۔ ہم اِس پر موصوف کو مارجن دے کر کتاب کا اصل متن اپنے قارئین کے کو پیش کرتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 22: اگر زمین مسلسل مشرق کے رُخ 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کر رہی ہوتی، تو ریڈ بُل کے زیرِ اہتمام stratosphere سے چھلانگ میں، Felix Baumgartner 3 گھنٹے تک نیو میکسیکو کے اوپر فضاء میں بلند ہوتا رہا۔ اُسے مغرب میں 2،500 میل کی دوری پر بحرِ الکاہل میں لینڈ ہونا چاہیے تھا۔ مگر بجائے اِس کے وہ اپنے ٹیک آف پوائنٹ سے کچھ درجن میل دور مشرق میں لینڈ ہوا۔ (پوری ویڈیو یوٹیوب پر دیکھیئے اور سوچئے!)"

صاحبِ زیب نامہ اگر اپنے قارئین کو آزادی سے تحقیق کرنے کی دعوت دیتے اور پوری طرح اصل کتاب کا متن بھی دیکھاتے تو اِس علمی تعاقب کے حالات کچھ اور ہوتے اور ہم کسی اور طرح سے لکھ رہے ہوتے۔ مگر چونکہ موصوف نے ہمارا کام بڑھایا ہے تو ہم موصوف کے لیے دعا گو ہیں کہ اللہ اُن سمیت ہم سب پر رحم فرمائے! ۔ ہمارا کام بڑھانے کا ہمیں ہی یہ فائدہ ہوا ہے کہ ہمیں اپنی ترجمہ کردہ کتاب میں جہاں جہاں پر علمی تشنگی محسوس ہوتی تھی اُس پر پورے اسلوب سے لکھنے کا موقع خود بخود مل گیا ہے۔ ہم اِس پر صاحبِ زیب نامہ کا شکریہ ادا کرتے ہیں۔

موصوف اپنے اعتراض کے بعد جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: اس کا جواب اعتراض نمبر 20 میں دیا جاچکا ہے کہ ہم سب زمین کے ساتھ اس کے frame of reference میں بندھے ہیں۔)

الجواب: موصوف نے حسبِ سابق اکتاہٹ کا اظہار کرتے دوبارہ اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 20 کے جواب کا لکھا ہے تو اِس پر ہم کوئی کلام اِس مقام پر کرنے کی بجائے اپنے قارئین کو ہمارے 20 نمبر کے الجواب پر مراجع کی درخواست کرتے ہیں۔مزید موصوف کا یہ کہنا کہ: "ہم سب زمین کے ساتھ اس کے frame of reference میں بندھے ہیں"اِس کا بھی مدلل رد ہم اپنے الجواب نمبر 20 میں کر چکے ہیں۔ مزید یہ کہ اگر ساری کھیل فریم آف ریفرنس کا ہی ہے تو سوڈو سائنس کی اِس توجیہ کو ہم جادو سے تعبیر کریں گے کہ جس کے ہوتے مبینہ اسپیس ٹیکنالوجی کا دعوی تو کیا جاتا ہے مگر جب ہم مسطحتین اُس پر ویکیوم چیمبر والی بات کی بابت یا کسی بھی عقلی توجیح کی بابت سوال کرتے ہیں تو بجائے دلیل دینے کہ ہمیں طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔جس کا ایک ہی مطلب ہے کہ سوڈو سائنس کے ماننے والوں اور صاحبِ زیب نامہ جیسے احباب کے پاس دینے کے لیے کوئی دلیل نہیں ہے بس کششِ ثقل اور فریم آف ریفرنس جیسی جادوئی باتوں کا حوالہ دے کر جان چھڑانے کی سعی کی جاتی ہے۔
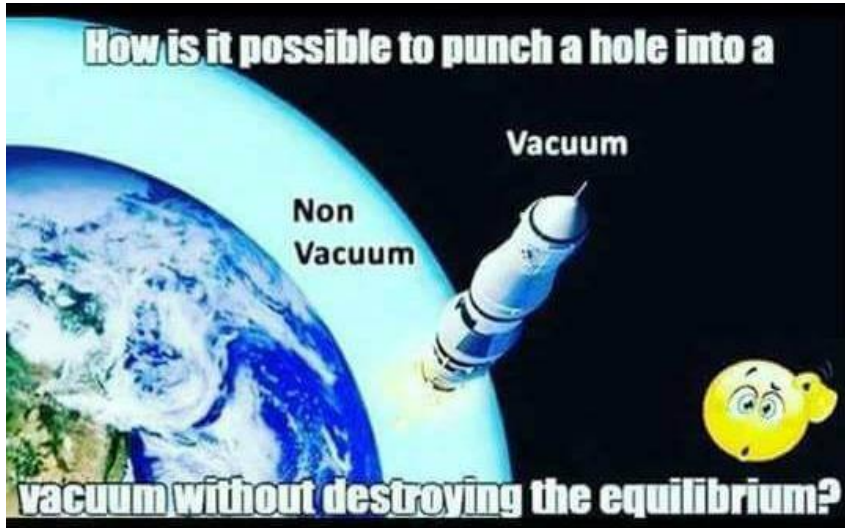
صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 23: کشش ثقل صرف ایک دھوکہ ہے۔اگر زمین سپن کررہی ہوتی تو فضا، بارش، اولے الغرض تمام اشیاء ایک خاص مقام پر نہ رہ سکتیں۔)

اب ہم اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 23: دنیا کو گلوب ماننے والے اکثر یہ دعوی کرتے ہیں کہ کششِ ثقل جادوئی اور نا قابل فہم طور پر زمین کے پورے Lower-atmosphere کو کامل ہم آہنگی کے ساتھ اور نا معلوم اونچائی تک (atmosphere) کو بھی ساتھ لیے محوِ گردش ہے، جہاں بتدریج تیزی سے گھومتے atmosphere کی وجہ سے نہ کوئی گردش محسوس ہوتی ہے نہ ہی کششِ ثقل اور نہ ہی لا محدود خلاء۔ یہ سمجھ میں نہ آنے والا نظریات غلط ثابت ہو چکے ہیں، حلانکہ اگر گردش کرتی زمین اور (اُسکے ساتھ محوِ گردش) ماحول (atmosphere) دونوں لگاتار 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے محوِ گردش ہوتے تو بارش، آتش بازی، پرندے، اُڑنے والے حشرات، بادل، دھواں اور ہوائی جہاز اور دوسرے اجسام کسی اور انداز میں ہی نظر آتے۔"

موصوف نے دوبارہ اپنے زیب نامہ کے اِس مقام پر اپنے قارئین کو صریح دھوکہ دیا ہے اور اصل کتاب کا بہت اہم اور دلائل سے بھرپور ثبوت نمبر 23 چھپا کر اپنی خانہ سازی سے اعتراض کو گھڑ کر اُس کا جواب کچھ یوں دیا ہے؛

☆(جواب: جب کشش ثقل کو دھوکا ہی کہنا ہے تو پھر آپ جو چاہیں دعویٰ کرلیں۔یاد رہے یہ دعوے وہ لوگ کررہے ہیں جن کی سائنس محض کمرے میں بیٹھ کر اپنی آنکھوں دیکھی اشیاء کو مشاہدہ کرنے تک محدود ہے۔ بہرحال زمین کے ساتھ ساتھ اس کی atmosphere، ہوائیں، بادل ، ہر چیز سب اسی رفتار سے زمین کے frame of reference کے ساتھ motion میں ہیں لہٰذا یہ بے جا اعتراض ہے۔)

الجواب: جب ہم دلائل سے کششِ ثقل کو ایک دھوکہ کہہ ہی نہیں رہے بلکہ ثابت بھی کر رہے ہیں تو موصوف اُن دلائل پر سیر حاصل نقد کی بجائے کیوں اپنی کی ہوئی حرکات کو ہم پر منطبق کر رہے ہیں؟۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " یاد رہے یہ دعوے وہ لوگ کررہے ہیں جن کی سائنس محض کمرے میں بیٹھ کر اپنی آنکھوں دیکھی اشیاء کو مشاہدہ کرنے تک محدود ہے۔" یہ بات موصوف کی اور اُن کی سوڈو سائنس کی بابت نیکولا ٹیسلا نے بہت پہلے کہہ دی تھی جو موصوف نے شائید چوری کر کے اپنے خانہ ساز اعتراض میں ہمارے خلاف لکھ ڈالی وہ کچھ یوں تھی کہ؛
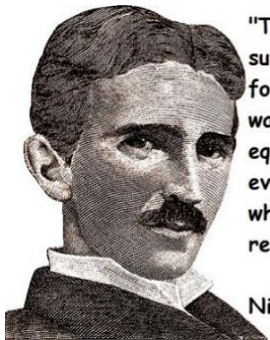
"Today's scientists have substituted mathematics for experiments, and they wander off through equation after equation, and eventually build a structure which has no relation to reality."

Nikola Tesla

"آج کے دور کے سائنسدانوں نے ریاضی کو تجربات کا نعم البدل بنالیا ہے، وہ ریاضی کی مساوات در مساوات کی خاک چھانتے ہیں،اور نتیجہ کے طور پر ایک ایسی عمارت کا ڈھانچہ کھڑا کر لیتے ہیں جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہوتا!۔" اب یہ بات تو نیکولا ٹیسلا نے سوڈو سائنسدانوں کی بابت کہی تھی جو حقیقت سے عاری ہو کر اپنی من گھڑت ریاضی کی مساواتوں کے دم پر بس مفروضات پر مفروضات دُنیا کو دیئے جا رہے تھے۔ جبکہ صاحبِ زیب نامہ نے کمال کی خیانت سے کام لیے ہم پر یہ الزام دھر دیا جبکہ وہ اور اُن کی پسندیدہ پوری کی پوری سوڈو سائنس عین اِس کے مصادق ہے۔ ہم مسطحتین بنا دلیل کے بنا تجربات کے بنا مشاہدات کے ہوا میں نہ تو بات کرتے ہیں اور نہ ہی کوئی دلیل اپنے تیئں گھڑتے ہیں بلکہ پورے اصل سائنسی طریقے کو اپناتے ہیں۔ جس

میں بات کو دلیل اور شواہد کی بنا پر لیا بھی جا سکے اور رد بھی کیا جا سکے۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " بہرحال زمین کے ساتھ ساتھ اس کی atmosphere، ہوائیں، بادل ، ہر چیز سب اسی رفتار سے زمین کے frame of reference کے ساتھ motion میں ہیں لہٰذا یہ بے جا اعتراض ہے۔" اگر یہ حقیقت ہے تو اِس کی دلیل دی جائے وہی بس اور ٹرین والی کہانی سے کام نہیں چلنے والا ہے کیونکہ اُسکا ہم رد لکھ آئے ہیں۔

اگر بنا کسی فیزیکل بیر یئر کے فریم آف ریفرنس کا دعوی ہے تو وہ دعوی اسپیس سائنس سے ٹکراتا ہے یہ سچ ہے کہ کچھ دو سچ آپس میں متضاد نہیں ہوتے جبکہ اِدھر پوری کی پوری سوڈو سائنس آپس میں ہی متضاد بیانی کا شکار ہے۔ اب یہ فیصلہ موصوف زیب نامہ اور اُن جیسے سوڈو سائنس کو ماننے والے احباب ہی کر سکتے ہیں کہ کسی متضاد شے کے ساتھ کیا کرنا چاہیے اور خاص کر تب جب اُس تضاد کے فریق مخالف دلائل سے رد کر دے؟۔ جب کہ اصل کتاب کے ثبوت نمبر 23 کو ہی بغور پڑھ لیا جائے تو موصوف زیب نامہ کے فریم آف ریفرنس کا اپنے آپ رد ہو جاتا ہے۔ مزید اِس پر کلام ہم صاحب زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض نمبر 20 کے الجواب میں لکھ آئے ہیں۔ پھر بھی اگر قارئین کو کسی قسم کی تشنگی رہے تو ہمارا فورم حاضر ہے۔ ہم صاحبِ زیب نامہ کی طرح ہر گز نہیں ہیں کہ جو ہم پر اعتراض کرے ہم اُس پر اپنے دروازے ہی بند کر دیں۔ ان شاء اللہ اگر بات سلیقہ اور متانت سے کی جائے تو ہم سائل کا پورا پورا ساتھ دیتے ہیں جبکہ کئی احباب ہمیں طعن و تشنیع کا نشانہ بناتے بھی نہیں جھجکتے ہم تب بھی پر سکون رہ کر اُن سے بات کرتے ہیں اور ہمیشہ کرتے رہیں گے اگر قارئین کو کسی قسم کا سوال ہو تا اِس تعاقب کے ابتدائیہ میں ہمارا پتہ موجود ہے۔ صاحبِ زیب نامہ اور اُن جیسے سوڈو سائنس کے ذہنی غلاموں کی یہ تصویر بہترین عکاسی کرتی ہے آپ حقیقی سائنس کی رو سے جتنے سوال اُن سے کریں گے اُن کا یہی تعامل پائیں گے!؛

How do volcanos work? "Gravity"
Why don't aeroplanes adjust for curvature? "Gravity"
How come the vacuum of space doesn't effect the atmosphere? "Gravity"
How come we don't feel the earth spinning at 1000 miles an hour? "Gravity"
What causes density? "Gravity"
What causes buoyancy? "Gravity"
What causes ocean tides? "Gravity"
Why do things with mass have weight? "Gravity"
Tectonic plates? "Gravity"
Why is the earth a globe? "Gravity"
Why is the sun and moon a globe ? "Gravity"
Why do old people hunch over? "Gravity"
Why are water drops round? "Gravity"
What keeps us from flying off the spinning ball earth? "Gravity"
What keeps the sun and moon from falling to earth? "Gravity"
Why is there barometric air pressure? "Gravity"
What causes the Armstrong limit? "Gravity"
Ocean currents? "Gravity"
That's just some of them lol 😂

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 24: اگر زمین واقعی سپن کررہی ہوتی تو توپ کے گولے مختلف سمتوں میں مختلف فاصلوں پر گر جاتے ۔لیکن آپ جہاں توپ کا گولہ داغیں گیں وہ ہر سمت میں یکساں فاصلہ ہی طے کرکے گرے گا۔)

اب ہم اصل کتاب کا متن بھی دیکھتے ہیں؛

" ثبوت نمبر 24: اگر زمین اور اِسکا ماحول مشرق کے رُخ پر 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھوم رہے ہوتے، تو وہ توپیں جن کے دھانے شمال اور جنوب کی طرف ہوتے تو مشرق کی طرف داغے گئے گولے زیادہ فاصلے پر گرِتے اور مغرب کی طرف داغے گئے گولے نسبتاً کم فاصلے پر گرِتے۔ مگر، چاہے گولے کسی بھی سمت داغے جائیں وہ ہمیشہ ایک جیسا فاصلے ہی طے کرتے ہیں۔"

موصوفِ زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب کچھ یوں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: اعتراض نمبر 20 ملاحظہ کیجئے۔)

الجواب: الجواب: شائید صاحبِ زیب نامہ تھک چکے تھے یا اُن کے پاس دلائل ختم ہو گئے تھے جو اِس مقام پر اپنے 24 نمبر اعتراض کے جواب میں اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 20 کا جواب دیکھنے کا کہہ گئے۔ چونکہ موصوف نے 20 نمبر کو دیکھنے کا کہا ہے اور مزید کچھ نہیں لکھا تو ہم خود اپنی طرف سے اِس مقام پر کچھ لکھنا مناسب نہیں سمجھتے۔ ہم اپنے قارئین سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارا بھی 20 نمبر کا الجواب ملاحظہ فرمائیں جہاں پر صاحبِ زیب نامہ کے دجل وفریب کے تار و پود دلائل کے ساتھ بکھیر دیے تھے۔ ہاں ہم یہ ضرور لکھنا چاہیں گے کہ اگر موصوف اصل کتاب کا متن پیش کر دیتے تو قارئین کو ایک نئے ثبوت کا پتہ چلنا تھا کہ اگر زمین گلوب ہو تو ایسا کیونکر ہوتا ہے؟ مگر چونکہ صاحبِ زیب نامہ کو اپنے دجل وفریب کو جاری وساری کرنے کی بہت جلدی تھی تو وہ مزید کچھ لکھنے کی بجائے آگے بڑھ گئے اور لکھتے ہیں کہ ؛

☆(اعتراض 25: اگر زمین سپن کررہی ہوتی تو فضاء میں اڑنے والے جہاز کبھی اپنی منزل پر نہ پہنچ پاتے۔)

اب ہم کتاب کے اصل متن کو بھی دیکھتے ہیں؛

" ثبوت نمبر 25: اگر زمین اور اسکا ماحول مشرق کی طرف 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کر رہے ہوتے، تو ایک عام کمرشل ہوائی جہاز جو کہ عموماً 500 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سفر کرتا ہے، وہ کبھی بھی اپنی مشرقی منازل پر رفتار بڑھائے بنانہ پہنچتا اس سے پہلے وہ اس تک پیچھے سے آجاتیں! اسی طرح مغربی منازل اِسی رفتار کے تیسرے حصہ پر ہی آجاتیں، مگر حقیقتاً ایسا نہیں ہوتا۔"

اگر موصوف اصل کتاب کا متن لکھتے تو قارئین کو موصوف کے دجل وفریب کا از خود پول کھلتا نظر آجانا تھا مگر چونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ نیک کام ہم سے کرانا تھا تو موصوف نے حسبِ عادت خانہ سازی سے اعتراض کو گھڑا اور پھر اپنا جواب کچھ ایسے لکھ دیا؛

☆(جواب: اعتراض نمبر 20 ملاحظہ کیجئے۔)

الجواب: لگتا ہے موصوف اب بہت ہی تھک چکے ہیں اور زمین گلوب نہیں اُس کے دو سو ثبوت نامی کتاب کا بجائے رد کرنے کے اپنی ایک ہی 20 نمبر اعتراض کے جواب کو دیکھنے کا مسلسل کہے جا رہے ہیں ہم دوبارہ اپنے معزز قارئین سے گذارش کرتے ہیں کہ وہ ہی پڑھ لیں پھر ہمارا بھی الجواب پڑھ لیں جو فوراً اُس کے بعد موجود ہے۔

موصوف کے دجل وفریب پر مبنی زیب نامہ کی دوسری قسط کا علمی تعاقب مکمل ہوا۔

ہم اِس دجل وفریب سے بھرپور زیب نامہ کی دوسری قسط کے آپریشن بمعہ علمی تعاقب کو اپنے قارئین اور **المسطحتین** کی نذر کرتے ہیں کہ جیسے ہم علمی و تحقیق سفر کر کے دھوکے کی نیند سے جاگے ہیں دوسروں کو بھی جگاتے رہیں گے۔ان شاء اللہ !

Flat Earth Urdu.pk

کی جانب سے پیش ہے،

آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب

قسط نمبر 3

زیب نامہ کی قسط نمبر 3 میں لکھے گئے خود ساختہ اعتراضات وجوابات اور اُن کا علمی تعاقب

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 26: اگر زمین سپن کررہی ہوتی تو جہاز کی رفتار پر لازمی اثر پڑتا۔)

یہ تھا موصوف کا حسب عادت خانہ ساز اعتراض۔اب ہم اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں کہ وہاں کیا لکھا ہے؛

"ثبوت نمبر 26: Gabrielle Henriet نے "Heaven and Earth" میں لکھا کہ :"اگر Copernicus کے دور میں اُڑنا ممکن ہوتا تو اِس میں کوئی شک نہیں کہ وہ زمین کے گھومنے کی رفتار اور ایک ہوائی جہاز کے اڑنے کی رفتار کے تناسب کو دیکھ کر، زمین کے گھومنے کے نظریے کو غلط قرار دیتا۔اگر زمین ایسے ہی محوِ گردش ہوتی جیسے 1،000 میل فی گھنٹہ کہا جاتا ہے اور ایک ہوائی جہاز اُسی سمت میں 500 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اُڑ رہا ہوتا تو ہر گذرتے منٹ کے ساتھ اُسکی منزل دور سے دور ہوتی جاتی۔اِس کے اُلٹ اگر کوئی جہاز اُسی سمت میں اُڑتا جس میں زمین گھومتی ہے تو 1،500 میل کا فاصلہ اُسکے 500 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اُڑنے کی وجہ سے محظ ایک گھنٹے میں ہی مکمل ہو جاتا کیونکہ زمین کے گھومنے کی رفتار اُس جہاز کی رفتار میں جمع ہو جاتی۔اور یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اُڑنا جو آج ممکن ہے زمین کے گھومنے کی بھی رفتار اتنی ہی مانی جاتی ہے ،اگر جہاز اُسی سمت میں اُڑ رہا ہو تو وہ تو کوئی بھی فاصلہ نہیں طے کر سکے گا۔ جہاں پر جہاز ہوا میں بلند ہوا وہ وہیں کا وہیں ہوا میں معلق لگے گا کیونکہ دونوں رفتاریں برابر ہیں۔"

ہم قارئین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ اصل کتاب کا متن دیکھیں اور پھر موصوف کا خانہ ساز اعتراض نمبر 26 دیکھیں اور فیصلہ کریں کہ کیا یہ موصوف نے فلیٹ ارتھ کا رَد کیا ہے یا اپنی من مانی کی ہے۔ جبکہ اصل کتاب کے متن میں ایک ایک بات کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے۔ ہم اِسی لیے پچھلی اقساط میں کئی مقامات پر اِس بات کی نشاندہی کر آئے ہیں کہ موصوف نے اپنے زیب نامہ میں پوری طرح سے قلمی خیانت کرتے ہوئے اصل بات کو ہی قارئین سے چھپاتے رہے تاکہ زیب نامہ کے قارئین موصوف کی خواہش کے عین مطابق زیب نامہ پڑھ کر فلیٹ ارتھ کے نام سے ہی متنفر ہو جائیں اور بنا کسی تحقیق کے اِس علمی وسائنسی حقیقت کو کبھی نہ جان سکیں۔ مگر ہم اِسی طرح موصوف کا علمی تعاقب جاری رکھیں گے۔ موصوف اپنے اِس خانہ ساز اعتراض کے بعد خود ہی جواب کچھ اِسطرح سے لکھتے ہیں؛

☆(جواب: جہاز چونکہ زمین کے فریم آف ریفرنس میں موجود ہے لٰہذا زمین کی گردش کے باعث اس کی رفتار پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔جیسے آپ چلتی بس میں گیند اچھالیں تو گیند آپ کے پاس ہی واپس آئے گی نہ کہ دوسرے مسافر کے پاس چلی جائے گی۔)

الجواب: صاحبِ زیب نامہ کے مثل پوری دُنیا کے گلوبرز احباب جو سوڈو سائنس پر وحی کی طرح ایمان رکھتے ہیں، اُن کے پاس اصل سائنس کی ہر بات کے مقابل دو جواب ملیں گے۔ ایک کششِ ثقل اور دوسرا فریم آف ریفرنس۔ جبکہ ہم مسطحتین ہر بار بیسیوں نئے دلائل اور نئے پہلوؤں سے بات کرکے اپنے صاحبِ زیب نامہ جیسے احباب پر حجت قائم کرتے ہیں وہ الگ بات ہے وہ مانیں یا نہ مانیں۔ کشش ثقل اور فریم آف ریفرنس کا مدلل رد ہم پہلی اور دوسری قسط میں کر آئے ہیں۔اِس مقام پر موصوف کا یہ کہنا کہ : " جہاز چونکہ زمین کے فریم آف ریفرنس

میں موجود ہے لہٰذا زمین کی گردش کے باعث اس کی رفتار پر کوئی اثر نہیں پڑے گا۔"اِس بات کا متقاضی ہے کہ زمین کا فیزیکل بیریئر کہاں ہے؟، کیا وہ کوئی غیر مرئی مخلوق ہے؟، جو نظر نہیں آتی جیسے سوڈو سائنس میں غیر مرئی اور جادوئی مخلوق کشش ثقل پائی جاتی ہے؟۔ اگر کوئی زمین کے ماحول کو فیزیکل بیریئر کہے گا تو ہمارا اُس سے سوال ہو گا کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ اسپیس سائنس میں جب جی چاہے آپ اُس فزیکل بیریئر سے باآسانی نکل جائیں جب چاہیں باآسانی واپس داخل ہو جائیں؟۔ یا تو اسپیس سائنس جھوٹی ہے یا فریم آف ریفرنس والی کہانی جھوٹی ہے۔ جبکہ ہمارے نزدیک دونوں عین جھوٹ پر مبنی ہیں۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " جیسے آپ چلتی بس میں گیند اچھالیں تو گیند آپ کے پاس ہی واپس آئے گی نہ کہ دوسرے مسافر کے پاس چلی جائے گی۔" عوام الناس کو بے وقوف بنانے کی ناکام سعی ہے کیونکہ اگر بس کی چھت نہیں ہو گی تو کیا گیند واپس آئے گا؟۔ بالکل نہیں آئے گا بلکہ حقیقتاً کسی اور مسافر کے پاس پہنچ جائے گا یا ہو سکتا ہے بس سے ہی باہر نکل جائے۔ ہم مزید یہ کہنا چاہیں گے کہ وہی گیند بس کے فرش پر اچھال کر دیکھیں کیا واپس آئے گی؟۔ کبھی اپنی عین جگہ پر واپس نہیں آئے گی۔اب کہاں گیا فریم آف ریفرنس؟۔

اصل مسلہ ہی یہ ہے کہ اگر زمین گلوب ہے اور 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھوم رہی ہے اور اپنے سارے ماحول کو بھی ساتھ لیے گھوم رہی ہے تو کبھی بھی کسی صورت کوئی ہوا میں بلند ہو ہی نہیں سکتا تھا جیسے ہی بلند ہوتا کہیں کا کہیں پہنچ جاتا۔ گلوبرز احباب کی فریم آف ریفرنس کی توجیح صرف آنکھوں میں دھول جھونکنے والی بات ہے۔ اگر کوئی فیزیکل بیریئر ہی نہ ہو تو کہاں کا فریم آف ریفرنس؟۔ جبکہ یہ کہا جاسکتا ہے کہ فریم آف ریفرنس کی پریٹیکل مثال ہوائی جہاز کے اندر کا ماحول ہے جو عمدگی سے پوری طرح پریشرائزڈ اور ایک بہترین فزیکل بیریئر کے اندر محفوظ ہوتا ہے۔ جس میں مسافر باآسانی دوران مسافت کھا پی سکتے ہیں چل پھر سکتے ہیں۔ لیکن اگر خدانخواستہ ہوائی جہاز کا کیبن پھٹ گیا تو پھر کیا ہو گا؟ کہاں جائے گا فریم آف ریفرنس؟۔ اِسی طرح زمین کا اگر کوئی فیزیکل بیریئر ہے تو دکھایا جائے اور پھر یہ بھی جواب دیا جائے کہ کیسے اسپیس سائنس میں اُس سے باہر جایا اور واپس آیا جاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں اِس کا جواب یا تو خاموشی ہو گا یا طعن و تشنیع۔ مگر دلیل کبھی نہیں پیش کی جائے گی۔آزمائش شرط ہے!۔ باقی قارئین اگر اصل کتاب کا متن، موصوف کا خود ساختہ اعتراض اور اور خود ساختہ جواب پھر ہمارا الجواب پڑھیں آپ پر ساری بات اظہر من الشّمس ہو جائے گی! ان شاء اللہ!۔

صاحبِ زیب نامہ رقمطراز ہیں؛

☆(اعتراض 27:اگر زمین سپن کررہی ہوتی تو ہوائی جہازوں کی لینڈنگ ناممکن ہوتی۔)

یہ تو تھا موصوف کا خانہ ساز اعتراض جو اصل کتاب کے متن کا نہ تو اختصار کہا جا سکتا ہے اور نہ ہی اُسکی نمائندگی کر سکتا ہے ہم قارئین کو اصل کتاب کا متن پیش کرنا چاہیں گے؛

"ثبوت نمبر 27: اگر زمین اور اُسکا ماحول مشرق کی طرف 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کر رہے ہوتے، تو رَن وے جو مشرق کی سمت بھی ہو سکتے اور مغرب بھی، شمال بھی، جنوب بھی اور درمیانی سمتوں میں بھی، اُن پر جہاز اُتارنا حقیقتاً ناممکن ہوتا۔ جبکہ ابھی تک ایسی افسانوی تشویش ناقابلِ اعتماد ہی ہے۔"

قارئین دیکھ رہے ہیں کہ کیسے ایک اور فلیٹ ارتھ کے اہم ثبوت کو موصوف زیب نامہ نے اپنے دجل وفریب کا نشانہ بنایا ہے اور پھر اپنے خانہ سازاعتراض کے جواب کچھ اسطرح سے تحریر فرمایا ہے؛

☆(جواب:اعتراض نمبر 26 دیکھیے۔)

الجواب: موصوف کو یا تو اپنافریب نامہ مکمل کرنے کی بہت جلدی تھی یا اُن کے پاس محدود انڈاکٹرینیشن تھی جس کے دم پر عزت مآب اپنی طرف سے فلیٹ ارتھ جیسے اہم موضوع کارَد کرنے بیٹھے تھے۔اور جب اپنی ہی خانہ سازی سے اکتا جاتے یا اپنی خانہ سازی میں کوئی نئ دلیل نہ پاتے تو فوراًاپنے گذرے کسی خانہ ساز جواب کو دیکھنے کا کہہ دیتے ہیں۔ جبکہ ہم موصوف کے خانہ ساز اعتراض 26 کے الجواب میں پوری ممکنہ توجیحات کے ساتھ جواب بھی لکھ آئے ہیں تو ہم بھی اپنے قارئین سے ملتمس ہیں کہ وہ ثبوت نمبر 27 کو دوبارہ پڑھ کر جنابِ زیب نامہ کے جواب نمبر 26 کو بھی پڑھ لیں تاکہ آپ کو فیصلہ کرنے میں آسانی میسر ہو۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 28:اگر زمین واقعی سپن کررہی تو بادل کیسے اِدھر اُدھر جاتے ہیں اور ہوائیں کیسے چلتی ہیں؟)

ہم اِس اعتراض کوپڑھ کر زیب نامہ کے قارئین اور اُن کے ہم نواؤں سے افسوس ہی کر سکتے ہیں۔ کہ کیسے کتاب کا اصل متن پیش کئے بنا خود سے اعتراض گھڑ لیا گیا جبکہ اصل کتاب کا متن کچھ یوں ہے؛

"ثبوت نمبر 28: اگر زمین اور اسکا ماحول مشرق کی طرف 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کر رہے ہوتے، تو بادل، ہوا اور موسمی تغیرات اتفاقی اور غیر متوقع طور پر کسی بھی سمت بھی نہیں جا سکتے تھے، جبکہ اکثر و بیشتر بادل مخالف سمت میں اور الگ الگ بلندیوں پر سفر کرتے نظر آتے ہیں۔"

یہ تو تھا اصل کتاب کا متن اب موصوف نے اِس پر اپنی خانہ سازی سے کیا جواب بُنا ہے وہ بھی دیکھ لیجئے؛

☆(جواب:یہ سچ ہے کہ آپ، میں، پودے، جانور، عمارتیں، بادل اور ہوائیں سب کچھ زمین کے frame of reference میں move کررہے ہیں، لیکن یہ فرق سمجھنا چاہیے کہ ہوائیں اور بادل زمین کے سپن کرنے کے باعث اِدھر اُدھر نہیں جاتے بلکہ ہوائیں اس وقت چلتیں ہیں جب سورج کی وجہ سے ہوا گرم ہو کر اوپر اٹھتی ہے اور ٹھنڈی ہوا اس کی جگہ لینے اس علاقے میں پہنچ جاتی ہے۔بادل بھی ہواؤں کی وجہ سے moveہوتے ہیں۔مزے کی بات یہ سب کشش ثقل کی وجہ سے ہے جس کا انکار فلیٹ ارتھرز علی اعلان کرتے ہیں، اگر کشش ثقل موجود نہ ہو تو گرم ہوا اوپر نہیں اٹھے گی، یہاں پر یہ اعتراض اٹھایا جاسکتا ہے کہ کشش ثقل موجود ہے تو گرم ہوا اوپر کیوں اٹھتی ہیں؟ گرم ہوا کے اوپر اٹھنے کی وجہ ہی یہی ہے کہ ٹھنڈی ہوا بھاری ہوتی ہے تو کشش ثقل کے باعث وہ نیچے آجاتی اور گرم ہوا کو اوپر اٹھنا پڑتا۔لہٰذا یہ ہوائیں اور بادل تو کشش ثقل کا ثبوت ہیں۔)

الجواب: جدید سوڈوسائنس نے موصوف زیب نامہ اور اُن جیسے احباب اور عام لوگوں کو عقلی طور پر اندھا کر کے ذہنی غلام بنا رکھا ہے اُس غلامی کی نیند میں مزید اضافہ موصوف زیب نامہ نے پورے فریب کے ساتھ کیا ہے۔ قارئین یہ بات شاید نہیں جانتے ہیں کہ ہم **مسطحتین** عام انسان ہیں جو مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہم جس فلیٹ ارتھ / الارض المسطحۃ کی تحریک کی نمائندگی کرتے ہیں وہ پوری دُنیا میں بنا کسی سرکاری سرپرستی کے جاری و ساری ہے اور روز بروز زور پکڑ رہی ہے۔ جبکہ ہمارے مقابل پوری دُنیا کی اسٹیبلشمنٹ، گورنمنٹس، اُن کے وسائل و طاقت اور پوری سوڈوسائنس ہے۔ جس کے بوتے پر صاحبِ زیب نامہ اور اُس کے حواری اچھلتے کودتے ہیں مگر پھر بھی ہم عام **مسطحتین** کے مقابلے میں کیا دور کی کوڑیاں اکھٹی کر کے لائے ہیں وہ آپ سب کے سامنے ہیں۔ لے دے کر موصوف زیب نامہ اور اُن جیسے احباب سمیت پوری سوڈوسائنس کے پاس دو ہی جادوئی چیزیں ہیں ایک کششِ ثقل اور دوسرا فریم آف ریفرنس، جن کے سحر سے ہر اُس عام انسان کا منہ بند کرانے کی کوشش کی جاتی ہے جو اُن کی متضاد تھیوریز، متضاد آرا اور عام متضاد بیانیوں پر سوال اُٹھاتا ہے۔ ہمارے لیے یہ بات قابل فخر ہے کہ ہم پوری دنیا کے **مسطحتین** پوری لگن اور ایمانداری سے اپنی تحقیقات کر کے مفت میں عوام الناس میں جاری کرتے ہیں۔ جبکہ کہیں پر ہم سے کوئی غلطی ہو اور اُس کی تصدیق ہو جائے تو ہم اعلانیہ رجوع بھی کرتے ہیں۔

یہ ساری بات کہنے کا مقصد یہ بھی ہے کہ سائنسدان کوئی بھی عام آدمی ہو سکتا ہے کوئی بھی۔ سائنس کا معنی ہے جاننا۔ اور جو غور و فکر کر کے کسی مسلے کی تہہ تک پہنچ گیا وہ بھی سائنسدان بن سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ سکہ رائج الوقت کے مطابق کسی یونیورسٹی سے ڈگری یافتہ ہی سائنسدان کہلانے کا حق دار ہے۔ اصل میں کھیل ہی ایسا بنا دیا گیا ہے کہ عام آدمی نہ اُس میں کود سکے اور نہ حصہ لے کر اُن یہودی ایلیٹ کبالسٹس کا مقابلہ کر سکے۔ تبھی پوری دنیا میں سرکاری پیمانے پر فلیٹ ارتھرز کے مقابل گلوبرز کو بطور ٹرولرز بھرتی کیا جاتا ہے۔ شاید ایک عام گورا ٹرولر بھی صاحبِ زیب نامہ سے اچھا ہی ہوتا ہے جو بات تو کسی قاعدہ سے کرتا ہے بعد میں چاہے جھوٹ بولے مگر صاحبِ زیب نامہ کی طرح آج تک کسی نے ایسی حرکت نہیں کی کہ اصل کتاب کا متن ہی چھپا دیا جائے اور نام تک بھی اپنے قارئین کو نہ بتایا جائے علمی لحاظ سے موصوف زیب نامہ کی اُس دن ہی شکست ہو گئی تھی جس دن اُنھوں نے بنا اصل کتاب کے حوالہ کے اپنی پہلی خانہ ساز قسط زیب نامہ کے نام سے جاری کی تھی۔ اب تو صرف بعد از شکستِ زیب نامہ میدان کی صفائی جاری ہے۔ اگر قارئین دوبارہ سے موصوف زیب نامہ کا خانہ ساز اعتراض اور پھر کتاب کا اصل متن پڑھیں تو اُن کو پوری بات کی حقیقت آشکار ہو جائے گی۔

موصوف زیب نامہ کا یہ جواب پڑھ کر ہمیں بہت حیرانی ہوئی کہ موصوف اِس مقام پر یہ کیا منجن بنا رہے ہیں؟۔ اب اِس دجل وفریب کے منجن کو ہم پوری ترتیب سے کھول کر اِس کا ایک ایک جزو الگ کر کے قارئین کو دکھاتے ہیں کہ موصوف نے کس کس حد تک احمقانہ معیار کی حدیں پار کی ہیں ذرا دل تھام کر اور غور سے پڑھیے گا!۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " یہ سچ ہے کہ آپ، میں، پودے، جانور، عمارتیں، بادل اور ہوائیں سب کچھ زمین کے frame of reference میں move کر رہے ہیں، "اِس کا بیانگ دہل رَد ہم پوری طرح سے کرتے آرہے ہیں اور لکھ چکے ہیں کہ یہ سب آنکھوں میں دھول جھونکنے کی ناکام کوشش ہے جسے کوئی بھی صاحبِ بصیرت ہمارے اِس علمی تعاقب کے اب تک کے مطالعے کے بعد باآسانی پہچان کر اِس کا رَد کر سکتا ہے اور موصوف کا یہ کہنا کہ: " ، لیکن یہ فرق سمجھنا چاہیے کہ ہوائیں اور بادل زمین کے سپن کرنے کے باعث

اِدھر اُدھر نہیں جاتے بلکہ ہوائیں اس وقت چلتیں ہیں جب سورج کی وجہ سے ہوا گرم ہو کر اوپر اٹھتی ہے اور ٹھنڈی ہوا اس کی جگہ لینے اس علاقے میں پہنچ جاتی ہے۔ بادل بھی ہواؤں کی وجہ سے moveہوتے ہیں۔ " حقیقت پر مبنی ہے مگر اِس پر نہ تو اصل کتاب میں کچھ ایسا لکھا تھا اور نہ ہی یہ کوئی ایسی بات ہے جس سے کوئی انکاری ہو کہ ہوائیں اللہ کے حکم سے، جب سورج کی وجہ سے کسی علاقے میں گرم ہو جاتی ہیں تو اوپر اُٹھتی ہیں مگر موصوف نے یہ نہیں بتایا کہ وہ کیوں اوپر اُٹھتی ہیں؟۔ ہم بتائے دیتے ہیں کہ ہر وہ شے جو عام ہوا سے ہلکی ہو گی وہ اوپر اٹھے گی اور ہر وہ شے جو عام ہوا سے بھاری ہو گی وہ نیچے آئے گی۔ یہ کوئی راکٹ سائنس نہیں جس پر کوئی لمبا چوڑا کلام درکار ہو کوئی بھی صاحبِ بصیرت اِس کا عام مشاہدہ کر سکتا ہے۔

جیسے ہیلیم گیس ہوا سے ہلکی ہے چاہے ٹنوں وزن کے حساب سے ہو جیسے ہی اُسے آپ ہوا میں چھوڑیں گے تو وہ اوپر اٹھنے لگتی ہے اسی لیے زیادہ بلندی پر بھیجے جانے والے غباروں میں ہیلیم گیس ہی بھری جاتی ہے۔ اِس طرح اگر گرم ہوا یا آگ کا دھواں ہو گا تو وہ اپنی ارد گرد کی ہوا سے ہلکا ہونے کے باعث اوپر کو اُٹھے گا اور ارد گرد کی ہوا اُس کی جگہ لیتی جائے گی۔ جو کہ اُس کی نسبت ٹھنڈی ہو گی۔ اور یہ ہوائیں ہی ہیں جو بادلوں کو اللہ کے حکم سے لیے پھرتی ہیں۔ یہاں تک تو بات ٹھیک ہے اور ایک آفاقی سچ ہے اِس سے آگے موصوف لکھتے ہیں کہ: " مزے کی بات یہ سب کشش ثقل کی وجہ سے ہے جس کا انکار فلیٹ ارتھرز علی اعلان کرتے ہیں، اگر کشش ثقل موجود نہ ہو تو گرم ہوا اوپر نہیں اٹھے گی، " واقعی اِس میں ہمیں بہت مزہ آیا صاحبِ زیب نامہ کا بچگانہ کلام اور توجیہ کر پڑھ کر۔ جنابِ زیب نامہ نے وہ بات کی ہے جس کو شاید ہی کوئی عقل والا مانے گا۔ کہ یہ سب کشش ثقل کی وجہ سے ہے۔ ایک طرف تو جناب پوری زور آزمائی کے ساتھ مدعی ہیں کہ کششِ ثقل کی وجہ سے ہم انسان اور زمین کا ایک ایک ذرہ زمین کے ساتھ چپکا ہے مگر ہم انسان باآسانی جب چاہیں اچھل سکتے ہیں بھاگ سکتے ہیں چل پھر اور پانی میں تیر سکتے ہیں۔ تب کشش ثقل ہمیں کچھ نہیں کہتی۔ اور جب کوئی ہیلیم گیس کو کھلی ہوا میں چھوڑتا ہے یا کوئی آگ لگے تو اُسکا دھواں ہوتا ہے تو وہ فوراً اوپر اٹھتا ہے تب بھی اُسے کشش ثقل کچھ نہیں کہتی؟۔

یہ کششِ ثقل واقعی کوئی جاندار شے ہے جو خود سے چناؤ کرتی ہے کہ کسے کب کہاں اور کیوں پکڑنا ہے!۔ ہم بیانگ دہل کششِ ثقل کی دلائل کے ساتھ نہ صرف نفی کرتے ہیں بلکہ اُس کے تار و پود بکھیرتے ہیں۔ سوڈو سائنس مدعی ہے کہ زمین سورج کے گرد سورج کی کششِ ثقل کی وجہ سے محوِ گردش ہے۔ اب کوئی نام نہاد سائنسدان ہمیں یہ بھی سمجھا دے کہ سوڈو سائنس یہ بھی مدعی ہے کہ زمین سے 400 سے 550 کلو میٹر کی بلندی پر خلاء شروع ہو جاتا ہے جہاں پر ہر شے اُس خلاء کے خالی پن کی وجہ سے تیرتی ہے اور وہ اُس مقام کو زیرو گریوٹی کہتے ہیں جہاں پر کششِ ثقل سے ہر شے آزاد ہو جاتی ہے۔ یہی سب عوام الناس کو ناسا اپنے مبینہ خلائی اسٹیشن کی ویڈیوز میں دکھاتا رہتا ہے۔ اب وہاں ہر زمین سے محض 400 سے 500 کلو میٹر کی دوری پر کشش ثقل بے کار ہو جاتی ہے مگر سورج جو زمین سے 9 میلین میل دور مانا جاتا ہے (سوڈو سائنس کے مطابق) اُس کی کشش ثقل سے زمین تو اُس کے گرد گردش کرتی ہے مگر وہاں ناسا کے مطابق کوئی کشش ثقل نہیں ہے۔ یہی وہ متضاد باتیں ہیں جن کی وجہ سے ہم کیا کوئی بھی صاحبِ بصیرت اِن کے تضادات کو پا لیتا ہے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " اگر کشش ثقل موجود نہ ہو تو گرم ہوا اوپر نہیں اٹھے گی "انتہا درجے کہ بیوقوفانہ بات ہے۔ کیونکہ اصل کثافت ہے۔ کششِ ثقل جو کہ فری میسن ماسٹر آئزک نیوٹن کی اختراع تھی اُس سے پہلے اصل سائنس کے مطابق کثافت اور اچھال ہی اصل

وجوہات تھیں جن کی وجہ سے چیزیں یا گرتی تھیں یااوپر اُٹھتی تھیں یا پانی یا کسی سیال میں تیرتی تھیں۔اپنے جعلی ہیلیو سنٹرک ماڈل کے دفاع میں سوڈو سائنس کو نیوٹن نے صرف ایک جادوئی جھوٹ دیا تھا جس کے بوتے پر جتنے چاہیں جھوٹ بولے جاسکتے تھے اور بولے جارہے ہیں۔

حقیقت میں گرم ہوااپنے ارد گرد کے ماحول سے ہلکی ہوتی ہے اسی لیے اوپر اُٹھ جاتی ہے نہ کہ اِس میں کششِ ثقل کا کوئی عمل دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ نے زمین پر اوپر ایک ماحول کی تہہ بچھا رکھی ہے جسے ہم ماحولیاتی پریشر کے نام سے جانتے ہیں، جو ہم انسانوں کی فلاح کے لیے ہے۔ جیسے جیسے ہم بلندی کی طرف جاتے ہیں ویسے ویسے ماحولیاتی پریشر کی تہہ کم ہونا شروع ہو جاتی ہے۔اِس ماحول کا سب سے زیادہ دباؤ سطح سمندر پر ہوتا ہے اِسی لیے سمندری علاقوں کے لوگ عموماً پہاڑی علاقے کے لوگ کی نسبت زیادہ چست اور پھرتیلے ہوتے ہیں۔ یہ وہ فیکٹ ہے جو کبھی سوڈو سائنس عوام الناس کو نہیں بتاتی اگر بتادے تو اُس کے بنے جال کے تار ایک ایک کر کے ٹوٹنے شروع ہو جائیں گے اور سب انسان اِس دھوکے سے جاگ جایں گے کہ یہ زمین ایک لامحدود خلاء میں ایک ذرہ کی سی حیثیت رکھتی ہے اور کفر والحاد اپنی موت آپ مر جاتے ہیں اگر انسان یہ جان جائیں کہ یہ زمین ہی اکیلی اور سب سے خاص جگہ ہے جو ہم انسانوں کو بسانے کے لیے بنائی گئی تھی۔

موصوف لکھتے ہیں کہ: " یہاں پر یہ اعتراض اٹھایا جاسکتا ہے کہ کشش ثقل موجود ہے تو گرم ہوا اوپر کیوں اٹھتی ہیں؟ گرم ہوا کے اوپر اٹھنے کی وجہ ہی یہی ہے کہ ٹھنڈی ہوا بھاری ہوتی ہے تو کشش ثقل کے باعث وہ نیچے آجاتی اور گرم ہوا کو اوپر اٹھنا پڑتا۔لہٰذا یہ ہوائیں اور بادل تو کشش ثقل کا ثبوت ہیں" یہ بات موصوف کی سائنس سے جہالت اور سوڈو سائنس کی اندھی تقلید کا عملی نمونہ ہے۔ جس کی بابت ہم لکھ آئے ہیں۔اور موصوف نے اپنے اِس ایک ہی جواب میں خود کا بھی رَد کر دیا ہے کہ موصوف نے اپنے جواب کے شروع میں لکھا کہ: " لیکن یہ فرق سمجھنا چاہیے کہ ہوائیں اور بادل زمین کے سپن کرنے کے باعث اِدھر اُدھر نہیں جاتے بلکہ ہوائیں اس وقت چلتیں ہیں جب سورج کی وجہ سے ہوا گرم ہو کر اوپر اٹھتی ہے اور ٹھنڈی ہوا اس کی جگہ لینے اس علاقے میں پہنچ جاتی ہے۔ بادل بھی ہواؤں کی وجہ سے moveہوتے ہیں۔" اور ساتھ ہی چند سطروں کے بعد یہ لکھ دیا کہ ٹھنڈی ہوا بھاری ہوتی ہے تو کششِ ثقل کی وجہ سے نیچے آجاتی ہے اور گرم ہوا کو اوپر اٹھنا پڑتا ہے۔

اب قارئین خود فیصلہ کر لیں کہ جو زیب نامہ اپنا رَد خود ہی کر رہا ہو وہ فلیٹ ارتھ جیسے اہم سائنسی موضوع کا رَد کیسے اور کیونکر کرے؟۔ موصوف نے بالکل سادہ اور عام فہم بات کو اپنی سوڈو سائنس کی گتھیوں میں الجھانے کی جو کوشش اپنی سوڈو سائنس کی جادوئی کششِ ثقل کی آڑ لے کر کی تھی ہم اُس کا رَد لکھ آئے ہیں اور آگے بھی ہر ممکنہ مقام پر لکھتے رہیں گے۔مزید اگر کوئی تشنگی رہ گئی ہو تو کوئی مشکل نہیں ابھی زیب نامہ کا علمی تعاقب جاری ہے اور آگے بھی بہت کچھ آنے والا ہے۔

موصوف اپنے خانہ ساز اعتراض میں لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 29:اگر زمین سپن کررہی ہوتی تو اس کا مشاہدہ یا احساس کسی نے تو کیا ہوتا۔)

اب ہم اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں کہ وہاں کیا لکھا تھا جس کو صاحبِ زیب نامہ نے اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنایا؛

"ثبوت نمبر 29: اگر زمین اور اسکاماحول مشرق کی طرف 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کر رہے ہوتے، تو کہیں نا کہیں، کبھی، کسی نے اِسے محسوس کیا ہوتا، دیکھا ہوتا، سُنا ہوتا اور کسی نے اِس کی پیائش کی ہوتی، جبکہ پوری تاریخ میں کسی نے بھی اس مشرق کے طرف مبینہ طور پر گھومنے کا تجربہ نہیں کیا (صرف مفروضہ ہی ہے)۔ جبکہ دوسری طرف چاہے کیسے بھی، ہلکی سی بھی مغرب کے رُخ (اور کسی بھی رُخ پر) بہنے والی مدھم ہوا کو ہم سن سکتے ہیں، محسوس کر سکتے ہیں، اور تجربہ کرنے کے لیے ماپ بھی سکتے ہیں۔"

یہ تو تھا کتاب کا اصل متن اب ہم موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز جواب کو بھی دیکھ لیتے ہیں؛

☆(جواب:اس کے مشاہدات کئی سو سالوں سے کئے جارہے ہیں۔اس کا مشاہدے کرنے کے لئے سب سے بہترین طریقہ Foucault pendulum ہے جو آج بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔)

الجواب: قارئین ہمیں اِس مقام اپنے ایک مزید خدشے کی تصدق مل گئی ہے کہ موصوف نے اصل کتاب کو پہلے مکمل پڑھے بنا ہی اُسکا رد لکھنا شروع کر دیا تھا۔ اِسے کہتے ہیں خوش فہمی! کہ موصوف نے یہ سمجھ کر کہ وہ بہت بڑی سوڈو سائنس کی خدمت کرنے جارہے ہیں تو لہٰذا اِس کتاب کا رد لکھ دیتے ہیں۔ یہی ہوتا ہے جب انسان بنا جانے، بنا سوچے، بنا سمجھے کوئی کام شروع کر دیتا ہے۔ ہم آپ کو موصوف کی حماقت در حماقت پر دو ادبی لطیفے دیکھاتے ہیں ایک: حقیقت میں اصل کتاب میں ثبوت نمبر 140 موصوف کے اِسی بات کا رد ہے۔ دو: اپنے دجل و فریب سے بھرپور زیب نامہ کی نویں قسط میں جہاں پر اعتراض نمبر 140 لگا کہ موصوف نے اُس 140 نمبر ثبوت کا رد لکھا ہے وہ موصوف کے اپنے لکھے ہوئے جوابِ اعتراض نمبر 29 کا بین تضاد ہے۔ ہم قارئین کی آسانی کے لیے موصوف کے زیب نامہ کی نویں قسط سے اعتراض نمبر 140 بمہ اُس کا خانہ ساز جواب بھی اِدھر بھی نقل کرتے ہیں؛

☆(اعتراض 140: زمین کے سپن کو ثابت کرنے کے لئے Foucault کے پینڈولیم کو بطور ثبوت پیش کیا جاتا ہے لیکن در حقیقت پینڈولم کے لہرانے کا زمین کی گردش سے کوئی تعلق نہیں ہے، اگر زمین کی گردش کا پینڈولم پر اثر ہوتا تو پینڈولم کو خود بخود حرکت میں آ جانا چاہیے تھا مگر آج تک ایسا کوئی پینڈولم نہیں دیکھا سو زمین ساکن ہے۔

جواب: فلیٹ ارتھرز سائنسی calculations کو بہت خوبصورتی کے ساتھ اپنے جھوٹے نظریات میں گڈمڈ کر کے عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں، کبھی بھی کسی سائنسدان نے یہ نہیں کہا کہ زمین کے گھماؤ کے باعث پینڈولم ہلتا رہتا ہے۔ Foucault Pendulum کا مختلف سمت میں گھماؤ زمین کے گھومنے کا واضح ثبوت ہے اور اس کو 170 سال سے تسلیم کیا جارہا ہے۔ گوگل پر سرچ کر کے Foucault کے متعلق باآسانی سمجھا جاسکتا ہے۔)

اب ہم موصوف کی تضاد بیانیوں کو الگ الگ کر کے دیکھاتے ہیں اور اُن پر مزید کلام کرتے ہیں۔

موصوف نے اپنے اعتراض 29 کے جواب میں جو کہا کہ: " اس کا مشاہدے کرنے کے لئے سب سے بہترین طریقہ Foucault pendulum ہے جو آج بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔" اُس سے عین متضاد اپنے زیب نامہ کی نویں قسط میں اپنے خانہ ساز اعتراض 140

کے جواب میں لکھ گئے کہ : "کبھی بھی کسی سائنسدان نے یہ نہیں کہا کہ زمین کے گھماؤ کے باعث پینڈولم ہلتا رہتا ہے۔" اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ موصوف کی کون سی بات صحیح ہے کونسی غلط۔ کیونکہ کوئی سے بھی دو سچ آپس میں متضاد ہو ہی نہیں سکتے !۔

ہمارے مطابق موصوف کی دونوں باتیں عین جھوٹ پر مبنی ہیں وہ کیسے ؟، وہ ایسے کہ پینڈولم کی بابت یہ بات حقیقت ہے کہ اگر آپ خود سے کوئی بھی پیڈولم لٹکائیں تو وہ خود بخود کبھی نہیں چلتا اُسے چلانا پڑتا ہے۔ ایک ہی کمرے میں دو یا تین پیڈولم بیک وقت لٹکائیں اور بنا اُن کو ہلائے انتظار کریں کہ کیا وہ خود بخود چلنا شروع ہوئے۔ کبھی نہیں چلیں گے۔ اصل میں سوڈو سائنس میں زمین کی حرکت کو ثابت کرنے کی ایک بھونڈی کوشش تھی جس کا اُسی دور میں رَد کر دیا گیا تھا۔ مگر چونکہ سکہ رائج الوقت گلوب ماڈل میں یہ لازم تھا کہ زمین کی حرکت کسی طرح ثابت کی جائے تو فوکالٹ پینڈولم کی بات کو سوڈو سائنس نے اصل سائنس پر تھوپ دیا اور اُس کے ردود کو منظر عام سے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی آج اُٹھ کر ناسا کے خلاف سائنسی ثبوت پیش کرنے شروع کرے تو اُس کا نہ صرف کیریئر ختم ہو جاتا ہے بلکہ اُس کی پروفیشنل لائف تباہ ہو کر رہ جاتی ہے کیونکہ سکہ رائج الوقت سپر پاور امریکہ کا بچہ جمہورا ناسا ہے جو وہ کہے گا وہ سچ مانا جائے گا جو اُس کی مخالفت کرے گا اُس کے حالات ایسے بنا دیے جائیں گے کہ اُس کو دیکھ کر کوئی بھی دوسرا دوبارہ سے ایسی جرات نہ کرے۔

ہم زیب نامہ کے اِس خانہ ساز اعتراض کا بطور رَد اصل کتاب میں سے ثبوت نمبر 140 بھی اِدھر ہی نقل کرنا چاہیں گے ؛

" ثبوت نمبر 140: Foucault کے پینڈولمز کو اکثر زمین کی گردش کے ثبوت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، اگر اسی کو باریک بینی سے جانچ کی جائے تو نتیجہ دعوی کے اُلٹ ملتا ہے۔ شروع میں پنڈولم کسی ایک سمت میں ایک جیسا نہیں لہراتے اکثر یہ گھڑی کے رُخ پر لہراتے ہیں اور کبھی گھڑی کے اُلٹ، کبھی یہ لہرا ہی نہیں پاتے کبھی بہت زیادہ لہراتے ہیں۔ پینڈولم کے اسطرح کے تعامل کی وجوہات یہ ہیں کہ ؛

1- پنڈولم کو حرکت دینے کی ابتدائی طاقت

2- وہ گیند اور ساکٹ کا جوڑ جس کا اِسے دائرے میں گھومانے میں اہم کردار ہے

زمین کی مفروضہ گردش کا پنڈولم کے لہرانے سے بالکل کوئی تعلق نہیں اور یہ بات بلاجواز ہے۔ اگر زمین کی گردش کا پینڈولم کی حرکت پر کوئی بھی اثر ہوتا اور کسی بھی طرح کا ہوتا، تو پینڈولم کو پہلی بار ہی خود بخود حرکت میں آ جانا چاہیے تھا۔ اگر زمین کی یومیہ حرکت 360 ڈگری ہوتی تو پینڈولم کو بھی ایک جیسی یومیہ حرکت کرنی چاہیے تھی، مگر ایسا کوئی بھی پینڈولم اس ساکن زمین پر موجود نہیں ہے۔"

موصوف کی تضاد بیانی اور اصل کتاب سے موصوف زیب نامہ کا رَد قارئین دیکھ کر جان چکے ہوں گے کہ پینڈولم کی کہانی صرف سوڈو سائنس کا سائنس کے نام پر ایک اور دھوکہ ہے اور موصوف کا یہ کہنا کہ : "Foucault Pendulum کا مختلف سمت میں گھماؤ زمین کے گھومنے کا واضح ثبوت ہے اور اس کو 170 سال سے تسلیم کیا جا رہا ہے۔ گوگل پر سرچ کر کے Foucault کے متعلق باآسانی سمجھا جاسکتا ہے۔" موصوف اور اُن کی سوڈو سائنس کا ایک اور رَد ہے کہ سوڈو سائنس کا دعوی ہے کہ زمین مشرق سے مغرب کی طرف گھومتی ہے۔

اور جنابِ زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : "Foucault Pendulum کا مختلف سمت میں گھماؤ زمین کے گھومنے کا واضح ثبوت ہے" سوڈو سائنس کے دعوی کے عین مخالف ہے جس کی کسی بھی طرح سے توجیح نہیں کی جاسکتی ہے۔اگر زمین مشرق سے مغرب کی طرف گھوم رہی ہے اور یہ کہنا کہ پینڈولم کا گھماؤ زمین کی حرکت کی وجہ سے ہے تو پھر یہ کہنا تضاد بیانی ہے کہ پینڈولم کا مختلف سمت میں گھوماؤ زمین کے گھومنے کا ثبوت ہے۔نہ تو سوڈو سائنس اور نہ ہی موصوف زیب نامہ اپنے اِس دعوے کے تضاد کو ختم کر سکتے ہیں اور نہ ہی زمین کی حرکت کو پینڈولم سے ثابت کر سکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ پینڈولم کی کہانی سوڈو سائنس اور موصوف زیب نامہ کے دجل وفریب اور عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے۔امید ہے قارئین بھی اِس دھوکے کو پہچان چکے ہوں گے اِس پر مزید کلام اِس علمی تعاقب میں آگے اپنے مقام پر بھی کیا جائے گا۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 30:مختلف بلندیوں پر ہوا کا رخ مختلف ہوتا ہے جس سے ثابت ہوا کہ زمین سپن نہیں کرتی۔)

اب ہم اصل کتاب کا متن بھی دیکھتے ہیں کہ اُس میں کیا لکھا ہے؛

"ثبوت نمبر 30: Sir James Clarke Ross جو کہ آرکٹک اور انٹارکٹک کا مہم جو تھا،اُس نے اپنی کتاب "South Sea Voyages" میں اپنے مشاہدات اور اُن سے حاصل کردہ نتائج درج کرتے ہوئے لکھا ہے کہ :" 27 نومبر 1839 کی رات آسمان بہت صاف تھا جسکی وجہ سے وہ بادلوں کی ایک بہت اونچی لہر کو دیکھ رہے تھے کہ وہ ہوا کے اُلٹے رُخ پر چل رہی تھی۔ایک حالت اکثر ہمارے موسمیاتی جرنل میں لکھی گئی تھی کہ دونوں شمال مشرقی اور جنوب مشرقی تجارتی راستوں پر ایسا دیکھا گیا تھا،اور تو اور یہی حالت تمام سابقہ مہم جو دیکھ چکے تھے۔ Captain Basil Hall نے اور Count Strzelechi نے Peak of Teneriffe کی چوٹی سر کرنے کے دوران بھی ایسا ہی دیکھا، Owhyhee میں واقع ایک آتش فشائی پہاڑ Kiranea پر چڑھنے کے دوران جب وہ 4000 فٹ پر پہنچے جبکہ وہ عام ہوا سے اوپر تھے، تو انھوں نے دیکھا کہ ہوا کا بھاؤ؛ایک الگ ہی hygrometric and thermometric حالت میں ہے۔Count Strzelechi نے مجھے مزید اس عجیب و غریب موسمی تغیر کے بارے میں بتایا کہ 6000 فٹ کی بلندی پر ہوا کا بہاؤ بالکل درست زاویہ پر نیچے سے دونوں طرف بہہ رہا تھا،جبکہ درمیان میں ایک الگ ہی نسبتاً گرم hygrometric and thermometric حالت میں بہہ رہا تھا۔(کوہ پیما اکثر ایسے موسمیاتی تغیر کا مشاہدہ کرتے ہیں)اِس طرح کے موسمیاتی حالات صرف ساکن زمینی ماحول (جو کہ گردش نہ کر رہا ہو) پر ہی دیکھے جاسکتے ہیں۔"

اب قارئین اصل کتاب کے متن کا صاحبِ زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض نمبر 30 سے تقابلہ کریں اور دیکھیں کے کیسے موصوف نے اپنے زیب نامہ کے قارئین کو اِس مقام پر بھی اصل بات سے اندھیرے میں رکھا ہے۔

موصوف اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب:ہوا کا مختلف بلندیوں پر مختلف سمتوں میں سفر کرنا atmospheric pressure اور درجہ حرارت میں تبدیلی کے باعث ہوتا ہے۔)

الجواب: جب موصوف زیب نامہ نے ہی اپنے جواب میں کچھ خاص لکھنا مناسب نہیں جانا تو ہم بھی موصوف پر اِس بابت کچھ نہیں لکھ سکتے مگر اپنے قارئین کو یہ ضرور بتانا چاہیں گے کہ سوڈو سائنس کے مطابق زمین 25،000 میل گھیراؤ کا ایک گلوب ہے جو 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے مشرق سے مغرب کی سمت سفر کرتا ہے۔ قارئین سوڈو سائنس کی اِس بات کو ذہن میں رکھتے ہوئے اصل کتاب کا ثبوت نمبر 30 دوبارہ پڑھیں اور فیصلہ کریں کے اگر زمین گلوب ہوتی تو کیا ایسا ممکن ہوتا؟۔

اکثر بلند پہاڑی علاقوں اور گہرے سمندروں میں یہ نظارہ دیکھنے کو ملتا ہے کہ ہوا کی ایک لہر ہلکے بادلوں کو ایک سمت لیے جارہی ہوتی ہے اور اُس سے اوپر ایک اور لہر بادلوں کو دوسری سمت لیے جارہی ہوتی ہے۔ یہ عام مشاہدہ ہے جو اِس بات کی نفی کرتا ہے کہ زمین مشرق سے مغرب کی طرف گھوم رہی ہے۔ اگر زمین گھوم رہی ہوتی تو کسی صورت بھی ایسا ہونا ناممکن تھا۔ اگر کوئی یہ کہے کہ یہ فریم آف ریفرنس کی وجہ سے ہے اُس کی بات کا جواب ہم پیچھے کافی مقامات پر دلائل کے ساتھ دیتے آئے ہیں۔ اِس مقام پر صاحبِ زیب نامہ اگر فریم آف ریفرنس لکھنے کی غلطی کرتے تو ہم پھر سے اُس کی نفی پر مزید دلائل دیتے۔ جبکہ موصوف نے مختصراً اپنے جواب میں سچ لکھا ہے۔ جس پر ہم پہلی بار اُن کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں کہ انھوں نے اِس مقام پر اصل سائنس کی بات لکھی ہے۔ مگر اپنے قارئین کو یہ بتانا کیوں بھول گئے کہ اُن کے مطابق: "زمین مشرق سے مغرب کی طرف گھوم رہی ہے اور ایسا فریم آف ریفرنس کی وجہ سے ہو رہا ہے؟"۔ اگر وہ ایسا لکھتے تو ہم اُس پر مزید کلام کر سکتے تھے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 31: ایک پتنگ کا اڑنا بھی زمین کو ساکن ثابت کرتا ہے، زمین سپن کرتی ہوتی تو 1600 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوا چلتی رہتی۔)

اب ہم اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں کہ وہاں کیا لکھا ہے؛

"ثبوت نمبر 31: Thomas Winships نے Zetetic Cosmogeny میں حوالہ دیتے ہوئے لکھا کہ: "فرض کریں کہ اُس ہوا کی کیا طاقت ہو گی جو کسی 8،000 میل کے قُطر کے ایک کُرہ (spherical body) پر چل رہی ہو جو 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھوم بھی رہا ہو اور وہ کُرہ 65،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے آسمان میں بھی تیرے جارہا ہو؟۔ تو ذرا سوچیئے کہ کیا اُس گلوب پر رہنے والوں کے بال بھی سلامت رہتے؟۔ اگر زمین ایک ایسا گلوب ہوتا جو 1،000 میل فی گھنٹہ کی کمال کی رفتار سے اپنے ایکسز پر گھوم رہی ہوتی، تو بہت ہی خطرناک رفتار کی تیز ہوا اُس پورے کے پورے علاقے میں بہتی رہتی جہاں یہ گلوب موجود ہوتا۔ ساری ہوا صرف ایک ہی رُخ پر بہتی اور کوئی بھی شے جو اُس کے اثر میں ہوتی وہ بھی اور بادل بھی اُسی رخ پر چلتے"۔ مگر حقیقت تو یہ ہے کہ ایک پتنگ کا اُڑنا بھی زمین کو ساکن ہی ثابت کر رہا ہے۔"

موصوف نے کمال خانہ سازی سے اپنے اِس اعتراض میں کتاب کے اصل متن کو چھپا کر صرف اُس کی آخری سطر کو لکھ کر اپنے قارئین کی نذر فرما دیا تھا۔ ہم موصوف کے اس حسبِ عادت فعل کی بابت نگارش اپنے قارئین کے سپرد کرتے ہیں کہ وہ موصوف کے خانہ ساز اعتراض اور اصل کتاب کے متن کا تقابلہ کر کے صاحبِ زیب نامہ کی بابت اپنی رائے قائم کرنے میں بجا طور پر مجاز ہیں!۔

صاحبِ زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب : دیکھئے اعتراض نمبر 28۔)

الجواب: موصوف نے اپنے قارئین کو اپنے خانہ ساز اعتراض 28 کے جواب کی طرف رجوع کرنے کا کہا ہے۔ ہم اپنے قارئین سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض 28 کے جواب کا الجواب بھی دوبارہ پڑھ لیں جہاں پر ہم نے ہر ممکنہ پہلو سے موصوف کے خانہ ساز جواب کا تعاقب دلائل کا ساتھ کیا ہے۔ مزید یہ کہ جیسا ہم پہلے لکھ آئے کہ سوڈو سائنس کے پاس اُس کے ہر ایک جھوٹ کا جواب کششِ ثقل اور فریم آف ریفرنس ہے اور اِس دونوں جھوٹوں کا پول ہم پہلے بھی کھول آئے ہیں اور مزید آگے کھولتے رہیں گے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 32:اگر کشش ثقل نامی جادوئی چیز واقعی موجود ہوتی تو پرندے کیسے اڑتے؟)

اب ہم موصوف کے دجل وفریب کا پردہ کتاب کا اصل متن پیش کر کے چاک کرنا چاہیں گے؛

"ثبوت نمبر 32: اگر کششِ ثقل اتنی طاقتور ہوتی کہ وہ: زمین کے سمندر، عمارتیں، لوگ اور atmosphere کو اپنے ساتھ جکڑے لگاتار گردش کر رہی ہوتی، تو یہ ناممکن تھا کہ: وہ اتنی کمزور بھی ہوتی کہ چھوٹے پرندوں، اُڑنے والے حشرات اور ہوائی جہازوں کو اتنی آسانی سے کسی بھی سمت میں اُڑنے دیتی۔"

ہمیں اپنے اِس علمی تعاقب کو لکھنے کے دوران صاحبِ زیب نامہ سے سب سے بڑا شکوہ یہی رہا ہے کہ اُنھوں نے اگر ہمارا رد کرنا ہی تھا تو شوق سے کرتے مگر ہماری پوری بات تو اپنے زیب نامہ کے دجل وفریب سے بھرپور متن میں شامل کر کے اپنے قارئین کو موقع فراہم کرتے کہ وہ اصل کتاب کے مؤقف اور موصوف کے جوابات (جواب تک دلائل سے خالی پائے گئے ہیں) کا تقابلہ کر کے فیصلہ کرتے کہ فلیٹ ارتھ واقعی حقیقت ہے یا افسانہ۔ مگر موصوف نے اپنی افسانہ نگاری کی پوری سعی اصل کتاب کا متن چھپانے پر لگائے رکھی۔ اگر وہ اپنی سعی فلیٹ ارتھ کے 200 ثبوتوں کے خلاف دلائل سے جوابات پر فرماتے تو ہمارے اِس علمی تعاقب کا اسلوب و متن کسی اور ہی نوعیت کا ہونا تھا۔ مگر چونکہ صاحبِ زیب نامہ اپنا تیر چلا چکے ہیں تو اب ہم اُن کے دجل وفریب پر مبنی تیروں کو علمی و عقلی دلائل کی ڈھال کے ساتھ روک کر قارئین کو دیکھا رہے ہیں کہ اصل کتاب کیا تھی۔ مدعا کیا تھا؟ اور اُس کا حال کیا کر کے پیش کیا گیا؟۔

موصوف اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں؛

☆(جواب: پرندے ہلکے جسم کے حامل ہوتے، جس کے لئے انہیں اوپر اٹھنے کے لئے اپنے پروں کو استعمال کرتے ہوئے کم فورس لگانی پڑتی اس کے علاوہ ہوا ان کو اڑنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔21ویں صدی میں رہتے ہوئے پرندوں اور ہوائی جہاز کو اڑتا دیکھ کر کشش ثقل کا انکار کردینا انتہائی مضحکہ خیز ہے۔)

الجواب: قارئین دوبارہ سے اصل کتاب کا ثبوت نمبر 32 پڑھ لیں۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " پرندے ہلکے جسم کے حامل ہوتے، جس کے لئے انہیں اوپر اٹھنے کے لئے اپنے پروں کو استعمال کرتے ہوئے کم فورس لگانی پڑتی اس کے علاوہ ہوا ان کو اڑنے میں مدد فراہم کرتی ہے۔" ہم پوچھنا چاہیں گے کہ کتنے ہلکے ہوتے ہیں؟۔ اللہ تعالیٰ نے ہر طرح کا پرندہ تخلیق فرمایا ہے ہر ایک کا وزن ہر ایک

کی نوعیت و خاصیت الگ الگ ہے۔ مگر سب میں ایک بات مشترک ہے کہ وہ فضاء میں اُڑتے ہیں۔ماسوائے چند ایک قسموں کے۔ باقی تمام کے تمام پرندے جو ہوا میں اُڑتے ہیں تو ہر ایک کو اپنی جسامت کے لحاظ سے الگ الگ طاقت درکار ہوتی ہے جس کی مدد سے وہ پرندہ ہوا میں اُڑان بھرتا ہے۔ موصوف کا یہ کہنا حقائق و مشاہدے کے عین خلاف ہے کہ : " انہیں اوپر اٹھنے کے لئے اپنے پروں کو استعمال کرتے ہوئے کم فورس لگانی پڑتی "۔ ہر ایک پرندے کو اپنی جسامت و وزن کے حساب سے طاقت لگانا پڑتی ہے۔ چونکہ پرندے ہوا سے بھاری ہیں تو وہ طاقت لگا کر ہی اُڑ سکتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ پرندوں کو ہوا اُن کی اُڑان میں مدد فراہم کرتی ہے مگر جس علاقے میں ہوا ہی بند ہو کیا وہاں پر کوئی پرندہ نہیں اُڑے گا؟۔اِس کا جواب قارئین موصوف زیب نامہ سے ہی لیں۔ جنہوں نے یہ خانہ ساز منطق اپنے زیب نامہ میں لکھ رکھی ہے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ : " 21ویں صدی میں رہتے ہوئے پرندوں اور ہوائی جہاز کو اڑتا دیکھ کر کشش ثقل کا انکار کردینا انتہائی مضحکہ خیز ہے۔"اِس کے جواب میں ہم کہنا چاہیں گے کہ صاحبِ زیب نامہ 33 ڈگری ماسٹر فری میسن نیوٹن سے پہلے کے لوگوں کی بابت کیا رائے رکھتے ہیں؟۔ کیونکہ یہ سوڈوسائنس کا سب سے بڑا جھوٹ کششِ ثقل اُسی کی اختراع ہے۔ جبکہ حقیقی سائنس میں شروع سے کثافت اور اچھال کے قوانین چلتے آرہے ہیں جن سے یہ سب افعال و اشکال طے پاتے ہیں۔ چونکہ کثافت اور اچھال میں سوڈوسائنس کا رد تھا تبھی جناب نیوٹن نے یہ اختراع کی کہ نہیں کششِ ثقل کی وجہ سے یہ سب ہوتا ہے۔ چونکہ ہم پیچھے کئی مقامات پر کششِ ثقل کا رد کرتے آئے ہیں اور مزید کرتے ہیں گے تو قارئین ہمارے گذرے چکے دلائل اور کتاب کا یہی ثبوت نمبر 32 دوبارہ پڑھ لیں اور ہم یہ بھی سوال دوبارہ دہرانا چاہیں گے کہ کیا کششِ ثقل کوئی جاندار شے ہے جو ہم انسانوں، عمارات اور سمندروں کو تو زمین کے ساتھ جکڑے رکھتی ہے کہ ہم ہوا میں تیرتے نہیں ہیں جبکہ جب بھی ہم چاہیں باآسانی اچھل سکتے ہیں جب چاہیں باآسانی بھاگ سکتے ہیں سمندر، دریا و آبی ذخیروں میں تیر سکتے ہیں؟۔

یہ کیسی طاقت ہے جو خود سے انتخاب کرتی ہے کہ کسے، کب، کہاں، کیسے اور کیوں اپنی طرف کھینچنا ہے؟۔ کششِ ثقل صرف ایک ایسا جھوٹ ہے جو سوڈوسائنس کے تمام تضادات کو جوڑنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ حقیقت میں اصل کثافت اور اچھال ہے۔ موصوف کا یہ کہنا کہ : " ہوائی جہاز کو اڑتا دیکھ کر کشش ثقل کا انکار کردینا انتہائی مضحکہ خیز ہے " ہوائی جہاز کا کششِ ثقل سے کیا لینا دینا؟ یہ بات ہم پیچھے گذر چکے اپنے الجوابات میں کئی مقامات پر لکھ آئے ہیں کہ یا تو سوڈوسائنس یہ اعلان کردے کہ کششِ ثقل ایک جاندار اور عقل رکھنے والی شے ہے جو خود سے انتخاب کرتی ہے پھر ہم اُس پر اُسی پہلو سے رَد کرسکیں۔ جبکہ یہ ایک تخیلاتی اور جادوئی طاقت بنا کر سارے انسانوں کو دھوکہ دینے کے لیے استعمال کی جاتی ہے جہاں پر سوڈوسائنس کا کوئی تضاد پکڑا جاتا ہے فوراً سوڈوسائنس کے ماننے والے اِس کششِ ثقل کا دھول سائل کی آنکھوں میں جھونک دیتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔ باقی کلی طور پر موصوف کا اپنا جواب الاعتراض نمبر 32 اپنے آپ میں حقیقتاً مضحکہ خیز پایا گیا ہے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 33:اگر زمین واقعی گول ہوتی تو کیا وجہ ہے کہ اتنے بڑے سمندر کو اپنے گرد لپیٹ رکھا ہے مگر اس میں موجود مچھلیاں باآسانی تیر سکتی ہیں۔)

موصوف زیب نامہ نے کیسے اصل کتاب کے متن کو بدلا ہے اور غلط بات اپنے زیب نامہ کے قارئین کو دیکھانے کی کوشش کی ہے۔اِس بابت آپ اصل کتاب کا متن دیکھ کر فیصلہ کر سکتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 33: اگر کششِ ثقل اتنی طاقتور ہوتی کہ وہ اتنے بڑے سمندروں کو کُروی زمین کے گرد لپیٹے رکھتی ہے اور ساتھ میں یہ بھی ناممکن ہوتا کہ اتنی طاقت سے جکڑے ہوئے سمندروں میں مچھلیاں اور دوسری آبی مخلوقات باآسانی تیر سکتیں۔"

صاحبِ زیب نامہ اصل کتاب کا متن لکھ کر اُس پر جرح کرتے تو اُن کی جرح کی نوعیت کچھ اور ہوتی اور ہمارا جواب کاالجواب دینے کا اسلوب بھی کچھ اور ہوتا۔ چونکہ صاحبِ زیب نامہ جانتے تھے کہ اگر اصل کتاب کا متن اپنے زیب نامہ کے قارئین کو پیش کر دیا تو وہ از خود موصوف کے خلاف جائے گا۔ تبھی اصل کتاب کے متن سے خائف ہو کر موصوف نے پوری تندہی سے اپنی خانہ سازی کا نشتر پورے زور و شور سے کتاب کے اصل ثبوتوں پر چلاتے رہے اور پھر خود ہی اُن کے جوابات لکھ کر سستی شہرت کے متلاشی رہے۔ موصوف نے اپنے اِس خانہ ساز اعتراض کا جواب یوں دیا ہے؛

☆(جواب: یہاں پر فلیٹ ارتھرز جاندار اور بے جان اشیاء کے موازنے کروا کر اپنی "عقلمندی" کا ثبوت فراہم کررہے ہیں لیکن ان حضرات کی تسکین کے لئے ہم فرض کرلیتے ہیں کہ اگر سمندر زندہ ہوتا تو پھر کیا ہوتا۔ہمیں معلوم ہے کہ زمین پرg (گریوٹی کیvalue) 9.8 ہے۔اس کا مطلب ہے کہ ایک چیز جس کا ماس 10 کلو ہے اس پر زمین کی کشش ثقل 98 نیوٹن کی طاقت لگائے گی اسی طرح ایسی چیز جس کا ماس 2 کلو ہوگا اس پر کشش ثقل 20 نیوٹن کی طاقت لگائے گی۔اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے چونکہ مچھلیوں کا ماس انتہائی کم ہے جبکہ سمندر کا ماس انتہائی زیادہ ہے سو کشش ثقل کا اثر سمندر پر زیادہ ہوگا اور مچھلیوں پر کم ہوگا۔)

الجواب: اگر قارئین دوبارہ سے اصل کتاب کا متن پڑھیں تو اُس میں ایک اہم نکتہ بطور ثبوت لکھا ہے کہ: "اگر کششِ ثقل اتنی طاقتور ہوتی کہ وہ اتنے بڑے سمندروں کو کُروی زمین کے گرد لپیٹے رکھتی ہے" یہ وہ نکتہ تھا جسے چھپا کر موصوف ریس میں اکیلے بھاگ کر اول آنے کی تاک میں تھے۔ جبکہ ہم پہلے لکھ آئے کہ ہمارا کسی سے کوئی مقابلہ نہیں ہم صرف اُس غلطی کی درستگی کر رہے ہیں جو موصوف زیب نامہ نے پوری جانفشانی سے سرانجام دی ہے۔ اگر کوئی بھی صاحبِ بصیرت اصل کتاب کے اِس اہم نکتہ پر غور کرے تو وہ کششِ ثقل کے جھوٹ کو باآسانی پکڑ لے گا۔ موصوف کا اپنے خانہ ساز جواب میں یہ کہنا کہ: "یہاں پر فلیٹ ارتھرز جاندار اور بے جان اشیاء کے موازنے کروا کر اپنی "عقلمندی" کا ثبوت فراہم کررہے ہیں لیکن ان حضرات کی تسکین کے لئے ہم فرض کرلیتے ہیں کہ اگر سمندر زندہ ہوتا تو پھر کیا ہوتا۔" جناب آپ ہماری تسکین کے لیے فکر مند ہونے کی بجائے اگر اپنے قارئین کو فیصلہ کرنے میں مدد فراہم کرتے تو آپ سے ایسی ذات ذات کی حماقتیں در حماقتیں نہ ہو تیں۔ جبکہ اصل کتاب میں کسی جاندار یا بے جان کی بجائے واضح لکھا ہے کہ کششِ ثقل نے سمندروں کو تو گلوب / کروی زمین کے گرد اتنی طاقت سے لپیٹ رکھا ہے مگر پرندوں اور مچھلیوں کو اُن سمندروں پر اُڑنے و تیرنے دیتی ہے۔ یہ سادہ سی بات موصوف نے اِسی لیے بدلی تاکہ وہ اپنے دجل وفریب کی عمارت کھڑی کر سکیں۔ موصوف کا فرض کرنا کہ: " اگر سمندر زندہ ہوتا تو پھر کیا ہوتا" اب اِس سے کیا موصوف کی کیا مُراد تھی وہ تو وہی جانتے ہوں گے۔ ہمارے خیال سے موصوف اُسے بالکل ہی بے جان مانے بیٹھے ہیں۔ جبکہ

گہرے سمندروں میں جو کشتی ران اکثر جاتے رہتے ہیں کبھی اُن سے صرف یہ سوال کر کے دیکھیے کہ : "کیا سمندر زندہ ہے یا مردہ" وہ کشتی ران پھر آپ کو ایسے ایسے مشاہدات بتائے گا کہ آپ دنگ رہ جائیں گے۔

اگر سمندر کے زندہ ہونے سے موصوف زیب نامہ کی مراد کوئی جاندار مخلوق ہے تو وہ پھر موصوف کا اپنا ذاتی خیال ہے۔ مگر گہرے سمندروں میں ایسے ایسے طوفان، لہریں اور طغیانی ہوتی ہے کہ اکثر کشتی ران بطور مثل کہتے پھرتے ہیں کہ اِس بار سمندر بہت جاندار ہے۔ یہ بات صرف مثل کی حد تک ہے۔ جبکہ حقیقت میں ہمارا مدعا یہ نہیں تھا کہ سمندر جاندار ہے یا بے جان شے ہے۔ جو کہ موصوف نے اپنی طرف سے خانہ سازی کر کے بنا لیا ہے۔ ہمارا مدعا یہ تھا کہ کیا کششِ ثقل اتنی طاقتور ہے کہ پوری زمین کے سمندروں کو اپنے گلوب کی گولائی کے ساتھ ساتھ چپکائے رکھتی ہے؟۔ جس کی نفی دلائل کے ساتھ، ہم آپریشن زیب نامہ کے شروع میں پانی کے ذیل میں کر آئے تھے۔ ادھر یہی سادہ سے مراد تھی جسے موصوف نے کچھ اور ہی بنا ڈالا اور حسبِ عادت اپنے ٹھٹھہ کرنے کی روایت کو بھی برقرار رکھا۔

موصوف کا یہ کہنا کہ : " ہمیں معلوم ہے کہ زمین پر g (گریوٹی کی value) 9.8 ہے۔" جناب عزت مآب زیب نامہ یہ آپ کو اور آپ کی سوڈو سائنس کو ہی معلوم ہے اصل سائنس کی رو سے یہ ایک بہت بڑی گپ ہے اُس سے زیادہ کچھ نہیں۔ ہم اپنے قارئین کے لیے اِسی مقام پر ایک ڈرائنگ کے ذریعے موصوف کے اِس مؤقف کا رد کر کے دیکھانا چاہیں گے۔

یہ سادہ سی ڈرائنگ پوری سوڈو سائنس اور موصوف زیب نامہ کا کششِ ثقل کی بابت دجل و فریب کا پول کھول کر رکھ دیتی ہے۔
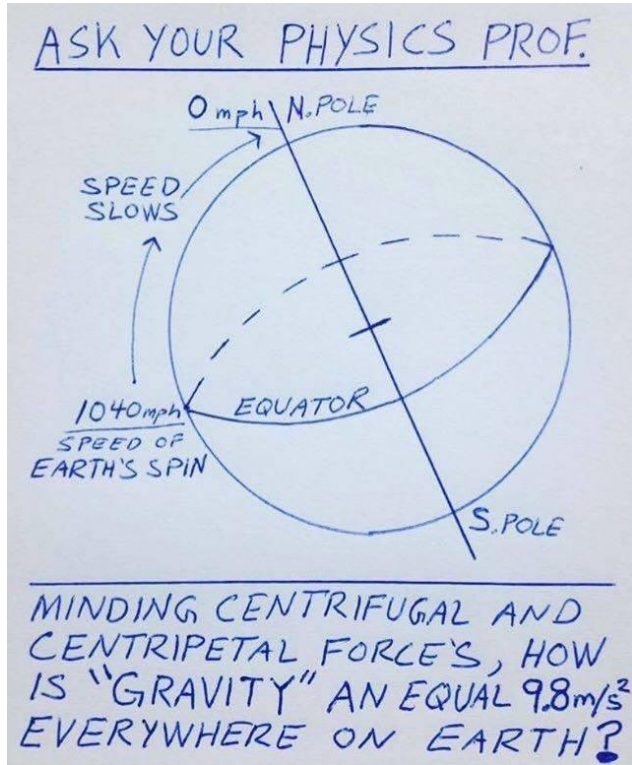
ہم اپنے قارئین کو بتانا چاہیں گے کہ جو موصوف زیب نامہ نے اپنے جواب میں لکھا کہ : " ہمیں معلوم ہے کہ زمین پر g (گریوٹی کی value) 9.8 ہے۔" وہی 9.8 کی بابت یہ ڈرائنگ ہے۔ جس کی ہمیں قوی امید ہے موصوف زیب نامہ کو نہ کبھی سمجھ آ سکتی ہے اور اگر آ گئی تو موصوف نے اپنی انڈاکٹرینیشن سے مجبور ہو کر حسبِ عادت راہِ فرار اختیار کر لینی ہے۔ سوڈو سائنس کہتی ہے کہ زمین کے شرقاً غرباً اپنے محور پر گھومنے کی وجہ سے اُس میں یہ 9.8 میٹر فی سکینڈ^2 کے حساب سے کششِ ثقل پیدا ہوتی ہے۔ (موصوف نے اپنے زیب نامہ میں یہ ویلیو بھی پوری طرح نہیں لکھی کہ کہیں کوئی اِس کی بابت سوال نہ کر ڈالے)۔ سوڈو سائنس کہتی ہے کہ گلوب زمین کی گردش کی وجہ سے اُس کی خطِ استواء پر رفتار 1040 میل فی گھنٹہ ہے۔ ہم آسانی کے لیے ہمیشہ 1،000 میل لکھتے ہیں۔ مزید آپ اِس ڈرائنگ سے بھی اِس بات کو سمجھ سکتے ہیں کہ اگر خطِ استواء پر یہ رفتار ہے جس کی وجہ سے 9.8 میٹر فی سکینڈ^2 کے حساب سے کششِ ثقل پیدا ہو رہی ہو تو جیسے ہم خطِ استواء سے جنوب یا شمال کی طرف جاتے جایں گے تو ویسے ویسے گلوب کے گھومنے کی یہ رفتار بھی کم ہوتی جائے گی چونکہ یہ ایک گلوب ہے۔ بالکل ایسے؛
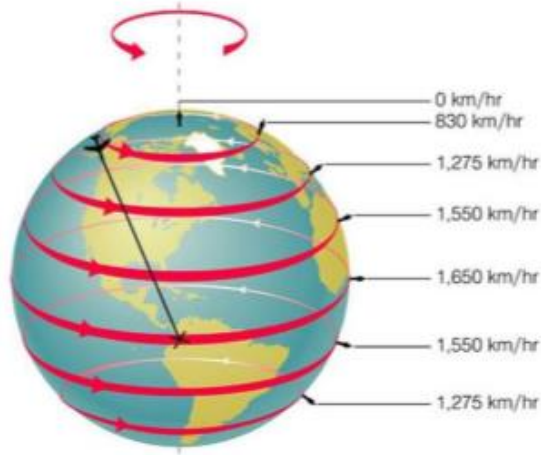
اب جیسے پہلی ڈرائنگ میں واضح لکھا ہے، اگر حقیقت میں یہ سب ایسا ہی ہو رہا ہے جیسا سوڈو سائنس ہمیں بتاتی آئی ہے اور جس سے مبینہ طور پر کشش ثقل پیدا ہو رہی ہے، تو اگر ہم اصل سائنس میں موجود طبعیات (فزکس کی) سینٹریفیوگل اور سینٹری پیٹل فورسز کو دیکھیں تو یہ بات کسی بھی گلوب کے گھومنے کی بابت پیدا ہونے والی کششِ ثقل کی اپنے آپ میں نفی کر دیتی ہیں۔ وہ کیسے؟ وہ ایسے کہ اگر یہ دعویٰ ہے کہ یہ زمین گلوب ہے اور یہ بھی کہ یہ زمین 1,000 فی گھنٹہ کی رفتار سے شرقاً غرباً گھوم رہی ہے تو اُس گلوب کے خطِ استواء پر تو یہ 9.8 میٹر فی سیکنڈ^2 کے حساب سے کششِ ثقل پیدا ہونے کی بات صادق آ گئی۔ اب یہ کیسے اور کیونکر ممکن ہو گیا کہ اُسی گلوب پر خطِ استواء سے شمال یا جنوب میں جاتے ہوئے گلوب کے گھومنے کی رفتار تو بتدریج کم ہوتی گئی مگر یہ ویلیو جس میں دعوی تھا کہ 9.8 میٹر فی سیکنڈ^2 کے حساب سے کششِ ثقل پیدا ہو رہی ہے وہ تو اُن علاقوں میں صادق ہی نہ ہوئی کہ وہاں پر گلوب کے گھومنے کی رفتار کم تھی تو اِس کی رو سے خطِ استواء کے علاقوں کے علاوہ پوری مبینہ گلوب زمین پر کششِ ثقل کم ہوتے ہوتے عین مبینہ گلوب کے قطبین شمالی و جنوبی پر صفر رہ گئی؟ کیونکہ وہاں گلوب کے گھومنے کی رفتار ہی گھٹتے گھٹتے صفر ہو گئی تھی۔ مگر پھر بھی وہاں پر یہ مبینہ کششِ ثقل وہی رہی جو خطِ استواء پر تھی!۔

یہ ساری بات اور اِن سارے تضادات کو دیکھ کر بھی کوئی یہ مانتا ہے کہ سوڈو سائنس کے بتائے اصولوں کی روشنی میں یہ جعلی 9.8 میٹر فی سیکنڈ^2 کے حساب سے گلوب کے گھومنے کی وجہ سے کششِ ثقل پیدا ہوتی ہے۔ اُس کے لیے ہم دعائے صحت ہی کر سکتے ہیں۔ کہ اتنے تضادات کے باوجود وہ یہ مانے ہوئے ہے کہ خطِ استواء کے علاوہ بھی پوری مبینہ گلوب زمین پر ہر جگہ ایک سی کشش ثقل موجود ہے۔

سوڈو سائنس میں کششِ ثقل کی بابت کھل کر جھوٹ بولا اور پھیلا جاتا ہے اور عوام الناس کو "g" اور "G" کے چکر میں الجھا کر رکھا جاتا ہے جبکہ ہم ابھی جتنی بھی اشکال و توجیحات لکھ آئے ہیں وہ اُس کی بین نفی کرتی ہیں۔ سوڈو سائنس نے ایک شے کو گلوب مان لیا پھر اُس کی گردش کی رفتار بھی بنا ڈالی تو پھر کیسے سینٹریفیوگل اور سینٹری پیٹل فورسز کو کوئی نظر انداز کرتے یہ کہہ سکتا ہے کہ پوری زمین پر ہر جگہ ایک جیسی کششِ ثقل کا وجود ممکن ہے؟۔ سوال کا جواب قارئین کی نظر کرتے اپنے علمی تعاقب میں آگے بڑھتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: " ہمیں معلوم ہے کہ زمین پر g (گریوٹی کی value) 9.8 ہے۔اس کا مطلب ہے کہ ایک چیز جس کا ماس 10 کلو ہے اس پر زمین کی کشش ثقل 98 نیوٹن کی طاقت لگائے گی اسی طرح ایسی چیز جس کا ماس 2 کلو ہوگا اس پر کشش ثقل 20 نیوٹن کی طاقت لگائے گی۔اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے چونکہ مچھلیوں کا ماس انتہائی کم ہے جبکہ سمندر کا ماس انتہائی زیادہ ہے سو کشش ثقل کا اثر سمندر پر زیادہ ہوگا اور مچھلیوں پر کم ہوگا۔" صرف موصوف اور اُنکی

سکہ رائج الوقت سوڈوسائنس کے اعداد و شمار کا گورکھ دھندا ہے۔ جس کے بل بوتے صاحبِ زیب نامہ اپنی من مانی سوڈو سائنس میں عوام الناس کو الجھا کر ایک ایسی جادوئی طاقت کو ثابت کرنے کی سعی لایعنی ہمیشہ فرماتے ہیں جس کو کوئی بھی کسی بھی طرح کسی عقلی، نقلی اور مشاہداتی توجیہ و اشکال سے ثابت نہیں کر سکتا۔

جتنی مرضی توجیہات گھڑلی جائیں سوڈوسائنس کے متضاد نظریات کے ہوتے اُن کو ثابت کرنا چونٹی کو ہاتھی ثابت کرنے جیسا ہوگا۔ جو دھوکہ دہی سے تو ممکن ہے مگر سچائی سے کبھی ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ تبھی عوام الناس کو موصوف نے وہی سوڈوسائنس کی گھسی پٹی توجیہ دکھا کر کششِ ثقل کے وجود کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ ہم پھر بھی اپنے قارئین سے التماس کرتے ہیں کہ ہماری اوپر لکھی ساری بات کو دوبارہ سکون سے پڑھیں اور دیکھیں کہ کیسے متضاد نظریات کے دم پر ہم سب کو دھوکہ دیا جاتا ہے اور ایک جعلی طاقت جس کا سوڈوسائنس ہی کے نظریات کے مطابق رہ کر پھر بھی وجود ثابت نہیں کیا جا سکتا، اُس پر کیسے من مانی کر کے چونٹی کو ہاتھی اور ہاتھی کو چونٹی ثابت کیا جاتا ہے۔ یہ دجل وفریب پوری سوڈوسائنس میں ہر جگہ موجود ہے اور اُسی طرح اب تک پورے زیب نامہ میں ہر جگہ پایا گیا ہے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 34: بحری جہاز کے سفر کے دوران کبھی زمین کی گولائی کو خاطر میں نہیں لایا جاتا ورنہ اس کے انتہائی خطرناک نتائج برآمد ہوتے۔)

موصوف کے دجل وفریب کا ایک اور مشاہدہ قارئین اصل کتاب کے متن کو دیکھ کر کر سکتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 34: بحری جہازوں کے کپتان کبھی بھی زمین کے اِس مجوزہ کروی چر کو اپنے سفروں کے دوران سفری پیمائشوں میں خاطر میں نہیں لاتے۔ سمت شناسی (navigation methods) کے قواعد میں زمین کو سیدھا (flat) مدِ نظر رکھتے ہوئے تمام کا تمام حساب کتاب کیا جاتا ہے، چاہے وہ سیدھا سمندری سفر ہو یا عظیم گول سمندری سفر، ہمیشہ سے سیدھی نہ کہ گھوماؤ trigonometry ہی استعمال ہوتی آئی ہے جو زمین کے سیدھا ہونے کو مدِ نظر رکھ کر ہی استعمال کی جاتی رہی ہے۔ اگر زمین واقعی میں گول ہوتی، تو یہ ساری پیمائشیں نہایت پر خطر نتائج پر منتج ہوتیں۔ سیدھا سمندری سفر ہزاروں سالوں سے مکمل طور پر تھیوری اور پریکٹیل میں ٹھیک ٹھیک کام دیتے آئے ہیں، جبکہ سمندری سفروں میں فاصلوں کی پیمائش میں spherical trigonometry کے مقابل plane trigonometry بالکل درست ثابت ہوتی آئی ہے۔"

یا تو صاحبِ زیب نامہ کو ہر بات میں عیب جوئی کا شوق ہے یا وہ اپنی سوڈوسائنس کو بچانے کی ناکام کوشش کرتے رہے ہیں۔ تبھی اپنے زیب نامہ کے قارئین کو اُنھوں نے کسی بھی مقام پر اصل کتاب کی بھنک تک نہیں پڑنے دی۔ اور اپنی صرف اِس کوشش میں اب تک کامیاب نظر آئے ہیں باقی جو کچھ موصوف نے لکھا ہے اُس کا علمی تعاقب ہم ہر ممکنہ پہلو سے ساتھ ساتھ کرتے جا رہے ہیں۔ اصل کتاب میں واضح بات لکھی ہے جس کو موصوف نے اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنایا اور پھر خود سے اُس کا جواب لکھا؛

☆(جواب: یہاں پر اعتراض کرنے والے جھوٹ کا سہارا لے رہے ہیں، sextant نامی ایک آلہ ہے جس کے ذریعے آپ ستاروں کو دیکھ کر اپنی location معلوم کرسکتے ہیں، بحری جہاز کے سفر کے دوران اسی آلے کی مدد سے اپنے longitudinal اور latitudinal پوائنٹس معلوم کیے جاتے ہیں جوکہ زمین کے گول ہونے کا ثبوت ہے۔)

الجواب: اصل کتاب میں سمندری سفروں کی بابت trigonometry کی اقسام کی بات ہو رہی ہے جسے موصوف نے اپنی خانہ سازی سے کیا سے کیا بنا دیا ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کوئی شیر کو دیکھ کر کہے کہ وہ تیتر ہے یا تیتر کو دیکھ کر کہے وہ بلی ہے۔ یعنی سامنے کچھ ہے اور ثابت کچھ اور کر دو۔ یہ خانہ سازِ زیب نامہ کا ہی کمال ہے کہ وہ دن کو رات اور رات کو دن ثابت کر کے اپنی قارئین کی آنکھوں میں دھول جھونکتے رہے۔ جبکہ اصل کتاب کا متن موصوف کے خانہ ساز اعتراض اور اُس کے من گھڑت جواب دونوں کی از خود نفی کرنے کے لیے کافی ہے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: "یہاں پر اعتراض کرنے والے جھوٹ کا سہارا لے رہے ہیں، sextant نامی ایک آلہ ہے جس کے ذریعے آپ ستاروں کو دیکھ کر اپنی location معلوم کرسکتے ہیں،" یہ عوام کو گمراہ کرنے کی ایک کمزور کوشش ہی کہی جاسکتی ہے کہ جو جی چاہے کہی جاؤ کسی نہ کیا کچھ کہہ لینا ہے۔ مگر ہم قارئین کی توجہ اِس نکتہ پر دلانا چاہیں گے کہ اصل کتاب کے ثبوت نمبر 34 میں sextant نامی ایک آلہ کا لفظ تلاش کر کے دکھائیں۔ اِس مقام پر sextant نامی ایک آلہ کی کوئی بات نہیں ہو رہی بلکہ spherical trigonometry کے مقابل plane trigonometry کی بات ہو رہی ہے۔ جسے موصوف نے کسی اور جانب موڑ کر اپنی طرف سے جواب کو گھڑنے کی کوشش کی ہے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: "sextant نامی ایک آلہ ہے جس کے ذریعے آپ ستاروں کو دیکھ کر اپنی location معلوم کرسکتے ہیں، بحری جہاز کے سفر کے دوران اسی آلے کی مدد سے اپنے longitudinal اور latitudinal پوائنٹس معلوم کیے جاتے ہیں جوکہ زمین کے گول ہونے کا ثبوت ہے" عین جھوٹ پر مبنی اور موصوف زیب نامہ کے اپنے زعم کی بین نفی ہے کہ وہ اپنے آپ کو بہت ماہر سمجھ کر اپنی طرف سے زیب نامہ کی شکل میں فلیٹ ارتھ کا رَد لکھنے کے خبط میں مبتلا تو ہیں مگر وہ یہ نہیں جانتے کہ Sextant جسے اردو میں آلہ سُدس کہا جاتا ہے اُس کا کام سورج کا زوال کے وقت زاویہ دیکھنے کے لیے ہوتا ہے یا رات کو اگر آسمان پر چاند موجود ہو تو اُس کے آسمان پر انتہائی مقام کا زاویہ لینے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ اور اُس کی مدد سے ہی (چونکہ ابھی سمندری سفر کی بات ہو رہی ہے) دورانِ سفر پہلے سے بنائے گئے سمندری چارٹس کے مطابق اپنا سورج اور رات میں چاند سے زاویہ نکال کر اُن چارٹس کی مدد سے اپنی لوکیشن بذریعہ حساب کتاب معلوم کی جاتی ہے اور اگر آسمان پر چاند نہ ہوتا تو کسی مخصوص ستارے سے اپنے مقام کا زاویہ معلوم کر کے حساب کتاب کیا جاتا ہے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: "sextant نامی ایک آلہ ہے جس کے ذریعے آپ ستاروں کو دیکھ کر اپنی location معلوم کرسکتے ہیں" موصوف کی اِن آلات سے کلی لاعلمی کا مظہر ہے۔ ہم یہ لکھ آئے ہیں آلہ سُدس کی مدد سے سورج یا چاند کا آسمان پر انتہائی مقام پر زاویہ لیا جاتا ہے۔ جبکہ آسٹرلوب نامی آلہ جسے انگلش میں آسٹرولیب بھی کہا جاتا ہے، ستاروں کی مدد سے اپنی لوکیشن استعمال کرنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ ایک اور اہم بات کہ آسٹرولیب بذاتاً تاکیلا آلہ زمین کے ساکن ہونے کی بین دلیل ہے جس پر ہم کسی اور مقام پر کھل کر بات کریں گے۔ اِس مقام پر موصوف زیب نامہ کی نفی کرنا مقصود تھا کہ ستاروں سے اپنی لوکیشن آسٹرولوب سے نکالی جاتی ہے نہ کہ آلہ سُدس سے۔ ہاں یہ کہا جا

سکتا تھا کہ آلہ سُدس سے کسی مخصوص ستارے کا زاویہ دیکھ کر یہ کام کیا جا سکتا ہے مگر چونکہ ستاروں کے لیے آسٹرولیب زیادہ مستعمل ہے تو اِسی لیے آلہ سُدس کو چاند اور سورج کی بابت استعمال کیا جاتا ہے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " بحری جہاز کے سفر کے دوران اسی آلے کی مدد سے اپنے longitudinal اور latitudinal پوائنٹس معلوم کیے جاتے ہیں جوکہ زمین کے گول ہونے کا ثبوت ہے "اپنے آپ میں ایک اور لاعلمی کا شاہکار ہے۔ کہ اگر کوئی عرض بلد اور طول بلد آلہ سُدس سے معلوم کر لے تو وہ زمین کے گول ہونے کا ثبوت تو ہے مگر یہ گول وہ ہے جو ہم فلیٹ ارتھ میں کہتے ہیں کہ پوری زمین کچھ اسطرح سے 360 ڈگری گول ہے مگر گلوب نہیں ہے، ملاحظہ فرمائیں؛
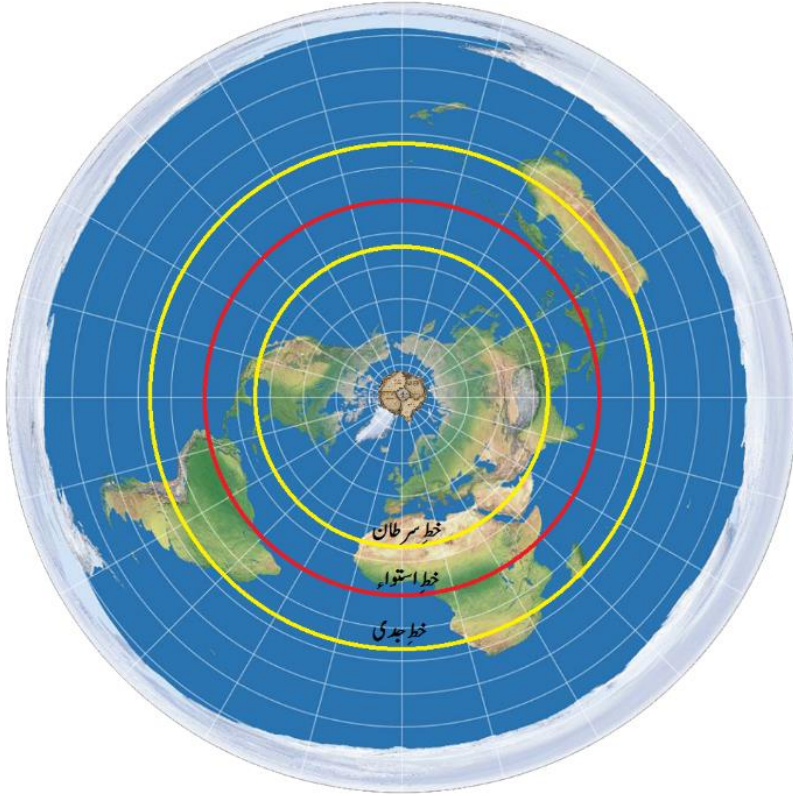
یہ اصل زمین اور معلوم دنیا ہے جسے سوڈوسائنس کے ایک گلوب بنا کر دیکھا رکھا ہے اور جس کی بابت موصوف زیب نامہ کہتے ہیں کہ یہ جاہلانہ بات ہے۔ مگر جب موصوف زیب نامہ اور اُن کی سوڈوسائنس کے ماننے والوں سے گلوب کے اثبات کی بابت دلائل مانگے جائیں تو وہ وہی کچھ کرتے ہیں جو موصوف زیب نامہ اپنے پورے دجل وفریب نامہ میں بڑے ذوق و شوق سے کیا اور اِس وثوق سے کہ کوئی مجھ سے نہیں پوچھے گا کہ میں نے کیا کیا دجل کیا اور کیا کیا کتمانِ حق کیا۔

قارئین یہ اصل معلوم زمین ہے جس میں ہم دورانِ سفر آلہ سُدس کی مدد سے دن میں سورج اور اگر رات کو چاند آسمان پر ہو تو اُن کے عین زوال کے وقت کے زاویے کو ماپ کر سمندر میں سمندری چارٹس کی مدد سے حساب کتاب کر کے اپنی لوکیشن کے عرض بلد اور طول بلد معلوم کر سکتے ہیں۔ اب ہم موصوف زیب نامہ کہ طرح یہ ڈھینگ نہیں ہرگز نہیں ماریں گے کہ: " بحری جہاز کے سفر کے دوران اسی آلے کی مدد سے اپنے longitudinal اور latitudinal پوائنٹس معلوم کیے جاتے ہیں جوکہ زمین کے گول ہونے کا ثبوت ہے " یہ اُن

کو ہی مبارک۔ ہم دلائل کے ساتھ اِسے ہر مقام پر ثابت بھی کرتے ہیں اور ساتھ میں موصوف زیب نامہ اور اُنکی سوڈو سائنس کے گلوب سمیت ہر تضادات کی نفی بھی کرتے ہیں۔اِسی سے متعلقہ ایک ویڈیو کا لنک حاضر ہے؛

زمین کی اصل معلوم ساخت وہیت کی بابت ہماری زیر تحریر کتاب میں مفصل باب موجود ہے۔ ہم اِس بات کو اپنی آنے والی کتاب کے لیے اِدھر ہی چھوڑ کر آگے بڑھتے ہیں۔ مزید اگر قارئین چاہیں تو ہمارے فورم پر سیر حاصل مواد موجود ہے جس کی مدد سے زمین کی اصل معلوم جسامت کو سمجھا جا سکتا ہے۔ اور یہ لنک مہیا کیے جا رہے ہیں جس کی مدد سے آپ معلوم دنیا کی ہیت کو سمجھ سکتے ہیں؛

ہیمنڈ میپ پراجیکٹ کا پی ڈی ایف لنک؛ ہیمنڈ میپ پراجیکٹ کی پی ڈی ایف فائل کی تفصیل کو سمجھنے کے لیے ویڈیو کا لنک؛

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں کہ؛

☆(اعتراض 35:زمین کو گول ماننے کی وجہ سے کئی بحری جہازوں سے سنگین غلطیاں بھی ہوئیں۔)

پہلے ہم اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں پھر آگے بڑھتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 35: اگر زمین واقعی ایک گلوب ہو تو خطِ استواء کے جنوب میں عرض بلد کی ہر ایک لائن، جنوب کی طرف بڑھتے ہوئے چھوٹی سے چھوٹی ہوتی جاتیں۔ اور اگر زمین ایک پھیلی ہوئی سیدھی اور چپٹی ہو تو خطِ استواء کے جنوب میں عرض بلد کی ہر ایک لائن، جنوب کی طرف بڑھتے ہوئے بڑی سے بڑی ہوتی جاتیں۔ مگر یہ حقیقت ہے کہ گلوب کی فرضیت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے کئی کپتانوں کو خطِ استواء کے جنوب میں سفر کرتے ہوئے مزید جنوبی علاقوں میں سمت شناسی میں تباہ کن غلطیاں ہوئیں۔ یہ بات یہ باور کرانے کے لیے کافی ہے کہ زمین ایک گھومتا ہوا گیند (سیارہ) نہیں ہے۔ (اس موضوع کو سمجھنے کے لیے Azimuthal projection map پر مزید تحقیق کریں)۔"

موصوف زیب نامہ نے اپنے دجل و فریب کی روایت کو برقرار رکھتے ہوئے اِس مقام پر بھی اپنے زیب نامہ کے قارئین کو اصل بات بتانے کی بجائے دوبارہ سے جھوٹ کے اندھے کنویں میں دھکیلنے کی ایک اور ناکام کوشش کی ہے۔ اگر قارئین کتاب کا اصل متن دیکھیں اور موصوف کے اِس خانہ ساز اعتراض کو دیکھیں تو ہماری یہ بات بشمول ایک ایک نقطہ صادق نظر آئے گی!۔ موصوف نے اپنے قارئین سے یہ بات اِس لیے بھی چھپائی کہ موصوف نے پیچھے گذرے خانہ ساز اعتراض نمبر 34 کے جواب کا بین ردِاِس اصل کتاب کے متن میں موجود تھا جہاں موصوف اپنے تیئں عرض بلد اور طول بلدوں کو اپنے زیب نامہ کے قارئین کو سمجھانے بیٹھے تھے۔ اصل کتاب کے ثبوت نمبر 35 کو اگر ہمارے ابھی گذرے ہیمنڈ میپ پراجیکٹ سے جوڑ کر دیکھا جائے تو قارئین کو بہت زیادہ علمی معلومات اور فائدہ ہو گا۔ ان شاء اللہ!۔

صاحبِ زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب:اس اعتراض کی حقیقت اس بات سے واضح ہوجاتی ہے کہ فلیٹ ارتھرز اب تک اس ضمن میں ذکر کیے جانے والے واقعات کے معتبر و مستند حوالے نہیں دے سکے، اعتراض 34 کے جواب میں اس متعلق لکھا جاچکا ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ نے جو جواب دیا ہم اُس کا تفصیل سے اور دلائل کے ساتھ الجواب لکھ آئے ہیں۔ موصوف نے حقیقت میں پوری کتاب کے پہلے پڑھا ہی نہیں تھا ورنہ وہ اِس طرح کی احمقانہ حرکات نہ فرماتے چونکہ یہ ساری بات عین اگلے ثبوت میں آنے والی تھی جس میں اِن حادثات کی بابت تفصیلات اور حوالہ جات درج ہیں۔ مگر موصوف نے جلد بازی میں عین اگلے آنے والے اصل کتاب کے ثبوت کو پڑھے بنا ہی اِس ثبوت پر اپنا اعتراض گھڑا اور پھر اپنا خانہ ساز جواب لکھ کر اپنی طرف سے خانہ پُری کر دی۔ ابھی قارئین کو سارے حوالہ جات بشمول تفصیلات ہم دکھا دیتے ہیں جن کو موصوف زیب نامہ اپنے دجل وفریب سے بھرپور زیب نامہ میں چھپانے کی ناکام کوشش پورے وثوق وانہماک کے ساتھ کرتے رہے ہیں۔ نہ تو ہم مسطحتین صاحبِ زیب نامہ کی طرح علمی و قلمی طور پر یتیم ہیں اور نہ ہی ہمیں کسی بھی ایسی بات کو لکھنے یا کرنے کا شوق ہے جس کا ہمارے پاس کوئی ثبوت یا حوالہ موجود نہ ہو۔ ہم اپنی اِس بات کی تصدیق اور موصوف زیب نامہ کی تردید پوری طرح سے کرتے بھی آ رہے ہیں اور آگے بھی کرتے رہیں گے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 36: مختلف علاقوں کا سفر کرنے والے Captain James Clark Ross نے اپنے سفرنامے میں ایک جگہ لکھا کہ وہ ایک سفر کے دوران زمین کو گول سمجھ کر راستے سے بھٹک گئے۔)

یہ تھا وہ مقام جس کی بابت ابھی ہم لکھ کر آئے ہیں کہ صاحب زیب نامہ نے اصل کتاب کو پوری طرح سے بنا پڑھے و سمجھے اپنا زیب نامہ لکھ دیا ہے۔ اگر وہ اصل کتاب کا سرسری سا بھی مطالعہ کر لیے تو آج قارئین، زیب نامہ کا علمی تعاقب نہ پڑھ رہے ہوتے۔ اب چونکہ موصوف ہماری ترجمہ شُدہ کتاب پر اپنا ہاتھ صاف کر گئے ہیں تو ہم پوری طرح سے حق بجانب ہیں کہ قارئین کو سچ اور جھوٹ کی معرفت پوری دیانتداری اور ایمانداری سے کرائیں تا کہ یہ بات ہمیشہ کے لیے سند رہے۔

اب ہم اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں کہ موصوف نے اُس کے ساتھ کیسے خانہ سازی فرمائی ہے؟؛

"ثبوت نمبر 36: Captain James Clark Ross نے انٹارکٹیکا کا چکر لگانے کی مہموں کے دوران، اپنے جرنل میں لکھا کہ کیسے وہ اکثر اپنے سفری چارٹس کے مطابق سفر کرتے ہوئے حیران وپریشان ہوتے کہ وہ کیوں اپنی طے شُدہ جگہ سے روزانہ کی بنیاد پر اکثر 12 سے 16 میل کے فرق سے اپنے آپ کو دور پاتے جیسے جیسے وہ مزید جنوب میں گئے یہ فاصلے کا فرق 29 میل بن گیا۔"

قارئین نوٹ فرمالیں ابھی موصوف زیب نامہ اپنے اعتراض 35 کے جواب میں ہم پر بنا کسی حوالہ کے بات کرنے جو الزام لگا رہے تھے اُس کا ایک ثبوت تو اصل کتاب کے متن میں ہے اور مزید موصوف زیب نامہ دوبارہ الزام تراشی فرماتے ہیں اور اپنے خانہ ساز جواب میں تحریر فرماتے ہیں؛

☆(جواب: کیپٹن کے اس مضمون اور سفرنامے کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا جس کے ذریعے اس مضمون کی تفصیل کو پڑھا جاسکے اور نہ ہی انٹرنیٹ پر یہ کہیں سے تفصیلاً مل سکا، لیکن ان کے اس سفر کے متعلق غالب گمان یہی کیا جاسکتا ہے کہ coordinates کو ٹھیک نوٹ نہ کرلینے کی وجہ سے کیپٹن راستے سے بھٹک گئے ہوں گے۔)

الجواب: ہم قربان جائیں موصوف زیب نامہ کی سادگی پر! ۔ ہم اِس جواب کو کافی دیر تک دیکھتے رہے کہ اِس کا الجواب کیا لکھنا چاہیے؟۔ کہ کیا کوئی اِس حد تک بھی تن آسان اور دجل وفریب کا عادی بھی ہو سکتا ہے، جتنا موصوف زیب نامہ پائے گئے ہیں۔ جناب اگر اپنے گوگل سرچ انجن کو استعمال کر لیتے جسے اکثر موصوف اپنا ادبی سرقہ لینے کے لیے استعمال کرنے کے عادی پائے گئے ہیں تو یہ احمقانہ بات لکھ کر ہمارے لیے اور آسانی نہ پیدا کرتے۔ کوئی بھی قاری کسی بھی سرچ انجن میں صرف Captain James Clark Ross کا نام ہی لکھ دے تو اُسے اتنا کچھ مل جائے گا کہ موصوف زیب نامہ سے کئی گنا اچھا اور معیاری مضمون لکھ سکے گا۔

موصوف زیب نامہ علمی و قلمی طور پر اخلاق سے عاری تو پائے ہی گئے ہیں مگر عقل سے بھی عاری ہی پائے گئے ہیں کہ اصل کتاب میں واضح لکھا ہے کہ "کپتان روؤس کا جرنل" اگر موصوف اپنے پسندیدہ گوگل کو ہی استعمال کر لیتے تو نہ صرف اُن کو Captain James Clark Ross کا جرنل مل جانا تھا جو دو جلدوں پر مشتمل ہے، بلکہ ایسی ایسی باتیں مل جانی تھیں جن سے موصوف کا کافی فائدہ ہو سکتا تھا۔ مگر ہم چاہیں گے کہ موصوف کے لیے اب کوئی بھی آسانی نہ کی جائے اور اُن کا مزید دلجمعی سے دلائل کے ساتھ رد کیا جائے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " کیپٹن کے اس مضمون اور سفرنامے کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا جس کے ذریعے اس مضمون کی تفصیل کو پڑھا جاسکے اور نہ ہی انٹرنیٹ پر یہ کہیں سے تفصیلاً مل سکا، " عین سفید جھوٹ پر مبنی ہے۔ اگر کوئی بھی گوگل یا کسی بھی سرچ انجن میں صرف Captain James Clark Ross لکھے تو اُسے بہت کچھ مل جائے گا اور ہی بات موصوف کا یہ کہنا کہ: " نہ ہی انٹرنیٹ پر یہ کہیں سے تفصیلاً مل سکا، " موصوف کی تن آسان اور عالمانہ اسلوب سے عاری طبعیت کا بین ثبوت ہے۔ جب بھی کوئی لکھاری کسی بابت کچھ لکھتا ہے پہلے وہ پوری طرح سے تحقیق کرتا ہے ہر ممکنہ پہلو کو تلاش کرتا ہے پھر لکھتا ہے۔ مگر لگتا ہے موصوف نے یہ زیب نامہ کسی نشے کی حالت میں لکھ دیا ہے جو ایسی بہکی بہکی باتوں پر اُتر آئے ہیں اور اپنے زیب نامہ کے قارئین کو گمراہ در گمراہ کئے جا رہے ہیں۔

Captain James Clark Ross 19 ویں صدی کے برطانوی سامراج کا بہت ہی اہم شخص تھا جس نے بعد میں آنے والے ادوار کے لیے نہ صرف انٹارکٹیکا کا پورا راز دریافت کیا تھا بلکہ اُس نے ہی دُنیا کو زمین کو اوپر موجود کئی مقامات پر طاقتور میگنیٹک ورٹیکسیز کی نشاندہی کر کے دی تھی۔ ہمارے پاس کپتان روؤس کا وہ جرنل، جو دو جلدوں پر مشتمل تھا اور جسے باآسانی Archive.org سے ڈاؤنلوڈ کیا جا سکتا ہے، موجود ہے۔ جس کا ہم سرورق بطورِ ثبوت اپنے قارئین کو دیکھانا چاہیے گے۔ کہ دیکھیں کیسے دیدہ دلیری سے موصوف زیب نامہ نے اپنے قارئین سے جھوٹ بولا ہے۔ کپتان روؤس برطانوی سامراج کی ایک بہت ہی اہم شخصیت تھا اور اِس کی بابت ہم نے بہت ہی تفصیل سے اپنی زیر تحریر کتاب میں لکھ رکھا ہے۔ ان شاء اللہ جب وہ کتاب منظر عام پر آئے گی تو قارئین کو بہت سی اہم معلومات کا خزانہ ایک ہی جگہ پر میسر ہو گا۔

کپتان روؤس کے اِس نادر جرنل میں ایسے ایسے راز لکھے ہیں کہ اگر کوئی باریک بینی سے اُن کا مطالعہ کرے تو وہ فلیٹ ارتھ کے رازوں کو از خود پا لے گا۔ جبکہ کپتان روؤس بذاتِ خود زمین کو گلوب مانتا تھا اور گلوب مان کر ہی اپنی مشہور زمانہ مہم جو 1839 سے 1843 تک کے عرصے پر محیط تھی، اُس کو سرانجام دیتا رہا۔ مگر وہ اپنے اِس نادر جرنل میں بہت سے راز لکھ گیا۔ ہمارا مقصد یہ تھا کہ اپنے قارئین کو یہ دیکھایا جا سکے کہ یہ نادر کتاب دو جلدوں میں ہمارے پاس موجود ہے اور نیٹ پر بھی باآسانی مل جاتی ہے۔ بس تلاش کرنے کی نیت ہونی چاہیے۔ ہم اِس مقام پر ایک

جملہ صاحبِ زیب نامہ کی شان میں لکھنا چاہیں گے کہ : "یہ 21 ویں صدی ہے حضور آج کے دور میں بھی کوئی یہ کہے کہ : مجھے فلاں شے نہیں مل سکی تو اُس کی حالت پر ہمیں حیرت سے زیادہ اکثر ترس آ جایا کرتا ہے ! "۔

ابھی ہم Captain James Clark Ross کی کتاب کا سرورق بطورِ ثبوت اپنے قارئین کو اور صاحبِ زیب نامہ کا بطورِ ابطال دکھانا چاہیں گے؛

A

VOYAGE

OF

DISCOVERY AND RESEARCH

IN THE

SOUTHERN AND ANTARCTIC REGIONS,

DURING THE YEARS 1839—43.

BY

CAPTAIN SIR JAMES CLARK ROSS, R.N.

KNT., D.C.L. OXON., F.R.S., ETC.

WITH PLATES, MAPS, AND WOODCUTS.

IN TWO VOLUMES.

VOL. I.

LONDON:
JOHN MURRAY, ALBEMARLE STREET.
1847.
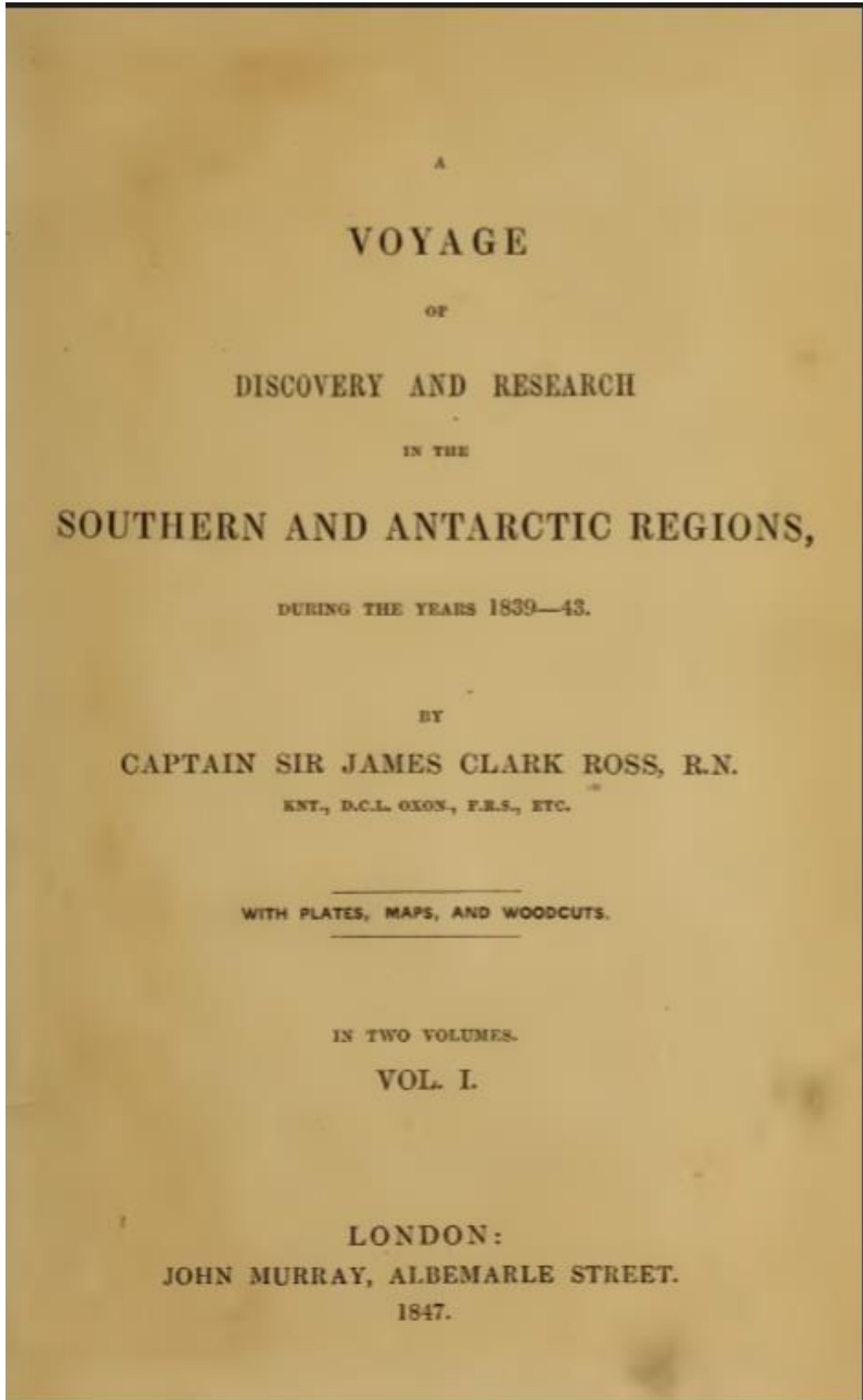
موصوف کا یہ کہنا کہ: " لیکن ان کے اس سفر کے متعلق غالب گمان یہی کیا جاسکتا ہے کہ coordinates کو ٹھیک نوٹ نہ کر لینے کی وجہ سے کیپٹن راستے سے بھٹک گئے ہوں گے۔" یہ بھی موصوف کا اپنا گمان ہے۔ کپتان روؤس اپنے دور میں تاج برطانیہ کا سب سے اہم اور بہترین سمندری مہم جو تھا۔ اور ایسے بندے کی بابت یہ گمان کرنا موصوف زیب نامہ کی لاعلمی کی ایک اور کھلی دلیل ہے۔ جبکہ کپتان روؤس کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ اُس کی دو جلدوں کے نایاب جرنل کو پڑھنے والا ہی جان سکتا ہے۔ ہم نے تو بہت پہلے پڑھ کر اُس میں سے ایسے ایسے نایاب رازوں پر مشتمل صفحات کے سکرین شاٹ نکالے تھے جن سے ہمارے پاس پورا ایک فولڈر بھر گیا تھا۔ صاحبِ زیب نامہ چاہیں تو ہم اُن کو دکھا سکتے ہیں بشرطیکہ وہ اعلانیہ معافی مانگیں اور اپنے اِس دجل کی بابت اپنے قارئین سے اعلانیہ و غیر مشروط طور پر خواستگار ہوں!۔ مگر اِس تعاقب کو لکھنے کے دوران ہم اب تک موصوف زیب نامہ کی جس عجیب سوچ اور طبیعت کو سمجھ پائے ہیں، اِس بات کا کم ہی امکان ہے کہ وہ رجوع کرنے کی ہمت رکھتے ہوں۔ باقی واللہ اعلم!

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 37: لیفٹیننٹ Charles Wikes کا دعویٰ ہے کہ زمین گول سمجھنے کی وجہ سے کئی بار وہ راستے سے بھٹک گئے۔)

اصل کتاب کا متن ہی صاحبِ زیب نامہ کا اصل رد ہے قارئین کو پہلے ہم متن پیش کرنا چاہیں گے؛

"ثبوت نمبر 37: Lt. Charles Wilkes نے 1838 سے 1842 کے دوران انٹارکٹیکا کی کھوج کے لیے ایک امریکی مہم کی سربراہی کی۔ اُس نے اپنے جرنلز میں لکھا کہ وہ اکثر 18 گھنٹے میں اپنے ہونے کی جگہ سے مشرق کی طرف 20 میل دور پہنچے ہوتے تھے۔"

پہلے تو موصوف نے Lt. Charles Wilkes کا نام ہی غلط لکھ رکھا ہے تاکہ زیب نامہ کے قارئین خود سے اصل بات کو تلاش ہی نہ کر سکیں۔ دوسرا موصوف کو نہ تو فلیٹ ارتھ ماڈل کی سوجھ بوجھ ہے اور نہ ہے اپنے پسندیدہ گلوب کی بابت کچھ جانتے ہیں تبھی بار بار فلیٹ کی بجائے گول لکھتے جا رہے ہیں۔ جبکہ حقیقت میں زمین 360 ڈگری گول اور فلیٹ پلین ہے۔ مگر گلوب ہرگز نہیں ہے!۔

موصوف نے اپنے خانہ ساز اعتراض کے بعد جو عجوبہ جواب تحریر فرمایا وہ کچھ ایسے ہے؛

☆(جواب: مذکورہ لیفٹیننٹ کے متعلق کوئی ریکارڈ، حوالہ کہیں موجود نہیں کہ کون تھے اور کیسے بھٹکے اسی خاطر اعتراض 36 کا جواب دوبارہ ملاحظہ کیجیے۔)

الجواب: لگتا ہے صاحبِ زیب نامہ حقیقتاً ناسازدہ احباب میں سے ایک ہیں جن کے لیے انٹرنیٹ پر صرف گوگل اور ناسا ہی موجود ہے باقی سب اُن احباب کو کبھی نہیں ملتا۔ جب کہ کپتان روؤس کی طرح اگر کوئی "Lt. Charles Wilkes " لکھ کر ہی سرچ کرے تو اُس کو سارا مواد باآسانی مل جاتا تھا۔ مگر ادھر مسلہ تو یہ ہے کہ موصوف زیب نامہ فلیٹ ارتھ کا رد کرنے کے بخار میں مبتلا تھے اور سمجھ بیٹھے تھے کہ مسطحتین بھی اُن کے گلوبر قارئین کی طرح صرف واہ واہ کرنے والے قارئین ہیں۔ ہم یہ وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ موصوف کا ہمارے سے پہلے کسی مستند مسطحتی سے واسطہ ہی نہیں پڑا ہے۔ اگر پڑا ہوتا تو وہ اِن سب ناموں سے بخوبی آشنا ہوتے اور اُن کے پاس یہ سب کتابیں بھی موجود ہوتیں۔ پھر وہ

جی بھر کر ہمارارَد کرتے تو ہمیں کم از کم یہ شکوہ نہ ہوتا کہ موصوف نے بنا جانے بنا سمجھے ایسا کیوں کیا کہ اُن کو اِس قدر دجل وفریب کا ڈھول اپنے قارئینِ زیب نامہ کی آنکھوں میں بار بار جھونکنا پڑا جسے ہم اپنے دلائل کے ساتھ صاف کرتے جار رہے ہیں اور کرتے رہیں گے۔ان شاء اللہ !

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں ؛

☆(اعتراض Reverend Thomas Miller:38 لکھتے ہیں کہ اکثر جہازوں کو جنوبی کرہ کی جانب navigation کے دوران مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے ، 1845 ء میں Challengerاور Conqueror نامی جہاز اسی وجہ سے گم ہوگئے تھے۔)

جیسے قارئین صاحبِ زیب نامہ کے پچھلے گذرے خانہ ساز اعتراضات میں دیکھتے آرہے ہیں کہ موصوف کو شاید حد سے زیادہ تن آسانی کا ذوق و شوق ہے تبھی بجائے اصل کتاب کو لکھنے کہ اب اُس میں سے من مانی بات نکالنے پر آ گئے ہیں۔ جبکہ اصل کتاب میں یہ لکھا ہے؛

"ثبوت نمبر Reverend Thomas Milner:38 لکھتا ہے کہ "جنوبی کُرہ میں اکثر سمت شناسوں کو انڈیا جانے کے لیے دورانِ سفر عجیب حالات دیکھنے پڑتے کہ وہ خود کو کیپ ٹاون کے مشرق میں پاتے جبکہ اصل میں وہ اسکے مغرب میں ہوتے، حالانکہ وہ افریقی ساحل تک بھی پہنچ چکے ہوتے۔ 1845 میں ایک بہترین فریگیٹ "Challenger" بھی ایسی ہی مصیبت کا شکار ہو چکا تھا۔ اور یہ کیسے ہوا، کہ ملکہ عالیہ کا جہاز "Conqueror" بھی سمند میں گم ہو جاتا ہے؟۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ بہت سے بہترین سے بہترین جہاز جو بہترین لوگوں، بہترین ساز و سامان اور بہترین سمت شناسوں کو لیے بالکل پر سکون سمندوں میں بھی ڈوب گئے، جبکہ نہ تو اُس وقت گہری رات تھی نہ دھند مگر چمکتے سورج کی روشنی میں دن کا وقت تھا؟۔پہلے والے حادثے اور بعد میں ہونے والے حادثوں میں بھی یہی بات نظر آئی کہ ڈوبتی چٹانیں اچانک کیسے سامنے آ گئیں؟ "۔جواب سادہ سا ہے کہ یہ دنیا ایک گلوب نہیں ہے۔"

قارین دیکھ رہے ہونگے کہ اصل کتاب کے متن اور موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض میں زمین وآسمان کا فرق ہے۔اِسی لیے کہا جاتا ہے کہ : "جھوٹ کے پاؤں نہیں ہوتے"۔ موصوف جی بھر کر اپنے زیب نامہ میں جھوٹ لکھتے رہے اور اپنے قارئین کو دھوکہ دیتے رہے۔اور اُس میں اتنا آگے بڑھ گئے کہ اپنے خانہ ساز اعتراض کا یہ احمقانہ جواب لکھ گئے ؛

☆(جواب: یہاں پر دوبارہ فلیٹ ارتھرز غیر مستند مواد کو استعمال کرتے ہوئے خیالی ناموں اور کہانیوں پر اکتفا کررہے ہیں، 1861ء میں conqueror نامی بحری جہاز navigation error کے باعث ڈوبا تھا لیکن تمام عملے کو بچا لیا گیا تھا ، اس کے ڈوبنے میں عملے اور کپتان کی غلطی کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔اس کے علاوہ آج سے 170 سال پہلے کی ٹیکنالوجی اور آج کی ٹیکنالوجی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔لہٰذا اُس وقت کے واقعے کو فلیٹ ارتھ کا ثبوت قرار دے دینا عوام کو گمراہ کرنے کے سوا کچھ نہیں۔)

الجواب: واہ صاحبِ زیب نامہ واہ!۔ حضور آپ نے تو اِس مقام پر اپنی اخلاقی و علمی گراوٹ کے پچھلے سارے ریکارڈ ہی توڑ ڈالے۔ کم از کم ایک بار اپنے پسندیدہ گوگل پر ہی Reverend Thomas Milner سرچ کر لیتے جس گوگل پر آپ وحی کی طرح ایمان رکھتے ہیں اُس کا بھی ثبوت

ہمارے پاس موجود ہے جب آپ یا قارئین چاہیں گے سائل کو دکھا دیا جائے گا۔ یا یہ ممکن ہے کہ موصوف زیب نامہ نے اپنے اِس خانہ ساز اعتراض کو گھڑنے کے بعد اِس کے جواب کے لیے roundearthsnese.blogspot نامی گلوبرٹرولز کے ایک بلاگ سے سرقہ کیا ہو، کیونکہ موصوف کے جواب کا متن کافی حد تک اُس سے ملتا جلتا ہے۔ بہرحال جو بھی ہو موصوف نے اپنے قارئین کو ہمیشہ دھوکہ ہی دیا ہے کبھی خود کوئی حوالہ لکھنا گوارا تک نہیں کیا اور اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصادق ہمیں ہی الزام دے دیا۔ جبکہ قارئین جانتے ہیں کہ ہم اپنے اِس علمی تعاقب میں ہر ممکنہ طور پر اپنے قارئین کو حوالہ جات ساتھ ساتھ دیئے جا رہے ہیں۔ جبکہ Reverend Thomas Milner کی اُس مشہور کتاب کا نام Universal Geography: in four parts Historical, Mathematical, Physical and Political ہے اور اِسی مشہور کتاب سے ڈاکٹر رؤبوتھم نے اپنی کتاب میں اور ایرک دوبے نے اپنی اِس کتاب میں جس کے ترجمہ کا رَد لکھنے کی بچگانہ کوشش میں صاحبِ زیب نامہ پوری تندہی سے مصروف رہے ہیں، Reverend Thomas Milner کی اِسی کتاب کے حوالہ سے لکھا ہے۔

اکثر انگلش لکھاری کئی بار کسی مشہور مصنف کا صرف نام ہی لکھنے پر اکتفا کرتے ہیں۔ جبکہ موجودہ دور میں یہ اسلوب اب عام ہو چکا ہے کہ خالی مصنف کا نام لکھنا کافی نہیں بلکہ پورا حوالہ دینا ضروری ہے۔ چونکہ ایرک دوبے نے اپنی کتاب میں صرف مصنف کا نام لکھا تھا مگر کتاب کا مکمل حوالہ نہیں دیا تھا تو ہم نے مترجم کے طور پر خود سے اضافہ کرنا اپنی طے کردہ شرائط کی رو سے مناسب نہیں سمجھا۔ اب چونکہ موصوف زیب نامہ نے یہ اعتراض اُٹھایا ہے کہ: " یہاں پر دوبارہ فلیٹ ارتھرز غیر مستند مواد کو استعمال کرتے ہوئے خیالی ناموں اور کہانیوں پر اکتفا کررہے ہیں " جبکہ اِس کے مرتکب موصوف خود ہیں۔ تو ہم نے ضرور جانا کے اپنے قارئین کے علم میں لائیں کے Reverend Thomas Milner اپنے وقت کی مشہور شخصیت ہے جس نے اپنی اِس کتاب کے باب southern seas میں پوری تفصیل کے ساتھ یہ ساری بات لکھ رکھی ہے جسے ڈاکٹر رؤبوتھم نے اپنی کتاب اور بعد میں ایرک دوبے نے اپنی کتاب میں لکھا ہے۔

اگر قارئین پوری توجہ سے اصل کتاب کا متن پڑھیں تو اُن کو ساری بات باآسانی سمجھ آ جائے گی۔ جبکہ موصوف زیب نامہ کا یہ واویلہ کرنا کہ: " 1861ء میں conqueror نامی بحری جہاز navigation error کے باعث ڈوبا تھا لیکن تمام عملے کو بچا لیا گیا تھا ، اس کے ڈوبنے میں عملے اور کپتان کی غلطی کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔" حقائق کے منافی ہے۔ وہ جہاز ڈوبا تھا اور اپنے وقت کا مشہور حادثہ تھا جس کی وجہ سے اُس دور میں زمین کے جنوبی علاقوں کے سمندری چارٹس پر سوالیہ نشان لگے تھے اور اِسی حادثے کی وجہ سے اُس دور میں سائنسی میدان میں بڑے پیمانے پر یہ بحث چھڑ گئی تھی کہ یہ زمین گلوب ہے یا فلیٹ؟۔ اور اِسی تناظر میں یک کے بعد دیگرے ڈاکٹر رؤبوتھم اور تھامس وِن شپ نے بہت سے تجربات کر کے اور کتابیں لکھ کر ثابت کیا تھا کہ یہ زمین گلوب نہیں ایک فلیٹ پلین ہے۔ جس کی بابت بعد میں ڈیوڈ وارڈ لاسکاٹ نے اپنی مشہور کتاب "Terra Firma" میں دلائل کے ساتھ لکھ دوبارہ پوری سائنس کمیونیٹی کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی تھی۔

اصل میں موصوف زیب نامہ نے لاعلمی میں یہ سب لکھ دیا اگر وہ کسی بھی ایسی بات کو جانتے ہوتے یا اُس کی تہہ میں گئے ہوتے تو اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں اپنی طرف سے اُس بحری جہاز کی بابت یہ غلط بیانی نہ کرتے۔ اور موصوف کا یہ کہنا کہ: " اس کے علاوہ آج سے 170 سال پہلے کی ٹیکنالوجی اور آج کی ٹیکنالوجی میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ لہٰذا اُس وقت کے واقعے کو فلیٹ ارتھ کا

ثبوت قرار دے دینا عوام کو گمراہ کرنے کے سوا کچھ نہیں۔" اپنے قارئینِ زیب نامہ کی ذہن سازی کے مترادف ہے۔ پہلے اُن کو اندھیرے میں رکھ کر اصل کتاب کا متن چھپایا پھر ایک اہم اور مشہور سمندری حادثے کی بابت پورے وثوق اور دیدہ دلیری سے جھوٹ لکھا اور پھر خود مدعی خود وکیل اور خود جج بن کر اپنا فیصلہ اپنے قارئین پر تھوپ دیا۔

جبکہ حقیقت میں وہ حادثہ ہوا ہی غلط سمندری چارٹس کی وجہ سے تھا جس کو قارئین اصل کتاب کے متن سے پڑھ کر جان گئے ہوں گے۔ لہٰذا ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ عوام الناس کو گمراہ ہم نے نہیں حضور آپ نے پوری تندہی اور دجل وفریب کے ساتھ کیا ہے ہم تو صرف آپ کا پھیلایا ہوا دجل وفریب کا جال اپنے دلائل کے ساتھ کاٹ رہے ہیں اور عوام الناس کو سچ و حق کی معرفت میں مدد دے رہے ہیں۔ اللہ موصوف زیب نامہ سمیت ہم سب پر رحم فرمائے! آمین!

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 39: آسٹریلیا کے بحری بیڑے کی ڈائریکٹری Almanac میں نیلسن اور سڈنی کا فاصلہ سیدھی لکیر کی شکل میں 22 ڈگری کے فرق سے 1550 میل لکھا گیا ہے اس حساب سے زمین کا Circumference نکالا جائے تو پوری زمین سے بڑا آتا ہے، جس سے ثابت ہوا کہ زمین گول نہیں بلکہ سیدھی ہے۔)

قارئین موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کا کتاب کے اصل متن سے موازنہ کر کے دیکھیں کہ اصل کتاب میں کیا لکھا تھا اور موصوف نے کیا بنا کر اپنے قارئینِ زیب نامہ کو پیش کر دیا؛

" ثبوت نمبر 39: آسٹریلوی پریکٹیل ہینڈ بک جو کہ جہاز رانوں اور درآمد کنندگان کی ڈائریکٹری "Almanack" کہلاتی ہے، میں لکھا ہے کہ " سڈنی سے نیلسن کا فاصلہ ایک سیدھی لکیر کی شکل میں 1،550 قانونی میل ہے۔ اور اُس میں دیا گیا فرق 22 ڈگری عرض بلد میں 14'2 کا ہے۔ تو لہٰذا اگر 22 ڈگری عرض بلد میں 14'2 ،360 ڈگری میں سے نکالا جائے تو 1،550 میل ہے، تو تمام زمین اِس کے مطابق 25،182 میل کی بنتی ہے۔ یہ نا صرف خطِ استواء کے مطابق بتائی گئی ایک گلوب زمین سے بڑی ہو گی۔ اگر سڈنی کو جنوبی کرُے کی عرض بلد پر اوپر دی گی عددی تناسب سے گلوب زمین پر مانا جائے تو زمین کی پیائش 4،262 میل اور زیادہ ہو جائے گی۔"

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کے بعد خود سوال اور خود ہی جواب دینے کے ہمیشہ کی طرح مصادق، تحریر فرماتے ہیں؛

☆(جواب: فلیٹ ارتھرز یہاں بھی حسبِ روایت بات کو توڑ مڑور کر پیش کرتے دکھائی دیتے ہیں آسٹریلین بحریہ کی مذکورہ کتاب میں سڈنی سے نیلسن تک کا فاصلہ shortest distance کے طور پر ظاہر نہیں کیا گیا۔ اگر تحقیق کی جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ سڈنی سے نیلسن تک سفر کرنے کے لئے ہمیں جنوب مشرق کی جانب جانا پڑتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہی latitude پر واقع نہیں ہیں، بلکہ ان کے مابین 19.8 ڈگری کا فرق ہے لہٰذا اس فاصلے سے زمین کا circumference معلوم کرلینا کسی عامل جوگی بابا کا ہی کام معلوم ہوتا ہے۔ اگر زمین کی صحیح گولائی معلوم

کرنی ہے تو اس کے لئے ہمیں equator پر موجود صفر ڈگری longitude کے ذریعے فاصلے کو ناپنا پڑے گا۔اس کے علاوہ کہیں اور سے زمین کی صحیح گولائی معلوم نہیں ہوپائے گی۔)

الجواب: موصوف کا یہ کہنا کہ: " فلیٹ ارتھرز یہاں بھی حسبِ روایت بات کو توڑ مڑور کر پیش کرتے دکھائی دیتے ہیں آسٹریلین بحریہ کی مذکورہ کتاب میں سڈنی سے نیلسن تک کا فاصلہ shortest distance کے طور پر ظاہر نہیں کیا گیا۔" حقیقت میں یہ عادت موصوف زیب نامہ کی ہے جس کا عملی مظہر قارئین اب تک دیکھتے آرہے ہیں۔ یہاں پر یہ کہنا کہ " آسٹریلین بحریہ " موصوف کی اپنے قارئین کو گمراہ کرنے کی بھونڈی کوشش سے زیادہ کچھ نہیں ہے جبکہ اصل کتاب کے متن میں واضح لکھا ہے کہ: " : آسٹریلوی پریکٹیل ہینڈ بک جو کہ جہازرانوں اور درآمد کنندگان کی ڈائریکٹری "Almanack" کہلاتی ہے "۔ حقائق کو مسخ کرنا کوئی صاحبِ زیب نامہ سے سیکھے۔ایک عام استعمال کے ہینڈ بک کو موصوف نے بحریہ کی ہینڈ بک بنا دیا یہ خانہ سازیِ زیب نامہ کا ہی کمال ہے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " آسٹریلین بحریہ کی مذکورہ کتاب میں سڈنی سے نیلسن تک کا فاصلہ shortest distance کے طور پر ظاہر نہیں کیا گیا۔ " اِس کی دلیل موصوف زیب نامہ نے کہیں نہیں دی۔ جبکہ ہم قارئین کے علم میں اضافہ کرنا چاہیں گے کہ " Almanack " جیسی جتنی بھی سفری ہنڈ بکس ہوتی ہیں سب میں کم اور آسان ترین فاصلے ہی لکھے جاتے ہیں تاکہ بحری سفر میں آسانی کی بابت بحری جہاز رانوں کو آسان راستے کی رہنمائی ہو سکے۔ یہ بات ظاہر کرتی ہے کہ موصوف نے اِس بابت بھی اپنے قارئین کو اپنی خانہ ساز شعبدہ بازی ہی دکھا کر اپنے جواب لکھنے کی خانہ پری کی ہے۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " اگر تحقیق کی جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ سڈنی سے نیلسن تک سفر کرنے کے لئے ہمیں جنوب مشرق کی جانب جانا پڑتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہی latitude پر واقع نہیں ہیں، بلکہ ان کے مابین 19.8 ڈگری کا فرق ہے " اگر موصوف نے تحقیق کی تھی تو اپنے قارئین کو دکھاتے۔ اپنی تحقیق کے نام پر دجل کا نشانہ نہ بناتے۔ ہم اپنے اِس علمی تعاقب کے قارئین کو موصوف کے پسندیدہ گلوگل ارتھ (جس کی بابت موصوف کا بچگانہ دعویٰ ہے کہ یہ گلوب کا سب سے بڑا ثبوت ہے!) کے ایک اسکرین شاٹ کے ذریعے دیکھتے ہیں کہ وہ کیا کہتا ہے؛
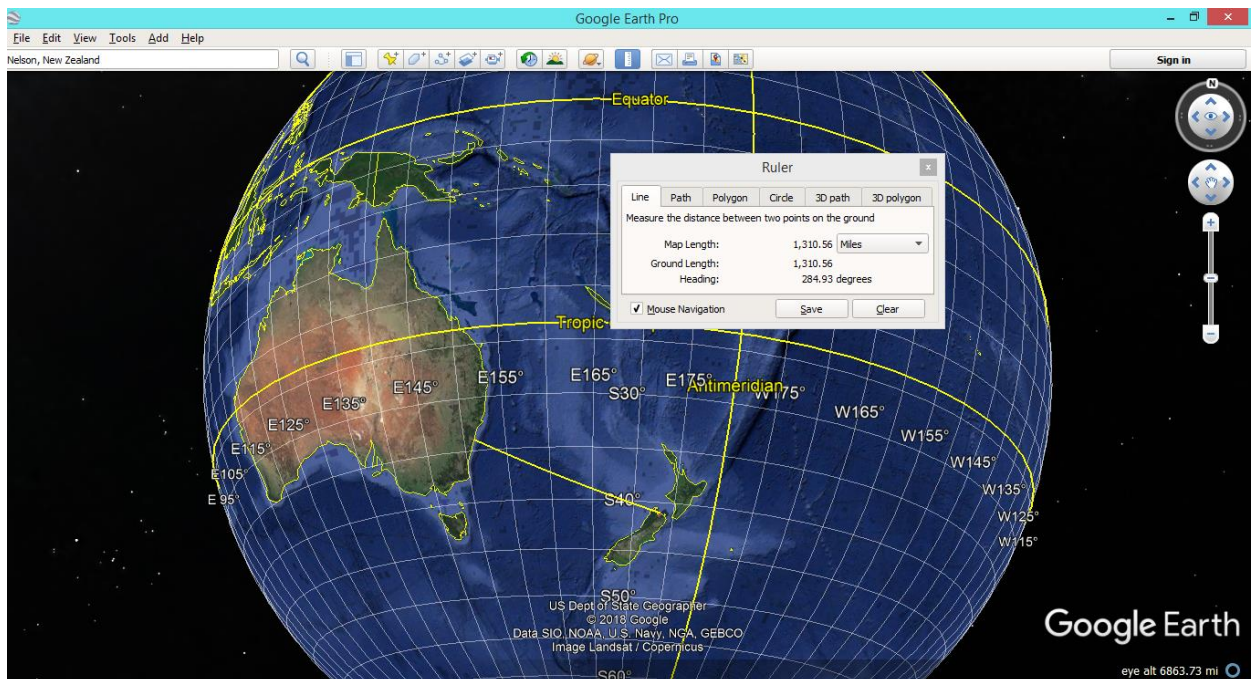
قارئین واضح دیکھ سکتے ہیں کہ گوگل ارتھ یہ فاصلہ 1،310 میل بتارہاہے جبکہ "Almanack" میں یہی فاصلہ 1،550 میل ہے۔ جب بھی کسی فلیٹ میپ کو گلوب پر لپیٹنے کی کوشش کی جاتی ہے تو ایسا ہی ہوتا ہے اور یہی دھاندلی گوگل ارتھ نے پوری زمین کے جنوبی حصے کے ساتھ کر رکھی ہے۔ جبکہ اگر قارئین پیچھے گذری سورج کی اینالیما والی ڈاکیومینٹری دوبارہ دیکھیں تو یہ بات مزید سمجھ جائیں گے۔ اسکرین شاٹ میں قارئین گوگل ارتھ کی دھوکہ دہی دیکھ چکے ہیں جبکہ بحری جہاز رانوں نے اپنے سفر کر کے ہی پریکٹیکل ہینڈ بکس بنائی ہوتی ہیں۔ ایسی ہینڈ بکس ہمیشہ حقیقت پر مبنی اُن مشاہدات و تجربات پر مبنی ہوتی ہیں جو بحری جہاز ران سالوں کے تجربات کے بعد رجسٹرڈ کراتے ہیں۔ وہی حقیقی مشاہدات و تجربات "Almanack" میں درج ہیں جس کے مطابق سڈنی سے نیلسن نیوزی لینڈ کا سب سے آسان و کم ترین سمندری راستہ 1،550 قانونی/زمینی میل ہے۔

جبکہ گوگل ارتھ یہ فاصلہ ہی کم دیکھاتا ہے جو ہماری اِس بات کا بین ثبوت ہے کہ زمین کے جنوب میں عرض بلدوں کے درمیان فاصلہ بتدریج بڑھتا جاتا ہے جسے گوگل ارتھ نے دھوکہ دہی سے کم کر کے دیکھا رکھا ہے۔ اگر آپ ہمارے پیچھے گذرے ہیمنڈ میپ پراجیکٹ کو دوبارہ دیکھیں تو یہ بات آپ کو واضح سمجھ آجائے گی۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " ۔اگر تحقیق کی جائے تو یہ حقیقت سامنے آتی ہے کہ سڈنی سے نیلسن تک سفر کرنے کے لئے ہمیں جنوب مشرق کی جانب جانا پڑتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہےکہ دونوں ایک ہی latitude پر واقع نہیں ہیں، بلکہ ان کے مابین 19.8 ڈگری کا فرق ہے لہٰذا اس فاصلے سے زمین کا circumference معلوم کرلینا کسی عامل جوگی بابا کا ہی کام معلوم ہوتا ہے۔" عین جھوٹ پر مبنی ہے اور اُس کی دلیل آپ زمین کے اصل نقشے میں دیکھ سکتے ہیں؛
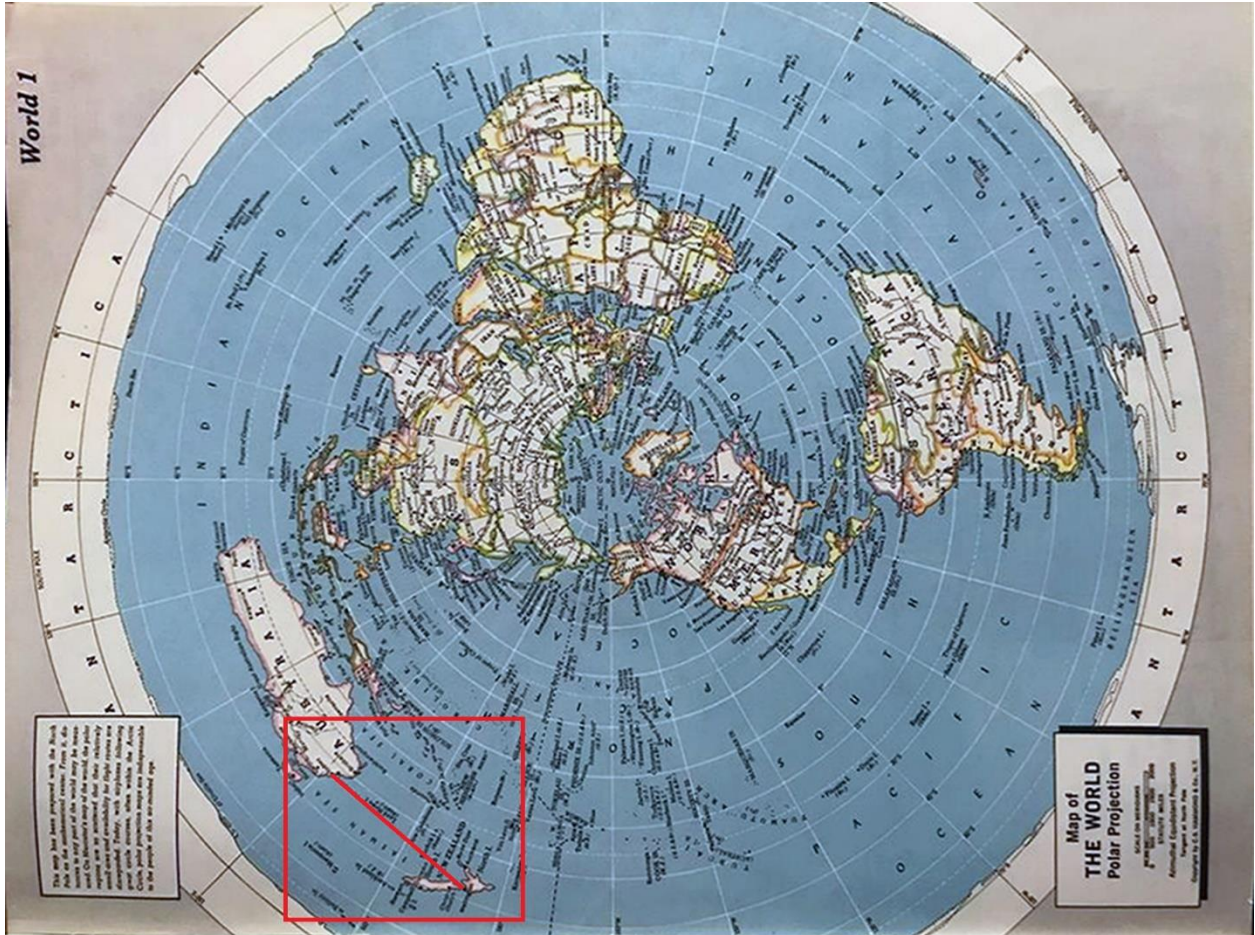
ہم نے قارئین کی سہولت کے لیے واضح طور پر سڈنی سے نیلسن کا فاصلہ لال خط میں لگایا ہے اور اُسے لال مربع سے واضح کیا ہے کہ موصوف زیب نامہ دیدہ دلیری سے اپنے قارئین سے جھوٹ بول رہے ہیں کہ: " سڈنی سے نیلسن تک سفر کرنے کے لئے ہمیں جنوب مشرق کی جانب جانا پڑتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں ایک ہی latitude پر واقع نہیں ہیں۔"جب کہ قارئین واضح دیکھ سکتے ہیں کہ دونوں علاقے ایک ہی عرض بلد 40 ڈگری اور 30 ڈگری جنوب کے درمیانی علاقے میں واقع ہیں۔ جو موصوف زیب نامہ کے رد کے لیے بین دلیل ہے۔اِس جگہ پر اگر کوئی یہ کہے یہ یہ فلیٹ میپ ہے تو ہم اُسے چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اِس نقشے کو غلط ثابت کرے۔ ہم اعلانیہ رجوع کریں گے۔جب کہ یہ نقشہ USGS کے مطابق صحیح ترین نقشہ ہے جس کی تصدیق قارئین اُن کی ویب سائٹ سے بھی کر سکتے ہیں۔مزید اس پر مفصل کلام ہماری زیرِ تحریر کتاب میں پورے باب کی شکل میں موجود ہو گا۔ان شاء اللہ !۔

موصوف کا یہ کلام کہ:" بلکہ ان کے مابین 19.8 ڈگری کا فرق ہے لہٰذا اس فاصلے سے زمین کا circumference معلوم کرلینا کسی عامل جوگی بابا کا ہی کام معلوم ہوتا ہے۔" موصوف کی عین جہالت اور جغرافیہ سے لاعلمی و نابلد ہونے اور اپنے قارئینِ زیب نامہ کو مزید دھوکہ دینے کی بین دلیل ہے۔کسی صاحبِ علم کو یہ زیب نہیں دیتا کہ وہ اپنی تحاریر میں " لہٰذا اس فاصلے سے زمین کا circumference معلوم کرلینا کسی عامل جوگی بابا کا ہی کام معلوم ہوتا ہے۔ جیسے پُر تضحیک الفاظ لکھے۔

بہر حال ہم دلیل سے رَد کر کے دکھا آئے ہیں کہ موصوف زیب نامہ نے اپنے اِس خانہ ساز جواب میں جی بھر کر جھوٹ بولا ہے اور اپنے قارئینِ زیب نامہ کو دھوکہ دیا ہے۔ موصوف کا یہ کہنا کہ:" اگر زمین کی صحیح گولائی معلوم کرنی ہے تو اس کے لئے ہمیں equator پر موجود صفر ڈگری longitude کے ذریعے فاصلے کو ناپنا پڑے گا۔اس کے علاوہ کہیں اور سے زمین کی صحیح گولائی معلوم نہیں ہوپائے گی۔" جغرافیہ کے ساتھ کھلا مذاق ہے۔ موصوف پہلے انسان ہیں جنہوں نے یہ منطق جھاڑی ہے۔جب کہ اگر زمین گلوب ہے جس کی خطِ استواء پر گولائی 25,000 میل ہے تو اُس مبینہ گلوب کے خطِ استواء سے شمال اور جنوب میں تمام عرض بلدوں کو بتدریجا چھوٹے سے چھوٹا ہوتے جانا چاہیے۔ جبکہ حقیقت میں زمین پر خطِ استواء سے شمال میں تو عرض بلد چھوٹے سے چھوٹے ہوتے جاتے ہوئے عین قطب شمالی پر صفر ہو جاتے ہیں جبکہ خطِ استواء سے جنوب میں عرض بلد بڑے سے بڑے ہوتے جاتے ہیں جیسے؛

(ہماری زیرِ تحریر کتاب سے کچھ اقتباس)

"اگر زمین گلوب ہوتی تو خطِ استواء سے جنوب کی جانب بڑھتے عرض بلدوں نے چھوٹے سے چھوٹا ہوتے جانا تھا جیسے فلیٹ اور گلوب دونوں میں زمین کے خطِ استواء سے شمال کی جانب بڑھتے عرض بلد چھوٹے سے چھوٹے ہوتے جاتے ہیں اور عین قطب شمالی پر جا کر بالکل ایک مرکز رہ جاتا ہے عین ویسے ہی جنوب میں بھی ایسا ہونا چاہیے تھا۔

مثلاًاگر زمین گلوب ہو تو: خطِ استواء سے جنوب میں؛

10 ڈگری جنوبی عرض بلد کو خطِ استواء کے گھیرے سے چھوٹا ہونا چاہیے۔

20 ڈگری جنوبی عرض بلد کو 20 ڈگری جنوبی عرض بلد کے گھیرے سے چھوٹا ہونا چاہیے۔

اور عین شمالی عرض بلدوں کی طرح اِسی ترتیب سے چھوٹے سے چھوٹا ہوتے ہوتے جنوب میں ایک مرکز بن جانا چاہیے۔ مگر چونکہ یہ حقیقت ہے کہ زمین ایک پھیلائی اور بچھائی گئی سیدھی زمین ہے، تو اِسی وجہ سے خطِ استواء سے جنوب میں ہر عرض بلد بڑے سے بڑا ہوتا جاتا ہے اور جیسے جیسے ہم جنوب کی طرف بڑھتے جاتے ہیں تو یہ عرض بلد وسیع سے وسیع تر ہوتے جاتے ہیں جن کو آپ اِسی کتاب کے باب فلیٹ ارتھ کے نقشے میں ہیمنڈ میپ کی آخری سلائیڈ میں تفصیل سے دیکھ سکتے ہیں۔

حقیقت میں ہوتا ایسے ہے کہ زمین کے جیسے جیسے آپ جنوب میں بڑھتے ہیں تو جنوبی عرض بلدوں کے گھیرے وسیع ہوتے جاتے ہیں جیسے ؛

10 ڈگری جنوبی عرض بلد کا گھیرا خطِ استواء سے بڑا ہے۔

20 ڈگری جنوبی عرض بلد کا گھیرا 10 ڈگری جنوبی عرض بلد سے بڑا ہے اور ایسے ہی بڑھتے بڑھتے یہ عرض بلد 65 ڈگری جنوب پر انتہائی وسیع ہو جاتے ہیں جہاں سے انٹارکٹک سرکل کا آغاز ہوتا ہے۔ جنوب میں عرض بلد وسیع سے وسیع ہوتے جاتے ہیں اِس کی دلیل کے لیے 18 ویں صدی کے کسی بھی سمندری جہاز راں کے جرنل کے مطالعہ سے کی جاسکتی ہے۔

جیسے ڈیوڈ وارڈ لا سکاٹ اپنی کتاب [1] میں لکھتا ہے؛ (اقتباس)

"اگر اصولی طور پر ہم اپنے مذہبی صحائف اور اپنی روزمرہ کے مشاہدے کی بات کریں تو زمین کوئی پلانٹ نہیں بلکہ ایک پلین (فلیٹ) ہے جو وسیع پھیلے ہوئے سمندروں میں مختلف طرح کی خشک زمین کے ساتھ ہمیں نظر آتی ہے۔ یہ ایک عظیم کامل نظام ہے اور اِس پورے کامل نظام کا مرکز قطب شمالی ہے اور یہ بات ثابت شُدہ ہے کہ جیسے جیسے ہم قطب شمالی سے جنوب کی طرف بڑھنا شروع کرتے ہیں تو ویسے ویسے زمین کے عرض بلد جنوب کی جانب وسیع سے وسیع ہونے لگتے ہیں۔ اور اِس بات کی تصدیق کوئی بھی سمندری جہاز ران کر سکتا ہے۔ جیسے کیپ آف گڈ ہوپ کے عرض بلد پر اگر کوئی سفر کر رہا ہو چاہے وہ کتنا ہی ماہر جہاز ران کیوں نہ ہو وہ مبینہ گلوب زمین کو مدِ نظر رکھ کر بنائے سمندر چارٹس کی وجہ سے سمندر میں اپنا راستے سے بھٹک کر اپنے چارٹ کے لحاظ سے ہونے کے مقام سے کئی کئی میل دور ہوتا ہے۔ ایسا جنوب کے انتہائی عرض بلدوں میں ہر ایک کے ساتھ ہوتا ہے۔

مگر جو جہاز ران مبینہ گلوب کے چارٹس کو پرے رکھ کر اپنا سفر سورج سے ملنے والے اصل عرض بلد کے لحاظ سے کرتے ہیں وہ ہر قسم کی پریشانیوں سے بچتے ہیں۔ جبکہ جو اِن مبینہ گلوب چارٹس کو مدِ نظر رکھتے ایسے انتہائی جنوبی عرض بلدوں پر سفر کرنے کی کوشش کرتے ہیں نہ صرف اُن کو جان لیوا مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے بلکہ کئی مشہور جہازوں کی تباہی بھی اِسی فاش غلطی کی وجہ سے ہو چکی ہے۔ اِس میں مضحکہ خیز بات یہ ہے کہ جن بحری جہازوں کے کپتانوں کو زمین کے گلوب ہونے کی کہانی پڑھا دی گئی ہے وہ اپنے ساتھ جنوب میں ہونے والے ایسے واقعات کا ذمہ دار سمندری بہاؤ کو بڑی ہی ڈھٹائی سے سمجھتے اور پرچار کرتے ہوئے بھی نظر آئے ہیں جب کہ ایسا ہونا عقل اور سائنس کے ہی خلاف ہے کہ کسی بھی سمندری بھاؤ کی وجہ سے انتہائی جنوبی عرض بلدوں پر ہی کیوں ایسا ہوتا ہے اور کسی عرض بلد پر ایسا کیوں نہیں ہوتا؟۔ جبکہ حقیقت میں کئی جہاز رانوں نے اپنی سورج کی ریڈنگ کی بنیاد پر جب بھی اِن انتہائی جنوبی عرض بلدوں کو ماپا ہے تو مبینہ گلوب چارٹس کے برعکس

ہی پایا ہے۔اکثر ایسی ہی غلطیوں کی وجہ سے زمین کے مشرق سے مغرب کی طرف سفر کرنے کے دوران کئی بڑے حادثات بھی ہو چکے ہیں جن سے ہماری سمندری سفروں کے تاریخ بھری پڑی ہے۔" عرض بلدوں کی اِسی وسعت کی وجہ سے یہ بین دلیل ملتی ہے کہ زمین کا جنوب، شمال کے جیسا ہر گز نہیں ہے اور زمین ایک فلیٹ ہے نہ کہ گلوب ہے اور نہ ہی زمین کا کوئی قطب جنوبی ہے۔

لہٰذا موصوف کا یہ کہنا کہ: " اگر زمین کی صحیح گولائی معلوم کرنی ہے تو اس کے لئے ہمیں equator پر موجود صفر ڈگری longitude کے ذریعے فاصلے کو ناپنا پڑے گا۔اس کے علاوہ کہیں اور سے زمین کی صحیح گولائی معلوم نہیں ہو پائے گی۔)" موصوف کہ قلمی شعبدہ بازی سے زیادہ کچھ نہیں ہے جس کا پول ہم ابھی مفصل دلائل سے کھول آئے ہیں۔الحمد للہ!

1- David Wardlaw Scott, "Terra Firma" (102)

موصوف لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 40:چلی سے کیپ ہارن تک کا فاصلہ 143 ڈگری کے ساتھ 10.5 ہزار میل ہے ، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ 360 ڈگری پر زمین 26,430 میل بنتی ہے ، جبکہ equator پر 25 ہزار میل ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین درمیان سے پتلی اور کناروں سے موٹی ہے جو کہ ناممکن ہے سو ثابت ہوا کہ زمین گول نہیں بلکہ سیدھی ہے۔)

اب قارئین اصل کتاب کے متن سے موصوف کے خانہ ساز اعتراض کا موازنہ فرمائیں؛

"ثبوت نمبر 40: کیپ ہارن کے قریب، چلی سے لے کر میلبرن (آسٹریلیا) کی پورٹ فلپ تک کا فاصلہ 10،500 میل یا 143 ڈگری عرض بلد ہے۔اگر 360 ڈگری میں سے بقایا کو مدِ نظر رکھا جائے تو یہ پورا فاصلہ اپنے عرض بلد کے لحاظ سے 26،430 میل کا بنتا ہے، جس کی وجہ سے یہ ماننا پڑے گا کہ زمین 1،500 میل مزید اپنے خطِ استواء پر چوڑی ہے،اور اپنے جنوبی عرض بلد کے لحاظ سے جنوب میں مزید چوڑی ہے۔"

موصوف نے اپنی خانہ سازی کے دوران یہ بھی غور نہیں فرمایا کہ کیپ ہارن چلی کا انتہائی جنوبی علاقہ ہے۔اور موصوف لکھ گئے کہ: " چلی سے کیپ ہارن تک کا فاصلہ 143 ڈگری کے ساتھ 10.5 ہزار میل ہے "۔یہ نہ تو خطی غلطی کہی جاسکتی ہے اور نہ قلمی بلکہ موصوف زیب نامہ کا دجل وفریب ہے اور یہ بین دلیل ہے کہ موصوف کا جغرافیہ کی بابت علم بالکل صفر ہے۔اور یہ بھی مزید حقیقت آشکار ہوتی ہے کہ موصوف نے ہر اعتراض کو اپنی خانہ سازی سے خود تیار کیا ہے نہ کہ اصل کتاب کا متن لکھا ہو جس کی بابت ہم ہر جگہ یہ بات اپنے قارئین کو واضح دکھاتے آرہے ہیں۔اگر قارئین موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض 40 کی عبارت کو اصل کتاب کے متن سے موازنہ کر کے پڑھیں تو ہماری بات اظہر من الشّمس ہو جائے گی۔

موصوف اپنی خانہ سازی کے بعد اپنے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: بالکل اعتراض 39 کی طرح دوبارہ فلیٹ ارتھرز غلط measurements اور angles لے کر اپنی کم عقلی کا ثبوت دے رہے ہیں۔یاد رہے کہ equator کے علاوہ latitude کے کسی پوائنٹ سے بھی زمین کی گولائی کو نہیں ناپا جاسکتا۔)

الجواب: موصوف کا یہ کہنا کہ:" بالکل اعتراض 39 کی طرح دوبارہ فلیٹ ارتھرز غلط measurements اور angles لے کر اپنی کم عقلی کا ثبوت دے رہے ہیں۔" موصوف کے دجل وفریب اور بے ایمانی کی کھلی دلیل ہے جس کا دلائل کے ساتھ علمی تعاقب جاری وساری ہے۔ موصوف زیب نامہ کا یہ بیان کہ:" ۔یاد رہے کہ equator کے علاوہ latitude کے کسی پوائنٹ سے بھی زمین کی گولائی کو نہیں ناپا جاسکتا۔" دوبارہ سے ظاہر کر رہا ہے کہ موصوف کو فلیٹ ارتھ کی بابت کچھ بھی علم نہیں اور نہ ہی اپنے گلوب ماڈل کی ازبر جانتے ہیں اگر جانتے ہوتے تو یہ ہر گز نہ لکھتے۔کیونکہ اگر زمین گلوب ہے تو اُس کی کہیں سے بھی گولائی ماپی جاسکتی ہے۔ چاہتے نہ چاہتے موصوف اپنے گلوب ماڈل کی قلعی خود ہے کھول گئے ہیں۔ جبکہ حقیقتاً گلوب ماڈل سمیت پوری سوڈو سائنس پورے زیب نامہ کی طرح دجل وفریب اور کھلی دھوکہ دہی پر مشتمل ہے۔جس کا پول ہم ہمیشہ کھولتے آئے ہیں اور ہمیشہ کھولتے رہیں گے۔ان شاء اللہ!

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض41:کیپ آف گُڈ ہوپ اور ملبرن کے درمیان فاصلے اور اینگل سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین کا قطر 25 ہزار میل نہیں بلکہ 25.5 ہزار میل ہے۔)

اصل کتاب میں گلوب کے جھوٹ کا ایک اور پول دلیل کے ساتھ کھولا گیا تھا جس کو صاحبِ زیب نامہ نے اپنی خانہ سازی سے چھپانے کی ناکام کوشش کی ہے جبکہ اصل کتاب کا متن یہ ہے؛

" ثبوت نمبر 41: اسی طرح کی پیائشیں کیپ آف گڈ ہوپ ساؤتھ افریقہ اور میلبرن (آسٹریلیا) کے درمیان پائی جاتی ہیں۔آسٹریلیا اوسطاً 35.5 ڈگری عرض بلد پر جنوب میں ہے، اور اِسی لحاظ سے تقریباً 25،000 میل سے زیادہ کا فاصلہ بنتاہے، جو کہ زمین کی موجودہ گلوب ساخت میں خطِ استواء پر مانی جاتی ہے، یہ فاصلہ اُس سے بھی زیادہ ہے۔ سڈنی،آسٹریلیا سے ولنگٹن، نیوزی لینڈ کی اوسطاً پیائش 37.5 ڈگری جنوب ہے۔25،500 میل کا گھماؤ بناتی ہے جو کہ ابھی بھی زیادہ ہے!۔گلوب زمین کی تھیوری کے مطابق 37.5 ڈگری جنوب کا گھماؤ 19،757 قانونی میل بنتا ہے جو کہ اصل میں کی جانے والی پیائشوں سے 6،000 میل پھر بھی کم ہی ہے۔"

صاحبِ زیب نامہ اپنی خانہ سازی کے بعد جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: اعتراض 39 اور 40 والی غلطی دوبارہ دہرائی جارہی ہے۔)

الجواب: لگتا ہے موصوف اب کاپی پیسٹ پر ہی اکتفا کر رہے ہیں تبھی اب بھی وہی جملہ لکھ کر اپنے زیب نامہ کی زینت بنا دیا۔ جبکہ ہم موصوف کے لکھے اُن ہی مقامات پر بین دلائل کے ساتھ رد بھی لکھ آئے ہیں۔ قارئین سے التماس ہے کہ اگر چاہیں تو اُن ہی مقامات پر دوبار سے پڑھ لیں۔

ہم اِس دجل وفریب سے بھرپور زیب نامہ کی تیسری قسط کے آپریشن بمعہ علمی تعاقب کو **المسطحتین** کی نذر کرتے ہیں کہ جیسے ہم علمی و تحقیق کا طویل سفر کر کے دھوکے کی نیند سے جاگے ہیں، دوسروں کو بھی جگاتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ!
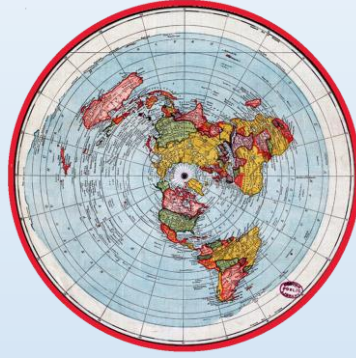
Flat Earth Urdu.pk

کی جانب سے پیش ہے،

آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب

قسط نمبر 4

زیب نامہ کی قسط نمبر 4 میں لکھے گئے خود ساختہ اعتراضات و جوابات اور اُن کا علمی تعاقب

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض42: برطانوی بحری جہاز "Challenger" نے انٹارکٹکا (زمین کے south pole پر موجود برف پر مشتمل براعظم) کا چکر لگایا جو کہ 69 ہزار میل نوٹ کیا گیا ، یہ چکر زمین کے circumference25 ہزار میل سے بھی زیادہ ہے ! سو ثابت ہوا کہ زمین سیدھی ہے۔)

اب ہم اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں؛

" ثبوت نمبر 42: گلوب ماڈل زمین میں انٹارکٹیکا صرف ایک ایسا برِاعظم ہے جو برف سے ڈھکا ہے، گلوب کے پیندے کی طرف 78 سے 90 ڈگری جنوبی عرض بلد کے درمیان ہونے کے ناطے 12،000 میل کے دائرہ پر محیط ہے۔ مگر بہت سے، پچھلے ادوار کے مہم جو جیسے: Captain Cook, Captain James Ross جیسی شخصیات کو بھی انٹارکٹیکا کا چکر لگانے میں 3 سے 4 سال لگ گئے اور گھڑی کے لحاظ سے اُنھوں نے 50 سے 60 ہزار میل تک کا سفر طے کیا۔ ایک برطانوی جہاز "Challenger" نے بھی ایک بلاواسطہ مگر مکمل طور پر انٹارکٹیکا کا چکر 69 ہزار میل میں پورا کیا۔ یہ بات بالکل گلوب زمین سے مطابقت ہی نہیں رکھتی۔"

بات کو توڑ نامڑور نا اور حقائق کو مسخ کرنا صاحبِ زیب نامہ کا وطیرہ رہا ہے جس کا مشاہدہ گذشتہ گذری اقساط سے ہم کرتے آ رہے ہیں۔ اِس مقام پر بھی حسبِ عادت موصوف نے اصل کتاب کی عبارت کو اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنا کر پیش کیا ہے۔ خود سے سوال اور خود سے جواب کے مصادق موصوف اپنا جواب کچھ اسطرح لکھتے ہیں؛

☆(جواب: ہمیں سمجھنا چاہیے کہ انٹارکٹکا کے گرد کی جانے والی مہم جوئیوں میں انٹارکٹا کا چکر بالکل اس کی coastline کے ساتھ نہیں لگایا گیا، انٹارکٹکا کی coastline تقریباً 11 ہزار میل ہے ، انٹارکٹکا کے گرد کی جانے والی بیشتر مہم جوئیوں کا نقشہ انٹرنیٹ پر موجود ہے اس کا مطالعہ کیا جائے تومعلوم ہوگا کہ یہ چکر مکمل گول نہیں تھا بلکہ مُہم جُو کبھی انٹارکٹکا کے پاس جاتے تھے کبھی قریب موجود نیوزی لینڈ کے ساحل پر لنگر انداز ہوتے، لٰہذا خود سوچنا چاہیے کہ ایسے سفر کو کیسے بطور دلیل پیش کیا جاسکتا ہے ؟)

الجواب: موصوف نے اپنی پوری کوشش کی ہے کہ جس انڈاکٹرینیشن کے خلاف ہم کمر بستہ ہیں وہ کسی صورت ٹوٹنے نہ پائے۔ اسی لیے موصوف کا پورازور اصل کتاب کے متن کو بدلنے اور اپنی خانہ سازی کا جواب لکھنے پر ہی رہا ہے۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: "ہمیں سمجھنا چاہیے کہ انٹارکٹکا کے گرد کی جانے والی مہم جوئیوں میں انٹارکٹا کا چکر بالکل اس کی coastline کے ساتھ نہیں لگایا گیا،" موصوف سے سوال ہے کہ کس بنیاد پر سمجھنا چاہیے؟ کہ آپ لکھ دیں اور ہم سمجھ لیں وہ بھی بنا دلیل کے؟۔ جنابِ زیب نامہ کا یہ حال ہے کہ انٹارکٹیکا کو "انٹارکٹکا" لکھتے رہے ہیں جو بین ہے کہ موصوف کو انگلش عبارت بھی ٹھیک پڑھنی نہیں آتی اور نہ ہی موصوف کو الفاظ کی ادائیگی کے بنیادی

قواعد سے آشنائی ہے۔ اگر لکھنے میں غلطی ہوتی تو بات کچھ اور ہوتی مگر موصوف لگاتار "انٹارکٹکا" ہی لکھتے رہے۔ جو بین ہے موصوف کو الفاظ کی کتنی پہچان رہی ہو گی۔

موصوف نے اپنے قارئینِ زیب نامہ کو بنا کوئی ثبوت پیش کیے ہی یہ کہا ہے کہ: " انٹارکٹکا کے گرد کی جانے والی مہم جوئیوں میں انٹارکٹا کا چکر بالکل اس کی coastline کے ساتھ نہیں لگایا گیا۔" اگر اپنے دعوی کا کوئی ثبوت بھی پیش کرتے تو ہم اُس کا جواب بھی لکھ سکتے۔ جبکہ ہم جانتے ہیں موصوف نے کبھی انٹارکٹیکا کی مہموں کے جرنلز دیکھے بھی نہیں ہوں گے اور ہم یہ بات موصوف زیب نامہ کی بابت پورے وثوق سے لکھ رہے ہیں۔ جبکہ انٹارکٹیکا پر جتنی بھی سمندری مہمات ہیں جیسے Captain James Cock اُس کے بعد .Lt Charles Wilkes اور سب سے مشہور Captian James Clarck Ross کی انٹارکٹیکا پر سمندری مہم جو 4 سال پر محیط تھی اور جس میں کپتان روؤس نے پورے انٹاکٹیکا کا چکر لگا کر اُس کی بابت پوری طرح سے نقشہ سازی کرنے والے پہلے مہم جو ہونے کا اعزاز اپنے نام کیا تھا۔ اب یہ کہنا کہ ساحل کے ساتھ ساتھ چکر نہیں لگایا تھا حقائق کو مسخ کرنے کے مترادف ہے۔ اگر موصوف زیب نامہ کے پاس اپنے اِس دعوی کی کوئی بھی دلیل تھی تو لکھتے اور اپنے زیب نامہ کے دجل کی زینت بناتے۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " انٹارکٹکا کی coastline تقریباً 11 ہزار میل ہے ، انٹارکٹکا کے گرد کی جانے والی بیشتر مہم جوئیوں کا نقشہ انٹرنیٹ پر موجود ہے اس کا مطالعہ کیا جائے تو معلوم ہوگا کہ یہ چکر مکمل گول نہیں تھا " اگر انٹرنیٹ پر موجود ہے تو اپنے قارئین کو پیش کرتے۔ جیسے ابھی ہم ایک ایسی نایاب چیز اپنے قارئین کو دکھانا چاہتے ہیں جو ہم نے بہت محنت سے کپتان روؤس کے اپنی مہم میں لکھے چارٹس کی مدد سے تیار کی ہے۔ اگر چکر مکمل گول نہیں تھا تو موصوف زیب نامہ اُس کی دلیل دیتے۔ آپ کا خالی لکھ دینا دلیل نہیں ہے۔

جبکہ ہم سب یہ بھی جانتے ہیں کہ انٹرنیٹ پر سکہ رائج الوقت گلوب سے متعلقہ اشیاء ہی باآسانی موجود ہیں مگر جو گلوب کی نفی کرتی ہیں اُن کو تلاش کرنا پڑتا ہے۔ جیسے موصوف زیب نامہ کو کپتان روؤس کا سفر نامہ نہیں مل سکا تھا مگر ہمارے پاس موجود ہے ایسے ہی گلوبرز احباب کو اکثر ان کے خلاف کتب نہیں ملتیں اور نہ ہی اکثر تلاش کرنے کی زحمت فرماتے پائے گئے ہیں۔ ہم اپنے قارئین کو کپتان روؤس کے دیے اعداد و شمار کی مدد سے ہمارا خود کا تیار کردہ اُسی مشہور سمندری مہم کا نقشہ دیکھانا چاہیں گے جسے ہم نے بنا کر بین الاقوامی طور پر جاری کیا تھا اور جس پر ہمیں پوری دنیا کے فلیٹ ارتھرز سے حوصلہ افزائی بھی ملی تھی کہ ایک نایاب شے کو اعداد و شمار کے چارٹس سے نقشے پر بنا کر ہم نے پیش کیا تھا۔ اپنے علمی تعاقب کے قارئین کے لیے دوبارہ پیش کرتے ہیں؛ کپتان روؤس کے چارٹس کی مدد سے بنایا گیا نقشہ ہی موصوف زیب نامہ کے مؤقف کی نفی کے لیے کافی ہے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " بلکہ مُہم جو کبھی انٹارکٹکا کے پاس جاتے تھے کبھی قریب موجود نیوزی لینڈ کے ساحل پر لنگر انداز ہوتے، لہٰذا خود سوچنا چاہیے کہ ایسے سفر کو کیسے بطور دلیل پیش کیا جاسکتا ہے ؟" ہم ایک سادہ سا سوال صاحبِ زیب نامہ سے پوچھنا چاہیں گے کہ کیا زمین آپ کے مطابق گلوب بھی ہے یا نہیں؟ کیونکہ اگر زمین مبینہ گلوب بھی ہوتی تب بھی اُس گلوب کے پیندے میں موجود انٹار کٹیکا سے جنوبی امریکہ کا علاقہ کیپ ہارن سب سے قریب ترین علاقہ ہونا تھا جو کہ سوڈو سائنس کے گلوب کے اندر بھی سب سے قریب ترین دکھایا جاتا ہے اور زمین کے اصل نقشے میں بھی کیپ ہارن انٹار کٹیکا سے قریب ترین علاقے ہے تو موصوف نے نیوزی لینڈ کی منطق کس بنیاد پر جھاڑی؟ اِس کا جواب موصوف ہی دے سکتے ہیں۔

لہٰذا یہ کہنا بے جا ہے کہ: " ایسے سفر کو کیسے بطور دلیل پیش کیا جاسکتا ہے ؟" جبکہ اِنہی اسفار کی بنیاد پر یہ راز ملا تھا کہ زمین اپنے جنوب میں ویسی نہیں ہے جیسے گلوب میں دعوی کیا جاتا ہے۔ کوئی بھی خود سے انٹار کٹیکا کی پراسراریت، اُس کے نو فلائی زون اور نو گو ایریا کے کیونکر ہونے پر تحقیق کرے گا تو اُسے اِس پر سیر حاصل معلومات ملیں گی۔ مزید ہم انٹار کٹیکا پر اپنی زیر تحریر کتاب میں مفصل اور دلائل سے بھرپور باب لکھ رہے ہیں۔ جلد ہی وہ معلومات بھی قارئین کے پاس موجود ہوں گی۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 43: چلی سے سڈنی تک پہنچنے کے لئے اگر انٹارکٹکا کے اوپر سے جایا جائے تو سفر انتہائی مختصر ہوجائے گا مگر جہاز انٹارکٹکا کے اوپر سے نہیں گزرتے کہ وہاں بہت سردی ہے، یہ سردی صرف بہانہ ہے دراصل زمین سیدھی ہے اور انٹارکٹکا سے آگے لامتناہی سمندر ہے اس وجہ سے جہاز انٹارکٹکا کے اوپر سے نہیں گزرتے!)

صاحبِ زیب نامہ کو ہمیشہ سے جھوٹ لکھنے کی عادت ہے اور اُس کی دلیل موصوف کا زیب نامہ ہے جس میں انھوں نے کسی بات کو اپنے قارئین زیب نامہ کو بنا اپنی خانہ سازی کے کبھی نہیں پیش کیا۔ پہلے ہم اصل کتاب کا متن دیکھ کر موازنہ کرتے ہیں کہ موصوف نے کیسے اپنی خانہ سازی سے اتنی اہم بات کو بدل کر پیش کر دیا؟؛
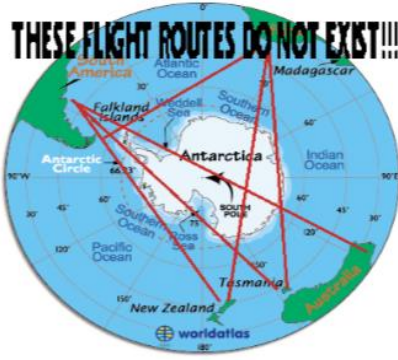
"ثبوت نمبر 43: اگر زمین گلوب ہوتی تو جنوبی علاقے میں کئی ایسے تیز ترین فضائی راستے موجود ہیں جن کے ذریعے سیدھے انٹارکٹیکا کے اوپر سے اُڑتے ہوئے سان تیاگو، چلی سے سڈنی، آسٹریلیا تک پہنچا جا سکتا ہے۔ مگر بجائے، آسان اور تیز ترین راستے جو ایک سیدھ میں انٹارکٹیکا کے اوپر سے ہوتا ہوا جائے، یہ کہہ کر انٹارکٹیکا سے دوری رکھ کر فضائی سفر کیا جاتا ہے کہ انٹارکٹیکا کا درجہ حرارت فضائی سفر کے لحاظ سے بہت ٹھنڈا ہے!۔ اگر ایسی بات سچ مان لی جائے کہ انٹارکٹیکا سے یا انٹارکٹیکا کے اوپر سے اڑان والی بات، جبکہ ناسا یہ دعوی کرتا ہو کہ وہ زمین کی نسبت سے بہت زیادہ ٹھنڈے یا گرم ماحول کو جھیلنے کی ٹیکنالوجی رکھتا ہے تو یہ بات محظ ایک بہانہ ہی ہے کہ ایسے فضائی راستے پر سفر ناممکن ہے اسی لیے اِن راستوں پر سفر نہیں کیا جاتا۔"

جیسا کہ قارئین دیکھ رہے ہیں، اصل کتاب میں مبینہ گلوب پر ایک اہم ثبوت کے ذریعے قارئین کو دیکھایا گیا تھا کہ اگر زمین گلوب ہے تو سان تیاگو سے سڈنی تک کا ایک بالکل سیدھا فضائی سفر عین انٹارکٹیکا کے اوپر سے گذرتا۔ جبکہ موصوف نے اِسی بات کو اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنا کر اپنی جغرافیہ سے عین لاعلمی کی ایک اور دلیل دے دی۔ پہلے ہم موصوف کا خانہ ساز جواب بھی دیکھ لیتے ہیں پھر اپنے علمی تعاقب میں آگے بڑھتے ہیں۔ صاحبِ زیب نامہ کا اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب؛

☆(جواب: چلی سے سڈنی تک کا سب سے کم فاصلہ نیوزی لینڈ سے ہوتا گزرتا ہے، للذا یہ اعتراض جھوٹ پر مبنی ہے۔)

الجواب: لگتا ہے موصوف زیب نامہ کو نہ تو فضائی راستوں کی سمجھ ہے اور نہ ہی موصوف کو جغرافیہ کی۔ سوڈوسائنس جو موصوف زیب نامہ کو بتاتی ہے وہ تو اُسے بھی نہیں جانتے۔ اُس کی دلیل کچھ اسطرح سے ہے۔ حقیقت میں زمین پر کسی بھی ایک مقام سے دوسرے مقام کا کم ترین فضائی راستہ ایک سیدھی لکیر شکل میں ہوتا ہے۔ اِسے باآسانی بین البر اعظمی فلائٹس کی مدد سے باآسانی سمجھا جا سکتا ہے۔ اگر زمین گلوب ہے کوئی بھی ہوائی جہاز جو لاہور سے نیو یارک جا رہا ہو گا تو اُس کا مبینہ گلوب پر کم ترین فاصلہ روس کے اوپر سے ہوتے ہوئے آرکٹک سرکل (قطب شمالی کا سرکل) کے اوپر سے گذرتے ہوئے کینیڈا پھر نیو یارک پہنچے گا۔ حقیقت میں بھی یہی فضائی راستہ استعمال کیا جاتا ہے۔ اگر کوئی ڈائیریکٹ فلائٹ ہو گی تو وہ یہی کم سے کم ترین راستہ لے گی۔ اگر کوئی ہوائی جہاز ہانگ کانگ سے ٹورنٹو جا رہا ہو گا تو وہ بھی آرکٹک سرکل سے گذر کر ٹورنٹو کینیڈا پہنچے گا۔ چونکہ موصوف زیب نامہ کو نہ تو نقشوں کی سمجھ ہے اور نہ ہی جغرافیہ کی تو اُن سے یہ بحث بے کار بن جائے گی۔ مگر ہم جانتے ہیں کہ ہمارے قارئین اگر ہمارے بتائے ہوئے فضائی راستوں کو گلوب پر اپلائی کریں گے تو اُن کو یہ انکشاف ہو گا کہ ہمیں دکھایا گلوب جاتا ہے جس کی مرکیٹر پروجیکشن دکھا کر خانہ پری کی جاتی ہے۔ جبکہ تمام کے تمام فضائی راستے ایز متحل ایکواڈسٹنٹ نقشے (جو حقیقت میں فلیٹ زمین کا نقشہ ہے) سے ہی ماپے جاتے ہیں۔

ALL INTERNATIONAL FLIGHT PATHS DONT MAKE SENSE ON A GLOBE (TOP)
THEY MAKE TOTAL SENSE AND ARE ALMOST STRAIGHT LINES ON OUR STATIONARY PLANE (BOTTOM)
>(AIR PLANE)< GET IT?

Abu Dhabi To Ft Worth Texas
Global BS Map VS Flat Earth Map

اِس کی دلیل یہ ہے؛اگر کوئی فلائٹ ابو ظہبی سے ٹیکساس امریکہ تک دائریکٹ جاتی ہے تواُس کا روٹ مبینہ گلوب پر دی گئی تصویر میں اوپر والا روٹ دکھایا جاتا ہے جو سمجھ سے بالاتر ہے جبکہ اگراِسی فلائٹ کا روٹ فلیٹ زمین کے نقشے پر دیکھا جائے تو ساری بات باآسانی سمجھ آ جاتی ہے۔یہی وہ بات ہے جو موصوف زیب نامہ یا تو جانتے نہیں ہیں یا اپنے قارئین سے چھپا گئے ہیں۔

اِسی طرح اگر زمین گلوب ہے اور کسی ہوائی جہاز نے سان تیاگو، چلی سے سڈنی، آسٹریلیا جانا ہے تو اُس کا کم ترین فضائی راستہ عین انٹارکٹیکا کے اوپر سے ہو کر گلوب کے دوسری جانب پہنچ جانا چاہیے۔ مگر حقیقت میں ایسے نہیں ہوتا۔ بلکہ سڈنی سے فلائٹس اُڑ کر پہلے مبینہ گلوب میں شمال کی جانب جاتی ہیں اور شمالی امریکہ میں سان فرانسسکو یا لاس اینجلس میں فیول بھرتی ہیں پھر جنوبی امریکہ میں موجود چلی ملک کے شہر سان تیاگو پر لینڈ کرتی ہیں۔ یہی اہم بات اصل کتاب کے ثبوت نمبر 43 میں لکھی تھی جسے موصوف زیب نامہ نے اپنی خانہ سازی کا جی بھر کر نشانہ بنایا اور دن کو رات اور سورج کو چاند بنا کر اپنے قارئینِ زیب نامہ کو پیش کر دیا۔ فضائی راستوں پر مفصل بحث ابھی آگے آئے ہی جاتی ہے جسے پڑھ کر قارئین کو زمین کے گلوب یا فلیٹ ہونے پر فیصلہ کرنے بابت مدلل مواد میسر ہوگا۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض44: چلی سے سڈنی جانے والی زیادہ تر فلائٹس بجائے جنوبی کُرہ کی طرف جانے کے شمالی کُرہ کا چکر لگا کر جاتی ہیں جو گول زمین کے لحاظ سے لمبا رستہ ہے لیکن فلیٹ ارتھ نقشے کے مطابق چھوٹا راستہ ہے۔)

اب ہم کتاب کے اصل متن کو دیکھتے ہیں؛

" ثبوت نمبر44: اگر زمین واقعی ایک گلوب تھا، اور انٹارکٹیکا پر اُڑان بھر نا اُسکے بہت ٹھنڈے ماحول کی وجہ سے ناممکن تھا، عقلی طور پر سان تیاگو ، چلی سے سڈنی کے لیے سب سے آسان اور سیدھا راستہ جنوبی کرہ میں رہتے ہوئے بحر الکاہل کے اوپر سے ہوتا۔ اور اگر دورانِ سفر ایندھن کی ضرورت ہوتی تو وہ نیوزی لینڈ یا جنوبی کُرہ کے کسی دوسرے مقام سے پوری کی جاتی۔ مگر یہاں پر حقیقت تو یہ ہے کہ سان تیاگو سے سڈنی کی فلائٹس زیادہ تر شمالی کُرہ کی طرف جاتے ہوئے لاس اینجلس، امریکہ اور دوسرے امریکن ہوائی اڈوں سے ہو کر واپس جنوبی کُرہ میں آتے ہیں۔ ایسے عجیب و غریب اور لمبے فضائی راستے، گلوب زمین کے نقشے پر بالکل سمجھ سے باہر نظر آتے ہیں مگر جب ان راستوں کو فلیٹ زمین کے نقشے (AE flat Earth Map) کے لحاظ سے سیدھی لائن میں دیکھا جاتا ہے تو پھر ان راستوں کی سمجھ آتی ہے۔ "

قارئین اصل کتاب کے متن اور موصوف زیب نامہ کے اِسی بابت لکھے گئے خانہ ساز اعتراض کا موازنہ کرنے کے دیکھ سکتے ہیں کہ حق کیا ہے اور دجل کیا ہے؟۔

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: چلی سے اڑنے والی بیشتر فلائٹس دیگر ممالک کی ہوتی ہیں لہٰذا وہ ایسا روٹ استعمال کرتی ہیں کہ راستے میں ان کا ملک بھی آئے ، جس کی وجہ سے دوسرے ممالک جانے والے افراد بھی اس فلائٹ کا حصہ بن جاتے ہیں اور کمپنی کو زیادہ منافع ہوتاہے، لیکن چلی اور آسٹریلیا کی سرکاری یا directفلائٹس جنوبی کُرہ ہی استعمال کرتی ہیں۔اس میں کوئی بات فلیٹ ارتھ کوثابت نہیں کرتی۔)

الجواب: حقیقت میں اصل کتاب کا متن ہی موصوف زیب نامہ کے دجل کا پول کھولنے کے لیے کافی ہے مگر ہم قارئین کو موصوف کی مزید حماقتیں بھی دیکھنا چاہیں گے۔ موصوف کا کہنا کہ: "چلی سے اڑنے والی بیشتر فلائٹس دیگر ممالک کی ہوتی ہیں لہٰذا وہ ایسا روٹ

استعمال کرتی ہیں کہ راستے میں ان کا ملک بھی آئے ، جس کی وجہ سے دوسرے ممالک جانے والے افراد بھی اس فلائٹ کا حصہ بن جاتے ہیں اور کمپنی کو زیادہ منافع ہوتا ہے۔" موصوف کے خود کے مؤقف کی دلیل ہے جس میں انھوں نے ہم پر یہ الزام لگایا تھا کہ ہم نے کوئی حوالہ کیوں نہ دیا؟۔

موصوف نے اپنی طرف سے وہ بات لکھی جو ہم سب جانتے ہیں کہ ہر ملک سے بیشتر فلائٹس دیگر ممالک کی ہوتی ہیں۔ یہ تو وہ بات لکھی کہ سورج کی روشنی ہوتی ہے۔ جبکہ ہر انسان جانتا ہے کہ سورج کی روشنی ہوتی ہے۔ موصوف زیب نامہ کو کیا خواب آیا تھا کہ چلی کی بابت ہی کیوں انھوں نے ایسا لکھا دیا۔ اور اُن کو فضائی کمپنیوں کے منافع کی اگر اتنی ہی فکر تھی تو کیا یہ بھول گئے تھے کہ فضائی کمپنیاں اپنی فلائٹس میں اُسی کم ترین فاصلے کو چنتی ہیں تا کہ ایندھن اور فضائی اخراجات کی زیادہ سے زیادہ بچت کی جا سکے۔ اِسی کی بابت اصل کتاب کا ثبوت نمبر 42 تھا۔ اگر زمین گلوب ہے تو فضائی کمپنیاں انٹارکٹیکا کے اوپر سے اُڑان بھرتی ہوتیں تا کہ کم سے کم وقت اور ایندھن میں گلوب کی دوسری جانب پہنچا جا سکے مگر حقیقت میں وہ ایسا نہیں کرتیں۔ اور جو وہ کرتی ہیں وہ اصل کتاب کے ثبوت نمبر 43 میں لکھا ہے جسے موصوف نے پورے فریب سے اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنایا ہے۔

کمرشل فضائی صنعت میں کم سے کم فاصلہ اور کم سے کم وقت میں اپنی منزل پر پہنچنا، کسی بھی کمرشل فضائی کمپنی کا بنیادی اصول ہے جس کی بابت ہم قارئین کو تحقیق کی دعوت دیتے ہیں کہ وہ اپنے طور پر اِس بابت تحقیق کریں۔ اگر موصوف زیب نامہ فضائی کنکشن فلائٹس کی بات کر رہے ہیں تو اُن کو واضح لکھنا چاہیے تھا پھر ہمارا جواب یہ ہونا تھا کہ اگر کوئی بھی کسی مین اسٹریم آن لائن فضائی پورٹل ویب سائٹس پر تحقیق کرے تو وہ ایسی ایسی پراسرار باتیں دیکھے گا کہ وہ خود یہ سوچنے پر مجبور ہو جائے گا کہ جو فضائی کمپنیاں چلتی ہی اِس بنیادی اصول پر ہیں کہ کم وقت اور کم ایندھن میں اپنی منزلِ مقصود تک پہنچنا!۔ وہ کیسے کیسے لمبے اور پراسرار راستوں سے ہو کر اپنی منازل کی جانب جاتی ہیں۔ ہم اپنے قارئین سے گذارش کرتے ہیں کہ کبھی سکون سے اِس ویب سائٹ کو وزٹ کیجئے گا؛ اور دیکھئے گا کہ کیسے بڑی چالاکی سے پوری دنیا کو دھوکہ دیا جا رہا ہے اور پوری زمین پر براعظموں کے پھیلاؤ کے باوجود فلائٹس کا بھی اُسی طرح ہر براعظم پر نظر آنے کی بجائے کیوں زیادہ تر خطِ استواء کے شمال میں مخصوص فضائی راستوں کے نام پر نظر آتی ہیں؟۔ بالکل ایسے؛
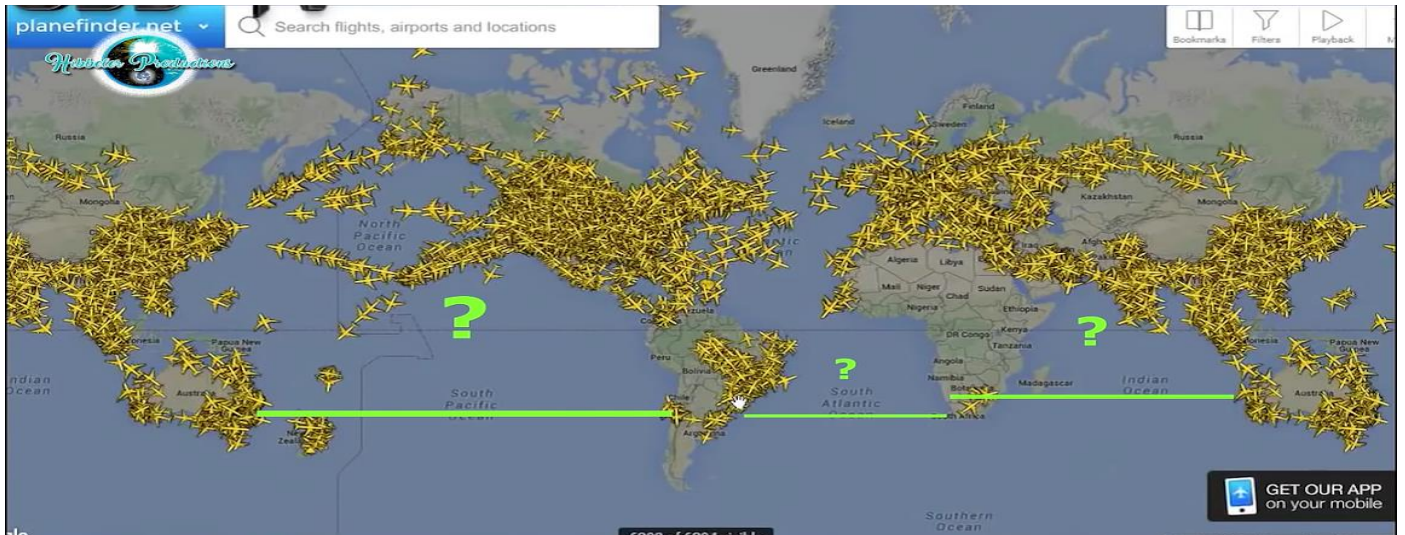
گوگل میپ کی ویب سائٹ ہمیشہ گلوب زمین کی مرکیٹر پروجیکشن ایسی ہی دیکھاتی ہے جیسے آپ فلائٹ ریڈار کے اسکرین شاٹ میں دیکھ رہے ہیں۔ جبکہ گوگل ارتھ کا سافٹ وئیر ہمیشہ گلوب دیکھاتا ہے ۔ حقیقت میں دونوں ہی زمین کی غلط پروجیکشنز ہیں۔ زمین کی اصل پروجیکشن اُسی ازمیتھل میپ سے ملتی ہے جسے ہم بارہاپیش کر کے دیکھا چکے ہیں۔اور ساری زمین پر تمام فضائی راستے اُسی کو مدِ نظر رکھتے ہوئے بنائے گئے ہیں۔

مگر آپ کو کبھی حقیقت کی بابت نہیں بتایا جاتا اور گلوب کے دھوکے میں ہی رکھا جاتا ہے۔ ابھی گذری فلائٹ ریڈار کی اسکرین (اور ہر قسم کے دیکھائے جانے والے گوگل اور دوسرے میپ انجنز کے نقشوں کو مرکیٹر پروجیکشن میپ) میں پراسرار طور پر نہ تو قطب شمالی دکھایا جاتا اور نہ ہی آرکٹک سرکل، نہ ہی پورا انٹارکٹیکا کا مبینہ برِ اعظم۔

اسکرین شاٹ میں بھی بڑے پراسرار طور پر زمین کی ساری فضائی ٹریفک مبینہ طور پر اپنے مخصوص فضائے راستوں پر رواں دواں ہے جبکہ غور کیا جائے تو بحرِ اوقیانوس، بحرِ الکاہل اور بحرِ ہند کے اوپر یہی فضائی ٹریفک بالکل نہیں ہے۔ کوئی بھی توجیح کر لی جائے حقیقت میں اگر یہ سب کچھ زمین کے ازمیتھل فلیٹ نقشے پر ڈالا جائے تو واضح ہو جاتا ہے کہ زمین کی 95 فیصد فضائی ٹریفک کیوں خطِ استواء سے شمال میں ہی رہتی ہے؟۔ تو کسی کا بھی یہ بیانیہ کہ زمین کے جنوبی کرہ میں فضائی راستے ویسے ہی ہیں جیسے شمالی کرہ میں تو عین جھوٹ ہو گا۔ جب کہ مبینہ گلوب کے جنوبی کرہ میں بھی شمالی کی طرح بڑے بڑے اور اہم ممالک موجود ہیں۔ موصوف کا یہ کہنا بھی جھوٹ ہے کہ: " لیکن چلی اور آسٹریلیا کی سرکاری یا directفلائٹس جنوبی کُرہ ہی استعمال کرتی ہیں۔ " ہم اپنے قارئین کے علم میں اضافہ کرنا چاہیں گے کہ آسٹریلیا کی سرکاری فضائی کمپنی Qantas Airاور چلی کی Latam Airlinesدونوں کی جتنی بھی چلی سے سڈنی کی ڈائریکٹ فلائٹس ہیں اُن سب کا فضائی راستہ کچھ اسطرح سے ہے۔

یہ کونسے مبینہ گلوب کا جنوبی کرہ ہے جس میں ایندھن بھرنے کے لیے مبینہ طور پر سڈنی سے پہلے شمالی امریکہ پھر چلی جایا جاتا ہے؟ جس طرح کا فضائی راستہ قارئین اِس نقشے میں دیکھ رہے ہیں ایسی فلائٹس کو لانگ ہاؤل فلائٹس کہا جاتا ہے ۔ ایسی فلائٹس ہوتی ڈائریکٹ ہیں مگر اُن میں ایندھن کی بھروائی کے لیے لازمی طور پر 2 سے 3 سٹاپس کیے جاتے ہیں جو اِس کا انکار کرتا ہے اُسے دلیل دینا ہو گی۔ سنی سنائی بات پر نہ ہم مسطحتین یقین رکھتے ہیں نہ یقین کرنے کا کہتے ہیں۔ اگر آپ خود سے تحقیق کریں تو تمام لانگ ہاؤل فلائٹس فیول سٹاپس لازمی کرتی ہیں۔ اب فضائی کمپنیاں موصوف زیب نامہ کی طرح نہیں کہ حماقتیں کرتی پھریں تاکہ لوگ باآسانی گلوب کا جھوٹ جان جائیں۔ وہ بہت پراسرار طریقے سے اپنے فیول سٹاپس بناتی ہیں تاکہ کسی عام انسان کا جنوبی کرہ کی بابت کم ہی دھیان جائے!۔

مگر ہم مسطحتین ایسی پراسراریت کو فورا پکڑ کر عوام کے سامنے دلیل کے ساتھ پیش کر دیتے ہیں اور وہی ہوتا ہے جو موصوف زیب نامہ اپنے قارئین کے ساتھ ابھی تک کرتے آ رہے ہیں۔ رات کو دن اور دن کو رات بنا کر عوام کو دھوکہ در دھوکہ دیا جاتا ہے اور الزام مدعی پر ڈال کر اُسے جھوٹا کہہ دیا جاتا ہے۔ ابھی مزید فضائی راستوں کی بابت ثبوت آگے آتے جائیں گے جب میں قارئین اصل کتاب کے متن اور ہمارے الجوابات کی مدد سے زمین کے مبینہ گلوب کے جنوبی کرہ کی بابت جھوٹ سے آشکار ہوتے جائیں گے۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " اس میں کوئی بات فلیٹ ارتھ کو ثابت نہیں کرتی۔" خود ہی مدعی خود ہی وکیل اور خود ہی قاضی کے مترادف ہے۔ جبکہ زمین کے تمام جنوبی فضائی راستے کسی بھی محقق کی آنکھیں کھولنے بابت کافی وشافی ہیں۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 45: جوہانسبرگ سے پرتھ جانے والی فلائٹس دبئی کے راستے سے کیوں ہوتی جاتی ہیں جبکہ وہ سیدھی بھی جاسکتی ہیں۔)

موصوف زیب نامہ کی خانہ سازی کے کیا کہنے۔ لگتا ہے موصوف کی زیادہ محنت اصل کتاب کے متن کو تبدیل کرنے پر ہی ہوئی ہے۔ جبکہ اصل کتاب کا متن ملاحظہ فرمائیں؛

"ثبوت نمبر 45: گلوب زمین پر جوہانسبرگ، جنوبی افریقہ سے پرتھ، آسٹریلیا تک کا راستہ بھی بالکل سیدھا ہی ہونا چاہیے اور راستے میں ایندھن کے لیے اپنی آسانی سے مُڈغاسکر یا ماریشیس میں رُکا جاسکتا ہے۔ مگر حقیقت میں ہوا ایسے رہا ہے کہ اکثر و پیشتر جوہانسبرگ سے پرتھ کی فلائٹس مبینہ طور پر دوبئی، ہانگ کانگ یا ملائشیا سے ہوتی ہوئی جاتی ہیں جس کی گلوب زمین پر کوئی بھی وجہ سمجھ نہیں آتی مگر فلیٹ زمین کے نقشے پر ساری بات کھل کر سمجھ آجاتی ہے۔"

قارئین دیکھے رہے ہیں موصوف زیب نامہ کے دجل وفریب سے بھرپور خانہ سازی؟۔ اصل کتاب میں بات کو کھول کر دلیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے اور موصوف نے کیسے چالاکی سے اُس میں من مانی تبدیلیاں کر کے اصل ثبوت کو ہی مٹانے کی ناکام کوشش کی ہے اور پھر اپنے سے جواب گھڑ کر کچھ ایسے لکھ گئے ہیں؛

☆(جواب: کمرشل فلائٹس ہمیشہ وہ رُوٹ اپناتی ہیں جس کے تحت انہیں زیادہ فائدہ ہورہا ہو ، یہ کہنا غلط ہوگا کہ جوہانسبرگ سے پرتھ جانے کے لئے آپ کو دبئی پر رُکنا پڑتا ہے، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ جوہانسبرگ سے دُبئی ایک الگ فلائٹ ہے جہاں دُبئی جانے والے مسافروں کو اتارا جاتا ہے اور دُبئی سے پرتھ ایک الگ فلائٹ ہے، اسی طرح مدینہ منورہ جانے والی اکثر فلائٹس اسلام آباد سے مدینہ منورہ پہنچنے سے پہلے 2 یا 3 جگہوں پر سٹے کرتی ہیں ، بہرحال جوہانسبرگ سے پرتھ

direct فلائٹس بھی جاتی ہیں لہٰذا کمرشل فلائٹس کے رُوٹس کو دیکھ کر فلیٹ ارتھ کو ثابت کرنا حماقت کے سوا کچھ نہیں۔)

الجواب: قارئین سے التماس ہے کہ موصوف کے اعتراض، اصل کتاب کا متن اور موصوف کا جواب، ان تینوں تحاریر کا مطالعہ کر کے فیصلہ کریں کون جھوٹااور کون سچاہے!۔ موصوف کا یہ لکھنا کہ: "کمرشل فلائٹس ہمیشہ وہ رُوٹ اپناتی ہیں جس کے تحت انہیں زیادہ فائدہ ہورہا ہو "اِس پر ہم ابھی پیچھے ہی بات لکھ آئے تبھی تو یہ بنیادی اصول بھی مدِ نظر رکھا جاتاہے کہ کم از کم لاگت میں ایک سے دوسری منزل تک پہنچنا۔ موصوف زیب نامہ سے تو کسی اچھے کی ہمیں کوئی امید نہیں مگر قارئین سے التماس ہے کہ آپ خود سے بھی یہ تحقیق کریں کہ کیوں فضائی کمپنیاں ایسے روٹ بناتی ہیں جب میں واضح طور پر گلوب کے راز کو بچانے کی کوشش اول ہوتی ہے پھر اپنے فائدے کی بات۔ آزمائش شرط ہے!۔

موصوف زیب نامہ کا یہ لکھنا کہ: " یہ کہنا غلط ہوگا کہ جوہانسبرگ سے پرتھ جانے کے لئے آپ کو دبئ پر رُکنا پڑتا ہے، بلکہ یہ کہنا صحیح ہوگا کہ جوہانسبرگ سے دُبئ ایک الگ فلائٹ ہے جہاں دُبئ جانے والے مسافروں کو اتارا جاتا ہےاور دُبئ سے پرتھ ایک الگ فلائٹ ہے، اسی طرح مدینہ منورہ جانے والی اکثر فلائٹس اسلام آباد سے مدینہ منورہ پہنچنے سے پہلے 2 یا 3 جگہوں پر سٹے کرتی ہیں ، بہرحال جوہانسبرگ سے پرتھ direct فلائٹس بھی جاتی ہیں "گلوب کے جھوٹ سے متاثر عوام الناس کو مزید دھوکہ دینے کے مترادف ہے۔ جبکہ اصل کتاب میں پرتھ-جوہانسبرگ کی فلائٹس کے تمام حقیقی سٹاپس کا ذکر موجود ہے موصوف نے جان کر اپنی شوبازی کے لیے یہ جواب لکھا ہے۔ اور سفید جھوٹ بولا ہے۔ ہمارا مدعا لانگ ہاؤل اور مبینہ جنوبی کرہ میں فلائٹس کے ہے اور موصوف اپنے قارئین زیب نامہ کو مثال کیا دے رہے ہیں؟۔ "اسلام آباد سے مدینہ منورہ کی فلائٹ کی" واہ کیا کمال کی بات لکھی ہے موصوف زیب نامہ نے!۔ یہ تو بالکل ایسے ہے جیسے کوئی ہاتھی کو دیکھ کر یہ کہے کہ یہ بکرا ہے۔ موصوف زیب نامہ کے حرکات بھی کچھ ایسی ہی پائی گئی ہیں۔ بات لانگ ہاؤل، مبینہ جنوبی کرہ کی فلائٹس کی چل رہی ہے موصوف ایک چھوٹی سے فلائٹ جو ہے بھی مبینہ شمالی کرہ کی اُسکی مثال دے کر سمجھارہے ہیں۔ رہی بات پرتھ –جوہانسبرگ فلائٹ کی تو یہ فلائٹ زیادہ تر انہی تین فضائی راستوں سے چلتی ہے جو اصل کتاب میں مذکور ہیں۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " بہرحال جوہانسبرگ سے پرتھ direct فلائٹس بھی جاتی ہیں "اِس پر موصوف کو ہمارا چیلنج ہے ہے یہ فلائٹ بھی تلاش کر کے دکھائیں اور اُس کے فیول سٹاپس بھی تلاش کر کے دکھائیں۔ جب مل جائے پیش کیجئے گا پھر اُس پر اُس وقت کے مطابق ہماری جرح و تعدیل پوری ایمانداری سے ہوگی۔ تب تک موصوف کا یہ دعوی دجل پر مبنی ہی مانا جائے گا۔ ایسی کوئی فلائٹ موجود نہیں اگر ہے تو موصوف زیب نامہ کی ذمہ داری ہے اُسے پیش کریں!۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " لہٰذا کمرشل فلائٹس کے رُوٹس کو دیکھ کر فلیٹ ارتھ کو ثابت کرنا حماقت کے سوا کچھ نہیں۔ "اب حماقت در حماقت کون کررہاہے اِس کا فیصلہ ہم قارئین پر چھوڑ کر آگے بڑھتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 46: جنوبی امریکہ سے جنوبی افریقہ جانے والی زیادہ تر فلائٹس پہلے شمالی کُرہ میں جاتی ہیں پھر جنوبی افریقہ جاتی ہیں۔)

موصوف کے پرفریب خانہ ساز اعتراض کے بعد ہم کتاب کا اصل متن بھی دیکھتے ہیں کہ وہاں کیا لکھا ہے؛

"ثبوت نمبر 46: گلوب زمین پر کیپ ٹاؤن، جنوبی افریقہ سے بیونس آئرس، ارجنٹائن تک کا فضائی راستہ، بحر اوقیانوس کے اوپر سے ہوتا ہوا سیدھا اُسی عرض بلد میں ہونا چاہیے تھا، مگر تمام کی تمام فلائٹس پہلے شمالی کُرہ میں دوہری منزل کی بنیاد پر لندن، تُرکی اور دوبئی میں رُکتی ہیں۔ایک بار پھر، یہ بات گلوب پر سمجھ سے بالاتر نظر آتی ہے، لیکن اگر یہ راستے فلیٹ زمین کے نقشے کی رو سے دیکھے جائیں تو سمجھ آتی ہے۔"

قارئین دیکھ رہے ہیں کہ اصل کتاب میں واضح طور پر اور دلیل کے ساتھ ثبوتوں کو پیش کیا گیا تھا جن کو موصوف نے توڑ مروڑ کر اپنے قارئین زیب نامہ کی آنکھوں میں اپنے دجل وفریب کا دھول جی بھر کر جھونکا ہے۔اور اپنے خانہ ساز اعتراض کے بعد اپنا جواب کچھ ایسے لکھا ہے؛

☆(جواب: اعتراض 44 اور 45 میں ذکر کیا جا چکا ہے کہ کمرشل فلائٹس کو مسافروں کے لحاظ سے جو رُوٹ فائدہ مند لگتا وہی استعمال کیا جاتا، بہرحال جنوبی امریکہ سے جنوبی افریقہ direct فلائٹس بھی جاتی ہیں۔)

الجواب: محدود معلومات، محدود علم اور محدود ذخیرہ الفاظ کے ہوتے کبھی کسی بڑے کام کو ہاتھ نہیں ڈالنا!۔ ہمیں یہ نصیحت بہت پہلے ہمارے شیخ (استاذِ محترم) نے کی تھی اور ہم نے ہمیشہ کے لیے اُس کو ذہن نشین کر کے محفوظ کر لیا۔ مگر شاید موصوف زیب نامہ کو کوئی ایسی نصیحت نہ ملی نہ انھوں نے سن رکھی ہے اور بڑے شوق سے فلیٹ ارتھ کارَد کرنے بیٹھے ہیں۔ اگر آپ کے پاس سب کچھ ہی محدود تھا کہ جدھر 3 سے 4 ثبوت ایک ہی موضوع پر آ جائیں تو آپ کے جوابوں کی خانہ ساز فیکٹری پر ہی تالے پڑ جاتے ہیں اور آپ یہ لکھنا شروع ہو جاتے ہیں: "اعتراض 44 اور 45 میں ذکر کیا جا چکا ہے "جی حضور جو آپ نے ذکر کیا ہے ہم نے پوری طرح سے اُس کا دلائل سے علمی تعاقب لکھ دیا ہے موصوف زیب نامہ اور قارئین سے درخواست ہے دوبارہ ضرور پڑھیں۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " کمرشل فلائٹس کو مسافروں کے لحاظ سے جو رُوٹ فائدہ مند لگتا وہی استعمال کیا جاتا، " تو ہم بھی اِسی بابت یہ بات واضح اور کھول کر لکھ آئے ہیں کہ موصوف کا یہ واویلہ کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مترادف ہے۔ جو کمپنیاں اپنے بنیادی اصول کم از کم وسائل خرچ کر کے اپنی منزل مقصود تک پہنچنے جیسے اصول پر کاربند رہتی ہوں اُن کو مبینہ گلوب زمین کے جنوبی کرہ میں کیا ہو جاتا ہے کہ اپنی لانگ ہاؤل فلائٹس میں لمبے لمبے فضائی راستوں کو اختیار کرنے پر مجبور ہو جاتی ہیں۔ اگر موصوف زیب نامہ اِس کا جواب لکھتے تو زیادہ بہتر تھا بجائے اِس کے کہ خانہ پُری فرماتے!۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: "بہرحال جنوبی امریکہ سے جنوبی افریقہ direct فلائٹس بھی جاتی ہیں۔"اِس بات کا انکار کسی نے نہیں کیا کہ کوئی ڈائریکٹ فلائٹ نہیں ہے مدعا اُن کے مبینہ اور پُراسرار فیول سٹاپس کا ہے جس کی وجہ سے یہ بات سب کی توجہ اپنی جانب مبذول کراتی ہے کہ مبینہ گلوب کے جنوبی کرہ کی تمام فلائٹس محض فیول یا کنکشن سٹاپ کے نام پر مبینہ گلوب زمین کے شمالی کرہ میں ہی کیوں آتی ہیں، جبکہ مبینہ گلوب کے جنوبی کرہ میں بھی بڑے بڑے اہم ممالک موجود ہیں؟۔ اگر موصوف زیب نامہ کے علم میں کوئی ایسی فلائٹ ہے جو ڈائریکٹ جنوبی

امریکہ سے جنوبی افریقہ جاتی ہے تو کبھی خود سے اُس کے کنکشن سٹاپس اور فیول سٹاپس کی بابت بھی اپنے قارئین زیب نامہ کو بتائیں۔ جب کہ اصل کتاب میں مدعا بھی یہی تھا جسے موصوف زیب نامہ نے اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنانے کی ایک اور ناکام کوشش کی ہے۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 47: برازیل سے ساؤتھ افریقہ کا راستہ سیدھا سا ہے مگر فلائٹ سیدھے راستے سے ہٹ کر لندن اترتی ہے فیول بھرنے کے لئے، یہ اسی خاطر ہے کیونکہ زمین چپٹی ہے۔)

موصوف زیب نامہ کی خانہ سازی کی ایک اور دلیل کے لیے اصل کتاب کتاب کا متن دیکھئے!؛

"ثبوت نمبر 47: گول زمین پر جوہانسبرگ، جنوبی افریقہ سے ساؤو پاؤلو، برازیل تک کا تیز ترین فضائی راستہ 25 واں عرض بلد ہے، مگر اِس کی بجائے تقریباً ہر فلائٹ، ایندھن بھرنے کی غرض سے 50 ڈگری شمالی عرض بلد میں، پہلے لندن میں ہی رُکتی ہے۔ یہ بے منطق رُکنا صرف اِسی وجہ سے ہے کہ زمین چپٹی (flat) ہے۔"

اصل کتاب میں ایک تکنیکی بات لکھی تھی جسے موصوف زیب نامہ نے پوری خیانتداری سے تبدیل کر کے رات کو سفید کہنے اور دن کو سیاہ کہنے کے مصادق سعیِ خائن فرمائی۔ اُس کے بعد موصوف نے اپنے خانہ ساز اعتراض کا ڈنگ ٹپاؤ جواب کچھ ایسے تحریر فرمایا!؛

☆(جواب: برازیل سے ساؤتھ افریقہ تک direct فلائٹس جاتی ہیں، اگر کوئی فلائٹ لندن کا رُخ کرتی تو دراصل مسافروں کو اتارنے کے لئے کرتی۔آپ کو یاد ہوگا کہ 2010ء میں فیفا ورلڈ کپ ساؤتھ افریقہ میں ہوا تھا اس وقت ساؤتھ افریقہ سے برازیل تک براہ راست پروازیں بہت زیادہ چلائی گئیں کیونکہ جنوبی افریقہ سفر کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی تھی۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کمرشل ایئرلائنز ایسا رُوٹ ترتیب دیتیں ہیں جو اُس موقع کی مناسبت سے زیادہ منافع بخش ہو۔)

الجواب: موصوف کا یہ کہنا کہ:" برازیل سے ساؤتھ افریقہ تک direct فلائٹس جاتی ہیں، اگر کوئی فلائٹ لندن کا رُخ کرتی تو دراصل مسافروں کو اتارنے کے لئے کرتی۔" یہی تو اصل کتاب کا مدعا تھا کہ مضحکہ خیز طور پر ایسی تمام فلائٹس کا کنکشن سٹاپ لندن میں ہی کیوں ہے؟۔ یہ بات نہ موصوف زیب نامہ کو سمجھ آنی تھی اور نہ آ سکی یا سمجھ آ گئی تھی تو اپنی سوڈو سائنس کے اہم ہتھیار گلوب کو بچانے آستین چڑھا کر میدان میں اتر گئے مگر واضح طور پر منہ کی کھا گئے!۔ کیونکہ اِس بار سامنے ہم لوگ تھے جو کسی بھی بات کو دلیل کی بنیاد پر مانتے اور رَد کرتے ہیں۔ تو ہم قارئین کے گوش گذار کرنا چاہیں گے کہ کیا یہ تمام فلائٹس کوئی لوکل بس ہے جو سواریوں کو اُتارنے لازمی طور پر لندن ہی جائے؟ اور اگر یہ منطق بھی مان لیں تو کیا اُس پورے فضائی راستے میں کوئی ایسا ملک نہیں ہے جس کی سواریاں اُس فلائٹ کو میسر ہوں؟۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ فیول اور کنکشن کے لحاظ سے ساوؤ پاولو۔جوہانسبرگ فلائٹ کا سب سے بہترین راستہ لندن سے ہی بنتا ہے۔ جس کی وجہ سے حقیقت میں ایسا کیا جاتا ہے۔ یہی وہ نکات ہیں جن کو جوڑ کر گلوب کے جھوٹ کو پکڑا جا سکتا ہے اور یہی وہ نکات ہیں جن کو چھپا چھپا کر موصوف زیب نامہ اپنے فریب نامہ کی زینت بناتے رہے ہیں۔ موصوف یہ کہنا کہ:" آپ کو یاد ہوگا کہ 2010ء میں فیفا ورلڈ کپ

ساؤتھ افریقہ میں ہوا تھا اس وقت ساؤتھ افریقہ سے برازیل تک براہ راست پروازیں بہت زیادہ چلائی گئیں کیونکہ جنوبی افریقہ سفر کرنے والوں کی تعداد بہت زیادہ ہوگئی تھی۔جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کمرشل ایئرلائنز ایسا رُوٹ ترتیب دیتیں ہیں جو اُس موقع کی مناسبت سے زیادہ منافع بخش ہو۔"اِس ثبوت نمبر 47 کے جواب میں سوال گندم جواب چناوالی بات ہے۔جب ایسی بات ہی نہیں ہو رہی اور نہ ہی کسی خاص موقعہ کی بابت بات چل رہی ہے تو ایسے میں کسی ایسے خاص موقع کو بطور دلیل لکھنا حماقت نہیں تو اور کیا ہے؟۔جبکہ اصل کتاب میں بات ایک روزمرہ فلائٹ کی ہو رہی ہے جو ساؤوپالو—جوہانسبرگ روٹ پر چلتی ہے اور پراسرار طور پر لندن میں فیول سٹاپ کرتی ہے۔اور منافع کی بابت ہم پہلے کئی بار لکھ آئے ہے اب دوبارہ لکھنا طوالت کا باعث ہے۔یہ منافع والی بات مبینہ گلوب کے جنوبی کرہ میں کیوں مدِ نظر نہیں رکھی جاتی؟۔جواب قارئین کی نظر کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض48: چلی سے جوہانسبرگ جانے والی فلائٹس کو جنوبی کُرہ استعمال کرنا چاہیے ، لیکن شمالی کُرہ سے ہوتے گزرتی ہیں۔)

موصوف زیب نامہ کی اِس حرکات کی بابت شاید ہی کوئی ایسی مہذب بات مل سکے جو ہم اپنے علمی تعاقب میں لکھ سکیں!۔موصوف نے ہر مقام پر اپنے جھوٹ، دجل وفریب اور دھوکہ دہی کی حد کی ہوئی ہے۔اُس کی بین دلیل اصل کتاب کا متن ہے؛

"ثبوت نمبر 48: سان تیاگو، چلی سے جوہانسبرگ، جنوبی افریقہ تک جانے والی فلائٹ کو باآسانی جنوبی کُرہ کے خطِ جدی سے اُڑتے ہوئے سیدھے جانا چاہیے، مگر جتنی بھی فلائٹس ہیں سب کی سب پُراسرار طور پر شمالی کُرہ میں، خطِ سرطان کے قریب، سینیگال میں رُک کر ایندھن بھرتی ہیں!۔جب اس صورتحال کو چپٹی زمین کے نقشے کی رو سے دیکھتے ہیں تو وجہ سمجھ آتی ہے کہ کیوں سیدھے راستے پر جانے کی بجائے سینیگال رُک کر سفر مکمل کیا جاتا ہے۔"

موصوف کی ایسی حرکات سے کم از کم یہ تو واضح ہو گیا ہے کہ موصوف کی تکنیکی فنون پر دسترس صفر بٹا صفر ہے۔ تبھی اصل کتاب کے متن کو سمجھے بنا اپنا اعتراض گھڑ کر لکھ دیا یا پھر موصوف کو ڈر تھا کہ اگر میں نے اصل کتاب کا متن لکھ دیا تو مجھے اُس کا رد بھی تکنیکی انداز سے کرنا پڑے گا جو میرے بس کا کام نہیں ہے تو لہٰذا اصل کتاب کو ہی غائب کر کے اپنا من چاہا اعتراض لکھو اور خود سے جواب لکھتے جاؤ۔اِس پر ہم مختصراً ایک عین مشاہدہ اپنے قارئین کی نظر اور موصوف زیب نامہ کی شان کے عین مصادق بیان کرنا چاہیں گے۔

کبھی کسی گراؤنڈ میں غور کیجئے گا کہ کوئی ایسی کرکٹ ٹیمیں مقابل ہونگی جو تقابلے میں ایک دوسرے سے طاقتور اور کمزور ہونگی۔عام طور پر یہی ہوتا ہے کہ جو طاقتور اور اچھی ٹیم ہوتی ہے وہ کمزور ٹیم کی جم کر پٹائی کرتی ہے اور اُسے اپنی باؤلنگ سے باآسانی زیر کر لیتی ہے۔ایسا تب ہی ہو سکتا ہے کہ اتفاق ہو جائے یا جان بوجھ کر اپنے مقابل ٹیم ہی ایسی لائی جائے جو اپنے مقابل انتہائی کمزور ہو۔موصوف زیب نامہ نے وہی کام اپنے زیب نامہ میں کیا ہے کہ سامنے والی ٹیم جو کہ ہم تھے موصوف کے لیے ہمارا سامنا کرنا ممکن نہ تھا تو موصوف نے بجائے ہمارے ثبوتوں کا رد لکھتے بلکہ

ہمارے ہی ثبوتوں کو کانٹ چھانٹ کر بہت نیچے اپنے لیول پر لے آئے اور اُن کا جواب لکھنے بیٹھ گئے۔ یہ بات اب تک کے گذرے علمی تعاقب میں ہر مقام پر ہم قارئین کی خدمت میں پیش کر کے ثابت بھی کرتے آئے ہیں۔اب ہم موصوف زیب نامہ کا خانہ ساز جواب بھی دیکھتے ہیں؛

☆(جواب: شمالی کُرہ میں ممالک بہت زیادہ تعداد میں ہیں اس کے علاوہ شمالی کُرہ میں امیر اور ترقی یافتہ ممالک کی تعداد بھی جنوبی کُرہ سے بہت زیادہ ہے، للذا شمالی کُرہ کے مسافر بھی زیادہ تعداد میں ہوتے ہیں۔اس کے علاوہ اعتراض44 سے48 تک کا ایک جائزہ لے لیجئے۔)

الجواب: موصوف کا یہ کہنا کہ: " شمالی کُرہ میں ممالک بہت زیادہ تعداد میں ہیں اس کے علاوہ شمالی کُرہ میں امیر اور ترقی یافتہ ممالک کی تعداد بھی جنوبی کُرہ سے بہت زیادہ ہے، للذا شمالی کُرہ کے مسافر بھی زیادہ تعداد میں ہوتے ہیں۔" موصوف زیب نامہ کی خانہ سازی اور محدود معلومات ہیں۔ موصوف سے ہم یہ کہنا چاہیں گے کہ اگر ریاست ہائے متحدہ امریکہ اور برطانیہ صرف یہ دو ملک اگر زمین کے جنوب میں ہوتے تو فضائی راستوں کی وجہ سے گلوب کے جھوٹ کا پول بہت پہلے کھل جانا تھا۔ باقی یہ خانہ پری ہی ہے موصوف زیب نامہ کی جس کا ہم ابھی تک گذرے تمام فضائی راستوں میں پول کھولتے آ رہے ہیں۔ ہم بھی اپنے قارئین سے ملتمس ہیں کہ ہمارے ابھی تک گذرے تمام فضائی راستوں کی بابت دلائل پر دوبارہ سے غور فرمائیں تا کہ آپ کو یہ حقیقت آشکار ہو سکے کہ زمین کو مبینہ گلوب بنانے کی خاطر جس طرح سے فضائی راستوں کی بابت تاویلات کی جاتی ہیں ویسے ہی سوڈوسائنس کی انڈاکٹرینیشن کو بچانے کی بھی پوری کوشش کی جاتی ہے۔مزید ایک تصویر پیش کر کے ہم موصوف زیب نامہ کے علمی تعاقب میں آگے بڑھتے ہیں؛
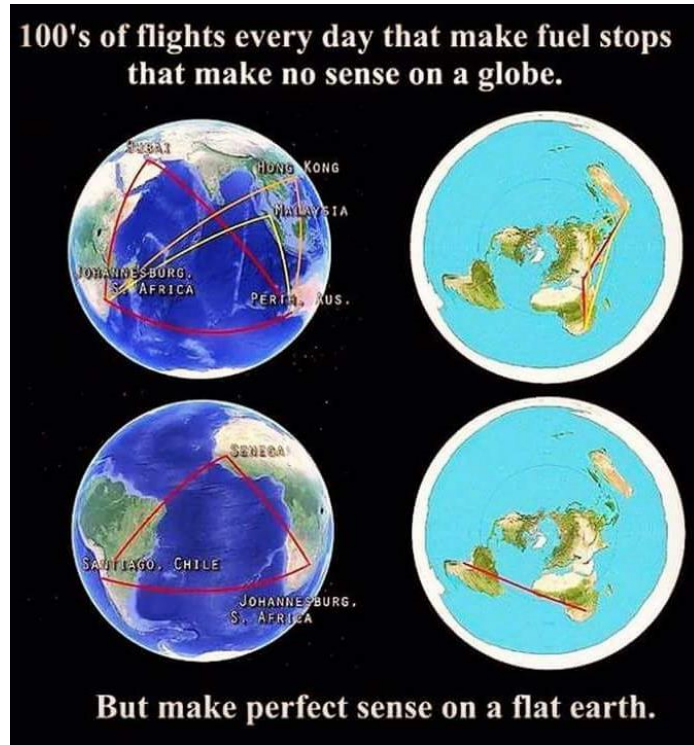
صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض49: اگر واقعی زمین گردش کرتی ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ صحارا (افریقہ) میں شدید گرمی پڑ رہی ہو اور اس سے 4 ہزار میل دُور انٹارکٹکا میں شدید ٹھنڈ پڑ رہی ہو۔سورج انٹارکٹکا کو نظرانداز کیوں کر دیتا ہے؟)

موصوف زیب نامہ کی خانہ سازی کی ایک اور دلیل کے لیے اصل کتاب کا متن حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 49: اگر زمین واقعی میں ایک گردش کرتا سیارہ ہوتا جسے 93 میلین میل دور سورج گرم رکھ رہا ہوتا، تو یہ ناممکن تھا کہ جب افریقہ میں شدید جھلسا دینے والی گرمیوں کا موسم ہو تو چند ایک ہزار میل کی دوری پر آرکٹک/انٹارکٹ میں سورج کی کوئی گرمی ہی نہ پہنچے کہ وہاں پر اُسی دوران ایسی شدید سردی کا ہونا کہ ہڈیاں ہی جما دے۔ اگر سورج کی وہ گرمی جو 93 میلین میل کا سفر کر کے صحارا ریگستان تک پہنچتی ہو، تو کیسے ممکن ہے کہ مزید 4،000 میل جو کہ فیصدی میں اُس فاصلہ کا 0.00004 فیصد ہی بنتا ہے، انٹارکٹیکا کو مکمل طور پر نظر انداز کر دے۔ جبکہ ایسی جھلسا دینے والی گرمی سے ایسا بے منطق نتیجہ ملنا عقل سے بعید ہے۔"

قارئین اصل کتاب کے متن سے موصوف کے اعتراض کا موازنہ کر لیں کیونکہ موصوف نے جو توجیح و منطق اپنے جواب میں لکھی ہے اُس کا رد بھی اصل کتاب کا متن اکیلا کرنے کے لیے کافی ہے۔ موصوف کا اپنے خانہ ساز اعتراض پر لکھا جواب؛

☆(جواب: انٹارکٹکا زمین کے جنوبی قطب پر واقع ہے ، فلیٹ ارتھرز جب زمین کو چپٹی سمجھ کر تمام جگھوں کو ایک ہی پیراہے میں تولتے ہیں تو ایسی کنفیوژن پیدا ہوتی ہے۔چونکہ انٹارکٹکا زمین کے کناروں (پولز) پر واقع ہے اور پولز پر سورج کی شعاعیں ترچھی پڑتی ہیں۔ بالکل ایسے ہی جیسے شام کے وقت سورج کی شعاعیں ترچھی پڑ تی ہیں سو سردی ہوجاتی ہے، لہٰذا یہ اعتراض عجیب نوعیت کا ہے جس کا مشاہدہ روزانہ ہونے کے باوجود فلیٹ ارتھرز حقیقت تسلیم نہیں کرتے۔)

الجواب: قارئین نے دیکھ لیا ہو گا کہ کیسے موصوف نے مزید ایک اہم ثبوت کو اپنی خانہ سازی کے دجل و فریب کا نشانہ بنا کر اپنے زیب نامہ کے قارئین کو پیش کر رکھا ہے جب کہ اصل کتاب میں لکھے ہوئے ثبوت میں سوڈو سائنس کی بابت سورج کی بتائی جانے والی زمین سے دوری اور صحرائے صحارا اور انٹارکٹیکا کا زمین کے مبینہ گلوب ماڈل پر حقیقی موازنہ ہے۔ جسے آسانی سمجھ کر سوڈو سائنس کے بتائے مبینہ گلوب کے جھوٹ پر ایک اور کاری ضرب لگتی ہے مگر موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: "انٹارکٹکا زمین کے جنوبی قطب پر واقع ہے" پھر سے اپنی لفظی جہالت ہے کہ انٹارکٹیکا کو پھر سے انٹارکٹکا لکھ دیا۔ اور یہ کہہ دیا کہ وہ جنوبی قطب پر واقع ہے یہ وہ بات لکھی ہے جو کسی نے نہ آج تک لکھی نہ سنی۔ جبکہ سوڈو سائنس کے بتائے مبینہ گلوب زمین کے پیندے میں موجود ایک برِاعظم ہے جس کا نام انٹارکٹیکا ہے نہ کہ "انٹارکٹکا"۔ اور اُسی کے مطابق مبینہ قطب جنوبی اِسی مبینہ برِاعظم کے عین وسط میں واقع ہے نہ کہ یہ "انٹارکٹکا زمین کے جنوبی قطب پر واقع ہے"۔

کمال ہے واقعی کمال ہے موصوف زیب نامہ کا۔ کہ ناچ نہ جانے آنگن ٹیڑھا کے مصداق موصوف ہر بات کو اپنے دجل و فریب مزین کر کے تخجن بنا کر قارئینِ زیب نامہ کو پیش کرتے رہے اور کسی نے بھی اُن کو زیب نامہ میں لکھی حماقتوں کی نشاندہی نہ کی۔ لگتا ہے ہمارا مخالف کیمپ اکثریتی طور پر موصوف زیب نامہ جیسے ہی احباب پر مشتمل ہے تبھی ایسی ذات ذات کی حماقتیں اِس زیب نامہ میں (سوڈو) سائنس کی خدمت کے نام پر لکھ کر نشر کی جاتی رہی ہیں۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " فلیٹ ارتھرز جب زمین کو چپٹی سمجھ کر تمام جگھوں کو ایک ہی پیراہے میں تولتے ہیں تو ایسی کنفیوژن پیدا ہوتی ہے" دوبارہ کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مصداق بیان ہے۔ جبکہ موصوف کی خود کی یہ عادت اب تک قارئین دیکھتے آئے ہیں کہ موصوف ہر شے کو اپنے مبینہ گلوب کی انڈاکٹرینیشن کے مطابق پیش کرنے کی احمقانہ کوشش میں مصروفِ عمل

پائے گئے ہیں۔ہم مسطحتین دلیل کو دیکھتے ہیں چاہے وہ ہماری مخالف ہی کیوں نہ ہو۔آزمائش شرط ہے!۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " ۔چونکہ انٹارکٹکا زمین کے کناروں (پولز) پر واقع ہے اور پولز پر سورج کی شعاعیں ترچھی پڑتی ہیں۔" سفید جھوٹ اور اپنے ہی پسندیدہ گلوب ماڈل سے ناآشنائی کی ایک اور بین دلیل ہے جس میں انٹارکٹیکا مبینہ گلوب کے پیندے میں موجود مبینہ برِاعظم ہے اور یہ کہنا کہ: " کناروں " یہ کون سے کنارے ہیں یہ موصوف زیب نامہ ہی بتا سکتے ہیں۔

جبکہ مبینہ گلوب زمین (کسی بھی گلوب) میں کوئی کنارہ تو ہو ہی نہیں سکتا کیونکہ وہ گلوب ہے جو چاروں طرف سے عین ایک گیند کی طرح ہے اب کوئی ہمیں کسی بھی گلوب/گیند میں سے کوئی کنارہ نکال کر دیکھا دے پھر ہی ہم اُس پر کچھ کلام کر سکیں۔ جبکہ یہ بات تو خود ہی موصوف کی سوڈو سائنس کی تعلیمات کے خلاف ہے کہ کسی گلوب کا کنارہ ہو۔ موصوف نے تو کناروں لکھ رکھا ہے اور یہ بھی کہ: " کناروں (پولز) پر واقع ہے " اب کیا گلوب کے پیندے میں اور بھی قطب اُگ گئے ہیں جو موصوف نے واحد کی بجائے جمع کا صیغہ لکھ دیا۔ جبکہ سوڈو سائنس مدعی ہے کہ مبینہ گلوب زمین کے دو پول/قطب ہیں۔ ایک قطب شمالی دوسرا قطب جنوبی۔ اب جنوب میں ایک سے زیادہ پولز/قطب ہیں یہ آج پہلی بار موصوف زیب نامہ کے زیب نامہ میں ہی پڑھا ہے۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " پولز پر سورج کی شعاعیں ترچھی پڑتی ہیں " سفید جھوٹ ہے۔ کیونکہ سوڈو سائنس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ سورج زمین سے 9 میلین میل دور ہے اب اگر سورج 9 میلین میل دور ہے تو سوڈو سائنس اُس کی بات یہ تین جھوٹ بھی بولتی ہے جو ہم آپ کو مزاحیہ طور پر تصویری شکل میں دیکھانا چاہیں گے؛

قارئین اگر دی گئی تصویر میں غور کریں تو سوڈو سائنس کی تین متضاد بیانیاں اِس میں واضح طور پر دیکھ رہے ہونگے؛
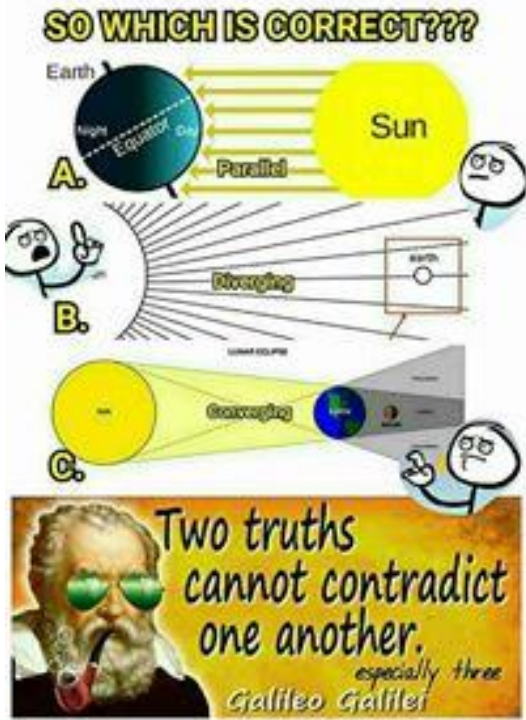
A. سورج کی روشنی زمین پر Parallel (عمودی) پڑتی ہے۔
B. سورج کی روشنی زمین پر Diverging شکل میں پڑتی ہے تو اِسی وجہ سے قطبین کی بابت موصوف زیب نامہ والی توجیح پیش کی جاتی ہے۔
C. جب بھی چاند یا سورج گرہن ہو تو فوراً کہا جاتا ہے کہ سورج کی روشنی Converging ہونے کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ کبھی بھی کسی صورت میں کوئی سے دو سچ آپس میں متضاد نہیں ہو سکتے مگر ادھر تین تین سوڈو سائنس کے مبینہ سچ ایک دوسرے کے متضاد ہیں۔ باقی قارئین سچ اور جھوٹ میں فیصلہ کرنے میں خود مجاز ہیں!۔

تو موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ : " پولز پر سورج کی شعاعیں ترچھی پڑتی ہیں " سوڈو سائنس کی خود کی متضاد تعلیمات کے خلاف ہے اور حقیقی مشاہدے کے بھی عین خلاف ہے جس پر ابھی کچھ ہی آگے انٹارکٹیکا اور قطب شمالی میں عام حالات کے ذیل میں بات تفصیل سے اپنے آپ آجائے گی۔ موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: " ۔بالکل ایسے ہی جیسے شام کے وقت سورج کی شعاعیں ترچھی پڑتی ہیں سو سردی

ہوجاتی ہے، لہٰذا یہ اعتراض عجیب نوعیت کا ہے جس کا مشاہدہ روزانہ ہونے کے باوجود فلیٹ ارتھرز حقیقت تسلیم نہیں کرتے۔" یہ بھی موصوف کے دجل وفریب کا دوُرخی ڈبہ بنانے کی ناکام کوشش ہے۔ یہ کونسی شام ہے جب سردی ہو جاتی ہے۔ گرمیوں میں تو ایسی شاذ و نادر ہی ہوتا ہے کہ شام کو سردی تو دور گرمی ہی کچھ کم ہو جائے۔ موصوف نا جانے کس دُنیا میں بیٹھ کہ اپنا زیب نامہ تحریر فرمارہے تھے کم از کم یہ دُنیا جس پر ہم سب انسانوں کا بسیرا ہے وہاں ایسا ہر گز نہیں ہوتا کہ سورج کی شعاعیں ترچھی پڑیں۔اِس پر مزید حجت کے لیے ایک مشاہدہ ہم قارئین کی نظر کرنا چاہیں گے۔

اگر زمین گلوب ہے تو سورج کے طلوع و غروب کے وقت سوڈو سائنس کے بتائے عمومی اُفق 3 میل کے کسی بھی خالی میدان میں موجود ایک عام سے گھر یا کسی پہاڑ کی چوٹی پر موجود کسی بھی گھر کی کھڑکیوں سے گذرتے ہوئے سورج کی کرنوں کو براہ راست اُسی کمرے کی چھت پر پڑنا چاہیے۔ اگر زمین گلوب ہے تو یہ ہونا عین گلوب کے کروچر کے مطابق ہے۔ جبکہ ہم جانتے ہیں یہ مشاہدہ نہ کبھی کسی نے ثابت کیا ہے اور نہ ہو سکتا ہے کیونکہ زمین گلوب نہیں ہے بلکہ ایک فلیٹ پلین ہے۔اِسی وجہ سے سورج کی روشنی کبھی زمین پر ترچھی نہیں پڑتی بلکہ براہ راست عمودی پڑتی ہے۔ یہ بات اپنے آپ میں زمین کے گلوب نہ ہونے کی ایک اور بین دلیل و ثبوت ہے۔ تو موصوف کی بابت ہم کھل کر کہہ سکتے ہیں کہ موصوف کسی بھی حقیقت کو تسلیم کرنے سے کلی طور پر اب تک عاری پائے گئے ہیں۔ ہم یہ بھی کہنے میں حق بجانب ہیں کہ موصوف نے پوری خانہ سازی سے اپنے قارئین زیب نامہ کو اندھیرے میں رکھا ہے۔جب کہ اگر قارئین دوبارہ سے اصل کتاب کا متن اور ہماراالجواب پڑھیں تو اُن کو زمین کے گلوب نہ ہونے کی بابت مزید ایک اہم ثبوت میسر ہو گا۔

موصوف زیب نامہ رقمطراز ہیں؛

☆(اعتراض 50: قطب شمالی و قطب جنوبی جب دونوں گول زمین کے کناروں پر واقع ہیں تو ان دونوں کے موسموں میں اتنا فرق کیوں ہے؟)

موصوف نے حسب عادت پوری خیانتداری سے اپنی خانہ سازی سرانجام دی ہے جس کی بین دلیل قارئین اصل کتاب کے متن کو دیکھ کر حاصل کر سکتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 50: اگر زمین واقعی میں ایک گلوب ہوتی، تو آرکٹک اور انٹارکٹک کے وہ قُطبی علاقے جو کہ ایک جیسے عرض بلد پر خط استواء کے بالترتیب شمال والے حصے اور جنوب والے حصے میں ،ایک ہی جیسا درجہ حرارت، موسمیاتی تبدیلیاں، دن کا دورانیہ،درخت و جنگلی حیات ایک جیسی ہی ہونی چاہیے تھی۔ مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے،ایک ہی جیسے عرض بلد پر واقع آرکٹک کا شمالی علاقہ اور خطِ استواء کے جنوب میں واقع انٹارکٹک کے جنوبی علاقہ کے حالات میں بہت ہی زیادہ فرق موجود ہے جو گلوب زمین کے ماڈل کی نفی ہی کرتا ہے۔ لیکن فلیٹ ماڈل پر یہ ہر طرح سے پورا اُترتا ہے۔ (تحقیق کے لیے آپ Life in Arctic and Life in

Antarcticaکاخود سے موازنہ کریں اور دیکھیں کہ زمین آسمان کافرق پایا جاتا ہے دونوں خطوں کے قدرتی خدوخال ہر رُخ سے ایک دوسرے کے اُلٹ نظر آتے ہیں!)"

موصوف زیب نامہ نے اپنی ہر سطر پر جھوٹ بولا ہے ہر سطر پر اپنے قارئین کو دجل وفریب کے مزید اندھیروں میں دھکیلا ہے۔ ہم نہ صرف زیب نامہ کے قارئین کو حقائق کی روشنی سے آشکار کرارہے ہیں بلکہ اپنے علمی تعاقب کے قارئین اور عوام الناس کو بھی حق کی معرفت کے لیے مدد فراہم کررہے ہیں اگر قارئین پوری توجہ سے موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراضات سے اصل کتاب کا موازنہ ہی کرتے جائیں تو کافی حدتک اُنکو حق کی معرفت حاصل ہو جائے گی۔ باقی رہی سہی کمی ہم موصوف زیب نامہ کے دجل وفریب سے بھرپور جوابات کاآپریشن بمعہ علمی تعاقب کرتے آہی رہے ہیں۔ موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: چونکہ ہماری زمین اپنے مدار میں 23.5 ڈگری جھکی ہوئی ہے لہٰذا گردش کے دوران چھ مہینے سورج کے سامنے زمین کا شمالیhemisphereہوتا ہے اور چھ مہینے جنوبی hemisphere،جس کے باعث دونوں پولز (poles) پر یکساں درجہ حرارت نہیں رہ سکتا۔گوگل پر tilt of earth and season لکھ کر سرچ کرنے سے اس متعلق کافی تفصیل باآسانی مل سکتی ہے۔)

الجواب: جھوٹ بولنا واقعی موصوف زیب نامہ کی بنیادی عادت پائی گئی ہے۔ اگر قارئین اصل متن کو دوبارہ دیکھیں تو جو مدعا اُس میں بیان ہوا ہے موصوف زیب نامہ المعروف فریب نامہ نے عین اُس کے اُلٹ اعتراض گھڑا اور اُس کا جواب لکھ کر اپنے تئیں سوڈوسائنس کے بت کی نذر کردیا۔ جب کہ اُسی سوڈوسائنس میں گلوب زمین کی بابت دعوی اپنے مدار میں 23.4 ڈگری جھکے ہونے کا ہے۔ تو موصوف کا یہ کہنا: " چونکہ ہماری زمین اپنے مدار میں 23.5 ڈگری جھکی ہوئی ہے "اپنی سوڈوسائنس کے عین خلاف ہے جبکہ فری میسونک سوڈوسائنس میں یہ 23.4 ڈگری کبھی بھی بات بہت پراسرار اور اپنے آپ میں ہی متضاد ہے۔ جیسے یہ ملاحظہ فرمائیں؛

666 یہ یہود کے ایک مشہور اور پراسرار گماتریا (اصل یہودی علم الاعداد) نامی فن میں ابلیس لعین کا نمبر ہے۔

اگر پوری سوڈوسائنس کے اعداد و شمار پر غور کیا جائے تو بہت ہی زیادہ حیرت انگیز طور پر ہو سب اعداد و شمار ابلیس لعین کے نمبر 666 سے جا کر براہ راست ملتے ہیں جیسے؛
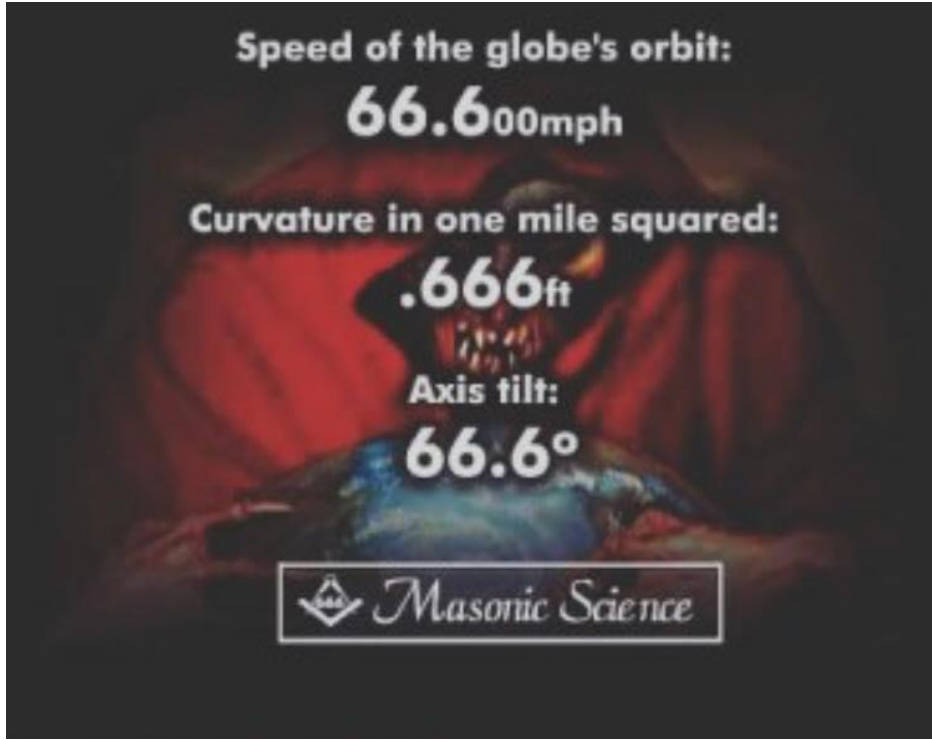
سوڈوسائنس کے کچھ حلقوں میں زمین کے 23.5 ڈگری کے جھکاؤ کا بھی ذکر ملتا ہے مگر ہمارا نشانہ مین اسٹریم سوڈوسائنس ہے جس کا پرچار ناسا اور دوسرے اہم بین الاقوامی ادارے کرتے ہیں اُن ہی کی بابت یہ مبینہ جھکاؤ 23.4 ڈگری ہے نہ کہ 23.5 ڈگری۔ یہ بھی ایک اور تضاد ہے جو سوڈوسائنس کے ہاں پایا جاتا ہے۔ موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا: " لہٰذا گردش کے دوران چھ مہینے سورج کے سامنے زمین کا شمالی hemisphere ہوتا ہے اور چھ مہینے جنوبی hemisphere، جس کے باعث دونوں پولز (poles) پر یکساں درجہ حرارت نہیں رہ سکتا۔" موصوف زیب نامہ کے فریب کے کیا کہنے۔ اصل مدعا یہ تھا کہ: "اگر زمین واقعی میں ایک گلوب ہوتی، تو آرکٹک اور انٹارکٹک کے وہ قُطبی علاقے جو کہ ایک جیسے عرض بلد پر خط استواء کے بالترتیب شمال والے حصے اور جنوب والے حصے میں، ایک ہی جیسا درجہ حرارت، موسمیاتی تبدیلیاں، دن کا دورانیہ، درخت و جنگلی حیات ایک جیسی ہی ہونی چاہیے تھی۔ مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہے، ایک ہی جیسے عرض بلد پر واقع آرکٹک کا شمالی علاقہ اور خطِ استواء کے جنوب میں واقع انٹارکٹک کے جنوبی علاقہ کے حالات میں بہت ہی زیادہ فرق موجود ہے جو گلوب زمین کے ماڈل کی نفی ہی کرتا ہے۔"۔

قارئین نے دیکھ لیا ہو گا کہ موصوف نے اپنی طرف سے دوبارہ فلیٹ ارتھ جیسے اہم موضوع کی بابت تضحیکاً ایسا لکھا ہے تا کہ زیب نامہ کے قارئین فلیٹ ارتھ کے نام سے ہی متنفر ہو جائیں۔ یہ بات موصوف زیب نامہ کے دجل و فریب کی کھلی دلیل ہے۔ اصل کتاب میں ایک جیسے عرض بلدوں پر واقع آرکٹک اور انٹارکٹک کی بابت بات کی گئی تھی کہ جب آرکٹک میں مثال کے طور پر 65 ڈگری جنوبی عرض بلد کے علاقوں میں گرمیاں آتی ہیں تو وہاں پر زندگی کی چہل پہل ہو جاتی ہے۔ جبکہ جب انٹارکٹک میں 65 ڈگری عرض بلد پر گرمیاں آتی ہیں تو وہاں پھر بھی زندگی کی کوئی خاص چہل پہل نہیں ہوتی۔ یہ بات ایک ہی وقت کی بابت نہیں کی گئی بلکہ ہر علاقے کے اپنے موسم کی بابت کی گئی ہے۔ سوڈو

سائنس کے مطابق اگر زمین گلوب ہے جس پر سورج کی روشنی 9 میلین میل کی دوری سے آ رہی ہے تو کیا وجہ ہے کہ جب 65 ڈگری شمالی عرض بلد پر گرمیاں آتی ہیں تو زندگی سے بھرپور ہوتا ہے مگر جب 65 ڈگری عرض بلد پر گرمیاں آتی ہیں تو وہاں پھر بھی کوئی خاص فرق نہیں پڑتا؟۔ یہ وہ مدعا تھا جو اصل کتاب میں پیش کیا گیا تھا۔ مگر موصوف زیب نامہ اُسے اپنے فریب کے بل بوتے بدل کر رات کو سفید اور دن کو سیاہ بنا کر چل دیئے !۔

رہی بات پولز پر درجہ حرارت یکساں رہنے کی تو نہ ہم نے ایسا بیان دیا نہ ہم اُس کے دفاع کے مکلّف ہیں۔ یہ بیانیہ موصوف زیب نامہ کا خانہ ساز ہے وہی اِس پر کوئی جواب دے سکتے ہیں۔ جس کا امکان نہ ہونے کے برابر ہے۔ موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: " گوگل پر tilt of earth and season لکھ کر سرچ کرنے سے اس متعلق کافی تفصیل باآسانی مل سکتی ہے۔" جی قارئین ضرور کریں بلکہ اب ہمارے الجواب کو پڑھنے کے بعد تو ضرور کریں پھر اُس انڈاکٹرینیشن کا اصل کتاب کے متن اور اپنے حقیقی مشاہدے سے بھی تقابلہ کریں۔ آپ بھی اُن تضادات کو پا جائیں گے جن کی نشاندہی کے لیے اصل کتاب لکھی گئی تھی اور جن کی مزید نقاب کشائی کے لیے ہم یہ دجل و فریب نامہ کا علمی تعاقب لکھ رہے ہیں۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 51: آرکٹک اور انٹارکٹکا دونوں زمین کے پولز پر واقع ہیں پھر آرکٹک میں انٹارکٹکا کی نسبت کم سردی کیوں پڑتی ہے؟)

اب ہم اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں؛

" ثبوت نمبر 51: انٹارکٹیکا پوری زمین پر سب سے ٹھنڈا علاقہ مانا جاتا ہے، جس کا سالانہ اوسط درجہ حرارت منفی 57 ڈگری فارن ہیٹ کے قریب مانا جاتا ہے اور اب تک کم از کم ریکارڈ کیا جانے والا درجہ حرارت منفی 135.8 ڈگری فارن ہیٹ ہے۔ اِس کے برعکس قطب شمال پر آرکٹک کا سالانہ اوسط درجہ حرارت 4 ڈگری گرم ہی پایا گیا ہے۔ پورے سال کے دوران، آرکٹک اور انٹارکٹیکا کے ایک ہی جیسے طول بلد پر ہونے کے باوجود، آرکٹک کے درجہ حرارت میں تغیر انٹارکٹیکا کے مقابل آدھا ہی ہے۔ آرکٹک کے انتہائی شمالی علاقہ جات معتدل گرمی کے موسم سے لطف اندوز ہوتے ہیں اور برداشت کرنے لائق سردی کا موسم دیکھتے ہیں، اِسی دوران انٹارکٹیکا کے انتہائی جنوبی علاقہ جات کبھی بھی اتنے گرم نہیں ہو سکے کہ وہاں کی برف بھی پگھل سکے۔ سورج کے گرد ایک منظّم حرکت کرتی زمین جو اپنے محور پر جُھکتی بھی ہے اور زاویہ حرکت بھی لگاتار بدلتی ہے، آرکٹک اور انٹارکٹیکا کے درجہ حرارت میں کچھ خاص فرق تو نہیں ہونا چاہیے تھا۔"

یہ تو تھا اصل کتاب کا متن جس میں آرکٹک اور انٹارکٹک کی بابت مزید ایک اور اہم مشاہدہ بطور ثبوت درج تھا جسے موصوف نے اپنی خانہ سازی سے بدل ڈالا۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے جیسے کسی مریض کو بہت ہی شدید الرجی ہو اور اُسے معالج ایک اچھی پوٹینسی کی دوا تجویز کرے مگر جب مریض

وہ دوا لینے کسی میڈیکل سٹور پر جائے تو وہاں سے اُسے اصل دوا کی بجائے لو پوٹینسی کی متبادل دوا تھما دی جائے۔ اُس مریض کو آرام خاک آنا ہے جسے دوا ہی معالج کی تجویز کردہ نہ دی جا سکی؟۔ یہی حال موصوف زیب نامہ نے اپنے قارئین کے ساتھ کیا ہے۔ اصل کتاب میں زمین کے گلوب ہونے کے دھوکے کے مدلل رَد پر بین ثبوت تھے جسے موصوف نے اپنی خانہ سازی سے تبدیل کر کے کسی جاہل کے اقوال بنا کر پیش کر دیا۔ جبکہ حقیقت میں یہ جاہلانہ اقوال خود موصوف زیب نامہ کے ہی تھے جب کو وہ اپنی طرف سے لکھ لکھ کر اُن کے جواب بنا کر نشر و اشاعت اِس زعم میں کرتے رہے کہ عوام والناس پر اُن کی دھاک بیٹھے گی۔

دھاک کیا خاک بیٹھتی الٹا اگر کوئی زیب نامہ کا قاری ایمانداری سے یہ آپریشن زیب نامہ ہی پڑھ لے تو وہ خود ہی کافی ہے موصوف زیب نامہ سے بات کرنے کے لیے۔ خیر موصوف زیب نامہ اپنا کام کر چکے اب ہم مسطحتین کی باری ہے اور ہم نہ تو اپنی باری کبھی ضائع کرتے ہیں اور نہ ہی کسی بات کو بنا دلیل کرنے کے عادی ہیں۔ قارئین اگر موصوف کے خانہ ساز اعتراض اور اصل کتاب کے متن کا موازنہ کریں تو وہ ساری بات کو آسانی سمجھ جائیں گے۔ اب ہم موصوف نے خانہ ساز جواب کی خبر گیری کرتے ہیں اور پہلے موصوف کا جواب دیکھتے ہیں؛

☆(جواب : دونوں کے درجہ حرارت میں فرق کی بہت سی وجوہات ہیں۔ہمیں معلوم ہے کہ پانی کی نسبت زمین زیادہ جلدی ٹھنڈی ہوجاتی ہے، انٹارکٹکا خشکی پر واقع ہے جبکہ آرکٹک پانی پر واقع ہے، اسی خاطر سردیوں میں آرکٹک میں منفی 40 ڈگری جبکہ انٹارکٹکا میں منفی 80ڈگری تک درجہ حرارت رہتا ہے۔اس کے علاوہ جنوبی قطب میں زیادہ ٹھنڈ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انٹارکٹکا میں ہواؤں کی رفتار زیادہ تیز ہوتی ہے جبکہ آرکٹک میں زیادہ تیز ہوائیں نہیں ہوتیں۔)

الجواب: دوبارہ موصوف نے اپنی سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن کو پس پشت رکھ کر خود کی منطق کا منجن قارئین زیب نامہ کو پیش کر دیا ہے۔ موصوف کا کہنا کہ: "دونوں کے درجہ حرارت میں فرق کی بہت سی وجوہات ہیں۔ہمیں معلوم ہے کہ پانی کی نسبت زمین زیادہ جلدی ٹھنڈی ہوجاتی ہے، انٹارکٹکا خشکی پر واقع ہے جبکہ آرکٹک پانی پر واقع ہے، اسی خاطر سردیوں میں آرکٹک میں منفی 40 ڈگری جبکہ انٹارکٹکا میں منفی 80ڈگری تک درجہ حرارت رہتا ہے۔" سفید جھوٹ ہے۔ چونکہ قطب شمالی تو گوگل ارتھ دکھاتا ہی نہیں ہے تو جو وہ دکھتا ہے وہی موصوف نے دیکھ کر لکھ دیا کہ وہاں صرف پانی ہے۔ جبکہ حقیقت میں گلوگل ارتھ پر پورے کا پورا قطب شمالی ہی غائب ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو ہماری یہ ویڈیو دوبارہ دیکھ لیں!۔ ڈاکیومینٹری کا لنک؛

اِس ویڈیو ڈاکیومینٹری میں نہ صرف ناسا کے جھوٹوں کا پردہ فاش کیا گیا ہے بلکہ ٹھیک 5 منٹ سے آگے گوگل ارتھ کی اِسی دھوکہ دہی کا پول بھی کھول گیا ہے۔

حقیقت میں قطب شمالی زمین پر بہت ہی اہم جگہ ہے جس کی بابت جیراڈ مرکیٹر کے بنائے 15 صدی کے اٹلس میں ہمیں بہت ہی اہم معلومات ملتی ہیں۔ ہم جیراڈ مرکیٹر کے اُسی اٹلس کی ڈیجیٹل کاپی میں سے قطب شمالی کے حقیقی نقشے کا سکرین شاٹ بھی قارئین کے علم میں اضافے کے لیے پیش کرتے ہیں۔
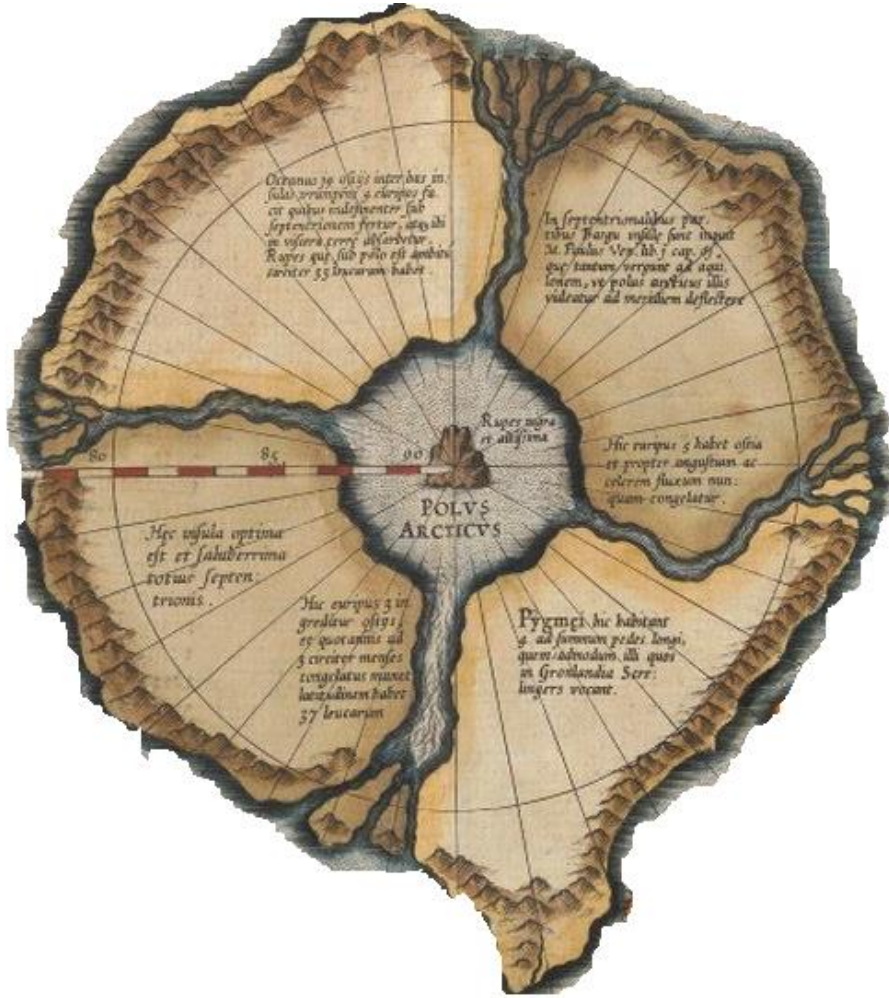
قارئین جتنی مرضی کھوج کر لیں پوری دنیا میں سے کسی صورت میں قطب شمالی کی اصل حقیقت سوائے ہم مسطحتین کے علاوہ کہیں نہیں ملے گی۔ اُس کی وجہ صرف ایک ہے ہم تحقیق کرتے پوری تہہ تک جاتے ہیں اور وہاں تک جاتے ہیں جہاں سے لوگ تھک کر واپس ہو لیتے ہیں۔ کیونکہ اگر ہم بھی ساری دنیا کی طرح تن آسان بن گئے تو نہ خود کو جاگے رہ سکیں گے اور نہ ہی انسانوں کو دھوکے کی نیند سے جگا سکیں گے۔ ہم اپنی زیرِ تحریر کتاب میں اسی لیے اِس اہم ترین مقام کی بابت پورا مفصل باب لکھ رہے ہیں۔ تفصیل کے لیے ہم اپنی کتاب کو ہی چنیں گے اِس مقام پر مقصود یہ تھا کہ موصوف زیب نامہ کا رَد کیا جائے کہ : " ، انٹارکٹکا خشکی پر واقع ہے جبکہ آرکٹک پانی پر واقع ہے " یہ موصوف کے پسندیدہ گوگل ارتھ سافٹ وئیر کی حد تک تو ٹھیک ہے مگر چونکہ خود موصوف کبھی اُس سے باہر نہیں نکلے تو انھوں نے وہی لکھ دیا جو اُن کو آتا تھا۔ جب کہ حقیقت میں پورا قطب شمالی بہت ہی اہم علاقہ ہے۔ ویسے بھی اصل کتاب میں بات پورے آرکٹک سرکل کی ہو رہی تھی جس میں روس، فن لینڈ، سویڈن، ناروے، گرین لینڈ، کینیڈا اور الاسکا جیسے ممالک و ریاستوں کے انتہائی شمالی علاقہ جات شامل ہیں۔ نہ کہ عین قطب شمالی کی۔

اب یہ بات موصوف زیب نامہ جیسے افراد کو کون سمجھائے کے دن دن ہے رات رات ہے۔نہ دن رات بن سکتا ہے نہ رات دن بن سکتی ہے۔ مگر چونکہ موصوف پر صرف اپنی شخصیت کی خود نمائی کا ہی بھوت سوار تھا تبھی موصوف نے ایسی ایسی ذات کی حماقتیں اپنے زیب نامہ کی زینت بنائیں کہ کوئی بھی صاحبِ شرم ایسی حرکت کرتے بھی شرما جاتا۔ مگر چونکہ موصوف زیب نامہ شرم جیسی اہم ترین شے سے عاری پائے گئے ہیں تواُن کی بابت ہمارا یہ شکوہ کرنا وقت اور قلم کا ضیاع ہے۔ہم اپنے قارئین کو آرکٹک سرکل کا USGS کا جاری کردہ آفیشل نقشہ دیکھاتے ہیں تا کہ یہ بھی سند رہے کہ ہم نے اپنے علمی تعاقب میں کوئی کسر نہ چھوڑ رکھی ہے۔

قارئین اِس نقشے میں بھی دیکھ رہے ہیں کہ پورا قطب شمالی غائب ہے اور اُس کی جگہ پر صرف ایک " + " کا نشان لگا کر خانہ پری کی گئی ہے۔ جبکہ یہ بھی دعوی کیا جاتا ہے کہ مبینہ گلوب زمین کے قطبین پر ICE CAPS ہیں اگر قطب شمالی پر آئس کیپ ہے تو ہمیں کسی بھی آفیشل نقشے پر تلاش کر کے دکھا دی جائے۔ ذرا ہم بھی تو دیکھیں کہ کونسی آئس کیپ ہے جسے جدید دور کا ہر ایک نقشہ چھپاتا پھرتا ہے۔ جبکہ حقیقت میں انٹارکٹیکا کی طرح قطب شمالی بھی نو گو، نو فلائی زون ہے۔ اُس کی وجہ وہاں پر موجود وہ ماؤنٹ مرو ہے جس کو آپ نے جیراڈ مرکیٹر کے نقشے کے عین وسط میں دیکھا۔ اِس پر مفصل بات ہماری کتاب میں ہو گی۔ ابھی موصوف زیب نامہ کو دیکھتے ہیں کہ وہ کیا لکھ کر ہمیں دے گئے ہیں۔

موصوف کا یہ کہنا کہ : " اسی خاطر سردیوں میں آرکٹک میں منفی 40 ڈگری جبکہ انٹارکٹکا میں منفی 80ڈگری تک درجہ حرارت رہتا ہے۔" یہ بھی عین سفید جھوٹ ہے جس کا پول ہم کھول آئے ہیں۔ جب قطب شمالی پر پانی ہی نہیں تو یہ دعوی از خود باطل ہو جاتا ہے۔ اگر زمین گلوب ہے جو اپنے محور پر 23.4 ڈگری جھکتی ہے جس کی وجہ سے سوڈو سائنس مدعی ہے کہ موسم بنتے ہیں تو جن چھ ماہ میں گلوب کا شمالی حصہ سورج کے سامنے ہوتا ہے تب تو آرکٹک سرکل میں خوب زندگی پھلتی پھولتی ہے جبکہ اگر زمین گلوب ہے تو قطبین کا ماحول بھی ایک ہی جیسا

ہونا چاہیے نہ کہ اتنا فرق ہو جیسا کہ اصل کتاب کا متن تھا: " انٹارکٹیکا جس کا سالانہ اوسط درجہ حرارت منفی 57 ڈگری فارن ہیٹ کے قریب مانا جاتا ہے اور اب تک کم از کم ریکارڈ کیا جانے والا درجہ حرارت منفی 135.8 ڈگری فارن ہیٹ ہے۔اِس کے بر عکس قطب شمال پر آرکٹک کا سالانہ اوسط درجہ حرارت 4 ڈگری گرم ہی پایا گیا ہے۔" اگر زمین گلوب ہوتی تو ایسا ہونا ناممکن تھا کیونکہ سووڈوسائنس میں زمین اپنے سورج کے گرد سالانہ چکر کے دوران 23.4 ڈگری جھکتے ہوئے باری باری اپنے قطبین سورج کے سامنے کرتی ہے۔ اگر قطب شمالی سامنے آئے تو موسم وہاں زندگی مگر قطب جنوبی سامنے آئے تو وہاں کچھ بھی نہیں۔ یہی وہ اہم نکتہ تھا جس کو اصل کتاب نے اپنے قارئین کو پیش کیا تھا۔ مگر موصوف زیب نامہ نے کیا سے کیا بنا ڈالا؟۔

موصوف لکھتے ہیں کہ:" اس کے علاوہ جنوبی قطب میں زیادہ ٹھنڈ ہونے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ انٹارکٹکا میں ہواؤں کی رفتار زیادہ تیز ہوتی ہے جبکہ آرکٹک میں زیادہ تیز ہوائیں نہیں ہوتیں " موصوف نے یہ بات کس بنیاد پر لکھی ہے اِس کی وجہ وہ ہی جانتے ہوں گے کہ یہ کیسا گلوب ہے جس کے پیندے میں بقول موصوف نے طوفانی ہوائیں چلتی ہیں۔ جبکہ سوڈوسائنس اِس کی جو وجہ بیان کرتی ہے اگر موصوف وہی وجہ لکھتے تو ہم اُس کا رَد بھی اِدھر ہی کر دیتے۔ چونکہ موصوف نے طوفانی ہوائیں چلنے کی بات کی ہے دلیل نہیں دی تو ہم اِس بات پر یہی کہہ سکتے ہیں کہ موصوف زیب نامہ اور قارئین اپنے طور پر انٹارکٹیکا اور آرکٹک پر کھل کر تحقیق کریں کہ اگر زمین گلوب ہے تو کیوں دونوں قطبین کے درمیان اتنا فرق ہے؟۔ ہم موصوف زیب نامہ اور قارئین کو یہ بھی گوش گذار کرتے چلیں کہ قطب شمالی کو نو فلائی زون قرار دینے کی وجوہات میں سے ایک وہاں پر بھی طوفانی ہوائیں ہیں (سوڈوسائنس کی انڈا کٹرینیشن کے مطابق)۔ اگر موصوف زیب نامہ نے اپنے طور پر تیاری کر کے یہ فریب نامہ لکھا ہوتا تو کم از کم یہ سطر ہر گز نہ لکھتے۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 52: شمالی قطب میں مختلف اقسام کی زندگیاں آباد ہیں جبکہ جنوبی قطب بے آباد ہے اتنا فرق کیوں؟)

"ثبوت نمبر 52: شمال میں 65 ڈگری عرض بلد پر موجود آئس لینڈ 870 قسم کے مختلف مقامی پودوں اور جانوروں کا گھر ہے (ایک آباد ملک بھی ہے)۔جب کہ 54 ڈگری جنوبی عرض بلد پر موجود آئی لینڈز آف جارجیا (سوائے ملٹری بیس کے یہ صرف سرد ویرانہ ہے) پر صرف 18 مقامی جانور اور پودوں کی قسمیں پائی جاتی ہیں اور وہاں پر باقاعدہ زندگی ناپید ہی سمجھی جاتی ہے (اسی تناسب سے 65 ڈگری تو بالکل سرد ویرانہ ہے)۔ جبکہ اِسی 54 ڈگری شمالی عرض بلد پر موجود کینیڈا اور انگلینڈ ہے جہاں پر انوع واقسام کے گھنے جنگلات وافر موجود ہیں، مشہور مہم جو Captain Cook اِسی جارجیا کے متعلق لکھتے ہیں کہ "وہاں پر یہ حال تھا مجھے کوئی اتنی سی لکڑی بھی نہ مل سکی کہ میں اُس سے اپنے دانت ہی صاف کر سکتا! "،مزید لکھتے ہیں کہ "وہاں ایک بھی درخت نظر نہیں آتا۔ جنوب میں موجود زمین کو قدرت نے بُری طرح جمنے کے لیے چھوڑ رکھا ہے، ہم نے کبھی بھی وہاں سورج کی روشنی میں گرماہٹ نہیں پائی یہ وہاں کا سب سے خطرناک اور ڈراؤنا پہلو ہے، میرے پاس اِسے بیان کرنے کے لیے کوئی الفاظ نہیں،البتہ سمندری حیات کو کچھ ہی علاقوں میں گھومتے پایا یہاں تک کہ کچھ ہی سمندری پرندے اِس ویرانے پر کبھی کبھار ہی اُڑتے نظر آئے "۔آرکٹک اور انٹارکٹیکا کے علاقوں کی زندگی میں اتنا فرق نہایت ہی اہم اور قابلِ ذکر ہے۔"

محترم قارئین! موصوف زیب نامہ نے حسبِ عادت اعلیٰ درجے کی علمی خیانتداری کا علمی مظاہرہ ایک مفصل اور بین بات کو خود سے بدل کر دیا ہے۔ ہم اپنے معزز قارئین سے گذارش کرتے ہیں کہ سمجھنے کے لیے ایک بار پھر سے پہلے موصوف زیب نامہ کا خانہ ساز اعتراض پھر اصل

کتاب کا متن پڑھیں اور دیکھیں کہ اگر زمین گلوب ہے تو یہ کیسا جادوئی گلوب ہے جو سورج سے 9 میلین میل بھی دور ہے پھر بھی اُس جادوئی گلوب کے قطبین کے ماحول میں زمین آسمان کا فرق ہے؟۔ جو کہ گلوب ماڈل کی تمام تعلیمات کی آکیلا ہی پول کھول رہا ہے۔مزید ہم پہلے صاحبِ زیب نامہ کا اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب دیکھتے ہیں پھر اُس پر بھی جرح و تعدیل کرتے ہیں؛

موصوف زیب نامہ کا اپنے خودساختہ اعتراض پر لکھا جواب؛

☆(جواب: ہم نے اعتراض 51 میں سمجھا کہ آرکٹک چونکہ سمندر پر واقع ہے سو یہ انٹارکٹکا کی نسبت کم ٹھنڈا ہے، اسی وجہ سے اس کےآس پاس ممالک میں ٹھنڈ کم ہوتی ہے اور زندگی چلتی رہتی ہے جبکہ انٹارکٹکا خشکی پر مشتمل ہے لہٰذا یہاں زیادہ ٹھنڈ کے باعث اس کے صرف 1 فیصد علاقے میں ہی زندگی آباد ہے۔)

الجواب: موصوف کا کہنا کہ: "ہم نے اعتراض 51 میں سمجھا کہ آرکٹک چونکہ سمندر پر واقع ہے سو یہ انٹارکٹکا کی نسبت کم ٹھنڈا ہے، اسی وجہ سے اس کےآس پاس ممالک میں ٹھنڈ کم ہوتی ہے اور زندگی چلتی رہتی ہے" ہم نے دلائل سے ثابت کر دیا کہ یہ سفید جھوٹ ہے آرکٹک سرکل مبینہ گلوب کے قطب شمالی کا علاقہ ہے اور جب وہاں پر سردیاں آتی ہیں تو پورے آرکٹک سرکل میں نہ صرف 6 ماہ کے لیے اندھیرا چھا جاتا ہے بلکہ پورے آرکٹک سرکل میں ہر شے منجمد ہو جاتی ہے عام انسان تو دور کی بات جانور تک وہاں سے چلے جاتے ہیں۔اصل کتاب میں آرکٹک سرکل کی گرمیوں کی بابت جو کلام ہے اُس پر موصوف زیب نامہ نے نہ تو کچھ لکھا اور نہ ہی اُس کا کوئی جواب دیا۔سو ہم یہ ابھی پیچھے ہی لکھ آئے ہیں کہ اگر زمین گلوب ہے تو آرکٹک اور انٹارکٹک کی گرمیوں کے موسموں کے مابین کوئی خاص فرق نہیں ہونا چاہیے مگر حقیقت میں مبینہ گلوب کے دونوں قطبین کے موسموں میں زمین آسمان کا فرق پایا جاتا ہے جو از خود گلوب کی نفی کرتا ہے۔

مزید قارئین سے التماس ہے کہ اصل کتاب کے ثبوت نمبر 52 کا بغور مطالعہ فرمائیں!۔موصوف کا یہ کہنا کہ: "ہے جبکہ انٹارکٹکا خشکی پر مشتمل ہے لہٰذا یہاں زیادہ ٹھنڈ کے باعث اس کے صرف 1 فیصد علاقے میں ہی زندگی آباد ہے۔" موصوف کے خود کا مؤقف ہے سوڈوفری میسونک سائنس میں ایسی کوئی بات نہیں لکھی ہے۔سوڈو سائنس تو انٹارکٹیکا کا 0.25 سے 0.95 فیصدی علاقے کی بابت کہتی ہے کہ وہاں پر انٹارکٹیکا کی گرمیوں کے دوران سائنسی اور فوجی سرگرمیاں ہوتی ہیں۔زندگی تو دور کی بات وہاں پر تو ایک ایسا تنکا تک نہیں اُگتا جسے انسان اپنے دانت ہی صاف کر سکے کسی بڑے پودے کی بابت تو دور کی بات ہو جائے گی۔تو موصوف کا اِس بابت کہنا کہ زندگی آباد ہے ،حقائق سے کھلی لاعلمی کی بین دلیل ہے۔اصل کتاب میں آرکٹک اور انٹارکٹیکا کی گرمیوں کے موسموں کا تقابلہ تھا جسے موصوف زیب نامہ اِسی لیے نظر انداز کر گئے کہ اُس کے لیے موصوف کو مفصل تحقیق درکار ہونی تھی اور موصوف کی اب تک کی کارکردگی کو دیکھتے صاحبِ زیب نامہ سے ایسی کسی قسم کی محنت کی توقع نہ ہونے کے برابر ہے!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض53: خط استواء سے اوپر اور نیچے ایک جیسے latitude پر موجود علاقوں کا موازنہ کیا جائے تو ان کا سب سے لمبا اور سب سے چھوٹا دن مختلف گھنٹوں کا ہوتا ہے۔اگر زمین گول ہوتی تو ایک جیسے latitude پر موجود علاقوں کے بڑے اور چھوٹے دنوں کی length ایک جیسی ہونی چاہیے تھی۔)

پہلے ہم اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں کہ وہاں حقیقت میں کیا ایسا لکھا تھا جسے موصوف نے اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنایا؟؛

"ثبوت نمبر 53: ایک ہی جیسے شمالی اور جنوبی عرض بلد کے علاقوں میں سورج کا عجیب تعامل، گلوب نما گردش کرتی زمین پر سمجھ سے بالاتر ہے مگر یہ تعامل فلیٹ زمین کے عین مطابق ہے۔مثال کے طور پر: خط استواء کے شمال میں گرمیوں کے دوران لمبے ترین دن ہوتے ہیں جبکہ خط استواء کے جنوب میں مقابلۃً چھوٹے، اور شمالی علاقے کا چھوٹا ترین دن جنوبی علاقے کے چھوٹے ترین دن سے بھی چھوٹا ہوتا ہے۔اس عجیب و غریب فرق کی، ایک منظّم طور پر گھومتی، محور پر جھکتی گلوب زمین پر کوئی سمجھ نہیں آتی، جبکہ زمین کے فلیٹ ماڈل پر یہ پوری طرح ٹھیک نظر آتی ہے جہاں پر سورج زمین پر خطِ سرطان سے خطِ جدی کے چکر پر چکر لگاتا رہتا ہے۔"

قارئین دیکھے رہے ہیں کہ اِس مقام پر بھی موصوف زیب نامہ نے کیسے اصل عبارت کو بدل کر اپنی خانہ سازی کا نشانہ بناکر اپنے قارئین زیب نامہ کو پیش کر دیا جبکہ اصل کتاب کا متن ایک اور اہم ثبوت اپنے قارئین کو دے رہا تھا۔ موصوف نے اپنے خانہ ساز اعتراض کا انتہائی مضحکہ خیز جواب کچھ ایسے لکھا؛

☆(جواب: اس اعتراض سے معلوم ہوتا ہے کہ فلیٹ ارتھرز کسی قسم کی تحقیق کرنا پسند نہیں کرتے۔ اگر تھوڑی سی تحقیق کرلی جائے تو معلوم ہوگا کہ 21 دسمبر کو خط استواء کے شمال میں 30 ڈگری پر موجود علاقوں میں دن 10 گھنٹے کا (یعنی سب سے چھوٹا)ہوتاہے جبکہ جنوب میں 30 ڈگری پر موجود علاقوں میں دن 14 گھنٹے کا (یعنی سب سے بڑا) ہوتا ہے، جبکہ 21 جون کو خط استواء کے شمال میں 30 ڈگری پر موجود علاقوں میں دن 14 گھنٹے کا (یعنی سب سے بڑا)ہوتا ہے جبکہ جنوب میں 30 ڈگری پر موجود علاقوں میں دن 10 گھنٹے کا (یعنی سب سے چھوٹا) ہوتا ہےسو ہم خط استواء سے ایک جیسے فاصلے پر موجود علاقوں کے سب سے بڑے اور سب سے چھوٹے دنوں کی lengthکا موازنہ کریں تو معلوم ہوگا کہ فلیٹ ارتھرز کا یہ اعتراض محض جھوٹ پر مبنی ہے۔)

الجواب: موصوف کا یہ کہنا کہ: "اس اعتراض سے معلوم ہوتا ہے کہ فلیٹ ارتھرز کسی قسم کی تحقیق کرنا پسند نہیں کرتے۔" دوبارہ سے اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصادق ہے۔ جبکہ قارئین اب تک یہ بات جان چکے ہوں گے کہ ہم مسطحتین کس پیمانے کی تحقیق کر کے جاری کرتے ہیں اور موصوف زیب نامہ کا تحقیقی پیمانہ کس طرح کا ہے؟۔ ہم اِس بات کا فیصلہ قارئین کی نظر کرتے آگے بڑھتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا کہنا کہ: "اگر تھوڑی سی تحقیق کرلی جائے تو معلوم ہوگا کہ 21 دسمبر کو خط استواء کے شمال میں 30 ڈگری پر موجود علاقوں میں دن 10 گھنٹے کا (یعنی سب سے چھوٹا)ہوتاہے جبکہ جنوب میں 30 ڈگری پر موجود علاقوں میں دن 14 گھنٹے کا (یعنی سب سے بڑا) ہوتا ہے،"اب موصوف 30 ڈگری شمالی عرض بلد کے کس علاقے کا ذکر فرمارہے ہیں مگر موصوف

نے اگر اوسطاً ان علاقوں کی بطور مجموعہ لکھا ہے تو ٹھیک مان کر اِس پر یہ سوال اپنے قارئین کی نظر کرتے ہیں کہ اِسی کو چلاکی اور خانہ سازی کہتے ہیں ہم نے اِس قدرتی فیکٹ کو کبھی چیلنج نہیں کیا جو بات چیلنج کی وہ یہ تھی کہ: " خط استواء کے شمال میں گرمیوں کے دوران لمبے ترین دن ہوتے ہیں جبکہ خط استواء کے جنوب میں مقابلۃً چھوٹے، اور شمالی علاقے کا چھوٹا ترین دن جنوبی علاقے کے چھوٹے ترین دن سے بھی چھوٹا ہوتا ہے۔" موصوف نے اِس بات کو بنا سمجھے جوش میں آ کر اپنے اعتراض کے الٹ اپنا جواب لکھ دیا۔ جبکہ اگر وہ کتاب کا اصل متن لکھتے تو قارئینِ زیب نامہ جان جاتے کہ بات گندم کی ہو رہی تھی اور موصوف زیب نامہ چنے بنا کر بیٹھ گئے۔ ہم اپنے قارئین کو ساری بات کھول کر اصل کتاب کے متن کی بابت دوبارہ بیان کر دیتے ہیں۔

مثال کے طور پر؛ ہم کوئی سے ایسے دو علاقے لے لیتے ہیں جو مبینہ گلوب کے انتہائی شمالی اور انتہائی جنوبی ہوں۔ جیسے ناروے کا دارالحکومت اوسلو اور ارجنٹینا (پوری زمین کا سب سے انتہائی جنوبی شہر) اوشوایا۔

اوسلو کے کوآرڈینیٹس 59 شمالی عرض بلد	21 دسمبر کو سب سے چھوٹا دن 5 گھنٹے 31 منٹ	21 جون کو سب سے لمبا دن 19 گھنٹے 50 منٹ
اوشوایا کے کوآرڈینیٹس 54 جنوبی عرض بلد	21 جون کو سب سے چھوٹا دن 7 گھنٹے 12 منٹ	21 دسمبر کو سب سے لمبا دن 16 گھنٹے 19 منٹ

ہم نے جو ٹیبل بنا کر اپنے قارئین کو پیش کیا ہے اُس میں ہمارا الجواب اور اصل کتاب کا متن واضح ہو رہا ہے کہ: " خط استواء کے شمال میں گرمیوں کے دوران لمبے ترین دن ہوتے ہیں جبکہ خط استواء کے جنوب میں مقابلۃً چھوٹے، اور شمالی علاقے کا چھوٹا ترین دن جنوبی علاقے کے چھوٹے ترین دن سے بھی چھوٹا ہوتا ہے۔" ہمارا تیار کردہ یہ ٹیبل اصل کتاب کے ثبوت نمبر 53 کی کھلی ہوئی بین تفصیل اور زمین کے مبینہ گلوب ہونے کی بابت ایک بین رَد ہے اور امید ہے قارئین کے لیے بہت ہی فائدہ مند ہو گا۔

(نوٹ یہ سارا ٹیبل SunCalc نامی اینڈرائیڈ ایپ کی مدد سے تیار کیا گیا ہے ، جسے قارئین باآسانی ویریفائی کر سکتے ہیں)۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض54: شمال اور جنوب میں ایک جیسے latitude پر واقع علاقوں میں طلوع و غروب کا فرق کیوں ہوتا ہے؟ اس کے علاوہ شمالی علاقوں میں سورج کی روشنی زیادہ دیر افق پر رہتی ہے جبکہ جنوبی علاقوں میں جلدی غائب ہوجاتی ہے۔)

جبکہ اصل کتاب میں ثبوت نمبر 54 کچھ اِسطرح درج ہے؛

" ثبوت نمبر 54: ایک گھومتی زمین کے لحاظ سے، ایک جیسے شمالی اور جنوبی عرض بلد کے علاقوں میں طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب بہت ہی الگ الگ طریقے سے ہوتا ہے ، اور فلیٹ زمین کے عین مطابق ہوتا ہے۔ شمال میں طلوع اور غروب نسبتاً آہستہ ہوتا ہے اور روشنی زیادہ دیر تک اُفق پر رہتی ہے جبکہ جنوب میں طلوع و غروبِ آفتاب فوراً ہو جاتا ہے اور روشنی اُفق پر فوراً آتی اور جاتی نظر آتی ہے۔ شمال کے کئی علاقوں میں سورج کی روشنی اُس کے نکلنے یا غروب ہونے کے بھی ایک گھنٹہ پہلے یا بعد تک رہتی ہے۔ جبکہ اِس کے مقابل جنوبی عرض بلدوں میں کچھ ہی منٹوں میں سورج کی روشنی آتی یا چلی جاتی ہے۔ اس عجیب و غریب فرق کی، ایک

منظم طور پر گھومتی، محور پر جھکتی گلوب زمین پر کوئی سمجھ نہیں آتی، جبکہ زمین کے فلیٹ ماڈل پر یہ پوری طرح ٹھیک نظر آتی ہے جہاں پر سورج کبھی تیزی سے جنوب پر بڑے دائرے میں اور کبھی شمال پر چھوٹے دائرے میں چکر لگاتا ہے۔"

موصوف کی ابھی تک گذرے زیب نامہ میں یہی عادت پائی گئی ہے کہ وہ جی بھر کر جھوٹ لکھتے ہیں اور اُسے اپنی (فری میسونک سوڈو) سائنس کے نام پر پھیلاتے ہیں۔اِسی وجہ سے موصوف نے اصل کتاب کے متن کو چھپا کر پھر سے اپنی خانہ سازی شروع کر دی۔ قارئین اصل کتاب کے ثبوت نمبر 54 کو مزید اِس ویڈیو سے سمجھ سکتے ہیں!۔ویڈیو کا لنک؛

موصوف نے اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب کچھ ایسے لکھ رکھا ہے؛

☆(جواب: فلیٹ ارتھرز کا پہلا دعویٰ حقیقت پر مبنی نہیں ہے جبکہ دوسرے دعوے میں اگر تحقیق کی جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ خط استواء کے قریب علاقوں میں افق پر روشنی جلدی غائب ہوجاتی ہے جبکہ خط استواء سے دُور علاقوں میں دیر تک روشنی بہرحال رہتی ہے۔)

الجواب: صاحبِ زیب نامہ کا یہ کلام بھی سفید جھوٹ اور حقائق کے منافی ہے۔ہم آپ کو اِس کی نفی اِس دلیل سے دیتے ہیں؛ شمال میں 21 جون سب سے لمبا دن ہوتا ہے اور جنوب میں 21 دسمبر سب سے لمبا دن ہوتا ہے۔ ہم سمجھنے کے لیے اِن دونوں تاریخوں کو ٹیبل کی مدد سے سمجھتے ہیں؛ہم دنیا کے شمال سے لندن، برطانیہ کو لیتے ہیں؛ اور دنیا کے جنوب سے آک لینڈ، نیوزی لینڈ کو لیتے ہیں؛

شمال	لندن	21جون 2017 کو صبح صادق 02:40 am	21جون 2017 کو طلوع آفتاب 04:43 am	21جون 2017 کو غروب آفتاب 09:21 pm	21جون 2017 کو وقت عشاء 11:23 pm
جنوب	آک لینڈ	21 دسمبر 2017 کو صبح صادق 04:48 am	21 دسمبر 2017 کو طلوع آفتاب 05:58 am	21 دسمبر 2017 کو غروب آفتاب 08:39 pm	21 دسمبر 2017 کو وقت عشاء 09:48 pm

☆یہ ٹیبل Timeanddate.com کی مدد سے تیار کیا گیا ہے!۔

اِس ٹیبل میں وہ بات واضح ہو رہی ہے جو اصل کتاب کے متن میں موجود تھی کہ: "ایک گھومتی زمین کے لحاظ سے، ایک جیسے شمالی اور جنوبی عرض بلد کے علاقوں میں طلوعِ آفتاب اور غروبِ آفتاب بہت ہی الگ الگ طریقے سے ہوتا ہے، اور فلیٹ زمین کے عین مطابق ہوتا ہے۔ شمال میں طلوع اور غروب نسبتاً آہستہ ہوتا ہے اور روشنی زیادہ دیر تک اُفق پر رہتی ہے جبکہ جنوب میں طلوع و غروبِ آفتاب فوراً ہو جاتا ہے اور روشنی اُفق پر فوراً آتی اور جاتی نظر آتی ہے۔ شمال کے کئی علاقوں میں سورج کی روشنی اُس کے نکلنے یا غروب ہونے کے بھی ایک گھنٹہ پہلے یا بعد تک رہتی ہے۔ جبکہ اِس کے مقابل جنوبی عرض بلدوں میں کچھ ہی منٹوں میں سورج کی روشنی آتی یا چلی جاتی ہے۔"

اب یہ سادہ سی بات جو زمین کے گلوب ہونے کی نفی کا بین ثبوت ہے، موصوف زیب نامہ نہ تو سمجھ سکے اور نہ ہی اپنے قارئین کو اصل متن پیش کر سکے۔ جبکہ ٹیبل میں واضح طور پر زمین کے شمالی علاقے میں موجود لندن میں سورج کی روشنی کے طلوع سے پہلے اور غروب کے بعد کا اُفق

پر موجود ہونا، زمین کے جنوب میں موجود آک لینڈ کے مقابل اوقات میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ "اِس عجیب و غریب فرق کی، ایک منظّم طور پر گھومتی، محور پر جھکتی گلوب زمین پر کوئی سمجھ نہیں آتی، جبکہ زمین کے فلیٹ ماڈل پر یہ پوری طرح ٹھیک نظر آتی ہے جہاں پر سورج کبھی تیزی سے جنوب پر بڑے دائرے میں اور کبھی شمال پر چھوٹے دائرے میں چکر لگاتا ہے۔" اگر زمین گلوب ہوتی تو یہ ناممکن تھا لیکن اگر کوئی قاری تھوڑی سی توجہ دے تو یہ سارا ثبوت ایک اہم ثبوت کی شکل میں اُس کے سامنے ہوگا۔ یہ تو تھی اصل کتاب کے ثبوت نمبر 54 کی ذیلی تفصیل۔ ہمارا دعوی حقیقت پر مبنی ہے یا نہیں یہ فیصلہ اب ہم قارئین پر چھوڑتے ہیں۔ جبکہ موصوف کا یہ کہنا کہ: "خط استواء کے قریب علاقوں میں افق پر روشنی جلدی غائب ہوجاتی ہے " عین سفید جھوٹ اور موصوف کی اِس فن کی بابت عین جہالت کی عکاسی کر رہا ہے۔ اگر ہم خطِ استواء کے کسی بھی قریبی علاقے کو ہی بطور مثال لے لیں جیسے؛

سنگاپور عالمی طور پر خطِ استواء کے قریب ترین واقع مشہور شہروں کی فہرست میں سے ایک مشہور شہر ہے۔ ہم سٹینڈرڈ کے لیے 21 جون 2017 کی تاریخ کو ہی لیتے ہیں۔ اب ہم اُسی طرح ٹیبل کی مدد سے جانتے ہیں کہ اُس تاریخ کو وہاں پر طلوع و غروب اور اُفق پر روشنی کی بابت کیا صورتحال تھی؛

خطِ استواء	سنگاپور	21 جون 2017 کو صبح صادق	21 جون 2017 کو طلوع آفتاب	21 جون 2017 کو غروب آفتاب	21 جون 2017 کو وقت عشاء
		06:17 am	07:05 am	07:16 pm	08:04 pm

☆ یہ ٹیبل Timeanddate.com کی مدد سے تیار کیا گیا ہے!۔

اگر قارئین موصوف زیب نامہ کی بات " خط استواء کے قریب علاقوں میں افق پر روشنی جلدی غائب ہوجاتی ہے " کا موازنہ ہمارے بنائے گئے سنگاپور کے ٹیبل سے کریں تو واضح طور پر موصوف کی بات جھوٹ ثابت ہو رہی ہے۔ سنگاپور میں سورج نکلنے سے پہلے 21 جون 2017 کو اُفق پر روشنی 48 منٹ رہی تھی اور غروب کے بعد اُفق پر روشنی 48 منٹ رہی تھی۔ یہ کونسی جلدی ہے جس کی بابت موصوف بات کر رہے تھے؟ جبکہ اصل کتاب میں زمین کے شمال اور جنوب کے علاقوں کا ذکر تھا جسے موصوف نے بڑی چالاکی سے خطِ استواء بنا کر پیش کر دیا جو موصوف کے دجل کی ایک اور دلیل ہے۔ اصل بات مبینہ گلوب کے شمالی اور جنوبی علاقوں کے تقابلے کی ہو رہی تھی اور موصوف چالاکی سے اُسے خطِ استواء پر لے آئے مگر پھر بھی اپنی چالاکی میں بری طرح ناکام رہے اور خطِ استواء پر بھی سورج کی روشنی 21 جون 2017 کو اُفق پر 48 منٹ تک رہی تھی۔ اگر کوئی یہ کہے کہ تاریخ اثر کر سکتی ہے تو اُسے پھر یہ ثابت بھی کرنا ہوگا۔ کہنے سے سورج کالا اور چاند سبز نہیں بن جایا کرتا دلیل دینا ہوتی ہے جو امید ہے کہ گلوبرز کے پاس موصوف زیب نامہ جیسی ہی ہوگی۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " جبکہ خط استواء سے دُور علاقوں میں دیر تک روشنی بہرحال رہتی ہے " موصوف کی خانہ پُری ہے جس کی موصوف نے کوئی دلیل پیش نہیں کہ جبکہ ہم نے زمین کے شمال، جنوب اور خطِ استواء کے علاقوں سے تین اہم شہروں کو منتخب کر کے بین اور واضح طور پر موصوف کے جھوٹ کا پول کھول دیا ہے۔ ہم موصوف زیب نامہ کی شان میں یہ کہنا چاہیں گے کہ: "جناب عالی یہ ہوتی ہے دلیل جس سے آپ کلی طور پر خالی پائے گئے ہیں اور یہی مشاہدہ آپ کے عام گلوبرز احباب کی بابت عین صادق ہے!۔

فیکٹس کو توڑنا مڑوڑنا اور جھوٹ پر جھوٹ کھل کر بولنا موصوف زیب نامہ کے کیمپ کا طرہ امتیاز ہے۔ جبکہ یہ احباب بڑی ڈھٹائی سے ہم مسطحتین پر ہی اپنے افعال کا الزام دھرتے اور اُن کی طرف سے ایسی طعن و تشنیع عموماً کرتے دیکھی جاسکتی ہیں۔ایسی ہی طعن و تشنیع سے زیب نامہ بھرا پڑا ہے۔ہم قارئین سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے لکھے الجواب کا موازنہ موصوف زیب نامہ کے اعتراض و جواب سے اِس مقام پر دوبارہ فرمائیں ! اور دیکھیں کہ کون دلیل سے خالی ہے اور کس نے جھوٹ پر جھوٹ گھڑا ہے ؟۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 55: فلیٹ ارتھ ماڈل میں سورج کا جلیبی نما مدار دیکھا جائے تو صاف واضح ہوتا ہے کہ آرکٹک ، انٹارکٹکا کی نسبت کم ٹھنڈا کیوں ہے۔)

قارئین سے درخواست ہے کہ موصوف کے لکھے اعتراض کا اصل کتاب سے موازنہ کر کے ہمیں " سورج کا جلیبی نما مدار " اُس میں سے ضرور تلاش کر کے دیکھا دیں؛

" ثبوت نمبر 55: اگر سورج زمین پر اپنا ایک چکر 24 گھنٹے میں پورا کرتا ہو،بڑے آرام سے خطِ جدی سے خطِ سرطان تک پر 6 مہینے میں مدار بدلتا ہو تو زمین کے شمال اور درمیان کے علاقہ جات سالانہ کی بنیاد پر زیادہ گرمی اور سورج کی روشنی وصول کرتے ہیں۔اِسکے مقابلے میں جنوبی دائرے کے کم اور جب سورج جنوبی علاقے کے بڑے دائرے کا چکر اُنہیں 24 گھنٹوں میں لگاتا ہے تو شمال کے چھوٹے علاقے کے اوپر سے ہی گذرتا ہے، اور مقابلتاً تیزی سے گذرتا ہے۔یہی وہ مکمل طور پر واضح وجہ ہے کہ ہم آرکٹک اور انٹارکٹیکا کے درجہ حرارت میں اتنا زیادہ تغیر دیکھتے ہیں، وہاں کے دنوں کی لمبائی،آبی و جنگلی حیات، موسم؛ یہی وہ وجہ ہے کہ کیوں انٹارکٹیکا میں طلوع کی روشنی اور غروب کی روشنی شمال کے مقابلے میں اچانک آتی اور جاتی ہے، یہ بات واضح کرتی ہے کہ کیوں گرمیوں کے موسم کے درمیان آرکٹک میں سورج رات کو بھی غروب نہیں ہوتا۔ "

موصوف زیب نے اِس مقام پر بھی دوبارہ سے اپنی خانہ سازی کی مشین کو پوری طاقت سے چلا کر ایک اور اہم ثبوت کو چھپانے کی ناکام کوشش کی ہے جبکہ اصل کتاب کا متن بہت واضح طور پر اپنی بات سمجھا رہا ہے مگر چونکہ موصوف نے طے کر رکھا ہے کہ کسی بھی صورت اصل بات کو اپنے زیب نامہ کے قارئین کے سامنے نہیں آنے دینا تو موصوف جی بھر کو جھوٹ پر جھوٹ لکھتے جا رہے ہیں اور پھر اپنی منہ میاں مٹھو کے مصادق اپنا جواب کچھ ایسے لکھتے ہیں؛

☆(جواب: فلیٹ ارتھرز بہت خوبصورتی کے ساتھ اپنے خیالی ماڈل کو عوام الناس پر تھوپنے کی کوشش کرتے ہیں،اس کا جواب ہم نے بخوبی اعتراض 51 میں سمجھ لیا ہے۔)

الجواب: قارئین دیکھ رہے ہونگے کہ موصوف نے نہ تو اصل کتاب کا متن پیش کیا اور نہ ہی اُس پر بات کرنا چاہی۔خود سے سوال بنایا اور خود سے جواب دینے کے مصادق اِس مقام پر بھی حسبِ سابق دلیل سے اور علم سے خالی ہو کر اپنے خانہ ساز اعتراض 51 کی طرف رجوع کرنے کا کہہ گئے۔ہم بھی اپنے قارئین سے ملتمس ہیں کہ وہ ہمارے الجواب نمبر 51 میں موصوف کے دجل کا پول کھلتا ہوا دوبارہ سے دیکھ لیں اور اُس کا بغور مطالعہ فرمائیں !۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 56: آرکٹک میں گرمیوں کے دوران سورج آدھی رات کو بھی نکلا رہتا ہے، کئی بار تین تین دن سورج غروب نہیں ہوتا ، 89 ڈگری عرض بلد (latitude) سے نیچے موجود ممالک میں بھی یہ نظارہ اکثر دیکھنے کو ملتا ہے ، اگر زمین واقعی گلوب کی مانند ہوتی تو یہ نظارہ صرف اور صرف قطب (poles) پر ہی دیکھنے کو ملتا۔)

پہلے ہم کتاب کا اصل متن دیکھتے ہیں پھر موصوف زیب نامہ کے فریب نامہ کی خبر گیری کرتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 56: آدھی رات کا سورج، یہ آرکٹک میں نظر آنے والا وہ مشاہدہ ہے جو سالانہ کی بنیاد پر، گرمیوں کے Solstice کے موقع پر ہوتا ہے۔جب مناسب حد تک کے کئی شمالی علاقوں میں کوئی بھی مبصر کئی دنوں تک سورج کو دن رات اوپر جاتے اور نیچے جاتے ہوئے، کبھی غروب نہ ہوتے ہوئے اور اپنے سامنے ہی چکر لگاتے ہوئے دیکھ سکتا ہے۔اِس دوران سورج اکثر کبھی 72 گھنٹے سے بھی زیادہ وقت تک غروب ہی نہیں ہوتا۔اگر زمین ایک گھومتا گلوب ہوتا جو سورج کے گِرد گردش کر رہا ہوتا، تو ایسے مشاہدے کی واحد جگہ، جہاں پر آدھی رات کو بھی سورج نکلا ہو، صرف عین قطبوں کا علاقہ ہونا تھا۔ 89 ڈگری عرض بلد سے نیچے کسی بھی اونچے مقام سے یہ مشاہدہ نہ کر پاتا، چاہے کوئی بھی محوری گردش یا اونچائی ہوتی، کہ سورج 24 گھنٹے لگاتار نظر آتا رہے۔گھومتی زمین پر سورج کا اِسطرح کا نظارہ سوائے عین قطبوں کے کہیں بھی نا ممکن ہوتا، چاہے آپ سمندر و خشکی پر کئی کئی میل اس سورج کے گھومنے کو دیکھنے کے لیے سفر کر لیتے۔

قارئین نے دیکھ لیا ہو گا کہ کیسے موصوف نے اصل کتاب کے ایک اور ثبوت کو ردوبدل کر کے اپنے زیب نامہ کے قارئین کو پیش کیا ہے جبکہ اصل کتاب کا متن ایک اہم مشاہدہ بطور ثبوت پیش کر رہا تھا۔

موصوف خانہ پُری کے لیے اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: ہمیں معلوم ہے کہ زمین اپنے محور پر 23.5 ڈگری تک جھکی ہوئی ہے جس کی وجہ سے ایسا ہمیں دیکھنے کو ملتا ہے۔اس کے علاوہ اس متعلق مزید تحقیق گوگل پر midnight sun لکھ کر کی جاسکتی ہے۔)

الجواب: جی حضور یہ آپ کی سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن کی وجہ سے آپ کو معلوم ہے کہ زمین اپنے محور پر مبینہ طور پر جھکی ہوئی ہے اور اُسی کے بطلان میں اصل کتاب لکھی گئی تھی۔وہ الگ بات ہے کہ سوڈو سائنس میں اصل ڈگری 23.4 بتائی جاتی ہے جو سوڈو سائنس کے مائی باپ ناسا اور اُس کے حواری بیان کرتے ہیں۔آپ جو ڈگری بیان کر رہے ہیں وہ نہ تو ثابت کی جاسکتی ہے اور نہ ہی اُس سے کوئی دلیل لی جاسکتی ہے۔ اگر آپ نے اپنے قارئین سے گوگل پر ہی تحقیق کرانی تھی تو اتنی خیانتداری سے فریب نامہ لکھنے کی کیا ضرورت تھی؟۔جب قارئین اگر موصوف کے کہنے پر ہی اپنے طور پر Midnight Sun لکھ کر انٹرنیٹ پر تحقیق کریں تو اُن کو یہ بھی پتہ چلے گا کہ یہ نظارہ صرف قطب شمالی کے علاقوں میں ہی ہو سکتا ہے اگر مبینہ گلوب کا کوئی قطب جنوبی ہوتا تو وہاں بھی ایسا نظارہ ہونا تھا جبکہ وہاں ایسا کچھ بھی حقیقت میں نہیں ہے۔مزید یہ کہ اگر زمین مبینہ طور پر گلوب ہے تو کسی بھی گلوب پر یہ نظارہ 90 ڈگری کے علاوہ کہیں نہیں ہو سکتا تھا مگر یہ بات عام مشاہدے میں ہے کہ آدھی رات کے سورج کا نظارہ پورے آرکٹک سرکل کے علاقے میں گرمیوں کے دوران آسانی کیا جاسکتا ہے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 57: سائنسدانوں کی جانب سے دعویٰ کیا جاتا ہے کہ جیسے آرکٹک میں جون جولائی کے دوران آدھی رات کو سورج دیکھا جاسکتا ہے ویسے ہی دسمبر جنوری کے دوران انٹارکٹکا میں آدھی رات کو سورج دیکھا جاسکتا ہے، لیکن حیران کن بات ہے کہ وہاں کسی بھی سیاح کو جانے کی اجازت نہیں دی جاتی تا کہ ان کا جھوٹ بے نقاب نہ ہوجائے۔)

موصوف زیب نامہ کے کیا کہنے اپنے ہر اعتراض کو موصوف نے خود سے گھڑا ہے جس کی دلیل قارئین اب تک کے گذرے آپریشن زیب نامہ میں دیکھ چکے ہیں مزید ایک اور دلیل قارئین کتاب کا اصل متن دیکھ کر حاصل کر سکتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 57: مبینہ طور پر یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ انٹارکٹیکا میں بھی آدھی رات کو سورج کا مشاہدہ کیا گیا ہے مگر کوئی بھی ایسی ویڈیو جس میں چھیڑ چھاڑ نہیں کی گئی ہو،اس دعوی کے ثبوت کے طور پر اب تک نہیں مل سکی۔اور نہ ہی کسی بھی عام آزاد مبصر کو سردیوں کے Solstice کے دوران وہاں پر جانے کی اجازت دی جاتی ہے کہ وہ اس دعوی کی نفی کر سکے۔اِس کے بر عکس درجنوں ایسی ویڈیوز موجود ہیں جو عام لوگوں نے اِس آرکٹک کے آدھی رات کے سورج کے مشاہدہ کی بنا رکھی ہیں اور جن میں کوئی چھیڑ چھاڑ بھی نہیں کی گئی ہے۔یہ بات بِنا کسی مُبہم دعوی کے روز روشن کی طرح عیاں ہے۔"

قارئین دیکھ رہے ہیں کہ کیسے ایک بین بات کو موصوف نے اپنی خانہ سازی سے اعتراض کی شکل دی اور پھر اپنا جواب کچھ یوں لکھ دیا؛

☆(جواب: افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ فلیٹ ارتھرز اپنے دعوؤں کو ثابت کرنے کے لئے جھوٹ پر جھوٹ بولتے جاتے ہیں، یہ دعویٰ بھی جھوٹ پر مبنی ہے کہ انٹارکٹکا میں جب آدھی رات کو سورج نکلا ہوتا ہے اس دوران کسی کو وہاں جانے کی اجازت نہیں۔Polar cruises سمیت انٹرنیٹ پر کئی ایسی travel agencies ہیں جو آپ کو آفر کرتی ہیں اور آپ بکنگ کروا کر یہ نظارہ دیکھنے جاسکتے ہیں۔)

الجواب: قارئین دیکھ چکے ہیں کہ موصوف اب تک صرف جھوٹ ہی لکھتے آئے ہیں اور ہم دلائل کے ساتھ اُن کے جھوٹوں کا پول بھی ساتھ ساتھ کھولتے آئے ہیں۔ ہمیں تو یہ امید تھی کہ موصوف یہاں پر کوئی ایسی دلیل پیش کریں گے جس سے ہمیں بھی موقع ملے گا کہ ہم بھی کھل کر اُس کا تعاقب کر سکیں۔ مگر اِس مقام پر بھی حسبِ عادت وہی طعن و تشنیع اور جھوٹے الزامات وہ بھی بنا دلیل کے !۔ ہم قارئین کو یہ واضح کر آئے ہیں کہ نہ ہم جھوٹ بولیں گے اور نہ بولنے دیں گے۔ ہم نے پہلے دن اعلانیہ سب کے سامنے یہ وعدہ کیا تھا۔جس کے گواہ ہمارے ناقدین بھی ہیں مگر افسوس کہ صاحبِ زیب نامہ ہمارے ناقدین سے بھی گئے گذرے ہیں تبھی ایسی باتیں لکھ کر اپنے زیب نامہ میں فریب کے طور پر پھیلا رہے ہیں۔

موصوف کا یہ کہنا کہ:"یہ دعویٰ بھی جھوٹ پر مبنی ہے کہ انٹارکٹکا میں جب آدھی رات کو سورج نکلا ہوتا ہے اس دوران کسی کو وہاں جانے کی اجازت نہیں۔" یہ بات نہ تو آج تک کسی نے ہم میں سے کہی نہ لکھی اور نہ ہی اصل کتاب میں یہ بات لکھی تھی۔ موصوف کو پتہ تھا کہ اصل کتاب میں یہ لکھا ہوا ہے: "مبینہ طور پر یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ انٹارکٹیکا میں بھی آدھی رات کو سورج کا مشاہدہ کیا گیا ہے مگر

کوئی بھی ایسی ویڈیو جس میں چھیڑ چھاڑ نہیں کئی گئی ہو،اس دعوی کے ثبوت کے طور پر اب تک نہیں مل سکی۔اور نہ ہی کسی بھی عام آزاد مبصر کو سردیوں کے Solstice کے دوران وہاں پر جانے کی اجازت دی جاتی ہے کہ وہ اس دعوی کی نفی کر سکے۔" اگر موصوف اُنہی نقلی ویڈیوز میں سے کوئی ایک بھی پیش کرتے تو ہم نے دوبارہ اور ہمیشہ کی طرح اُن ویڈیوز کا بھی پول کھول دینا تھا۔

چونکہ موصوف جانتے تھے کہ ہمارے پاس اُن نقلی ویڈیوز کے خلاف شافی ثبوت ہیں تبھی موصوف نے پینترا بدل کر سیاہ کو سفید ہی بناڈالا۔ ہم صاحبِ زیب نامہ سمیت پوری دُنیا کے گلوبرز کو ہمیشہ یہ چیلنج کرتے آئے ہیں کہ وہ ہمیں اُن دنوں میں انٹارکٹیکا جاکر دکھادیں۔ جن دنوں میں ممکنہ طور پر یہ بات ثابت کی جاسکتی ہے کہ یہ زمین ایک گلوب ہے اور انٹارکٹیکا میں بھی قطب شمالی کی طرح 24 گھنٹے کا سورج ہوتا ہے۔ جبکہ ایسا آج تک نہ کوئی کر سکا ہے اور نہ کسی سے ہونا ہے۔ اُس کی وجہ یہی ہے کہ عام عوام الناس کے لیے 65 ڈگری جنوب سے آگے نو گو اور نوفلائی زون ہے۔ موصوف یہ کہنا کہ: "Polar cruises سمیت انٹرنیٹ پر کئی ایسی travel agencies ہیں جو آپ کو آفر کرتی ہیں اور آپ بکنگ کروا کر یہ نظارہ دیکھنے جاسکتے ہیں۔" ہم موصوف زیب نامہ سمیت پوری دنیا کے گلوبرز کو دوبارہ سے چیلنج کرتے ہیں کہ وہ خود ہی یہ کام کر کے دکھادیں۔ خود جاکر عین 21 دسمبر کو جب زمین کے قطب جنوبی پر مبینہ طور پر یہ نظارہ ہو سکتا ہے جاکر پوری ویڈیو ریکارڈ کر کے پیش کریں۔ جبکہ آج تک کسی نے یہ چیلنج قبول نہیں کیا ہے۔اُس کی وجہ صرف یہی ہے کہ زمین گلوب نہیں ہے اور انٹارکٹیکا ویسا ہر گز نہیں ہے جیسا گلوب کے پیندے میں برفانی براعظم دیکھایا جاتا ہے بلکہ انٹارکٹیکا ایک بہت بڑے رِم کی شکل میں پوری زمین کی 360 ڈگری پر پھیلی ہوئی برفانی دیوار ہے۔ 65 ڈگری جنوب سے آگے عوام الناس کو انٹارکٹک ٹریٹی کے نام پر روک دیا جاتا ہے۔ جس کی بابت آپ اپنے تیئں تحقیق کر سکتے ہیں اور مزید ہماری زیر تحریر کتاب میں اِس بابت مفصل بات موجود ہو گا۔ انٹارکٹیکا پر ہمارا موَقف یہ ہے؛
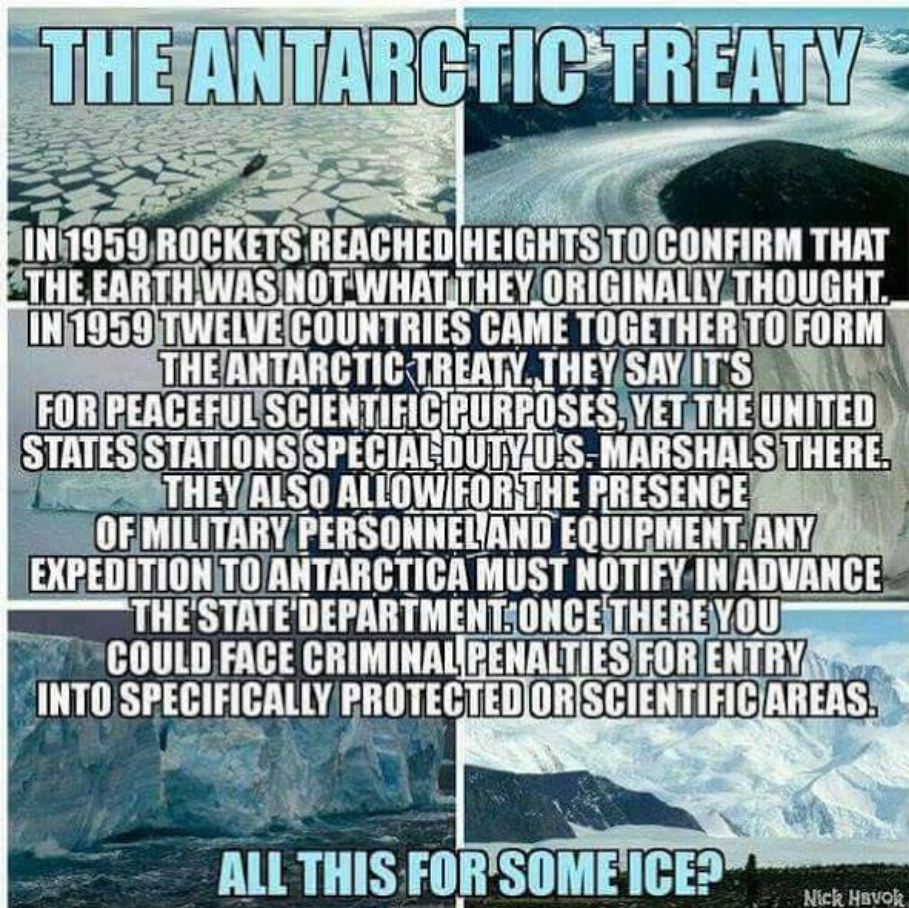
خانہ پُری کے لیے عام لوگوں کو آرکٹک اور انٹارکٹک کے تفریحی ٹور کرائے جاتے ہیں اگر اُن ٹورز کا بھی باریک بینی سے جائزہ لیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ اُن تفریحی ٹورز کی مالیت ہی اتنی رکھی گئی ہے کہ کوئی بھی عام انسان اُن کو نہیں کر سکتا۔ اور اگر کوئی ایسے ٹورز کر بھی لے تو جتنے بھی لوگ اِن مقامات کے سیاحتی ٹورز کرتے ہیں اُن کو چند ایک مخصوص مقامات پر لیجا کر خانہ پُری کر دی جاتی ہے۔ ٹورز کے لیے کڑی شرائط و ضوابط کے ذریعے سیاح کو پہلے ہی پابند کر دیا جاتا ہے کہ وہ خود سے کسی بھی جگہ نہیں جا سکتا اور جہاں پر ممکنہ طور پر ایسی کسی شے کی نشاندہی بھی ہو جائے تو اُسے کلاسیفائیڈ کہہ کر سیاحوں کو سمجھا دیا جاتا ہے۔ ایسے کسی بھی ٹور کی تفصیل آپ انٹرنیٹ پر سرچ کر کے اِس ساری بات کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ اِسی بنا پر یہ سارا اہتمام کیا جاتا ہے کہ کہیں گلوب کے جھوٹ کا پول نا کھل جائے اور باقی دنیا بھی اِن علاقوں کا رُخ نہ کر لے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 58: The Royal Belgian Geographical Society ایک مہم کے دوران خط استواء سے 71 ڈگری تک گئے انھوں نے دیکھا کہ وہاں سورج 17 مئی سے 21 جولائی تک غروب رہا اور اُفق سے اوپر نہیں آیا جو کہ گول زمین کے ماڈل کے خلاف ہے۔)

موصوف زیب نامہ کے جھوٹ کی ایک اور دلیل دیکھنے کے لیے اصل کتاب کا متن ملاحظہ فرمائیں؛

"ثبوت نمبر 58: The Royal Belgian Geographical Society نے اپنی انٹارکٹک کی مہم "Expedition antartique Belge" کے دوران یہ پایا کہ سردیوں میں انٹارکٹیکا میں 71 ڈگری عرض بلد سے آگے کی جانب، سورج 17 مئی کو غروب ہو گیا اور پھر 21 جولائی تک اُفق سے اوپر بھی نہ دیکھائی دیا۔ یہ بات گلوب زمین کی تھیوری کے بالکل خلاف ہے جبکہ فلیٹ زمین کے ماڈل پر آسانی سے سمجھی جا سکتی ہے۔ آدھی رات کو سورج کا نظارہ آرکٹک کی گرمیوں کے موسم میں، انتہائی شمالی عرض بلدوں کے اونچے مقامات سے کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ آرکٹک کی گرمیوں کے دوران سورج اپنے سب سے اندرونی مدار میں آتا ہے، قطب شمالی سے درمیان میں گردش کرتے ہوئے، اُفق پر سورج کو کسی بھی اونچے مقام سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اِسی طرح انتہائی جنوبی عرض بلدوں میں جب آرکٹک میں گرمیاں ہوتی ہیں، سورج پورے 2 ماہ کے لیے آسمان سے غائب ہو جاتا ہے، کیونکہ سورج شمالی خط پر اپنے گھوماؤ دار سفر پر ہوتا ہے، اُس دوران سورج اپنے شمالی مرکز کے گرد مستعدی سے چکر لگا رہا ہوتا ہے جو جنوبی دائروں سے با مشکل ہی نظر آ سکتا ہے۔ "

اصل کتاب کے متن میں کیا لکھا تھا اور موصوف زیب نامہ نے کیا بنا کر پیش کیا؟۔ قارئین خود سے فیصلہ کر سکتے ہیں!۔ اپنی خانہ سازی سے اعتراض لکھنے کے بعد موصوف نے اپنا جواب کچھ ایسے گھڑا؛

☆(جواب: خط استواء کے جنوب میں 17 مئی سے 21 جولائی کے دوران 66.5 ڈگری سے لے کر 90 ڈگری تک کے علاقوں میں سورج کی روشنی نہیں پہنچ پاتی، اس کے علاوہ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ ٹیم 71 ڈگری سے بھی آگے انٹارکٹکا میں پھنسی تھی اس خاطر یہ اعتراض بھی حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔)

الجواب: قارئین اصل کتاب کے متن سے موصوف کے خانہ ساز اعتراض کا موازنہ کر چکے ہوں گے۔ موصوف نے اپنے جواب میں بھی وہی یا واہی لکھی جس کی اُن سے ہمیشہ اُمید رہی ہے۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " خط استواء کے جنوب میں 17 مئی سے 21 جولائی کے دوران 66.5 ڈگری سے لے کر 90 ڈگری تک کے علاقوں میں سورج کی روشنی نہیں پہنچ پاتی، " سفید جھوٹ اور سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن ہے جس کی موصوف نے کوئی دلیل بھی پیش نہیں کی۔ جبکہ ہم اِس مقام پر بھی کھل کر موصوف کے اِس جھوٹ کا تار و پود بکھیرنا چاہیں گے۔ ہم اپنے قارئین کو اِس مقام پر ایک مشہور سافٹ ویئر dX Atlas کی مدد سے صاحبِ زیب نامہ کے اِس جھوٹ کا پردہ فاش کر کے دیکھاتے ہیں؛

17 مئی کو موصوف کے لکھے 66.5 ڈگری جنوب پر کیا نظارہ ہوتا ہے ہم قارئین کو دیکھاتے ہیں؛
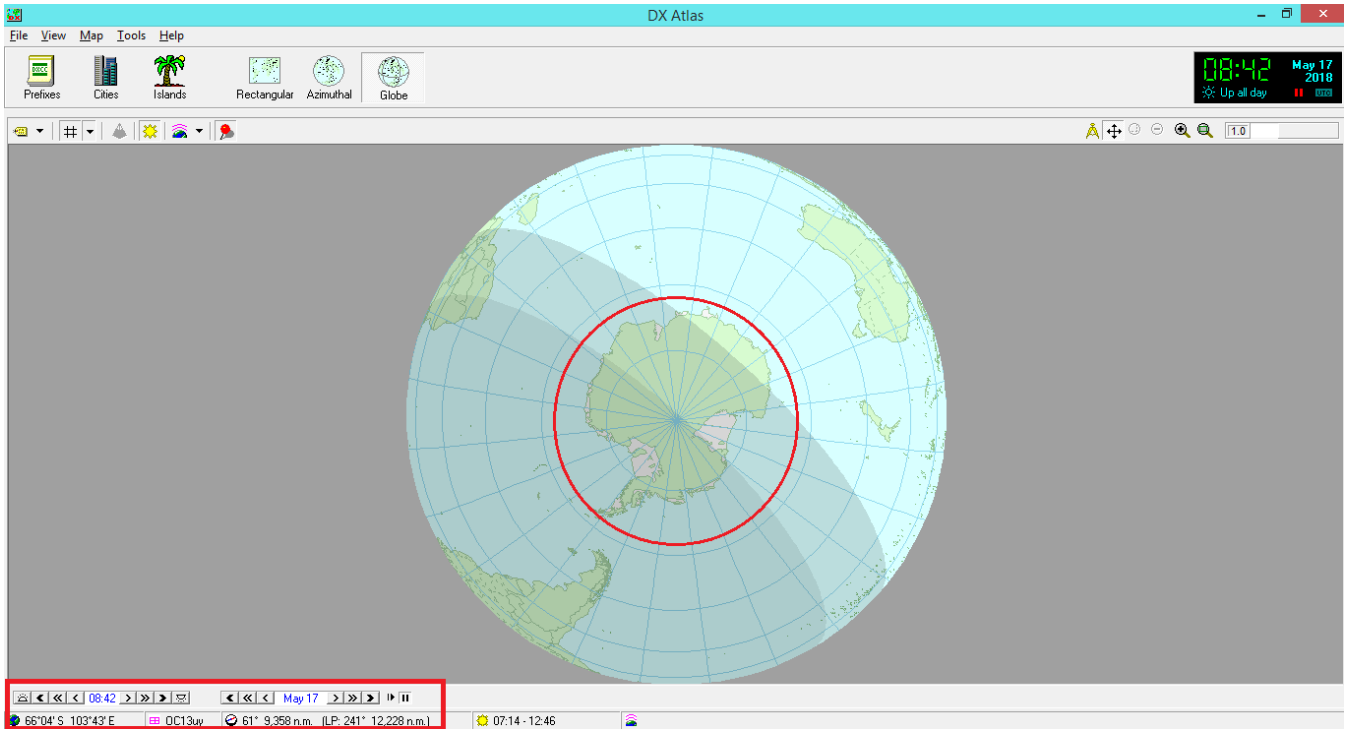
اِس سکرین شاٹ میں لال دائرہ مبینہ گلوب کے پیندے میں موجود انٹارکٹیکا سے باہر 66.5 ڈگری کو دیکھا رہا ہے۔ قارئین اگر اِسی کے بالکل نیچے بائیں والے کونے میں دیکھیں تو ہم نے ایک لال مستطیل سے واضح کیا ہے کہ کوآرڈینیٹس کیا ہیں اور تاریخ کیا ہے۔ قارئین دیکھ رہے ہوں گے کہ اگر زمین مبینہ طور پر گلوب ہو تو 17 مئی کو 66.5 ڈگری پر سورج واضح ہوتا ہے جیسا کہ اوپر تصویر میں روشن علاقہ نظر آ رہا ہے۔ موصوف زیب نامہ کی بابت ہم پہلے ہی لکھ آئے ہیں کہ نہ اُن کو جغرافیہ کا کوئی علم ہے نہ اُن کو خود کے گلوب کی کئی سوجھ بوجھ ہے۔ تبھی تو گپ پر گپ اپنے زیب نامہ میں لکھتے گئے تھے۔ قارئین یہ سفید جھوٹ ہے کہ: " : " خط استواء کے جنوب میں 17 مئی سے 21 جولائی کے دوران 66.5 ڈگری سے لے کر 90 ڈگری تک کے علاقوں میں سورج کی روشنی نہیں پہنچ پاتی،" جس کو ہم نے واضح دلیل سے جھوٹ ثابت کیا ہے۔ جبکہ موصوف زیب نامہ نے اپنے دعوی کی کوئی دلیل تک اپنے زیب نامہ کے قارئین کو دینا گوارا نہیں کی۔ جبکہ سکرین شاٹ واضح دیکھا رہا ہے کہ 17 مئی کو 66.5 ڈگری جنوب میں سورج پورے آب و تاب سے گلوب ماڈل میں چمکتا ہے۔

یہ تو تھا موصوف زیب نامہ کے اِس مؤقف کا رد۔ اب ہم کتاب کے اصل ثبوت کی جانب واپس چلتے ہیں کہ اُس میں وہ ٹیم 71 ڈگری جنوب میں تھی اور اُنھوں نے یہ بات ریکارڈ کی کہ سورج 17 مئی کو 71 ڈگری جنوب کے علاقے میں غروب ہوا۔ جبکہ گلوب میں 66.5 ڈگری پر سورج واضح ہے اور مزید اندر کی جانب 72 ڈگری تک سورج کو اُفق سے بہت اوپر ہونا چاہیے اور باقاعدہ دن ورات بننے چاہیں۔ مگر حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا کیونکہ زمین گلوب نہیں فلیٹ ہے تبھی اُس ٹیم نے پوری دُنیا کو یہ بات ریکارڈ پر دی کہ 71 ڈگری جنوب میں سورج 17 مئی کو ہی غروب ہو جاتا ہے اور پھر اُفق سے اوپر نہیں آتا۔

اب ہم آپ کو فلیٹ نقشے سے 71 ڈگری جنوب میں 17 مئی کو سورج کا نظارہ اُس سافٹ وئیر کے سکرین شاٹ سے دیکھاتے ہیں۔
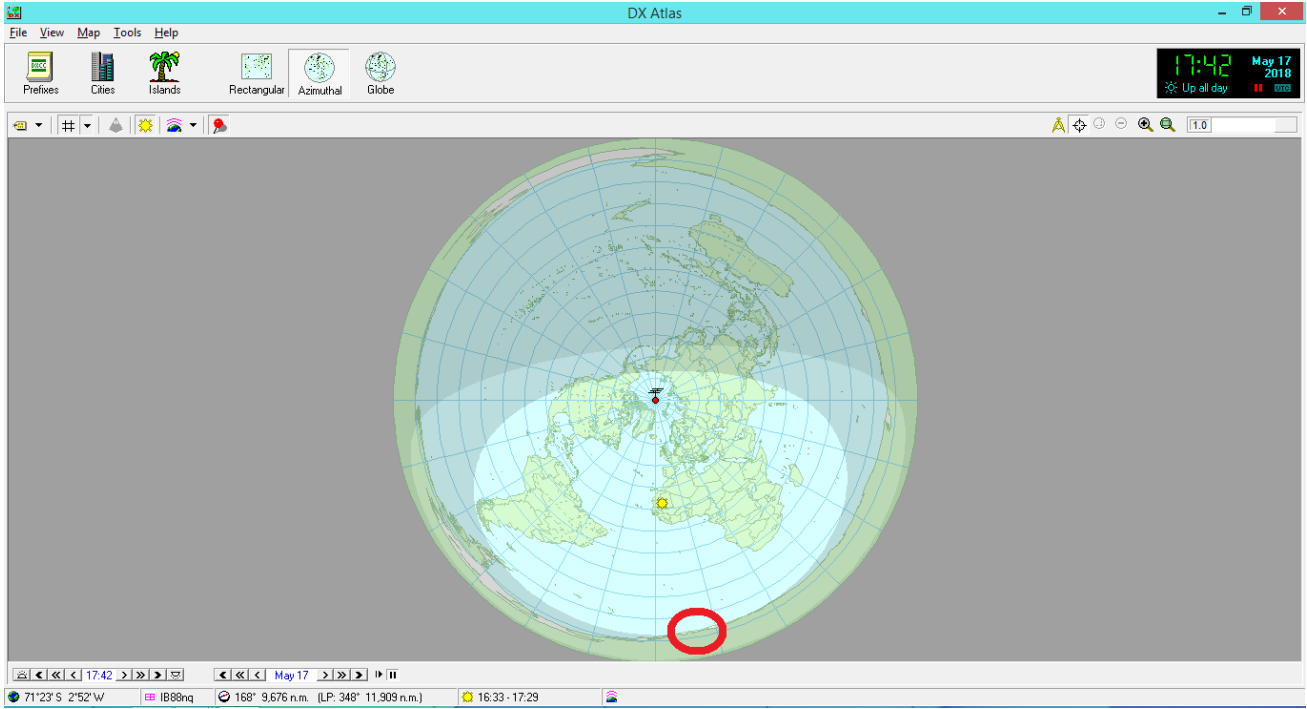
قارئین کی آسانی کے لیے اُسی رائل بیلنجین ٹیم کے بتائے ہوئے 71 ڈگری جنوب کو سکرین شاٹ میں لال دائرے کے عین وسط میں دیکھا جا سکتا ہے جہاں پر فلیٹ نقشے کے مطابق سورج اُفق سے نیچے ہی نظر آئے گا۔ یہی بات اُس ٹیم نے ریکارڈ کرائی تھی اور یہی بات اصل کتاب میں لکھی تھی۔ جسے موصوف زیب نامہ نے اپنے دجل وفریب کہ نشانہ بنا کر اپنے قارئین کو اپنے جھوٹ سے گمراہ در گمراہ کرنے کی ناکام کوشش کر رکھی تھی۔ اور موصوف کا یہ کہنا کہ: " اس کے علاوہ تحقیق سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ ٹیم 71 ڈگری سے بھی آگے انٹارکٹکا میں پھنسی تھی اس خاطر یہ اعتراض بھی حقیقت پر مبنی نہیں ہے۔" یہ کونسی تحقیق کی تھی جناب عالی مقام زیب نامہ صاحب نے جو اپنے قارئین کو بتانا بھی گوارانہ کی؟۔ جبکہ بیلجئن ٹیم کی بابت یہی لکھا ہے کہ اُنھوں نے یہ مشاہدہ کیا کہ 17 مئی کو سورج 71 ڈگری جنوب میں ہی اُفق پر غروب ہوگا اور پھر 21 جولائی تک اُفق سے نیچے ہی رہا۔ یہ وہ بات ہے جو کسی بھی صاحبِ بصیرت کو گلوب کا جھوٹ سمجھنے کے لیے کافی ہے۔

سوڈو سائنس میں گلوب 23.4 ڈگری اپنے محور پر جھکتا ہے جس سے گلوب کے دونوں مبینہ قطبین پر ایک جیسے ہی حالات ہونے چاہیں مگر حقیقت میں آرکٹک سرکل میں سورج کے حالات کچھ اور ہوتے ہیں اور چونکہ زمین گلوب نہیں فلیٹ ہے تبھی انٹارکٹک رم جو پوری زمین کی

360 ڈگری برفانی دیوار ہے وہاں پر قطب شمالی سے اُلٹ ہی مشاہدات ہوتے آئے ہیں۔ جن پر جدید دور میں انٹارکٹیک ٹریٹی کے نام پر پابندی لگادی گئی ہے کہ اب کوئی بھی عام انسان وہاں پر بنا اجازت نہیں جاسکتا اگر وہاں پر جانے کی عام اجازت ہوتی تو اب تک گلوب کا پول باآسانی کھل جاتا تھا۔ اور یہ بات زبان زدِ عام ہو جاتی تھی۔ ہمیں اِسی لیے اتنی مشکلات درپیش رہتی ہیں کہ ہمیں پرانے ریکارڈز میں سے شواہد تلاش کرنا پڑتے ہیں جو کسی بھوسے کے ڈھیر میں سے سوئی تلاش کرنے سے بھی مشکل کام ہو چکا ہے کیونکہ جو مہمات انٹارکٹک پر عالمی استعمار کے قبضہ سے پہلے کی تھیں صرف اُن میں ہی ایسے شواہد جابجا موجود ہوتے ہیں مگر اُن کو تلاش کرنا ہی اصل معرکہ ہوتا ہے۔ اُنہی مہمات میں سے ایک یہ رائل بیلجئین ٹیم کا مشاہدہ تھا۔ جسے اصل کتاب میں بطور ثبوت پیش کیا گیا اور موصوف زیب نامہ نے کمال درجے کی خیانت سے سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ کر کے اپنے قارئینِ زیب نامہ کو پیش کر دیا۔ ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہیں کہ موصوف کا زیب نامہ ہر گز حقیقت پر مبنی نہیں اور ہماری اِس بات پر اب تک گُذرا ہمارا تمام زیب نامہ کا علمی تعاقب اور قارئین گواہ ہیں!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 59: Gabrielle Henriet لکھتے ہیں کہ زمین اگر واقعی گلوب ہوتی تو پورا سال دن اور رات کی length ایک جیسی ہوتی، موسم بھی ایک جیسے رہتے، لہٰذا گلوب ارتھ کے ماننے والوں کو اب فلیٹ ارتھ کا یقین کرلینا چاہیے۔)

موصوف زیب نامہ نے کمال کی خیانت اور دھوکہ دہی کا اِس مقام پر کیسے مظاہرہ فرمایا قارئین اصل کتاب کا متن دیکھ کر فیصلہ کر لیں!؛
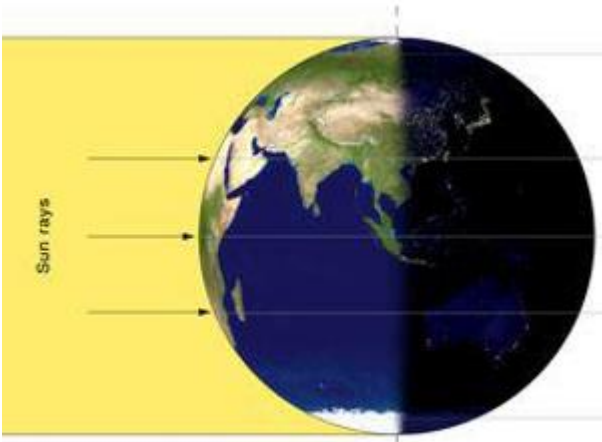
"ثبوت نمبر 59: Gabrielle Henriet لکھتا ہے کہ "زمین کی گردش کی تھیوری کو اِس کے مندرجہ ذیل ناقابل اعتبار شواہد کی بنا پر ہمیشہ کے لیے پھینک ہی دینا چاہیے؛ کہا جاتا ہے کہ زمین کی گردش 24 گھنٹے میں ایک چکر اور منظّم رفتار سے ہوتی ہے، تو اِسکی رو سے پورے سال کے دوران دن اور رات کا دورانیہ ایک جیسا ہی رہنا چاہیے، سورج کو اوقات میں تبدیلی کے بغیر ہی طلوع اور غروب ہونا چاہیے، جس کا یہ نتیجہ ہونا چاہیے کہ پوراسال 1 جنوری سے لے کر 31 دسمبر تک تمام دن ایک جیسے ہی ہونے چاہیے۔ جو زمین کی گردش کا قائل ہے اُسے یہ بات کہنی چھوڑ دینی چاہیے کہ زمین گردش کر رہی ہے۔ اگر ایسا ہے تو بتاؤ کہ کیسے ایک منظّم گردش کی وجہ سے اور اِس مفروضہ نظامِ کششِ ثقل کے ہوتے موسموں کے لحاظ سے رات اور دن کے اوقات میں تبدیلی رونما ہوتی ہے، جبکہ تم یہ کہتے ہو کہ زمین 24 گھنٹے کی ایک منظّم رفتار سے گردش کر رہی ہے!؟"۔ (زمین کی گردش میں Tilt rotation والی بات بھی صرف ایک مفروضہ ہی ہے۔ کسی نے آج تک یہ گردش کسی ٹھوس ثبوت سے ثابت نہیں کی)"

قارئین دیکھ رہے ہوں گے کہ اصل کتاب میں وجوہات واشکالات لکھ کر بات کو بطور ثبوت پیش کیا گیا ہے جبکہ موصوف زیب نامہ نے اپنی من مانی کرتے ہوئے خود سے جھوٹ گھڑ کر اِس مقام پر بھی اپنے قارئین کو دھوکہ دَر دھوکہ دیا ہے۔ موصوف کے خانہ ساز اعتراض اور اُس کے جواب کے لیے اصل کتاب کا متن ہی کافی ہے۔ اب ہم موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز جواب کو بھی دیکھتے ہیں؛

☆(جواب: یہ بات 3 ہزار سال پہلے ہی انسان معلوم کرچکا ہے کہ دنوں کی length میں تبدیلی، موسموں کا آنا جانا دراصل زمین کے اپنے محور میں جھکاؤ کے باعث ہے ، لہٰذا یہ اعتراض لطیفے کے سوا کچھ نہیں۔اس کے علاوہ موجودہ دور میں Brahe's observation اور Kepler's law of planetary motion کے ذریعے ہم زمین کے جھکاؤ کو ثابت کرسکتے ہیں۔)

الجواب: موصوف کا یہ کہنا کہ: "یہ بات 3 ہزار سال پہلے ہی انسان معلوم کرچکا ہے کہ دنوں کی length میں تبدیلی، موسموں کا آنا جانا دراصل زمین کے اپنے محور میں جھکاؤ کے باعث ہے ، "اپنے آپ میں متضاد بیانی ہے چونکہ موصوف اپنے فریب نامہ میں کئی مقامات پر ہمیں یہ کہتے رہے کہ کوئی حوالہ نہیں دیا گیا!۔ اب موصوف نے خود سے ہی لکھ دیا تو قارئین کیونکر یہ بات مان لیں؟۔ موصوف نے اپنے قارئین سے دوبارہ سفید جھوٹ بولا ہے اور اِسی لیے موصوف نے بس "انسان " لکھ دیا۔ موصوف کو اُس عظیم انسان کا نام لکھنا چاہیے تھا پھر ہم موصوف کی اُس بابت بھی خبر گیری کرتے۔

موصوف کی یہ بات کہ: "موسموں کا آنا جانا دراصل زمین کے اپنے محور میں جھکاؤ کے باعث ہے ، " بھی سوڈوسائنس کا سفید جھوٹ ہے جس کا پول ہم دلائل کے ساتھ کھولتے آرہے ہیں اور قارئین اب تک یہ بات جان بھی چکے ہوں گے کہ محوری جھکاؤ کی بات صرف ایک جھوٹ ہے جو گلوب کو ثابت کرنے کی ناکام کوشش سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: "لہٰذا یہ اعتراض لطیفے کے سوا کچھ نہیں " واقعی اپنے آپ میں ہی ایک لطیفہ ہے چونکہ اعتراض موصوف کو خود تراشیدہ ہے نہ کہ اصل کتاب کا متن ہے تو موصوف نے اپنے اعتراض کو بجا خود ہی لطیفہ قرار دے دیا ہے۔ ہم بھی یہاں پر دوبارہ ایک لطیفہ موصوف اور اُن کی سوڈوسائنس کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں؛ قارئین اگر دی گئی تصویر میں غور کریں تو سوڈوسائنس کی تین متضاد بیانیاں اِس میں واضح طور پر دیکھ رہے ہونگے ؛
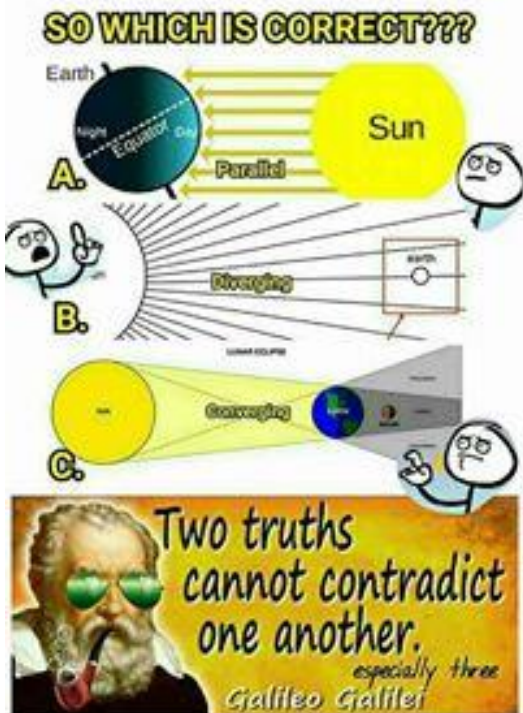
سورج کی روشنی زمین پر Parallel (عمودی) پڑتی ہے۔

سورج کی روشنی زمین پر Diverging شکل مین پڑتی ہے تو اِسی وجہ سے قطبین کی بابت موصوف زیب نامہ والی توجیح پیش کی جاتی ہے۔

جب بھی چاند یا سورج گرہن ہو تو فوراً کہا جاتا ہے کہ سورج کی روشنی Converging ہونے کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔

موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: " ۔اس کے علاوہ موجودہ دور میں Brahe's observation اور Kepler's law of planetary motion کے ذریعے ہم زمین کے جھکاؤ کو ثابت کرسکتے ہیں۔" بھی قارئینِ زیب نامہ کے ساتھ ایک اور دھوکہ دہی ہے۔"Brahe's observation " چونکہ جیوسنٹرک ماڈل کی بابت تھیں تو موصوف نے پہلے گذرے اپنے اعتراض نمبر 19 کے جواب میں یہ فرمایا تھا کہ: "Tycho Brahe آج سے چار سو سال پہلے کے فلکیات دان ہیں، اس وقت کی معلومات اور آج کی معلومات میں زمین آسمان کا فرق ہے،"جب اپنے پر بات آئی تو موصوف نے فوراً ٹیکو براہی کے مشاہدات پیش کر دیے کیا یہ کھلا تضاد نہیں؟۔ واہ کیا بات ہے موصوف زیب نامہ کی!۔

جب اپنے خلاف ہو تو ردی کی ٹوکری کی نظر اور جب اپنا مطلب نکالنا ہو تو بطور جواب!۔ یہی موصوف زیب نامہ جیسے احباب کا وطیرہ رہا ہے۔ ایسے احباب اپنے قارئین کو بھیڑ بکریاں سمجھتے ہیں کہ نہ اُنھوں نے کچھ یاد رکھنا ہے اور نہ اُنھوں نے ہماری تضاد بیانی پکڑ لینی ہے!۔

موصوف کا دوبارہ سے ٹیکو براہی اور کیپلر کی بات کو اپنے زیب نامہ کے فریب میں اِس مقام پر بطور دلیل لکھا شاہد ہے کہ موصوف دلیل سے خالی ہیں اور محدود انڈاکٹرینیشن کی بنیاد پر اپنا زیب نامہ تحریر فرما رہے ہیں۔ اِسی لیے بار بار موصوف دورُخی ڈبہ بنا کر قارئین کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی ناکام کوشش میں مصروف ہیں۔ جبکہ ہم قارئین کو موصوف کے خانہ ساز اعتراض نمبر 19 کے جواب الجواب میں تفصیل سے بتا چکے ہیں کہ ٹیکو براہی نے اپنی ساری تحقیق زمین کو مرکزِ کائنات مان کر ہی کی تھی جسے اُس کے شاگرد کیپلر نے اُسے مبینہ طور پر قتل کر کے چوری کر لیا تھا اور سورج کے نظام شمسی کی بنیاد ڈالی تھی۔

موصوف کا یہ بھی کہنا کہ: "planetary motion کے ذریعے ہم زمین کے جھکاؤ کو ثابت کرسکتے ہیں۔" خانہ پُری کے مترادف ہے۔ جس کی بابت ہم موصوف کے اعتراض نمبر 19 کے جواب الجواب میں تفصیل سے لکھ آئے ہیں کہ کیپلر نے ٹیکو براہی کی ساری تحقیق کو چوری کیا اور بڑی چالاکی سے ٹیکو کے جیوسنٹرک ماڈل کو ہیلیوسنٹرک بنا کر پیش کر دیا۔ کیپلر نے بھی فری میسونک سوڈو سائنس میں جو متضاد بیانیاں کر رکھیں ہیں وہ موصوف زیب نامہ کے فریب نامہ کی ہی طرح ہیں جن کا مدلل رد باآسانی کوئی بھی کر سکتا ہے۔ اور موصوف زیب نامہ اور اُن کے حواریوں کو ہمارا کھلا چیلنج ہے کہ زمین کے جھکاؤ کو کسی بھی طرح سے بنا کسی متضاد بیانی سے ثابت کر کے دکھائیں۔ جبکہ اصل کتاب کا ثبوت نمبر 59 ہی اکیلا کافی و شافی ہوگا ایسے باتوں کو رَد کرنے کے لیے!۔

ہم اِس دجل و فریب سے بھرپور زیب نامہ کی چوتھی قسط کے آپریشن بمعہ علمی تعاقب کو المسطحتین کی نظر کرتے ہیں کہ جیسے ہم علمی و تحقیق سفر کر کے دھوکے کی نیند سے جاگے ہیں دوسروں کو بھی جگاتے رہیں گے۔ ان شاءاللہ!
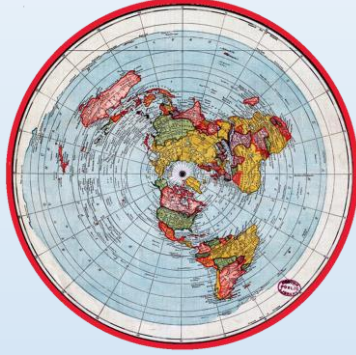
Flat Earth Urdu.pk

کی جانب سے پیش ہے،

آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب

قسط نمبر 5

زیب نامہ کی قسط نمبر 5 میں لکھے گئے خود ساختہ اعتراضات وجوابات اور اُن کا علمی تعاقب

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 60: سطح سمندر کے ذریعے زمین کو فلیٹ ثابت کرنے کا بہترین نسخہ یہ ہے کہ 6 سے 12 فٹ لمبا پالش شدہ لکڑی کا تختہ لیں، اس کو ٹرائپوڈ کے سہارے کھڑا کریں۔ اب اُفق اور لکڑی کے تختے کو اپنی آنکھوں کے ذریعے بالکل متوازن کریں۔ آپ دیکھیں گے کہ لکڑی کے تختے کے درمیان پر سمندر کا پانی اسی لیول پر نظر آئے گا جیسا تختے کے کناروں پر ہو گا۔)

موصوف زیب نامہ نے اصل کتاب میں لکھے ایک آزمودہ تجربے کا جو حال اپنی خانہ سازی سے کیا ہے ہم اُس کو کتاب کا اصل متن پیش کر کے بے نقاب کرتے ہیں؛

" ثبوت نمبر 60: سطح سمندر پر کروپچر کو بے نقاب کرنے کا آزمودہ تجربہ: سمندر پر اُفق (Sea-Horizon) ہمیشہ ایک سیدھی لائن میں رہتا ہے اور اس کا تجربہ کوئی بھی کر سکتا ہے، اُسے صرف 1 عدد واٹر لیول، 2 عدد ٹرائپوڈ اور 1 لکڑی کا تختہ درکار ہے۔ سطح سمندر سے کسی بھی اونچائی پر ایک 6 سے 12 فٹ لمبا بہترین اور پالش سطح کا لکڑی کا تختہ لیں اور ٹرائپوڈز پر فٹ کریں پھر اُسے لیول کے ذریعے درمیان اور دونوں کناروں سے بھی مکمل طور پر متوازن کریں، پھر آسمان کی اور اُفق کے ملنے کی لکیر کو اپنی آنکھوں سے اُس تختہ کے درمیان لیول پر رکھتے ہوئے دیکھیں۔ آپ کو دور اُفق بالکل اُس تختے کے ساتھ ایک لائن میں ہی نظر آئے گا۔ اگر آپ اُس تختے کے دونوں کناروں پر گھوم کر تمام سمتوں میں اُفق کو دیکھیں آپ کو 10 سے 20 میل تک، آپ کی اونچائی کے لحاظ سے، سارا اُفق ایک سیدھی لائن میں ہی نظر آئے گا۔ اگر زمین 25000 میل کا ایک گلوب ہوتی تو ایسا نظر آنا بالکل نا ممکن تھا، کیونکہ تختہ تو اُفق کے ساتھ عین ایک لائن میں درمیان سے لیول پر سیٹ تھا، مگر جب ہم اُس تختے کے کناروں کی طرف بڑھتے تو ہمیں دونوں کناروں پر کروپچر نظر آنا چاہیے تھا۔ صرف 10 میل کی دوری کو تختے کے درمیان کے لیول کے حساب سے دونوں اطراف کے کناروں کو لازمی طور پر 66.6 فٹ کروپچر میں ہونا چاہیے تھا۔ (مگر ایسا کبھی نہیں ہوتا ہم سب نے یہ تجربہ کر کے دیکھا ہے آپ خود بھی آزما کر دیکھیں، کروپچر کے جھوٹ کو پکڑنے کے لیے یہ سب سے زبردست تجربہ ہے۔ مزید تصویر سے بھی رہنمائی لیں کہ کیسے تختے کو اُفق کے ساتھ لیول کرنا ہے۔) "
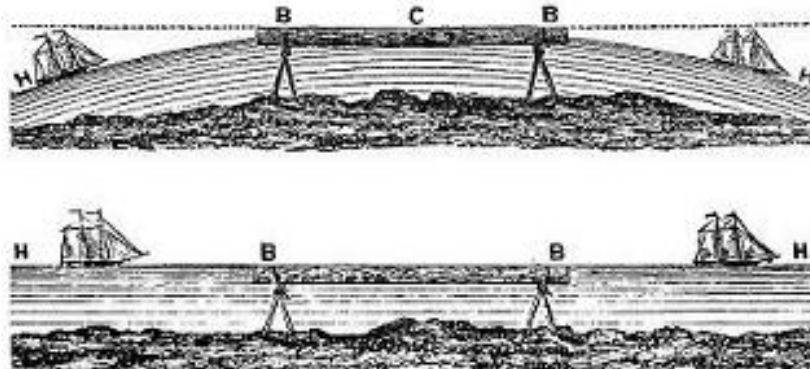
صاحبِ زیب نامہ نے کمال خیانتداری کا حسبِ سابق مظاہرہ فرماتے ہوئے ایک اہم تکنیکی اور پریکٹیکل تجربے کو توڑ مڑور کر اپنے خانہ ساز اعتراض میں بدلا اور پھر اپنے فریب نامہ میں بڑی شان سے پیش کیا ہے۔ جبکہ اصل کتاب کے متن میں پوری تفصیل سے اِس تجربہ کو بیان کیا گیا تھا۔ موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: اس تجربے کے لئے فلیٹ ارتھرز زمین کے خم کو اس انداز سے دیکھنا چاہ رہے ہیں کہ کناروں سے دریا مُڑا ہوا نظر آئے۔ اس کے لئے ہم calculations دیکھتے ہیں۔ 5 فٹ کی height سے اُفق آپ سے تقریباً 4.5 کلومیٹر دُور ہوگا۔ اگر آپ لکڑی کے تختے کو اُفق سے متوازن رکھیں گے تو فرض کر لیں آپ کے سامنے 10 کلومیٹر تک کا بھی علاقہ ہو تو کناروں پر خم 0.09 ڈگری ہوگا، یہ بات انتہائی قابلِ فکر ہے کہ کیا انسانی آنکھ متحمل ہو سکتی ہے کہ اس قدر معمولی خم کو نوٹ کر لے؟ آیئے اگلے اعتراض میں اس کی تفصیل سمجھتے ہیں)

الجواب: موصوف زیب نامہ کے ذہنی حواس کا اندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اصل کتاب میں سطحِ سمندر کی بات ہو رہی ہے اور یہ تجربہ ساحل سمندر پر کرنے کا کہا گیا تھا جسے موصوف نے کمال کی خیانتداری سے اپنے خود ساختہ جواب میں ایسے لکھ دیا: ":اس تجربے کے لئے فلیٹ ارتھرز زمین کے خم کو اس انداز سے دیکھنا چاہ رہے ہیں کہ کناروں سے دریا مُڑا ہوا نظر آئے۔" قارئین دیکھ رہے ہیں کہ بات سمندر کی ہو رہی ہے اور موصوف دریا پر کھڑے ہیں!۔

موصوف لکھتے ہیں: "اس کے لئے ہم calculations دیکھتے ہیں۔ 5 فٹ کی height سے اُفق آپ سے تقریباً 4.5 کلومیٹر دُور ہوگا۔" جب کہ موصوف کو لازمی طور پر یہ لکھنا چاہیے تھا کہ ساحل سمندر پر ہمیں 5 فٹ کی بلندی سے 4.5 کلومیٹر کا اُفق میسر ہوتا ہے۔ موصوف کو یہاں پر بھی اسٹنیڈرڈ کو ہی لینا چاہیے تھا جو عام طور پر 6 فٹ ہوتا ہے اور 6 فٹ کی بلندی سے ساحل سمندر پر دیکھنے والے کو 4.83 کلومیٹر کا اُفق میسر ہوتا ہے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: "اگر آپ لکڑی کے تختے کو اُفق سے متوازن رکھیں گے تو فرض کر لیں آپ کے سامنے 10 کلومیٹر تک کا بھی علاقہ ہو تو کناروں پر خم 0.09 ڈگری ہوگا، " یہ بات عین سفید جھوٹ اور موصوف زیب نامہ سمیت گلوبرز کا عالمی طور پر عوام الناس کو دیا جانے والا دھوکہ اور دجل وفریب پر مبنی بیانیہ ہے۔ ایک طرف سوڈو سائنس یہ مدعی ہے کہ زمین 25،000 میل گھیراؤ کا ایک گلوب ہے دوسری طرف جب پیمائشوں کی بات آتی ہے تو فوراً ڈگری کا دجل وفریب عوام کو دیا جاتا ہے۔ دعوی یہ ہوتا ہے کہ سمندر پر 6 فٹ کی بلندی سے اُفق 3 میل کا ملتا ہے لہٰذا جو کشتیاں اُفق پر غائب ہو جاتی ہیں وہ 3 میل کے بعد زمین کے مبینہ کروچر کے پیچھے چلی جاتی ہیں اور جب ہم اُس کروچر کو بے نقاب کرتے ہیں تو فوراً اپنی سوڈو سائنس کو استعمال کرتے ڈگری میں چھپ جاتے ہیں۔ کیا یہ کھلا تضاد نہیں؟۔

جبکہ اصل کتاب میں واضح لکھا ہے کہ: "اگر آپ اُس تختے کے دونوں کناروں پر گھوم کر تمام سمتوں میں اُفق کو دیکھیں آپ کو 10 سے 20 میل تک، آپ کی اونچائی کے لحاظ سے، سارا اُفق ایک سیدھی لائن میں ہی نظر آئے گا۔ اگر زمین 25000 میل کا ایک گلوب ہوتی تو ایسا نظر آنا بالکل ناممکن تھا، "اِس بات کو موصوف زیب نامہ بڑی خیانتداری سے چھپا گئے اور اپنے دجل وفریب کا ڈھول اِس مقام پر بھی اپنے قارئینِ زیب نامہ کی آنکھوں میں جھونک گئے!۔ جبکہ حقیقت میں کسی بھی دیکھنے والے کو ساحل پر کھڑے ہو کر 6 فٹ کی بلندی سے 3 میل سامنے کی جانب اور

دائیں و بائیں اطراف کو ملا کر 20 میل تک کا اُفق میسر ہوتا ہے۔ مطلب دیکھنے والے کے سامنے ایک 20 میل کی اُفقی لکیر بطور سمندر پر اُفق میسر ہو گی۔ جیسے اصل تجربے کی ڈرائنگ میں واضح کیا گیا ہے ویسا ہی سمندر کو اُس تختے کے دونوں کناروں سے نیچے کی جانب کرویچر میں نظر آنا چاہیے۔ مگر حقیقت میں ایسا کبھی نہیں ہوتا۔ اور موصوف کا ڈگری کا لکھنا صرف سفید جھوٹ ہے اور کچھ نہیں ہے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " یہ بات انتہائی قابلِ فکر ہے کہ کیا انسانی آنکھ متحمل ہو سکتی ہے کہ اس قدر معمولی خم کو نوٹ کر لے؟ آیئے اگلے اعتراض میں اس کی تفصیل سمجھتے ہیں " یہ بھی قلمی دجل و فریب سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ انسانی آنکھ جب کرویچر کی بات آئے تو موصوف جیسے گلوبرز کو فکر لاحق ہو جاتی ہے اور طرح طرح کی بھونڈی تاویلات گھڑی جاتی ہیں تا کہ کہیں مبینہ گلوب زمین کے کرویچر کی بابت بھانڈا نہ پھوٹ جائے اور جب سوڈو سائنس کی بات آتی ہے تو یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ انسانی آنکھ پورے انسانی جسم میں سب سے کمال کی چیز ہے جو بہت دور دور تک دیکھ سکتی ہے۔ جیسے ہم اپنے گذرے الجوابات میں ثابت کر آئے ہیں کہ کیسے ہوائی جہاز میں بیٹھ کر ہمیں 245 میل کا اُفق میسر ہوتا ہے جو ہم باآسانی دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ بیانیہ کہ: " کیا انسانی آنکھ متحمل ہو سکتی ہے کہ اس قدر معمولی خم کو نوٹ کر لے " سوائے دجل و فریب کے اور کچھ نہیں ہے۔ انسانی آنکھ اُفق پر کشتیاں غائب ہوتے دیکھ سکتی ہے اور یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ کشتیاں زمین کے کرویچر کے پیچھے چلی گئیں اور جب بات دائیں اور بائیں کے اطراف کی آئے تو فوراً یہ خم معمولی بنا دیا جاتا ہے؟۔ یہی وہ متضاد بیانیاں ہیں جن سے پوری کی پوری فری میسونک سوڈو سائنس بھری پڑی ہے اور جن سے موصوف نے اپنے فریب نامہ کو پوری تندہی سے بھرنے کی بے کار کوشش کی ہے۔ اِسی پر اکثر ہم یہ تصویر پیش کیا کرتے ہیں؛
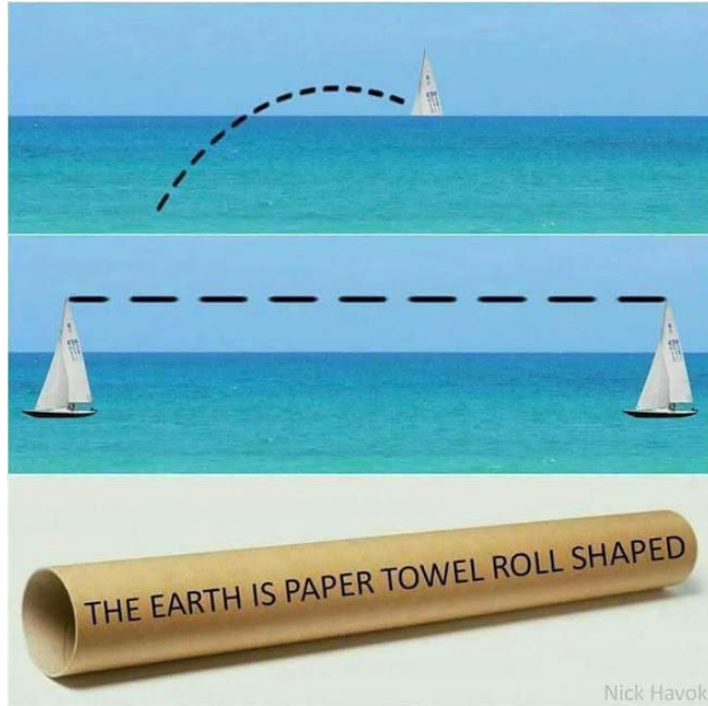
موصوف کا یہ کہنا کہ: " ؟آیئے اگلے اعتراض میں اس کی تفصیل سمجھتے ہیں " تو آیئے دیکھ لیتے ہیں کہ موصوف نے وہاں پر کیا تیر چلا رکھے ہیں!۔

صاحبِ زیب نامہ اپنے فریب نامہ میں لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 61 :سمندر حقیقی طور پر مڑا ہوا کیوں نظر نہیں آتا؟)

قارئین اصل کتاب کا متن دیکھ کر موصوف کی اِس مقام پر حسبِ عادت کی گئی فریب کاری کو دیکھ سکتے ہیں؛

" ثبوت نمبر61: اگر زمین حقیقتاً 25,000 میل کا گلوب ہوتا تو سمندر کنارے کھڑے ہو کر زمین کی یہ گولائی جسے کروچر کہا جاتا ہے، صاف اور واضح نظر آنی تھی اور اگر کوئی بھی شے اُفق پر پہنچتی، تو آپ کے دیکھنے کے لحاظ سے اُس شے کو تھوڑا پیچھے کی طرف جُھکا ہی ہونا چاہیے تھا۔ دور اُفق پر نظر آنے والی عمارتوں کو دیکھنے والے کے لحاظ سے (اٹلی کے مشہور مینار) پیسا مینار کی طرح جُھکا ہوا ہی نظر آنا چاہیے تھا۔ ایک گرم ہوا کا غبارہ جب ہوا میں بلند ہوتا ہے تو وہ آہستہ آہستہ آپ سے دور ہوتا ہے، گلوب زمین پر جیسے جیسے وہ اوپر اُٹھتا تو اُسے آہستہ آہستہ اور لگاتار نظر سے اوجھل ہو جانا چاہیے تھا، بس اُس کی لٹکتی ٹوکری ہی نظر آتی باقی غبارہ اوپر کی طرف سے اوجھل ہو جاتا۔ حقیقتاً جو کچھ بھی ہو جائے، عمارتیں، غبارے، درخت، لوگ، کوئی بھی شے اور ہر شے، ہمیشہ اپنا زاویہ سیدھے اُفق کے ساتھ سیدھا ہی رکھتی نظر آتی ہے چاہے دیکھنے والا جتنا مرضی دور ہو۔ (تصویر پر غور کر کے اس بات کو سمجھیں اور انٹرنیٹ پر اس موضوع کو curvature & perspective لکھ کر مزید تحقیق کریں۔) "

قارئین دیکھ رہے ہیں کیسے موصوف نے اتنی واضح اور آسان بات کو اپنے دجل وفریب کا نشانہ بنا کر ایک مختصر سے خانہ ساز اعتراض کی شکل میں گھڑ کر اپنے فریب نامہ کے قارئین کو پیش کیا تھا۔ موصوف جیسے احباب کا اصل مسلہ یہی ہے کہ جب بات اپنے مخالف ہو تو وہ اُسے اختصار سے لکھ کر خانہ پُری کر جاتے ہیں اور جب بات اپنی حمایت میں ہو تو زمین و آسمان کے قلابے لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ جبکہ ہم چاہے بات ہمارے مخالف ہو یا حمایت میں ہم عدل کی راہ کو کبھی نہیں چھوڑتے اور ہر طرح سے بات کو کھول کر پیش کر دیتے ہیں۔ تاکہ سچ اور جھوٹ کا فیصلہ قارئین کریں نہ کہ ہم اُن کے ہاتھ باندھ کر اپنی حمایت بٹورنے کی بے کار اور بھونڈی کوشش کریں۔ یہی وہ کاوشیں ہیں جو موصوف کے فریب نامہ میں بھری پڑی ہیں موصوف اپنے خانہ ساز مختصر ترین اعتراض کو گھڑنے کے بعد اُس کا اپنی طرف سے مفصل جواب کچھ ایسے لکھتے ہیں؛

☆(جواب: ہماری زمین کا circumference تقریباً 40 ہزار کلومیٹر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فی کلومیٹر اس کے کناروں کا خم 0.009 ڈگری ہوتا ہے، سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر اگر آپ کے سامنے اُفق کی لائن 100 کلومیٹر لمبی بھی نظر آ رہی ہو تو اس کے کناروں پر خم 0.9 ڈگری ہوگا جو کہ عام آنکھ سے محسوس نہیں کیا جا سکتا اسی خاطر سمندر حقیقی طور پر مُڑا ہوا نظر نہیں آتا۔ یہاں پر کوئی فلیٹ ارتھر یہ اعتراض اٹھا سکتا ہے کہ پہلے curvature of earth کو میٹر زمیں ناپا جا رہا تھا اب ڈگری میں کیوں ناپا جا رہا ہے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ

اگر علاقے کے حساب سے ناپا جائے گا تو 1 مربع میل (1 sq. mile) پر آٹھ انچ ہی جھکاؤ آئے گا مگر جب آپ کئی کلومیٹر دُور کھڑے ہو کر لکڑی کے تختے کے ذریعے horizon کا جھکاؤ لمبائی دیکھ کر ناپنا چاہ رہے ہیں تو angles کے ذریعے ہی فرق ناپا جاسکتا ہے۔ سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر curvature of earth دیکھنے کا یہی طریقہ ہے کہ دُوربین لے کر کسی بحری جہاز کو اپنی جانب آتے دیکھیں آپ کو صاف نظر آئے گا کہ پہلے بحری جہاز کا اوپری حصہ نظر آئے گا آہستہ آہستہ بحری جہاز پورا نظر آئے گا، اگر آپ mirage اور حقیقی تصویر میں فرق کر کے یہ بھی نوٹ نہیں کر سکتے تو سمندر کنارے سورج کو غروب ہوتا دیکھ لیں۔ (mirage کا تفصیلی ذکر آگے ہو گا)۔

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: "ہماری زمین کا circumference تقریباً 40 ہزار کلومیٹر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فی کلومیٹر اس کے کناروں کا خم 0.009 ڈگری ہوتا ہے،" دجل وفریب پر مبنی بیانیہ ہے۔ جس کی بابت ہم ابھی پچھلے الجواب میں مفصل لکھ آئے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ سوڈو سائنس میں مبینہ گلوب زمین کا گھیراؤ 40 ہزار کلومیٹر یا 24،901 میل (جسے ہم ہمیشہ آسانی کے لیے 25،000 میل لکھتے ہیں) ہے۔ اب یہ کناروں کے خم والی بات نہایت ہی احمقانہ اور جاہلانہ ہے۔ اُس کی وجہ اگر زمین گلوب ہے تو یہ گلوب کی بنیادی خاصیت ہے کہ اُس میں خم / کروچر ہر طرف ہو گا نہ کے سامنے کی طرف، جیسا کہ سوڈو سائنس کے ماننے والے اور موصوف زیب نامہ بھی پورے زور سے یہ بتانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ ہم اِس مقام پر دوبارہ سے قارئین کو فیثا غورث کا آفاقی گلوب کروچر فارمولہ جو زمین کو 24،901 میل گھیراؤ مان کر ہی پورے ٹیبل کی شکل میں بنایا گیا ہے، پیش کرتے ہیں؛

By Geometric Construction				By Trig Formula
MILE	DROP (MILES)	DROP (FEET)	DROP (INCHES)	DROP (MILES)
1	0.00012629	0.67	8.00	0.000126295
2	0.00050518	2.67	32.01	0.000505178
3	0.00113665	6.00	72.02	0.001136651
4	0.00202071	10.67	128.03	0.002020713
5	0.00315736	16.67	200.05	0.003157364
6	0.00454661	24.01	288.07	0.004546605
7	0.00618844	32.67	392.10	0.006188436
8	0.00808286	42.68	512.13	0.008082857
9	0.01022987	54.01	648.16	0.010229869
10	0.01262947	66.68	800.20	0.012629472
20	0.05051813	266.74	3200.83	0.05051813
30	0.1136667	600.16	7201.92	0.113666699
40	0.20207639	1066.96	12803.56	0.202076387
50	0.31574889	1667.15	20005.85	0.315748888
60	0.45468638	2400.74	28808.93	0.454686378
70	0.61889152	3267.75	39212.97	0.618891516
80	0.80836745	4268.18	51218.16	0.808367449
90	1.0231178	5402.06	64824.74	1.023117804
100	1.2631467	6669.41	80032.97	1.263146696
200	5.05500797	26690.44	320285.30	5.05500797
300	11.38287064	60101.56	721218.68	11.38287064
400	20.25895748	106967.30	1283607.55	20.25895748
500	31.70054618	167378.88	2008546.61	31.70054618
1000	128.3758994	677824.75	8133896.99	128.3758994
2000	542.3231057	2863466.00	34361591.98	542.3231057
3000	1375.65314	7263448.58	87161382.94	1375.65314
3959	3959	20903520.00	250842240.00	3959

ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ موصوف زیب نامہ کو یا تو یہ فارمولہ اور کروچر چارٹ معلوم ہی نہیں یا وہ جان بوجھ کر بھولے بن کر اپنا زیب نامہ کے نام پر فریب نامہ لکھنے بیٹھے ہیں۔ جبکہ صاحبِ زیب نامہ کو شروع میں ہی چاہیے تھا کہ اپنے قارئین کو گلوب کا کروچر فارمولہ اور یہ چارٹ پیش کر دیتے تو پھر اِس کا فیصلہ اُن پر چھوڑ دینا چاہیے تھا کہ زمین گلوب ہے یا فلیٹ وہ کیا مانتے ہیں؟۔ لیکن اُس کے لیے تمام ممکنہ ضروری معلومات دینا ہم پر بھی اور گلوبرز پر بھی فرض ہے۔ موصوف زیب نامہ نے اپنے پورے فریب نامہ میں اِس چارٹ یا فارمولہ کا ذکر تک نہیں کیا ہے جو بین ثبوت ہے کہ موصوف پوری طرح سے کتمانِ حق اور خیانتداری کو اولین ترجیح کے طور پر رکھتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ : " سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر اگر آپ کے سامنے اُفق کی لائن 100 کلومیٹر لمبی بھی نظر آ رہی ہو تو اس کے کناروں پر خم 0.9 ڈگری ہو گا جو کہ عام آنکھ سے محسوس نہیں کیا جا سکتا اسی خاطر سمندر حقیقی طور پر مُڑا ہوا نظر نہیں آتا۔ " یہ بات قارئینِ زیب نامہ و عوام الناس کو کھلا فریب دینے کے مترادف ہے جبکہ اگر زمین مبینہ طور پر گلوب ہے تو 100 کلومیٹر پر 6 فٹ کا قد رکھنے والے آبزرور کر صرف 4.83 کلومیٹر کا اُفق میسر ہو گا اور 100 کلومیٹر پر 711 میٹر کا کرویچر ہو گا جو ہر طرف ہو گا نہ کہ کسی ایک سمت میں۔ کرویچر کی بابت سب سے اہم نکات دو ہیں ایک بلندی اور دوسرا کرویچر فارمولہ۔ موصوف زیب نامہ کو یا تو اِن دونوں کا پتہ ہی نہیں یا وہ جان بوجھ کر انجان بنے بیٹھے ہیں اور اپنا فریب نامہ لکھ رہے ہیں۔ 100 کلومیٹر پر کسی 6 فٹ قد کے آبزرور کے لیے 711 میٹر کی ایک بہت بڑا کرویچر بنتا ہے۔ تو یہ کہنا موصوف کا جھوٹ اور دجل و فریب ہے کہ : " تو اس کے کناروں پر خم 0.9 ڈگری ہو گا جو کہ عام آنکھ سے محسوس نہیں کیا جا سکتا اسی خاطر سمندر حقیقی طور پر مُڑا ہوا نظر نہیں آتا۔ " جس کی تصدیق قارئین فیثا غورث کے کرویچر فارمولہ سے تیار کردہ چارٹ میں بھی دیکھ کر خود سے کر سکتے ہیں۔

موصوف کا یہ کہنا کہ : " یہاں پر کوئی فلیٹ ارتھر یہ اعتراض اٹھا سکتا ہے کہ پہلے curvature of earth کو میٹرز میں ناپا جا رہا تھا اب ڈگری میں کیوں ناپا جا رہا ہے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ اگر علاقے کے حساب سے ناپا جائے گا تو 1 مربع میل (1 sq. mile) پر آٹھ انچ ہی جھکاؤ آئے گا مگر جب آپ کئی کلومیٹر دُور کھڑے ہو کر لکڑی کے تختے کے ذریعے horizon کا جھکاؤ لمبائی دیکھ کر ناپنا چاہ رہے ہیں تو angles کے ذریعے ہی فرق ناپا جا سکتا ہے۔ " دوبارہ سے اپنے جھوٹ پر جھوٹ کے مصادق ہے۔ جبکہ ہم یہ بات قارئین کو پوری وضاحت سے سمجھا بھی چکے ہیں اور قارئین کو موصوف زیب نامہ کا فریب بھی دلیل سے دیکھا چکے ہیں۔ موصوف زیب نامہ نے اپنے فریب نامہ کی پہلی قسط کے اعتراض نمبر 1 کے خود ساختہ جواب میں بھی یہی حماقت سے بھرپور دعوی کیا تھا کہ : " 1 مربع میل (1 sq. mile) پر آٹھ انچ ہی جھکاؤ آئے گا " جبکہ اُسی مقام پر ہم نے اپنے الجواب میں اِس بات کا مدلل رد کیا تھا اور قارئین کو پوری تفصیل سے دیکھایا تھا کہ یہ موصوف کا فریب سے بھرپور بیانیہ ہے جسے موصوف کی پسندیدہ فری میسونک سوڈو سائنس کا بھی بین تضاد ہے۔ سوڈو سائنس میں یہ فارمولہ وہی ہے جو ہم نے ابھی پچھلے صفحے پر فیثا غورث کے کرویچر فارمولے سے بنائے گئے چارٹ میں دیکھایا ہے۔ چونکہ موصوف زیب نامہ کا یہ خود کا دعوی اُن کی اپنی سوڈو سائنس کے ہی خلاف ہے تو یہ دعوی موصوف کی اپنی سوڈو سائنس سے جہالت کی بنا پر باطل ہے۔ جب کہ کرویچر فارمولہ میں؛

$$8 \text{ inch (per mile)} \times \text{Distance}^2$$

نہ کہ موصوف کا کہنا : " 1 مربع میل (1 sq. Mile) پر آٹھ انچ " چونکہ یہ بات سوڈو سائنس کے بتائے اصل فارمولہ کے خلاف ہے تو اِس پر مزید بحث کرنا وقت کا ضیاع ہو گا۔

موصوف کا یہ کہنا کہ : " مگر جب آپ کئی کلومیٹر دُور کھڑے ہو کر لکڑی کے تختے کے ذریعے horizon کا جھکاؤ لمبائی دیکھ کر ناپنا چاہ رہے ہیں تو angles کے ذریعے ہی فرق ناپا جا سکتا ہے۔ " شاید موصوف بھول گئے کہ اِس بابت موصوف کو بات اپنے پچھلے خانہ ساز اعتراض میں کرنا چاہیے تھی کہ اِس بابت وہاں پر بیان ہوا تھا۔ مگر چونکہ موصوف کو دورُخی ڈبہ اور منجن بنانے کا بہت شوق ہے تو ہم اِسی مقام پر موصوف کے اِس بیانیہ کا علمی تعاقب کرتے یہ کہنا چاہیں گے کہ ؛ موصوف شاید بھول رہے ہیں کہ اُس تجربہ میں ساحل سمندر پر اُس تختہ کے دونوں کناروں پر

صرف کروپچر نظر آنے کی بات ہو رہی تھی نہ کہ کسی قسم کے اعداد و شمار کی۔ موصوف کے پاس چونکہ اُس بات کا کوئی جواب نہیں تھا تو اُنھوں نے پہلے تو اُس مقام پر بات تک نہ کی اور پھر اگلے اعتراض میں اپنے اِس خانہ ساز جواب میں دوبارہ سے اُسے لے آئے تا کہ اصل کتاب کے ثبوت نمبر 61 سے قارئین کی توجہ ہٹ جائے اور وہ موصوف کی ڈگری کی بھول بھولیوں میں ہی زیر گردش رہیں۔ موصوف کی یہ بات سفید جھوٹ ہے۔ اصل تجربے میں بات کروپچر کے دیکھنے کی ہے جو سطح سمندر پر کھڑے آبزور کے 6 فٹ قد کے حساب سے (کروپچر فارمولہ کے مطابق) اُسی لکڑی کے تختے کے اطرف میں 193 فٹ کا کروپچر واضح طور پر نظر آنا چاہیے تھا۔ قارئین ہمارے پیش کردہ دلائل کی بابت حق اور باطل میں فیصلہ کرنے میں آزاد ہیں۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر curvature of earth دیکھنے کا یہی طریقہ ہے کہ دُوربین لے کر کسی بحری جہاز کو اپنی جانب آتے دیکھیں آپ کو صاف نظر آئے گا کہ پہلے بحری جہاز کا اوپری حصہ نظر آئے گا آہستہ آہستہ بحری جہاز پورا نظر آئے گا۔" موصوف کی پسندیدہ سوڈو سائنس کی وہی پر فریب انڈاکٹرینیشن ہے جس کا جواب ہم نے ابھی کچھ صفحات پہلے گذری ایک مدلل تصویر سے دے دیا تھا۔ موصوف زیب نامہ کی شان میں اور قارئین کی موصوف کے اِس دجل پر مبنی بیانیہ کے رد پر ہم اِدھر دوبارہ پیش کر دیتے ہیں؛

صاحبِ زیب نامہ کے اِس بیانیہ کا بطلان آپ ہماری اِس ڈاکیومیٹری میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: " ،اگر آپ mirage اور حقیقی تصویر میں فرق کر کے یہ بھی نوٹ نہیں کر سکتے تو سمندر کنارے سورج کو غروب ہوتا دیکھ لیں۔(mirage کا تفصیلی ذکر آگے ہوگا)۔" اِس مقام پر موصوف نے اپنے محدود علم کی ایک اور دلیل خود ہے دے دی ہے۔ موصوف نے جس تندہی سے اِس " میراج" نامی بلا کا استعمال کیا ہے اُس کا پول ہم موصوف کے ذکر کردہ مقامات پر بین دلائل کے ساتھ کھولیں گے۔ اِس مقام پر موصوف زیب نامہ نے چالاکی سے پہلے ہی اپنے قارئینِ زیب نامہ کی ذہن سازی بھی کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ اِس " میراج" کو بطور ایک اہم (سوڈو) سائنسی دلیل کے طور پر ذہن میں رکھیں۔ جسے پر موصوف نے کھل کر آگے لکھنا تھا۔ سمندر کے کنارے پر کھڑے ہو کر سورج غروب ہوتا دیکھ لیں؟۔ اُس سے کیا ہو گا جبکہ ہم دلائل کے ساتھ لکھ بھی آئے اور ہماری ڈاکیومینٹریز میں بھی بھرپور

دلائل کے ساتھ ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ سورج ہم سے دور جاتا ہے تبھی ہمیں غروب ہوتا نظر آتا ہے اگر زمین گلوب ہوتی تو غروبِ آفتاب کے وقت سمندر پر سورج کا نظر آنے والا عکس کبھی بھی ہم تک نہیں پہنچ سکتا تھا بالکل ایسے ؛

قارئین دیکھ رہے ہیں کہ غروبِ آفتاب کے وقت سورج کا سمندر کے پانی پر پڑنے والا یہ عکس باآسانی ہم تک آ رہا ہوتا ہے۔ مگر جیسے ہی کوئی لہر آتی ہے تو وہ عکس ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر زمین گلوب ہوتی تو زمین کے مبینہ کرویچر نے کبھی بھی سورج کا عکس ہم تک ایک سیدھی لائن کی بجائے ایسے ہی توڑ توڑ کر آنے دینا تھا۔ ایک تصویر ہزاروں الفاظ بیان کر رہی ہے ! اور پورے گلوب کے جھوٹ کو بے نقاب کر رہی ہے !۔

صاحبِ زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض میں لکھتے ہیں ؛

☆(اعتراض 62: Samuel Rowbotham ایک برطانوی سائنسدان تھے، انہوں نے old Bedford نامی ایک تجربہ کیا۔ اس تجربے کے دوران وہ ایک سیدھی نہر کے کنارے پر ٹیلی سکوپ لے کر بیٹھ گئے، انہیں حیرانگی اس وقت ہوئی جب وہ اپنے ساتھی کو مسلسل ٹیلی سکوپ سے دیکھتے رہے اور ان کا ساتھی کشتی میں بیٹھ 10 کلومیٹر دُور پہنچنے کے باوجود ان کی نظروں سے اوجھل نہ ہوا۔ اگر زمین گول ہوتی تو کشتی کو ان کی نظروں سے غائب ہو جانا چاہیے تھا مگر ایسا نہیں ہوا۔)

موصوف زیب نامہ نے جو سلوک ڈاکٹر سیموئیل رؤبو تھم کے ساتھ اپنے زیب نامہ کی پہلی قسط میں کیا تھا وہ تو ہم دیکھ چکے ہیں اور اُس کا بھرپور علمی تعاقب بھی اُسی مقام پر لکھ آئے ہیں چونکہ ڈاکٹر رؤبو تھم ایک متحرک فلیٹ ارتھ سائنسدان تھے تو اِسی وجہ سے اُنھوں نے پریکٹیکل تجربات کر کے اپنی فلیٹ ارتھ کے موضوع پر مشہور و معروف کتب میں لکھ کر پیش کیے تھے۔ یہ بات 1865 کی ہے جسے موصوف زیب نے پہلی قسط میں 200 سال لکھا اور اب اپنے آنے والے جواب میں 150 سال لکھ رکھا ہے جو کسی صورت املاء کی غلطی نہیں بلکہ موصوف کی جانب سے کیے جانے والے اعداد و شمار سے دانستہ چھیڑ چھاڑ اور اپنی من مرضی کے مطابق متائج میں تبدیلی کرنے کی ایک اور بین دلیل ہے !۔ اصل کتاب میں اِس اہم تجربے کی بابت کیا لکھا تھا؟ اُس کے لیے ہم اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں ؛

" ثبوت نمبر 62: Samuel Rowbotham (ایک برطانوی سائنسدان تھا) جس نے Old Bedford Level کے مقام پر اپنے تجربات کر کے ثابت کیا کہ نہر کا پانی 6 میل تک پورے کا پورا فلیٹ ہے۔ پہلے وہ اپنی ٹیلی سکوپ کو نہر میں پانی سے 8 انچ اوپر رکھ کر کھڑا ہوا، پھر اُس کا ایک دوست ایک کشتی میں 5 فٹ اونچا ایک جھنڈا لگا کر نہر میں 6 میل تک آگے گیا۔ اگر زمین حقیقتاً 25،000 میل کا ایک گلوب ہوتا تو 6 میل

کی دوری میں پانی کو درمیان میں سے کمان کی شکل میں دونوں کناروں سے 6 فٹ اونچا ہونا چاہیے تھا، تو اِس لحاظ سے کشتی اور جھنڈا دونوں کو (سیموئل کی) نظر سے غائب ہو جانا چاہیے تھا، جبکہ حقیقت میں ہوا یہ کہ پورے سفر کے دوران کشتی اور جھنڈا ویسے کے ویسے ہی نظر آتے رہے۔ "
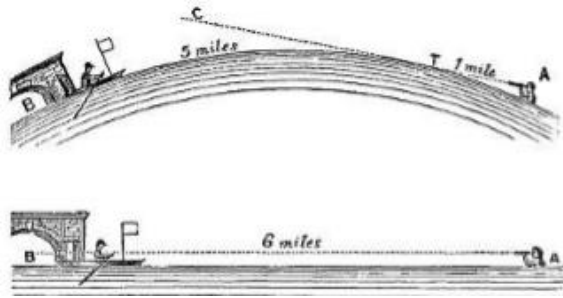
اصل کتاب میں موجود اُس تجربے کی ڈاکٹر روُبو تھم کی بنائی ڈرائنگ

موصوف زیب نامہ اپنے اِسی اعتراض کے خانہ ساز جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: جی بالکل! یہ تجربہ آج سے 150 سال پہلے کیا گیا اور تاریخ کے اوراق کا حصہ ہے۔ اس تجربے کو فلیٹ ارتھرز کی جانب سے پیش کیے جانے والے اہم ثبوتوں میں سے ایک مانا جاتا ہے اس تجربے کی تفصیل میں جانے سے پہلے ہمیں یاد رہنا چاہیے کہ اس کے بعد اسی نوعیت کا ایک اور تجربہ Henry Yule Oldham نامی محقق نے 1901ء میں کیا جس کے ذریعے زمین کے curve کو ثابت کر دیا گیا تھا۔ اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ پھر سیموئل کے تجربے میں کشتی کیوں 10 کلومیٹر تک نظر آتی رہی؟ اس کے متعلق سائنسدانوں نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ Atmospheric refraction کے باعث کشتی سیموئل کو نظر آتی رہی، temperature inversion کی وجہ سے superior mirage image بنا جس کی وجہ سے کشتی سیموئل کی نظر سے غائب نہیں ہوئی۔ ایسا اکثر leveling اور celestial navigation کے دوران دیکھا گیا ہے۔ mirage اُس نظر کے دھوکے کو کہا جاتا ہے جب شدید گرمی کے دوران ہمیں صحرا یا سڑک پہ پانی کھڑا نظر آتا ہے، بالکل اسی طرح سمندر میں گرمی یا ٹھنڈ کے دوران اکثر کئی کلومیٹر دُور موجود جزائر یا بحری جہازوں کی شبیہ دکھائی دیتی ہے، ہمیں معلوم ہے کہ ہم دیکھنے کے لئے روشنی کے محتاج ہیں اس خاطر فضا میں گرمی یا ٹھنڈ کے باعث جب روشنی کی لہریں مڑتی ہیں تو ہمیں mirage دیکھنے کو ملتے ہیں۔ mirage کا ثبوت ہمیں اس واقعے سے بھی ملتا ہے جب 25 جولائی 1986ء میں گرانٹ مورو نے سیموئل روبو تھم کا تجربہ دُوبارہ انجام دیا تو انہیں 8 کلومیٹر دُور اپنا ٹارگٹ پانی سے 18 انچ اوپر نظر آیا جس سے انہوں نے دعویٰ کیا کہ زمین میں خم نہیں بلکہ ہم جیسے جیسے بڑھتے جائیں گے زمین جھکنے کی بجائے اُٹھتی جائے گی، گرانٹ مورو کی بات کو سچ مان لیا جائے تو امریکا ہمارے نیچے ہونے کی بجائے ہمارے اوپر ہوتا۔ خیر اس تجربے کے بھی حیران کن نتائج atmospheric refraction کی کارستانی تھے۔)

الجواب: چونکہ اپنے زیب نامہ میں موصوف پہلی بار اتنی تفصیل میں گئے ہیں تو ہم بھی اُن کے علمی تعاقب کے لیے پوری تسلی سے تفصیل میں چلتے ہیں۔

موصوف نے لکھا کہ: " جی بالکل! یہ تجربہ آج سے 150 سال پہلے کیا گیا اور تاریخ کے اوراق کا حصہ ہے۔" اِس بابت ہم نشاندہی کر آئے ہیں کہ موصوف نے اپنی پہلی قسط کے اعتراض نمبر 6 کے جواب میں یہی مدت 200 سال لکھ رکھی ہے۔ جب جواب کی ابتداء ہی موصوف نے متضاد بیانی سے کی ہے تو آگے آگے دیکھتے جائیں موصوف نے کیا کیا لکھ رکھا ہے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " ۔اس تجربے کو فلیٹ ارتھرز کی جانب سے پیش کیے جانے والے اہم ثبوتوں میں سے ایک مانا جاتا ہے اس تجربے کی تفصیل میں جانے سے پہلے ہمیں یاد رہنا چاہیے کہ اس کے بعد اسی نوعیت کا ایک اور تجربہ Henry Yule Oldham نامی محقق نے 1901ء میں کیا جس کے ذریعے زمین کے curve کو ثابت کر دیا گیا تھا۔" موصوف نے یاد رکھنے کا کہہ کر خانہ پُری کر دی؟۔ جناب نے جس تجربہ کا ذکر کیا ہے ہم اُس کا بھی دلائل سے ابھی رَد کر کے دیکھا دیتے ہیں۔ موصوف کی طرح ہوا میں اور بنا حوالہ کوئی بات نہ ہم کرتے ہیں اور نہ کرنے دیتے ہیں۔

اصل کتاب میں ڈاکٹر روبوتھم کے جس تجربہ کی بات ہوئی ہے Henry Yule Oldham نے اپنی طرف سے اُسی تجربے کو رَد کرنے کے لیے اُسی مقام پر ٹھیک 36 سال بعد دوبارہ سے حکومتی سرپرستی میں وہی تجربہ دھرایا اور حکومتی زور بازو پر Henry Yule Oldham کے تجربے کو پوری طرح سے تشہیر کے بعد نافذ العمل کرایا گیا۔ ہم موصوف زیب نامہ سمیت پوری دُنیا کے گلوبرز کو چیلنج کرتے ہیں کہ جیسے ہمارے پاس ڈاکٹر روبوتھم کی اصل کتاب موجود ہے جس میں یہ پورے کا پورا تجربہ موجود ہے ہمیں اُسی طرح Henry Yule Oldham کے تجربے کے بھی اُس کے خود کے جاری کردہ اعداد و شمار درکار ہیں۔ جبکہ موصوف زیب نامہ نے صرف نام اور سن لکھنے پر اکتفا کیا ہے۔ ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ موصوف زیب نامہ نے اِسے انٹرنیٹ سے بطور سرقہ لیا ہے اور موصوف کے پاس اِس حکومتی پرپرستی میں کیے گئے تجربے کی بابت کوئی کتاب موجود نہیں ہے۔ ہمارے پاس یہ کتاب بھی موجود ہے جس میں اِس حکومتی سرپرستی میں کیے گئے تجربے کا ذکر موجود ہے۔ ہم پہلے اُسی کتاب میں لکھے اُس تجربے کا اسکرین شاٹ اپنے قارئین کو دیکھاتے ہیں پھر اُس پر جرح کرتے ہیں؛

5. *The Experimental Demonstration of the Curvature of the Earth's Surface.* *By* H. Yule Oldham, *M.A.*

In 1870 Dr. A. R. Wallace performed his well-known Bedford Level experiment. In the summers of 1900 and 1901 a series of similar experiments was made with the special object of obtaining photographic records of the same. The Bedford Level is a portion of the Fens north of Ely, through which in the seventeenth century two great canals were made, shortening the course of the Ouse. Of these, one, the New Bedford river, is tidal; the other, the old Bedford river, has locks at each end, and presents long, straight stretches of water without current or tide. The six-mile stretch of the old Bedford river between Welney

1901. 3 B

726 REPORT—1901.

and Denver was selected, as it is perfectly straight, has a bridge at each end, but none in between. The height of the parapet of Welney bridge above the water level was measured, a mark was set up on Denver bridge at the same height above the water-level, and midway—three miles from each end—a mark was set up on a pole at the same height above the water-level. A telescope was then directed from the parapet of Welney bridge to the mark on Denver bridge, and the middle mark was seen to stand up about six feet above the line of sight, agreeing with the effect calculated to be produced by the curvature of the earth's surface.

قارئین پوری عبارت بار بار پڑھ لیں۔ ذکر کئے گئے تجربے کے مقامات کے علاوہ اِس اہم نوعیت کے تجربے کی بابت صرف 6 فٹ لکھ کر بات کو ختم کر دیا گیا ہے۔ جب کہ اگر ڈاکٹر روُبو تھم کا تجربہ دیکھا جائے تو اُس میں ہر ممکنہ طور پر ضروری اعداد و شمار بھی ساتھ میں دیے گئے ہیں۔ تاکہ کل کو کوئی بھی اُسے باآسانی دھرا سکے۔

مگر Henry Yule Oldham کے تجربے میں کوئی ایسی بات نہیں لکھی گئی ہے صرف یہ لکھ کر موصوف زیب نامہ کی طرح خانہ پُری کر دی گئی ہے کہ : " ملنے والے حساب کتاب کے نتائج وہی ہیں جو زمین کے خم دار ہونے کی وجہ سے ہونے چاہیے "۔ یہ ہی سطر ویکیپیڈیا اور گلوبرز کے بلاگ پر موجود ہے۔ ہم یہ پوچھنا چاہیں گے کہ حضور یہ کہاں کا انصاف ہے اگر آپ کی سوڈو سائنس کوئی بات بنا دلیل کے لکھ دے تو وہ حقیقت بن جاتی ہے اور ہم پوری تفاصیل اور دلائل کے ساتھ بات لکھیں تو وہ آپ کے ہاں ردی کی ٹوکری کی نظر ہو جاتی ہیں؟۔ قارئین کو ہم یہ بھی بتانا چاہیں گے کہ ہمیں پورا یقین ہے کہ موصوف زیب نامہ کے پاس یہ کتاب بھی موجود نہیں ہے اور نہ ہی اُن کے علم میں ہے۔ اِس بات سے یہ بھی واضح ہو رہا ہے کہ اِس مذکورہ کتاب جو 1126 صفحات پر مشتمل ہے کسی ایک بھی فلیٹ ارتھر سائنسدان کی بابت اُس کا کوئی تجربہ تک اِس کتاب میں موجود نہیں۔ جو ہمارے مؤقف کہ سکہ رائج الوقت گلوب ماڈل استعمار نے زبردستی نافذ کرایا تھا، کو بھی ثابت کر رہا ہے۔ جب کہ ہم نے اپنے مخالف مؤقف ہونے کے باوجود اِس تجربہ کی بابت کتاب میں موجود عبارت کا سکرین شاٹ اپنے قارئین کو مہیا کیا ہے تاکہ قارئین فیصلہ کرنے میں آزاد ہوں۔

ڈاکٹر روُبو تھم کے تجربے میں بہت واضح طور پر لکھا تھا کہ : " پہلے وہ اپنی ٹیلی سکوپ کو نہر میں پانی سے 8 انچ اوپر رکھ کر کھڑا ہوا، پھر اُس کا ایک دوست ایک کشتی میں 5 فٹ اونچا ایک جھنڈا لگا کر نہر میں 6 میل تک آگے گیا۔ اگر زمین حقیقتاً 25،000 میل کا ایک گلوب ہوتا تو 6 میل کی دوری میں پانی کو درمیان میں سے کمان کی شکل میں دونوں کناروں سے 6 فٹ اونچا ہونا چاہیے تھا، تو اِس لحاظ سے کشتی اور جھنڈا دونوں کو (سیموئل کی) نظر سے غائب ہو جانا چاہیے تھا۔" جس کو اگر من وعن Henry Yule Oldham کر کے دکھاتا اور اُس کا رَد کرتا تو بات کچھ اور ہوتی مگر Henry Yule Oldham نے ایسا کچھ نہیں کیا تھا بلکہ موصوف زیب نامہ کی طرح صرف 6 فٹ کی بابت اپنی خانہ پُری کی تھی۔ یہی وہ نکتہ تھا جو ہم موصوف زیب نامہ کے رَد میں اپنے قارئین کو پیش کرنا چاہ رہے تھے۔ امید ہے قارئین اِس بابت سچ اور جھوٹ کا فرق جان گئے ہوں گے !۔

موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ : " اب سوال یہ اٹھتا ہے کہ پھر سیموئل کے تجربے میں کشتی کیوں 10 کلومیٹر تک نظر آتی رہی؟ اس کے متعلق سائنسدانوں نے تحقیق کی تو معلوم ہوا کہ Atmospheric refraction کے باعث کشتی سیموئل کو نظر آتی رہی، " موصوف کے دجل و فریب کی ایک اور بین دلیل ہے کیونکہ ؛ یہ تحقیق کن سائنسدانوں نے کی؟ کب کی اور کیسے کی؟ اِس کا کوئی ذکر موصوف نے نہیں کیا ہے۔ موصوف زیب نامہ کے خود کے کہے ہوئے اصول کہ : " بنا حوالے کی بات کو ردی کی ٹوکری کی نظر کیا جاتا ہے " ہم بھی مجاز ہیں کہ موصوف زیب نامہ کی اِس بات کو ردی کی ٹوکری کی نظر کر دیں۔ مگر ہم اپنے قارئین کو بتانا چاہیں گے کہ بڑی چالاکی سے Atmospheric refraction کے نام پر سوڈو سائنس کا داؤ کھیلا جاتا ہے۔ عام طور پر کوئی بھی عام انسان اِس کو پہلے پہل نہیں سمجھ پاتا اور موصوف زیب نامہ جیسے احباب بڑے آرام سے مبینہ گلوب زمین کا کروچر چھپانے کے لیے اِس کا عام استعمال کرتے نظر آتے ہیں یہ بھی سوڈو سائنس کی ہی

تعلیم ہے کہ جو تم سے زمین کے کروبچر کو بے نقاب کرنے کی بابت بات کرے اُسے Atmospheric refraction کے بھنور میں پھنسا دو۔ مگر ہم اپنے قارئین کو کسی دجل وفریب کے بھنور میں کبھی نہیں پھنسنے دیں گے۔

Atmospheric refraction ایک حقیقت ہے اِس کا کوئی انکار نہیں مگر جب اِس کا کوئی مبینہ گلوب کے کروبچر کو چھپانے کے لیے استعمال کرتے تو ہم اُس کا پوری طرح دلائل کے ساتھ تعاقب کرتے ہیں۔ Atmospheric refraction میں ہر بات کا جواب میراج کہہ کر اپنی جان چھڑائی جاتی ہے جبکہ میراج کی سب سے بنیادی بات یہ ہے کہ اُس میں نظر آنے والا نظارہ اُلٹے رُخ پر ہوتا ہے اور اصل مقام کا ہوا میں نظر آنے والا عکس ہوتا ہے جو ہوا میں مناسب نمی اور بخارات کی وجہ سے نظر آنے والا عام مشاہدہ ہے۔ قارئین ابھی اِس مقام پر میراج میں کسی بھی نظارے کا اُلٹا نظر آنے والی بات کو ذہن میں رکھیں۔ کیونکہ موصوف نے اِس مقام سے اِسی میراج کو اپنے دجل وفریب کی چادر بنا کر اپنے پورے فریب نامہ پر اوڑھا رکھا ہے جسے ہم دلائل کے ساتھ پوری طرح سے چاک کر کے دکھائیں گے۔

موصوف یہ کہنا کہ: "temperature inversion کی وجہ سے superior mirage image بنا جس کی وجہ سے کشتی سیموئل کی نظر سے غائب نہیں ہوئی۔ ایسا اکثر leveling اور celestial navigation کے دوران دیکھا گیا ہے " اپنے قارئینِ زیب نامہ کو سوڈو سائنس کے فریب کی چادر میں گم کرنے کی ناکام کوشش ہے۔ کیونکہ ڈاکٹر رؤبو تھم ایک سائنسدان تھا جو باآسانی میراج اور اصل میں فرق کر سکتا تھا۔ یہ بات کہیں پر ثابت نہیں ہے کہ ڈاکٹر رؤبو تھم کو وہی کشتی اُلٹی نظر آئی تھی کیونکہ میراج میں اصل نظارہ بطور عکس اُلٹا نظر آتا ہے۔ موصوف زیب نامہ کا یہ بیانیہ سفید جھوٹ سے بھی بدتر پایا گیا ہے۔ اگر کچھ الفاظ کو استعمال کر کے اپنی بات میں وزن بڑھانا ممکن ہوتا تو آج موصوف زیب نامہ جیسے جھوٹ کا پرچار کرنے والے لکھاریوں کے علمی تعاقب نہ لکھے جا رہے ہوتے۔ ایسے الفاظ کے استعمال سے موصوف عام عوام کو تو متاثر کر سکتے ہیں مگر ہمیں صرف دلیل سے متاثر کیا جا سکتا ہے جس سے موصوف پوری طرح خالی ہیں۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: "mirage اُس نظر کے دھوکے کو کہا جاتا ہے جب شدید گرمی کے دوران ہمیں صحرا یا سڑک پہ پانی کھڑا نظر آتا ہے، بالکل اسی طرح سمندر میں گرمی یا ٹھنڈ کے دوران اکثر کئی کلومیٹر دُور موجود جزائر یا بحری جہازوں کی شبیہ دکھائی دیتی ہے، " اور یہی دھوکہ موصوف نے اپنے قارئین کو اپنے دجل وفریب کے ساتھ پوری طرح اپنے زیب نامہ میں دیا ہے۔ قارئین موصوف کی یہ بات: " شدید گرمی کے دوران " نوٹ کر لیں۔ کیونکہ یہ حقیقت ہے کہ میراج کے لیے موسم کا شدید گرم مرطوب موسم کا ہونا بہت ضروری ہے۔ جبکہ صاحبِ زیب نامہ اپنی ہی سوڈو سائنس کے بیانیہ کے برعکس اُسے ٹھنڈ میں بھی دیکھا رہے ہیں۔ جو موصوف کی خود کی پسندیدہ سوڈو سائنس کے بھی خلاف ہے۔ قارئین یہ بھی مدِ نظر رکھیں کہ؛

پہلی بات: میراج میں کسی بھی شے کا عکس ہمیشہ اُلٹا نظر آتا ہے نہ کہ سیدھا نظر آتا ہے اور دوسری بات: میراج میں اصل کی شبیہ ہوتی ہے نہ کہ اصل واضح ہوتا ہے۔ یہ بات قارئین لازمی طور پر ذہن نشین کر لیں کیونکہ اِن حقائق کی وجہ سے آپ باآسانی موصوف زیب نامے کے اگلے جھوٹوں اور فریب پر مبنی بیانیوں کو باآسانی پہچان سکیں گے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ : " ہمیں معلوم ہے کہ ہم دیکھنے کے لئے روشنی کے محتاج ہیں اس خاطر فضا میں گرمی یا ٹھنڈ کے باعث جب روشنی کی لہریں مڑتی ہیں تو ہمیں mirage دیکھنے کو ملتے ہیں۔" موصوف کو شاید ایسے ہی دکھائی دیتا ہو مگر حقیقت میں ایسے نہیں ہوتا۔ روشنی تو دن کے وقت سو پھیلی ہوتی ہے نہ کہ کسی مخصوص لہر میں ہوتی ہے۔ ہاں یہ کہتے تو بہتر تھا کہ شدید گرمی کی وجہ سے ماحول میں موجود بخارات کی وجہ سے کسی شے کی شبیہ کا ہوا میں بننا اور اُلٹا نظر آنا میراج ہے تو بات کچھ اور ہوتی۔ چونکہ موصوف نے من مرضی کرنا تھی تو جو اُن کے من میں آیا اور جو اُن کی انڈاکٹرینیشن یاد داشت میں موجود تھا یہ واہی کی شکل میں لکھ گئے!۔

موصوف کا یہ کہنا کہ : "mirage کا ثبوت ہمیں اس واقعے سے بھی ملتا ہے جب 25 جولائی 1986ء میں گرانٹ مورو نے سیموئل روبو تھم کا تجربہ دُوبارہ انجام دیا تو انہیں 8 کلومیٹر دُور اپنا ٹارگٹ پانی سے 18 انچ اوپر نظر آیا جس سے انہوں نے دعویٰ کیا کہ زمین میں خم نہیں بلکہ ہم جیسے جیسے بڑھتے جائیں گے زمین جھکنے کی بجائے اُٹھتی جائے گی، گرانٹ مورو کی بات کو سچ مان لیا جائے تو امریکا ہمارے نیچے ہونے کی بجائے ہمارے اوپر ہوتا۔ خیر اس تجربے کے بھی حیران کن نتائج atmospheric refraction کی کارستانی تھے۔" کسی لطیفے سے بڑھ کر نہیں۔ جس کہ رَد ہم ابھی تک پوری تفصیل سے لکھتے آرہے ہیں اور موصوف گرانٹ موور کی بات کر رہے ہیں ہم آپ کو 2016 میل کیا گیا دوبار سے اصل بریڈ فورڈ لیول تجربہ من و عن جیسے ڈاکٹر رؤبو تھم نے کیا تھا ویسے کی دوبارہ سے کیے گئے تجربے کی ویڈیو بطور دلیل پیش کرنا چاہیں گے۔

بریڈ فورڈ لیول تجربہ 2016 کلک کریں اور وہی 1865 کے تجربہ کی 2016 میں ہوتی کوشش دوبارہ سے دیکھ لیں۔ یہ ہوتی ہے اصل سائنس نہ کہ موصوف کی پسندیدہ سوڈو سائنس جس میں کسی بات کی تصدیق مانگو تو جواب طعن و تشنیع ملتی ہے!۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆ (اعتراض 63: ڈاکٹر Rowbotham نے ایک اور تجربہ کیا جس میں انہوں نے سیدھی نہر میں 6 میل کے فاصلے تک ہر میل بعد 5 فٹ کا ایک جھنڈا لگایا تو جب انہوں نے ٹیلی سکوپ سے دیکھا تو تمام جھنڈے ایک ہی سیدھ میں نظر آرہے تھے جو کہ زمین کے فلیٹ ہونے کی دلیل ہے۔)

قارئین کو ہم اِس مقام پر موصوف زیب نامہ کی خیانتداری پر ڈھٹائی سے جمے رہنے کی ایک اور دلیل کتاب کے اصل متن کے ذریعے دیکھانا چاہیں گے؛

" ثبوت نمبر 63: اپنے دوسرے تجربے میں Dr. Rowbotham نے نہر کے کنارے پر ہر میل کے فاصلے پر اور 5 فٹ اونچائی کا ایک ایک جھنڈا لگایا۔ پھر اپنی ٹیلی سکوپ کو پہلے جھنڈے کے بالکل پیچھے 5 فٹ کی اونچائی پر لگایا تا کہ پہلے جھنڈے سے لے کر تمام 6 جھنڈے ایک ساتھ سیدھی لائن میں نظر آجائیں۔ اگر زمین حقیقتاً ایک 25،000 میل کا گلوب ہوتا تو جھنڈوں کو دیکھنے کی سیدھی لائن بناتے ہوئے ہی بتدریج نیچے کی طرف نظر آنا چاہیے تھا جیسے: پہلے جھنڈے کے بعد دوسرا 8 انچ نیچے ہوتا، تیسرا 32 انچ، چوتھا 6 فٹ، پانچواں 10 فٹ 8 انچ اور چھٹے کو 16

فٹ 8 انچ نیچے ہونا چاہیے تھا۔ (مگر ایسا نہ ہوا سب جھنڈے ایک سیدھی لائن میں ہی نظر آئے کیونکہ سب نہر کے کنارے پر ایک جیسی اونچائی 5 فٹ اور ایک ایک میل کے فاصلے پر لگے تھے۔ لہٰذا کرویچر والا نظریہ بالکل غلط ثابت ہوا۔)"
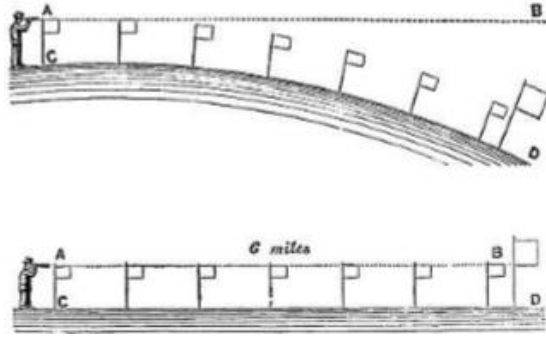
ڈاکٹر رؤبوتھم کی اِس تجربہ کی بابت خود کی بنائی ہوئی ڈرائنگ

قارئین کے دیکھ لیا ہوگا کہ کیسے موصوف زیب نامہ نے ڈاکٹر رؤبوتھم کے ایک اور تجربے کو جو اصل کتاب میں بطور ثبوت موجود تھا اپنے دجل وفریب اور خیانداری کا نشانہ بنایا ہے۔ موصوف اپنی کمال کی خیانتداری کے بعد اپنا خانہ ساز جواب کچھ اسطرح لکھتے ہیں؛

☆(جواب: اس تجربے کی کسی معتبر ذریعے سے تصدیق نہیں ہو سکی نہ ہی اس کا حوالہ مل پایا سو یہ واقعہ دیگر اعتراضات کی طرح جھوٹ پر مبنی ہو سکتا ہے۔)

الجواب: انا للہ وانا الیہ راجعون!۔ قارئین شاید سوچیں کے ہم نے یہ دعا اِس مقام پر کیوں لکھی جبکہ ہمیں یہ بہت پہلے لکھ دینی چاہیے تھی۔ ہم بتانا چاہیں گے کہ ہمارے پاس تو گلوبرز سے متعلقہ تمام کتب موجود ہوتی ہیں تبھی ہم اکثر یہ کہتے ہیں کہ زمین کے مبینہ گلوب کو ہم گلوبرز احباب سے زیادہ جانتے ہیں مگر موصوف زیب نامہ نے تو اِس مقام پر علمی و قلمی بے شرمی کی حد ہی کر دی۔ جس ڈاکٹر رؤبوتھم کا موصوف بڑی تندہی سے اپنے پچھلے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں اپنی طرف سے بچگانہ رَد لکھ آئے ہیں جیسے ہی اُسی کا ایک اور تجربہ سامنے آیا تو فوراً یہ لکھ دیا کہ: "اس تجربے کی کسی معتبر ذریعے سے تصدیق نہیں ہو سکی نہ ہی اس کا حوالہ مل پایا سو یہ واقعہ دیگر اعتراضات کی طرح جھوٹ پر مبنی ہو سکتا ہے۔" ویسے ناشائستہ ہونا الگ بات ہے مگر بے شرم ہونا واقعی حد سے گری ہوئی بات ہے۔ موصوف نے اِس مقام پر ناشائستہ اور بے شرمی دونوں کی تمام حدوں کو پار کیا ہے۔

ہمیں یہ سمجھ ابھی تک نہیں آئی کہ اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 6 کے جواب میں موصوف نے ڈاکٹر رؤبوتھم کے تجربات کی بابت تو یہ لکھ رکھا ہے کہ: " اس ضمن میں بیڈ فورڈ نامی تجربہ 2 سو سال پہلے کیا جا چکا ہے جب ٹیلی سکوپ کے ذریعے 9 کلومیٹر دور کھڑی کشتی کو دیکھا گیا تو اس کا جھنڈا نظر آیا جس کے بعد زمین کو گول ثابت کرنے کی طرف پیشرفت ہوئی۔" لگتا ہے موصوف زیب نامہ کی یادداشت بہت ہی کمزور ہے اپنا لکھا ہوا ہی بھول گئے۔ جب بات اپنی حمایت میں محسوس ہوئی تو لے لی جب بات کلی طور پر اپنے مخالف نظر آ گئی تو فوراً اُس پر غیر معتبر کا لیبل لگا دیا۔ یہی وہ دوغلی پالیسی ہے جو موصوف زیب نامہ کا اپنے اِس فریب نامہ میں طرہ امیتاز رہا ہے اور پوری دُنیا کے گلوبرز کی اکثریت بھی ایسی ہی دوغلی پالیسی اختیار کرنے پر مجبور ہے۔ جب انسان اپنے گھر یا دفتر میں ہی بیٹھا یاوہ واہی لکھتا ہے تو یہی ہوتا ہے جو موصوف زیب نامہ نے جی بھر کر

کیا ہے۔ ہمیں حقیقتاً زیب نامہ کے قارئین سے گہری ہمدردی ہو چلی ہے مگر اُن سے بھی ایک سوال ہے کہ کیا آپ لوگوں کی عقل بھی موصوف کی طرح ہے جو کسی قسم کے تضاد کو نہیں پکڑ سکتی؟۔

اگر موصوف کے کیمپ کے کسی ساتھی نے ہی یہ بات موصوف کے گوش گذار کی ہوتی تو ہم آج باآسانی فری ہٹس نہ لگا رہے ہوتے بلکہ موصوف کے ساتھ سُپر اوور کھیل رہے ہوتے۔ مگر موصوف کو نو بال کرانے کا ہی شوق ہے تو ہم کیا کر سکتے ہیں اب کھاتے رہیں ہمارے دلائل کے چھکے وہ بھی گراؤنڈ سے باہر جانے والے!۔ موصوف زیب نامہ نے اپنے قارئین سے نہ صرف سفید جھوٹ بولا ہے بلکہ دوبارہ سے اپنے قارئین کو کھل کر دھوکہ دیا ہے۔ ڈاکٹر روبوتھم ایک مشہور سائنسدان ہے جس کی کتب انٹرنیٹ پر باآسانی مل جاتی ہیں۔ اِسی ڈاکٹر روبوتھم کی مشہور کتاب کا نام؛

Zetetic Astronomy, Earth not a Globe by Dr. Parallax (Dr. Samuel Rowbotham)

ہے۔ ہمارے فورم پر یہ کتاب موجود ہے جس کا لنک بھی دیا جا رہا ہے۔ جب کسی کی خود کی لکھی کتاب موجود ہے اور اُسی کتاب میں اُس کا خود کا کیا گیا تجربہ موجود ہے اور پہلے آپ اُس کی بات پر دلیل بھی بنانے کی سعی فرما چکے ہیں تو اب اِس مقام پر جب گلوب کے نقلی کروبچر کا باآسانی بھانڈا پھوٹ رہا تھا تو آپ نے بنا مزید کچھ لکھے اُس تجربہ کا ہی انکار کر دیا!۔ یہی وہ تضاد بیانی، دوغلی پالیسی اور دورُخی ڈبہ ہے جسے اختیار کرنے کے موصوف زیب نامہ از حد شوقین پائے گئے ہیں!۔ قارئین کے لیے ہم بطورِ ثبوت ڈاکٹر روبوتھم کی اُسی کتاب کے سرورق کا سکرین شاٹ بھی لگانا چاہیں گے!۔

[*Entered at Stationer's Hall.*]

ZETETIC ASTRONOMY.

EARTH NOT A GLOBE!

AN EXPERIMENTAL INQUIRY

INTO THE

TRUE FIGURE OF THE EARTH:

PROVING IT A PLANE,

WITHOUT AXIAL OR ORBITAL MOTION;

AND THE

ONLY MATERIAL WORLD

IN

THE UNIVERSE!

BY "PARALLAX."

London:
SIMPKIN, MARSHALL, AND CO., STATIONERS' HALL COURT.
Bath:
S HAYWARD, GREEN STREET.
1865.

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 64: ڈاکٹر سیموئل روبو تھم اپنی کتاب "زمین گول نہیں ہے" میں لکھتے ہیں کہ اگر زمین گول ہوتی تو سمندر سے اُفق سیدھا کیوں نظر آتا؟اس کے لئے انہوں نے ایک تجربہ بھی سرانجام دیا جس میں انہوں نے 2 پولز کے درمیان رسی باندھ کر اُفق کے سیدھے ہونے کا مشاہدہ کیا۔)

موصوف زیب نامہ جی بھر کر جھوٹ لکھنے کے عادی ہیں اور اُس کی ایک اور دلیل اصل کتاب کا متن ہے جس میں زمین کے گلوب ہونے کی نفی پر ایک اور بین ثبوت موجود ہے؛

"ثبوت نمبر Samuel Rowbotham:64 اپنی کتاب "Earth not a globe" میں لکھتا ہے کہ "یہ بات جانی اور مانی ہے کہ سمندر کنارے کھڑے ہو کر سمندر پر اُفق کو دیکھا جائے تو دیکھنے والا چاہے کتنی بھی دائیں اور بائیں جانب دور تک دیکھے اُسے اُفق ہمیشہ ایک سیدھی لائن میں ہی نظر آئے گا۔ یہ تجربہ پورے ملک میں کئی جگہ کیا جا چکا ہے۔ برنگھم کے مقام پر، ریس کورس کے قریب جہاں زمین اونچی ہے، دو کھمبے 6 گز کے فاصلے سے زمین میں گڑے ہوئے ہیں، اور عین سمندر کے مخالف سمت میں ہیں۔ اُن کھمبوں کے درمیان بہت مضبوطی سے عین اُفق کی سیدھ میں رسی بندھی ہے۔ اُس رسی کے درمیان سے 20 میل تک کا نظارہ ہر سمت میں نظر آیا جو ہر طرف کے فاصلے کو 40 میل بناتا ہے۔ اُسی اثناء ایک بحری جہاز مغرب کی طرف جاتا نظر آیا، اُس کا تب تک مشاہدہ کیا جب تو وہ پورے 40 میل اُس نے طے کر لیے، جہاز مشرق کی طرف سے نظر آیا تھا اُسے 20 میل تک اونچائی کی طرف جانا چاہیے تھا پھر وہ (کروچر کی) کمان کے درمیان میں پہنچتا، پھر اُسے اتنا ہی فاصلہ اُترنا چاہیے تھا (کروچر کی تھیوری کے عین مطابق) یعنی 20 میل کا 8 انچ x فاصلہ ^{2} کے حساب سے 266 فٹ بنتا ہے، یہ وہ فرق ہونا چاہیے جس پر جہاز شروع سے آخر تک 40 میل میں اُن کھمبوں کے درمیان بندھی رسی سے نیچے نظر آنا چاہیے۔"

قارئین سے التماس ہے کہ موصوف زیب نامہ کا خانہ ساز اعتراض اور اصل کتاب میں لکھے ایک اور مشاہدے کا تقابلہ کریں اور دیکھیں کہ موصوف زیب نامہ کس حد تک قلمی و اخلاقی اقدار سے عاری ہیں۔ اصل کتاب میں ایک بہترین مشاہدہ بطور ثبوت لکھا تھا جسے موصوف زیب نامہ نے دوبارہ اپنے دجل و فریب کا نشانہ بنایا اور پھر خود ہی اُس کا جواب کچھ اسطرح سے لکھ دیا؛

☆(جواب: اعتراض نمبر 60 میں اس کو مفصل طور پر بیان کیا جا چکا ہے۔)

الجواب: قارئین سے التماس ہے کہ موصوف خانہ ساز اعتراض نمبر 60 میں جو "مفصل طور" پر اُسکا الجواب ہے اُسے بھی لازمی طور پر دوبارہ دیکھ لیں۔ اور موصوف کی ایک اور حقائق سے لاعلمی کی مثال اِس مقام پر قارئین کو ہم دکھانا چاہیے گے کہ موصوف کا دعوی تو میراج کا ہے جس کے لیے گرم مرطوب موسم سب سے بنیادی خاصیت ہے مگر ہم صرف ایک معصومانہ سوال اپنے قارئین کے لیے اِس مقام پر رکھنا چاہیں گے کہ برطانیہ میں کونسا ایسا گرم اور مرطوب موسم ہوتا ہے جو "میراج" جسے موصوف اکثر بطور اپنی کھوکھلی اور پسندیدہ دلیل کے طور پر زمین کے کروچر کے ہر سوال کے جواب میں دینا پسند کرتے ہیں، کے برطانیہ جیسے نسبتاً ٹھنڈے موسم کے حامل ملک میں بننے میں مدد فراہم کر سکے یا اُس کا کوئی موقع بن سکے؟۔ اگر ملے تو ہمیں ضرور مطلع کریں!۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 65: ڈاکٹر روبو تھم مزید لکھتے ہیں کہ واٹر لو کے ساحل پہ انہوں نے ٹیلی سکوپ لگائی اس دوران ایک بہت بڑا اسٹیمران سے دُور جارہا تھا انہوں نے دیکھا کہ 4 گھنٹے بعد اسٹیمر اُفق پر غائب ہو گیا، اگر زمین گول ہوتی تو جہاز کو step by step افق سے نیچے ہوتے ہوئے غائب ہو جانا چاہیے تھا۔)

یہ تو تھا موصوف زیب نامہ کا خانہ ساز اعتراض۔ اب ہم قارئین کو اصل کتاب کا متن پیش کرتے ہیں اور درخواست کرتے ہیں کہ آپ تقابلہ کر کے دیکھیں کہ اصل کیا تھا اور اُسکی کتنی گھٹیا قسم کی نقل بطور اعتراض بنا کر موصوف نے پیش کی۔ اصل کتاب کا متن؛

"ثبوت نمبر 65: — Dr. Rowbotham مزید لکھتا ہے کہ " واٹر لو کے ساحل کے نزدیک، جو لیور پول کے شمال میں کچھ میل کی دوری پر ہے پانی سے 6 فٹ کی اونچائی پر ایک بہترین ٹیلی سکوپ لگائی گئی۔ اُسے ڈبلن کی طرف جاتے ایک بڑے اسٹیمر پر مرکوز کیا جو مرسی دریا سے نکل ہی رہا تھا۔ آگے بڑھتے ہوئے جہاز کا مستول بتدریج اُفق کے قریب ہوتا رہا یہاں تک کہ وہ 4 گھنٹے بعد اُفق پر غائب ہو گیا۔ عموماً ڈبلن کے اسٹیمر 8 میل فی گھنٹہ کی رفتار پر سفر کرتے ہیں تو جب جہاز قریب 32 میل کی دوری پر ہو گا جب اُسکا مستول اُفق کے قریب ہوتا نظر آیا۔ ٹیلی سکوپ 6 فٹ کی اونچائی پر تھی، تو 3 میل فرق کی آسانی کے لیے نکال دیے، تو بقیہ 29 میل بچے، اُن کا سکوائر لے کر 8 انچ سے ضرب دی تو 560 فٹ پیائش ملی، مستول کی 80 فٹ اونچائی کو اِس میں سے منفی کیا تو اسٹیمر کو 480 فٹ اُفق سے نیچے ہونا چاہیے تھا۔ اِسی طرح کے بہت سے تجربات کیے جا چکے ہیں جن میں اسٹیمرز سمندر کی طرف جا رہے ہوتے تھے، اور ہر بار ملنے والے نتیجے گلوب زمین کی تھیوری کے عین مخالف ہوتے تھے۔"

موصوف زیب نامہ نے اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب کچھ اسطرح لکھا؛

☆(جواب: اسٹیمر بہت بڑا جہاز ہوتا ہے لہٰذا کافی دُور پہنچ کر بھی یہ نظر آتا رہتا ہے، چونکہ ڈاکٹر روبو تھم کے اس تجربے کا ویڈیو ثبوت موجود نہیں جس کے باعث اس پر بحث کرنا ممکن نہیں البتہ جدید دور میں بہت سے لوگوں نے یہ تجربات کیمرے میں محفوظ کیے ان ویڈیوز کو اگر دیکھا جائے تو اسٹیمر کا نچلا حصہ step by step غائب ہوتا صاف دِکھائی دے گا البتہ بہت دور چلے جانے کے باعث اسٹیمر آہستہ آہستہ نظر آنا بند ہو جائے گا اور غائب ہوتا دِکھائی دے گا۔ اس لمحے کو فلیٹ ارتھرز چپٹی زمین کے لئے بطور ثبوت استعمال کرتے ہیں۔)

الجواب: کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مترادف موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں کہ: " اسٹیمر بہت بڑا جہاز ہوتا ہے لہٰذا کافی دُور پہنچ کر بھی یہ نظر آتا رہتا ہے " تو ہم پوچھنا چاہیں گے کہ کتنا بڑا ہوتا ہے؟ جبکہ اصل کتاب میں واضح لکھا تھا کہ اُس جہاز کا " مستول کی 80 فٹ " اونچا ہوتا ہے۔ موصوف زیب نامہ نے اِسی لیے اپنے فریب نامہ میں کسی مقام پر اصل کتاب کا متن اور اعداد و شمار نہیں لکھے تا کہ کوئی اُن کے جھوٹ کو نہ پکڑ سکے۔

جبکہ اصل کتاب میں سارے اعداد و شمار بہت ہی آسان حساب کتاب کے ساتھ درج ہیں جن کی کوئی بھی دوبارہ سے تصدیق کر سکتا ہے۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " چونکہ ڈاکٹر روبو تھم کے اس تجربے کا ویڈیو ثبوت موجود نہیں جس کے باعث اس پر بحث کرنا ممکن نہیں " سوائے مضحکہ خیزی کے کچھ نہیں ہو سکتا۔ قارئین جانتے ہیں کہ ڈاکٹر روبوتھم نے یہ تجربات 1865 میں کیے تھے۔ ہم موصوف زیب نامہ سے درخواست

کرتے ہیں کہ اُس دور میں تجربات پر بنی کوئی بھی ویڈیو پیش کر دیں۔ جبکہ موصوف یا تو لاعلم ہیں یا بہت بھولے بن گئے ہیں کہ 1865 میں ویڈیو کیمرہ کی بابت ثبوت کا کہہ رہے ہیں۔ ایسے تو پھر آپ کی پوری کی پوری سوڈو سائنس آپ کے اِس مطالبے کی ہی بنیاد پر رَد کی جاسکتی ہے کہ جس میں 1600 سے فری میسنری نے پوری تندہی سے اپنے دجل وفریب کو بطور سائنس داخل کر رکھا ہے۔ ہم یہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ آپ کے مائی باپ 33 ڈگری ماسٹر فری میسن نیوٹن کے تجربات کی ویڈیو پیش کریں ورنہ آپ کا اُس کی بابت دعوی خارج کیا جاتا ہے۔ ہم ہر گز ایسی احمقانہ بات نہ کریں گے نہ کرنے دیں گے۔ موصوف کا یہ مطالبہ عین جہالت پر مبنی ہے جسے کی رکاکت کو کوئی بھی دیکھ سکتا ہے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ : " البتہ جدید دور میں بہت سے لوگوں نے یہ تجربات کیمرے میں محفوظ کیے ان ویڈیوز کو اگر دیکھا جائے تو اسٹیمر کا نچلا حصہ غائب ہوتا صاف دِکھائی دے گا البتہ بہت دور چلے جانے کے باعث اسٹیمر آہستہ آہستہ step by step نظر آنا بند ہو جائے گا اور غائب ہوتا دِکھائی دے گا۔ اس لمحے کو فلیٹ ارتھرز چپٹی زمین کے لئے بطور ثبوت استعمال کرتے ہیں۔" قارئین کی آنکھوں میں پھر سے دھول جھونکنے کی ناکام کوشش ہے۔ ابھی موصوف نے کیمرے کی بات کی ہے تو ہم اپنے قارئین کو بطور دلیل یہ ڈاکیومینٹری پیش کرنا چاہیں گے۔ جس میں اِس بابت بین ثبوت فلمائے گئے ہیں کہ : اکثر یہ دعوی عام دیکھنے کو ملتا ہے کہ چونکہ سمندر پر کشتیاں اُفق پر غائب ہو جاتی ہیں اور وہ اِسی وجہ سے ہوتا ہے کہ وہ کشتیاں زمین کے مبینہ کروچر کے نیچے چلی جاتی ہیں۔ اُسی کی بین نفی کے لیے ایمپٹی ہورائزن ٹیم کی جانب سے یہ ویڈیو تیار کر گئی ہے کہ کیسے کسی بھی اچھے اور طاقتور زووم والے کیمرے کی مدد سے وہی غائب شُدہ کشتیاں بالکل واضح نظر آجاتی ہیں۔

ڈاکیومینٹری کے لنک پر کلک کر کے دیکھیں اور موصوف زیب نامہ کے جھوٹ کی ایک اور بین دلیل آپ کے سامنے ہے۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 66: ڈاکٹر روبوتھم کے مندرجہ بالا تجربات سے سائنس کی دنیا میں تہلکہ مچ گیا اور سائنسدان حیران رہ گئے، اس کے بعد فلیٹ ارتھ پر دوبارہ بحث ہو نا شروع ہو گئی۔ سب نے ان کی 30 سالہ کوششوں کو خراج تحسین پیش کیا۔)

موصوف بہت ہی زیادہ جھوٹ بولنے ولکھنے کے عادی پائے گئے ہیں جبکہ اصل کتاب کا متن کچھ یوں ہے؛
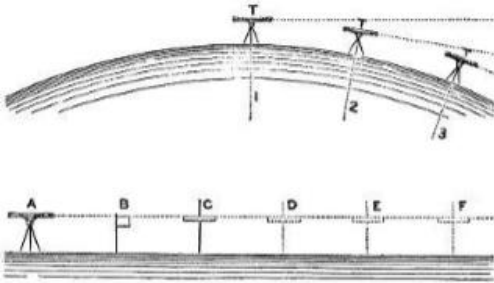
"ثبوت نمبر 66: Dr. Rowbotham نے مزید کئی تجربات کیے جس میں اُس نے ٹیلی سکوپ، spirit Levels, sextants اور theodolites اور دوسرے انتہائی قابل اعتماد حد تک ٹھیک اوزار استعمال کیے جن کے ذریعے اُس نے اُفقی اور عمودی زاویوں کی چپٹے میدانوں میں پیمائشیں لیں۔ اِن آلات کو ایک جیسی اونچائی پر لگا کر بار بار اور یکے بعد دیگرے تجربات کیے اور ثابت کیا کے زمین کئی کئی میلوں تک بنا کسی خم (curvature) کے ایک بھی انچ کے بالکل فلیٹ ہے۔ اُس کے تجربات کے نتائج نے سائنسی دنیا میں ایک انقلاب بپا کیا اور سب نے اُس کی 30 سالہ کاوشوں کو سراہا۔ اُنیسوی صدی کے اوائل میں اِسی سائنسدان کی وجہ سے زمین کی شکل ایک بین بحث و مباحثہ بن کر سامنے آئی۔"

اصل کتاب کے متن میں ڈاکٹر روُبو تھم کے مزید تجربات کی بابت لکھا تھا جسے موصوف نے دوبارہ سے اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنایا اور اُس پر اپنا خانہ ساز جواب ایسے تحریر فرمایا؛

☆(جواب: ایسا کچھ نہیں ہوا تھا بلکہ اگر تاریخ کے اوراق کو پلٹا جائے تو معلوم ہوگا کہ سائنسدانوں نے ڈاکٹر روبو تھم کو serious ہی نہیں لیا اور ان کے بیشتر تجربات کو غلط ہونے کے باعث رد کر دیا گیا۔)

الجواب: موصوف کا یہ کہنا کہ: "ایسا کچھ نہیں ہوا تھا بلکہ اگر تاریخ کے اوراق کو پلٹا جائے تو معلوم ہوگا کہ سائنسدانوں نے ڈاکٹر روبو تھم کو serious ہی نہیں لیا اور ان کے بیشتر تجربات کو غلط ہونے کے باعث رد کر دیا گیا۔" عین جھوٹ اور دجل وفریب پر مبنی موصوف زیب نامہ کا حسبِ سابق بیانیہ ہے۔

موصوف سے ہم پوچھنا چاہیے گے کہ وہ کونسے "تاریخ کے اوراق" ہیں جن کو آپ نے پلٹا اور یہ لکھ دیا؟۔ اگر آپ کے پاس کوئی اِس بابت دلیل موجود ہے تو ہم اُسے دکھانے کی مؤدبانہ درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں وہ "جادوئی "اوراق دیکھائے جائے جہاں پر آپ کا بیانیہ لکھا ہوا ہے۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: "سائنسدانوں نے ڈاکٹر روبو تھم کو serious ہی نہیں لیا" یہ بات موصوف کو کیسے پتہ چلی ہم یہ ضرور جاننا چاہیں گے اور قارئین سے بھی درخواست کریں گے کہ موصوف سے وہ اِس بابت استفسار کریں۔ ہمیں تو وہ پہلے دن ہی سوشل میڈیا سے بلاک کر کے بھاگ گئے تھے۔ قارئین میں سے جن احباب کا موصوف زیب نامہ سے رابطہ ہو سکے وہ اُن سے اِس بابت ضرور دلیل مانگیں اور ہمیں بھی لازمی دکھائیں!۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: "اور ان کے بیشتر تجربات کو غلط ہونے کے باعث رد کر دیا گیا" ہم قارئین کو موصوف کی ہی لکھی بات دوبارہ دکھاتے ہیں کہ: "بنا کسی حوالہ کے بات کوردی کی ٹوکری کی نظر کا جاتا ہے!۔" موصوف زیب نامہ اپنے مخالفین کو تو ایسے مخاطب کرتے ہیں مگر اب ہم انتظار کریں گے کہ وہ اپنے اِس خانہ ساز اعتراض نمبر 66 کے احمقانہ جواب کی بابت ہمیں یا اپنے قارئینِ زیب نامہ کو کیا دلیل دیتے ہیں۔ جب موصوف کوئی دلیل دیں گے تو ہم ضرور بالضرور اُس کو اِس مقام پر لکھ کر اُسکا بھی جی کھول کر علمی تعاقب کریں گے۔ ان شاء اللہ!

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 67: Isle of Man اور Great Orm's Head کے مابین 60 میل کا فاصلہ ہے پھر بھی clear day کے دوران سو فٹ کی اونچائی سے Great Orm's Head کی بندرگاہ کو آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔)

موصوف زیب نامہ حسبِ عادت پھر سے اصل کتاب کے متن میں اپنی من مانی خانہ سازی فرما کر اُس میں سے اپنے لیے اعتراض گھڑ گئے۔ جب کہ اصل کتاب کا متن یہ ہے؛

"ثبوت نمبر 67: آئرلینڈ کے سمندر میں، Isle of Man's میں، ڈگلس کی بندرگاہ سے Great Orm's Head جو کہ شمالی ویلز کے علاقے میں ہے، اُن کے مابین فاصلہ 60 میل ہے۔ اگر زمین اصل میں ایک گلوب ہوتی تو اُن دونوں مقامات کے درمیان سمندری پانی کو ایک ایسی کمان کی شکل میں ہونا چاہیے تھا جو 60 میل لمبی ہوتی، جس کا درمیانی حصہ دونوں طرف کے ساحل سمندر سے 1،944 فٹ اونچا ہونا

چاہیے تھا۔ یہ بات بہت مشہور ہے اور آسانی سے ثابت کی جا سکتی ہے کہ جب کبھی بالکل صاف موسم ہو تو سطح سمندر سے صرف 100 فٹ کی بلندی سے ہی Great Orm's Head کو ڈگلس بندرگاہ سے آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اگر زمین 25،000 میل کا ایک گلوب ہوتی تو ایسا ہونا مکمل طور پر ناممکن ہوتا۔ سمجھنے کے لیے؛ سطح سمندر سے 100 فٹ کی اونچائی پر اُفق تقریباً 13 میل تک نظر آتا ہے، بقیہ 47 میل کا مطلب یہ ہے کہ ویلز کا ساحل پھر بھی دیکھنے کی حد سے 1،472 فٹ نیچے ہی ہوتا!۔"
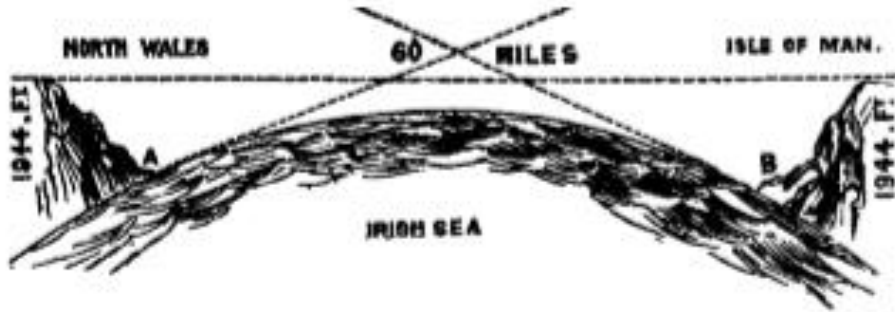
یہ ڈرائنگ بھی ڈاکٹر رؤبو تھم کی کتاب میں اِسی ثبوت کے ساتھ موجود ہے۔

موصوف زیب نامہ کو ڈر تھا کہ اگر میں نے اِسی ثبوت میں لکھے کروبچر کے اعداد و شمار لکھ دیے تو میرے جھوٹ کا پول کھل جانا ہے تبھی موصوف نے بجائے اصل کتاب کے اعداد و شمار لکھنے کے اپنی خانہ سازی کا جواب کچھ ایسے تحریر فرمایا؛

☆(جواب: یہاں پر سمجھنے کی ضرورت ہے کہ سمندری علاقوں میں clear day سے مراد گرمیوں کا دن ہوتا ہے، گرمیوں اور ٹھنڈ میں صحراؤں اور سمندروں میں mirage images کا نظر آنا عام بات ہے۔ mirage ایک حقیقت ہے، سو گرمیوں کے دنوں میں Isle of Man سے 100 فٹ کی اونچائی سے Great Orm's Head نظر آ سکتا ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کے دجل و فریب کو قارئین دیکھ رہے ہیں کہ کیسے انھوں نے اپنے زیب نامہ کے قارئین کو یہ تک بتانا گوارا نہیں کیا کہ Isle of Man سے Great Orm's Head کی دوری کتنی ہے۔ یہی تو موصوف زیب نامہ جیسے جھوٹے لکھاریوں کی عادت ہے کہ اصل بات اور اعداد و شمار کو کبھی عوام الناس کے سامنے نہیں آنے دیتے اور اُنہیں چھپانے کے لیے جھوٹ پر جھوٹ کے اندھیروں کی دبیز تہہ چڑھاتے جاتے ہیں۔ جبکہ مذکورہ دونوں مقامات کے درمیان 60 میل کا سمندر موجود ہے یہ وہی علاقہ ہے جسے St. George Channel کہا جاتا ہے جو برطانیہ اور آئرلینڈ کے درمیان واقع ہے۔ موصوف زیب نامہ نے بڑی چالاکی سے اُس مقام کی بلندی تو لکھ دی مگر اُس کا فاصلہ نہ لکھا اور اُس پر مزید حماقت یہ کر ڈالی کہ: " یہاں پر سمجھنے کی ضرورت ہے کہ سمندری علاقوں میں clear day سے مراد گرمیوں کا دن ہوتا ہے " یہ موصوف کا سفید جھوٹ اور خانہ سازی ہے۔ ایسی کوئی بات پوری دُنیا میں موصوف فریب نامہ سے پہلے کسی نے نہیں کہی۔ صاف دن کسی بھی موسم میں ہو سکتا ہے کوئی بھی صاحبِ بصیرت موصوف کی اِس بھونڈی بات کو دیکھتے ہیں اِس کی رکاکت جان جائے گا۔ صاف دن اُس کہا جاتا ہے جب سورج چمک رہا ہو۔ ہوا میں نمی مناسب ہو، نہ زیادہ نہ کم اور آب و ہوا معتدل ہو۔ موصوف نے اپنے اِس جہالت سے بھر پیانیے کو نہ جانے کہاں سے سیکھ کر لکھا ہے؟۔

موصوف کا یہ کہنا کہ : " گرمیوں اور ٹھنڈ میں صحراؤں اور سمندروں میں mirage images کا نظر آنا عام بات ہے۔" کھلا ہوا جھوٹ اور خود موصوف کی سوڈو سائنس کی نفی ہے جس میں میراج کو صرف شدید گرم مرطوب موسم کی وجہ سے ہونا قرار دیا جاتا ہے۔ موصوف اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 60 میں بھی یہی بھونڈی اور رکاکت بھری تاویل اپنے زیب نامہ کے قارئین کو بطور دورُخی ڈبہ پیش کر چکے ہیں جس کا ہم نے اُسی مقام پر بین دلائل کے ساتھ علمی تعاقب کیا ہے۔ سردی میں میراج والی بات موصوف کی خانہ ساز ہے۔ ہم موصوف کی اُسی بات کا علمی تعاقب کریں گے جس میں سوڈو سائنس کا بیانیہ ہو گا۔ ہماری موصوف کی خانہ سازی کی بابت نشاندہی ہمارے قارئین کے لیے کافی و شافی ہے۔ان شاء اللہ !

قارئین یہ مدِ نظر رکھیں کہ میراج نظر آنے کے لیے شرطِ اول گرم اور مرطوب موسم ہے نہ کہ یہ ہر موسم میں نظر آسکتی ہے۔ ابھی کچھ ہی آگے ہم میراج کی بابت کھل کر اپنے قارئین کو اتنی آگاہی دے دیں گے کہ اگلی بار کوئی بھی موصوف زیب نامہ جیسے دجل و فریب کی دبیز تہہ کے باوجود اگر قارئین سے جھوٹ بولنے کی غلطی کرے گا تو قارئین خود ہی اُس کی خیر خبر لے سکیں گے !۔

صاحبِ زیب نامہ کا یہ کہنا کہ : "mirage ایک حقیقت ہے، سو گرمیوں کے دنوں میں Isle of Man سے 100 فٹ کی اونچائی سے Great Orm's Head نظر آسکتا ہے۔" میراج ایک حقیقت ہے مگر جو موصوف زیب نامہ بنانا چاہ رہے ہیں ویسی حقیقت ہر گز نہیں ہے۔ قارئین جانتے ہیں کہ برطانیہ اور آئرلینڈ کا شمار موسم کے لحاظ سے دُنیا کے ٹھنڈے علاقوں میں ہوتا ہے۔ موصوف جس میراج کو اپنے سینے سے لگائے بیٹھے ہیں اُس کی بنیادی شرط گرم مرطوب موسم ہے جو عموماً برطانیہ جیسے سرد ممالک میں نہیں ہوتا۔ یہ موصوف کی اپنے قارئینِ فریب نامہ کی توجہ اصل مدعے ،اُن دونوں مقامات کے مابین فاصلے اور مبینہ گلوب زمین کے کرویچر سے توجہ ہٹانا ہے تبھی موصوف اپنے دجل و فریب کا پورا زور میراج پر لگائے جا رہے ہیں۔

جبکہ حقیقت یہ ہے : اگر زمین گلوب ہے تو چونکہ دونوں مذکورہ علاقوں کے درمیان کھلا سمندر ہے تو جیسے اصل کتاب میں بطور ثبوت بیان ہو تھا کہ : "اگر زمین اصل میں ایک گلوب ہوتی تو اُن دونوں مقامات کے درمیان سمندری پانی کو ایک ایسی کمان کی شکل میں ہونا چاہیے تھا جو 60 میل لمبی ہوتی، جس کا درمیانی حصہ دونوں طرف کے ساحل سمندر سے 1,944 فٹ اونچا ہونا چاہیے تھا۔ یہ بات بہت مشہور ہے اور آسانی سے ثابت کی جا سکتی ہے کہ جب کبھی بالکل صاف موسم ہو تو سطح سمندر سے صرف 100 فٹ کی بلندی سے ہی Great Orm's Head کو ڈگلس بندرگاہ سے آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔، اگر زمین 25,000 میل کا ایک گلوب ہوتی تو ایسا ہونا مکمل طور پر ناممکن ہوتا۔ سمجھنے کے لیے ; سطح سمندر سے 100 فٹ کی اونچائی پر اُفق تقریباً 13 میل تک نظر آتا ہے، بقیہ 47 میل کا مطلب یہ ہے کہ ویلز کا ساحل پھر بھی دیکھنے کی حد سے 1,472 فٹ نیچے ہی ہوتا !" یہ وہ بین حقیقت تھی جسے چھپانے کے لیے موصوف میراج میراج کیے جا رہے ہیں۔ جبکہ زمین کا کرویچر اگر ہوتا تو ویلز کا ساحل اُس کرویچر کے 1,472 فٹ نیچے چھپا ہوتا اور یہ ناممکن تھا کہ کوئی Great Orm's Head سے Isle of Man کا نظارہ کسی صورت کر سکے۔ جب کہ حقیقت میں کوئی بھی، کسی بھی موسم میں، صاف دن کے دوران یہ نظارہ کر سکتا ہے۔ یہ بات موصوف کی سوڈو سائنس کی طرح نہیں ہے جس کی کوئی دوسرا تصدیق نہیں کر سکتا۔ جب بھی کسی کا شوق ہو تو وہ اصل سائنس میں مشاہدات و تجربات کو کبھی

بھی کوئی بھی دوبارہ سے کر کے دکھا سکتا ہے۔ امید ہے قارئین کے لیے یہ ثبوت اور ہماراالجواب بہت فائدہ مند ثابت ہونگے۔ اب ہم اِس مقام پر میراج کی حقیقت اپنے قارئین کو پوری تفصیل سے بتادیتے ہیں۔

(Mirage) میراج کیا ہے؟

حقیقت میں میراج کے لیے موسم کی بابت کچھ بنیادی حقیقتوں کا ہونا از حد ضروری ہے پھر ہی کسی دیکھنے والے کو یہ ممکنہ طور پر نظر آ سکتی ہے۔ جیسے؛

موسم کا گرم ہونا: سورج کی تمازت کم از کم اتنی ہو کہ وہ اُس علاقے کی ہوا کو گرم کر سکے۔ یہ کسی بھی موسم میں ممکن ہے ہاں شدید سردی میں ایسا ہونا ناممکن ہے مگر اُس کے علاوہ کسی ایسے دن جب سورج بھرپور چمک رہا ہے اور وہ اُس علاقے کی ہوا کو اتنا گرم کر دے کہ وہ اوپر اُٹھنے لائق ہو جائے۔ سمجھنے کے لیے ہم کہہ سکتے ہیں کہ 38 سینٹی گریڈ + اگر درجہ حرارت ہو تو میراج دکھنے کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں۔

ہوا میں بھرپور نمی کا ہوا: اگر کسی علاقے میں ہوا میں نمی کا تناسب 70 فیصد + ہو تو اور وہاں پر 38 سینٹی گریڈ + درجہ حرارت ہو تو میراج دکھائی دینے کے امکانات پیدا ہو جاتے ہیں۔

اب میراج دکھائی کیسے دیتی ہے یہ بات قارئین کے لیے سمجھنا بہت ہی ضروری ہے۔ میراج ایسے دکھائی دیتی ہے؛
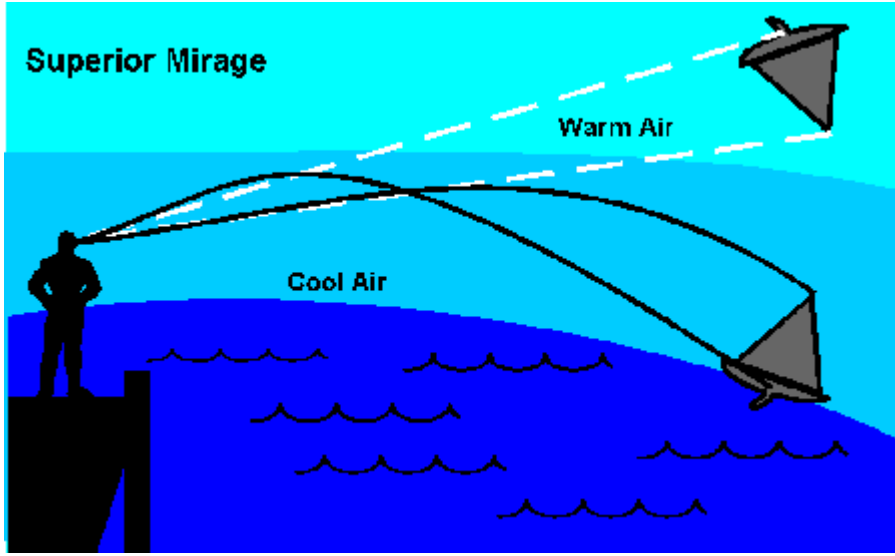
چونکہ ہمارے زیادہ تر مخاطبین و قارئین زمین کے گلوب ہونے پر یقین رکھتے ہیں اِسی لیے ہم نے ڈرائنگ بھی گلوب کی ہی چُنی ہے۔ اگر قارئین غور فرمائیں تو ساحلِ سمندر پر کھڑا آبزرور جو کشتی دیکھنا چاہ رہا ہے وہ ٹھنڈی ہوا کے ماحول میں ہے اور گرمی کی وجہ سے جو ہوا گرم ہو کر اوپر اُٹھی ہے اُسی میں دیکھنے والے کو اُسی کشتی کا اُلٹا عکس نظر آ رہا ہے۔ اِسے میراج یا سپیریر میراج کہتے ہیں۔ جی ہاں، میراج میں نظر آنے والا نظارہ ہمیشہ اصل آبجیکٹ کا عکس ہوتا ہے اور وہ ہمیشہ اُلٹا نظر آتا ہے نہ کہ سیدھا۔ میراج میں جو آبزرور دیکھ رہا ہوتا ہے وہ کسی آبجیکٹ کا عکس ہوتا ہے مگر لازمی طور پر اُلٹا ہوتا ہے۔ جو سیدھا نظر آ جائے وہ حقیقت ہوتی ہے نہ کہ میراج ہوتی ہے۔ قارئین کی مزید سہولت کے لیے ہم کچھ اصل میراج کی تصاویر بھی دیکھانا چاہیں گے تاکہ ہمیشہ کے لیے موصوف زیب نامہ جیسے احباب کی میراج میراج کی گردان کو سکہ بند کر دیا جائے!۔ اِسی طرح میراج کو ہی اکثر احباب عوام کو دھوکہ دینے کے لیے Atmospheric Refraction کا بھی نام دیتے ملتے ہیں جو بالکل جھوٹ ہوتا ہے اور یہی کام موصوف زیب نامہ نے جی بھر کر آگے اپنے فریب نامہ میں کر رکھا ہے۔

قارئین اگر غور کریں تو سمندر میں نظر آنے والے جزائر کے اوپر اُنہی جزائر کی اُلٹی شبیہ نظر آ رہی ہے یہ ہوتی ہے اصل میراج۔ نیچے نظر آنے والے جزائر حقیقی ہے مگر جو اُن کے اوپر نظر آ رہے ہیں وہ اُنکا اُلٹا عکس ہے جو گرم و مرطوب آب و ہوا کی وجہ سے ایسا نظر آ رہا ہے۔

تصویر میں نظر آنے والے سمندری جہاز کے اوپر غور کیجئے اُسی جہاز کا اُلٹا عکس گرم مرطوب آب و ہوا کی وجہ سے بطور میراج نظر آ رہا ہے۔

تصویر میں سمندر کے پار نیچے کی طرف اصل جزائر واضح نظر آرہے ہیں مگر اُنہی جزائر کے اوپر اُنکی اُلٹی شبیہ بھی ساتھ میں ہی نظر آرہی ہے جو گرم مرطوب آب وہوا کی وجہ سے بطور میراج نظر آرہی ہے۔

قارئین واضح طور پر اصل جہاز کو نیچے کی جانب دیکھ رہے ہیں مگر عین اُسی جہاز کے اوپر گرم مرطوب آب وہوا کی وجہ سے اُس کا عکس اُلٹے رُخ پر بطور میراج نظر آرہا ہے۔

تصاویر کے ایک سیٹ کی مدد سے میراج کو بہترین طریقے سے سمجھا جا سکتا ہے کہ وہ میراج ہے یا اصل ہے۔اِن تصاویر کے سیٹ کو کیمرہ کے زوم اِن اور زوم آؤٹ کی مدد سے Isle of Men کے لائٹ ہاؤس کو دیکھا گیا ہے۔ہم ترتیب سے سب تصاویر پر بات کرتے ہیں؛

سب سے اوپر والی تصویر میں پہلی نظر میں لگتا ہے کہ لائٹ ہاؤس بطور میراج نظر آ رہا ہے مگر میراج میں الٹا ہونا چاہیے مگر اِس میں سیدھا نظر آ رہا ہے۔جبکہ درمیانی تصاویر میں غور کیا جائے تو پورا جزیرہ اپنے لائٹ ہاؤس سمیت آؤٹ آف فوکس ہونے کی وجہ سے میراج کی طرح ہوا میں نظر آ رہا ہے مگر میراج میں نظارہ اصل کے عین اوپر مگر اُس کے عین اُلٹ نظر آتا ہے اور اُس زوم کو بڑھاتے بڑھاتے جیسے ہی آخری تصویر میں Isle of Men کا لائٹ ہاؤس پوری طرح سے فوکس میں آتا ہے تو واضح ہو جاتا ہے کہ یہ میراج نہیں ہے بلکہ اصل لائٹ ہاؤس پورے جزیرے سمیت صاف نظر آ رہا ہے۔اگر اِن تصاویر میں سے آخری تصویر کو نکال دیا جائے تو دیکھنے والے کو پہلی نظر میں یہ میراج ہی لگے گی مگر یاد رہے میراج اصل شے کے عین اوپر مگر ہمیشہ اُس سے الٹ ہوتا ہے نہ کہ سیدھا اصل کی طرح نظر آئے۔یہی وہ دھوکہ ہے جو گلوبرز سمیت موصوف زیب نامہ پوری تندہی سے عوام الناس کو دیتے ہیں۔اب ہمیں اُمید ہے کہ قارئین کو میراج اور Atmospheric Refraction کی سمجھ آ گئی ہو گی اور وہ اصل اور میراج میں باآسانی فرق کر سکیں گے۔ یہ سب ہم نے اِسی لیے بیان کر دیا ہے تاکہ ہمیشہ کے لیے میراج اور Atmospheric Refraction کو بطور بیساکھی استعمال کرنے والے احباب کے خلاف بین دلیل اپنے قارئین کو دے سکیں اور وہ خود سے اِس قابل ہو جائیں کہ ایسے دجل وفریب کی خود سے سرکوبی کر سکیں۔اب ہم زیب نامہ کے تعاقب میں آگے بڑھتے ہیں۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض68: نیوجرسی میں Apple Pie نامی پہاڑی سے 40 میل دُور فلاڈیلفیا کا دائرہ افق واضح دیکھا جاسکتا ہے، اگر زمین واقعی گول ہوتی تو فلاڈیلفیا 100 میٹر نیچے ہوتا۔)

موصوف زیب نامہ نے اپنی خانہ سازی سے اصل اعداد و شمار کو چھپا کر پیش کیا ہے جبکہ اصل اعداد و شمار ہمیں اصل کتاب کے متن میں بطور ثبوت کچھ ایسے ملتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 68: نیوجرسی میں پائن بیرنز میں Apple Pie کی پہاڑی ہے جو کہ فلاڈیلفیا سے 40 میل کی دوری پر واقع ہے۔ وہاں سے فلاڈیلفیا کا دائرہ اُفق (skyline) واضح اور صاف نظر آتا ہے۔ اگر زمین 25،000 میل کا ایک گلوب ہوتی تو ایپل پائی پہاڑی جو 205 فٹ اونچی ہے، اُس سے فلاڈیلفیا کا دائرہ اُفق زمینی کروچر کے 355 فٹ نیچے چھپا ہوتا۔"

یہ تو تھا اصل کتاب کا متن جس میں پورے اعداد و شمار کے ساتھ اِس بات کو بطور ثبوت پیش کیا گیا تھا جسے موصوف زیب نامہ نے اپنے دجل کا نشانہ پوری خیانتداری کے اہتمام کے ساتھ بنایا اور اُس پر اپنا یہ جواب لکھ دیا؛

☆(جواب: نیوجرسی میں موجود Apple Pie Hill تقریباً 205 فٹ بلند ہے۔ Atmospheric refraction کے باعث فلاڈیلفیا کا نظر آنا ممکن ہے، اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس ضمن میں جو تصاویر فلیٹ ارتھرز بطور ثبوت استعمال کرتے اس میں عمارتوں کی رنگت دیکھ کر refraction کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ mirage کے علاوہ بھی فلاڈلفیا میں عمارتیں 700 سے ایک ہزار فٹ تک بلند ہیں جس کی وجہ سے ان عمارتوں کو 205 فٹ کی اونچائی سے دیکھا جاسکتا ہے۔)

الجواب: زمین کی ہیت کو لے کر اکثر ہمارا مغربی ممالک کے گلوبرز احباب سے مکالمہ و مذاکرہ ہوتا رہتا ہے۔ مگر کسی نے آج تک یہ بے تکی و رکاکت سے بھرپور بھونڈی بات کہنے کہ ہمت تک نہیں کہ جو موصوف زیب نامہ نے اپنے فریب نامہ میں پوری ڈھٹائی کے ساتھ کر دی۔ Atmospheric refraction اور میراج ایک ہی سکے کے دو رخ ہیں اور اُن میں جو بنیادی اور اہم بات ہوتی ہے وہ کسی بھی شے کا اُلٹا عکس نظر آنا ہوتا ہے۔ پہلے ہم اصل کتاب میں ثبوت نمبر 68 پر لگی فلاڈیلفیا کی نیوجرسی سے لی گئی تصویر اپنے قارئین کو دیکھانا چاہیں گے؛

معزز قارئین اگر تصویر کے عین درمیان میں دیکھیں تو واضح طور پر فلاڈیلفیا کے عمارات نظر آ رہی ہے نہ کہ اُلٹا اُلٹا ہوا عکس نظر آ رہا ہے۔ اگر میراج ہوتی تو وہ تمام عمارات کو اُلٹا نظر آنا چاہیے تھا۔ نہ کہ اِسطرح۔ نیچے کی طرف نظر آنے والا آبجیکٹ ہمیشہ اصل ہوتا ہے جب کہ بطور میراج نظر آنے والا آبجیکٹ ہمیشہ عین اُسی کے اوپر آسمان میں مگر اُلٹا نظر آتا ہے۔ تو موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: " اس کا ثبوت یہ ہے کہ اس ضمن میں جو تصاویر فلیٹ ارتھرز بطور ثبوت استعمال کرتے اس میں عمارتوں کی رنگت دیکھ کر refraction کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔" اِس ثبوت اور مشاہدے کے بعد موصوف زیب نامہ کا یہ بھونڈا بیانیہ حقیقتاً ردی کی ٹوکری کی نظر کر دینا چاہیے۔ جسے اپنی آنکھوں سے دیکھ کر بھی یقین نہ آئے اُس کا کوئی کچھ نہیں کر سکتا ہے۔ جبکہ اصل کتاب میں مدعا نیو جرسی سے فلاڈیلفیا کے درمیان فاصلہ تھا جس پر موصوف زیب نامہ نے بات تک نہیں کہ اور حماقت در حماقت کے مصادق پر یہ لکھ پھر سے ہمیں نو بال پر فری ہٹ دے ڈالی کہ: "mirage کے علاوہ بھی فلاڈلفیا میں عمارتیں 700 سے ایک ہزار فٹ تک بلند ہیں جس کی وجہ سے ان عمارتوں کو 205 فٹ کی اونچائی سے دیکھا جاسکتا ہے۔" ہم دوبارہ سے قارئین کی توجہ اِس بات پر دلانا چاہیں گے کہ اپیل پائی سے فلاڈیلفیا کا تصویر میں نظر آنے والا نظارہ 40 میل کی دوری پر ہے۔ اگر زمین گلوب ہے تو 40 میل کی دوری کا مطلب یہ ہوا کہ 205 فٹ کی اپیل پائی پہاڑی اور فلاڈیلفیا کے درمیان زمین کا کروچر 355 فٹ حائل ہوا۔ یہ کوئی کم اونچائی نہیں ہے بلکہ کسی بھی 35 منزلہ عمارت کے برابر ہے۔ مزید یہ کہ: اگر زمین گلوب ہے تو 205 فٹ کی اونچائی سے 17.53 میل کر اُفق میسر ہوتا ہے۔ مطلب 17.53 میل کے بعد گلوب زمین کا کروچر بتدریج بڑھنا شروع ہو جاتا ہے اور 40 میل کی دوری پر کوئی بھی علاقہ ہو وہ اُس کروچر کے 355 فٹ نیچے چھپا ہوتا ہے۔ مگر اپیل پائی کی پہاڑی سے 40 میل دور ہونے کے باوجود فلاڈیلفیا کا پورا علاقہ کسی بھی صاف دن میں آسانی دیکھا جاسکتا ہے اور موصوف چند عمارات کی بات کر رہے ہیں!۔ مختصر یہ کہ موصوف کا اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 68 کا جواب ایک بہت ہی بڑا لطیفہ ثابت ہوا ہے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 69: Harriman Stat Park کی Bear نامی پہاڑی سے 60 میل دور نیویارک کی عمارتوں کا دِکھائی دینا فلیٹ ارتھ کو ثابت کرتا ہے۔)

اب ہم اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں کہ وہاں کیا لکھا تھا جسے موصوف نے اپنے دجل وفریب کی خانہ سازی کا نشانہ بنایا ہے؟؛

" ثبوت نمبر 69: Harriman Stat Park کا Bear نامی پہاڑ جو کہ نیویارک سے 60 میل کی دوری پر واقع ہے۔ اُس پہاڑ سے نیویارک کی بلند وبالا عمارات یا دائرہ اُفق (skyline) واضح اور صاف نظر آتی ہیں۔ اگر زمین واقعی 25،000 میل کا ایک گلوب ہوتی تو اِس بئیر پہاڑ سے جس کی چوٹی 1283 فٹ بلند ہے، فیثا غورث کے دوری ماپنے کے اصول کے مطابق: 1.23 square root of the height in feet کی رو سے نیویارک کا دائرہ اُفق قریباً 170 فٹ زمین کے کروچر کے نیچے چھپا ہونا چاہیے تھا۔"

موصوف کی خیانتداری پر تو بڑے سے بڑا خائن بھی شرما جائے مگر موصوف کو شرم جیسی قیمتی شے کہاں میسر!۔ اصل کتاب میں واضح طور پر اعداد وشمار کے ساتھ مبینہ گلوب کے کروچر کے مدعے کو بیان کیا گیا تھا مگر موصوف نے خانہ سازی سے اُسے بدلا اور پھر جواب کچھ یوں لکھا؛

☆(جواب: Bear نامی پہاڑی 1300 فٹ بلند ہے، اگر calculations کی جائیں تو اس پر کھڑے ہو کر اُفق 44 میل دور تک دیکھا جا سکتا ہے، مزید یہ کہ آگے 16 میل تک 170 فٹ کا خم آ جانا چاہیے۔ نیویارک کی عمارتیں ہزاروں فٹ اونچی ہیں لہٰذا ان کا اس پہاڑی سے نظر آ جانا کوئی اچھنبے کی بات ہر گز نہیں۔)

الجواب: موصوف کا یہ کہنا کہ: "Bear نامی پہاڑی 1300 فٹ بلند ہے" سفید جھوٹ ہے۔ بئیر پہاڑ کی بلندی 1،283 فٹ ہے۔ اعداد و شمار کا ذرا سا بھی ہیر پھیر اصل مدعے کو متاثر کر سکتا ہے اور ادھر جناب چلاکی سے 17 فٹ کی مزید بلندی خود سے ڈالے بیٹھے ہیں۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: "اگر calculations کی جائیں تو اس پر کھڑے ہو کر اُفق 44 میل دور تک دیکھا جا سکتا ہے، مزید یہ کہ آگے 16 میل تک 170 فٹ کا خم آ جانا چاہیے۔" موصوف کا اپنے قارئینِ زیب نامہ کے ساتھ کھلا مذاق ہے کیونکہ اب تک کے گزرے زیب نامہ میں قارئین نے دیکھ لیا ہو گا کہ موصوف زیب نامہ نے کسی بھی مقام پر زمین کے کروچر کا فارمولہ تک نہیں لکھا جبکہ ہم اپنے علمی تعاقب کے شروع سے ہی اپنے قارئین کو مبینہ گلوب زمین کے کروچر کا فارمولہ بار بار دیکھاتے آ رہے ہیں اور ساتھ میں معزز قارئین کی سہولت کے لیے پورے کا پورا کروچر چارٹ بھی بار بار پیش کرتے آ رہے ہیں۔ موصوف نے چونکہ اپنے قارئین کو یہ نہیں بتایا کہ انھوں نے اپنی کیلکولیشنز کیسے اور کیونکہ کی ہیں تو ہم اُس پر کچھ نہیں لکھ سکتے۔ ہاں ہم اپنے قارئین کو یہ بتانا چاہیں گے کہ 1،283 فٹ کی اونچائی سے آبزرور کو 43.86 میل کا دیکھنے لائق اُفق میسر ہوتا ہے۔ اِس مقام پر ہم اپنے قارئین کو اصل کتاب کے ثبوت نمبر 69 کے ساتھ لگی تصویر دیکھانا چاہیں گے؛

قارئین اگر غور سے دیکھیں تو پورے کا پورے مین ہیٹن، نیویارک کا علاقہ واضح طور پر نظر آ رہا ہے۔ اور پیلے دائرہ میں ایمپائر اسٹیٹ بلڈنگ نامی مشہور و معروف عمارت دکھائی دے رہی ہے۔ جس کی اونچائی 1،453 فٹ ہے۔ جبکہ موصوف فرما رہے ہیں کہ: " نیویارک کی عمارتیں ہزاروں فٹ اونچی ہیں لہٰذا ان کا اس پہاڑی سے نظر آ جانا کوئی اچھنبے کی بات ہر گز نہیں۔" انا للہ! ۔ جھوٹ اور دجل و فریب کی بھی کوئی حد ہوتی ہے مگر موصوف زیب نامہ کے دجل و فریب کی لگتا ہے کوئی حد ہی نہیں ہے۔ نیویارک تو چھوڑیئے پوری دُنیا میں کون سی ایک بھی ایسی عمارت ہے جو ہزاروں فٹ بلند ہو؟ دنیا کی سب سے بلند ترین عمارت دوبئی کا برج الخلیفہ ہے جس کی بلندی 2،723 فٹ ہے اُس کو بھی کوئی عقل والا "ہزاروں فٹ اونچی" کبھی نہیں کہے گا۔ یہ موصوف زیب نامہ ہی ہیں جو دجل و فریب سے بھرے بیٹھے ہیں اور اپنے قارئینِ زیب نامہ کو جھوٹ در جھوٹ کی لوری سُنا کر مزید گہری نیند سلانے کی ناکام کوشش میں پوری تندہی سے مصروف پائے گئے ہیں۔ ہم اِس مقام پر موصوف زیب نامہ کی شان میں امام عبداللہ بن مبارکؒ کا مشہور قول کہنا چاہیں گے کہ: "اگر تجھ میں سے حیا رُخصت ہو چکی تو جو چاہے لکھتا جا!۔" ہم نے اپنا مقدمہ کھول کر پورے دلائل کے ساتھ اپنے قارئین کے سامنے پوری ایمانداری اور دیانتداری سے رکھ دیا ہے۔ قارئین اِس پر فیصلہ کرنے پر پوری طرح سے مجاز ہیں۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض70: جس دن clear day ہو،اس دن نیوجرسی سے 400 فٹ کی بلندی سے نیویارک اور فلاڈیلفیا کے دائرہ اُفق واضح نظر آتے ہیں جبکہ ان شہروں کا فاصلہ 120 میل ہے۔)

یہ کون سے بلندی ہے جس کا موصوف فریب نامہ ذکر فرمارہے ہیں؟ موصوف نے اپنے قارئین کو اپنے خانہ ساز اعتراض میں بالکل نہیں بتایا۔ اور بڑے اہتمام سے اپنے دجل کی راہ ہموار کرنے کی خاطر clear day لکھ دیا ہے۔اب پہلے ہم اصل کتاب کا متن پیش کرتے ہیں پھر موصوف کے خانہ ساز جواب کی بھی خبر گیری کرتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 70: نیوجرسی میں Washington's Rock جو 400 فٹ بلند ہے۔کسی بھی صاف دن میں وہاں سے نیویارک اور فلاڈیلفیا دونوں شہروں کے دائرہ اُفق (skyline) بالکل واضح اور صاف نظر آتی ہے۔جبکہ وہاں سے دونوں شہروں کا فاصلہ 120 میل ہے!۔اگر زمین واقعی ایک 25،000 میل کا گلوب ہوتی تو دونوں شہروں کے دائرہ اُفق کو زمین کے کروبچر کے 800 فٹ سے بھی زیادہ نیچے ہونا چاہیے تھا۔"

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: اوپر ہم نے اس متعلق تفصیلاً پڑھا کہ clear day کے دوران atmospheric refraction بہت زیادہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے mirage دِکھائی دیتے ہیں۔نیوی سے وابستہ افراد اس متعلق زیادہ اچھے سے جانتے ہیں کیونکہ نیوی میں عموماً ان کے متعلق بتایا جاتاہے۔)

الجواب: جی قارئین آپ نے نوٹ کیا کہ کیوں مصوف نے اپنے خانہ ساز اعتراض میں جان بوجھ کر clear day لکھا تھا؟۔اِس لیے کہ آگے وہ وہی اپنی میراج کی گھسی پٹی منطق دوبارہ جھاڑ سکیں۔ جبکہ اصل کتاب میں واضح طور پر کسی بھی صاف دن کا لکھا تھا نہ کہ کسی خاص دن کا!۔موصوف کے خانہ ساز اعتراض اور اُس کے جواب کے لیے اصل کتاب کا متن اور اُس کی یہ تصویر ہی کافی ہے۔

ہم پھر بھی اپنے قارئین کی آسانی کے لیے مزید لکھ دیتے ہیں۔اصل کتاب میں مذکورہ واشنگٹن راک 400 فٹ بلند ہے اور 400 فٹ کی بلندی سے آبزرور کو صرف 24.49 میل کر اُفق میسر ہوتا ہے۔ ثبوت نمبر 70 میں مذکورہ دونوں مقامات اُس جگہ سے 120 میل دور، دائیں اور

بائیں جانب بالکل واضح اور صاف نظر آرہے ہیں۔ جبکہ موصوف زیب نامہ فرمارہے ہیں کہ: " اوپر ہم نے اس متعلق تفصیلاً پڑھا کہ clear day کے دوران atmospheric refraction بہت زیادہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے mirage دِکھائی دیتے ہیں۔ " موصوف نے لگتا ہے میراج کو نیا نیا سیکھا ہے تبھی پوری ڈھٹائی سے کروبچر کی بابت ہر ثبوت اپنی میراج کا نشانہ بناتے جارہے ہیں۔ جبکہ قارئین کو ہم میراج کی حقیقت بابت سیر حاصل دلائل سے واضح کرآئے ہیں کہ میراج میں کبھی بھی کسی صورت میں اصل کا عکس سیدھا نہیں بلکہ عین اُس کے اوپر اُلٹا نظرآتا ہے۔ اور موصوف زیب نامہ یا تو یہ بات جانتے نہیں تھے یا جان کرانجان بنے بیٹھے تھے تبھی ہر اُس بات کو جو اُن کی خیانتدار عقل سے اوپر ہوتی اُسے میراج کہہ کہ آگے چل پڑتے ہیں۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " نیوی سے وابستہ افراد اس متعلق زیادہ اچھے سے جانتے ہیں کیونکہ نیوی میں عموماًان کے متعلق بتایا جاتاہے۔ " مان نہ مان میں تیرا مہمان کے مصادق بیانیہ ہے۔ کہ جس بات کا کوئی واسطہ ہی نہیں اُس کو زبردستی اپنے جواب میں داخل کر دیاہے۔ اصل کتاب کے ثبوت نمبر 70 میں کوئی ایسی بات نہیں ہورہی تھی کہ نیوی سے وابستہ افراد کی بابت کلام کیا جاتا۔ جبکہ ہم قارئین کو میراج کی بابت اپنے نیوی میں نہ ہونے کے باوجود، آسان لفظوں میں پورا مدعا سمجھا آئے ہیں!۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 71: مشی گن سے شکاگو شہر کے دائرہ افق کا نظارہ۔)

موصوف زیب نامہ نے لگتا ہے کہیں جانا تھا تبھی چند الفاظ پر مشتمل بطور خانہ پُری اپنا مختصر ترین خانہ ساز اعتراض نمبر 71 تحریر فرمایا ہے۔ جبکہ اصل کتاب کا متن کچھ یوں ہے؛

" ثبوت نمبر 71: مشی گن کی جھیل سے اکثر اوقات عین سطح سمندر کی لیول پر ہی، 60 میل دور واقع شکاگو شہر کا دائرہ اُفق آرام سے نظر آجاتا ہے۔ 2015 میں ایک فوٹو گرافر Joshua Nowicki نے اِس نظارے کی جیسے ہی تصاویر شائع کیں تو کئی نیوز چینلز نے پراسرار طور پر یہ کہہ دیا کہ یہ تصاویر کوئی 'اعلیٰ ترین معجزہ' (سپر ئیر میراج) ہیں یا کسی ماحولیاتی طور پر درجہ حرارت میں تبدیلی کی وجہ سے ہیں۔ جبکہ ایسا اکثر ہوتا دیکھا گیا ہے۔ دائرہ اُفق بنا کسی 'معجزہ' کے صاف نظر آرہا ہے اگر زمین واقعی 25،000 میل کا ایک گلوب ہوتی تو اِس دائرہ اُفق کو (دیکھنے والے کے اُفق کے لحاظ سے) 2،400 فٹ نیچے ہونا چاہیے تھا۔ "

قارئین دیکھ رہے ہیں کہ موصوف نے کیسے ایک اور اہم ثبوت کو اپنے زیب نامہ کے پُر فریب متن سے بالکل ہی غائب کر دیا تھا۔ جبکہ موصوف زیب نامہ اور سوڈوسائنس کے پورے گلوب کا یہ اکیلی تصویر نے ہی بین رد کر دیا تھا؛
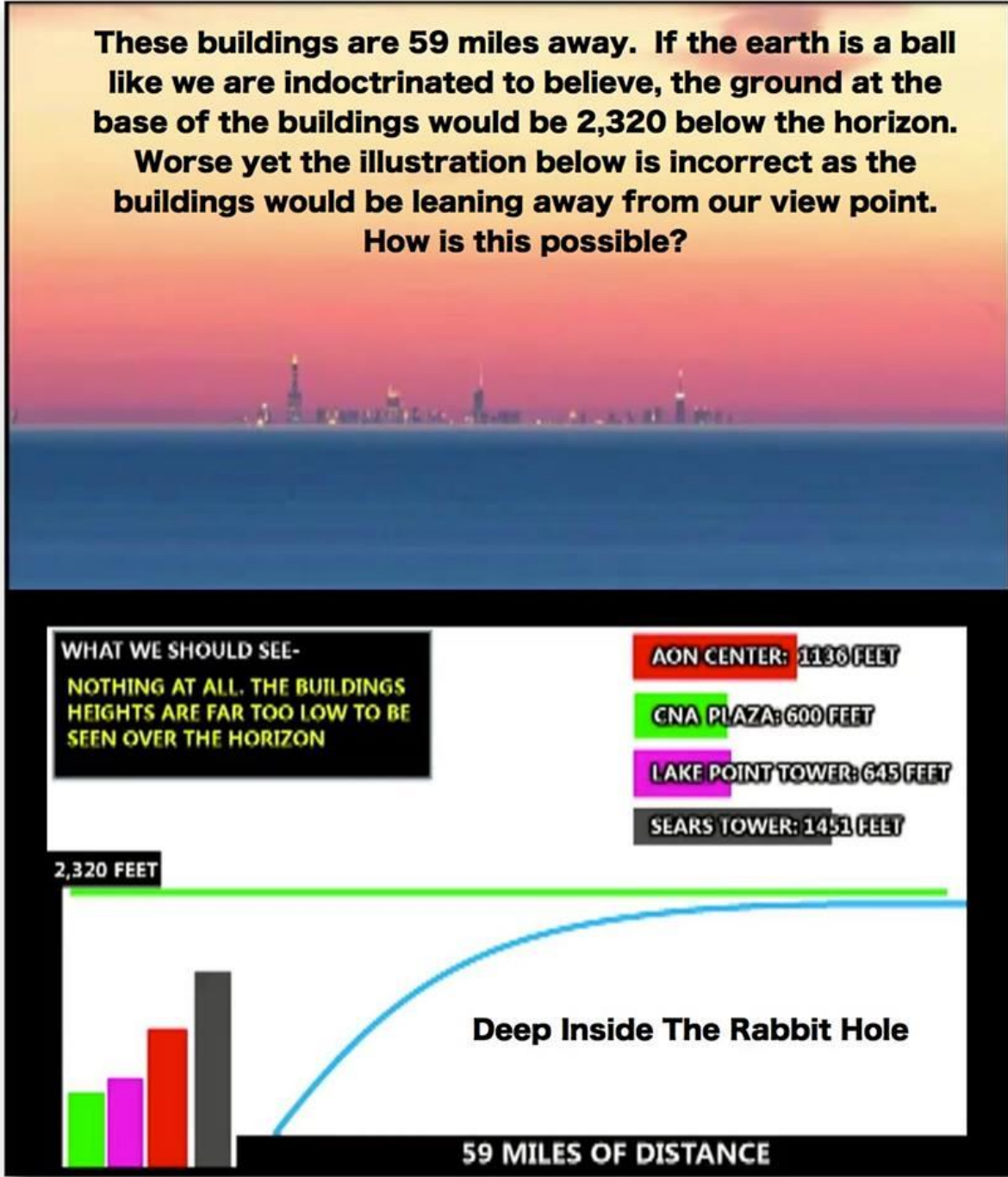
قارئین کی سہولت کے لیے اوپر کی جانب وہی مشہور تصویر اور نیچے کی جانب نظر آنے والی عمارات اُن کی بلندی اور کروچر کی بابت تفصیل سے سمجھایا گیا ہے۔ جبکہ موصوف زیب نامہ نے اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب کچھ یوں لکھ رکھا ہے؛

☆(جواب: اعتراض 62،67،68 اور 70 کا جواب ملاحظہ کیجئے۔)

الجواب: یا تو موصوف زیب نامہ اِس مقام پر آکر حسبِ سابق اپنی خانہ سازی اور خیانتداری کے دلائل سے خالی ہو گئے تھے یا کسی جلدی میں تھے جو اپنے قارئینِ زیب نامہ کو مذکورہ مقامات ملاحظہ کرنے کا کہہ گئے۔ ہم بھی اپنے قارئین سے اِس تمام مذکورہ مقامات کے الجوابات کو دوبارہ سے ملاحظہ فرمانے کی درخواست کرتے ہیں اور آگے بڑھتے ہیں۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 72: 1854ء میں ملکہ کے دورہ کے دوران Great Grimbsy سے 70 میل دُور موجود ساحلی روشنی کے مینار کا نظارہ کیا گیا۔)

موصوف کے خانہ ساز اعتراض کے بعد اصل کتاب کا متن حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 72: 16 اکتوبر 1854 کو Times اخبار میں ایک خبر چھپی کہ Great Grimsby جو کہ Hull شہر میں واقع ہے، وہاں ملکہ کے دورہ کے دوران اُنھوں نے 70 میل کی دوری پر واقع ایک ساحلی روشنی کا مینار دیکھا جس کی بلندی 300 فٹ ہے۔ اگر زمین 25،000 میل کا واقعی ایک گلوب ہوتا تو جہاں وہ کھڑے تھے وہ جگہ سطح سمند سے 10 فٹ بلند ہے، اور اُس مینار کی اونچائی 300 فٹ ہے، وہاں سے 70 میل کی دوری پر واقع وہ ساحلی مینار لازمی طور پر اُفق سے 2،600 فٹ نیچے ہونا چاہیے تھا۔"

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 72 کا جواب کچھ اسطرح لکھتے ہیں؛

☆(جواب: اعتراض 62،67،68 اور 70 کا جواب ملاحظہ کیجئے۔)

الجواب: موصوف نے اپنے پچھلے اعتراض کی طرح اِس مقام پر بھی وہی میراج جیسی دجل وفریب پر مبنی تاویل کو دوبارہ دیکھنے کا کہہ دیا ہے۔ جبکہ موصوف نے ذکر کردہ مقامات پر ہم موصوف کی اُس احمقانہ تاویل کا جواب مسکت دلائل سے دے آئے ہیں قارئین سے درخواست ہے کہ مقامات مذکورہ پر مراجع فرمائیں اور مزید یہ کہ اگر زمین گلوب ہوتی تو کسی صورت یہ ممکن نہیں تھا کہ کوئی بھی ایسا مقام جو ساحل سے 70 میل دور ہو اور پھر بھی نظر آ جائے۔ جبکہ موصوف زیب نامہ بڑی خیانتداری سے یہ میراج کی تاویل بھی گھڑ کر لکھ چکے ہیں جس کی بابت موصوف کا یہ کہنا کہ میراج ٹھنڈے موسم میں بھی ممکن ہے سوائے جھوٹ کے اور کچھ نہیں ہے جس کا ہم نے میراج کے ذیل میں پوری طرح سے پول کھول دیا ہے۔ مذکورہ ثبوت نمبر 72 میں اکتوبر کا ذکر ہے اور اکتوبر میں برطانیہ میں کیسا سرد موسم ہوتا ہے کسی قاری سے آج کے دور میں ڈھکا چھپا نہیں ہے۔ موصوف زیب نامہ کے مزید رَد پر اصل کتاب کا ثبوت نمبر 72 بھی کافی وشافی ہے۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 73: 1872ء میں Captian Gibson اور ان کے ساتھی چین سے لندن واپس آ رہے تھے، clear day تھا، اس دوران انہوں نے 75 میل دُور سے ہی St. Helena Island دیکھ لیا تھا۔)

موصوف کے خانہ ساز اعتراض کے بعد ہم اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 73: 1872 میں Captain Gibson اور اُن کے ساتھی جو "Thomas Wood" نامی جہاز پر سوار چین سے لندن واپس آ رہے تھے۔ انھوں نے کہا کہ ہم نے 75 میل کی دوری سے ہی St. Helena Island کو ایک بالکل صاف دن میں دیکھ لیا تھا۔ اُن کی بات

کو گلوب زمین جو 25،000 میل گول ہے کی رو سے دیکھیں تو یہ نتیجہ نکلے گا کہ وہ جزیرہ اُن کے دیکھنے کے حساب سے 3،650 فٹ اُفق سے نیچے ہونا چاہیے تھا۔"

صاحبِ زیب نامہ جان بوجھ کر اپنے خانہ ساز اعتراضات میں اکثر clear day کا لفظ اپنے قارئین کی انڈاکٹرینیشن کے لیے بار بار استعمال کر رہے ہیں جبکہ یہ بات میراج کے ذیل میں واضح گذر چکی کہ صاف دن کسی بھی موسم میں ہو سکتا ہے جس میں کسی طور پر کوئی میراج بننے کا امکان نہ ہو۔ جبکہ موصوف کمال کی خیانتداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر اُس ثبوت جو اُن کے مؤقف گلوب کر ویچر کے خلاف بین ہوتا ہے اُس میں بار بار clear day کا سہارا لینے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ جس کا واضح پول ہم ساتھ ساتھ بھی کھولتے جا رہے ہیں۔ موصوف اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب کچھ ایسے لکھتے ہیں۔

☆(جواب: اس سفر کا کوئی مستند حوالہ نہیں مل پایا بہر حال St. Helena Island تقریباً 2700 فٹ بلند ہے اس کے علاوہ مذکورہ سفر میں صاف دن کا ذکر ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے یہ بھی mirage کا شاخسانہ ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: " اس سفر کا کوئی مستند حوالہ نہیں مل پایا" موصوف کا ایک اور سفید جھوٹ ہے جبکہ یہ بات واضح طور پر William Carpenter نے اپنی کتاب Zetetic Cosmogony میں بطور شاہد ذکر کر رکھی ہے کیونکہ وہ اُسی دور میں موجود تھے اور اُس اخباری خبر کی تصدیق کے لیے اُسی جہاز کے عملے سے ملے تھے تبھی انھوں نے اِس اہم بات کو اپنی کتاب میں مبینہ گلوب کے کر ویچر کی نفی کے طور پر واضح لکھا تھا۔ جبکہ موصوف زیب نامہ جب خود کچھ لکھتے ہیں تو کوئی حوالہ تو دور اصل کی بھنک بھی اپنے قارئین کو نہیں پڑنے دیتے۔ ویسے بھی موصوف کا ایسا بار بار لکھنا موصوف کی تن آسانی کی بابت بھی بین ثبوت ہے کہ موصوف کسی بات کی اصل کو تلاش کرنا ہی نہیں چاہتے ہیں تبھی جدھر بات اُن کی سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن کے خلاف ہوتی ہے اُس کی بابت یہ احمقانہ بات کہہ کر اپنی بات اپنے قارئین زیب نامہ پر تھوپنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " بہر حال St. Helena Island تقریباً 2700 فٹ بلند ہے اس کے علاوہ مذکورہ سفر میں صاف دن کا ذکر ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے یہ بھی mirage کا شاخسانہ ہے۔" موصوف کا ایک اور جھوٹ ہے اور دجل و فریب پر مبنی بیانیہ ہے۔ St. Helena Island ایک جزیرہ ہے اور پوری زمین پر کوئی ایسا جزیرہ نہیں جو مضحکہ خیز طور پر سطح سمندر سے 2،700 فٹ بلند ہو یہ بات وہی کر سکتا ہے جو خود دجل و فریب کی دنیا میں رہنا پسند کرتا ہے اور جس کے لیے سائنس فکشن ہی اصل سائنس ہے۔ حقیقت میں St. Helena Island وہ مشہور جزائر ہیں جو بحر اوقیانوس نے وسط میں اور برِ اعظم افریقہ و جنوبی امریکہ کے درمیان میں واقع ہیں۔ موصوف زیب نامہ نا جانے کونسے جزائر St. Helena Island کو سمجھے بیٹھے تھے جو اُس کی بلندی کی بابت ایسی احمقانہ بات لکھ گئے۔

مزید یہ کہ موصوف کی ہی بات کو فرض کر لیتے ہیں (جبکہ حقیقت میں یہ سفید جھوٹ ہے) اور کسی مقام کی بلندی اگر 2،700 فٹ ہے تو اُس کے لیے زیادہ سے زیادہ سمندر میں اُفق 63.63 میل ہی ہے۔ اگر ہم یہ بھی فرض کر لیں St. Helena Island کہ جزائر پر سب سے اونچی

چوٹی Diana's Peak جو کہ 2،684 فٹ بلند ہے تب بھی اُس کی بابت سمندر میں دیکھنے لائق اُفق 63.44 میل ہی ہو گا۔ پھر بھی وہ کسی صورت میں 75 میل دور سے نظر نہیں آ سکے گا۔

مگر یہ بھی یاد رہے کہ یہ چوٹی کی بات نہیں ہو رہی بلکہ اصل St. Helena Island جزائر کی بات ہو رہی ہے اور سمندر میں جزائر کی بابت اور کسی پہاڑ کی بابت واضح بیان کیا جاتا رہا ہے نہ کہ موصوف کی طرح بھان متی کی ہنڈیا بنا کر پیش کر دی جائے کہ کسی کو کچھ سمجھ نہ لگے اور اپنا دجل و فریب بھی بچا رہے۔ اگر یہ بھی فرض کر لیں کہ موصوف نے اُسی چوٹی کا ذکر کیا ہے تو وہ واضح طور پر اُس پہاڑ کا نام لکھتے نہ کہ جزائر کا نام لکھتے۔ لہٰذا موصوف نے پوری خانہ سازی سے جو اعتراض اور اُسکا من مرضی جواب لکھا تھا ہم نے اُسے ہر پہلو سے کھول کر قارئین کو دکھا دیا ہے۔ اگر پھر بھی کوئی تشنگی اور اشکالات ہوں تو بے فکر ہو کر ہم سے رابطہ کیجئے ہم ہر ممکنہ طور پر تسلی بخش جواب دینے کی پوری کوشش ایمانداری سے کریں گے چاہے بات ہمارے خلاف ہی چلی جائے! ہم ہر گز موصوف زیب نامہ اور اُن کے حواریوں کی طرح نہیں کہ رجوع کی ہمت تو دور اُس کی "ر" سے بھی ناآشنا ہوں۔ جہاں پر بشری غلطی ہو گی ان شاء اللہ اعلانیہ رجوع بھی کریں گے اور نشاندہی کرانیوالے کے لیے شکریہ کے ساتھ دعائے خیر بھی لازمی کریں گے!۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 74: اٹلی میں واقع Genoa میں ایک جگہ 70 فٹ بلند ہے مگر وہاں سے 81 میل دور جزیرہ دیکھا جا سکتا ہے۔)

موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کے بعد قارئین اصل کتاب کے متن سے موصوف کے گھڑے ہوئے اعتراض کا موازنہ ضرور کیجئے گا؛

"ثبوت نمبر 74: اٹلی میں واقع Genoa جو کہ سطح سمندر سے صرف 70 فٹ کی بلندی پر ایک جگہ ہے۔ یہاں سے 81 میل دور واقع island of Gorgona صاف اور واضح نظر آتا ہے۔ اگر زمین 25،000 میل پر محیط ایک گلوب ہوتی تو یہ جزیرہ 3،332 فٹ کر و پچر کے نیچے ہونا چاہیے تھا۔"

ہم ساتھ ساتھ اصل کتاب میں لکھے ثبوتوں کے ساتھ موجود تصاویر بھی لگاتے جائیں گے کیونکہ موصوف نے اپنے فریب نامہ میں اِس مقام پر اپنے سارے اعتراضات ایک ساتھ ہی لکھے ہوئے ہیں تبھی ہم اُن کے تعاقب میں اُسی ترتیب کے ساتھ اصل کتاب میں لکھے ثبوت اُسی ترتیب سے ساتھ ساتھ لکھتے جائیں گے اور ساتھ میں اُن کی تصاویر بھی لگاتے جائیں گے۔

ثبوت نمبر 74 کی تصویر بطور ثبوت

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 75: اس مقام سے Island of Corcica بھی اکثر واضح دیکھا جاسکتا ہے جو تقریباً 100 میل کی دُوری پر واقع ہے۔)

موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کے بعد قارئین اصل کتاب کے متن سے موصوف کے گھڑے ہوئے اعتراض کا موازنہ ضرور کیجئے گا؛

"ثبوت نمبر 75: اوپر ذکر کردہ ہی مقام جس کی سطح سمندر سے 70 فٹ بلندی تھی، island of Cocica بھی اکثر اوقات نظر آتا ہے جو وہاں سے 99 میل کی دوری پر واقع ہے۔ اگر واقعی زمین 25،000 کا گلوب ہوتی تو Corcica کو اُفق سے 5،245 فٹ یعنی قریباً ایک میل نیچے ہونا چاہیے تھا۔"

ثبوت نمبر 75 کی تصویر بطور ثبوت

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 76: اسی مقام سے Island of Capraia بھی کبھی کبھار نظر آتا ہے جو 102 میل دُوری پر واقع ہے۔)

موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کے بعد قارئین اصل کتاب کے متن سے موصوف کے گھڑے ہوئے اعتراض کا موازنہ ضرور کیجئے گا؛

"ثبوت نمبر 76: اِسی Genoa اٹلی، جو سطح سمندر سے 70 فٹ کی بلندی پر واقع ہے۔ یہیں سے island of Capraia جو وہاں سے 102 میل کی دوری پر واقع ہے، وہ بھی اکثر صاف نظر آتا ہے۔ اگر زمین 25،000 میل کا واقعی ایک گلوب ہوتی تو Capraia کو کروچر کے 5،605 فٹ نیچے ہونا چاہیے تھا۔"

ثبوت نمبر 76 کی تصویر بطور ثبوت

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 77: اسی مقام سے اکثر clear day کے دوران Island of Elba بھی دیکھا جاسکتا ہے جو 125 میل کی دُوری پر واقع ہے۔)

موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کے بعد قارئین اصل کتاب کے متن سے موصوف کے گھڑے ہوئے اعتراض کا موازنہ ضرور کیجئے گا؛

"ثبوت نمبر 76: اِسی جگہ سے ایک صاف اور چمکتے دن میں island of Elba بھی حیرت انگیز طور پر 125 میل کی دوری سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اگر زمین واقعی میں ایک 25،000 میل گھیراؤ کا گلوب ہوتی تو Elba کو 8،770 فٹ کرویچر کے نیچے ہونا چاہیے تھا۔"

جیسا کہ قارئین دیکھ آئے ہیں کہ موصوف زیب نامہ نے اپنے طور پر اِس مقام پر آکر اپنے 4 اعتراضات کو یکجا کر کے جو دجل و فریب کا داؤ کھیلا ہے اُس میں کیسے بُری طرح سے ابھی پٹتے ہیں دیکھئے گا۔ پہلے ہم موصوف کے اِن 4 خانہ ساز اعتراضات کا لکھا ہوا جواب دیکھ لیں؛

☆(جواب 74 تا 77: یہ سچ ہے کہ ان مقامات کے mirages واقعی Genoa سے دِکھائی دیتے ہیں مگر یہ جھوٹ ہے کہ یہ سب 70 فٹ کی اونچائی سے دِکھائی دیتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس کے لئے بطور ثبوت پیش کی جانے والی تصاویر مختلف عمارتوں کے اوپر سے کھینچی گئی ہیں جس کے باعث ان دعوؤں میں 100 فیصد سچائی نہیں۔ آیئے اوپر ذکر کئے گئے مقامات کا highest point معلوم کرتے ہیں۔

الف۔ Island of Gorgona کی اونچائی 833 فٹ ہے۔

ب۔ Island of Corica کی اونچائی 8900 فٹ ہے۔

ج۔ Island of Capraia کی اونچائی 1530 فٹ ہے۔

د۔ Island of Elba کی اونچائی 3340 فٹ ہے۔

سو مندرجہ بالا ڈیٹا سے معلوم ہوا کہ Genoa کی اگرچہ اونچائی 70 فٹ ہے مگر وہاں کسی بھی بلند عمارت سے یہ جزیرے دیکھے جاسکتے ہیں، کچھ تو بنا mirage کے بھی دیکھے جاسکتے ہیں۔)

الجواب: یہ تو تھا موصوف کا من و عن لکھا ہوا جواب۔ اب ہم اِس پر کھل کر جرح کرتے ہیں۔ موصوف کا یہ لکھنا کہ: " یہ سچ ہے کہ ان مقامات کے mirages واقعی Genoa سے دِکھائی دیتے ہیں " ہمیں لگا تھا کہ موصوف نے کوئی بہت بڑی توپ چلانی ہے جو اکھٹے 4 اعتراضات لکھ کر اُن کا مشترکہ جواب لکھنے جا رہے ہیں۔ مگر یہ بھی رائی کا وہی پہاڑ اور وہی میراج کے دجل و فریب کی تاویل نکلی۔ اللہ اکبر!

موصوف سے واقعی کسی بڑی چیز اور احسن کلام کی ہمیں اب تک کوئی توقع کم ہی رہی ہے۔ چونکہ موصوف کا اب تک کا وطیرہ رہا ہے کہ اعداد و شمار کو بدلو اور جی بھر کر جھوٹ بولتے و لکھتے جاؤ کسی نے کون سا پوچھ لینا ہے اور جب کوئی پوچھے گا تو ہم نے کونسا جواب دینا ہے!۔ یہی موصوف زیب نامہ کا کلی تعامل ہے جو ہم پورے زیب نامہ اور اُن کی طرف سے ہمارے جواب مانگنے پر بلاک کیے جانے کی صورت میں سامنے آیا ہے۔ موصوف یہ کہ کہنا کہ: " مگر یہ جھوٹ ہے کہ یہ سب 70 فٹ کی اونچائی سے دِکھائی دیتا ہے، " موصوف کا اپنے قارئین کے منہ پر جھوٹ بولنے والی بات ہے۔ ہمیں یقین ہے کہ آج سے پہلے شاید ہی کسی نے موصوف کے اِس جھوٹ کو پکڑا ہو۔ کیونکہ اصل کتاب کے متن میں یہ واضح لکھا ہے کہ: " اٹلی میں واقع Genoa جو کہ سطح سمندر سے صرف 70 فٹ کی بلندی پر ایک جگہ ہے۔ " مطلب یہ کہ یہ تمام تصاویر سطح سمندر سے 70 فٹ کی بلندی سے لی گئی ہیں۔ اب اگر یہ کسی عمارت سے بھی لی گئی ہوتیں تو کم از کم جیسے 70 فٹ کی بلندی لکھی تھی تو یہ بھی لکھنا آسان تھا کہ فلاں عمارت جو سطح سمندر سے اتنی بلند تھی۔ اب کتنی بلند عمارات اُس Genoa جزیرہ پر ہیں موصوف زیب نامہ نے نہ تو کوئی تحقیق کی ہے اور نہ ہی اپنے قارئین کو اِس بابت کوئی دلیل فراہم کی ہے۔

اب موصوف کا کلام کوئی قرآن و حدیث تو ہے نہیں جس پر بنا کسی دلیل کے ایمان لایا جائے تو موصوف کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے اِس موقف کی دلیل دیں کہ: " مگر یہ جھوٹ ہے کہ یہ سب 70 فٹ کی اونچائی سے دِکھائی دیتا ہے، حقیقت یہ ہے کہ اس کے لئے بطور ثبوت پیش کی جانے والی تصاویر مختلف عمارتوں کے اوپر سے کھینچی گئی ہیں جس کے باعث ان دعوؤں میں 100 فیصد سچائی نہیں۔ " جبکہ اِس سے بالکل پہلے ہی موصوف نے میراج کی وہی دیمک زدہ بیساکھی استعمال کرنے کی ناکام کوشش کی تھی مگر وہ جانتے تھے کہ یہ کام نہیں دینے والی اصل بات کا ہی کلی انکار کر دو!۔ تو موصوف نے حسبِ عادت بنا کوئی دلیل دیے اصل بات کا ہی انکار کر دیا۔

حقیقت میں اگر موصوف تحقیق ہی کر لیتے تو جان جاتے کہ Genoa میں موجود سب سے بلند عمارت کی اونچائی صرف 328 فٹ ہے۔ اگر یہ تصاویر Genoa کی سب سے بلند عمارت سے بھی لی جائیں تو بھی ذکر کردہ مقامات کبھی بھی کسی صورت وہاں سے نظر نہیں آ سکتے کیونکہ سوڈو سائنس کے مطابق زمین مبینہ طور پر گلوب ہے جو 25،000 میل کی گولائی رکھتا ہے تو کرویچر فارمولا اگر 328 فٹ پر بھی اپلائی کر دیا جائے تو 328 فٹ کی بلندی سے سمندر میں صرف 23.93 میل کا اُفق میسر ہوتا ہے۔ جبکہ ثبوت نمبر 74 میں پیش کردہ تصویر 81 میل کی دوری سے سطح سمندر سے صرف 70 فٹ کی بلندی سے کھینچی گئی تھی۔ تصویر ہم دوبارہ دیکھاتے ہیں؛

اگر موصوف کی پیدا کی جھوٹی اشکال کو بھی مان لیا جائے اور اُسی جزیرہ کے سب سے بلند عمارت جو ویکیپیڈیا کے مطابق 328 فٹ بلند ہے تب بھی 81 میل دور سے یہ پورے کا پورا جزیرہ دکھائی دینا کلی طور پر ناممکن تھا۔ کیونکہ سوڈو سائنس میں یہ زمین مبینہ طور پر گلوب ہے جو 25،000 میل کا گھیراؤ رکھتی ہے اور کروبچر فارمولہ کی رو سے 70 فٹ جو کہ اصل مقام تھا جہاں سے یہ تصویر کھینچی گئی تھی وہاں سے تصویر میں نظر آنے والا جزیرہ 3،332 فٹ کروبچر کے نیچے ہونا چاہیے تو اور موصوف زیب نامہ کی بتائی اشکال کے مطابق بھی 2،307 فٹ زمین کے مبینہ کروبچر کے نیچے ہی ہونا چاہیے تھا۔ قارئین کے سامنے کھلے دلائل پڑے ہیں فیصلہ کرنا میں آپ آزاد ہیں!

موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: " آیئے اوپر ذکر کئے گئے مقامات کا highest point معلوم کرتے ہیں۔ الف۔ Island of Gorgona کی اونچائی 833 فٹ ہے۔" موصوف کا اپنے قارئین زیب نامہ کے لیے صرف خانہ پُری کے سے بھرپور دجل وفریب ہے کیونکہ 833 فٹ اُس جزیرہ کا سب سے اونچا مقام ہے جبکہ تصویر میں پورے کا پورا جزیرہ صاف نظر آ رہا ہے۔ اگر وہ زمین کے کروبچر کے پیچھے ہوتا تو 3،332 فٹ مبینہ کروبچر کے نیچے ہونے کے باوجود کیسے اِسطرح واضح نظر آ سکتا تھا؟۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " ب۔ Island of Corica کی اونچائی 8900 فٹ ہے۔" موصوف کو چاہیے تھا کہ اُس پہاڑ جس کا نام Mount cinto ہے، اپنے جواب میں لکھتے تا کہ قارئینِ زیب نامہ کو پتہ ہوتا۔ اِس Island of Corsica پر مذکورہ پہاڑ کی آفیشل بلندی 8،878 فٹ ہے جبکہ اصل تصویر؛

میں انتہائی دائیں جانب وہ پہاڑ نہیں بلکہ Island of Corsica پورے کا پورا 99 میل کی دوری سے صاف نظر آ رہا ہے پوری تصویر کو کسی بھی صورت میں میراج نہیں کہا جا سکتا ہے۔ جبکہ قارئین جانتے ہیں میراج کیا ہوتا ہے اور اصل کیا ہوتا ہے؟۔

موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: " ج۔Island of Capraia کی اونچائی 1530 فٹ ہے۔د۔Island of Elba کی اونچائی 3340 فٹ ہے۔سو مندرجہ بالا ڈیٹا سے معلوم ہوا کہ Genoa کی اگرچہ اونچائی 70 فٹ ہے مگر وہاں کسی بھی بلند عمارت سے یہ جزیرے دیکھے جاسکتے ہیں،کچھ تو بنا mirage کے بھی دیکھے جاسکتے ہیں" سوائے کھسانی بلی کھمبا نوچے سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔کیونکہ جو مذکورہ مقامات تصویر میں نظر آرہے ہیں اور جن کا کوئی بھی خود سے مشاہدہ کر سکتا ہے، کیسے یہ ممکن ہے کہ وہ ہزاروں فٹ زمین کے مبینہ کرویچر کے پرے ہونے کے باوجود باآسانی نظر آجائیں؟۔ قارئین سے مزید التماس ہے کہ دوبارہ 74 سے 77 تک کی گذری بحث کا بغور مطالعہ فرمائیں!۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 78: الاسکا میں Anchorage سے 120 میل دُور موجود Mount Foraker ننگی آنکھ سے پورے کا پورا پہاڑ بنیادوں سمیت صاف دیکھا جاسکتا ہے۔)

پہلے ہم قارئین کو کتاب کا اصل متن دیکھانا چاہیں گے؛

" ثبوت نمبر 78: الاسکا میں ایک مقام Anchorage ہے اسکی سطح سمندر سے بلندی 102 فٹ ہے، کسی بھی صاف دن میں وہاں سے Mount Foraker ننگی آنکھ سے صاف نظر آتا ہے جبکہ وہ وہاں سے 120 میل کی دوری پر واقع ہے۔ اگر زمین واقعی میں 25،000 میل کا ایک گلوب ہوتی تو Mount Foraker جسکی بلندی 17،400 فٹ ہے اُس کی چوٹی مبصر کے لحاظ سے 7،719 فٹ زمین کے کرویچر کی وجہ سے اُفق کے نیچے ہونی چاہیے تھی۔ جبکہ حقیقتاً پورے کا پورا پہاڑ اپنی بنیاد سے لے کر چوٹی تک وہاں سے صاف نظر آتا ہے"

قارئین، تصویر میں اُفق پر دائیں جانب Mount McKinley بائیں جانب Mount Foraker ہے۔

موصوف زیب نامہ نے دوبارہ سے اِس مقام پر اپنے خانہ ساز اعتراضات کو یکجا کر دیا ہے اور ہم بھی اُن کے علمی تعاقب میں اُن کی ہی بنائی ہوئی ترتیب کو اختیار کرنے پر مجبور ہیں؛

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 79: Anchorage سے 130 میل دور موجود Mount McKinley بھی ننگی آنکھ سے پورے کا پورا پہاڑ بنیادوں سمیت صاف دیکھا جاسکتا ہے۔)

موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کے بعد قارئین اصل کتاب کے متن سے موصوف کے گھڑے ہوئے اعتراض کا موازنہ ضرور کیجئے گا؛

"ثبوت نمبر 79: الاسکا میں ایک مقام Anchorage ہے اِسکی سطح سمندر سے بلندی 102 فٹ ہے، کسی بھی صاف دن میں وہاں سے Mount McKinley ننگی آنکھ سے صاف نظر آتا ہے جبکہ وہ وہاں سے 130 میل کی دوری پر واقع ہے۔ اگر زمین واقعی میں 25،000 میل کا ایک گلوب ہوتی تو Mount McKinley جسکی بلندی 20،320 فٹ ہے، اُس کی چوٹی دیکھنے والے کے لحاظ سے 9،220 فٹ زمین کے کروبچر کی وجہ سے اُفق کے نیچے ہونی چاہیے تھی۔ جبکہ حقیقتاً پورے کا پورا پہاڑ اپنی بنیاد سے لے کر چوٹی تک وہاں سے صاف نظر آتا ہے۔"
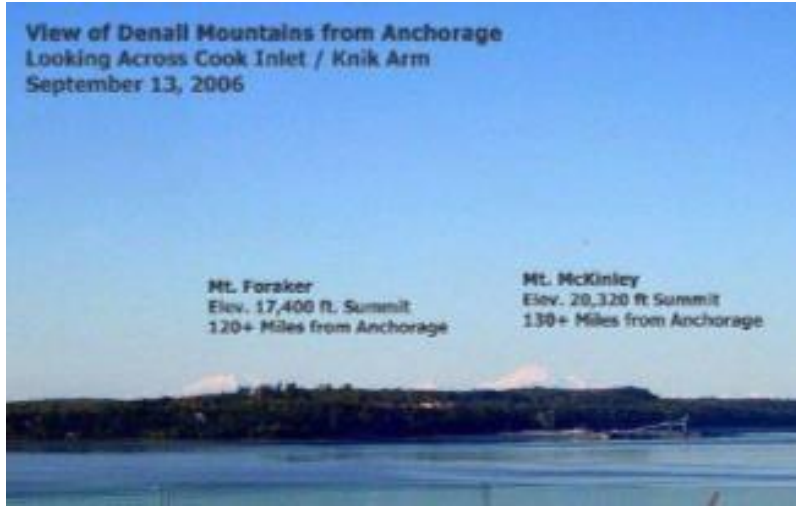
موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 78 اور 79 کا یکجا جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: Mount Foraker کی بلندی 17400 فٹ ہے جبکہ Mount McKinley کی بلندی 20310 فٹ ہے جس کے باعث یہ اتنی دُوری سے باآسانی دیکھے جاسکتے ہیں البتہ فلیٹ ارتھرز کا یہ دعویٰ جھوٹ پر مبنی ہے کہ اتنی دُوری سے دونوں پہاڑ بنیادوں سمیت دِکھائی دیتے ہیں، اگر کوئی ایسا واقعہ کبھی وقوع پذیر بھی ہوا ہو تو اسے mirage کی وجہ قرار دیا جاسکتا ہے، اس کے علاوہ اصل تصویر اور mirage میں فرق باآسانی معلوم کیا جاسکتا ہے۔)

الجواب: اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصادق موصوف ہمیشہ ہمیں بلا دلیل " البتہ فلیٹ ارتھرز کا یہ دعویٰ جھوٹ پر مبنی ہے "کیونکہ موصوف کے پس جب بھی مبینہ گلوب زمین کے کروبچر کی باب سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن ختم ہوتی ہو تو وہ صرف دو کام کرتے ہیں ایک: میراج کی دیمک زدہ بیسا کھی کا سہارا لیتے ہیں دوسرا وہ فورا سے ہم پر جھوٹ بولنے کا دعوی جڑ دیتے ہیں جبکہ اگر آپ مدعی ہیں کہ ہم نے جھوٹ بولا تو موصوف کو اُس کی دلیل دینا چاہیے نہ کہ اپنی اُنہی بیسا کھیوں کے سہارے اپنے قارئین کو خانہ پُری پر ٹرخا دیا جائے۔ جیسے آپ نے لکھ دیا کہ: "اس کے علاوہ اصل تصویر اور mirage میں فرق باآسانی معلوم کیا جاسکتا ہے " یہی وہ جملہ تھا جس کے ہم انتظار میں تھے۔ قارئین آپ سے گذارش ہے کہ ہماری میراج کی بابت گذری بحث اور موصوف کے اِسی جملے کو بطور مقدمہ سمجھ کر آپ ساری بات کا آپس میں تقابلہ فرمائیں اور خود سے فیصلہ کریں کہ کون چور ہے اور کون کوتوال ہے!۔

ہم اِس دجل وفریب سے بھرپور زیب نامہ کی پانچویں قسط کے علمی تعاقب کو المسطحتین کی نذر کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ جیسے ہم علمی و تحقیق کا طویل سفر طے کر کے دھوکے کی نیند سے جاگے ہیں دوسروں کو بھی جگاتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ!
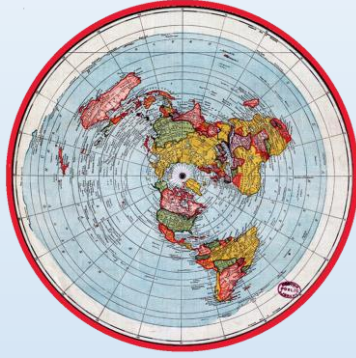
Flat Earth Urdu.pk

کی جانب سے پیش ہے،

آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب

قسط نمبر 6

زیب نامہ کی قسط نمبر 6 میں لکھے گئے خود ساختہ اعتراضات و جوابات اور اُن کا علمی تعاقب

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 80: چیمبر نےفروری 1985ء کو اپنے رسالے میں لکھا کہ انہوں نے بحر ہند میں سفر کے دوران 200 میل دُور بحری جہاز کو دیکھا، جس کی تصدیق بعد ازاں یمن میں عدن کے مقام سے ایک اور شخص نے بھی کی۔)

موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کے بعد اصل کتاب کا متن حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 80: فروری 1895 میں Chambers نے اپنے جرنل میں لکھا کہ ،بحرِ ہند میں اپنے سفر کے دوران ماریشیئش کے قریب ہمیں حیرت انگیز طور پر 200 میل کی دوری سے ایک بحری جہاز دکھائی دیا!۔اُس کی بابت سمندری سفر کرنے والوں میں اِس موضوع پر اُسوقت کافی بحث ومباحثہ ہوا کرتا تھا، اِس صورتحال کی تصدیق یمن میں عدن کے مقام سے ایک گواہ نے کی جس نے اُسی گم ہونے والے بمبئی کے اسٹیمر کو 200 میل کی دوری سے دیکھا تھا۔ اُس گواہ نے پوری صورتحال واضح طور پر، جہاز کی ہیت، مقامِ وقوع اور سمت کے لحاظ سے بیان کی۔ بعد میں یہ سب باتیں اُسی جہاز کے مسافروں نے بھی تصدیق کی جو باتیں اُس گواہ نے بیان کی تھیں۔ اگر زمین واقعی میں 25,000 میل کا گلوب ہوتی تو اسطرح کے نظارے بالکل سمجھ سے بالاتر ہیں، کہ کوئی جہاز 200 میل کی دوری پر تھا تو اُسے دیکھنے والے کے حساب سے اُفق سے 5 میل نیچے ہونا چاہیے تھا!۔"

اگر خبر پوری پہنچائی جائے تو بات کچھ اور ہوتی ہے اِدھر موصوف زیب نامہ نہ تو اصل کتاب کا متن اپنے قارئینِ زیب نامہ کو پیش کرتے ہیں اور نہ ہی اصل بات بتاتے ہیں اور پھر اپنی خانہ سازی سے اعتراض گھڑ کر اُسکا جواب کچھ ایسے تحریر فرماتے ہیں؛

☆(جواب: فلیٹ ارتھرز کے تقریباً تمام اعتراضات آج سے 150 سال سے بھی زیادہ پُرانے رسالوں پر مبنی ہیں۔ہم نے پچھلی قسط میںmirages کو تفصیل سے سمجھا ہے اس کے علاوہ یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ نظر آنے والی چیز mirage ہے یا حقیقی ہے ، مذکورہ واقعہ بھی mirages کا شاخسانہ ہے، یاد رہے mirages تین قسم کے ہوتے ہیں۔ایک mirage ایسی قسم کا بھی ہے جس دوران دیکھنے والے کو یوں معلوم ہوتاہے کہ زمین جتنی دُور جارہی ہے اتنی بلند ہوتی جارہی ہے ۔آج کے دور میں پوری دنیا تسلیم کرتی ہے کہ mirage حقیقت ہے اور ان کا اظہار گرمی و سردی میں زیادہ ہوتا ہے، یہ بات کچھ سو سال پہلے تک انسان صحیح طرح نہیں سمجھ پایا تھا جس کی وجہ سے ایسے اعتراضات پُرانے رسالوں میں دیکھنے کو ملتے ہیں مگر جدید رسالوں میں فلیٹ ارتھرز ایسے اعتراضات نہیں ڈھونڈھ پاتے۔)

الجواب: اب تک کے گذرے زیب نامہ کے دجل وفریب سے یہ حقیقت توآشکار ہو چکی ہے کہ موصوف زیب نامہ کا پورازور اصل کتاب کے متن کو بدلنے اور پھر اُس بابت اپنا من مرضی کا جواب لکھنے پر ہی رہاہے۔یہی کام موصوف نے اِس مقام پر دوبارہ دہرایا بھی ہے اور ایک بار پھر سے تضاد بیانی بھی کی ہے۔جس کی دلیل کچھ یوں ہے؛

موصوف زیب نامہ کافرمانا کہ: "فلیٹ ارتھرز کے تقریباً تمام اعتراضات آج سے 150 سال سے بھی زیادہ پُرانے رسالوں پر مبنی ہیں۔" کھلی تضاد بیانی ہے۔ موصوف نے اپنے فریب نامہ کی قسط 5 میں اعتراض نمبر 62 میں لکھے اپنے جواب میں یوں لکھ رکھا ہے: "اس تجربے کی تفصیل میں جانے سے پہلے ہمیں یاد رہنا چاہیے کہ اس کے بعد اسی نوعیت کا ایک اور تجربہ Henry Yule Oldham نامی محقق نے 1901ء میں کیا جس کے ذریعے زمین کے curve کو ثابت کر دیا گیا تھا" جبکہ یہ بات بھی سفید جھوٹ تھی جس کی بابت ہم نے اُسی مقام پر مدلل طریقے سے اِس کا تعاقب کیا تھا۔ اب جب بات اپنے خلاف آئی تو فوراً یہ کہہ دیا کہ: " فلیٹ ارتھرز کے تقریباً تمام اعتراضات آج سے 150 سال سے بھی زیادہ پُرانے رسالوں پر مبنی ہیں۔" حالانکہ موصوف نے خود 1901 کے ایک جعلی تجربے کی بھونڈی دلیل اُس مقام پر دے رکھی تھی۔ میٹھا میٹھا ہپ اور کڑوا کڑوا تھو کے مصداق موصوف زیب نامہ ہر ممکنہ طور ہر اپنے فریب نامہ میں اکثر مقامات پھر کھلے تضاد کا شکار رہے ہیں جو اُن کے خائن ہونے کی ایک اور بین دلیل ہے۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " ہم نے پچھلی قسط میں mirages کو تفصیل سے سمجھا ہے اس کے علاوہ یہ معلوم کیا جاسکتا ہے کہ نظر آنے والی چیز mirage ہے یا حقیقی ہے ، مذکورہ واقعہ بھی mirages کا شاخسانہ ہے۔ " موصوف کی جانب سے اپنے قارئینِ زیب نامہ کو دوبارہ سے دھوکہ دینے کی ناکام کوشش ہے۔ موصوف کو کیا الہام ہوتا ہے کہ یہ: " مذکورہ واقعہ بھی mirages کا شاخسانہ ہے " جہاں پر موصوف کے مؤقف کے خلاف بات آئی ہے وہیں پر موصوف نے میراج کی دیمک زدہ بیساکھی کا بنا دلیل سہارا لیا ہے۔ ہم لکھ آئے ہیں کہ گلوبرز کے پاس زمین کے مبینہ کرویچر کی بابت یہی ایک احمقانہ تاویل ہے جس کا وہ ہر مقام پر بے شرمی سے اظہار کرتے نہیں چوکتے۔ یہی کام موصوف زیب نامہ نے ہر اُس مقام پر کرنے کی ناکام کوشش کی ہے جہاں پر زمین کے مبینہ کروچر کو اصل کتاب نے بے نقاب کر کے بین دلائل کے ساتھ عوام کے سامنے پیش کر رکھا ہے۔

ہم نے میراج کی بابت سیر حاصل کلام، موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض 67 کے الجواب میں مفصل دلائل کے ساتھ کر رکھا ہے قارئین اُسے دوبارہ دیکھنا چاہیں تو اُسی مقام پر دوبارہ سے دیکھ لیں۔ موصوف کا یہ کلام کہ: " یاد رہے mirages تین قسم کے ہوتے ہیں۔" موصوف زیب نامہ کی غلط بیانی ہے کیونکہ موصوف نے ابھی تک گذرے اپنے فریب نامہ میں میراج کی کوئی اقسام بیان نہیں کی ہیں بلکہ یہ موصوف نے اپنی طرف سے اِس مقام پر خانہ سازی فرمائی ہے۔ جبکہ میراج کی بابت ہم مفصل کلام کر چکے ہیں۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " ایک mirage ایسی قسم کا بھی ہے جس دوران دیکھنے والے کو یوں معلوم ہوتا ہے کہ زمین جتنی دُور جارہی ہے اتنی بلند ہوتی جارہی ہے۔" موصوف کے لیے تو ہو سکتی ہے لیکن اگر یہ حقیقت میں بھی ہے تو موصوف کو اِس پر کوئی دلیل دینا تھی جو موصوف نے اپنے فریب نامہ میں کہیں نہیں لکھی۔ جبکہ میراج کی ایک حد ہوتی ہے اُس حد سے آگے وہ نظر نہیں آسکتی اور وہ حد ہر جگہ پر موسم، آب و ہوا اور حالات کے حساب سے الگ الگ ہوتی ہے۔ موصوف نے اپنے بطلان میں خود ہی " زمین " لکھ کر اپنے خلاف حجت قائم کر دی ہے کیونکہ میراج کا اصل تعلق زمین سے ہی ہے اور یہ سچ موصوف نامہ خود ہی لکھ گئے۔ جبکہ اِس مقام پر موضوعِ سخن سمندر میں گمشدہ ایک بحری جہاز ہے نہ کہ کوئی جزیرہ!۔

موصوف کا یہ کہنا کہ :" آج کے دور میں پوری دنیا تسلیم کرتی ہے کہ mirage حقیقت ہے اور ان کا اظہار گرمی و سردی میں زیادہ ہوتا ہے، " بھی موصوف کا ایک اور جھوٹ ہے جس کے بطلان پر ہم نے میراج کی بابت موصوف کے خانہ ساز اعتراض 67 میں حجت قائم کی تھی کہ یہ تب ہی ممکن ہے جو موسم شدید گرم اور مرطوب ہو۔ سردی میں میراج ہونا موصوف کی خانہ سازی میں تو ممکن ہے مگر حقیقت میں ناممکن ہے کیونکہ میراج کی پہلی شرط ہے یہ ہے کہ اُس دن سورج کی روشنی سے ہوا اِتنی گرم ہو جائے کہ وہ اوپر اُٹھے اور ٹھنڈی ہوا نیچے آکر اُس کی جگہ لے پھر میراج کے دکھائی دینے کا کوئی امکان بنتا ہے۔ اب نہ جانے موصوف " سردی "کسے کہتے ہیں؟۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ :"یہ بات کچھ سو سال پہلے تک انسان صحیح طرح نہیں سمجھ پایا تھا " موصوف کا بڑے پیمانے پر کھلا ہوا جھوٹ ہے۔ کیونکہ انسان نے سمندری سفر نوحؑ کے دور کے بعد سے کرنا سیکھ لیا تھا اور سمندر میں میراج کا دکھائی دینا بطور حقیقت تب سے موجود ہے چونکہ موصوف کا سمندری سفر کا نہ تو کبھی اتفاق ہوا ہے جس کی بین دلیل موصوف کا اِس بابت کلام ہے تبھی موصوف ایسی یاہ واہی پوری تندہی سے لکھنے کو سعادتِ عظیم سمجھے بیٹھے ہیں۔ موصوف کا یہ کہنا کہ :" جس کی وجہ سے ایسے اعتراضات پُرانے رسالوں میں دیکھنے کو ملتے ہیں مگر جدید رسالوں میں فلیٹ ارتھرز ایسے اعتراضات نہیں ڈھونڈھ پاتے۔" موصوف کی حقائق و معلومات کی قلیل دستی کا بین ثبوت ہے۔ جدید دور کی بابت ہے ہم نے میراج کے ذیل میں تصاویر پیش کر کے دیکھا دیا تھا کہ میراج کیسے، کب، کیا اور کیونکر ہوتی ہے۔ موصوف جس سوڈو سائنس کو وحی کی طرح سچ مانے بیٹھے ہیں شاید جان کر بھولے بنے بیٹھے ہیں کہ پچھلے 500 سال سے سکہ رائج الوقت گلوب ماڈل ہے مگر اِس کو پوری طاقت سے عالمی پیمانے پر 1950 کی دہائی میں ہی نافذ کرایا گیا۔ جس کی بابت ہم سب جانتے ہیں کہ زورِ بازو سے نافذ شُدہ کسی بھی شے کے انکار کرنے والوں پر اکثر یہی الزام لگتا ہے کہ وہ پرانے شواہد بطور دلیل لاتے ہیں کیونکہ جب سکہ رائج الوقت ہی اُس کی اجازت نہیں دیتا تو اُس زبردستی کے خلاف اُس کے نافذ ہونے سے پہلے کے ہی شواہد ملنا کوئی غلط بات نہیں۔ آج بھی ہم اکثر ایسے شواہد پیش کرتے رہتے ہیں جن کو موصوف زیب نامہ جیسے احباب بین ثبوت ہونے کے باوجود بڑی ڈھٹائی سے اُن کا کھلے عام انکار کر جاتے ہیں۔ اگر قارئین اصل کتاب کے ثبوت نمبر 80 کو دوبارہ سے پڑھیں تو اُن کو یہ بھی آشکار ہو گا کہ وہ اُس دور کی مشہور خبر تھی جس کی تصدیق بھی ہوئی تھی تبھی اُسکا زمین کے مبینہ کروپچر کی بابت بطور نفی ذکر کیا گیا تھا۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 81: جنوبی فرانس میں Dunkerque نامی روشنی کا مینار موجود ہےجو 28 میل دُور محض 10 فٹ کی بلندی سے بھی باآسانی دِکھائی دیتا ہے۔)

موصوف زیب نامہ نے دوبارہ سے اِس مقام پر اپنے خانہ ساز اعتراضات کو یکجا کر کے لکھ رکھا ہے ہم اُسی ترتیب سے موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراضات اور اُن سے متعلقہ اصل کتاب کے ثبوت ساتھ ساتھ پیش کرتے جائیں گے پھر اُن کے بعد موصوف زیب نامہ کا اِن تمام اعتراضات کی بابت خانہ ساز جواب پیش کر کے اُس کا علمی تعاقب کریں گے ؛

موصوف کے خانہ سازاعتراض 81 کے مقابلے میں اصل کتاب کا متن۔ قارئین گرامی قدر, موصوف کی خانہ سازی کا اصل کتاب سے تقابلہ کیجئے!؛

"ثبوت نمبر 81: سمندر پر یا ساحلوں پر جو روشنی کے مینار بنے ہوتے ہیں اُن کے اور سمندر میں اُن کے نظر آنے کے درمیان پائے جانے والے فاصلے, ایک ایسی زمین جو 25,000 میل کا گلوب ہو، ایسے گلوب پر سمجھ سے بالاتر ہیں۔ مثلاً: جنوبی فرانس میں Dunkerque نامی روشنی کا مینار ہے ۔اُس کی اپنی بلندی 194 فٹ ہے جو کسی بھی کشتی، جو 10 فٹ بھی سطح سمندر سے بلندی رکھتی ہو، 28 میل کے فاصلے سے صاف نظر آتا ہے۔ اگر Spherical Trigonometry کو ملحوظ خاطر رکھا جائے تو اُس کے مطابق وہ زمین جو گلوب ہے اور 8 انچ فی میل کے سکوائر فاصلے کے حساب سے خم کھا رہی ہے اُس پر یہ مینار اُفق سے 190 فٹ نیچے ہونا چاہیے تھا۔"

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض82: نیوزی لینڈ میںPort Nicholson کا روشنی کا مینار 35 میل دُور سے بھی نظر آجاتا ہے۔)

موصوف کے خانہ سازاعتراض 82 کے مقابلے میں اصل کتاب کا متن۔ قارئین گرامی قدر, موصوف کی خانہ سازی کا اصل کتاب سے تقابلہ کیجئے!۔؛

"ثبوت نمبر 82: نیوزی لینڈ میں Port Nicholson کا روشنی کا مینار سطح سمندر سے 420 فٹ بلند ہے اور 35 میل کی دوری سے نظر آجاتا ہے۔ جبکہ اُسے اُفق سے 220 فٹ نیچے ہونا چاہیے تھا۔"

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض83: ناورے میں Egero کا روشنی کا مینار 28 میل دُور سے دِکھائی دیتا ہے۔)

موصوف کے خانہ سازاعتراض 83 کے مقابلے میں اصل کتاب کا متن۔ قارئین گرامی قدر, موصوف کی خانہ سازی کا اصل کتاب سے تقابلہ کیجئے!۔؛

"ثبوت نمبر 83: ناروے میں Egero کا روشنی کا مینار سطح سمندر سے 154 فٹ بلند ہے اور 28 میل کی دوری سے نظر آ جاتا ہے۔ جبکہ اُسے اُفق سے 230 فٹ نیچے ہونا چاہیے تھا۔"

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 84: مدراس کے ساحل پر موجود روشنی کا مینار 28 میل دُور سے دکھائی دیتا ہے۔)

موصوف کے خانہ سازاعتراض 84 کے مقابلے میں اصل کتاب کا متن۔ قارئین گرامی قدر, موصوف کی خانہ سازی کا اصل کتاب سے تقابلہ کیجئے !۔؛

"ثبوت نمبر 84: مدراس کے ساحل پر واقع روشنی کا مینار سطح سمندر سے 132 فٹ بلند ہے اور 28 میل کی دوری سے نظر آ جاتا ہے۔ جبکہ اُسے اُفق سے 250 فٹ نیچے ہونا چاہیے تھا۔"

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 85: Cordonan میں موجود روشنی کا مینار 32 میل دُور سے دِکھائی دیتا ہے۔)

موصوف کے خانہ سازاعتراض 85 کے مقابلے میں اصل کتاب کا متن۔ قارئین گرامی قدر, موصوف کی خانہ سازی کا اصل کتاب سے تقابلہ کیجئے !۔؛

"ثبوت نمبر 85: فرانس کے مغربی ساحل پر Cordonan کا روشنی کا مینار سطح سمندر سے 207 فٹ بلند ہے اور 31 میل کی دوری سے نظر آ جاتا ہے۔ جبکہ اُسے اُفق سے 280 فٹ نیچے ہونا چاہیے تھا۔"

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 86: Cape Bonavista میں موجود روشنی کا مینار 35 میل دُور سے دِکھائی دیتاہے۔)

موصوف کے خانہ سازاعتراض 86 کے مقابلے میں اصل کتاب کا متن۔ قارئین گرامی قدر, موصوف کی خانہ سازی کا اصل کتاب سے تقابلہ کیجئے !۔؛

"ثبوت نمبر 86: نیو فاؤنڈ لینڈ میں Cape Bonavista کا روشنی کا مینار سطح سمندر سے 150 فٹ بلند ہے اور 35 میل کی دوری سے نظر آ جاتا ہے۔ جبکہ اُسے اُفق سے 491 فٹ نیچے ہونا چاہیے تھا۔"

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض87: بوسٹن میں St. Botolph's Parish Churchسے متصل روشنی کا مینار 40 میل دُور سے دِکھائی دیتا ہے۔)

موصوف کے خانہ سازاعتراض 87 کے مقابلے میں اصل کتاب کا متن۔ قارئین گرامی قدر, موصوف کی خانہ سازی کا اصل کتاب سے تقابلہ کیجئے!۔؛

"ثبوت نمبر 87: بوسٹن،امریکہ میں St. Botolph's Parish Church کے متصل روشنی کا مینار سطحِ سمندر سے 290 فٹ بلند ہے اور 40 میل کی دوری سے نظر آ جاتا ہے۔ جبکہ اُسے اُفق سے 800 فٹ نیچے ہونا چاہیے تھا۔"

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض88: انگلینڈ میں Isle of Wight میں موجود روشنی کا مینار 42 میل دُور سے دِکھائی دیتا ہے۔)

موصوف کے خانہ سازاعتراض 88 کے مقابلے میں اصل کتاب کا متن۔ قارئین گرامی قدر, موصوف کی خانہ سازی کا اصل کتاب سے تقابلہ کیجئے!۔؛

"ثبوت نمبر 88:انگلینڈ میں isle of Wight پر واقع روشنی کا مینار سطحِ سمندر سے 180 فٹ بلند ہے اور 42 میل کی دوری سے نظر آ جاتا ہے۔ جبکہ اُسے اُفق سے 996 فٹ نیچے ہونا چاہیے تھا۔"

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض89: جنوبی افریقہ میں Cape L'Agulhas میں موجود روشنی کا مینار 50 میل دُور سے دِکھائی دیتا ہے۔)

موصوف کے خانہ سازاعتراض 89 کے مقابلے میں اصل کتاب کا متن۔ قارئین گرامی قدر, موصوف کی خانہ سازی کا اصل کتاب سے تقابلہ کیجئے!۔؛

"ثبوت نمبر 89: جنوبی افریقہ میں Cape L'Agulhas کا روشنی کا مینار سطحِ سمندر سے 33 فٹ بلند ہے مگر سطحِ سمندر سے 238 فٹ بلند ہے اور 50 میل کی دوری سے نظر آ جاتا ہے۔ جبکہ جدید علمِ فلکیات کی رو سے بھی اُسے اُفق سے 2،182 فٹ نیچے ہونا چاہیے تھا۔"

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض90: مشہورِ زمانہ Statue of Liberty جو کہ نیویارک میں موجود ہے 60 میل سے بھی باآسانی دیکھا جاسکتا ہے۔)

موصوف کے خانہ سازاعتراض 90 کے مقابلے میں اصل کتاب کا متن۔ قارئین گرامی قدر, موصوف کی خانہ سازی کا اصل کتاب سے تقابلہ کیجئے!۔؛

"ثبوت نمبر 90: نیویارک میں واقع مجسمہ آزادی سطحِ سمندر سے 326 فٹ کی بلندی پر ہے۔ کسی بھی مکمل صاف دن اِسے 60 میل کی دوری سے بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ اگر یہ زمین ایک گلوب ہوتی تو خاتونِ آزادی کو اُس نے اُفق سے 2074 فٹ نیچے کر دینا تھا۔"

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 91: مصر کی سعید بندرگاہ پر موجود 60 فٹ کا روشنی کا مینار 58 میل دُور سے دِکھائی دیتا ہے۔)

موصوف کے خانہ سازاعتراض 91 کے مقابلے میں اصل کتاب کا متن۔ قارئین گرامی قدر, موصوف کی خانہ سازی کا اصل کتاب سے تقابلہ کیجئے !۔؛

"ثبوت نمبر 91: مصر میں سعید بندرگاہ پرایک روشنی کا مینار ہے جو طحِ سمندر سے 60 فٹ بلند ہے مگر حیرت انگیز طور پر 58 میل کی دوری سے نظر آجاتا ہے۔ جبکہ اُسے اُفق سے 1400 فٹ نیچے ہونا چاہیے تھا۔"

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض92: سٹار سبرگ میں واقع The Norte Dame Antwerp spireچرچ کا مینار 150 میل سے بھی دِکھائی دیتا ہے۔)

موصوف کے خانہ سازاعتراض 92 کے مقابلے میں اصل کتاب کا متن۔ قارئین گرامی قدر, موصوف کی خانہ سازی کا اصل کتاب سے تقابلہ کیجئے !۔؛

"ثبوت نمبر 92: سٹار سبرگ میں واقع The Norte Dame Antwerp spireزمین سے 403 فٹ اور سطحِ سمندر سے 468 فٹ کی بلند ہے۔ ٹیلی سکوپ کی مدد سے بحری جہازوں کے کپتان اُفق اور اِس چرچ کے مینار میں 150 میل کی حیرت انگیز دوری سے فرق کر لیتے ہیں۔ اگر زمین ایک گلوب ہوتی تو حقیقت میں اُس مینار کو اُفق سے پورا ایک میل، یعنی 5280 فٹ نیچے ہونا چاہیے تھا۔"

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 93: ڈبلن (آئرلینڈ) میں St. George نامی ایک آبی راستہ ہے، فیری پر سفر کرتے ہوئے جب مسافر اس راستے کے درمیان میں پہنچتے ہیں تو آگے Holyhead کا گھاٹ اور پیچھے Poolberg کا روشنی کا مینار دونوں دِکھائی دیتے ہیں حالانکہ دونو ں کا فاصلہ فیری سے اُس وقت 30 میل ہوتا ہے۔)

موصوف کے خانہ سازاعتراض 93 کے مقابلے میں اصل کتاب کا متن۔ قارئین گرامی قدر, موصوف کی خانہ سازی کا اصل کتاب سے تقابلہ کیجئے!۔؛

"ثبوت نمبر 93: ڈبلن آئرلینڈ میں St. George نام کا ایک آبی راستہ (Channel) ہے جو Holyhead سے Kingstown کی بندرگاہ کے درمیان 60 میل لمبا ہے۔ جب لوگ فیری پر سفر کرتے ہوئے اِس آبی راستے کے درمیان پہنچتے ہیں تو پیچھے کی جانب انہیں Holyhead کا گھاٹ اور آگے سے Poolbeg کا روشنی کا مینار جو ڈبلن بندرگا میں ہے، صاف نظر آتا ہے۔ Holyhead کا گھاٹ سطحِ سمندر سے 44 فٹ بلند ہے جبکہ Poolbeg کا روشنی کا مینار سطحِ سمندر سے 68 فٹ بلند ہے۔ اگر کشتی آبی راستے کے درمیان میں ہو تو 30 میل کا فاصلہ دونوں طرف سے بنتا ہے،اور کشتی پر کھڑے ہوں تو 24 فٹ کی سطحِ سمند سے بلندی بنتی ہے۔ مگر پھر بھی دونوں طرفین صاف نظر آتی ہیں۔ اگر زمین 25،000 میل کا گلوب ہو تو دونوں طرفین کو دونوں اُفقوں سے 300 فٹ نیچے ہونا چاہیے تھا!۔"
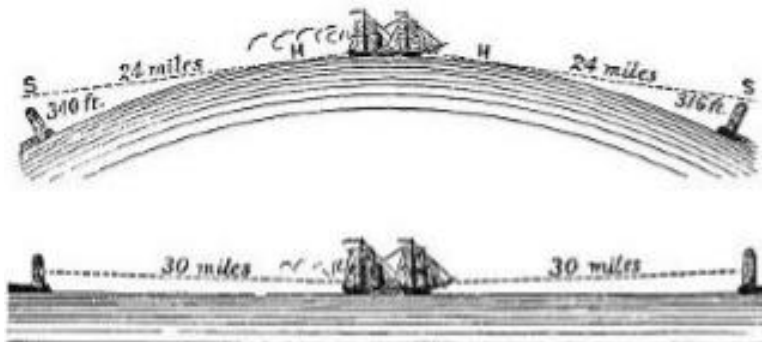
ڈاکٹر رؤبوتھم کی کتاب سے اِسی ثبوت کی بابت ڈرائنگ

قارئینِ کرام، یہ تو تھے موصوف کے خانہ سازاعتراضات نمبر 81 تا 93 اور اُن سے متعلقہ اصل کتاب میں لکھے ثبوت نمبر 81 تا 93۔ ہم نے حسبِ سابق حق کی نشاندہی اور موصوف زیب نامہ کے دجل وفریب پر حجت قارئم کرنے کی غرض سے عین موصوف زیب نامہ کی بنائی ہوئی ترتیب سے اُن کو اپنے معزز قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ موصوف فریب نامہ کے پسندیدہ گلوب ماڈل کے مبینہ کروچر پر یہ تمام ثبوت

بین طور پر حجت اور کھلی ہوئی دلیل ہیں اب مو موصوف نے اپنےاِن خانہ ساز اعتراضات کو جو مشترکہ جواب لکھا ہے وہ بھی آپ کی پیشِ خدمت ہے؛

☆(جواب81 تا 93: مذکورہ میناروں کے اتنے فاصلے سے نظر آنے کی وجہ بھی mirage کا ظہور ہونا ہی ہے۔کسی بھی اچھے کیمرے کے آگے polarization filter لگا کر mirage کو ختم کیا جاسکتا ہے۔لیکن چونکہ فلیٹ ارتھرز mirage کو حقیقت نہیں مانتے اس ایسے اعتراضات اٹھاتے نظر آتے ہیں۔جدید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ مشہورِ زمانہ جہاز ٹائی ٹینک بھی mirage کی وجہ سے ہی دھوکہ کھاکر حادثے کا شکار ہوگیا تھا۔اس کے علاوہ mirage کی عجیب و غریب قسم Fata Morgana کو گوگل پر سرچ کرکے دیکھئے جن سے mirage کو باآسانی سمجھا جاسکتا ہے۔)

الجواب: ہم موصوف فریب نامہ کا اِس مقام پر بھی کھل کر علمی تعاقب کرنا چاہیں گے۔اُس سے پہلے ہم قارئین کی معلومات میں اضافہ کرنا چاہیں گے کہ جدید دور کی ٹیکنالوجی کے باوجود بہت پہلے سے سمندر میں ساحلوں کی نشاندہی کے لیے روشنی کے مینار جنہیں انگریزی میں Light House کہا جاتا ہے، بنانے کا رواج عام ہے۔اِن میناروں کو باقاعدہ طور پر اُس علاقے کی ہیت، سطح سمندر سے اونچائی، آب و ہوا اور کئی دیگر سمندری سفر سے منسلک ضرورتوں کے حساب سے الگ الگ انفرادی نوعیت کی بنیاد پر بنایا جاتا ہے۔ہم قارئین سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ بھی اپنے طور پر ان Light House کی بابت کھل کر تحقیق کریں۔

کیونکہ پوری دُنیا میں جہاں جہاں پر روشنی کے یہ مینار ساحلوں پر بنے ہوئے ہیں اُن کی بابت باقاعدہ طور پر ایک ڈائریکٹری بھی ہوتی ہے جو اُن علاقوں میں سفر کرنے والے ہر جہاز ران کے پاس لازمی ہوتی ہے تاکہ سمندری سفر کے دوران اُسے باآسانی اپنے مطلوبہ ساحل کا اُن Light House کے دکھائی دینے کے حساب سے اندازہ ہوسکے کہ وہ کس مقام پر ہیں۔

یہ پوری ڈائریکٹری اب بھی ڈیجیٹل اور بطور مجلد ڈائریکٹری ہر اُس علاقے کے جہاز رانوں کے پاس موجود ہوتی ہے جہاں جہاں پر یہ روشنی کے مینار موجود ہیں۔ہر مینار کا مخصوص تعامل ہوتا ہے۔ہر ایک کی ایک خاص بلندی رکھی جاتی ہے جس کی بنیاد اُس علاقے کی سطح سمندر سے بلندی اور اُس علاقے کی آب و ہوا کے تعامل کے مطابق بنائی جاتی ہے۔جو لوگ سمندری جہاز رانی سے منسلک ہیں قارئین اُن سے خود رابطہ کرکے ہماری Light House کی بابت پیش کردہ اِس تمہید کی تصدیق اپنے طور پر بھی کرسکتے ہیں اور اپنے طور پر آزادانہ تحقیق لازمی کیجئے کہ کیوں اِس جدید دور میں بھی اِن Light House کو ہمیشہ سے سمندری سفر میں بطور علاقے کی نشاندہی کے لیے استعمال کیا جاتا ہے؟۔امید ہے قارئین کو Light House کی بابت بنیادی نکات سمجھ آگئے ہوں گے۔اب ہم موصوف زیب نامہ کے پرفریب اور نہایت نامعقول واحمقانہ جواب کے علمی تعاقب کی طرف چلتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ:" مذکورہ میناروں کے اتنے فاصلے سے نظر آنے کی وجہ بھی mirage کا ظہور ہونا ہی ہے۔" عین جہالت اور اصل حقائق سے لاعلمی کی بین دلیل ہے۔اِس سے دوبارہ اِس مقام پر یہ بھی ثابت ہوگیا کہ موصوف نے اپنے طور پر کبھی بھی تحقیق کرنا گوارا ہی نہیں کی کہ جس زمین کو وہ گلوب مانے بیٹھے ہیں اُس کی دلیل کیا ہے؟اور اگر یہ زمین گلوب ہے تو گلوب کا کوئی سائز لازمی

ہے اور اُس کا حساب و کتاب بہت ہی اہم ہونا چاہیے تا کہ پتہ ہو کہ گلوب کا کروچر کیا ہے ؟۔ موصوف زیب نامہ کو بس ایک چیز کرنا تھی اور وہ تھی اپنے فریب نامہ کے قارئین کی آنکھوں میں دھول جھونک کر اپنے قارئین سے واہ واہ اور سستی شہرت بٹورنا۔ جس میں موصوف اپنے قارئین کی اصل حقائق سے لاعلمی کی وجہ سے بہت حد تک موصوف کے زعم وخبثِ باطن میں کامیاب بھی رہے۔

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ ہم سے کئی ایسے قارئین جو نہ تو فلیٹ ارتھ کو جانتے تھے اور نہ ہی گلوب کی بابت کچھ بھی تحقیقی علم رکھتے تھے، رابطہ کرنے لگے کہ موصوف نے جو لکھا ہے وہ کیا ہے اور اصل حقیقت کیا ہے۔ موصوف نے اپنے طور پر ہمارا رَد لکھا تھا مگر وہ عین ہمارے حق میں چلا گیا جس سے وہ قارئین جو عام طور پر نہ فلیٹ ارتھر /مسطحتن اور نہ گلوبرز شمار کیے جاتے تھے، وہ بھی فلیٹ ارتھ کی حقیقت سے آشنا ہو گئے !۔ موصوف کا اپنے جعلی گلوب ماڈل اور اُسکے مبینہ کروچر کو بچانے کی بابت اپنے خلاف ہر ثبوت کا جواب "میراج" ہی رہا ہے۔

ہم پہلے ہی لکھ آئے تھے کہ گلوبرز کے پاس کل ملا کر اپنے جعلی گلوب ماڈل کے دفاع میں صرف کششِ ثقل کا جھوٹ، فریم آف ریفرنس کا جھوٹ اور مبینہ کروچر کا احمقانہ جواب میراج ہی ہوتا ہے۔ چاہے کوئی بھی گلوبر ہو بین الاقوامی ہو یا لوکل، سب میں یہ تین جھوٹ مشترکہ طور پر پائے جاتے ہیں۔ جبکہ ہم اپنے فریقِ مخالف پر ٹھوس دلائل کے ساتھ پوری طرح سے نہ صرف حجت قائم کرتے ہیں بلکہ اُن کے دجل وفریب کا بین ثبوتوں کے ساتھ پردہ چاک کر کے اُس کے تار و پود بکھیر کر رکھ دیتے ہیں تا کہ عوام الناس کے سامنے سارا مقدمہ کھلا ہوا ہو اور وہ شواہد و قرائن کی روشنی میں گلوب ماڈل کے جھوٹ اور فلیٹ ارتھ کی حقیقت کے مابین پہچان کر سکیں۔

موصوف فریب نامہ کا یہ کلام کہ : " کسی بھی اچھے کیمرے کے آگے polarization filter لگا کر mirage کو ختم کیا جاسکتا ہے۔لیکن چونکہ فلیٹ ارتھرز mirage کو حقیقت نہیں مانتے اس لیے ایسے اعتراضات اٹھاتے نظر آتے ہیں۔" موصوف کا سفید جھوٹ اور دوبارہ سے اپنے قارئینِ زیب نامہ کو دھوکہ دینے کی ایک اور ناکام کوشش ہے۔ ہم پوچھنا چاہیں گے کہ Light House تو قدیم دور سے بنتے آرہے ہیں جبکہ اُس دور میں کیمرہ ایجاد ہونا تو دور اُسکا کسی نے نام بھی نہیں سُنا تھا تو یہ کیسے آپ نے اپنے طور پر polarization filter کی توجیح پیش کر دی ؟۔ یہ کھلے عام فریب دینا نہیں تو اور کیا ہے ؟۔

جبکہ اگر میراج کی احمقانہ توجیح کو مان لیا جائے تو Light House کی ڈائریکٹریز کا کیا کریں گے جس میں ہر مخصوص علاقے کے Light House اور اُن کے نظر آنے کی بابت فاصلے لکھے ہوتے ہیں ؟۔ تا کہ جہاز رانوں کو پہلے سے ہی مخصوص فاصلوں سے اُس ساحل کی نشاندہی ہو جائے اور وہ اپنے لنگر انداز ہونے کی تیاری بروقت کر لیں۔ کوئی بھی صاحب بصیرت و علم جو Light House کی بابت علم رکھتا ہو وہ موصوف زیب نامہ کی اِس احمقانہ کلام کو فوراً پہچان جائے گا اور اُس میں موجود جھوٹ کو بالکل ایسے ہی رَد کر دے گا جیسے ہم نے دلیل سے موصوف فریب نامہ کا رَد کر کے دیکھا دیا ہے۔ جب Light House حقیقت ہیں اور اُن سے منسلک باقاعدہ طور پر حقیقت میں قواعد و ضوابط پر مشتمل ڈائریکٹریز موجود ہیں پھر بھی موصوف کے ایسی احمقانہ اشکالات کو پیش کرنا صاف ظاہر کر رہا ہے کہ موصوف کُلی طور پر Light House سے لاعلم ہیں اور اپنی بچگانہ لاعلمی جو موصوف فریب نامہ اور اُن کے حواریوں کی مشترکہ پہچان ہے، اُسے بچانے و چھپانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " جدید تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ مشہورِ زمانہ جہاز ٹائی ٹینک بھی mirage کی وجہ سے ہی دھوکہ کھاکر حادثے کا شکار ہوگیا تھا۔" موصوف کا ایک اور کھلا ہوا جھوٹ ہے۔ اگر یہ مبینہ " جدید تحقیق " ہوئی تھی تو کہاں پر ہے، کس نے کی کب کی؟۔ اِس کا ثبوت دینا موصوف زیب نامہ پر ہماری طرف سے ایک اور اُدھار ہے !۔

جبکہ حقیقت میں موصوف کا ٹائی ٹینک جہاز کی بابت کلام پورے کا پورا ہی جھوٹ سے بھرا ہوا ہے۔ وہ جہاز شدید سردی اور رات کے شدید اندھیرے میں بحر اوقیانوس کے وسط میں اچانک ایک بہت بڑے آئس برگ کے سامنے آ جانے اور بروقت اپنا راستہ تبدیل نہ کر سکنے کی وجہ سے حادثہ کا شکار ہوا تھا۔ لگتا ہے موصوف نے اپنی سائنس فکشن کو ہی حقیقت سمجھ رکھا ہے کہ جو جی میں آیا " جدید تحقیق " لکھ کر عوام الناس کے منہ پر دے مارا کہ کسی نے کونسا پلٹ کر پوچھ لینا ہے کہ یہ بات سچ ہے بھی یا نہیں؟۔ اگر کوئی پوچھے تو فوراً سے اُسے اپنے سوشل میڈیا سے بلاک کر کے اپنے طور پر کبوتر کی طرح آنکھیں بند کر لو۔ یہ موصوف زیب نامہ اور اُن کے حواریوں کا طرہ امتیاز ہے جس کی آزمائش کی قارئین کو کھلی دعوت ہے کہ آپ خود سے موصوف زیب نامہ سے رابطہ کر کے اُن سے اُن کے اِس دجل وفریب پر مبنی زیب نامہ کی بابت استفسار کریں اگلے چند ہی لمحوں میں آپ کو بلاک کر دیا جائے گا۔ آزمائش شرط ہے !

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: "اس کے علاوہ mirage کی عجیب و غریب قسم Fata Morgana کو گوگل پر سرچ کرکے دیکھئے جن سے mirage کو باآسانی سمجھا جاسکتا ہے۔" قارئینِ زیب نامہ کر ایک اور فریب ودھوکہ دینے کی ناکام کوشش ہے۔ موصوف جس میراج کی قسم فیٹا مورگانا کو اپنی احمقانہ دلیل بنانے کی کوشش کر رہے ہیں وہ سوائے میراج کی اور قسم ہونے کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ فیٹا مورگانا اور عام میراج اور سپر ئیر میراج میں ایک فرق ہوتا ہے۔ وہ یہ کہ فیٹا مورگانا کے لیے سورج کی تمازت سے پیدا شدہ گرم ہوا کا اوپر اُٹھ کر میراج بنانا لازمی نہیں ہوتا۔ فیٹا مورگانا کا مشاہدہ کوئی بھی، کسی بھی موسم میں، کسی بھی وقت، ساحلِ سمندر پر کر سکتا ہے۔ ہم قارئین سے درخواست کرتے ہیں کہ وہ ضرور بالضرور یہ ڈاکیومینٹری دیکھیں اور فیٹا مورگانا کی بابت بہترین وضاحت کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر کھلے دل سے سمجھیں !۔ یہ عام نظر آنے والی بات اور مشاہدے کو اِس مقام پر Light House کے دکھائی دینے کے خلاف بطور دلیل پیش کرنا موصوف زیب نامہ جیسے دجل وفریب سے پُر افراد کا ہی کا ہو سکتا ہے کوئی بھی صاحبِ بصیرت ایسے کلام کی رکاکت کو فوراً پہچان کر اُسے رَد کر دے گا !۔ ہم پھر بھی اپنے معزز قارئین سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر وہ اِس بابت کسی قسم کی کمی و تشنگی محسوس کریں تو ہمیں ضرور بتائیں تا کہ تو وہ کمی و تشنگی دور کر دی جائے !۔ بارک اللہ !

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض94: انگلینڈ میں پورٹ سماؤتھ سے Isle of Wight کو اگر دیکھا جائے تو وہ 22 میل لمبا جزیرہ ہے ، اگر زمین واقعی خمدار ہوتی تو اس جزیرے کے کناروں کو 80 فٹ تک خمیدہ ہونا چاہیے تھا مگر وہ تو سیدھا نظر آتا ہے۔)

صاحبِ زیب نامہ اِس مقام پر پھر سے اپنے خانہ ساز اعتراضات کو یکجا کر کے لکھ رہے ہیں تبھی ہم بھی مجبوراًاُن کے علمی تعاقب میں اُن کی بنائی کو خانہ ساز ترتیب کے مطابق ساتھ ساتھ اصل کتاب کے متعلقہ ثبوتوں کو قارئینِ گرامی قدر کی خدمت میں پیش کرتے جاتے ہیں تاکہ نظم بھی برقرار رہے اور موصوف زیب نامہ کے دجل وفریب سے پردہ بھی ساتھ ساتھ اُٹھتا جائے؛

قارئین سے گذارش ہے کہ صاحبِ زیب نامہ کے متعلقہ خانہ ساز اعتراض نمبر 94 اور اصل کتاب کے ثبوت کا آپس میں تقابلہ کرتے جائیں؛

"ثبوت نمبر 94: انگلینڈ میں ہیمپشائر کی بندرگاہ، پورٹسماؤتھ کے قریب (جزیرہ نما)اونچی زمین ہے، اُس کے مخالف سمت میں isle of Wight ہے جو اپنی بنیاد سمیت 22 میل لمبا ہے۔گلوب زمین کی تھیوری کے مطابق isle of Wight کو درمیان کی نسبت دونوں کناروں سے لازمی طور زمین کے کروچر کی رو سے 80 فٹ خمیدہ ہونا چاہیے تھا۔ کسی بھی زاویہ گیر دوربین کو وہاں پر لگا کر پانی اور زمین کے درمیان مکمل اُفقی اور عمودی زاویہ کی ہمواری کو دیکھنے کا تجربہ بار بار کیا جاچکا ہے۔"
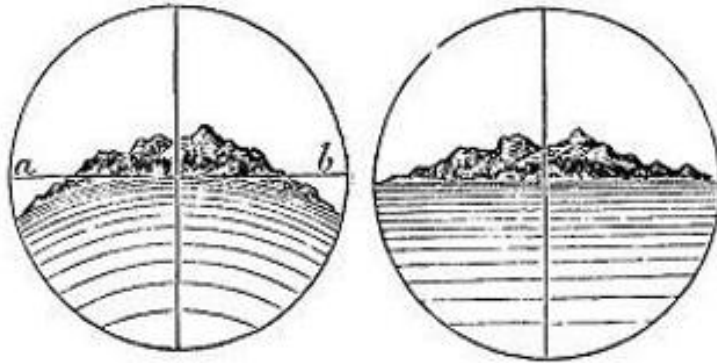
اصل کتاب میں ثبوت نمبر 94 کے ساتھ منسلک ڈاکٹر رؤبو تھم کی بنائی ہوئی ڈرائنگ

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض95: Isle of Man کے نزدیک ڈگلس بندرگاہ کو کسی بھی صاف دن دیکھا جاسکتا ہے۔50 میل ویلز ساحل بھی وہاں سے نظر آتا ہے جو کہ بالکل سیدھا ہے۔زمین گول ہوتی تو اس میں خم ہونا چاہیے تھا۔)

قارئین سے گذارش ہے کہ صاحبِ زیب نامہ کے متعلقہ خانہ ساز اعتراض نمبر 95 اور اصل کتاب کے ثبوت کا آپس میں تقابلہ کرتے جائیں؛

"ثبوت نمبر 95: Isle of Man کے نزدیک ڈگلس بندرگاہ کی اونچی زمین کو بھی کسی بھی صاف دن میں دیکھا جا سکتا ہے، تمام کا تمام ویلز کا ساحل بھی وہاں سے ننگی آنکھ سے اکثر صاف نظر آتا ہے۔Holyhead کی طرف جانیوالے دریا Dee کے دھانے پر واقع ایک مقام Ayr ہے جو 50 میل کی دوری پر ہے اُسے بھی اُفقی طور پر بالکل ہموار ہی پایا گیا ہے۔اگر زمین پر 8 انچ فی میل سکوائر فاصلے کا کروچر ہوتا جیسا کہ ناسا

اور جدید فلکیات کا دعوی ہے تو 50 میل کی لمبائی پر محیط ویلز کا ساحل جو لیورپول کی بندرگاہ سے بھی اُفقی طور پر نظر آتا ہے، اُسکے درمیانی مقام کی نسبت اُسکے کناروں کو 416 فٹ خمیدہ ہونا چاہیے تھا۔"

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض96: William Carpenter اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ اگر ہم رات کو Chesapeake کی خلیج میں جائیں تو ہمیں جزیرہ شارپ کی روشنیاں اسٹیمر سے ایک گھنٹہ پہلے ہی دِکھائی دینے لگ جاتی ہیں۔اگر ان روشنیوں کو ہم اسٹیمر کی گرل کی مدد سے متوازن کرکے دیکھیں تو یہ سیدھی لکیر کی مانند لگیں گیں، اگر زمین گول ہوتی تو ان روشنی کی لکیروں کو کنارے سے bend ہوجانا چاہیے تھا۔)

قارئین سے گذارش ہے کہ صاحبِ زیب نامہ کے متعلقہ خانہ ساز اعتراض نمبر 96 اور اصل کتاب کے ثبوت کا آپس میں تقابلہ کرتے جائیں؛

"ثبوت نمبر 96: William Carpenter اپنی کتاب "زمین ایک گلوب نہیں ہے اسکے 100 ثبوت" میں لکھتا ہے کہ، "اگر ہم رات کو Chesapeake کی خلیج میں جائیں، تو ہمیں Sharpe's island کی روشنیاں اسٹیمر کے وہاں پہنچنے سے 1 گھنٹہ پہلے ہی نظر آنے لگتی ہیں۔ تجربے کے لیے ہم جہاز کے ڈیک کی ریل کو بطور لائن لے کر اپنی دیکھنے کی حد بنالیں تو ہم پائیں گے کہ پورے راستے کے دوران کسی مقام پر ایک بار بھی اس نظر آنے والی اونچائی سے روشنی کے زاویے میں کچھ ڈگری کا کوئی بھی فرق رونما نہیں ہوا تھا۔ مگر ہم 13 میل کا سفر کر آئے تھے۔ فلکیوں کی کروویچر کی تھیوری تو کہتی ہے کہ روشنی کو اُن کے اصولوں کے لحاظ سے 112 فٹ 8 انچ کروویچر میں نظر آنا چاہیے تھا!، چاہے سو بالوں کی کھال نکال لی جائے ہم یہ ہی کہیں گے کہ Chesapeake کی خلیج کے پانی میں کوئی کروویچر نہیں ہے۔ جو کہ ایک بین ثبوت ہے کہ زمین گلوب نہیں ہے۔"

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراضات نمبر 94 تا 96 کو یکجا کر کے اُس کا جواب کچھ یوں تحریر فرماتے ہیں؛

☆(جواب: قسط نمبر 5 میں موجود اعتراض نمبر 61 کا جواب ملاحظہ کیجئے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ اپنے قارئین کو اپنی فریب نامہ کی قسط 5 میں موجود اعتراض نمبر 61 کا جواب دیکھنے کا کہہ رہے ہیں۔ ایسی سعی ہم اپنے قارئین سے ہرگز اور کسی صورت نہیں کرائیں گے۔ اپنے معزز قارئین کے لیے ہم اُسی خانہ ساز اعتراض، اُس کا موصوف کا لکھا ہوا جواب اور اپنا علمی تعاقب من و عن قارئین کی سہولت کے لیے اِدھر ہی نقل کیے دیتے ہیں؛

صاحبِ زیب نامہ کی قسط 5 اعتراض نمبر 61 اور ہمارے علمی تعاقب کی پوری عبارت

صاحبِ زیب نامہ اپنے فریب نامہ میں لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 61: سمندر حقیقی طور پر مڑا ہوا کیوں نظر نہیں آتا؟)

قارئین اصل کتاب کا متن دیکھ کر موصوف کی اِس مقام پر حسبِ عادت کی گئی فریب کاری کو دیکھ سکتے ہیں؛

"ثبوت نمبر61: اگر زمین حقیقتاً25,000 میل کا گلوب ہوتا تو سمندر کنارے کھڑے ہو کر زمین کی یہ گولائی جسے کرویچر کہا جاتا ہے، صاف اور واضح نظر آنی تھی اور اگر کوئی بھی شے اُفق پر پہنچتی، تو آپ کے دیکھنے کے لحاظ سے اُس شے کو تھوڑا پیچھے کی طرف جُھکا ہی ہونا چاہیے تھا۔ دور اُفق پر نظر آنے والی عمارتوں کو دیکھنے والے کے لحاظ سے (اٹلی کے مشہور مینار) پیسا مینار کی طرح جُھکا ہوا ہی نظر آنا چاہیے تھا۔ ایک گرم ہوا کا غبارہ جب ہوا میں بلند ہوتا ہے تو وہ آہستہ آہستہ آپ سے دور ہوتا ہے، گلوب زمین پر جیسے جیسے وہ اوپر اُٹھتا تو اُسے آہستہ آہستہ اور لگاتار نظر سے اوجھل ہو جانا چاہیے تھا، بس اُس کی لٹکتی ٹوکری ہی نظر آتی باقی غبارہ اوپر کی طرف سے اوجھل ہو جاتا۔ حقیقتاً جو کچھ بھی ہو جائے، عمارتیں، غبارے، درخت، لوگ، کوئی بھی شے اور ہر شے، ہمیشہ اپنا زاویہ سیدھے اُفق کے ساتھ سیدھا ہی رکھتی نظر آتی ہے چاہے دیکھنے والا جتنا مرضی دور ہو۔ (تصویر پر غور کر کے اس بات کو سمجھیں اور انٹرنیٹ پر اس موضوع کو curvature & perspective لکھ کر مزید تحقیق کریں۔) "

قارئین دیکھ رہے ہیں کیسے موصوف نے اتنی واضح اور آسان بات کو اپنے دجل و فریب کا نشانہ بنا کر ایک مختصر سے خانہ ساز اعتراض کی شکل میں گھڑ کر اپنے فریب نامہ کے قارئین کو پیش کیا تھا۔ موصوف جیسے احباب کا اصل مسلہ یہی ہے کہ وہ جب بات اپنے مخالف ہو تو اُسے اختصار سے لکھ کر خانہ پُری کر جاتے ہیں اور جب بات اپنی حمایت میں ہو تو زمین و آسمان کے قلابے لکھنا شروع کر دیتے ہیں۔ جبکہ ہم چاہے بات ہمارے مخالف ہو یا حمایت میں ہم عدل کی راہ کو کبھی نہیں چھوڑتے اور ہر طرح سے بات کو کھول کر پیش کر دیتے ہیں۔ تا کہ سچ اور جھوٹ کا فیصلہ قارئین کریں نہ کہ ہم اُن کے ہاتھ باندھ کر اپنی حمایت بٹورنے کی بے کار اور بھونڈی کوشش کریں۔ یہی وہ کاوشیں ہیں جو موصوف کے فریب نامہ میں بھری پڑی ہیں موصوف اپنے خانہ ساز مختصر ترین اعتراض کو گھڑنے کے بعد اُس کا اپنی طرف سے مفصل جواب کچھ ایسے لکھتے ہیں؛

☆(جواب: ہماری زمین کا circumference تقریباً 40 ہزار کلومیٹر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فی کلومیٹر اس کے کناروں کا خم 0.009 ڈگری ہوتا ہے، سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر اگر آپ کے سامنے اُفق کی لائن 100 کلومیٹر لمبی بھی نظر آ رہی ہو تو اس کے کناروں پر خم 0.9 ڈگری ہو گا جو کہ عام آنکھ سے محسوس نہیں کیا جا سکتا اسی خاطر سمندر حقیقی طور پر مُڑا ہوا نظر نہیں آتا۔ یہاں پر کوئی فلیٹ ارتھر یہ اعتراض اٹھا سکتا ہے کہ پہلے curvature of earth کو میٹرز میں ناپا جا رہا تھا اب ڈگری میں کیوں ناپا جا رہا ہے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ اگر علاقے کے حساب سے ناپا جائے گا تو 1 مربع میل (1 sq. mile) پر آٹھ انچ ہی جھکاؤ آئے گا مگر جب آپ کئی کلومیٹر دُور کھڑے ہو کر لکڑی کے تختے کے ذریعے horizon کا جھکاؤ لمبائی دیکھ کر ناپنا چاہ رہے ہیں تو angles کے ذریعے ہی فرق ناپا جا سکتا ہے۔ سمندر کے کنارے

کھڑے ہو کر curvature of earth دیکھنے کا یہی طریقہ ہے کہ دُور بین لے کر کسی بحری جہاز کو اپنی جانب آتے دیکھیں آپ کو صاف نظر آئے گا کہ پہلے بحری جہاز کا اوپری حصہ نظر آئے گا آہستہ آہستہ بحری جہاز پورا نظر آئے گا، اگر آپ mirage اور حقیقی تصویر میں فرق کر کے یہ بھی نوٹ نہیں کر سکتے تو سمندر کنارے سورج کو غروب ہوتا دیکھ لیں۔(mirage کا تفصیلی ذکر آگے ہو گا)۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ : " ہماری زمین کا circumference تقریباً 40 ہزار کلومیٹر ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فی کلومیٹر اس کے کناروں کا خم 0.009 ڈگری ہوتا ہے ،" دجل وفریب پر مبنی بیانیہ ہے۔ جس کی بابت ہم ابھی پچھلے الجواب میں مفصل لکھ آئے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ سوڈو سائنس میں مبینہ گلوب زمین کا گھیراؤ 40 ہزار کلومیٹر یا 24،901 میل (جسے ہم ہمیشہ آسانی کے لیے 25،000 میل لکھتے ہیں) ہے۔ اب یہ کناروں کے خم والی بات نہایت ہی احمقانہ اور جاہلانہ ہے۔ اُس کی وجہ اگر زمین گلوب ہے تو یہ گلوب کی بنیادی خاصیت ہے کہ اُس میں خم / کرویچر ہر طرف ہو گا نہ کہ سامنے کی طرف، جیسا کہ سوڈو سائنس کے ماننے والے اور موصوف زیب نامہ بھی پورے زور سے یہ بتانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ ہم اِس مقام پر دوبارہ سے قارئین کو فیثا غورث کا آفاقی گلوب کروِیچر فارمولہ جو زمین کو 24،901 میل گھیراؤ مان کر ہی بنایا گیا ہے، پیش کرتے ہیں؛

	By Geometric Construction			By Trig Formula
MILE	DROP (MILES)	DROP (FEET)	DROP (INCHES)	DROP (MILES)
1	0.00012629	0.67	8.00	0.000126295
2	0.00050518	2.67	32.01	0.000505178
3	0.00113665	6.00	72.02	0.001136651
4	0.00202071	10.67	128.03	0.002020713
5	0.00315736	16.67	200.05	0.003157364
6	0.00454661	24.01	288.07	0.004546605
7	0.00618844	32.67	392.10	0.006188436
8	0.00808286	42.68	512.13	0.008082857
9	0.01022987	54.01	648.16	0.010229869
10	0.01262947	66.68	800.20	0.012629472
20	0.05051813	266.74	3200.83	0.05051813
30	0.1136667	600.16	7201.92	0.113666699
40	0.20207639	1066.96	12803.56	0.202076387
50	0.31574889	1667.15	20005.85	0.315748888
60	0.45468638	2400.74	28808.93	0.454686378
70	0.61889152	3267.75	39212.97	0.618891516
80	0.80836745	4268.18	51218.16	0.808367449
90	1.0231178	5402.06	64824.74	1.023117804
100	1.2631467	6669.41	80032.97	1.263146696
200	5.05500797	26690.44	320285.30	5.05500797
300	11.38287064	60101.56	721218.68	11.38287064
400	20.25895748	106967.30	1283607.55	20.25895748
500	31.70054618	167378.88	2008546.61	31.70054618
1000	128.3758994	677824.75	8133896.99	128.3758994
2000	542.3231057	2863466.00	34361591.98	542.3231057
3000	1375.65314	7263448.58	87161382.94	1375.65314
3959	3959	20903520.00	250842240.00	3959

ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ موصوف زیب نامہ کو یا تو یہ فارمولہ اور کروِیچر چارٹ معلوم ہی نہیں یا وہ جان بوجھ کر بھولے بن کر اپنا زیب نامہ کے نام پر فریب نامہ لکھنے بیٹھے ہیں۔ جبکہ اگر عوام الناس کو یہ پیش کر دیا جائے پھر اِس کا فیصلہ اُن پر چھوڑ دینا چاہیے کہ زمین گلوب ہے یا فلیٹ وہ کیا مانتے ہیں لیکن اُس کے لیے تمام ممکنہ ضروری معلومات دینا ہم پر بھی اور گلوبرز پر بھی فرض ہے۔ موصوف زیب نامہ نے اپنے پورے فریب نامہ میں اِس چارٹ یا فارمولہ کا ذکر تک نہیں کیا ہے جو بین ثبوت ہے کہ موصوف پوری طرح سے کتمانِ حق اور خیانتداری کو اولین ترجیح کے طور پر رکھتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ : " سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر اگر آپ کے سامنے اُفق کی لائن 100 کلومیٹر لمبی بھی نظر آ رہی ہو تو اس کے کناروں پر خم 0.9 ڈگری ہو گا جو کہ عام آنکھ سے محسوس نہیں کیا جا سکتا اسی خاطر سمندر حقیقی طور پر مُڑا ہوا نظر نہیں آتا۔ " یہ بات قارئینِ زیب نامہ و عوام الناس کو کھلا فریب دینے کے مترادف ہے جبکہ اگر زمین مبینہ طور پر گلوب ہے تو 100 کلومیٹر پر 6 فٹ کا قد رکھنے والے آبزرور کر صرف 4.83 کلومیٹر کا اُفق میسر ہو گا اور 100 کلومیٹر پر 711 میٹر کا کرویچر ہو گا جو ہر طرف ہو گا نہ کہ کسی ایک سمت میں۔ کرویچر کی بابت سب سے اہم نقات دو ہیں ایک بلندی اور دوسرا کرویچر فارمولہ۔ موصوف زیب نامہ کو یا تو اِن دونوں کا پتہ ہی نہیں یا وہ جان بوجھ کر انجان بنے بیٹھے ہیں اور اپنا فریب نامہ لکھ رہے ہیں۔ 100 کلومیٹر پر کسی 6 فٹ قد کے آبزرور کے لیے 711 میٹر کی ایک بہت بڑا کرویچر بنتا ہے۔ تو یہ کہنا موصوف کا جھوٹ اور دجل و فریب ہے کہ : " تو اس کے کناروں پر خم 0.9 ڈگری ہو گا جو کہ عام آنکھ سے محسوس نہیں کیا جا سکتا اسی خاطر سمندر حقیقی طور پر مُڑا ہوا نظر نہیں آتا۔ " جس کی تصدیق قارئین فیثا غورث کے کرویچر فارمولہ سے تیار کردہ چارٹ میں بھی دیکھ کر خود سے کر سکتے ہیں۔

موصوف کا یہ کہنا کہ : " یہاں پر کوئی فلیٹ ارتھر یہ اعتراض اٹھا سکتا ہے کہ پہلے curvature of earth کو میٹرز میں ناپا جا رہا تھا اب ڈگری میں کیوں ناپا جا رہا ہے؟ اس کا جواب یہی ہے کہ اگر علاقے کے حساب سے ناپا جائے گا تو 1 مربع میل (1 sq. mile) پر آٹھ انچ ہی جھکاؤ آئے گا مگر جب آپ کئی کلومیٹر دُور کھڑے ہو کر لکڑی کے تختے کے ذریعے horizon کا جھکاؤ لمبائی دیکھ کر ناپنا چاہ رہے ہیں تو angles کے ذریعے ہی فرق ناپا جا سکتا ہے۔ " دوبارہ سے اپنے جھوٹ پر جھوٹ کے مصادق ہے۔ جبکہ ہم یہ بات قارئین کو پوری وضاحت سے سمجھا بھی چکے ہیں اور قارئین کو موصوف زیب نامہ کا فریب بھی دلیل سے دیکھا چکے ہیں۔ موصوف زیب نامہ نے اپنے فریب نامہ کی پہلی قسط کے اعتراض نمبر 1 کے خود ساختہ جواب میں بھی یہی حماقت سے بھرپور دعوی کیا تھا کہ : " 1 مربع میل (1 sq. mile) پر آٹھ انچ ہی جھکاؤ آئے گا " جبکہ اُسی مقام پر ہم نے اپنے الجواب میں اِس بات کا مدلل رد کیا تھا اور قارئین کو پوری تفصیل سے دیکھایا تھا کہ یہ موصوف کا فریب سے بھرپور بیانیہ ہے جسے موصوف کی پسندیدہ فری میسونک سوڈوسائنس کا بھی بین تضاد ہے۔ سوڈوسائنس میں یہ فارمولہ وہی ہے جو ہم نے ابھی پچھلے صفحے پر فیثا غورث کے کرویچر فارمولے سے بنائے گئے چارٹ میں دیکھایا ہے۔ چونکہ موصوف زیب نامہ کا یہ خود کا دعوی اُن کی اپنی سوڈوسائنس کے ہی خلاف ہے تو یہ دعوی موصوف کی اپنی سوڈوسائنس سے جہالت کی بنا پر باطل ہے۔

جب کہ کرویچر فارمولہ میں؛ 8 inch (per mile) x Distance²

نہ کہ موصوف کا کہنا : " 1 مربع میل (1 sq. Mile) پر آٹھ انچ " چونکہ یہ بات سوڈوسائنس کے بتائے اصل فارمولہ کے خلاف ہے تو اِس پر مزید بحث کرنا وقت کا ضیاع ہو گا۔ موصوف کا یہ کہنا کہ : " مگر جب آپ کئی کلومیٹر دُور کھڑے ہو کر لکڑی کے تختے کے ذریعے horizon کا جھکاؤ لمبائی دیکھ کر ناپنا چاہ رہے ہیں تو angles کے ذریعے ہی فرق ناپا جا سکتا ہے۔ " شاید موصوف بھول گئے کہ اِس بابت موصوف کو بات اپنے پچھلے خانہ ساز اعتراض میں کرنا چاہیے تھی کہ اِس بابت وہاں پر بیان ہوا تھا۔ مگر چونکہ موصوف کو دورُخی ڈبہ اور منجن بنانے کا بہت شوق ہے تو ہم اِسی مقام پر موصوف کے اِس بیانیہ کا علمی تعاقب کرتے یہ کہنا چاہیں گے کہ؛ موصوف شاید بھول رہے ہیں کہ اُس تجربہ میں ساحل سمندر پر اُس تختہ کے دونوں کناروں پر صرف کرویچر نظر آنے کی بات ہو رہی تھی نہ کہ کسی قسم کے اعداد و شمار کی۔ موصوف کے پاس چونکہ اُس

بات کا کوئی جواب نہیں تھا تو اُنھوں نے پہلے تو اُس مقام پر بات تک نہ کی اور پھر اگلے اعتراض میں اپنے اِس خانہ ساز جواب میں دوبارہ سے اُسے لے آئے تاکہ اصل کتاب کے ثبوت نمبر 61 سے قارئین کی توجہ ہٹ جائے اور وہ موصوف کی ڈگری کی بھول بھولیوں میں ہی زیرِ گردش رہیں۔ موصوف کی یہ بات سفید جھوٹ ہے۔ اصل تجربے میں بات کروبچر کے دیکھنے کی ہے جو سطحِ سمندر پر کھڑے آبزور کے 6 فٹ قد کے حساب سے (کروبچر فارمولہ کے مطابق) اُسی لکڑی کے تختے کے اطرف میں 193 فٹ کا کروبچر واضح طور پر نظر آنا چاہیے تھا۔ قارئین ہمارے پیش کردہ دلائل کی بابت حق اور باطل میں فیصلہ کرنے میں آزاد ہیں۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر curvature of earth دیکھنے کا یہی طریقہ ہے کہ دُوربین لے کر کسی بحری جہاز کو اپنی جانب آتے دیکھیں آپ کو صاف نظر آئے گا کہ پہلے بحری جہاز کا اوپری حصہ نظر آئے گا آہستہ آہستہ بحری جہاز پورا نظر آئے گا۔" موصوف کی پسندیدہ سوڈو سائنس کی وہی پرفریب انڈا کٹرینیشن ہے جس کا جواب ہم نے ابھی کچھ صفحات پہلے گذری ایک مدلل تصویر سے دے دیا تھا۔ موصوف زیب نامہ کی شان میں اور قارئین کی موصوف کے اِس دجل پر مبنی بیانیہ کے رد پر ہم اِدھر دوبارہ پیش کر دیتے ہیں؛

صاحبِ زیب نامہ کے اِس بیانیہ کا بطلان آپ ہماری اِس ڈاکیومیٹری میں بھی دیکھ سکتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: " ،اگر آپ mirage اور حقیقی تصویر میں فرق کر کے یہ بھی نوٹ نہیں کر سکتے تو سمندر کنارے سورج کو غروب ہوتا دیکھ لیں۔(mirage کا تفصیلی ذکر آگے ہوگا)۔" اِس مقام پر موصوف نے اپنے محدود علم کی ایک اور دلیل خود ہے دے دی ہے۔ موصوف نے جس تندہی سے اِس " میراج" نامی بلا کا استعمال کیا ہے اُس کا پول ہم موصوف کے ذکر کردہ مقامات پر بین دلائل کے ساتھ کھولیں گے ۔اِس مقام پر موصوف زیب نامہ نے چالاکی سے پہلے ہی اپنے قارئینِ زیب نامہ کی ذہن سازی بھی کرنے کی کوشش کی ہے کہ وہ اِس " میراج " کو بطور ایک اہم (سوڈو) سائنسی دلیل کے طور پر ذہن میں رکھیں۔ جسے پر موصوف نے کھل کر آگے لکھنا تھا۔ سمندر کے کنارے پر کھڑے ہو کر سورج غروب ہوتا دیکھ لیں؟۔اُس سے کیا ہوگا جبکہ ہم دلائل کے ساتھ لکھ بھی آئے اور ہماری ڈاکیومینٹریز میں بھی بھرپور دلائل کے ساتھ ہم یہ ثابت کر چکے ہیں کہ سورج ہم سے دور جاتا ہے تبھی ہمیں غروب ہوتا نظر آتا ہے اگر زمین گلوب ہوتی تو غروبِ آفتاب کے وقت سمندر پر سورج کا نظر آنے والا عکس کبھی بھی ہم تک نہیں پہنچ سکتا تھا بالکل ایسے؛

قارئین دیکھ رہے ہیں کہ غروبِ آفتاب کے وقت سورج کا سمندر کے پانی پر پڑنے والا یہ عکس باآسانی ہم تک آ رہا ہوتا ہے۔ مگر جیسے ہی کوئی لہر آتی ہے تو وہ عکس ٹوٹ جاتا ہے۔ اگر زمین گلوب ہوتی تو زمین کے مبینہ کرو یچر نے کبھی بھی سورج کا عکس ہم تک ایک سیدھی لائن کی بجائے ایسے ہی توڑ توڑ کر آنے دینا تھا۔ ایک تصویر ہزار وں الفاظ بیان کر رہی ہے ! اور پورے گلوب کے جھوٹ کو بے نقاب کر رہی ہے !۔

زیب نامہ کی قسط 5 سے اعتراض 61 کے علمی تعاقب کی پوری عبارت ادھر اختتام پذیر ہوئی !۔

صاحبِ زیب نامہ رقمطراز ہیں؛

☆(اعتراض 97: ناسا اور جدید فلکیات کہتی ہے کہ زمین سپن کررہی ہے اس کے ساتھ سورج کے گرد گھوم رہی ہے اور سورج ہماری کہکشاں میں گھوم رہا ہے ، کہکشائیں ایک دوسرے سے دُور جارہی ہیں۔اگر یہ سب سچ ہے تو کیا وجہ ہے کہ اتنی زیادہ حرکتیں ہمیں معلوم نہیں ہوتیں، نہ انہیں کبھی کسی نے دیکھا ، نہ سنا، نہ محسوس کیا اور نہ ہی پیمائش کرکے ثابت کیا؟)

ہم اکثر مقامات پر یہ کہتے آرہے ہیں کہ موصوف نے اپنے دجل وفریب کی پوری طاقت اصل کتاب کے متن کو چھپانے میں صرف کی ہے تبھی موصوف اپنے لیے کچھ آسانی پیدا کر سکے ہیں۔اگر وہ اصل کتاب کا متن لکھ کر پھر اُس کا جواب لکھتے تو شاید اپنے فریب نامہ کی پہلی قسط کی ابتداء میں ہی اپنی عادت کے مطابق بھاگ جاتے۔ مگر چونکہ موصوف پر اپنی سستی شہرت کو بٹورنے کا بھوت سوار تھا تو موصوف نے پوری خیانتداری سے باقاعدہ اہتمام کے ساتھ اصل کتاب کے ثبوتوں کو بدلا اور اُن کے اپنے احمقانہ معیار کے جوابات لکھتے رہے۔ہم اپنے معزز قارئین کو پورے گلوب ماڈل کی نفی کرتا ہوا ایک اور اکیلا ثبوت دیکھاتے ہیں جو اصل کتاب میں بطور ثبوت نمبر 97 کچھ اسطرح سے لکھا ہے؛

"ثبوت نمبر 97: ناسا اور جدید فلکیات کہتی ہے کہ زمین ایک بڑا گیند ہے جو محور پر جھکتا، 1000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھومتا ہوا 67000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سورج کے گرد گھوم رہا ہے، پھر سورج 500،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے میلکی وے کہکشاں میں مرغولے نما شکل میں سفر کر رہا ہے جبکہ اُسی اثناء پوری کہکشاں 670،000،000 میل فی گھنٹہ کی راکٹ کی رفتار سے کائنات میں گھومے جارہی ہے۔اور یہ تمام کی تمام گردشیں بگ بینگ کا آفاقی دھماکہ جو 14 ارب سال پہلے ہوا تھا،اُسی کی وجہ سے ہو رہی ہیں۔اس سارے حساب کا میزان

670،568،000 میل فی گھنٹہ بنتا ہے جبکہ یہ گردشیں متعدد متضاد سمتوں میں بیک وقت ہو رہی ہے اور ہم مبینہ طور پر اِس رفتار کا حصہ ہونے کے باوجود، نہ کبھی اِسے دیکھتے ہیں، نہ محسوس کرتے ہیں، نہ کبھی سنتے ہیں اور نہ ہی کبھی کسی نے پیمائش کر کے یہ ثابت کیا ہے کہ اِن میں سے کوئی ایک بھی حرکت موجود بھی ہے ؟۔"

قارئین اِس اہم ثبوت کو بغور پڑھیں اور پھر موصوف کے خانہ ساز اعتراض کا احمقانہ جواب بھی دیکھیں؛

☆(جواب: ہم شروع والے اعتراضات میں سمجھ چکے ہیں کہ frame of reference کے باعث ہم زمین کی حرکت محسوس نہیں کرپاتے۔یہ سچ ہے کہ زمین سپن کررہی ہے اور سورج کے گرد بھی گھوم رہی ہے، سورج سپن کررہا ہے اور ہماری کہکشاں میں موجود بلیک ہول کے گرد بھی گھوم رہا ہے، ہماری کہکشاں سپن کررہی ہے اس کے علاوہ دوسری کہکشاؤں سے دور move بھی کررہی ہے۔یہ تمام ڈیٹا ہمیں پلک جھپکنے میں حاصل نہیں ہوا، اس کے پیچھے بہت ریاضتیں، بہت محنتیں ہیں۔فلیٹ ارتھرز شاید ابھی تک یہی سمجھتے ہیں کہ سائنسدانوں نے علم میں ترقی اُن کی طرح بند کمروں میں بیٹھ کر خیالی پلاؤ کھا کے کرلی جو کہ بالکل غلط ہے۔کیپلر equation، نیوٹن equation، theory of relativity، proper motion، ستاروں کی حرکت اور دیگر کئی مساواتیں/مشاہدات ہیں جن کی بنا پر آج ہم اِن تمام حقائق سے واقف ہیں اور ان سب کی پیمائش بھی کرپارہے ہیں۔)

الجواب: موصوف کا یہ کہنا کہ: "ہم شروع والے اعتراضات میں سمجھ چکے ہیں کہ frame of reference کے باعث ہم زمین کی حرکت محسوس نہیں کرپاتے۔" جھوٹ در جھوٹ کے مترادف ہے۔ موصوف نے اپنے طور پر جو سمجھانے کی کوشش کی تھی ہم دوبارہ اُسی موصوف کے لکھے جواب اور اُس کے الجواب کو ادھر نقل کر دیتے ہیں تا کہ قارئین کو بنا کسی مشقت کے حق اور باطل کی بین تفریق فریم آف ریفرنس کے سفید جھوٹ کی بابت مل سکے؛

فریم آف ریفرنس کی بابت صاحبِ زیب نامہ کی قسط2 اعتراض 20 کے علمی تعاقب کی مکمل عبارت

☆(اعتراض 20: اگر زمین واقعی سپن کر رہی ہے تو آسمان کی جانب عموداً اُچھالے جانے والی چیز کو تھوڑے فاصلے پر گرنا چاہیے!)

یہ تو تھا موصوف کا خانہ ساز اعتراض اب ہم کتاب کا اصل متن دیکھتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 20: اگر زمین مسلسل مشرق کے رُخ 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کر رہی ہوتی تو بالکل عمودی طور توپ سے داغے جانے والے گولے کو توپ سے کچھ مغرب میں گرنا چاہیے تھا۔اصل میں جب بھی اِس کی کوشش کی گئی تب ہی عمودی داغا جانے والا گولا جو کہ 14 سیکنڈ تک اوپر جاتا رہا اور نیچے بھی 14 سیکنڈ تک آتا رہا تو اُسے توپ سے کچھ 2 فٹ مغرب کی طرف زمین پر گرنا چاہیے مگر اکثر گولے داغے جانے کے بعد توپ کے عین دھانے پر ہی واپس گرے۔"

یہ تو تھا اصل کتاب کے متن۔اب ہم صاحبِ زیب نامہ کے اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: چونکہ فلیٹ ارتھرز زمین کے گھومنے کے ساتھ ساتھ کشش ثقل پر بھی یقین نہیں رکھتے یہی وجہ ہے کہ ایسے عجیب و غریب سوالات سُننے کو ملتے ہیں۔زمین پر موجود ہر ذرہ زمین کے ساتھ ساتھ سپن کررہا ہے! لہٰذا اچھلنے کودنے سے ہم کہیں اور چلے جائیں ایسا نہیں ہوسکتا اور ایسا بھی نہیں ہوسکتا کہ آپ اپنے بچے کو ہوا میں اچھالیں اور زمین کے گھومنے کے باعث وہ دوسرے محلے میں جا کر گرے۔اس کے لئے ہمیں frame of reference اور کشش ثقل کے متعلق سمجھنا پڑے گا۔اس کی مثال ہم بس میں سفر کے دوران لے سکتے ہیں کہ جب بس چل رہی ہوتی ہے تو ہمارا جسم بس کے ساتھ interaction میں رہتا ہے اور اسی رفتار سے سامنے کی جانب move کررہا ہوتا ہے لیکن جیسے ہی بس کو بریک لگتی ہے تو چونکہ ہمارا جسم motion میں ہوتا ہے لہٰذا ہمیں شدید جھٹکا لگتا ہے۔اسی خاطر اگرکبھی زمین کو اچانک بریک لگ گئی تو ہم سب اڑ کر خلاء میں پہنچ جائیں گے۔آپ frame of reference کا عملی مظاہرہ 180 کی رفتار سے چلتی گاڑی میں سگریٹ پی کر بھی کرسکتے ہیں ، سگریٹ کا دھواں ویسے ہی اوپر اٹھے گا جیسے کھڑی گاڑی میں اٹھ رہا۔اگر سگریٹ کی مثال پسند نہیں تو تیز رفتار سے چلتی بس یا ٹرین میں گیند اوپر اچھالیں ، گیند آپ کے ہاتھ میں واپس آئے گی !)

الجواب: صاحبِ زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: "چونکہ فلیٹ ارتھرز زمین کے گھومنے کے ساتھ ساتھ کشش ثقل پر بھی یقین نہیں رکھتے یہی وجہ ہے کہ ایسے عجیب و غریب سوالات سُننے کو ملتے ہیں۔"اِس کا جواب ہم دلائل کے ساتھ کششِ ثقل کی نفی میں لکھ آئے ہیں مزیداِس علمی تعاقب میں اپنے اپنے مقامات پراِس پر بات ہوتی رہے گی۔

یہ کہنا کہ : "ایسے عجیب و غریب سوالات سُننے کو ملتے ہیں"، موصوف کی اپنے قارئین کو دھوکہ دینے کی ایک اور سعی ہے۔ اگر صاحبِ زیب نامہ اور اُن جیسے احباب کریں تو دلیل، ہم کریں تو عجیب و غریب سوال، یہ من مانی نہیں تو اور کیا ہے؟۔ موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں کہ : "زمین پر موجود ہر ذرہ زمین کے ساتھ ساتھ سپن کررہا ہے! " ہم پہلے اِس کا ادھر ہی رَد کرنا چاہیں گے۔ اگر زمین بھی گھوم رہی ہوتی اور اُس کے ساتھ ہر ذرہ بھی گھوم رہا ہوتا تو ہم عام زندگی میں کئی ایسے مشاہدات کرتے رہتے ہیں جن میں اِس بات کی نفی ہوتی ہے۔ اگر زمین گھوم رہی ہے تو پہلے اُس کی دلیل دینا ہوگا بنا دلیل بات ردی ہوتی ہے۔ ہم صاحبِ زیب نامہ کے دجل کے رد میں اصل کتاب سے Airy اور Michelson-Morley and Sagnac کا متن بھی پیش کر آئے ہیں اور اپنے الجواب میں بھی اِس بات کا رد کر آئے ہیں کہ زمین ساکن ہے۔ ہم اپنے قارئین کو کچھ دیکھانا چاہیں گے کہ ؛

اگر زمین 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھوم رہی ہے تو کیسے ممکن ہے کہ آتش فشاں کے پھٹنے کے بعد کئی کئی ہفتوں تک اُس سے نکلی راکھ جو مائیکرو ملی میٹر تک باریک ہوتی ہے، وہ ہوا میں ہی اُڑتی رہے؟۔ سوال کا جواب قارئین کی نظر کرتے ہیں اور آگے بڑھتے ہیں۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں : " لہٰذا اچھلنے کودنے سے ہم کہیں اور چلے جائیں ایسا نہیں ہوسکتا اور ایسا بھی نہیں ہوسکتا کہ آپ اپنے بچے کو ہوا میں اچھالیں اور زمین کے گھومنے کے باعث وہ دوسرے محلے میں جا کر گرے۔" ٹھٹہ اور تضحیک موصوف زیب نامہ کا اپنے دجل وفریب سے بھرپور زیب نامہ میں طرہ امتیاز رہا ہے۔ ہم اِس کے جواب میں یہی کہیں گے کہ حقیقتاً اگر زمین گھوم رہی ہوتی تو ایسا ہی ہونا تھا۔ نہ کبھی ایسا ممکن ہونا تھا کہ ایک علاقے میں شدید حبس لگا ہو اور دوسرے علاقے میں بہترین ہوا چل رہی ہو۔ ہمارے علمی تعاقب میں یہ بات دلیل کے ساتھ آگے اپنے مقام پر آرہی ہے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ : " اس کے لئے ہمیں frame of reference اور کشش ثقل کے متعلق سمجھنا پڑے گا۔اس کی مثال ہم بس میں سفر کے دوران لے سکتے ہیں کہ جب بس چل رہی ہوتی ہے تو ہمارا جسم بس کے ساتھ interaction میں رہتا ہے اور اسی رفتار سے سامنے کی جانب move کررہا ہوتا ہے لیکن جیسے ہی بس کو بریک لگتی ہے تو چونکہ ہمارا جسم motion میں ہوتا ہے لہٰذا ہمیں شدید جھٹکا لگتا ہے۔اسی خاطر اگرکبھی زمین کو اچانک بریک لگ گئی تو ہم سب اڑ کر خلاء میں پہنچ جائیں گے۔" اپنے قارئین کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔ فریم آف ریفرنس بھی کشش ثقل کی طرح سوڈو سائنس کا بنایا ہوا ایک جادو ہے جو گلوب پر آئے تو بنا کسی فیزیکل بیریئر کے کام کرتا ہے مگر مثال دینے کا کہا جائے تو فوراً کسی بس یا ٹرین کی مثال دے دی جاتی ہے۔ مگر ہم صاحبِ زیب نامہ جیسے افراد کی طرح ہوا میں بات نہیں کرتے ہم اُس کے لیے وہ صادق دلیل دیتے ہیں جو قابل فہم بھی ہو اور

کوئی بھی آسانی سے اُسے سمجھ سکے۔ موصوف کی بابت ہم لکھ آئے ہیں کہ کششِ ثقل جادو ہے جو ہمیں گلوب سے چپکا کر تو رکھ سکتا ہے مگر چلنے بھی دیتا ہے !۔اِس پر ہم بہت سیر حاصل گفتگو کر آئے ہیں اور مزید متعلقہ مقام پر کرتے رہیں گے۔

یہ کہنا کہ: " جب بس چل رہی ہوتی ہے تو ہمارا جسم بس کے ساتھ interaction میں رہتا ہے اور اسی رفتار سے سامنے کی جانب move کررہا ہوتا ہے لیکن جیسے ہی بس کو بریک لگتی ہے تو چونکہ ہمارا جسم motion میں ہوتا ہے للذا ہمیں شدید جھٹکا لگتا ہے۔"اِس میں ایک بات ٹھیک ہے اور دوسری غلط۔ جو ٹھیک ہے وہ یہ کہ ہمارا جسم واقعی اُس بس یا ٹرین کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہوتا ہے۔ جو غلط ہے وہ یہ کہ: جب اُن کو بریک لگتی ہے، چونکہ ہم اُن کے فیزیکل جسم کے اندر بیٹھے ہوتے ہیں تو بریک سے جو جھٹکا ٹرین یا بس کے جسم کو لگتا ہے وہی جھٹکا ہمیں بھی لگتا ہے۔ اتنی سی عام فہم بات کو اتنا الجھایا ہی اِس لیے جاتا ہے کہ لوگ سوڈوسائنس کی انڈاکٹرینیشن پر اپنا ایمان مضبوط رکھیں اور کوئی عقلی توجیح مت مانگیں جہاں عقلی توجیح مانگ لی تو موصوف زیب نامہ کی طرح طعن و تشنیع کے نشتر برسنا شروع ہو جاتے ہیں۔

ہم اِس پر پاکستانی بسوں یا ٹرینوں کی مثال نہیں دینا چاہیں گے۔ کہ جب میں ہم باآسانی کھڑے نہیں ہو سکتے اور ایسی ایسی ذات کے لگاتار جھٹکے لگ رہے ہوتے ہیں کہ جب مسافر اُن سے اُترتا ہے تو اُس کو کافی دیر تک وہ لرزہ اپنے جسم میں محسوس ہوتا رہتا ہے۔ ہم سمجھنے کے لیے بات کرتے ہیں جاپانی بلٹ ٹرینز کی۔ جن کی اوسط رفتار 260 میل فی گھنٹہ قریباً ہوتی ہے۔ اُن کے اندر بیٹھا ہوا مسافر بہتر آرام سے وہ سب کر سکتا ہے جو مصوف زیب نامہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر جو نہیں کر سکتا وہ یہ کہ کوئی اُن ٹرینوں کی چھت پر بیٹھ کر دیکھائے جو اُس کا حشر 260 میل فی گھنٹہ کی طوفانی رفتار پر ہو گا قارئین اِس تصویر کی مدد سے سمجھ سکتے ہیں؛

1- فائٹر جیٹ پائلٹ ٹریننگ کے دوران اکثر 9جی یا اُس سے پہلے ہی دباؤ کی وجہ سے بے ہوش ہو جاتے ہیں۔

2- ہم زمین پر ہیں اور بنا کسی فیزیکل بیریئر کے ہم بہت آرام سے ایک ایسے جادوئی گلوب پر رہ رہے ہیں جو نا صرف مبینہ طور پر 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اپنے محور پر گھوم رہا ہے بلکہ اور بھی کئی طرح کی مضحکہ خیز اور طوفانی رفتاروں کے سات کی جہتوں اور مختلف رفتاروں کے ساتھ کائنات میں بھاگے جارہا ہے۔

3- اگر ایریل ایٹم نامی تیز رفتار گاڑی کے ماڈل میگنم کو کوئی ڈرائیو کر رہا ہو جس کے آگے کی طرف کوئی ونڈ سکرین نہیں لگی ہوتی تو اُس کا حال 155 میل فی گھنٹہ کی رفتار پر کیا ہو نا تھا۔ کہ اُس میں بھی کوئی فیزیکل بیریئر نا تھا تو ڈرائیو کا براحال ہو گیا۔

4- جبکہ کسی اچھے تربیت یافتہ کتے کہ سر پر کافی کا مگ رکھ دیا جائے تو وہ بڑے آرام سے 1،000 میل فی گھنٹہ کی طوفانی رفتار سے گھومتے گلوب پر باآسانی چل کر دیکھا سکتا ہے۔

اِس تصویر اور ہمارے لکھے 4 پوائنٹس سے یہ سارا فریم آف ریفرنس کے دھوکے کا پول باآسانی کھل جاتا ہے اور اگر کوئی صاحب بصیرت اِن باتوں پر غور کرے تو وہ ساری بات کی اصلیت سمجھ جاتا ہے؛ اگر فیزیکل بیریئر ہو تو یہ ممکن ہوتا ہے کہ ہم تیز رفتار پر بھی پرسکون رہ سکتے ہیں لیکن اگر فیزیکل بیریئر ہی موجود نہ ہو تو یہ دعویٰ از خود خارج ہو جاتا ہے۔ جیسے جاپانی ٹرین میں تو پرسکون سفر میسر ہے مگر ہم چاہیں گے کہ صاحبِ زیب نامہ پاکستانی ٹرین میں آرام سے چائے پی کر ہی دیکھا دیں۔ کہ اِدھر چائے بھی ٹرین میں دورانِ سفر بڑے حساب سے پینی پڑتی ہے۔ یہی بات بسوں پر بھی لاگو ہے گاڑیوں پر تو اولی لاگو ہے کہ ہم اُن میں دوران سفر آرام و سکون سے محدود افعال تبھی انجام دے سکتے ہیں کہ روڈ بہترین ہو، ریل ٹریک بہترین ہو اور گاڑی اور ٹرین کا سسپنشن بہترین ہو۔ اگر کوئی یہ کہے کہ زمین کا ماحول اُس کا فیزیکل بیریئر ہے اور ویکیوم چیمبر کی توجیح کرنے کی کوشش کرے تو اُس کی توجیح اُس کا رد ہے کہ ویکیوم چیمبر میں بہترین اور طاقتور فیزیکل بیریئر ہوتا ہے۔ جس کے اندر ویکیوم پیدا کر کے تجربات کیے جاتے ہیں اگر زمین کا ماحول ہی زمین کا فیزیکل بیریئر ہے تو وہ فیزیکل نہیں انوزیبل ہو گیا جو نظر نہیں آتا اور کششِ ثقل کی طرح کا ایک اور جادو بن گیا۔ جبکہ سوڈو سائنس کا یہ بھی دعویٰ ہے کہ وہ خلاء میں جاتے ہیں اور واپس بھی آ گئے ہیں۔ تو اِس مقام پر ہم قارئین کی نظر یہ سوال کرنا چاہیں گے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ کسی ویکیوم چیمبر میں کوئی سوراخ ہو اور اُس ویکیوم چیمبر میں اُس کو ماحول بھی برقرار رہے اور ساتھ میں

ہم اُس کے آر پار بھی جا سکیں؟ یقیناً جواب نفی میں ہو گا۔ اگر یہ کہا جائے کہ زمین کا ماحول ہی زمین کا فیزیکل بیریئر ہے تو فیزیکل کی تعریف پر صادق آنا چاہیے۔ اگر زمین کا ماحول ویکیوم چیمبر سے تعبیر کیا جائے تو سوڈو سائنس کی مبینہ اور جعل سازی پر مبنی اسپیس سائنس اپنے آپ ہی اپنا رد کرا دیتی ہے۔ ہم یہ ساری اشکالات اپنے قارئین کی نظر کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں کہ: " اسی خاطر اگر کبھی زمین کو اچانک بریک لگ گئی تو ہم سب اڑ کر خلاء میں پہنچ جائیں گے۔" اگر زمین گھوم رہی ہوتی تو اُس کا پہلے ثابت کرنا ہوتا نہ کہ ہم اِس پر چلے جائے کہ کبھی بریک لگ گئی تو سب اُڑ کر خلا میں پہنچ جائیں گے۔ ایک سادہ سا تجربہ جو باآسانی قارئین خود سے بھی کر کے دیکھ سکتے ہیں وہ کچھ اِس طرح سے ہے؛

اگر آپ کسی بھی ٹینس بال کو لے کر اُسے پانی میں اچھی طرح بھگو لیں اور اُسے کسی بھی طرح کسی بھی رفتار سے گھمائیں تو یہی ہو گا جو اوپر تصویر میں نظر آ رہا ہے۔ یہ نا ممکن ہے کہ پانی کسی بھی شے پر بنا کسی فیزیکل بیریئر کے صرف اُس کے گھومنے کی وجہ سے ہی اُس سے چپکا رہے۔ جبکہ اگر کوئی فیزیکل بیریئر بھی ہو تو پھر بھی کوئی شے کسی گیند یا گلوب کے محض گھومنے کی وجہ سے اُس سے کبھی بھی نہیں چپک سکتی ہے۔ بات وہ کی جائے تو ثابت بھی کی جا سکے۔ جبکہ بات سارے زمین کے ایک ایک ذرے کی ہو رہی ہے۔

سوڈو سائنس گلوب کے گھومنے کو کششِ ثقل کی وجہ قرار دیتی ہے اور جو توجیح کرتی ہے وہ ملاحظہ فرمائیں؛

لگائی گئی تصویر عین سوڈو سائنس کے بتائے ہوئے کششِ ثقل کے معیار کے مطابق ہے۔ اب اِس پر سوال ہے کہ اگر گلوب کے خطِ استواء پر سب سے زیادہ رفتار ہے تو وہاں سب سے زیادہ کشش ثقل ہونی چاہیے اور گلوب کے قطبین پر جہاں رفتار صفر ہے وہاں بالکل نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ سوڈو سائنس کا دعوی ہے کہ کشش ثقل گلوب کے 1000 میل فی گھنٹہ گھومنے کی وجہ سے ہے اور یہی فرمان صاحبِ زیب نامہ کا بھی تھا کہ اگر زمین کو بریک لگ گئی تو ہم سب خلاء میں پہنچ جائیں گے۔ تو کیسے ممکن ہے کہ کشش ثقل جس کو گلوب کے گھومنے کی وجہ سے کہا جاتا ہے وہ زمین پر ہر جگہ ایک جیسی ہی ملے؟ جبکہ حقیقت میں سوڈوس سائنس کا ماڈل گلوب پر گھومنے کی رفتار کی جو رفتاریں بتا رہا ہے وہ اِس بات پر صادق نہیں آتیں۔ مزید آگے اپنے مقام پر ہم اِس پر اور نقد کریں گے ابھی کے لیے ہم اپنے دلائل قارئین کی نظر کرتے ہیں کہ وہ فیصلہ کریں کہ کیا حقیقت ہے اور کیا افسانہ؟۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " آپ frame of reference کا عملی مظاہرہ 180 کی رفتار سے چلتی گاڑی میں سگریٹ پی کر بھی کر سکتے ہیں ، سگریٹ کا دھواں ویسے ہی اوپر اٹھے گا جیسے کھڑی گاڑی میں اٹھ رہا۔ اگر سگریٹ کی مثال پسند نہیں تو تیز

رفتار سے چلتی بس یا ٹرین میں گیند اوپر اچھالیں ، گیند آپ کے ہاتھ میں واپس آئے گی "اپنےآپ میں موصوف کا رد ہے مزید ہم یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ایریل ایٹم کے میگنم ماڈل کی بات ہم دیکھ آئے ہیں کہ جس میں سامنے کی جانب کوئی ونڈ سکرین نہیں تھی موصوف سے ہماری خصوصی درخواست ہے کہ کسی ایسی گاڑی میں ہمیں سگریٹ پی کر دکھائیں۔فریم آف ریفرنس کا براہ راست تعلق فیزیکل بیریئر اور میڈیم جیسے ویریئیبلز سے ہے۔ خالی یہ کہہ دینا کہ گاڑی میں سگریٹ پی کی دیکھیں جہالت پر مبنی مؤقف اور قارئین کی آنکھوں میں دجل وفریب کا دھول جھونکا ہو گا۔

افسوس ہوتا ہے دیکھ کر سگریٹ نوشی جیسے بری عادت اگر موصوف کو ہے بھی تو اُس کی تشہیر کی کیا ضرورت تھی۔ موصوف کو کیا الہام ہوا تھا کہ میرے تمام قارئین سگریٹ نوشی کرتے ہیں؟۔اِس جملے سے بھی موصوف کے علمی قد کا واضح پتہ چل رہا ہے جو اپنی بُری ذاتی عادات کو اپنے کلام میں بطور توجیح لکھ رہا ہو وہ کتنا الفاظ و توجیحات سے خالی ہو گا۔ قارئین اِس پر خود ہی جواب اخذ کر سکتے ہیں۔موصوف کا یہ کہنا کہ : " اگر سگریٹ کی مثال پسند نہیں تو تیز رفتار سے چلتی بس یا ٹرین میں گیند اوپر اچھالیں ، گیند آپ کے ہاتھ میں واپس آئے گی " ہم چاہیں گے کہ قارئین خود سے اِسے کر کے دیکھیں کہ ایسا کتنی بار ہوتا ہے اور کتنی بار نہیں۔مزید ادھر بھی وہی فیزیکل بیریئر والی بات آجاتی ہے۔ہم چاہیں گے کہ اِسی کام کا عملی نمونہ موصوف زیب نامہ ایریل ایٹم جیسی کسی بھی چھت کے بغیر گاڑی میں کر کے دیکھا دیں۔ یہ بات موصوف کے پورے خانہ ساز جواب نمبر 20 کا مدلل رد ہے۔ ہم چاہیں گے کہ قارئین پوری توجہ سے موصوف کے خانہ ساز جواب نمبر 20 کو بار بار پڑھیں کیونکہ آگے کتاب میں موصوف نے اِسی کو اپنے دجل کی بنیاد بنا کر پیش کرنے کی کوششِ لا حاصل کی ہے۔اور ہمارے پیش کردہ اصل کتاب کے متن کو بھی پوری طرح سمجھیں کہ اگر زمین گلوب ہوتی تو کیا ہوتا؟۔

فریم آف ریفرنس کی بابت صاحبِ زیب نامہ کی قسط2اعتراض 20 کے علمی تعاقب کی مکمل عبارت کا اختتام ہوا!۔

یہ تو تھا موصوف کے لکھے ہوئے خانہ ساز فریم آف ریفرنس کا دوبارہ سے رَد۔ موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: " یہ سچ ہے کہ زمین سپن کررہی ہے اور سورج کے گرد بھی گھوم رہی ہے، سورج سپن کررہا ہے اور ہماری کہکشاں میں موجود بلیک ہول کے گرد بھی گھوم رہا ہے، ہماری کہکشاں سپن کررہی ہے اس کے علاوہ دوسری کہکشاؤں سے دور move بھی کررہی ہے۔"اگر یہ سب سچ ہے تو اِس کی دلیل کہاں پر ہے؟ کیا موصوف نے قارئینِ کو اپنے جیسا سمجھ رکھا تھا کہ جو کہا جائے بلا دلیل بلا ثبوت مانتے جاؤ؟۔ جبکہ حقیقت میں یہ سارا کلام سوڈو سائنس کا سیکھایا ہوا سفید اور منہ پر بولا گیا جھوٹ ہے۔آج تک کسی ایک نے بھی یہ تمام حرکات تو دور صرف زمین کی حرکت کو ثابت نہیں کیا اگر کسی نے کیا ہے تو فوراً اُس کی خود کی پیش کی ہوئی توجیح سوڈو سائنس کی متضاد بیانی کا شکار ہو کر بے کار ہو جاتی ہے۔ جبکہ حقیقت تو یہ ہے؛

اوپر لگی تصویر اپنے آپ میں موصوف زیب نامہ کے مؤقف کا دلیل کے ساتھ بین رَد کر رہی ہے۔ جبکہ تصویر کے بیک گراؤنڈ میں جو ہیلیو سنٹرک ماڈل نظر آ رہا ہے وہ عین وہی ہے جو ہمیں سائنس کے نام پر فری میسونک سوڈو سائنس میں پڑھایا جاتا رہا ہے اور اب بھی ہمارے منہ پر کھل کر جھوٹ بولا جاتا ہے اور عوام الناس جدھر "سائنسدانوں کے مطابق" لکھا دیکھتے ہیں اُسے وحی کی طرح مان لیتے ہیں!۔ جبکہ ہونا تو یہ چاہیے کہ ہم اپنے آپ کو پوری طرح سے ہر پیش کی گئی دلیل کو پرکھنے لائق تیار کریں۔ مگر ہم ہیں کہ تن آسانی سے نکلنے کو تیار ہی نہیں تو پھر وہی ہوتا ہے جس کی ہم روز مرّہ زندگی میں جاہلی تعامل دیکھتے ہیں۔ جبکہ انسان اور مسلمان ہونے کے ناطے ہمارا تعامل تو یہ ہونا چاہیے کہ ہم دلیل طلب کریں۔ موصوف زیب نامہ اپنے دجل و فریب نامہ میں فرما کر اپنے طور پر خوشی سے نہال ہوتے ہیں کہ انھوں نے بہت بڑا تیر مارا ہے جو فلیٹ ارتھ ز کا رَد کیا ہے جبکہ حقیقت میں یہ فریب نامہ کسی بچگانہ کاوش کا ہی نتیجہ مانا جا سکتا ہے جس کی بابت کسی بھی صاحبِ بصیرت قاری کو اب تک کیے گئے ہمارے علمی تعاقب کے بعد یہ بات اظہر من الشّمس ہو چکی ہو گی!۔ قارئین آزمالیں موصوف زیب نامہ اِن جتنی حرکات کو ثابت کی ناکام کوشش کر رہے ہیں آسمان میں نظر آنے والے ستارے شروع سے اُس کی نفی کرتے آ رہے ہیں ہم آپ کو بطور دلیل ایک اور اہم ثبوت دیکھانا چاہیں گے؛

اہرام مصر کو اورائین بلیٹ نامی کنسٹا لیشن کی مِرر امیج کے طور پر بنایا گیا تھا۔ آج بھی ہزاروں سال گذرنے کے باوجود جبکہ سوڈو سائنس کے مطابق یہ مبینہ گلوب زمین لامتناہی خلا میں بھاگے جا رہی ہے، تب بھی یہ تینوں ستارے اپنے وقت پر عین اہرامِ مصر کے اوپر ایسے نظر آتے ہیں۔ عقل والوں کے لیے یہی بات کافی ہے کہ زمین ہر گزِ گردش نہیں کر رہی ہے اگر کر رہی ہوتی تو کیا یہاں پر بھی پولارِس ستارے والی سوڈو سائنس بھی بھونڈی توجیح کی جائے گی؟۔ جبکہ پولارس کی بابت آگے سیر حاصل کلام بھی آرہا ہے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " یہ تمام ڈیٹا ہمیں پلک جھپکنے میں حاصل نہیں ہوا، اس کے پیچھے بہت ریاضتیں، بہت محنتیں ہیں۔" جناب عزت مآب یہ کون سا ڈیٹا ہے جس کا آپ واویلہ کر رہے ہیں؟ کچھ پیش تو کرتے۔ جبکہ حقیقت میں جس کو موصوف ڈیٹا کہتے ہیں اُس کی خود کی تعریف یہ ہے کہ :Raw facts and figures are called Data اگر یہ ہے تو اِس کو پھر تمام ڈیو پر اسپیس مطلب لوازمات سے گذاریں اصل سائنس کے اصولوں سے پرکھیں پھر اپنے نتائج پیش کریں یہ نہیں کہ آپ کو جو طوطے کی طرح سوڈو سائنس رٹا لگوادی گئی ہے آپ اُس کو ہی وحی کی طرح عقیدت سے تھامیں رکھیں۔ ہم قارئین کو بتانا چاہیں گے یہ کہ " ریاضتیں، بہت محنتیں "کلی طور پر حضرتِ انسان کو سوڈو سائنس کے نام پر ابلیس لعین کا غلام بنانے کے لیے کی گئی ہیں ہم موصوف زیب نامہ اور اُن کے حواریوں کو چیلنج کرتے ہیں کہ سارے مین اسٹریم سوڈو سائن میں مانے جانے والے نام نہاد سائنسدانوں میں سے کوئی ایک دیکھا دیں جو ایلیٹ یہودی کبالسٹ کی فری میسنری کی قدیم یا جدید تحریک سے وابسطہ نہ ہو!۔ جبکہ حقیقت تو یہ ہے؛

سوڈو سائنس کے جتنے بھی مین اسٹریم نام نہاد سائنسدان ہیں وہ سب کے سب کلی طور پر واسطہ بلاواسطہ فری میسنری کی قدیم و جدید تحاریک کا اہم آلہ کار اور ماسٹر فری میسن کے عہدوں تک رہے ہیں۔ آزمالیجئے کسی بھی ایسے نام نہاد سائنسدان کی کنڈلی کو کھولیں اندر سے فری میسنری لازمی نکلے گی یہ ہمارا چیلنج ہے!۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " فلیٹ ارتھرز شاید ابھی تک یہی سمجھتے ہیں کہ سائنسدانوں نے علم میں ترقی اُن کی طرح بند کمروں میں بیٹھ کر خیالی پلاؤ کھا کے کرلی جو کہ بالکل غلط ہے۔" یہ موصوف کی خام خیالی ہے جس کی بابت ہم گذرے علمی تعاقب میں یہ کلام کرآئے کہ ہمیں ایسا کہنا کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مترادف ہے جبکہ انہی نام نہاد سائنسدانوں کی بابت نیکولا ٹیسلا کا وہ مشہور قول جو اُس نے اپنے آخری اخباری انٹرویو میں دیا تھا ہمارے طرف سے موصوف زیب نامہ اور اُن کی پسندیدہ سوڈو سائنس کی عین حقیقت کو بتاتا ہے؛
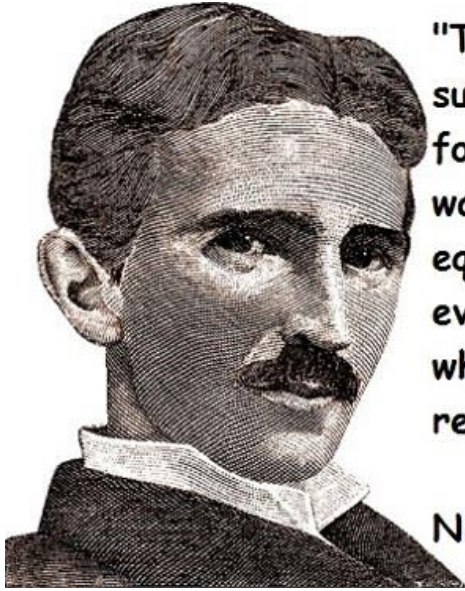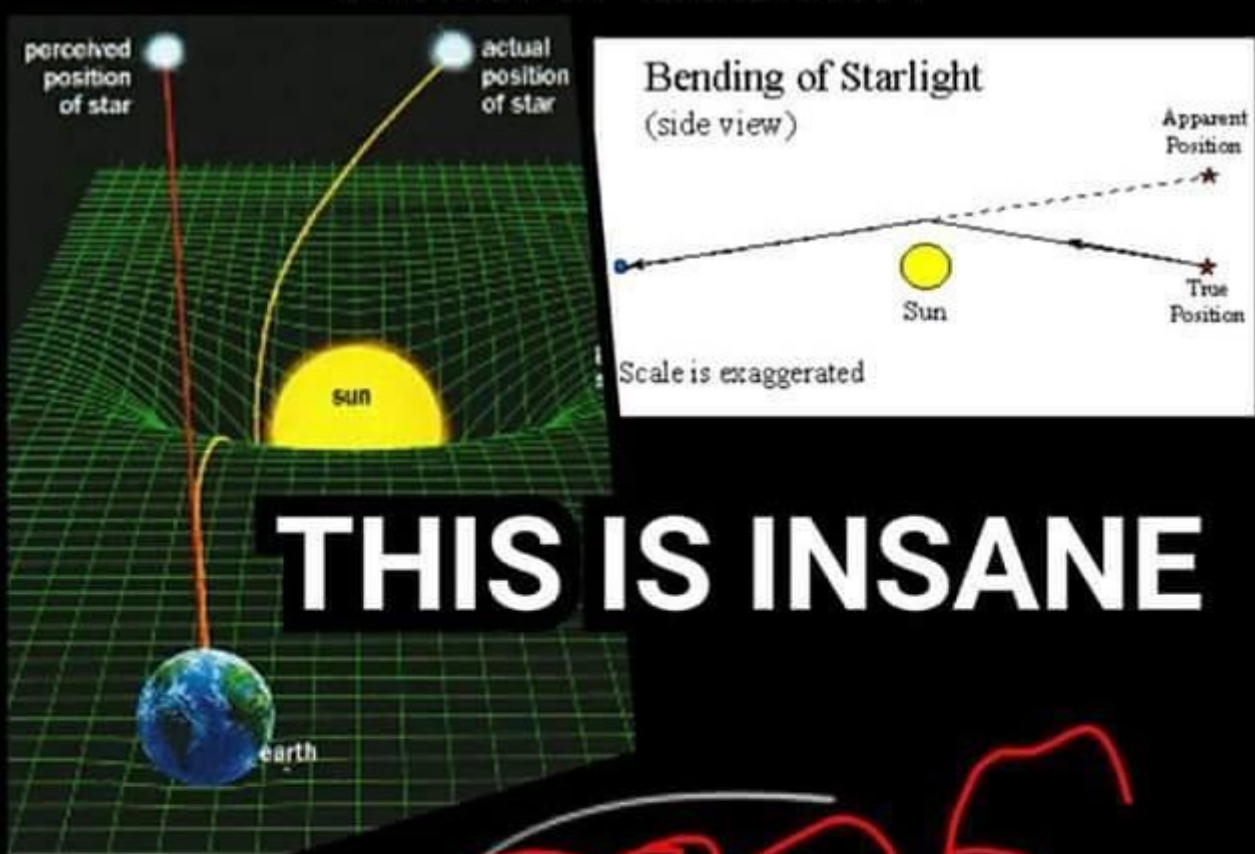
"Today's scientists have substituted mathematics for experiments, and they wander off through equation after equation, and eventually build a structure which has no relation to reality."
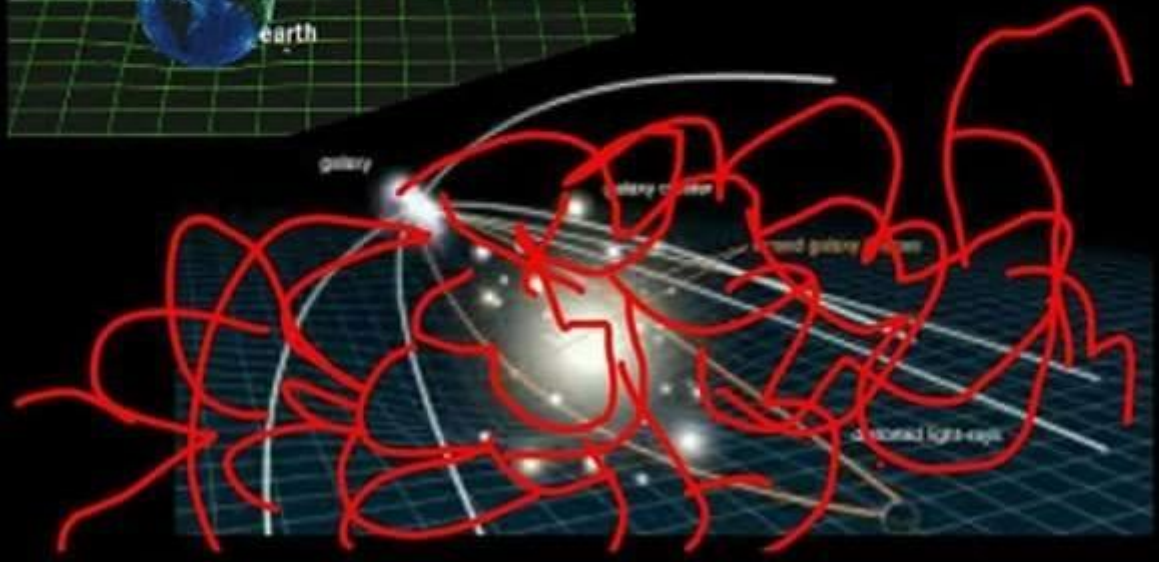
Nikola Tesla

اوپر لگی نیکولا ٹیسلا کی تصویر میں لکھا متن ہی موصوف زیب نامہ کو اُن کے اِس احمقانہ کلام پر جواب ہے۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " کیپلر equation، نیوٹن equation، theory of relativity، proper motion، ستاروں کی حرکت اور دیگر کئی مساواتیں/مشاہدات ہیں جن کی بنا پر آج ہم اِن تمام حقائق سے واقف ہیں اور ان سب کی پیمائش بھی کرپارہے ہیں۔)" تو ہم موصوف کیپلر کی بابت جنابِ زیب نامہ کی پہلی قسط میں کھل کر لکھ آئے اور اُس چور کی حقیقت سے اپنے قارئین کو آشکار کراآئے کہ کیپلر نے ٹیکو براہی کا شاگرد ہونے کے ناطے نہ صرف اُس کی جیوسنٹرک تحقیق کو مکمل ہونے پر زہر دے کر قتل کرایا بلکہ ٹیکو براہی کی ساری تحقیق کو لے کر بڑی چالاکی سے اُس ماڈل میں زمین کی جگہ سورج اور سورج کی جگہ زمین کو فٹ کر کے پیش کر دیا اور تب سے اُس سورج کے پجاری فری میسن کیپلر کی سوڈو اور سرقہ شُدہ جعلی سائنس کو موصوف زیب نامہ جیسے ذہنی غلام اپنے گلے میں لٹکائے پھرتے ہیں۔ رہی بات: " نیوٹن equation، theory of relativity، proper motion، ستاروں کی حرکت اور دیگر کئی مساواتیں/مشاہدات ہیں جن کی بنا پر آج ہم اِن تمام حقائق سے واقف ہیں اور ان سب کی پیمائش بھی کرپارہے ہیں۔)" تو نیوٹن بھی تو 33 ڈگری ماسٹر فری میسن تھا اگر یقین نہیں تو دعوتِ تحقیق ہے!۔ جبکہ ماسٹر فری میسن آئن سٹائن کی سوڈو سائنس کی بابت تو یہ بات ہی کافی ہے؛

THEORY OF RELATIVITY
perceived position of star
actual position of star
sun
earth
Bending of Starlight
(side view)
Apparent Position
Sun
True Position
Scale is exaggerated
THIS IS INSANE
THAT MEANS EACH STARS LIGHT WOULD BE BENDING AROUND EVERY OTHER STARS LIGHT SO WE WOULD NEVER KNOW THE TRUE POSITION OF ANY STARS, AND AS THEY MOVE IN DIFFERENT ORBITS THEIR FALSE POSITIONING WOULD CHANGE. BUT THIS IS NOT WHATS OBSERVED. THEY HAVE FIXED POSITIONS IN THEIR CIRCUIT, AS THE CONSTELLATIONS PROVE THIS.

موصوف کا یہ کہنا کہ : " ستاروں کی حرکت اور دیگر کئی مساواتیں/مشاہدات ہیں جن کی بنا پر آج ہم اِن تمام حقائق سے واقف ہیں اور ان سب کی پیائش بھی کر پارہے ہیں " کسی بھی ذہنی غلام کے لیے تو اچھا کلام ہو سکتا ہے مگر ہمارے سامنے اِس کی کوئی حیثیت ہر گز نہیں ہو سکتی اُس کی وجہ یہی ہے کہ یہ سب کا سب سوڈو سائنس کے نام پر فری میسنری کا ہم سب کے منہ پر بولا گیا جھوٹ ہے جسے موصوف زیب نامہ اور اُن جیسے احباب اصل سائنس سمجھ کر اپنے سینے سے لگائے بیٹھے ہیں تبھی اکثر ہم ایسے احباب کو فری میسنری کے ذہنی غلام سے زیادہ کچھ نہیں سمجھتے۔ ہاں یہ حقیقت ہے کہ ہم سب بھی آپ کے جیسے ہی تھے بلکہ شاید آپ سے زیادہ سوڈو سائنس کو جانتے اور اُس کو مانتے تھے مگر ہم نے اپنے لیے تحقیق کا راستہ چُنا جس کی بناپر آج ہم یہ مانتے ہیں کہ :

سائنس بمقابلہ سوڈوسائنس

سائنس	سوڈوسائنس
ہمیشہ ثبوتوں کا پیچھا کیا جاتا ہے چاہے وہ کسی بھی سمت میں جا رہے ہوں۔	ہمیشہ پہلے نتیجے کا اعلان کر کے اُلٹ واپس جا کر تصدیق کی جاتی ہے۔
تنقید کو بطور اصلاح لے کر سدھار کیے جاتے ہیں۔	تنقید کو برداشت نہیں کیا جاتا بلکہ تنقید کرنے والے کو طعن و تشنیع کا نشانہ بنایا جاتا ہے۔
واضح بات کی جاتی ہے اور ہر شے کی پوری طرح سے تعریف بیان کی جاتی ہے۔	مبہم اور ذو معنی بات کی جاتی ہے اور ہر شے کی تعریف بابت دوسروں کو الجھایا جاتا ہے۔
مدعے کو کھلا اور اعتدال پر رکھا جاتا ہے۔	ایسے دعوے کیے جاتے ہیں جو حاضر ثبوتوں سے بھی پرے کی بات ہوتی ہے۔
ہر طرح کے ممکنہ ثبوتوں اور مباحث کو شامل کیا جاتا ہے۔	صرف اپنے من پسند ثبوتوں اور کمزور مباحث و مشاہدوں کو شامل کیا جاتا ہے۔
سخت ترین کسوٹیوں پر بار بار پرکھا جاتا ہے۔	کسی بھی بات کو پرکھنے کے لیے ایسے ناقص طریقے استعمال کیے جاتے ہیں جن کو دوبارہ سے کوئی استعمال ہی نہیں کر سکتا۔
اپنے ساتھیوں اور اپنی کمیونیٹی کو اپنی تحقیقات میں شامل کیا جاتا ہے اور اُن کے ساتھ معلومات کا تبادلہ کیا جاتا ہے۔	اکیلے کام کرنے کو ضروری سمجھا جاتا ہے اور خون آشام بھڑیے کی مانند اکیلے رہنا پسند کیا جاتا ہے۔
ہمیشہ پوری احتیاط اور بااعتبار لاجک کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔	ہمیشہ بے احتیاطی اور بے اعتبار لاجک کو بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے۔
اگر کوئی نئی بات یا مشاہدہ بطور ثبوت ملے تو اپنے پچھلے مؤقف سے رجوع کیا جاتا ہے۔	اگر کوئی نئی بات یا مشاہدہ بطور ثبوت ملے تو اپنے پچھلے مؤقف سے رجوع کی بجائے اُس نئے ثبوت کے عیب نکالنے پر طاقت صرف کی جاتی ہے۔
ہمیشہ Zetetic Process کو اہمیت دی جاتی ہے۔	ایسی باتیں کی جاتیں ہیں جن کو کوئی بھی، کبھی بھی، کسی صورت دوبارہ سے ثابت کر کے نہ دکھا سکے۔
Zetetic Process = Measurable, Testable, Quantifiable, Repeatable	

Research with fb/FlatEarthUrdu.pk

اپنے الجواب کے آخر میں ہم کہنا چاہیں گے کہ رجوع وہی کرتا ہے جو علم والا ہوتا ہے اگر آپ میں علم سیکھنے کی چاہ ہے تحقیق کا ذوق ہے تو مخالف رائے کو لازمی دیکھا کریں اگر دلیل ملے تو ٹھیک ورنہ اُس کا دلیل سے رَد کریں۔ ہمیں گلوب پڑھانے کا کسی کو کوئی فائدہ نہیں کیونکہ یہ بات آپ ذہن میں رکھیں کہ گلوب کو ہم گلوبرز سے بہت ہی زیادہ جانتے اور پہچانتے ہیں !۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض98: قطبی ستارہ ہمیشہ شمال میں کیوں دِکھائی دیتا ہے؟ اس کے علاوہ ناسا اس کے متعلق کہتا ہے کہ 323 سے 434 نوری سال اس کا زمین سے فاصلہ ہے ، ناسا اس کا فاصلہ accurate کیوں نہیں بتاتا کیا وجہ ہے؟)

قارئین کی خدمت میں اصل کتاب کا ثبوت نمبر 98 حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر98: ناسا اور جدید فلکیات کے مطابق شمال قطبی ستارہ پولارِس ہم سے 323 سے 434 نوری سال یا 2 ہزار ارب میل کی دوری پر ہے!۔ پہلے تو یہ مدِ نظر رکھیں کہ 2،604،000،000،000،000 میل میں سے 1،938،000،000،000 میل نکالے جائیں تو 666،000،000،000،000 میل کا فرق بچتا ہے جو 6 سو ارب میل سے بھی زیادہ کا فرق ہے۔اگر جدید فلکیات ستاروں کی دوری میں بھی اتنا زیادہ، سینکڑوں ارب میل کی پیائش کا فرق ڈال سکتی ہے اور کسی ایک فاصلے پر متفق نہیں ہوتی تو اُن کی تھیوریوں کو دوبارہ جانچنے کی اشد ضرورت ہے۔ کسی دُور کے ستارے کی پیائش کے امتحان میں ڈالنے سے پہلے اُس مفروضہ ہیلوسنٹرک ماڈل کو ماننے والے یہ تک بتانے سے قاصر ہیں کہ کیوں اور کیسے پولارِس ستارہ ہمیشہ سے زمین کے قطب شمالی کے عین اوپر موجود ہوتا ہے؟ جبکہ تمہارے مطابق یہ زمین اپنے محور پر گھومتی بھی ہے، جھکتی بھی ہے، اپنے محور پر ڈگمگاتی بھی ہے اور چکر بھی لگاتی ہے۔"

ہم بخوبی جانتے ہیں کہ موصوف زیب نامہ جیسے سوڈو سائنس کو وحی کی صورت ماننے والے کبھی بھی فری میسونک سوڈو سائنس کے مائی باپ ناسا کی بتائی ہوئی مذکورہ پیائشوں پر تبصرہ تو دور ذکر تک نہیں کرتے۔ کیونکہ جیسے ہی یہ اعداد کسی صاحبِ بصیرت کے سامنے آتے ہیں تو وہ سب سے پہلا وہی سوال کرتا ہے جو اصل کتاب کے متن میں بطور ثبوت لکھا ہے۔ تبھی موصوف فریب نامہ نے بڑی خیانتداری سے اصل بات کو چھپا کر اپنا خانہ ساز اعتراض گھڑا اور پھر اُس کی بابت اپنا وہی احمقانہ جواب جڑ دیا۔

قارئین موصوف فریب نامہ کا خانہ ساز جواب ملاحظہ فرمائیں؛

☆(جواب: قطبی ستارہ ہمیشہ شمال میں اس خاطر رہتاہے کیونکہ یہ دیکھنے کے لحاظ سے زمین کے axis point کے قریب واقع ہے۔ناسا اس کا فاصلہ 400 سے 460 نوری سال کے درمیان بتاتا ہے۔اس میں فرق اس خاطر ہے ہمیں معلوم ہے

اتنی دُور موجود ستاروں کی exact پیائش بہت مشکل کام ہے اس میں غلطی کا امکان ہوسکتا ہے لیکن وقت کے ساتھ ساتھ اس میں بھی accuracy آرہی ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: " قطبی ستارہ ہمیشہ شمال میں اس خاطر رہتاہے کیونکہ یہ دیکھنے کے لحاظ سے زمین کے axis point کے قریب واقع ہے۔" موصوف کی انڈاکٹرینیشن اور فری میسونک سوڈوسائنس کا ایک اور بہت ہی بڑا جھوٹ ہے۔ اگر قارئین کو یہ لگتاہے کہ پولارس زمین کے محور کے عین پوائنٹ کے ساتھ منسلک ہے تو وہ یہ جان لیں کہ سوڈوسائنس میں زمین کی بابت کیا بیان کیاجاتاہے ؟۔

سوڈوسائنس اپنے جعلی ہیلیوسنٹرک ماڈل کی بابت جو کہتی ہے اُس کی بہترین عکاسی مارشل ہال نے کی ہے کہ: " مارشل ہال لکھتاہے کہ: " مختصراً یہ کہ، سورج، چانداور ستارے صدیوں سے وہی کرتے آرہے ہیں جو ہم اُن کو کرتادیکھتےآئے ہیں۔ ہم کیوں نہ اُس پر یقین کریں جو ہماری آنکھیں دیکھتی ہیں مگر ہمیں اِس جعلی نظام کے بل بوتے پر یہ پڑھایا جاتاہے کہ ہم اُس پر یقین کرلیں جس کو کبھی کسی نے نہ مشاہدے اور نہ تجربے سے ثابت کیاہے۔ وہی جعلی نظام یہ مطالبہ کرتاہے کہ زمین اپنے محور پر ہر 24 گھنٹے میں اپنے خطِ استواء پر 1000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھوم رہی ہے۔ کسی نے نہ تو زمین کی سورج کے گرد اپنے مدار میں 67،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے حرکت، نہ کسی نے سورج کی اپنے مدار میں 500،000 فی گھنٹہ کی رفتار سے اپنی کہکشاں کے گرد حرکت جو مبینہ 'بگ بینگ' سے شروع ہوئی اور پوری کہکشاں کی 670،000،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے حرکت نہ کبھی بھی کسی نے نہ یہ حرکات دیکھی ہیں اور نہ محسوس کی ہیں!"۔

اب کوئی بھی صاحبِ بصیرت سوچے کہ جو ستارہ عین قطب شمال کے اوپر تب سے ایک جگہ ہے جب سے انسان نے اُسے دیکھا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اِس مبینہ گلوب زمین کی اتنی حرکات ہونے کے باوجود وہ وہیں کا وہیں نظر آئے۔ نہ تو اِس کا جواب ناسا کے پاس ہے اور نہ ہی کسی ناسا کے پجاری کے پاس !۔ وہ اُسکا وہی جواب دیتے ہیں جو موصوف زیب نامہ نے دے رکھا ہے اور وہ جواب سوڈو سائنس کی بتائی ہوئی اِن تمام حرکات سے بین طور پر متضاد توجیح ہے۔ قارئین یہ بھی ملاحظہ فرمائیں !
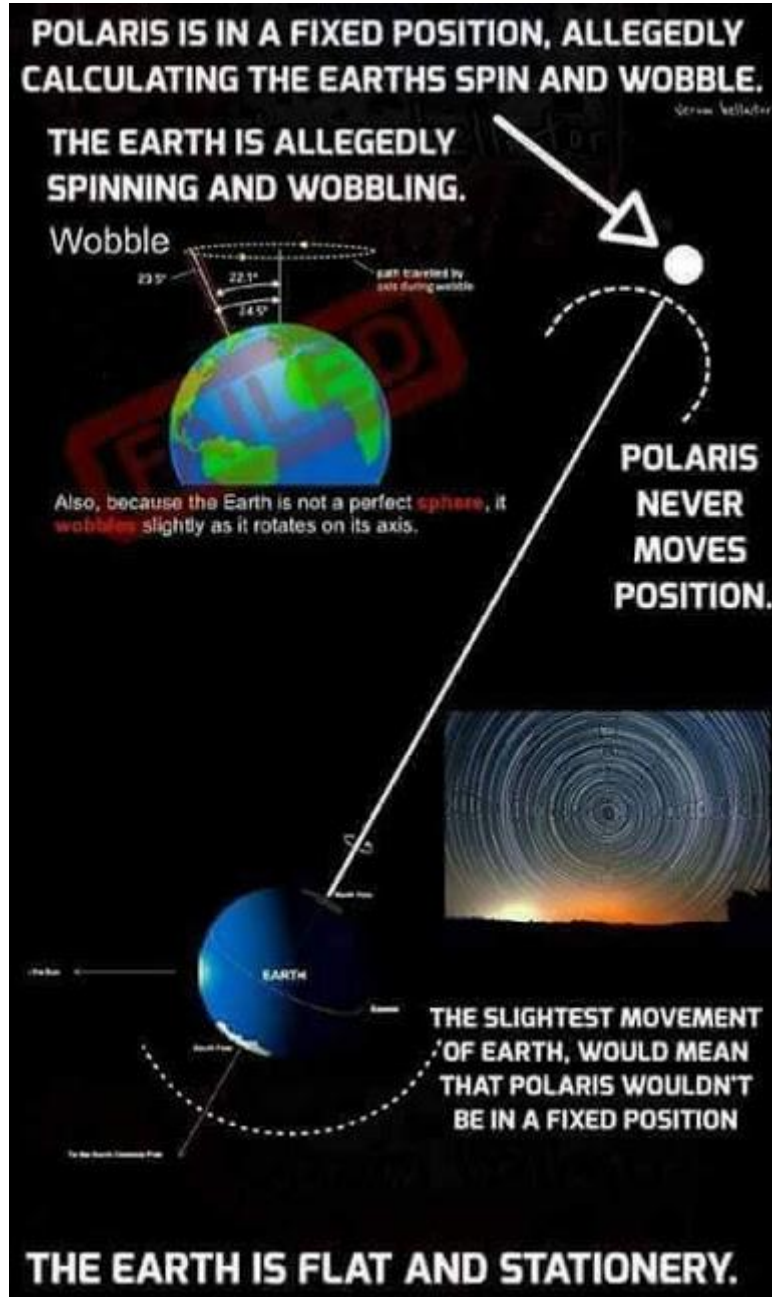
بنا کسی مزید توجیح و کلام کے یہ اکیلی تصویر ہی موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز جواب نمبر 98 کا بین رَد کر دیتی ہے !۔

موصوف زیب نامہ رقمطراز ہیں؛

☆(اعتراض 99: قطبی ستارہ صرف شمال میں نظر آنا چاہیے ، یہ 20 ڈگری جنوبی طول بلد تک دیکھا جاسکتا ہے۔ایسا کیوں؟)

موصوف زیب نامہ نے یہ اعتراض کمال کی خیانتداری اور بڑی محنت وزعمِ خبثِ باطن سے گھڑا ہوگا ہم اِس کی دلیل کے طور پر قارئین کو اصل کتاب کا ثبوت نمبر 99 پیش کرتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 99: گلوب زمین کی رو سے، پولارِس ستارہ قطب شمالی کے عین اوپر موجود ہے، اور اِسے زمین کے کسی بھی جنوبی دائرے کے علاقے سے نظر نہیں آنا چاہیے۔ جبکہ یہ ہی پولارِس ستارہ گلوب زمین کے جنوبی دائرے کے علاقوں سے صاف دکھائی دیتا ہے، کسی مبصر کے لیے گلوب پر موجود سمندر اور میلوں تک پھیلی زمین غائب ہو جاتی ہے جب اُسے یہ ستارہ نظر آرہا ہوتا ہے؟۔ مگر حقیت تو یہ ہے کہ پولارِس ستارہ زمین کے 20 ڈگری جنوبی طول بلدوں تک دیکھا جاسکتا ہے۔"

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: یہ اعتراض جھوٹ پر مبنی ہے، قطبی ستارہ خط استواء سے ایک ڈگری جنوب بلد تک دیکھا جاسکتا ہے اس سے آگے نہیں دیکھا جاسکتا۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: "یہ اعتراض جھوٹ پر مبنی ہے" ھذاللعجب کے مصادق ہے۔اگر یہ جھوٹ ہے تو موصوف دلیل دے کر ثابت کر دیتے کہ یہ جھوٹ ہے نہ کہ یہ لکھ کر: "قطبی ستارہ خط استواء سے ایک ڈگری جنوب بلد تک دیکھا جاسکتا ہے ۔" یہ موصوف کی سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن میں لکھا ہے تبھی موصوف نے بھی بنا کسی دلیل کے من و عن لکھ ڈالا۔ جبکہ اِسی کے بطلان میں اصل کتاب کا متن کہ: "مگر حقیت تو یہ ہے کہ پولارِس ستارہ زمین کے 20 ڈگری جنوبی طول بلدوں تک دیکھا جاسکتا ہے۔" ہی کافی وشافی ہے۔ یہ مشاہدات ہوتے ہیں تو ہم لکھتے ہیں ورنہ ہمیں اِس کے لکھنے کی کوئی ضرورت کبھی نہیں ہوتی۔ ہم کوئی بات بنا ثبوت کے نہیں کرتے اور یہی ثبوت اصل کتاب میں آگے موجود تھے جنہیں موصوف نے دیکھے بنا اپنے اِس خانہ ساز اعتراض میں جھوٹ کہہ کر خانہ پُری کر ڈالی۔ ارے حضور اگر جھوٹ ہے تو دلیل دیں یہ کیا کہ آپ کہیں اور ہم مان لیں؟۔ جبکہ اب تک یہ بین ثبوتوں کے ساتھ ہمارے سامنے آچکا کہ موصوف زیب نامہ کس پرلے درجے کے جھوٹ اپنی سوڈو سائنس کے نام پر لکھنے اور اُن کی تشہیر کرنے کے عادی پائے گئے ہیں جو موصوف سے بادلیل اختلاف کرے تو اُسے طعن و تشنیع کا نشانہ بنانہ شروع کر دیتے ہیں اور جب بات موصوف کی ہمت سے باہر ہو جائے اور فریق مخالف مہذب سوالات سے موصوف کی گرفت کرے تو فوراً اپنے سوشل میڈیا سے بلاک کر کے اپنے تعریف اور مہذب ہونے کے دعوؤں کے ساتھ ڈونگرے برساتے پائے جاتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے!

موصوف کا یہ کہنا کہ: " قطبی ستارہ خط استواء سے ایک ڈگری جنوب بلد تک دیکھا جاسکتا ہے اس سے آگے نہیں دیکھا جاسکتا۔" موصوف کی بین ہار ہے۔ چونکہ موصوف نے یہ مان لیا ہے کہ پولارس " خط استواء سے ایک ڈگری جنوب بلد تک دیکھا جاسکتا ہے "

گلوب ماڈل کی نفی کی بین دلیل ہے۔ اگر قارئین گلوب کو پوری طرح سمجھتے ہوں تو جان جائیں گے کہ اگر زمین گلوب ہوتی تو یہ عین ناممکن تھا کہ کسی بھی صورت پولارس ستارہ زمین کے خطِ سرطان جو مبینہ گلوب اور حقیقی فلیٹ ارتھ میں 23.30 ڈگری شمالی عرض بلد پر ہے، اُس سے نیچے کسی بھی عرض بلد پر یہ ستارہ نظر آنا ناممکن ہوتا چونکہ زمین سوڈوسائنس کے مطابق ایک گلوب ہے جو 25،000 میل کا گھیراؤ رکھتا ہے۔ خطِ سرطان سے نیچے کے عرض بلدوں پر دیکھنے والے اور پولارس کے درمیان گلوب کا کروچر حائل ہونا تھا۔ اگر کوئی یہ کہے کہ زمین اپنے محور پر جھکتی ہے تبھی پولارس نظر آتا ہے تو اُسکا جواب یہ ہوگا کہ اگر زمین محور پر جھکتی ہے تو پولارس کو صرف اُس دوران کچھ مخصوص موسم میں ہی نظر آنا چاہیے جبکہ یہ ستارہ پورا سال ایک ہے جگہ پر شروع سے جامد نظر آرہا ہے اور مزید یہ اُسے پیش کیا جائے گا؛

پولارس جسے عرفِ عام میں شمال قطبی ستارہ کہا جاتا ہے بِگ ڈیپر کے ہمیشہ درمیان میں موجود ہوتا ہے۔ پولارس کے گرِد چکر لگانے میں بِگ ڈِپر کو پورا ایک سال لگتا ہے اور اُس سے جو پیٹرن بنتا ہے وہ آپ بائیں تصویر میں دیکھ رہے ہیں۔ اِسی آسمان پر نظر آنے والے پیٹرن سے بطور نقشہ، موسموں کا بھی پتہ چل جاتا ہے اور اُن کی باآسانی تصدیق کی جاتی ہے۔ مگر دیکھنے کے لحاظ سے، زاویوں اور اِس بابت ہر ممکنہ حساب کتاب کے باوجود اِس پیٹرن کی ہیلیوسنٹرک گلوب ماڈل سے کسی قسم کی وابستگی کبھی نہیں ہو سکی!۔ دائیں جانب والی تصویر میں سوڈوسائنس کے مطابق بتائے گئے ماڈل کو دیکھ کر یہ ماننا ناممکن ہے اور سمجھ سے بالاتر ہے کہ اُسی پولارس کو تب بھی دیکھنا ممکن ہے جب زمین سورج کے گرد اپنے مبینہ مدار میں 180 میلین میل آگے جا چکی ہوتی ہے، اور زمین کا قطب شمالی پولارس ستارے کے عین اُلٹ رُخ پر جون اور دسمبر کی راتوں میں ہوتا ہے؟۔

Research Flat Earth on fb:FlatEarthUrdu.pk

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 100: جیسے زمین کے جنوب میں کچھ جگہوں سے شمال میں موجود قطبی ستارہ اور اس کے ارد گرد کے ستارے نظر آتے ہیں ویسے انہی مقامات سے جنوبی قطب کی جانب موجود ستارے نظر آنے چاہیے لیکن ایسا نہیں ہوتا،جس سے معلوم پڑتا ہے کہ زمین گول نہیں بلکہ فلیٹ ہے۔)

موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کے بعد اصل کتاب کا متن بھی پیشِ خدمت ہے؛

"ثبوت نمبر 100: اگر زمین ایک گلوب ہوتا، تو زمین کے جن جنوبی دائرے کے عرض بلدوں اور طول بلدوں سے شمال قطبی ستارہ اور اُس کے ارد گرد کی کنسٹالیشنس نظر آتی ہیں اُن ہی سے جنوبی کراس اور دوسری جنوب میں نظر آنے والی کنسٹالیشنس نظر آنی چاہیں۔ Ursa Major/Minor اور اُن جیسے کئی ستارے جو آسانی سے شمالی اور درمیانی علاقوں میں نظر آتے ہیں ویسے ہی شمالی علاقوں میں جنوبی کراس نظر نہیں آتی۔ اِس کا واضح مطلب ہوا کہ زمین کا جنوبی کراس گلوب زمین کے ماڈل کی طرح اندر کی طرف مُڑا ہوا نہیں ہے، مگر شمال کے درمیانی مقام سے دور پھیلا ہوا ہے جیسا کہ فلیٹ زمین کے ماڈل میں ہے۔"

موصوف زیب نامہ کا جواب بھی ملاحظہ فرمایئے !

☆(جواب: الحمدللہ! خوش قسمتی سے ہم 100ویں اعتراض تک پہنچ چکے ہیں لیکن فلیٹ ارتھرز مسلسل تمام حقائق کا انکار کرتے دِکھائی دے رہے ہیں۔بہرحال یہاں بھی اعتراض جھوٹ پر مبنی ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ اپنے فریب نامہ کے اِس مقام پر آکر اللہ رب العزت کا شکر ادا فرمارہے ہیں جو احسن ہے !۔ مگر یہ لکھنا کہ: "خوش قسمتی سے ہم 100ویں اعتراض تک پہنچ چکے ہیں "اِس بابت یہ سمجھ نہیں آئی کہ موصوف اپنی خوش قسمتی کس بابت لکھ رہے ہیں؟۔ جب کہ قارئین دیکھ چکے ہیں کہ موصوف نے کس کمال کی خیانتداری اور ڈھٹائی سے اپنے دجل وفریب سے بھرپور اعتراضات اور اُن کے احمقانہ جوابات لکھ رکھے ہیں۔ اگر حضور صاحبِ زیب نامہ اِسی کو خوش قسمتی سمجھ رہے ہیں تو پھر ہمارے اِس علمی تعاقب کو اُن کی بد قسمتی ہی تصور کیا جائے کہ اِس بار اُن کا سامنا اُن سے ہو گیا جو کسی بات کو بلا دلیل کبھی نہیں لیتے نہ دین میں نہ دُنیا میں !۔

اصل کتاب کے ثبوت نمبر 100 میں مزید ایک اہم فلکیاتی مشاہدہ بطورِ ابطالِ گلوب ماڈل بیان ہوا تھا۔ موصوف حسبِ عادت اُسے تو چھپا ہی گئے مگر ساتھ میں اپنے خانہ ساز اعتراض کی بابت ایک اور لطیفہ لکھ گئے کہ: " ہیں لیکن فلیٹ ارتھرز مسلسل تمام حقائق کا انکار کرتے دِکھائی دے رہے ہیں "ارے بھائی موصوف زیب نامہ ہم نے کہاں پر کسی " حقائق "کا انکار کیا؟۔ کیا آپ نے کوئی حقائق پیش کیے؟ کیا آپ نے اصل کتاب کی طرح کوئی حجت قائم کی؟ کوئی مشاہدہ دلیل کے ساتھ لکھا؟۔ ہم پورے وثوق سے کہہ سکتے ہیں کہ اب تک کے گذرے علمی تعاقب کو پڑھنے کے بعد آپ سب کا اِن سوالات کی بابت جواب واضح نفی میں ہو گا !۔

کیونکہ موصوف زیب نامہ نے اب تک اپنے خانہ ساز 100 اعتراضات اور اُنکے احمقانہ جوابات میں کوئی ایسی بات نہیں لکھی ہے جو ہمیں اسکول، کالج اور یونیورسٹیز میں بطور انڈاکٹرینیشن نہ پڑھائی گئی ہو۔ اگر موصوف کو ہم پر حجت قائم کرنی تھی تو اصل کتاب کا متن لکھتے پھر اُس کا دلائل کے ساتھ رَد کرتے تو پھر ہمارے اِس علمی تعاقب کا اسلوب بھی کچھ اور ہی ہو نا تھا۔ اب تک کے گذرے تعاقب میں ایک اور مشاہدہ قارئین کے کیا ہو گا کہ موصوف کے پاس جہاں پر جواب ختم ہوتے ہیں وہیں پر یہ لکھ دیتے ہیں کہ: " بہرحال یہاں بھی اعتراض جھوٹ پر مبنی ہے۔" اگر یہ بات جھوٹ پر مبنی ہے تو ثابت کرتے خاموش کیوں ہو گئے؟ اپنے زیب نامہ کے قارئین کے علم میں بین دلیل دے کر اضافہ کرتے کہ فریق مخالف اِس بنیاد پر جھوٹا ہے کہ فلاں دلیل اُس کے خلاف ہے !۔ جبکہ موصوف زیب نامہ نے کوئی دلیل نہیں دی۔

قارئین اصل کتاب کے ثبوت 100 میں ایک اور بین ثبوت لکھا ہے جس کی رو سے زمین کسی صورت گلوب نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ اگر جنوبی کنسٹالیشنز جیسے ساؤتھرن کراس جنوب کے مخصوص عرض بلدوں کے علاوہ پوری زمین پر کہیں نظر نہیں آتی جبکہ آسمان میں شمالی حصہ (جو کہ زمین کے اصل مرکز قطب شمالی کے اوپر ایک حقیقتاً گنبد کی شکل میں ہے) کی کنسٹالیشنز باآسانی مبینہ گلوب زمین پر دور کے عرض بلدوں پر باآسانی نظر آتی ہیں اگر یہی شمالی آسمان کی کنسٹالیشنز جن جنوبی عرض بلدوں میں باآسانی نظر آتی ہیں تو کیا وجہ ہے کہ زمین کے مبینہ طور پر گلوب ہونے کے باوجود جنوبی کنسٹالیشنز اُنہی عرض بلدوں پر نظر نہ آسکیں؟ موصوف زیب نامہ اور گلوبرز چاہے جوئے شیر آجائے اِس سوال کا جواب

کبھی نہیں دیں گے اگر دیں گے تو خود ہی اپنی متضاد بیانی میں اُن کو پھنسنا ہو گا۔آزمائش شرط ہے جبکہ اگر قارئین آسمان کی بابت پر سپیکٹیو کی پوری سمجھ حاصل کر لیں تو وہ اِس آسان سوال کا باآسانی جواب فلیٹ ارتھ کے حقیقی ہونے کی وجہ سے دے سکیں گے جیسے ؛
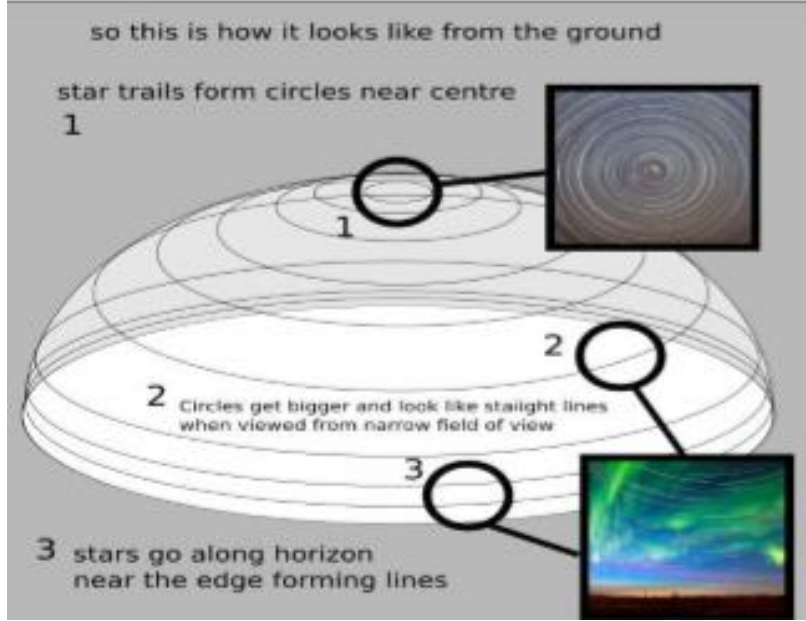
یہ ایک تصویر اِس آسان سے سوال کا عام فہم اور سادہ سا جواب ہے کہ کیوں ہم شمالی کنسٹالیشنز کو تو جنوبی عرض بلدوں پر دیکھ پاتے ہیں مگر اُنہی عرض بلدوں پر جنوبی کسٹالینشنز آسمان کے گنبد نما ہونے اور ہمارے آنکھ کے پر سپیکٹیو کی وجہ سے نظر نہیں آتیں۔

قارئین کو مزید کسی قسم کی کمی و تشنگی محسوس ہو تو یہ دو ڈاکیومینٹریز حاضر ہیں۔ جن کی مدد سے آپ باآسانی اِس عام اور سادہ فہم سوال کو سمجھ سکتے ہیں؛

لنک 1، لنک 2؛

قارئین سے گذارش ہے کہ اِن دی گئی ڈاکیومینٹریز کو ضرور دیکھیں تاکہ آپ کو ثبوت نمبر 100 اور آگے آنے والے ثبوت نمبر 101 کی زیادہ بہتر سمجھ آسکے !

ہم اِس دجل وفریب سے بھرپور زیب نامہ کی چھٹی قسط کے علمی تعاقب کو المسطحتین کی نذر کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ جیسے ہم علمی و تحقیق کا طویل سفر طے کر کے دھوکے کی نیند سے جاگے ہیں دوسروں کو بھی جگاتے رہیں گے۔ان شاء اللہ !
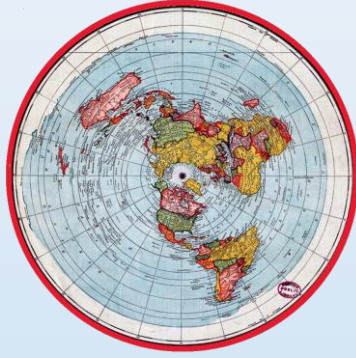
Flat Earth Urdu.pk

کی جانب سے پیش ہے،

آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب

قسط نمبر 7

زیب نامہ کی قسط نمبر 7 میں لکھے گئے خود ساختہ اعتراضات وجوابات اور اُن کا علمی تعاقب

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 101: جیسے قطبِ شمالی پہ نظر آنے والا قطبی ستارہ اپنی جگہ موجود رہتا ہے بالکل ویسے ہی سائنسدان دعویٰ کرتے ہیں کہ جنوبی قطب پر Sigma Octantis واقع ہے جو حرکت نہیں کرتا ، معلوم نہیں ایسا ستارہ ہے بھی یا نہیں۔)

اب ہم اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 101: یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ Sigma Octantis نامی ستارہ قطب جنوبی پر ویسے ہی ہے جیسے قبط شمالی پر پولارِس ستارہ، جس کے گرد، جنوبی دائرے میں سارے ستارے اور کنسٹا لیشنس اُلٹی سمت میں گھومتی ہیں۔ پولارِس کے مخالف اِس Sigma Octantis ستارے کو اِتنے زیادہ طول بلدوں میں نہیں دیکھا جا سکتا جتنا پولارِس کو دیکھا جا سکتا ہے،اور یہ ستارہ قطب جنوبی کے عین اوپر بھی نہیں بلکہ 1 ڈگری مرکزی نقطہ سے ہٹ کر ہے۔ یہ پولارِس کی طرح جامد بھی نہیں،اور حقیقت میں اِس ستارے کو کسی عام ٹیلی سکوپ سے دیکھا بھی نہیں جا سکتا۔ یہ بھی ایک پراسرار راز ہے کہ یہ Sigma Octantis ستارہ اصل میں موجود بھی ہے یا نہیں۔ ویسے بھی ستاروں کے ہمارے اوپر گھومنے کی سمت کا لحاظ ہمارے دیکھے کی درست سمت کے لحاظ سے ہے نہ کہ اِس بات سے کہ ہم کس دائرے (شمالی یا جنوبی) میں موجود ہیں۔"

اگر قارئین موصوف زیب نامہ کا بنایا ہوا خانہ ساز اعتراض اور اصل کتاب کا متن بطور تقابلہ دیکھیں تو موصوف کی خانہ سازی واضح نظر آ جائے گی۔ موصوف نے اپنے خانہ ساز اعتراض میں مبینہ جنوب قطبی ستارے کی بابت مبینہ گلوب کے جنوبی محور سے 1 ڈگری ہٹے ہونے والی بات بھی اپنے قارئینِ زیب نامہ سے چھپائی ہے۔ اصل کتاب کا متن ہی موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض وجواب پر حجت قائم کرنے کے لیے کافی ہے مگر ہم موصوف زیب نامہ کا جواب لازمی دیکھتے ہیں پھر اُس جواب کی بھی خبر گیری کرتے ہیں؛

☆(جواب: یہ سچ ہے کہ Sigma Octantis کو عام آنکھ سے باآسانی دیکھنا ممکن نہیں ہے مگر ٹیلی سکوپ کی مدد سے دیکھا جاسکتا ہے۔اس کے علاوہ یہ ستارہ جنوبی axis پر موجود ہے جس کے باعث یہ پورا سال اپنی جگہ تبدیل کرتا دِکھائی نہیں دیتا۔برازیل چونکہ جنوبی hemisphere میں واقع ہے اس خاطر انہوں نے اپنے جھنڈے کے ڈیزائن میں Sigma Octantis ستارے کو شامل کیا ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: "یہ سچ ہے کہ Sigma Octantis کو عام آنکھ سے باآسانی دیکھنا ممکن نہیں ہے مگر ٹیلی سکوپ کی مدد سے دیکھا جاسکتا ہے۔" اِس کے رَد کے لیے اصل کتاب کا متن ہی کافی ہے کہ یہ بات پہلے سے وہاں پر لکھی ہوئی ہے تو موصوف نے یہ بات بتا کر کونسا تیر چلانا تھا یہ بات قارئین خود سے سمجھ لیں!۔ موصوف کا یہ فرمانا کہ: "۔ اس کے علاوہ یہ ستارہ جنوبی axis پر موجود ہے جس کے باعث یہ پورا سال اپنی جگہ تبدیل کرتا دِکھائی نہیں دیتا۔" یہ بات موصوف کا اپنے قارئینِ زیب نامہ کے منہ پر بولا جانے والا ایک اور سفید جھوٹ ہے۔

حقیقت میں یہ مبینہ ستارہ مبینہ گلوب کے جعلی قطب جنوبی کے محور سے پورا 1 ڈگری ہٹا ہوا ہے اور یہ بات کبھی بھی موصوف زیب نامہ جیسے احباب ذکر کرنا بھی اپنی سوڈو سائنس کی شان میں توہین گردانتے ہیں۔ تبھی کسی صورت آپ کو اِس مبینہ ستارے کی بابت 1 ڈگری ہٹنے ہونے والا کلام اِن کے ہاں کبھی نہیں ملے گا۔ موصوف کا یہ فرمانا کہ: "برازیل چونکہ جنوبی hemisphere میں واقع ہے اس خاطر انہوں نے اپنے جھنڈے کے ڈیزائن میں Sigma Octantis ستارے کو شامل کیا ہے۔" یہ کس طبقہ کی دلیل ہو گئی؟ جبکہ پوری دُنیا میں سکہ رائج الوقت گلوب ماڈل ہے تو اُس سے متعلقہ لوازمات کا کسی ملک کے جھنڈے میں ہونا سچ کی دلیل بن گئی؟ اگر ایسے دلیل بننے لگے تو اسرائیل کے جھنڈے میں لگے ستارہِ داؤدی کی بابت کیا خیال ہے قارئین کا؟ اُسے بھی حق مان لیں؟ اگر سکہ رائج الوقت ہی ایک شے ہے تو اُس کو بطور دلیل لانا ایسا ہی ہے کہ کسی صاحبِ بصیرت و فہم کو چمکتے دن میں سورج کا کہا جائے کہ یہ سورج ہے! ۔جب کہ موصوف کا اپنے سوشل میڈیا پر دعویٰ تو بہت عظیم فلکی ماہر کا ہے جس کا ڈھنڈورا موصوف اکثر پیٹتے پائے گئے ہیں تو اِس مقام پر لاتے کوئی ایسی فلکیاتی دلیل جس پر ہم بھی کھل کر کلام کرتے۔ لائے بھی تو کیا برازیل کا جھنڈا! ۔ سبحان اللہ! ۔ اکثر ایسے لکھاری جو اپنے قارئین کو بے وقوف سمجھتے ہیں وہ اُسی میں مارے جاتے ہیں اور یہی حال موصوف زیب نامہ کا اب تک کے علمی تعاقب میں قارئین دیکھ چکے ہیں۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 102: گول زمین کے ماننے والے عموماً یہ ثبوت دیتے ہیں کہ قطبِ شمالی پر موجود ستارہ قطبِ جنوب تک پہنچ کر نظر نہیں آتا۔ دراصل حقیقت یہ ہے کہ اس متعلق بہت سی چیزیں کارفرما ہوتی ہیں جیسے آپ جیسے جیسے کسی چیز سے دُور جائیں گے وہ ویسے ویسے اُفق سے نیچے جاتی دِکھائی دے گی۔اس کے علاوہ جگہوں کی height اور موسم بھی ان عوامل کا حصہ ہیں۔)

قارئین گرامی قدر، آپ موصوف کی اعلیٰ درجے کی خیانتداری کا علمی نمونہ اصل کتاب کے متن کے موصوف کے لکھے خانہ ساز اعتراض سے خود کر کے دیکھیں کہ موصوف نے دن کو سیاہ اور رات کو سفید کیسے بنانے کی ناکام کوشش کر رکھی ہے؛
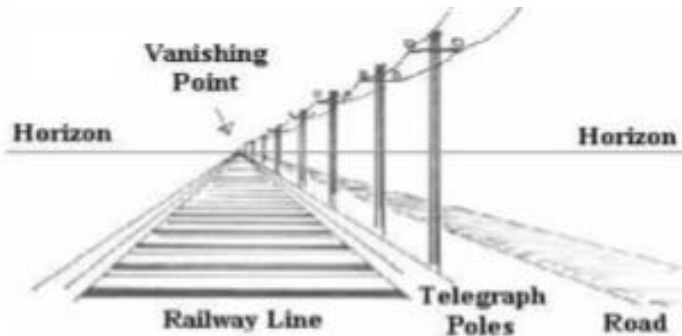
"ثبوت نمبر 102: وہ لوگ جو زمین کی سورج کے گرد گردش کے ماڈل (ہیلیو سنٹرک ماڈل) کو مانتے ہیں، اُن میں سے کچھ لوگ یہ کہہ کر زمین کو گلوب ثابت کرتے ہیں کہ؛ چونکہ دیکھنے والا اگر مزید جنوب کی طرف سفر کرے تو پولارِس دیکھنے والے کے نظارے کے حساب سے جھکتا ہے تو لہٰذا زمین گلوب ہے۔ جبکہ اصل بات تو یہ ہے کہ؛ پولارِس اور کسی بھی فلکی جسم کا جھکاؤ تو دیکھنے والے کے لحاظ سے ہوتا ہے نہ کہ قانونِ نظارہ کے کسی فلیٹ میدان پر ہونے سے ہے (نہ کہ کسی گلوب کے لحاظ سے)۔ قانونِ نظارہ یہ کہتا ہے کہ؛ کسی بھی زاویہ اور اونچائی پر نظر آنے والے آبجیکٹ کو دیکھنے کی حد ویسے ویسے ختم ہوتی جاتی ہے، جیسے جیسے ہم اُس فلکی جسم سے دور ہوتے جاتے ہیں، جب تک ہم اُس نقطے پر پہنچتے ہیں جہاں پر ہمارے دیکھنے کے لحاظ سے زمین اوپر اُٹھتی نظر آ رہی ہوتی ہے اور وہ آبجیکٹ اُفق پر ہمارے دیکھنے کے حساب سے غائب ہو رہا ہوتا ہے، وہی آخری حد آبجیکٹ کے غائب ہونے کا مقام ہے۔ گلوب

زمین ماڈل پر اُفق کی بابت اِسی بات کو زمین کے کروچر سے منسوب کیا جاتا ہے جبکہ حقیقت میں اُفق تو وہی نقطہ ہے جہاں پر ہمارے دیکھنے کی صلاحیت کا نقطہ انجام آ جاتا ہے،اس نظارے کے حساب (Perspective) کی بنیاد مختلف اشیاء پر منحصر ہے جن میں: ہماری آنکھوں کی طاقت، وہ آلات جو اِس بابت ہم استعمال کرتے ہیں، موسم کی صورتحال اور ہماری اونچائی جیسی بنیادی چیزیں شامل ہیں۔(اِس تصویر پر غور کریں کے ہمارے دیکھنے کی آخری حد کا اصول کیسے کام کرتا ہے۔)"

اصل کتاب میں پر سپیکٹیو کی بابت بہت اہم کلام بطور ثبوت نمبر 102 لکھا ہوا تھا جسے موصوف زیب نامہ نے اپنی خانہ سازی سے بدل کر ایک معمولی سا اعتراض بنا کر پیش کر دیا اور پھر اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب کچھ یوں تحریر فرمایا؛

☆(جواب: ہمیں معلوم ہے کہ ستارے ہماری زمین سے ہزاروں لاکھوں کروڑوں نوری سال کے فاصلے پر ہیں لہٰذا ان کا غائب ہونا جھکاؤ کے باعث ہی ہوسکتا ہے۔اگر تحقیق کی جائے تو معلوم ہوگا کہ قطبِ شمالی پر پولارس ستارہ عین سر کے اوپر ہوگا جیسے جیسے قطبِ شمالی سے دُور ہٹتے جائیں گے تو پولارس ستارہ جھکنا شروع ہوجائے گا اور جب Southern Hemisphere میں پہنچیں گے ستارہ نظر آنا بند ہوجائے گا۔یہ گول زمین میں ہی ممکن ہے۔چونکہ فلیٹ ارتھرز کے مطابق ستارے دراصل زمین سے چند سو کلومیٹر اونچائی پر ہیں اور بہت چھوٹے ہیں اسی خاطر وہ ایسا اعتراض بلند کرتے ہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: "ہمیں معلوم ہے کہ ستارے ہماری زمین سے ہزاروں لاکھوں کروڑوں نوری سال کے فاصلے پر ہیں لہٰذا ان کا غائب ہونا جھکاؤ کے باعث ہی ہوسکتا ہے۔" یہ کلام سوڈوسائنس کی انڈاکٹرینیشن ضرور ہے مگر حقیقت ہرگز نہیں ہے اُس کی بین وجہ یہی ہے کہ جب بھی یہ سوال کیا جائے کہ فلاں ستارہ اگر اتنے کروڑ نوری سال دور ہے تو اُس کو ماپا کیسے گیا تھا؟ جس کے جواب میں روشنی کی رفتار کی بابت تو بات کی جاتی ہے مگر اُسے کیسے ماپا گیا تھا اُس بابت کوئی جواب نہیں دیا جاتا اور بات کو فوراً بدل کر کلام کی نوعیت ہی بدل دی جاتی ہے۔

جبکہ حقیقت میں یہ بات سفید جھوٹ پر مبنی پوری سوڈوسائنس کا بیانیہ ہے جس کی بابت ہم پولارس ستارے کے ضمن میں یہ بات لکھا اصل کتاب کے متن کو پیش کر کے اور اپنے الجواب میں دلیل کے ساتھ ثابت کر آئے ہیں۔ موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: "اگر تحقیق کی جائے تو معلوم ہوگا کہ قطبِ شمالی پر پولارس ستارہ عین سر کے اوپر ہوگا جیسے جیسے قطبِ شمالی سے دُور ہٹتے جائیں گے تو پولارس ستارہ جھکنا شروع ہوجائے گا اور جب Southern Hemisphere میں پہنچیں گے ستارہ نظر آنا بند ہوجائے گا۔یہ گول زمین میں ہی ممکن ہے۔" یہ بھی موصوف کی اپنے قارئین زیب نامہ کو ایک اور دھوکہ دہی کی ناکام کوشش ہے جس کی بابت اصل کتاب میں موجود ثبوت نمبر 100،101 اور 102 واضح طور پر حجت قائم کیے ہوئے ہیں۔ جبکہ ہم اپنے الجواب میں بھی اِس بابت سیر حاصل کلام کر آئے ہیں۔ موصوف جسے گول کہتے ہیں وہ گلوب ہے یہ بات ہر بار ہمارے گلوبرز احباب بھول جاتے ہیں۔ قارئین ہم مسطحتین کا ایک مشہور و معروف معقولہ ہمیشہ کے لیے ذہن نشین کر لیں؛

یہ پرسپیکٹیو ہی ہے جسے گلوب ماڈل میں سوڈوسائنس کی جانب سے گلوب زمین کا کروچر بنا کر دیکھایا جاتا ہے!۔

جبکہ ہم ابھی تک کے گذرے اپنے علمی تعاقب میں ہر مقام پر گلوب زمین کے مبینہ کروچر کی بابت سر حاصل کلام لکھ آئے ہیں۔ موصوف جو بات اپنے قارئین کو سمجھانا چاہ رہے ہیں اُسی کو واضح طور پر حقیقی سائنس کی بنیاد پر اصل کتاب میں لکھے ثبوت نمبر 102 میں آسان زبان میں سمجھایا جاچکا تھا۔ موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " چونکہ فلیٹ ارتھرز کے مطابق ستارے دراصل زمین سے چند سو کلومیٹر اونچائی پر ہیں اور بہت چھوٹے ہیں اسی خاطر وہ ایسا اعتراض بلند کرتے ہیں۔" موصوف کا ہم پر ایک اور بے بنیاد الزام ہے۔ جبکہ ہمارے مطابق آسمانِ دُنیا جو ہمیں نظر آتا ہے وہ قریباً 10 سے 20 ہزار میل بلند ہے۔ چونکہ اِس پر ہمارے پاس کوئی بین دلیل موجود نہیں ہے تو ہم بنا دلیل اِس پر ابھی کلام نہیں کر سکتے۔ ستاروں کو دیکھ کر اُن کی ٹرائی اینگولیشن کی مدد سے جو ممکنہ طور پر ہم سب نے کر کے دیکھی ہے اکثر ایسے ہی اعداد و شمار ملے ہیں مگر مجموعی طور پر ہم اُن سے مطمئن نہیں ہیں تبھی ہم اُس پر زیادہ کلام ہر گزابھی کے لیے نہیں کریں گے۔ مگر جو اصل کتاب میں بات لکھی ہے وہ قارئین کے لیے لازمی طور پر توجہ طلب ہے کہ کیسے ہمارے دیکھنے کے زاویہ نگاہ پر سپیٹکیو کو زمین کے مبینہ کروچر سے بدل کر ہمیں دھوکہ دیا گیا ہے!۔

ہماری منتخب کردہ ایک بہترین پلے لسٹ جس میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ حقیقت میں ستارے کسی بھی اچھی ٹیلی سکوب یا طاقتور زوم کیمرے سے کیسے نظر آتے ہیں؟۔ ہمیں مین اسٹریم سوڈو سائنس اور ناسا کیا دکھاتا اور کہتا آیا ہے کہ ستارے ہمارے سورج کی طرح ہی بڑے بڑے سورج ہیں؟۔ جبکہ حقیقت میں کیا سورج ایسے ہوتے ہیں؟۔ ہمارا یہ مؤقف جو قرآن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ "ستاروں کو آسمان میں جڑ دیا گیا اور آسمانِ دُنیا کی زینت بنا دیا گیا"، اُسے حقیقت میں اپنی آنکھوں سے دیکھیے اور اپنا سر دھنیئے کہ کیسے سوڈو سائنس ہم سب کو دھوکہ دیتی ہے اور ہمارے منہ پر جھوٹ بولتی ہے۔ ہماری دعوت تحقیق ہے چاہے وہ گلوبرز ہوں یا مسطحتین!۔ ستارے کیا ہیں آپ خود سے اِس پلے لسٹ میں دیکھ لیں کہ ستارے اصل میں کیسے دکھائی دیتے ہیں اور ہمیں سوڈو سائنس کیا دکھاتی ہے؟۔؛

ستارے حقیقت میں کسی اچھی ٹیلی سکوپ یا طاقتور زوم کے حامل کیمروں سے کیسے نظر آتے ہیں ہماری منتخب کردہ ایک پلے لسٹ کا

لنک حاضر ہے؛

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 103: شمال پر موجود قطبی ستارے کے نزدیک موجود ستاروں کا جھرمٹ Ursa Major میں موجود کئی ستارے حقیقت میں 30 ڈگری جنوبی عرض بلد سے بھی کیسے دیکھے جاسکتے ہیں اگر زمین گول ہے؟)

صاحبِ زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض میں لکھے جھوٹ کا پول کھولتا اصل کتاب کا متن؛

" ثبوت نمبر 103: آسمان پر بہت سی کہکشائیں زمین کے بہت دور دراز علاقوں تک نظر آتی ہیں جن کو کسی ایسی زمین سے دیکھنا ناممکن ہوتا اگر وہ زمین گردش کر رہی ہوتی، سورج کے گرد گھوم رہی ہوتی اور اپنے محور پر بھی جھکتی ہوتی۔ مثلاً Ursa Major نامی کنسٹالیشن کو لیں، یہ پولارِس کے بہت قریب نظر آتی ہے، یہ کنسٹالیشن 90 ڈگری شمالی طول بلد جو کہ قطب شمالی ہے سے لے کر 30 ڈگری جنوبی عرض بلد تک دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ کیسے ممکن ہے کہ ایک گھومتے ہوئے گلوب پر جو کئی سینکڑوں ہزاروں میل کی بے تکی رفتار سے گردش کر رہا ہوں، کوئی (جنوبی علاقوں سے) شمال کے آسمان کو دیکھ سکے؟"

یہ تو تھا اصل کتاب کا متن جس میں ایک اور اہم بات ایک مشہور کنسٹالیشن Ursa Major کی بابت ایک اہم بات لکھی گئی تھی یہی وہی کنسٹالیشن ہے جو بِگ ڈپر کے نام سے بھی جانی جاتی ہے، جسے موصوف زیب نامہ نے تبدیل کر کے اپنی خانہ سازی سے ایک اور اعتراض گھڑا اور پھر اُس کا جواب یوں لکھا؛

☆(جواب: Ursa Major کی declination تقریباً 55 ڈگری ہے ، اس خاطر اس کے کچھ ستارے 30 ڈگری جنوبی عرض بلد سے دیکھے جاسکتے ہیں۔)

الجواب: صاحبِ زیب نامہ کا فرمانا کہ: "Ursa Major کی declination تقریباً 55 ڈگری ہے " ہمارا ایک معصومانہ سوال ہے کہ کیا موصوف زیب نامہ کے سارے قارئین اور اُن کے زیب نامہ کے مخاطبین علم فلکیات میں مہارت رکھتے تھے یا موصوف نے کہیں پر یہ لکھا تھا کہ میں اپنے اِس فریب نامہ میں تکنیکی بات ضرور لکھوں گا مگر وضاحت نہیں کروں گا؟ علمی اسلوب اور قلمی اخلاق دونوں کا اولین اور مشترکہ تقاضہ ہوتا ہے کہ اپنی تحریر کے مخاطبین و قارئین کو پوری سہولت دی جائے نہ کہ اپنی شیخی بگارنے کے لیے کسی مشکل بات کا سہارا لیا جائے۔ گو یہ علم فلکیات میں ڈگری کا جھکاؤ عام بات ہے مگر عوام الناس کی اکثریت یہ بات نہیں جانتی ہوگی۔ تبھی موصوف زیب نامہ کو اِسے کھل کر بیان کرنا چاہیے تھا کہ یہ اُن کی سوڈوسائنس میں لکھا ایک اور جھوٹ ہے جو آسمان کے گھومنے کو چھپانے اور زمین کی حرکت کو ثابت کرنے کی غرض سے بولا جاتا ہے!۔ جب کہ قارئین چھٹی قسط میں گذرے ہمارے ثبوت نمبر 99 اور اُسی الجواب میں بِگ ڈپر کی بابت ایک اہم نکتہ سمجھ آئے ہیں کہ کیسے اُس کی مدد سے موسموں کے بدلاؤں کا پتہ چل جاتا ہے۔

مگر چونکہ موصوف کو اپنی خبثِ باطن کا بہت غرور ہے کہ وہ سوڈوسائنس کا علم فلکیات جانتے ہیں جو کہ بہت بڑا جھوٹ ہے تو موصوف نے اِس مقام پر بھی اپنے غرور کا اظہار بین کرتے ہوئے بس ڈگری لکھ کر اپنا کلام آگے بڑھا دیا جبکہ اگر 55 ڈگری بھی مان لیا جائے تو یہ کنسٹالیشن بمشکل خطِ سرطان جو 23.30 ڈگری شمالی عرض بلد پر ہے اُن علاقوں میں بھی بمشکل نظر آئے مگر چونکہ موصوف کی سوڈوسائنس نے کہہ دیا ہے کہ 55 ڈگری ہے تو موصوف نے بنا کسی حجت کے اُسے اپنے سینے سے لگا رکھا ہے۔ اگر بہت بھی آسانی کر لیں تو خطِ استواء تک اِس کنسٹالیشن کو نظر آنا چاہیے مگر چونکہ زمین گلوب نہیں فلیٹ ہے تبھی یہ کنسٹالیشن 30 ڈگری جنوبی عرض بلدوں تک دیکھی جاسکتی ہے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " اس خاطر اس کے کچھ ستارے 30 ڈگری جنوبی عرض بلد سے دیکھے جاسکتے ہیں۔" تو عزت مآب اُس کی کوئی دلیل دیتے جبکہ موصوف نے ادھر بھی سفید جھوٹ بولا ہے۔ حقیقت میں یہ پوری کی پوری کنسٹالیشن واضح طور پر مذکورہ عرض بلدوں میں ہزاروں سالوں سے انسان دیکھتے آرہے ہیں۔ سوڈوسائنس میں جو زمین کی مبینہ حرکات بتائی جاتی ہیں اگر کوئی بھی محقق اُن سب کو جوڑ کر اِس کنسٹالیشن کے مذکورہ علاقوں میں دکھائی دینے کے باوجود بھی گلوب ماڈل پر یقین کر لے تو اُس کی سمجھ پر ہمیں کوئی حیرت نہیں ہوتی کیونکہ ہمارا کام پیغام دینا ہے فیصلہ قارئین کے خود کرنا ہے۔ موصوف نے جو کہ کہ " اس خاطر اس کے کچھ ستارے " یہ بات بھی اپنے آپ میں مضحکہ خیز ہے کہ موصوف اپنی سوڈوسائنس کی انڈاکٹرینیشن کو بھی اِس مقام پر بھول گئے جو یہ تو مانتی ہے کہ یہ کنسٹالیشن پوری کی پوری مذکورہ

عرض بلدوں پر نظر آتی ہے مگر جو توجیح کرتی ہے وہ کسی بھی صاحبِ فہم و بصیرت کے لیے اُس میں بین جھوٹ اور تضاد بیانی باآسانی آشکار ہو جاتی ہے۔ اِس سارے مدعے کی بابت اِس ڈاکیومینٹری میں بھی کافی اہم نکات موجود ہیں۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض104: ایک کہکشاں Vulpecula کو قطبِ شمالی سے لے کر 55 ڈگری جنوبی طول بلد تک دیکھا جاسکتا ہے۔ اگر زمین اپنے خود ساختہ محور پر جھکی ہوئی بھی ہو تو یہ کیسے ممکن ہے؟)

اب ہم اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں؛

"ثبوت نمبر104: شمالی آسمان 1: ایک کہکشاں Vulpecula کو 90 ڈگری شمالی طول بلد سے لے کر 55 ڈگری جنوبی طول بلد تک دیکھا جا سکتا ہے۔ Taurus, Pieces اور Leo کی کنسٹالیشنس کو 90 ڈگری شمالی طول بلد سے لے کر 65 ڈگری جنوبی طول بلد تک کے تمام طول بلدوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ اگر کوئی مبصر کسی گلوب زمین پر ہوتا تو یہ کیسے ممکن تھا کہ، چاہے کوئی محوری جھکاؤ کی وجہ بھی ہوتی، پھر بھی اُس مبصر کو یہ سب نظر آ جائیں؟۔"

موصوف نے اِس مقام پر بھی صرف ایک کہکشاں کا اپنے خانہ ساز اعتراض میں ذکر فرمایا ہے جبکہ اصل ثبوت میں 4 کہکشاؤں کا ذکر واضح موجود ہے اور اُن کے انتہائی جنوبی علاقوں تک دکھائی دینے کی بابت عرض بلد بھی واضح لکھے ہیں مگر موصوف نے ادھر بھی اپنی خانہ سازی کا ہاتھ صاف کر دیا اور اپنا وہی گھسا پٹا جواب دو بار لکھ دیا؛

☆(جواب: یہ بالکل ممکن ہے ، مذکورہ کہکشاں 25 ڈگری declination پر موجود ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ باآسانی مذکورہ بلدوں سے دیکھی جاسکتی ہے۔)

الجواب: جیسے موصوف نے اپنے پچھلے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں کیا تو ادھر بھی وہی کام کر گئے اور اپنے قارئین کو اِس بابت کوئی بھی تفصیل یا دلیل دینے سے بچتے بچاتے فوراً اپنے اگلے خانہ ساز اعتراض پر کود پڑے۔ جبکہ موصوف کے کلام کو ادھر ہی پکڑ لیا جائے تو موصوف کی ایک اور تضاد بیانی کھل کر سامنے آتی ہے۔ موصوف نے ابھی پچھلے اپنے خانہ ساز اعتراض میں فرمایا کہ: " Ursa Major : کی declination تقریباً 55 ڈگری ہے ، اس خاطر اس کے کچھ ستارے 30 ڈگری جنوبی عرض بلد سے دیکھے جاسکتے ہیں۔" اور اب ادھر فرما رہے ہیں کہ: "مذکورہ کہکشاں 25 ڈگری declination پر موجود ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ یہ باآسانی مذکورہ بلدوں سے دیکھی جاسکتی ہے۔" یہ کھلا تضاد نہیں تو اور کیا ہے۔

ایک کنسٹالیشن کا موصوف نے 55 ڈگری ڈیکلائن لکھا اور اُسے مکمل نہیں بلکہ اُس کنسٹالیشن کے کچھ ستاروں کو 30 ڈگری جنوبی عرض بلدوں پر نظر آنے کا کہا۔ اب اپنے اِس خانہ ساز جواب میں اُسی علاقے کی کہکشاؤں کی بابت 25 ڈگری ڈیکلائن لکھ کر اُن کو 65 ڈگری جنوبی عرض بلد تک دیکھا دیا واہ سبحان اللہ! اگر سوڈو سائنس کا بھی کوئی بڑا موصوف کی اِس خانہ سازی کو دیکھ لے تو وہ موصوف کو اپنی سوڈو سائنس کا سب سے بڑا نقاد سمجھ بیٹھے کہ اُس کی انڈاکٹرینیشن میں کیا کمی تھی جو موصوف اپنی خود کی خانہ ساز سوڈو سائنس بھی لکھنے بیٹھ گئے؟۔

اگر کوئی قارئی موصوف کے خانہ ساز اعتراضات نمبر 103،104 اور اُن کے موصوف کے لکھے جوابات کو ملا کر پڑھے تو وہ اُس خانہ سازی کو پا لے گا جو ہم اپنے قارئین کو دکھانا چاہ رہے ہیں۔ حقیقت میں سوڈو سائنس کا بنایا ہوا علم فلکیات سارے کا سارا ایسا ہی متضاد بیانیوں سے اٹا پڑا ہے

آپ جس شے کو ہاتھ ڈالیں گے اگلی شے اُس کے تضاد پر ہو گی۔آزمائش شرط ہے۔ قارئین سے التماس ہے کہ اصل کتاب کے ثبوت نمبر 103،104 بہت اہمیت کے حامل ہیں اُس کو دوبارہ لازمی پڑھیے اور اُن میں لکھے شواہد کو سوڈو سائنس کے گلوب ماڈل پر اپلائی کر کے دیکھیں آپ کو دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی نظر آ جائے گا!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض105: Aquarius اور Libra ستاروں کے جھرمٹ قطبِ جنوبی سے 65 ڈگری شمالی بلد تک دیکھے جاسکتے ہیں۔اس کے علاوہ کچھ دیگر ستاروں کے جھرمٹ 85 ڈگری شمال سے 75 ڈگری جنوب تک دیکھے جاسکتے ہیں، یہ کیسے ممکن ہے؟)

اب ہم اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں؛

"ثبوت نمبر105: شمالی آسمان 2 Aquarius and Libra کی کنسٹالیشنس 65 ڈگری شمال سے 90 ڈگری جنوب تک دکھائی دیتی ہیں۔ Virgo کی کنسٹالیشن کو 80 ڈگری شمال سے اور Orion کنسٹالیشن کو 85 ڈگری شمال سے لے کر سارے کے سارے 75 ڈگری جنوبی طول بلدوں تک دیکھا جا سکتا ہے! ۔ یہ اِسی وجہ سے ممکن ہے کہ جو ہم گلوب کے دائرے مانتے ہیں وہ اصل میں زمین کے درمیانی مرکز قطب شمالی جس کے ارد گرد تمام ستارے گھومتے ہیں، سے لے کر دور جنوب تک پھیلے ہوئے اور بتدریج بڑے ہوتے ہوئے دائرے ہیں۔"

موصوف زیب نامہ نے حسبِ عادت جہاں پر بھی تکنیکی ثبوت اصل کتاب نے فراہم کیے ہیں وہیں پر موصوف پوری طرح سے اپنی سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن سے بین طور پر نابلد پائے گئے ہیں کیونکہ ہمیں تو یہ امید تھی کہ چونکہ موصوف اکثر علم فلکیات کا ڈھنڈورا پیٹتے دیکھے گئے ہیں تو موصوف اِس مقام پر کوئی تکنیکی بات پیش کریں گے مگر موصوف تو بالکل کھوکھلے نکلے اور پچھلے اپنے تین خانہ ساز اعتراضات سے ہم دیکھ رہے ہیں کہ وہ خانہ پُری کی خاطر اپنے خانہ ساز جوابات ایسے لکھتے آرہے ہیں؛

☆(جواب: ان constellations کی declination اور زمین کے جھکاؤ کو سمجھا جائے تو سارا معاملہ سمجھ آ جائے گا اور یہ گول زمین کے واضح ثبوت ہیں۔انہیں فلیٹ ارتھرز اپنی چپٹی زمین کے ماڈل سے ثابت نہیں کرسکتے۔)

الجواب: موصوف کے پاس چونکہ کوئی بین دلیل یا اپنی خود کی پسندیدہ سوڈو فلکیاتی سائنس کی بابت کوئی اِس سے بہتر بات موجود نہیں تھی تبھی موصوف زیب نامہ فرماتے ہیں: "ان constellations کی declination اور زمین کے جھکاؤ کو سمجھا جائے تو سارا معاملہ سمجھ آ جائے گا" عزت مآب اپنے طور پر رَد لکھنے بیٹھے ہیں اور کوئی بات بھی اپنے قارئین کو نہیں سمجھا رہے بس یہی کہے جا رہے ہیں کہ: "اور زمین کے جھکاؤ کو سمجھا جائے تو سارا معاملہ سمجھ آ جائے گا" جبکہ موصوف کچھ سمجھا بھی نہیں رہے اگر وہی محوری جھکاؤ کی بات کر رہے ہیں تو ہم اُس کے رَد میں یہ پیش کیے دیتے ہیں قارئینِ گرامی قدر ملاحظہ فرمائیں؛

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " اور یہ گول زمین کے واضح ثبوت ہیں۔انہیں فلیٹ ارتھرز اپنی چپٹی زمین کے ماڈل سے ثابت نہیں کرسکتے۔" اگر یہ زمین کے گلوب ہونے کا واضح ثبوت ہے توآپ اُس کی دلیل دیں جبکہ قارئین دیکھ رہے ہیں کہ اگر زمین ویسی ہے ہے جیسے اوپر تصویر میں واضح طور پر دکھایا گیا ہے تو وہی ہونا چاہیے جو اوپر تصویر میں لکھا ہے جبکہ حقیقت میں انسان شروع سے وہی آسمان اور وہی ستارے اور وہی کنسٹالیشنز دیکھتے آرہے ہیں جو بین ثبوت ہے کہ زمین ایک کلوز سسٹم ہے جس کے اوپر آسمان گنبد کی صورت میں ٹھوس چھت ہے اور قرآن کے مطابق " ستارے آسمانِ دُنیا کی زینت ہیں " !۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض106: انٹارکٹکا میں بتایا جانے والا قطبِ جنوبی اصل میں قطبِ جنوبی نہیں ، یہ بات آپ ایک compass کے ذریعے باآسانی ثابت کرسکتے ہیں۔)

قارئینِ کرام،آپ موصوف زیب نامہ کی ایک اور خیانتداری کی بین دلیل کتاب کے اصل متن سے موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کا تقابلہ کر کے پاسکتیں ہیں؛

" ثبوت نمبر 106: قطب جنوبی کے دعوی کی حقیقت؛ قطب جنوبی ایک نام نہاد قطب ہے جو کہ انٹارکٹیکا کی برف میں ایک مخصوص مقام پر دھوکہ دہی کے لیے، ایک ہیئر ڈریسر کی دوکان میں لگے سفید اور لال رنگ میں پول کے اوپر ایک دھاتی دُنیا کا ماڈل لگا کر بنایا گیا ہے۔ یہ رسمی طور

پر بنایا گیا قطب جنوبی نا قابلِ تردید شواہد کے مطابق قطب جنوبی نہیں ہے، کیونکہ قطب جنوبی کو باآسانی ثابت کیا سکتا تھا کہ وہاں جا کر قطب جنوبی پر کمپاس کے کر کھڑے ہو جائے اور کمپاس کے ساتھ کوئی شخص 360 ڈگری میں گھوم کر قطب شمالی دیکھا کر اِس دعوی کو ثابت کر سکتا تھا۔ مگر حیران کن طور پر آج تک یہ اہم تقریب کبھی منعقد نہیں کی جا سکی، اور یہ گلوب ماڈل صرف ایک تھیوری ہی ہے جس کو دنیا کی اسٹیبلشمینٹ کے اِن بہانوں کے سہارے مانا جاتا ہے کہ geomagnetic poles ممکنہ طور طور پر وہاں جامد ہو جاتے ہیں اور یہ بہانے اُن کے دعوی کو مزید مشکوک بنا دیتے ہیں۔"

اب موصوف کا اِس بابت جواب بھی ملاحظہ فرمائیں؛

☆(جواب: یہاں فلیٹ ارتھرز زمین کے جغرافیائی شمالی اور جنوبی قُطبین کو زمین کے geomagnetic شمالی اور جنوبی poles کے ساتھ mixup کررہے ہیں۔ دراصل زمین کے گھومنے کے باعث geomagnetic poles (جن کی نشاندہی compass کرتا ہے) پورا سال change ہوتے رہتے ہیں۔ اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ compass کبھی بھی exact قطب شمالی یا قطب جنوبی کی جانب نشاندہی نہیں کرتا بلکہ یہ صرف زمین کے geomagnetic poles یا magnetic fields کی نشاندہی کرتا ہے۔ لیکن فلیٹ ارتھرز اس حقیقت کو نہیں مانتے اس خاطر ایسے اعتراضات اٹھاتے ہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض اُس کے جواب دونوں کو قارئین اگر اصل کتاب کے ثبوت نمبر 106 سے بطور موازنہ پڑھیں گے تو موصوف کے جھوٹ سمیت سوڈوسائنس کے بتائے گلوب ماڈل کے جھوٹ کو واضح طور پر پہچان جائیں گے۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ: "یہاں فلیٹ ارتھرز زمین کے جغرافیائی شمالی اور جنوبی قُطبین کو زمین کے geomagnetic شمالی اور جنوبی poles کے ساتھ mixup کررہے ہیں۔" جب کہ قارئین دیکھ رہے ہیں کہ ہم ایک اہم بات کو بطور ثبوت پیش کر رہے ہیں اور موصوف اُس میں اپنے قارئین کو الجھانے کے لیے قطبین کو الگ اور جیو میگنیٹک کو الگ کر رہے ہیں۔ یہی وہ خیانتداری اور سوڈوسائنس کا متضاد ہے جس سے موصوف کا زیب نامہ اور پوری سوڈوسائنس بھری پڑی ہے۔ سوڈوسائنس کے مطابق زمین گلوب ہے اور اُس کے دو قطب ہیں ایک قطب شمالی اور ایک قطب جنوبی۔ قطب شمالی پر گلوب اور فلیٹ میں جو فرق ہے وہ آگے اپنے مقام پر آ جائے گا۔ اِس مقام پر قطب جنوبی کی بابت واضح کلام اصل کتاب میں ہے جس کی بابت مبینہ گلوب میں اُسے زمین کا قطب جنوبی کہا جاتا ہے جب کہ حقیقت میں ایسی کوئی جگہ ہی موجود نہیں ہے۔

پورے کا پورا انٹار کٹیکا معلوم زمین کے گرد 360 ڈگری برفانی دیوار کی شکل میں ہے۔ مبینہ گلوب ماڈل میں یہ بات کہی جاتی ہے کہ زمین کے قطبین ہی زمین کے میگنیٹک پولز ہیں۔ قطب نما شمال کی طرف اشارہ کرتا ہے تو اُس کا کلام آگے اپنی جگہ پر آئے گا لیکن اگر زمین گلوب ہے اور اُس کے قطبین حقیقت میں ہیں تو پھر زمین کے دو میگنیٹک پول ہونے چاہیے تھے جبکہ حقیقت میں ایک ہے۔ موصوف زیب نامہ نے جان بوجھ کر بات کو خود الجھانے کی ناکام کوشش کی ہے جسے سکہ رائج الوقت گلوب میں زمین کا قطب کہا جاتا ہے اگر وہ حقیقت میں قطب ہوتا تو وہاں پر Geophysical South Pole کی بجائے Real Geomagnetic South Pole لکھا ہونا چاہیے تھا اگر ایسی کوئی جگہ ہے تو وہ

حقیقت میں کدھر ہے؟ جبکہ جسے مبینہ گلوب میں Geophysical South Pole کہا جاتا ہے اُس کی بابت ہماری زیرِ تحریر کتاب سے کچھ اقتباس بھی ملاحظہ فرمائیں؛

قطب جنوبی کے دعوی کی حقیقت

قطب جنوبی ایک نام نہاد قطب ہے جو کہ انٹارکٹیکا کی برف میں ایک مخصوص مقام پر دُنیا کو دھوکہ دینے کے لیے ایک ہیئر ڈریسر کی دوکان میں لگے سفید اور لال رنگ میں پول کو لگا دیا گیا ہے اور اُس کے اوپر ایک دھاتی گلوب کا ماڈل لگا کر بنایا گیا ہے۔ یہ رسمی طور پر بنایا گیا قطب جنوبی ناقابلِ تردید شواہد کے مطابق قطب جنوبی ہے ہی نہیں، کیونکہ اگر قطب جنوبی حقیقت میں ہوتا تو کوئی بھی اُس کو باآسانی ثابت کر سکتا تھا صرف کرنا یہ پڑتا کہ وہاں جاکر عین قطب جنوب کے مبینہ مقام پر قطب نما لے کر کوئی بھی کھڑے ہو جاتا اور اُسی قطب نما کے ساتھ کوئی شخص 360 ڈگری میں گھوم کر قطب شمالی کی سمت کو دکھا کر ہم فلیٹ ارتھرز کے اِس اہم دعوی کو باآسانی غلط ثابت کر سکتا تھا۔

مگر حیران کن طور پر آج تک یہ اہم تقریب کبھی منعقد نہیں کی جا سکی اور یہ گلوب ماڈل صرف ایک تھیوری ہی ہے جس کو دنیا کی اسٹیبلشمینٹ کے اِن بہانوں کے سہارے مانا جاتا ہے کہ geomagnetic poles 'ممکنہ طور' پر وہاں جامد ہو جاتے ہیں اور یہ بہانے اُن کے دعوی کو مزید مشکوک بنا دیتے ہیں۔ ظاہر ہے ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے ہزاروں نہیں لاکھوں جھوٹ بھی بولے جاتے ہیں یہی کچھ زمین کے اِس مبینہ قطب جنوبی کو ثابت کرنے کے لیے کیا جاتا ہے جو اپنے آپ میں مضحکہ خیز ہے اور کسی بھی صاحب بصیرت کے لیے باآسانی پکڑا جا سکنے والا جھوٹ ہے۔

انٹارکٹیکا پر بنایا گیا وہ مقام جسے مبینہ طور پر قطب جنوبی کہا جاتا ہے

یہی سادہ سی بات اصل کتاب کے ثبوت نمبر 106 میں لکھی تھی جسے موصوف نے خانہ سازی کا نشانہ بنا کر سیاہ کو سفید اور سفید کو سیاہ بنانے کی ایک اور ناکام کوشش کی ہے۔ موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: "دراصل زمین کے گھومنے کے باعث geomagnetic poles (جن کی نشاندہی compass کرتا ہے) پورا سال change ہوتے رہتے ہیں۔" عین سفید جھوٹ اور حقیقت کا کھلے عام انکار ہے۔ قارئین کوئی بھی قطب نما نکال کر دیکھ لیں اُس میں صرف ایک سوئی ہوتی ہے جو صرف شمال کی طرف اشارہ کرتے ہیں اگر ایسا ہو رہا ہوتا جیسا موصوف کہہ رہے ہیں تو کبھی کوئی اپنی منزل تک ہی نہ پہنچ پاتا۔ موصوف پہلے ہیں جنھوں نے یہ احمقانہ بات اپنے جعلی گلوب ماڈل کے دفاع میں

لکھ دی۔ جبکہ اگر میگنیٹک پول لگاتار بدلتا رہے تو زمین کے اوپر موجود پوری کی پوری میگنیٹک فیلڈ ہی گڑبڑا کر رہ جائے۔ موصوف اپنے ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے سو کیا ہزار جھوٹ بھی کہہ سکتے ہیں جس کا قارئین اب تک مشاہدہ کر چکے ہیں۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: "اس سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ compassکبھی بھی exact قطب شمالی یا قطب جنوبی کی جانب نشاندہی نہیں کرتا" ہم موصوف زیب نامہ کو اُن کی اِس بات پر کھلا چیلنج کرتے ہیں کہ وہ اپنی اِس بات کو ثابت کر کے دکھادیں۔ یہ بین اور منہ پر بولا جانے والا موصوف کا ایک اور جھوٹ ہے جس کی بابت موصوف کی سوڈو سائنس بھی موصوف کی مدد نہیں کرے گی۔ قطب نما ہمیشہ اصل قطب شمالی کی طرف اشارہ کرتا ہے جہاں پر وہی مقناطیسی پہاڑ ہے جسے ہم مرکیٹر کے بنائے نقشے میں پیش کر چکے ہیں۔

موصوف کی اِس بات کو ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ ایک جھوٹ کو چھپانے کے لیے جتنے ہو سکیں جھوٹ بولو کسی نے کون سا آپ کو کچھ کہہ لینا ہے!۔ موصوف کا یہ کلام کہ: " بلکہ یہ صرف زمین کے geomagnetic poles یا magnetic fields کی نشاندہی کرتا ہے۔لیکن فلیٹ ارتھرز اس حقیقت کو نہیں مانتے اس خاطر ایسے اعتراضات اٹھاتے ہیں۔" حقائق کو بدلنے کی وہی ناکام کوشش ہے جس کی بابت موصوف ہم پر الزام تراشی کرتے پورے زیب نامہ میں نظر آتے ہیں۔اگر موصوف نے اِس پورے جواب میں کوئی حقیقت ہوتی تو ہم اُس پر بات بھی کرتے مگر ادھر تو موصوف نے اپنی خانہ ساز سائنس فکشن کو ہی اپنے قارئینِ زیب نامہ کو پیش کر دیا ہے۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض نمبر107: اگر لاؤڈ اسپیکرز کے اندرونی حصے کو دیکھا جائے تو اس میں موجود مقناطیسی دائرے جن میں شمال مرکز میں جبکہ جنوب کناروں پر واقع ہوتا ہے چپٹی زمین کی مقنا طیسیت کی صحیح نشاندہی کرتے ہیں جبکہ سائنسدان دعویٰ کرتے ہیں کہ زمین میں موجود پگھلا ہوا مادہ زمین کے کناروں پر مقناطیسیت کی اصل وجہ ہے ، زمین کو سب سے گہرا اب تک 8 میل تک ہی کھودا گیا ہے تو سائنسدانوں کو زمین کے نیچے موجود مبینہ تہوں کے متعلق کیسے علم ہوا؟)

قارئین گرامی قدر، آپ موصوف زیب نامہ کی ایک اور خیانتداری کی بین دلیل کتاب کے اصل متن سے موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کا تقابلہ کر کے دیکھ سکتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 107: قطب جنوبی کے دعوی کی مزید نفی اور گلوب ماڈل؛ مقناطیسی دائرے جو کہ اکثر لاؤڈ اسپیکروں میں لگے ہوتے ہیں، اُن میں بھی ایک مرکزی نقطہ شمال اور باقی اُسکے چاروں طرف دائرہ جنوب کے لیے ہوتا ہے۔ یہ چیز ہماری فلیٹ زمین کی مقنا طیسیت کو سب سے زیادہ بہترین طریقے سے دکھاتی ہے جہاں پر گلوب زمین کے ماڈل کو ثابت کرنے کے لیے سارے کا سارا ذمہ دار زمین کے مبینہ پگھلے ہوئے مرکز کو ٹھرایا جاتا ہے جو ایک گلوب کے اندر لگاتار گردش کر رہا ہے۔اور بڑی آسانی دعوی کیا جاتا ہے کہ یہ گھومتا مرکز زمین کے دونوں قطبوں پر مقناطیسیت کو گھوما رہا ہے، مگر جب بھی انُ دونوں قطبوں پر مقناطیست کی جانچ کی بات آئی یہ سب گلوب کا دعوی کرنے والے بھاگ جاتے ہیں۔ حقیقت تو یہ ہے کہ آج تک زمین کے اندر سب سے گہری ڈرل (سوراخ) روس میں Kola Ultradeep کے مقام پر کی گئی ہے جو صرف 8 میل کی گہرائی تک ہی کی جا سکی ہے۔ لہٰذا جو آج سکولوں میں زمین کا ایک ماڈل سیکھایا جاتا ہے جس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ گلوب زمین کا

ایک کرسٹ ہوتا ہے پھر بیرونی مینٹل،اندرونی مینٹل، پھر بیرونی کور اور پھر اندرونی کور (مرکز) تہہ در تہہ کی شکل میں ہوتا ہے یہ صرف ایک مفروضہ ہی ہے کیونکہ آج تک ہم صرف کرسٹ سے بھی پیچھے تک سوراخ کر سکے ہیں"
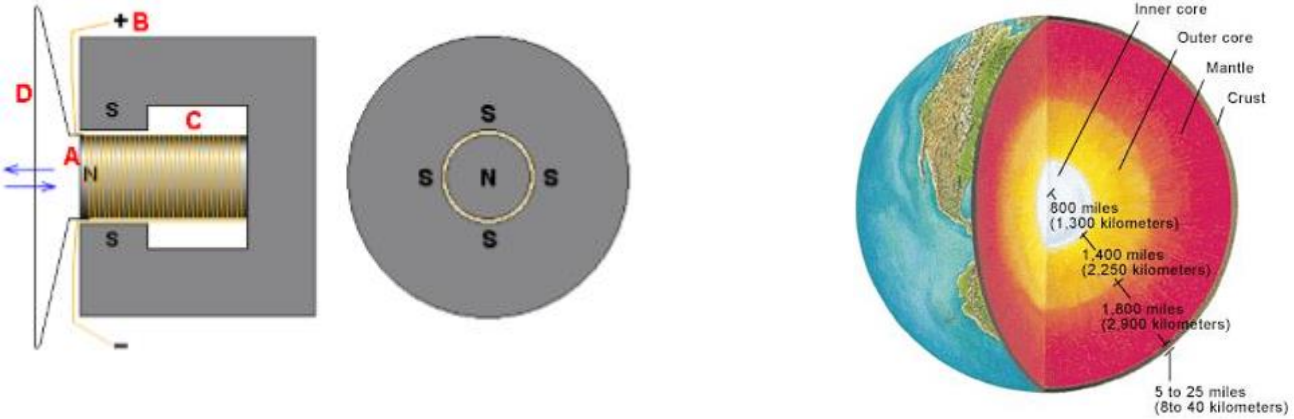
قارئین کرام یہ تو تھا اصل کتاب کا ثبوت نمبر 107 جس میں دو اہم شواہد بطور ثبوت قارئین کو پیش کر کے دعوت تحقیق دی گئی تھی مگر صاحبِ زیب نامہ نے اُسے بھی اپنی خانہ سازی کا بُری طرح نشانہ بنا کر رات کو سفید اور دن کو سیاہ بنانے کے مترادف ایک اور خیانتداری کی ہے اور اپنی اِس خانہ سازی کے بعد موصوف اپنے جواب میں رقمطراز ہیں؛

☆(جواب: اگر ring magnet کے ذریعے فلیٹ ارتھرز زمین کا فلیٹ ہونا ثابت کرتے ہیں تو مقناطیس کی دیگر شکلوں کی بنا پر گول زمین بھی ثابت ہوتی ہے۔اس کے علاوہ مقناطیس (خواہ گول ہو یا سیدھا) اس سے نکلنے والی مقناطیسی لہریں عین وہی برتاؤ دِکھاتی ہیں جو زمین کے کناروں سے نکلنے والی مقناطیسی لہریں دِکھاتی ہیں۔سائنسدانوں نے seismic waves کے ذریعے زمین کے نیچے موجود تہوں کے متعلق معلومات حاصل کی ہیں۔سائنسدان زمین کی سب سے اندرونی تہہ تک drill کرنے کے حوالے سے پراجیکٹ کا اعلان کرچکے ہیں جس پر کام اسی سال شروع ہوجائے گا۔)

الجواب: ہمیں اب تک کے گذرے زیب نامہ کے علمی تعاقب میں یہ سمجھ نہیں آسکی کہ موصوف کو فلیٹ ارتھ کے اتنی چڑ کیوں ہے جب بھی کوئی اہم مشاہدہ یا تجربہ بطور ثبوت پیش کیا جاتا ہے موصوف فوراً اپنی عقل کو نیچے رکھ کر اُس کے اوپر بیٹھ کر لکھنے لگ جاتے ہیں جیسے موصوف کا فرمانا کہ:" : اگر ring magnet کے ذریعے فلیٹ ارتھرز زمین کا فلیٹ ہونا ثابت کرتے ہیں تو مقناطیس کی دیگر شکلوں کی بنا پر گول زمین بھی ثابت ہوتی ہے۔" جبکہ اصل کتاب میں ایک اہم سائنسی فیکٹ بطور حقیقی ثبوت لکھا تھا کہ:" مقناطیسی دائرے جو کہ اکثر لاؤڈ اسپیکروں میں لگے ہوتے ہیں، اُن میں بھی ایک مرکزی نقطہ شمال اور باقی اُسکے چاروں طرف دائرہ جنوب کے لیے ہوتا ہے۔ یہ چیز ہماری فلیٹ زمین کی مقناطیسیت کو سب سے زیادہ بہترین طریقے سے دکھاتی ہے جہاں پر گلوب زمین کے ماڈل کو ثابت کرنے کے لیے سارے کا سارا ذمہ دار زمین کے مبینہ پگھلے ہوئے مرکز کو ٹھرایا جاتا ہے جو ایک گلوب کے اندر لگاتار گردش کر رہا ہے۔اور بڑی آسانی دعوی کیا جاتا ہے کہ یہ گھومتا مرکز زمین کے دونوں قطبوں پر مقناطیسیت کو گھوما رہا ہے، مگر جب بھی انُ دونوں قطبوں پر مقناطیست کی جانچ کی بات آئی یہ سب گلوب کا دعوی کرنے والے بھاگ جاتے ہیں۔" یہ وہ اہم بات تھی جس کو موصوف زیب نامہ نے چھپانے کی خاطر اپنا بچگانہ جواب لکھا۔ جبکہ حقیقت

مین قارئین کسی بھی گلوبر سے زمین کی میگنیٹ فیلڈ کے گھومنے کی وجہ دریافت کریں گے وہ واقعی بھاگ جائے گا۔ اُس کی وجہ یہی ہے جو اصل کتاب کا متن کھول کھول کر بیان کر رہا ہے۔

جبکہ موصوف زیب نامہ نے اِس اہم نکتے پر بحث کیے بنا پہلے تو اِسے چھپایا پھر اپنے طور پر اِس بات کو بطور تضحیک اپنے فریب نامہ کی زینت بنایا۔ ہم موصوف زیب نامہ اور اُن کے حواریوں کو دوبارہ چیلنج کرتے ہیں کہ وہ زمین کی میگنیٹک فلیڈ کے گھومنے کی بابت اپنا مؤقف اپنی سوڈو سائنس کے عین مطابق عوام کے سامنے پیش کریں اور پھر دیکھیں اُن کے اُس مؤقف کا ہم مسطحتین وہی حال کرتے ہیں جو موصوف زیب نامہ کا اب تک کے علمی تعاقب میں پوری ایمانداری، دلیل اور ثبوتوں کے ساتھ جاری و ساری ہے۔

قارئین اصل کتاب کے ہمارے اِس الجواب میں لکھے متن کو دوبارہ پڑھیے بات ایک فیکٹ اور دلیل کی ہے نہ کی اُسے فریقِ مخالف کی تضحیک کے لیے استعمال کیا جائے اور موصوف کا فرمانا کہ: " اس کے علاوہ مقناطیس (خواہ گول ہو یا سیدھا) اس سے نکلنے والی مقناطیسی لہریں عین وہی برتاؤ دِکھاتی ہیں جو زمین کے کناروں سے نکلنے والی مقناطیسی لہریں دِکھاتی ہیں۔" جی قارئین یہی وہ نکتہ ہے جو موصوف گھما کر لکھ گئے اور اپنی جان چھڑا گئے۔ یہی تو ہمارا سوال بطور ثبوت ہے کہ زمین سے نکلنے والی مقاطیسی لہریں کس وجہ سے پیدا ہو رہی ہیں۔ واللہ کوئی بھی سوڈو سائنس کا پجاری جو مرضی کر لے جیسے ہی وہ زمین کے پگھلے ہوئے مرکز کے گھومنے کو اِس کی وجہ کہے گا وہ فورا پھنس جائے گا۔

کیونکہ اُس کا اپنے مؤقف کی بابت سوائے گپ اور سوڈو سائنس کے بتائے ہوئے جھوٹوں کے سوا کچھ بھی اُس کا ساتھ نہیں دے گا۔ آزمائش شرط ہے جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ: "کہ آج تک زمین کے اندر سب سے گہری ڈرل (سوراخ) روس میں Kola Ultradeep کے مقام پر کی گئی ہے جو صرف 8 میل کی گہرائی تک ہی کی جا سکی ہے۔ لہٰذا جو آج سکولوں میں زمین کا ایک ماڈل سکھایا جاتا ہے جس میں یہ بتایا جاتا ہے کہ گلوب زمین کا ایک کرسٹ ہوتا ہے پھر بیرونی مینٹل، اندرونی مینٹل، پھر بیرونی کور اور پھر اندرونی کور (مرکز) تہہ در تہہ کی شکل میں ہوتا ہے یہ صرف ایک مفروضہ ہی ہے کیونکہ آج تک ہم صرف کرسٹ سے بھی پیچھے تک سوراخ کر سکے ہیں۔ (اس تصویر میں غور سے دیکھیں کہ زمین کی تہوں والی بات کتنا بڑا مفروضہ ہے)"
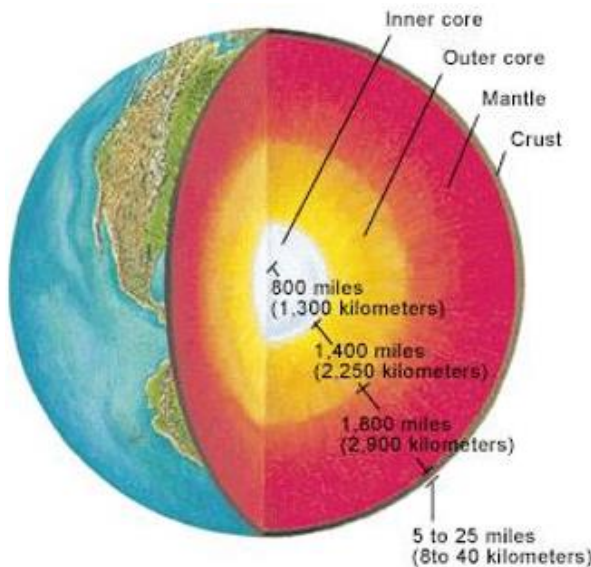
موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ : " سائنسدانوں نے seismic waves کے ذریعے زمین کے نیچے موجود تہوں کے متعلق معلومات حاصل کی ہیں۔سائنسدان زمین کی سب سے اندرونی تہہ تک drill کرنے کے حوالے سے پراجیکٹ کا اعلان کرچکے ہیں جس پر کام اسی سال شروع ہوجائے گا۔" یہ بھی ایک ویسی ہی گپ ہے جیسے کوئی یہ کہے کہ انسان خلاء میں گیا ہے یا انسان چاند پر گیا ہے۔پوری کی پوری سوڈو سائنس ایسی ہی گپوں اور متضاد بیانیوں سے بھری ملتی ہے۔ جبکہ اگر قارئین خود سے seismic waves پر تحقیق کریں تو آپ کو بہت سی ایسی باتیں پتہ چلیں گے جو کبھی بھی کسی صورت سوڈو سائنس میں عوام کو نہیں بتائی جاتیں۔ جیسے اب تک کی سب سے گہری seismic wave کی گہرائی کیا تھی کب وہ تجربہ کیا گیا؟ کہاں کیا گیا؟ کیسے کیا گیا؟۔

یہ سب ایسے سوال ہیں جن کے آپ کو اتنے متضاد جوابات ملیں گے کہ آپ خود اِسے ردی سمجھ کر پھینک دیں گے۔ حقیقت میں seismic waves سے ہم زیادہ سے زیادہ اندازہ ہی لگا سکتے ہیں کہ زمین کے نیچے کیا ہے یا کیا ہو سکتا ہے۔ یہ نہیں کہ seismic waves ہی جعلی ہیں ایسا ہر گز نہیں، ہمارا متمع نظر اِس مقام پر زمین کے اُس مرکز کی بابت ہے جس کو سوڈو سائنس بڑے اہم فیکٹ کے طور پر ہمیں بچپن سے انڈاکٹرینیٹ کرتی ہے کہ زمین کے پگھلے ہوئے مرکز کے گھومنے کی وجہ سے زمین کی میگنیٹک فیلڈ گھومتی ہے یہ وہ جھوٹ ہے جس کو آپ اپنی فلیٹ ارتھ کی بابت بنیادی تحقیق میں ہی پا جاتے ہیں اور خود سے اِس کا مدلل رَد کرنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔

موصوف کی سوڈو سائنس کی یہ بھی عادت ہے کہ وہ عوام کو مزید دھوکہ دینے کے لیے اپنے جعلی پراجیکٹس کا اعلان کرتے رہتے ہیں۔ ایسا ہی اعلان گلوبرز کے ہم فلیٹ ارتھرز سے تنگ آکر اپنے بلاگز کے ذریعے سوشل میڈیا پر پھیلایا تھا جسے موصوف نے اصل جان کر اپنے فریب نامہ کے اِس مقام پر جڑ دیا یہ تو حال ہے ہمارے رقیبوں کا کہ انھوں نے اتنا گوارانہ کیا کہ وہ اِس بابت تصدیق ہی کر لیں کہ ایسا کچھ ہونے جارہا ہے یا صرف مفروضہ ہی ہے۔فرض کر لیتے ہیں اگر ایسا کچھ ہونے بھی جارہا ہے تو وہ ابھی ہونا ہے ہوا نہیں ہے! تو اُس سے پہلے کیسے سوڈو سائنس پچھلے 80 سالوں سے پوری دُنیا کو زمین کے پگھلے ہوئے مرکز کی گردش کی بابت کہانی سُناتی آرہی ہے؟ یہ وہ سوال ہے جس پر ہم چاہیں گے کہ ہمارے قارئین خود سے تحقیق کر کے جواب تلاش کریں۔ہاں ہمارے ضرورت پڑے ہم ہمیشہ حاضر ہیں۔ مگر ہم چاہتے ہیں کہ قارئین کو بھی تحقیق کی جانچ پڑتال کی عادت پڑنی چاہیے تاکہ وہ سوڈو سائنس کے دھوکے میں سے اصل سائنس کو تلاش کر سکیں۔ ہم اپنے اِس الجواب کا اختتام مزید ایک تنقیدی تصویر سے کرنا چاہیں گے؛

www.facebook.com/FlatEarthUrdu.pk

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 108: گول زمین پرcompass کبھی بھی ٹھیک طرح پولز کی نشاندہی نہیں کرسکتا ، زمین کے جھکاؤ کی وجہ سے اگر ایک سوئی شمال کی جانب اشارہ کررہی ہے تو دوسری سوئی کو جنوب کے لئے آسمان کی جانب اشارہ کرنا چاہیے۔)

قارئین گرامی قدر، آپ موصوف زیب نامہ کی ایک اور خیانتداری کی بین دلیل کتاب کے اصل متن سے موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کا تقابلہ کر کے دیکھ سکتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 108 : بحری قطب نما؛گلوب ماڈل زمین پر بحری قطب نما کو استعمال کرنا ناممکن اور سمجھ سے بالاتر ہے۔کیونکہ یہ کمپاس بیک وقت شمال اور جنوب دونوں کی سمت بتاتا ہے۔ مگر یہاں پر دعوی یہ کیا جاتا ہے کہ ایک گلوب، جس کے دونوں قطب جو گلوب کے اوپر اور نیچے ہیں، کی مقناطیسیت لگاتار اُس گلوب کے پگھلے ہوئے کور کے گھومنے کی وجہ سے گردش میں ہے۔اگر قطب نما کی سوئیوں میں سے ایک قطب شمالی کا رُخ بتارہی ہے تو گلوب کی رو سے دوسری سوئی، جو جنوب کا رُخ بتاتی ہے، اُسی سوئی کو اوپر کی طرف یا بیرونی خلاء کا رُخ دیکھا نا چاہیے۔"

قارئین نے اصل کتاب کے متن میں دیکھ لیا ہو گا کہ اِس مقام پر بات بحری قطب نما کی ہو رہی ہے نہ کہ اُس عام قطب نما کی جس کو ہم روز مرّہ زندگی میں استعمال کرتے ہیں موصوف زیب نامہ کا یہی مسلہ ہے وہ خود کو بہت زیادہ ارفع اور باقی سب کو ردی سمجھتے ہوئے اپنافریب نامہ تحریر فرمارہے تھے تبھی ایسی ایسی شان کی حماقتیں اُن کے پورے اِس زیب نامہ جو حقیقتاًفریب نامہ ہے، میں جابجا پھیلی ہوئی ہیں۔

یہ ہم ہی تھے جو اتنے مہذب طریقے سے اِیسی ایسی ذات کی تضحیک و حماقتوں سے بھرپور تحریر زیب نامہ کا علمی تعاقب اللہ تعالی کی توفیق سے لکھ رہے ہیں واللہ کچھ احباب تو اِسے دیکھ کر ہی اِس کا تعاقب لکھنے کا انکار کر گئے تھے کہ یہ کسی بچے کی تحریر ہے ہم کیسے اِس کا جواب لکھ سکتے ہیں؟ پھر ہم نے کہا بعض اوقات اپنے بچوں کو راہ راست پر لانے کے لیے اُن کے لیول پر جا کر اُن کی مدد کرنا ہوتی ہے نہ کہ اُن کے ساتھ سختی برتی جائے۔ تبھی ہم نے خود اِس علمی تعاقب کو لکھنے کا بیڑا اُٹھایا۔ مگر ہمارے ساتھ سب سے دلچسپ صورتحال تب ہوتی ہے جب ہمیں موصوف زیب نامہ کا متن پڑھ کر ہنسی اور غصہ ساتھ ساتھ آتے ہیں۔ یہ کیفیت ہمارے لیے بالکل نئی تھی مگر اِسی انسان سیکھتا ہے جیسے ہم مرتے دم تک سیکھنے کا اپنے آپ سے وعدہ کر چکے ! ۔ یہ تو تھا ہمارا کچھ اظہارِ خیال اب ہم موصوف زیب نامہ کا لطیفہ نما جواب پڑھتے ہیں پھر اُس کو سنجیدہ علمی اسلوب میں لا کر مزید ایک اہم ثبوت کو اپنے قارئین کے گوش گذار کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا اپنے خانہ ساز اعتراض کی بابت لکھا ہوا جواب؛

☆(جواب: یہ کہنا غلط ہے کہ compass ہمیشہ شمالی اور جنوبی قُطب کی طرف اشارہ کرتا ہے اصل میں compass ہمیشہ مقناطیسی لہروں کی نشاندہی کرتا ہے جس کے ذریعے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ شمال کونسی سمت ہے اور جنوب کونسی طرف ہے۔اس خاطر اس میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے فلیٹ ارتھ ثابت ہو۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ:" : یہ کہنا غلط ہے کہ compass ہمیشہ شمالی اور جنوبی قُطب کی طرف اشارہ کرتا ہے " موصوف نے دو باتیں لکھی دونوں میں کھل کر جھوٹ بولا یا اپنی لاعلمی تو معتبر لفظ ہو گا بلکہ اصل سائنس سے جہالت کی بناپر اِس مقام پر ایسا

لکھ بیٹھے۔ یہ دُنیا کے پہلے گلوبر ہیں جو اپنے جعلی گلوب کے دفاع میں آفاقی سچ کا بھی قتل در قتل کیے جا رہے ہیں قارئین گرامی قدر، آپ بخوبی جانتے ہوں گے کہ کمپس/قطب نما کس شے کو کہا جاتا ہے۔ ہم دکھا دیتے ہیں تا کہ کوئی یہ نہ کہہ سکے کہ نا جانے کمپس/قطب نما کیا بلا ہے؟۔

معزز قارئین اور جناب عزت مآب زیب نامہ صاحب اِسے انگریزی میں کمپس اور اردو میں قُطب نما کہتے ہیں۔ نہ کہ قطبین نما! ۔جب زمین کا قطب ہی ایک ہے تو قطب نما کو قطب نما ہی کہا جاتا ہے اگر دو ہوتے تو قطبین اور اگر زیادہ ہوتے تو قطبوں کا رہنما کہا جاتا۔ اگر موصوف زیب نامہ کی اردو کمزور ہو تو اُس میں بھی ہمارا قصور نہیں آپ کا خود کا قصور ہے۔ حضور جو سارا زور آپ اپنے جعلی اور سوڈو سائنس کو پوجنے اور اُس کی نشر واشاعت میں برباد کرتے ہیں ہم سے ایک گھنٹہ ادبی اردو کی کلاس لے لیا کریں ہم بھی مزید سیکھ جائیں گے آپ جیسے شاگرد کے ہوتے !۔ معزز قارئین اگر آپ غور کریں تو جیسے قطب نما اپنے نام سے صاف اور بین طور پر بتا رہا ہے کہ میں صرف ایک سمت کی طرف رہنمائی کر سکتا ہوں اور وہ سمت ہے شمال !۔ کسی بھی عام قطب نما کو لے لیں اُس میں صرف ایک ہی سوئی ہو گی جس کا ایک حصہ جو اکثر لال ہوتا ہے ہمیشہ شمال کی طرف اشارہ کرے گا آپ جتنا مرضی اُس کو گھماتے جائیں وہ سوئی بھی ساتھ ساتھ گھومتی جائے گی اُس سے اگر اصل فائدہ اُٹھانا ہے تو اُس کی سوئی کو N مطلب شمال کی طرف سیٹ ہونے دیں اور پھر آپ کے پاس واضح سمتیں ہو نگی جیسے قطب نما میں نظر بھی آ رہا ہے کہ اُسے شمال سے تھوڑا مغرب کی جانب سیٹ کیا گیا ہے۔

جبکہ موصوف کا یہ فرمانا کہ: " یہ کہنا غلط ہے کہ compass ہمیشہ شمالی اور جنوبی قُطب کی طرف اشارہ کرتا ہے " ہم چاہیں گے کہ اب قارئین ہی موصوف کو ابھی تک کا الجواب پڑھنے کے بعد جواب دے دیں ہم نے تو دے دیا ہے !۔ موصوف کا کلام جھوٹ ہے اور موصوف کی لاعلمی یا دجل فریبی ہے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " اصل میں compass ہمیشہ مقناطیسی لہروں کی نشاندہی کرتا ہے جس کے ذریعے ہمیں اندازہ ہوتا ہے کہ شمال کونسی سمت ہے اور جنوب کونسی طرف ہے۔اس خاطر اس میں کوئی ایسی بات نہیں جس سے فلیٹ ارتھ ثابت ہو۔ " کھسیانی بلی کھمبا نوچے مترادف ایک اور بیانیہ ہے۔ کیونکہ قطب نما میں صرف ایک سوئی ہوتی ہے جس کا لال حصہ صرف شمال کی سمت کو تلاش کر کے رہنمائی کرتا ہے کہ شمال کدھر ہے۔ ہم مزید موصوف کے لیے ایک چیلنج دیتے ہیں کہ اگر ایک ایسا قطب نما جس میں کوئی سمت نہ لکھی ہو اور صرف اُس کی سوئی رنگ دار ہو تو سوئی کا وہ رنگ دار حصہ کس سمت اشارہ کر رہا ہو گا؟ ہم ابھی لکھ دیتے ہیں اگر موصوف اتنا جانتے ہوتے تو ایسے لطیفے نہ لکھ پاتے۔ وہ رنگ دار سوئی صرف اور صرف شمال کی طرف اشارہ کرے گی اور اُس کے مخالف جنوب ہو گا۔

یہی وہ چیلنج تھا جسے آج تک سکہ رائج الوقت گلوب کے کسی بھی پجاری نے مبینہ قطب جنوبی پر جا کر کسی اصل قطب نما کو وہاں پر اپنی ویڈیو میں دکھایا ہو کیونکہ قطب نما کا اصل برتاؤ تو دیکھنے والا ہی مبینہ قطب جنوبی پر ہو گا اگر وہ حقیقت میں ہوتا۔ جبکہ یہ حقیقت ہے کہ زمین کا صرف ایک ہی قطب ہے اور وہ ہے قطب شمالی جو زمین کا اصل مقناطیسی مرکز ہے۔ موصوف نے اپنے الجواب میں اپنی ایک اور خیانتداری یہ بھی دکھائی کہ

اصل مدعے بحری قطب نما سے بحث کو بدل کر عام قطب نما پر لے آئے۔ چونکہ موصوف کو جو لیول ہے انھوں نے اُسی کے مطابق بات کرنا تھی بحری قطب نمااُن کے بس میں کہاں وہ تو عام قطب نما کی بابت بھی بنیادی قوانین سے عاری پائے گئے !۔

اصل کتاب کے متن میں: "بحری قطب نما؛گلوب ماڈل زمین پر بحری قطب نما کو استعمال کرنا ناممکن اور سمجھ سے بالاتر ہے۔ کیونکہ یہ کمپاس بیک وقت شمال اور جنوب دونوں کی سمت بتاتا ہے۔ مگر یہاں پر دعوی یہ کیا جاتا ہے کہ ایک گلوب، جس کے دونوں قطب جو گلوب کے اوپر اور نیچے ہیں، کی مقناطیسیت لگاتار اُس گلوب کے پگھلے ہوئے کور کے گھومنے کی وجہ سے گردش میں ہے۔ اگر قطب نما کی سوئیوں میں سے ایک قطب شمالی کا رُخ بتارہی ہے تو گلوب کی رو سے دوسری سوئی، جو جنوب کا رُخ بتاتی ہے، اُسی سوئی کو اوپر کی طرف یا بیرونی خلاء کا رُخ دیکھانا چاہیے" یہ بہت ہی اہم نکتہ کہ اگر اُس قطب نما کی ایک سوئی شمال کی سمت اشارہ کر رہی ہے تو دوسری کو اگر جنوب جو اُس کے عین اُلٹ مبینہ گلوب کے نیچے ہے وہ کدھر اشارہ کرے گے ؟۔ جیسے ؛
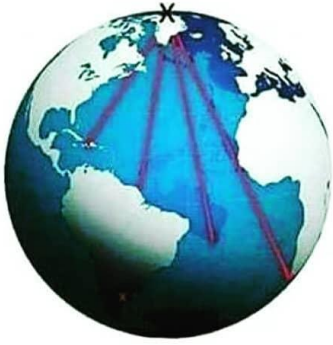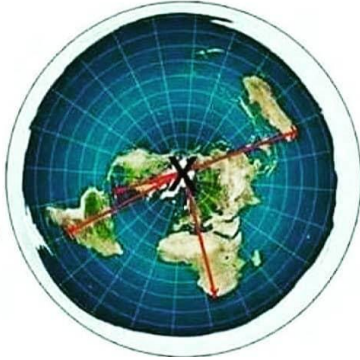
اکیلا قطب نما ہی کافی ہے فلیٹ ارتھ / الارض المسطحتہ کو ثابت کرنے کے لیے !۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض109: شمال کے علاوہ زمین پر کوئی نقطہ جامد نہیں ، مشرق مغرب اور جنوب مسلسل بدلتے رہتے ہیں۔پولارس ستارہ اس بات کا ثبوت ہے کہ شمال جامد ہے ، جو کہ فلیٹ ارتھ ماڈل کی واضح نشانی ہے۔)

قارئین گرامی قدر،آپ موصوف زیب نامہ کی ایک اور خانہ سازی سے اصل مدعے کو بدلنے کی بین دلیل کے طور پر اصل کتاب کے متن سے موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کا تقابلہ کر کے دیکھ سکتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 109: پوری زمین کا جامد نقطہ/مرکز؛ جیسے جنوب کا کوئی نقطہ جامد نہیں ہے ویسے ہی کوئی مشرق یا مغرب کا نقطہ جامد نہیں ہے۔ہماری فلیٹ زمین پر صرف ایک ہی ثابت شُدہ جامد نقطہِ مرکز شمالی قطب ہے،مشرق اور مغرب لگاتار گھومتے چکر کی شکل میں ہیں جو قطب شمالی سے 90 ڈگری سے شروع ہو جاتے ہیں۔پولارِس ستارے کو اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ کر پوری زمین پر مغربی چکر لگایا جا سکتا ہے اور پولارِس کو ہی اپنے بائیں ہاتھ رکھ کر پوری زمین پر مشرقی چکر لگایا جا سکتا ہے۔"

یہ تھا اصل مدعا جسے موصوف زیب نامہ نے اپنی خانہ سازی سے بدل ڈالا اور اُس کا جواب کچھ ایسے تحریر فرمایا؛

☆(جواب: چونکہ فلیٹ ارتھرز کے نزدیک مشرق، مغرب اور جنوب بدلتے رہتے ہیں ، لیکن جیسے پولارس ستارہ عین شمالی قطب کے اوپر واقع ہے ویسے ہی Sigma Octantis جنوبی قطب کے اوپر واقع ہے جو کہ فلیٹ ارتھ ماڈل کے خلاف انتہائی واضح ثبوت ہے۔بہرحال ہمیں معلوم ہے کہ زمین جھکی ہوئی ہے جس کے باعث سورج سردیوں اور گرمیوں میں تھوڑی سی مختلف سمت سے نکلتا ہے اس سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مشرق اور مغرب بدلتے رہتے ہیں جیسا فلیٹ ارتھرز کہتے ہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ :"چونکہ فلیٹ ارتھرز کے نزدیک مشرق، مغرب اور جنوب بدلتے رہتے ہیں ،" سفید جھوٹ ہے جسے قارئین اصل کتاب کے متن کہ :" جیسے جنوب کا کوئی نقطہ جامد نہیں ہے ویسے ہی کوئی مشرق یا مغرب کا نقطہ جامد نہیں ہے۔ہماری فلیٹ زمین پر صرف ایک ہی ثابت شُدہ جامد نقطہِ مرکز شمالی قطب ہے،مشرق اور مغرب لگاتار گھومتے چکر کی شکل میں ہیں جو قطب شمالی سے 90 ڈگری سے شروع ہو جاتے ہیں۔" کو پڑھ کر موصوف کی اِس احمقانہ سعی کی خیانتداری دیکھ سکتے ہیں۔ہم نے پہلے ہی لکھ دیا تھا کہ موصوف اگر اپنی فری میسونک مین اسٹریم سوڈو سائنس کی طرح اگر کسی مین اسٹریم فلیٹ ارتھ کے فورم سے رابطہ کر لیتے تو یہ جھوٹے الزام نہ لگاتے۔کتاب میں واضح لکھا کہ ہے :"پولارِس ستارے کو اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ کر پوری زمین پر مغربی چکر لگایا جا سکتا ہے اور پولارِس کو ہی اپنے بائیں ہاتھ رکھ کر پوری زمین پر مشرقی چکر لگایا جا سکتا ہے۔" معلوم زمین کی اصل ہیت اور سمتیں جیسے اصل کتاب کے متن میں اِس مقام پر لکھیں ہیں اُن کی بابت آپ ہماری شروع کی اِس علمی تعاقب کی اقساط میں ڈاکیومینٹریز دیکھ چکے ہوں گے کہ کیسے حقیقت میں زمین پر مشرق اور مغرب بنتے ہیں جدھر سے سورج طلوع ہوا وہ مشرق ہے جدھر غروب ہوا وہی مغرب ہو گا۔

مشرق و مغرب کوئی جامد سمتیں نہیں ہیں اگر کوئی ایسا کلام کرتا ہے جیسا موصوف زیب نامہ نے کیا ہے تو اُس دلیل دینا ہوگی جبکہ ہم نے اِس پر کئی دلائل دیے کہ مشرق اور مغرب طلوع و غروبِ آفتاب طے کرتا ہے نہ کہ اُس کی کوئی جامد سمت ہوگی۔ جبکہ حقیقت میں جنوب عین شمال کے مخالف سمت ہے جیسے :اگر کوئی "پولارِس ستارے کو اپنے دائیں ہاتھ پر رکھ کر پوری زمین پر مغربی چکر لگایا جا سکتا ہے اور پولارِس کو ہی اپنے بائیں ہاتھ رکھ کر پوری زمین پر مشرقی چکر لگایا جاسکتا ہے۔"مزید آسانی کے لیے کوئی قطب نما کو ہاتھ میں لے کر 90 ڈگری شمال سے نیچے کے کسی بھی شمالی عرض بلد پر قطب نما کے مطابق شمال کو اپنے دائیں ہاتھ کی سمت میں رکھ کر چکر لگانا شروع کرے تو وہ اُسی مقام پر واپس آ جائے گا یہ اُس کے لیے زمین کا مغربی چکر ہوگا اور اگر کوئی قطب نما کو ہاتھ میں لے کر 90 ڈگری شمال سے نیچے کے کسی بھی شمالی عرض بلد پر قطب نما کے مطابق شمال کو اپنے بائیں ہاتھ کی سمت پر رکھ کر چکر لگانا شروع کرے تو وہ اُسی مقام پر واپس آ جائے گا یہ اُس کے لیے زمین کا مشرقی چکر ہو گا۔ بالکل ایسے؛
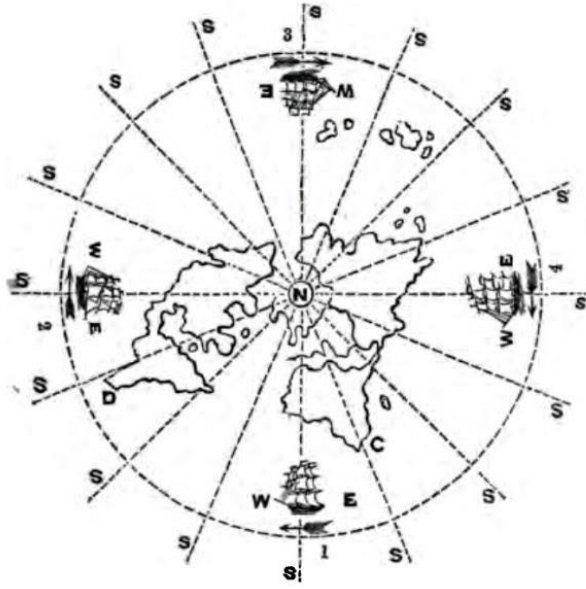
مزید ہماری زیر تحریر کتاب سے اِس بابت کچھ اقتباس؛

"زیادہ تر لوگوں کو فلیٹ ارتھ کو سمجھنے میں سب سے بڑی روکاٹ اور مشکل یہ پیش آتی ہے کہ ؛ہمیں بچپن سے یہ ہی سیکھایا اور دکھایا جاتا ہے کہ یہ زمین ایک گلوب ہے، کسی بھی کلاس روم میں چلے جائیں بچوں کو سب سے پہلا سائنس فیکٹ کے نام پر یہ گلوب ہی دکھایا اور پڑھایا جاتا ہے۔ بچے اپنی اوائل عمر میں ایک کمپیوٹر مشین کی طرح ہوتے ہیں، اُن کے دماغ میں جو فیڈنگ کر دی جائے وہ اُسی کو بطور آفاقی سچ لے کر اپنی ساری زندگی چلتے ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ زیادہ تر لوگ فلیٹ ارتھ کا نام سنتے ہیں اپنی جگہ سے اُچھل پڑتے ہیں کہ یہ کیسی دقیانوسی بات کر دی گئی؟۔ اُس کی وجہ وہی اوائل عمر کی فیڈنگ ہے جسے عقلی و علمی انڈاکٹرینیشن کہا جاتا ہے۔ اِسی فیڈنگ کی وجہ سے عموماً سوڈو سائنس کی وہ باتیں جو سائنسی عمل کی کسوٹی پر بھی پورا اُترنے سے قاصر ہیں اُن کو

وحی الہیٰ کی طرح نا صرف مانتے ہیں بلکہ اُن پر اعتراض کرنے والوں کی بھی کھلی اُڑاتے ہیں اور اُن کی تذلیل کرتے ہیں۔ ایسے رویے کی وجوہات کئی ہیں مگر سب سے اہم وہ گلوب کی فیڈنگ ہے جو اُن کے بچپن میں ہی اُن کے دماغوں میں کر دی گئی تھی۔ بچپن میں یہ بھی جب اُن کو بطور سائنسی فیکٹ فیڈنگ کر دی جاتی ہے کہ : کیونکہ میجالین نے پوری زمین کا مشرق سے مغرب تک کا چکر لگایا تھا تو اُس سے یہ ثابت ہُوا کہ یہ زمین لازمی طور پر گلوب ہے ! غلط بالکل غلط !آپ حیران ہوں گے کہ میں نے اِس مجالین کے زمین کے چکر لگانے کو کیسے غلط کہہ دیا؟ میں نے اُس مہم کو غلط نہیں کہا بلکہ اُس فیڈنگ شُدہ سوچ کو غلط کہا ہے کہ کسی نے اِس بات کے کسی اور پہلو پر دیکھنا بھی گوارا نا کیا کہ اصل میں فلیٹ زمین پر بھی یہ مہم عین ممکن ہے۔ وہ کیسے اُس کا ذکر آگے آ جائے گا۔

ابھی ہم بات کر رہے تھے دماغی فیڈنگ کی کہ کیسے ایک ایسی شے گلوب جس کا حقیقت میں کوئی وجود نہیں ہے۔ ہم سن 2018 میں ہیں اور ابھی تک زمین کی کوئی ایک بھی اصل تصویر موجود نہیں ہے سِوائے ناسا کے کارٹون نما CGI کے۔ تو کیسے ہم لوگ ایک ایسی شے کے دفاع میں بنا کچھ سوچے بنا تحقیق کیے پل پڑتے ہیں ؟۔ اُسی بچپن کی دماغی فیڈنگ کی وجہ سے !۔ جب کوئی انسان یہ جان لیتا ہے کہ فلیٹ ارتھ حقیقت ہے تو اُس کے لیے میجالین جیسی مہم کو سمجھنا بہت آسان ہو جاتا ہے کہ اُس نے زمین کو گلوب سمجھتے ہوئے جو چکر لگایا تھا وہ اصل میں ایک فلیٹ زمین کا چکر تھا۔ مجالین کی گلوب کا چکر لگانے کی مہم تو اپنی جگہ پر رہی اور آگے کتاب میں اُس کی تفصیل بھی اپنی جگہ پر آ جائے گی، میں اِسی جگہ پر ایک اہم بات بتانا چاہوں گا کہ اب جب سائنس اتنی ترقی کر چکی ہے اور ہوائی جہاز رانی اپنے عروج پر ہے تو کیا وجہ ہے کہ کسی نے آج تک زمین کا شمال سے جنوب تک کا چکر کیوں نہیں لگایا؟ جی ہاں یہ سچ ہے کہ کوئی ایسی مہم سِرے سے ہی موجود نہیں ہے۔ آپ خود اِس پر تحقیق کریں۔

خانہ پُری کے لیے ایک مہم کو دیکھایا جاتا ہے ZQ Pilot کے نام سے، وہ مہم اور اُس کی ساری کہانی اتنی بھدی اور لغویات سے بھرے ہے کہ کوئی بھی صاحب بصیرت اُس کے جھوٹ پکڑ لے گا۔ آزما کر دیکھیں۔ اب جب کوئی مہم ہی ایسی موجود نہیں ہے جس میں کسی نے آج تک زمین کا شمالاً جنوباً چکر لگایا ہو تو کیسے یہ مان لیا جائے کہ زمین گلوب ہے جبکہ اگر یہ گلوب ہوتی تو یہ بھی اُسی طرح آسان تھا جیسے اب تک ہزاروں پائلٹ اور بحری جہاز ران زمین کا شرقاً غرباً چکر لگا چکے ہیں۔ زمین کا شرقاً غرباً چکر لگانا فلیٹ اور گلوب زمین دونوں میں ممکن ہے مگر زمین کا شمالاً جنوباً چکر گلوب میں عین ممکن اور فلیٹ زمین پر عین نا ممکن ہے۔ اب ہم اپنے اِس باب کے مقصدِ تحریر پر آتے ہیں۔ اگر آپ اِس دی گئی تصویر کو غور سے دیکھیں تو آپ دیکھیں گے کہ زمین بالکل فلیٹ ہے جس میں قطب شمالی اُس کے عین وسط میں موجود ہے۔ یہ پوری زمین 360 ڈگری کے ایک دائرے میں ہے جسکا مرکزی مقام قطب شمالی اور اِس دائرے کا بیرونی کنارہ ہر طرف موجود جنوب ہے۔ اگر آپ کمپس لے کر زمین کے کسی بھی مقام سے قطب شمالی کو اپنی عین پُشت پر رکھتے چل دیں تو آپ یقیناً جنوب میں ہی پہنچیں گے۔ اصل میں انٹارکٹیکا ہی زمین کا وہ بیرونی کنارہ ہے جس نے پوری دُنیا کو ہر طرف سے اپنے گھیرے میں لے رکھا ہے۔

حقیقی معلوم زمین کا نقشہ اصل میں پولر ایزیمتھل ایکواڈیسٹنٹ نقشہ (Polar Azimuthal Equidistant Map) کہلاتا ہے۔ USGS (United States Geological Survey) کے مطابق ایزیمتھل نقشے سب سے بہترین نقشے ہیں جن کی مدد سے پوری زمین کے سمندروں، براعظموں اور جزائر کو آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے۔ اِن نقشوں کے بہترین ہونے کی وجہ سے اِن کو سمندری اور ہوائی جہاز رانی میں نیویگیشن کے لیے بڑے پیمانے پر استعمال کیا جاتا ہے۔ USGS تو یہاں تک کہتا ہے کہ "وہ تمام نقشے جو ایزیمتھل ایکواڈیسٹنٹ نقشے ہیں وہ ہم ہمیشہ

اپنے قومی اٹلس کے لیے بطور ٹریڈ مارک استعمال کرتے ہیں اور سمندوروں میں موجود چھوٹے جزائر کی نشاندہی کے لیے ان سے بہتر کوئی نقشہ نہیں ہے، یہ نقشے ہوائی راستوں میں کسی بھی درمیانی مقام سے فاصلہ ماپنے کے لیے سب سے بہترین نقشے ہیں"۔
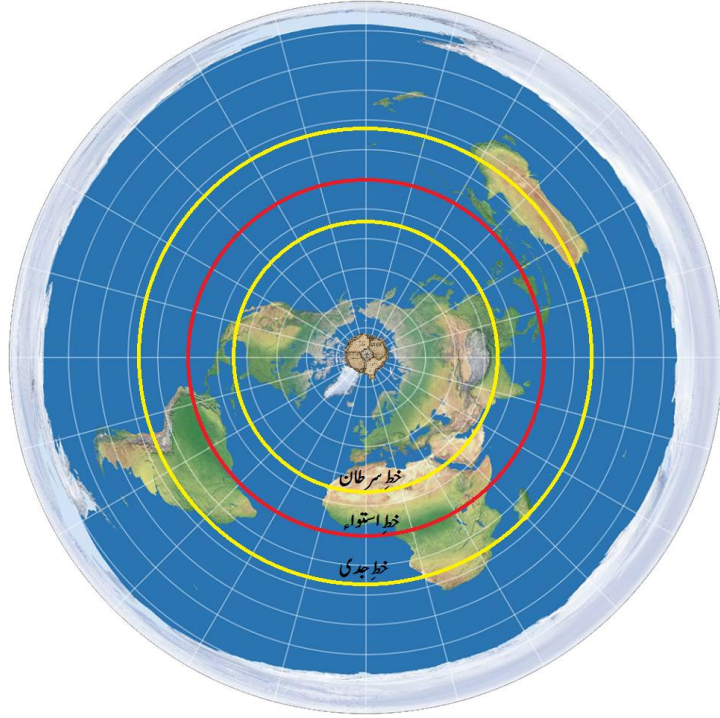
اِس نقشے میں حقیقتاً شمال فلیٹ زمین کا مرکز ہے اور اِس زمین کا جنوب براہ راست قطب شمالی سے دور ہٹتا ہُوا پوری زمین کا بیرونی دائرہ ہے جسے ہم انٹارکٹیکا کہتے ہیں۔اِسی وجہ سے طول بلدوں کی لائنز قطب شمالی سے جنوب کی طرف پھیلتی جاتی ہیں۔ہم آسان سمجھ کے لیے یہ کہہ سکتے ہیں یہ ایک بہت بڑا پہیہ ہے جسکا ہب قطب شمالی ہے اور اِس کا رِم پورا انٹارکٹیکا ہے۔مشرق اور مغرب کی سمتیں قطب شمالی سے برابر فاصلے پر رہتے گھوماؤدار سمتیں ہیں۔ جبکہ عرض بلدوں کی لائنز وہ دائرے ہیں جو قطب شمالی کے رُخ سے چھوٹے نکلتے اور جنوب تک جاتے بڑے ہوتے دائرے ہیں۔اگر آپ کسی بھی ایک خاص عرض بلد پر رہتے اپنا سفر کسی بھی مخصوص مقام سے کرنا شروع کریں تو آپ گھوم کر واپس اپنے اُسی خاص مقام پر پہنچ جائیں گے۔جی ہاں یہ ایک فیکٹ ہے اور یہی مجالین کی مشہور سمندری مہم میں ہوا تھا۔جس نے ایک فلیٹ زمین کا چکر لگایا تھا اور سب اُسے گلوب سے تعبیر کر بیٹھے!۔اِس بات کو آپ اِس دیئے گئے نقشے سے بھی سمجھ سکتے ہیں۔"
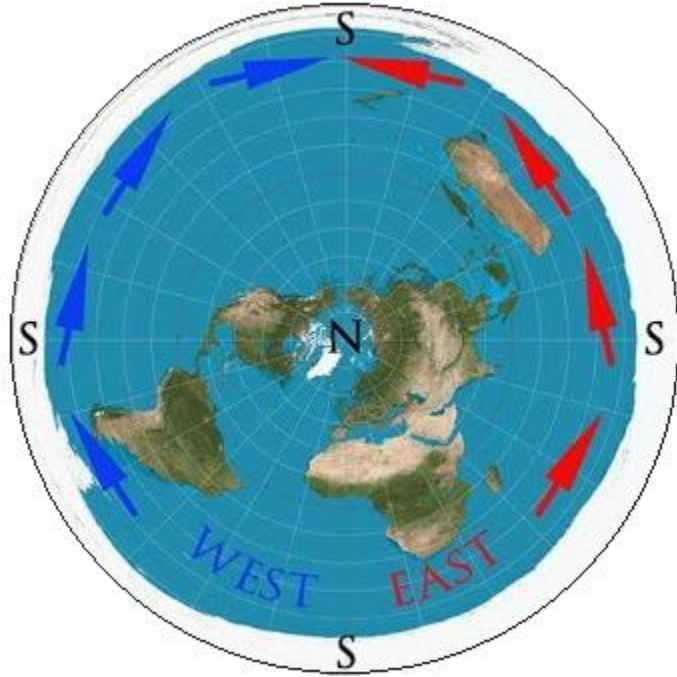
یہ تو تھی مشرق اور مغرب کی سمتوں کی سمجھ۔اب ہم دیکھتے ہیں کہ موصوف زیب نامہ نے مزید اپنے خانہ ساز جواب میں کیافرمار کھا ہے۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " لیکن جیسے پولارس ستارہ عین شمالی قطب کے اوپر واقع ہے ویسے ہی Sigma Octantis جنوبی قطب کے اوپر واقع ہے جو کہ فلیٹ ارتھ ماڈل کے خلاف انتہائی واضح ثبوت ہے۔" ہم اِس بابت سیر حاصل کلام کرآئے ہیں کہ وہ اگر عین پولارس کی طرح مبینہ قطب جنوبی کے اوپر ہوتا تو مدعا کچھ اور ہونا تھا مگر جب وہ ہے ہی پورا ایک ڈگری ہٹ اور اور دوسرا وہ ستارہ ہے بھی مشکوک اپنے وجود کی بابت۔ تواُس سے دلیل لینا بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی کہے کہ امریکہ USA پوری دُنیا میں امن کا خواہاں ہے !۔ یہ بات موصوف زیب نامہ جیسے احباب شاید کہہ بھی دیں مگر کوئی بھی صاحبِ بصیرت جانتا ہے کہ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے !۔ اگر یہ ثبوت ہے تو موصوف زیب نامہ دلیل دے کر ثابت کریں نہ کہ یہ لکھ کر کہ یہ ثبوت ہے اگر ثبوت لفظ لکھنے سے ثبوت بن جاتا تو بس ہو چکا کام سب کا !۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ: "بہرحال ہمیں معلوم ہے کہ زمین جھکی ہوئی ہے جس کے باعث سورج سردیوں اور گرمیوں میں تھوڑی سی مختلف سمت سے نکلتا ہے اس سے قطعاً یہ ثابت نہیں ہوتا کہ مشرق اور مغرب بدلتے رہتے ہیں جیسا فلیٹ ارتھرز کہتے ہیں۔" یہ ہوتا ہے سچ اچانک منہ سے نکل جانا۔ ہم پوچھنا چاہتے ہیں یہ زمین کتنی جھکی ہوئی ہے۔آپ کی سوڈو سائنس میں دو فیگر ہیں سب مائی باپ 23.4 اور سب بالے بچے سائنسدان 23.5 کا ڈھنڈورا پیٹتے ملتے ہیں آپ کی سوڈو سائنس کے ہاں۔

اگر زمین مبینہ طور پر اپنے محور پر جھکی ہوئی ہے تو یہ کیا ہے؟
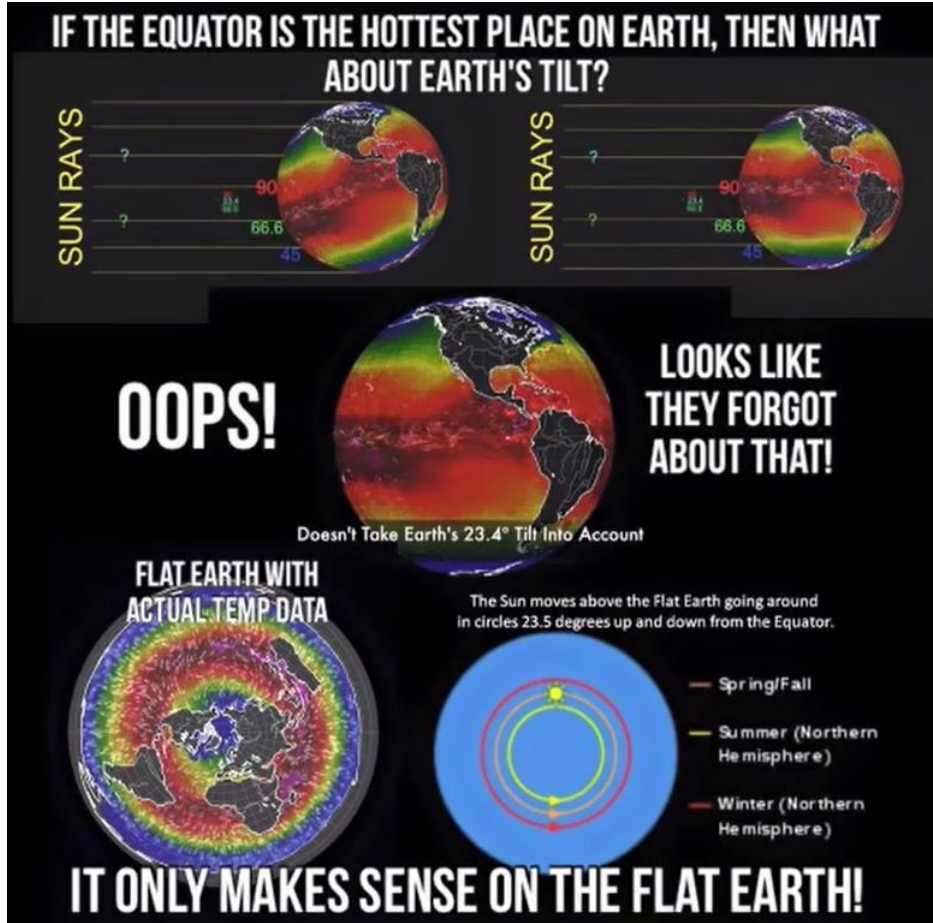
یہ تصویر ہماری طرف سے موصوف زیب نامہ کے اِس احمقانہ جواب کے خلاف بین دلیل و حجت ہے۔ اگر اب بھی کوئی نہ جاگے تو ہمارا کام صرف پیغام دینا ہے ہر بندہ آزاد اور خود مختار ہے کہ وہ سوڈو سائنس کے دھوکے میں سوئے رہنا چاہتا ہے یا جاگ کر اللہ تعالیٰ کی اصل تخلیقات کو پہچان کر اُس کی بندگی میں لگتا ہے، وہ اپنی انڈاکٹرینیشن کے بوتے دجال کے لشکر کا ایندھن بنتا ہے یا جاگ کر آنے والی آخری جنگ میں اللہ کے لشکر میں شامل ہونے کی تیاری کرتا ہے۔ فیصلہ آپ پر ہے!۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 110: اکثر گول زمین کے لئے بطورِ ثبوت زمین کے گرد چکر لگانے کے واقعات کو پیش کیا جاتا ہے یہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔ یہ تو فلیٹ ارتھ پر بھی ثابت کیا جاسکتا ہے جیسے پُرکار کا ایک سِرا درمیان میں ہوتا ہے جبکہ دوسرا سِرا اس کے گرد گھوم رہا ہوتا ہے بالکل ایسے ہی فلیٹ ارتھ پر بھی زمین کا چکر لگا کر واپس وہی پہنچا جاسکتا ہے۔)

قارئین گرامی قدر، آپ موصوف زیب نامہ کی ایک اور خانہ سازی سے اصل مدعے کو بدلنے کی بین دلیل کے طور پر اصل کتاب کے متن سے موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کا تقابلہ کر کے دیکھیں؛

"ثبوت نمبر 110: Magellan اور دوسری مشرق/مغرب سے زمین کے چکر کی مہمات کو اکثر زمین کے گلوب ہونے کے ثبوت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے۔ حلانکہ پوری زمین پر فضائی یا بحری لحاظ سے جہاں سے شروع ہوئے وہی پر واپس آیا جاسکتا ہے اگر قطب شمالی سے درست زاویوں کی مدد سے سفر کیا جائے، اس میں کوئی ایسی عجوبہ یا پُراسرار بات نہیں جو صرف گلوب پر ہی ممکن ہو۔ (تصویر پر غور کریں) بالکل ویسے ہی جیسے کوئی نقشہ نویس اپنی پرکار کسی سیدھے کاغذ پر رکھ کر اُس کے پول کے ارد گرد اپنی پرکار کو گھوماتا ہے، تو کوئی بھی بحری جہاز یا ہوائی جہاز اِسی طرح سے فلیٹ زمین کا بھی چکر لگا سکتا ہے۔ (یہ کوئی ناممکن بات نہیں ہے جو صرف گلوب زمین پر ہی ممکن ہو اور فلیٹ زمین پر ناممکن ہو۔)

سوودُو سائنس اکثر زمین کو گلوب ثابت کرنے کے لیے یہی میجالین کی سمندری مہم جس میں اُس نے زمین کے شرقاً غرباً چکر لگایا تھا، اُسی کو بطور دلیل پیش کرتی ہے جس کا رَد اصل کتاب کے ثبوت نمبر 110 میں واضح طور پر لکھا ہے۔ ہم ابھی اپنے پیچھے گذرے الجواب میں بھی اِس پر سیر حاصل دلائل پیش کر آئے ہیں۔ جبکہ موصوف نے اِس مقام پر اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب کچھ ایسے لکھ رکھا ہے؛

☆(جواب: فلیٹ ارتھرز کے بتائے ہوئے ماڈل کے مطابق چکر لگانے کے فاصلے اور حقیقت میں زمین کے گرد چکر لگانے کے فاصلے میں کافی فرق ہے، سو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ فلیٹ ارتھرز کا ماڈل کسی طرح حقائق کو ثابت نہیں کرتا۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: "فلیٹ ارتھرز کے بتائے ہوئے ماڈل کے مطابق چکر لگانے کے فاصلے اور حقیقت میں زمین کے گرد چکر لگانے کے فاصلے میں کافی فرق ہے، "دوبارہ سے اپنے قارئین زیب نامہ کو دھوکے کے اندھیرے میں رکھنے کی ایک اور ناکام کوشش ہے۔ کیونکہ موصوف نے اپنے جواب میں صرف یہ جملہ لکھ رکھا ہے دلیل ایک بھی نہیں دی جبکہ ہمیشہ فریق مخالف پر دلیل سے حجت قائم کی جاتی ہے بالکل ویسے جیسے ہم اپنے اِس علمی تعاقب میں صاحبِ زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراضات اور اُنکے جوابات پر اصل کتاب اور اپنے الجواب کے ساتھ بین حجت قائم کرتے آرہے ہیں!۔

اگر موصوف کے پاس کوئی جواب ہو تو مستقبل میں ہم پھر بھی انتظار کریں گے کہ موصوف زیب نامہ یا اُن کے حواری اِس بابت کوئی بین دلیل پیش کریں۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " سو اس سے ثابت ہوتا ہے کہ فلیٹ ارتھرز کا ماڈل کسی طرح حقائق کو ثابت نہیں کرتا" جبکہ ثابت تب ہوتا جب کوئی دلیل پیش کی جاتی پھر ہم اُس کو جرح و تعدیل کی کسوٹی پر پرکھتے کہ پیش کردہ دلیل ہے یا دجل و فریب۔ چونکہ موصوف نے کوئی دلیل پیش نہیں کہ بس اپنی طرف سے بطور خانہ پُری کی ہے تو ہم اِس پر مزید کلام کی بجائے اپنے قارئین کو اِسی موضوع پر اہم دلائل سے مزین ایک اور ڈاکیومینٹری پیش کرتے ہیں۔ لنک حاضر ہے!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض111: قُطبین کو چونکہ نوفلائی زون قرار دے کر جہازوں کو نہیں گزرنے دیا جاتا اسی خاطر قُطب شمالی سے قُطب جنوبی تک جہاز کے ذریعے زمین کا چکرلگانا ممکن نہیں ہے جو کہ فلیٹ ارتھ ماڈل کو ثابت کرتا ہے۔اگر زمین واقعی گول ہے تو قُطبین پر جہازوں کو جانے سے روکا کیوں جاتا ہے۔)

موصوف کی اپنے زیب نامہ میں عادت رہی ہے کہ اصل حقائق کو توڑمروڑ کر پیش کیا جائے۔ جبکہ اصل کتاب میں اِس مقام پر یہ لکھا ہے؛

"ثبوت نمبر111: قطب شمالی اور انٹارکٹیکا پوری طرح برف سے ڈھکا ہوا ہے اور یہ دونوں مقامات ،بہت زیادہ حفاظتی حصار میں لے کر "نو فلائی زون" قرار دیے گئے ہیں۔ (میرے علم کے مطابق قطب شمالی کے عین مرکز سے کچھ خاص ڈگری سے ہٹ کر نوفلائی زون ختم ہو جاتا ہے مگر انٹارکٹیکا تو پورے کا پورا نو فلائی زون ہے صرف چند علاقوں میں تحقیقی اور فوجی اڈوں تک ہی فضائی اور بحری راستے کے ذریعے رسائی کی مشروط اجازت ہے۔) کسی بھی بحری یا فضائی جہاز کے بارے میں کسی نے کبھی نہیں سُنا یا دیکھا کہ اُس نے زمین کا شمالاً جنوباً چکر لگایا ہو۔اور یہ ایک ہی ایسا زمین کا چکر ہے جو فلیٹ زمین پر ہی نا ممکن ہے۔اِسی بات کی وجہ سے دونوں جگہوں پر شائد اتنی سخت پابندیاں لگائی گئی ہیں۔ جبکہ کوئی ایک ایسی مہم بھی وجود نہیں رکھتی تو یہ بات ایک بین ثبوت ہے کہ یہ دنیا ایک گلوب نہیں ہے۔"

اصل کتاب میں واضح لکھا تھا کہ: "میرے علم کے مطابق قطب شمالی کے عین مرکز سے کچھ خاص ڈگری سے ہٹ کر نوفلائی زون ختم ہو جاتا ہے" جو کہ حقائق پر مبنی مؤقف تھا جبکہ موصوف زیب نامہ نے خانہ سازی سے یہ بناڈالا کہ: "قُطبین کو چونکہ نوفلائی زون قرار دے کر جہازوں کو نہیں گزرنے دیا جاتا اسی خاطر قُطب شمالی سے قُطب جنوبی تک جہاز کے ذریعے زمین کا چکرلگانا ممکن نہیں ہے" دونوں باتوں میں سیاہ و سفید فرق ہے جسے موصوف نے بدل ڈالا اور اپنے جواب بھی اپنے خانہ ساز اور حقائق کے منافی تحریر فرمایا؛

☆(جواب: بیجنگ، دُبئی، ابوظہبی، ہانگ کانگ، نیو بنکاک، دہلی، ممبئی، سیئول، شنگائی، سنگاپور، تائی پائی، ٹوکیو، نیویارک، بوسٹن، شکاگو، ہوسٹن، لاس اینجلس، سان فرانسسکو، سیٹل، ٹورنٹو، واشنگٹن آنے جانے والی فلائٹس اکثر شمالی قطب سے ہوکر گزرتی ہیں، یہ جھوٹا دعویٰ ہے کہ یہ علاقے نو فلائی زون قرار دیے جاچکے ہیں۔ہم نے پچھلی اقساط میں انتہائی تفصیل سے سمجھا ہے کہ کمرشل فلائٹس انٹارکٹکا کے اوپر سے نہیں گزرتیں کیونکہ انٹارکٹکا کسی بھی ملک کے درمیان میں بطور shortest distance نہیں پڑتا۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: "بیجنگ، دُبئی، ابوظہبی، ہانگ کانگ، نیو بنکاک، دہلی، ممبئی، سیئول، شنگائی، سنگاپور، تائی پائی، ٹوکیو، نیویارک، بوسٹن، شکاگو، ہوسٹن، لاس اینجلس، سان فرانسسکو، سیٹل، ٹورنٹو، واشنگٹن آنے جانے والی فلائٹس اکثر شمالی قطب سے ہوکر گزرتی ہیں، یہ جھوٹا دعویٰ ہے کہ یہ علاقے نو فلائی زون قرار دیے جاچکے ہیں۔" یا تو موصوف حسبِ عادت جھوٹ بول رہے ہیں یا اصل حقائق سے لاعلم ہیں ہم موصوف کو ایک اور کھلا چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ثابت کردیں کہ عین قطب شمال، 90ڈگری شمالی نوفلائی زون نو گو ایریا نہیں ہے۔جب کہ حقیقت میں یہ مذکورہ علاقہ زمین کا حقیقی مقناطیسی مرکز ہونے کی وجہ سے انتہائی اہمیت کا حامل ہے وہاں پر ہوائی جہاز تو دور کوئی عام الیکٹرک آلہ کام کر جائے تو پھر کلام کیجئے گا۔ ہمارا مدعا قطب شمالی سے زیادہ مبینہ قطب جنوبی

تھاجسے موصوف نے شروع ہی میں ذکر کرنے سے گریز کیا تاکہ اصل بات چھپی رہے اور یہ فرمادیا کہ: "یہ جھوٹا دعویٰ ہے کہ یہ علاقے نو فلائی زون قرار دیے جاچکے ہیں۔ہم نے پچھلی اقساط میں انتہائی تفصیل سے سمجھا ہے کہ کمرشل فلائٹس انٹارکٹکا کے اوپر سے نہیں گزرتیں کیونکہ انٹارکٹکا کسی بھی ملک کے درمیان میں بطور shortest distance نہیں پڑتا۔" اگر موصوف زیب نامہ کو جغرافیہ کی اَز بر معلوم نہیں تو کیوں ہم سے بھڑنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔مزید موصوف زیب نامہ کا خود کا لکھا جواب بین طور پر متضاد ہے۔

موصوف نے اپنے جواب کے شروع میں زمین کے شمالی علاقے کے فضائی راستوں کی بابت کلام کیا کہ: " واشنگٹن آنے جانے والی فلائٹس اکثر شمالی قطب سے ہوکر گزرتی ہیں" جبکہ وہ 85 ڈگری شمال سے پرے ہو کر اپنے فضائی راستے کو کم کرنے کی غرض سے ایسا کرتی ہیں کہ یہ اُن کے لیے سب سے چھوٹا راستہ ہے۔اپنے ہی جواب میں موصوف نے لکھ دیا کہ: " کمرشل فلائٹس انٹارکٹکا کے اوپر سے نہیں گزرتیں کیونکہ انٹارکٹکا کسی بھی ملک کے درمیان میں بطور shortest distance نہیں پڑتا۔" کیا یہ کھلا تضاد نہیں؟ہم بات کو آسان الفاظ میں سمجھادیتے ہیں؛

اگر زمین گلوب ہے تو زمین کے شمالی علاقے کی فلائٹس مثال کے طور پر؛ بیجنگ، چائنا سے نیو یارک امریکہ جانے کے لیے اپنا سب سے چھوٹا فضائی راستہ 85 سے 80 ڈگری شمالی عرض بلد سے ہو کر گزرتی ہیں تاکہ کم وقت اور کم فضائی وسائل میں اپنی منزل تک پہنچ سکیں۔ جبکہ اگر یہی زمین گلوب ہے تو اِسی گلوب کے جنوبی علاقے کی فلائٹس مثال کے طور پر؛ سڈنی، آسٹریلیا سے ساؤ پاؤلو، برازیل کے لیے اپنے سب سے چھوٹے فضائی راستے جو عین مبینہ قطب جنوبی کے اوپر سے ہو کر گزرے گا، وہاں سے ہوتے گلوب کے دوسری طرف کیوں نہیں جاتیں؟۔

کیوں بحر الکاہل کے اوپر اتنا لمبا راستہ اختیار کرنے پر مجبور ہوتی ہیں؟اِس کا آسان جواب جو کبھی کوئی گلوبر نہیں دے گا وہ یہ ہے کہ زمین گلوب ہر گز نہیں ہے زمین ایک فلیٹ پلین ہے جس کی بابت آپ پچھلی اقساط میں گذرے زمین کے فضائی راستوں کی بحث میں دیکھ آئے ہیں اور ابھی کچھ اعتراضات پہلے ہی معلوم زمین کی اصل ہیت پر بھی مدلل کلام گذرا ہے۔ہم مزید گلوگل ارتھ کے سکرین شاٹ سے اپنے قارئین کو اپنی دی گئی دونوں مثالوں کی بابت تصویری شکل میں یہ مدعا سمجھاتے ہیں کہ کیسے گوگل ارتھ زمین کے شمال اور جنوب کی بابت الگ الگ تعامل دکھا کر ہم سب کو دھوکہ دیتا ہے۔

بیجنگ، چائنا سے نیو یارک، امریکہ کا مروجہ فضائی راستہ؛
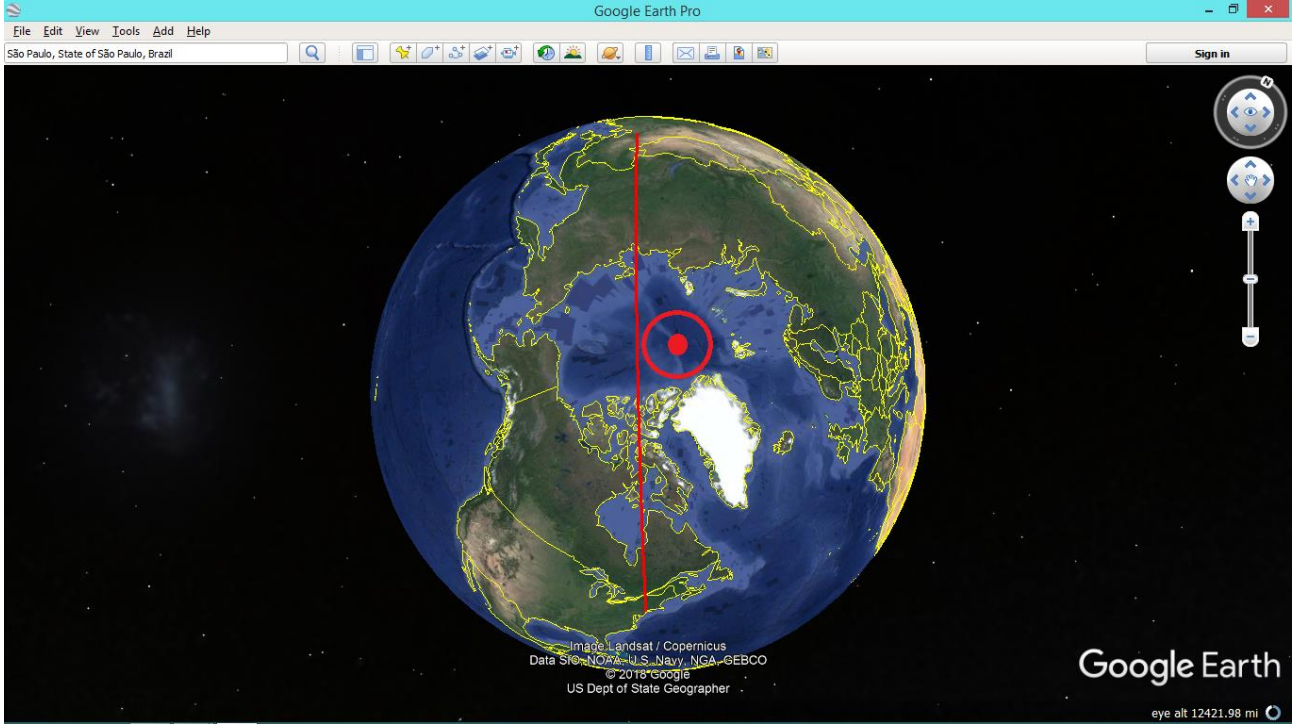
اوپر لگے گوگل ارتھ کے سکرین شاٹ میں لال لکیر بیجنگ، چائنا سے نیو یارک امریکہ کے فضائی راستے کو دکھا رہی ہے۔ لکیر کے دائیں طرف پہلا دائرہ 80 ڈگری شمالی عرض بلد اور اُس کا اندرونی دائرہ 90 ڈگری شمالی عرض بلد اور عین قطب شمالی کے اوپر لگا ہوا ہے۔ اگر قارئین غور کریں تو سکہ رائج الوقت گلوب ماڈل میں بیجنگ سے نیو یارک کا کم از کم فضائی راستہ یہی بنتا ہے اور یہی استعمال کیا جاتا ہے۔ زمین کے شمالی علاقوں کی بابت فضائی راستوں میں گلوب اور فلیٹ ماڈل میں کوئی بین تضاد نہیں پایا جاتا ہے۔ اب مبینہ گلوب کے جنوبی حصے والی مثال دیکھیں۔

سڈنی،آسٹریلیا سے ساؤو پاؤلو،برازیل کا مبینہ فضائی راستہ؛
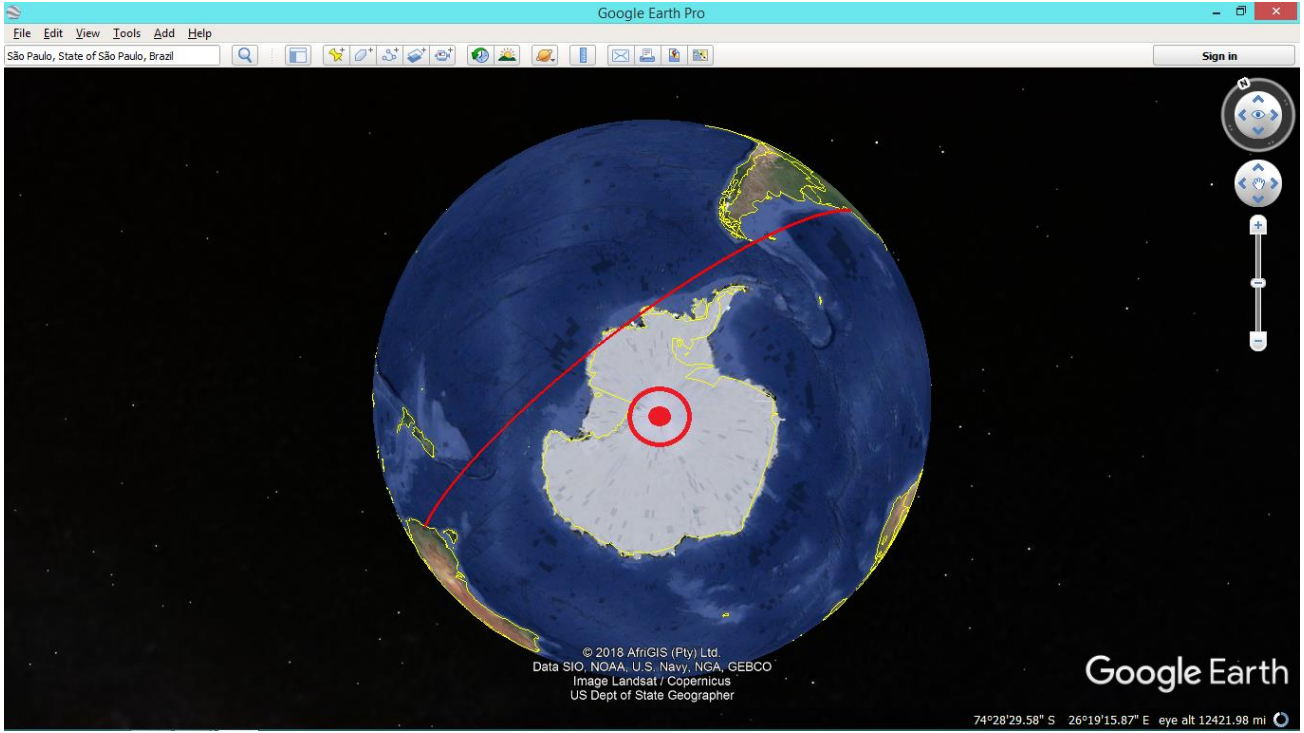
قارئین اوپر لگے گوگل ارتھ کے سکرین شاٹ میں واضح طور پر دیکھ رہے ہیں کہ: لال لکیر سڈنی،آسٹریلیا سے ساؤو پاؤلو،برازیل کے مبینہ فضائی راستے کو دیکھا رہی ہے۔ لکیر کے دائیں طرف نیچے کی جانب بیرونی دائرہ 80 ڈگری جنوبی عرض بلد اور اُس کا اندرونی دائرہ 90 ڈگری جنوبی عرض بلد اور عین مبینہ قطب جنوبی کے اوپر لگا ہوا ہے۔اگر قارئین غور کریں تو سکہ رائج الوقت گلوب ماڈل میں سڈنی سے ساؤو پاؤلو کا کم از کم فضائی راستہ عین اُسی طرح ہونا چاہیے تھا جیسے بیجنگ سے نیویارک کا فضائی راستہ ابھی دیکھایا گیا ہے مگر گوگل ارتھ اور مبینہ گلوب ماڈل میں سب سے کم ترین راستے جو عین مبینہ قطب جنوبی کے قریب سے گذرنا چاہیے تھا اُس کی بجائے یہ مبینہ فضائی راستہ 60 ڈگری جنوبی عرض بلد کے قریب سے گذر رہا ہے۔اس پر ہمارے مزید کچھ سوال ہیں؛

1-اگر زمین گلوب ہے تو کوئی بھی گلوب ہو وہ ہر طرف سے برابر گلوب ہوتا ہے۔

2-اگر زمین گلوب ہے تو کیوں زمین کا شمالی حصہ جنوبی حصے سے الگ دکھایا جاتا ہے؟۔

3-اگر زمین گلوب ہے تو شمالی حصے کے فضائی راستے تو 80 ڈگری شمالی عرض بلد کو چھوتے ہوئے یا اُس کے قریب سے اپنا کم ترین فضائی راستہ طے کرتے گلوب کے دوسری جانب پہنچ جاتے ہیں مگر جب یہی کام اُسی مبینہ زمین کے جنوبی حصے کی بابت دیکھا جاتا ہے تو کوئی بھی کم ترین فضائی راستہ 80 ڈگری جنوبی عرض بلد تو دور 70 ڈگری جنوبی عرض بلد کے قریب سے بھی نہیں گذرتا۔ جبکہ اگر زمین گلوب ہوتی تو گلوب کے دوسری طرف جانے کے لیے باآسانی 80 ڈگری جنوب سے 80 ڈگری جنوب کے درمیان میں سے کم ترین راستہ بننا چاہیے تھا اور گلوب کی دوسری طرف کم سے کم وقت اور فضائی وسائل میں پہنچا جا سکتا تھا۔

یہی وہ مدعا ہے جسے ہم سمجھانا چاہ رہے ہیں اور موصوف زیب نامہ بڑی خیانتداری سے اُس پر اپنے دجل و فریب کا پردہ ڈال رہے ہیں۔ جبکہ حقیقت میں کوئی بھی فلائٹ زمین کے جنوب میں شمال کی طرح کم سے کم فضائی راستے کی بابت اپنے بنیادی اصول پر رہنے کی بجائے لمبے لمبے پراسرار راستے لیتی نظر آتی ہے جس کی بابت کلام گذری اقساط میں تفصیل سے گذر چکا ہے۔ اِسی مثال کے مبینہ فضائی راستے کی بابت بھی اگر قارئین خود سے تحقیق کریں تو اِس راستے کی فلائٹس زیادہ تر آپ کو ایسی ملیں گے جو اگر نان اسٹاپ بھی ہوں گی تو ایندھن کے لیے لازمی طور پر مبینہ طور پر زمین کے شمال میں موجود لاس اینجلس یا ٹیکساس میں رکھیں گے پھر آگے اپنی منزل برازیل یا آسٹریلیا کی جانب بڑھیں گی اور مبینہ طور پر واپس گلوب زمین کے جنوبی حصے میں داخل ہوں گی !۔

امید ہے قارئین کو یہ بات واضح طور پر سمجھ آ چکی ہو گی کہ زمین اپنے جنوب میں ویسی ہر گز نہیں ہے جیسے گلوگل ارتھ یا سوڈو سائنس میں ہمیں دکھائی جاتی ہے بلکہ وہ اپنے جنوب میں بتدریج پھیلی ہوئی ہے اور اپنے جنوب میں شمال کی نسب بہت ہی زیادہ وسیع ہے جس کی بابت ہم اپنے اِس علمی تعاقب کے دوران اپنا ہیمنڈ میپ پراجیکٹ بھی اپنی پہلی قسط میں قارئین کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں۔ لہٰذا زمین کے جنوب کی بابت سکہ رائج الوقت گلوب ماڈل کی سوڈو سائنس اور موصوف زیب نامہ کا مؤقف پوری طرح سے حقائق کے منافی، متضاد بیانی اور دجل و فریب سے مبنی ہے جس کو ہم نے اپنی پیش کردہ دو سادہ مثالوں سے بطور دلیل اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا ہے !۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض112: ہر 15 ڈگری کے بعد ایک گھنٹے کا فرق رکھا جاتا ہے جسے ہم time zone کہتے ہیں، اگر زمین واقعی سورج کے گرد گھوم رہی ہوتی تو 6 ماہ بعد جب زمین سورج کے دوسری طرف پہنچتی تو پوری دنیا کو اپنی گھڑیاں 12 گھنٹے پیچھے کرنی پڑتیں پر ایسا نہیں ہوتا دن رات کا فرق سمجھ نہ آتا ، اس سے واضح ہوتا ہے کہ سورج زمین کے گرد گھوم رہا ہے۔)

قارئین گرامی قدر، آپ موصوف زیب نامہ کی ایک اور خانہ سازی سے اصل مدعے کو بدلنے کی بین دلیل کے طور پر اصل کتاب کے متن سے موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کا تقابلہ کر کے دیکھیں؛

" ثبوت نمبر 112: سورج جیسے ہی ہر 15 ڈگری کی انتہاءوں کے اوپر سے گذرتا ہے تو اُسی سے ٹائم زون بنتے ہیں، ایسا ایک دن میں 24 بار اور لگاتار زمین پر ہوتا رہتا ہے۔ اگر ٹائم زون بیان کی گئی وجہ کی بجائے گلوب زمین کی لگاتار سورج کے گرِد گردش کی وجہ سے بنتے ہوتے، تو ہر 6 ماہ بعد جب زمین سورج کا چکر لگاتے ہوئے سورج کے مخالف سمت پہنچتی تو زمین کی تمام گھڑیوں کو 12 گھنٹے تک پیچھے کرنا پڑتا اِس وجہ سے دن رات بن جاتی تھی اور رات دن بن جانا تھا۔ "

قارئین غور سے ثبوت نمبر 112 اور موصوف کے خانہ ساز اعتراض 112 کا تقابلہ کر کے دیکھیں کیونکہ موصوف نے جو اپنے اِس خانہ ساز اعتراض کا جواب لکھا ہے وہ کچھ اسطرح ہے؛

☆(جواب: یہ سچ ہے کہ زمین اپنا چکر 23گھنٹے 56 منٹ میں مکمل کرلیتی ہے، اس کا مطلب ہے کہ ہمیں آسمان پر جو ستارہ جس پوزیشن پر آج شام 7 بجے نظر آرہا وہ ٹھیک 23 گھنٹے 56 منٹ بعد (یعنی اگلے دن 6 بج کر 56 منٹ پر) ہمیں اسی پوزیشن پر نظر آئے گا ، لیکن اب یہاں 2 باتیں سمجھنے والی ہیں پہلی یہ کہ ہماری زمین اپنے axis پر گھومنے کے ساتھ ساتھ سورج کے گرد بھی چکر لگا رہی ہے دوسری یہ کہ ہم وقت کو اپنے سورج کے مطابق set کرتے ہیں سو ہماری زمین جب 23 گھنٹے 56 منٹ بعد اپنے axis پر چکر مکمل کرلیتی ہے تو سورج کے گرد گھومنے کی وجہ سے ،زمین کو سورج کے مطابق چکر مکمل کرنے میں 4 منٹ مزید لگتے ہیں،

اس کو آپ ایسے سمجھیں کہ اگر صبح 7 بجے اسلام آباد والا حصہ سورج کے سامنے آیا تو اگلے دن 6 بج کر 56 منٹ پر نہیں بلکہ عین 7 بجے ہی اسلام آباد والا حصہ سورج کے سامنے آئے گا یہ 4 منٹ کا اضافہ زمین کا سورج کے گرد چکر لگانے کی وجہ سے ہے۔جس کی وجہ سے ہم دن کو 24 گھنٹے کا شمار کرتے ہیں۔ہم ہر دن 4 منٹ اضافی جمع کرتے رہتے ہیں سو 6 ماہ (یعنی 182 دن) بعد یہ 728 منٹ بن جاتے ہیں جس کامطلب 12 گھنٹے ہوتا ہے۔اس وجہ سے ہمیں اپنی گھڑیاں 12 گھنٹے پیچھے نہیں کرنی پڑتیں ، لہٰذا فلیٹ ارتھرز کا یہ اعتراض بے جا ہے۔)

الجواب: دیکھا قارئین موصوف کیسے ایک آسان سی بات جو کلی طور پر گلوب کے دھوکے کا پول کھول رہی تھی،اُس بدل کر اپنے مطابق بناگئے اور پھر اُس پر اپنی سوڈو سائنس کی ادھوری منطق لکھ گئے۔ہم موصوف کے اِس مقام پر لکھے دجل وفریب کو بھی اُس کے منطقی انجام تک پہنچاتے ہیں اور کھل کر موصوف کا علمی تعاقب کرتے ہیں؛

موصوف زیب نامہ کافرمانا کہ: "یہ سچ ہے کہ زمین اپنا چکر 23گھنٹے 56 منٹ میں مکمل کرلیتی ہے، اس کا مطلب ہے کہ ہمیں آسمان پر جو ستارہ جس پوزیشن پر آج شام 7 بجے نظر آرہا وہ ٹھیک 23 گھنٹے 56 منٹ بعد (یعنی اگلے دن 6 بج کر 56 منٹ پر) ہمیں اسی پوزیشن پر نظر آئے گا ، لیکن اب یہاں 2 باتیں سمجھنے والی ہیں پہلی یہ کہ ہماری زمین اپنے axis پر گھومنے کے ساتھ ساتھ سورج کے گرد بھی چکر لگا رہی ہے دوسری یہ کہ ہم وقت کو اپنے سورج کے مطابق set کرتے ہیں سو ہماری زمین جب 23 گھنٹے 56 منٹ بعد اپنے axis پر چکر مکمل کرلیتی ہے تو سورج کے گرد گھومنے کی وجہ سے ،زمین کو سورج کے مطابق چکر مکمل کرنے میں 4 منٹ مزید لگتے ہیں،" موصوف نے دوبارہ سے بھان متی کی ہنڈیا کے تنجن کو اپنے قارئینِ زیب نامہ کی توجہ صرف اُن کی اصل مدعے سے ہٹانے کی غرض سے لکھا ہے۔

مدعا یہ تھا کہ اگر زمین گلوب ہے تو وہ گلوب ماڈل میں زمین کی ایک حرکت شرقاً غرباً ہے جس سے مبینہ طور پر زمین پر رات اور دن بنتے ہیں جو کہ سفید جھوٹ ہے!۔دوسرا مدعا یہ تھا کہ زمین اپنے محور پر گھومنے کے ساتھ ساتھ سورج کے گرد بھی 65،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اپنے مدار میں آگے بڑھتی جارہی ہے۔اصل کتاب کے متن میں یہی مدعا تھا کہ اگر ایسا ہو رہا ہے تو: "ہر 6 ماہ بعد جب زمین سورج کا چکر لگاتے ہوئے سورج کے مخالف سمت پہنچتی تو زمین کی تمام گھڑیوں کو 12 گھنٹے تک پیچھے کرنا پڑتا اِس وجہ سے دن رات بن جاتی تھی اور رات دن بن جانا تھا۔

"کیونکہ زمین تو اپنی دوہری حرکت میں ہے اور جب وہ 6 ماہ بعد اپنے موجودہ مقام کے مخالف سمت میں پہنچتی تو موصوف کے بیان کردہ: " اسلام آباد والا حصہ سورج کے سامنے آیا "تو 6 ماہ بعد کسی صورت یہی: " اسلام آباد والا حصہ سورج کے سامنے "ہر گز نہیں آسکتا ہے۔

آزمالیں گلوب ماڈل کے عین مطابق زمین اگر اپنی مذکورہ دہری حرکات کر رہی ہے (جو کہ سفید جھوٹ ہے) تو کسی صورت میں اگر 6 ماہ پہلے: " : " اسلام آباد والا حصہ سورج کے سامنے آیا " تھا کو کسی صورت 6 ماہ بعد وہی حصہ سورج کے سامنے ہر گز نہیں ہوگا بلکہ اُس کا مبینہ گلوب کا اینٹنی پوڈ امریکہ سورج کے سامنے ہوگا یہی وہ اصل مدعا تھا جو اصل کتاب کے ثبوت نمبر 112 میں ذکر ہوتا تھا مگر موصوف زیب نامہ نے اُسے بدل کر کیا سے کیا بنا ڈالا اور پھر اپنی سوڈو سائنس کی احمقانہ منطق لکھنے بیٹھ گئے۔

موصوف زیب نامہ نے ایسا ہی کیا جیسے کسی کو کہا جائے کے ایک کلو دودھ لے کر آؤ اور وہ دودھ کی بجائے ایک کلو دہی لے آئے۔ جب سوال میں 2 + 2 پوچھا گیا تھا تو جواب 2 + 2 کی بجائے 3 + 3 لکھنا اور اُس پر دلائل دینا کہاں کی عقلمندی ہے؟ یہی وہ اصل مسلہ ہے جس کی وجہ سے موصوف زیب نامہ لگاتار حماقت در حماقت کیے جا رہے ہیں۔ بجائے اِس کے کہ فریقِ مخالف کے لکھے 2 + 2 کا جواب دیتے خود سے 3 + 3 لکھ کر اُس کا جواب دینے بیٹھ گئے۔

اب اِس مقام پر موصوف کا خانہ ساز احمقانہ جواب موصوف زیب نامہ کو ہی لوٹایا جاتا ہے کہ: " لہٰذا موصوف زیب نامہ کا یہ اعتراض بے جا ہے۔" اور اُس پر یہ جواب جو نہ تو مانگا گیا تھا اور نہ ہی مدعا تھا نہ ہی بحث تھی اُس کو لکھنے بیٹھ گئے اور اپنے طور پر سمجھ بیٹھے کہ میں نے رَد کر دیا۔ ہم قارئین سے دوبارہ درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے علمی تعاقب کے اِس مقام پر موصوف کے خانہ ساز اعتراض نمبر 112 ، اصل کتاب نے ثبوت نمبر 112 ، پھر موصوف کے احمقانہ جواب اور پھر ہمارے الجواب کی شکل میں اُس پر جرح و تعدیل کو دوبارہ سے بطور تقابلہ لازمی پڑھیں۔ مزید کئی تشنگی محسوس فرمائیں تو ہمیں ضرور مطلع کریں!۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض113: یہ ماننا عین حماقت ہے کہ زمین کے ایک طرف لوگ چل رہے ہیں ، بحری جہاز آجارہے ہیں جبکہ اس کے بالکل اُلٹ مقام پر بھی ایسا ہورہا ہے کوئی بھی خلاء میں نہیں گررہا،ہر کوئی اپنے آپ کو سیدھا سمجھ رہاہے جبکہ سب ایک دوسرے کے الٹ ہیں۔یہ بات عقل سے بالاتر ہے۔)

موصوف نے دوبارہ اِس مقام پر اپنے فریب نامہ میں اعتراضات کو یکجا بیان کر کے ایک ساتھ لکھا ہے ہم بھی اُسی ترتیب سے موصوف زیب نامہ کے اعتراضات کو پیش کرتے ہیں اور اُن کے ساتھ ساتھ اصل کتاب کا متن بھی پیش کیے جاتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 113: کششِ ثقل کا جادو؛ یہ خیال کرنا عین حماقت ہو گی کہ زمین کے مختلف حصوں پر ایک ہی وقت میں ؛ لوگ کھڑے ہوں، بحری جہاز تیر رہے ہوں اور ہوائی جہاز اُڑ رہے ہوں وہ سب سیدھے اور اُلٹے بھی ہوں، کوئی 90 ڈگری کے زاویہ پر ہو اور کوئی نا ممکن زاویوں پر ہو۔ یہ خیال کرنا کہ اگر کوئی شخص کھدائی کرے تو وہ دوسری طرف سے خلاء میں پہنچ جائے عین بے وقوفانہ بات ہو گی۔ عقل کا تقاضہ تو یہ ہے کہ ہر آزادانہ سوچ رکھنے والا تو قدرتی طور پر یہ ہی کہے گا کہ حقیقت میں یا "اوپر" ہے یا "نیچے" ہے نہ کہ وہ یہ کہے گا کہ "سب کچھ ایک دوسرے سے جُڑا ہے" جیسا کہ نیوٹن اور آئن سٹائن کے نظریات کی روشنی میں بیان بازی کی جاتی ہے۔"

اصل کتاب میں ثبوت نمبر 113 کے ساتھ منسلک تصویر

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض114: Lancantius نے On the False Wisdom of the Philosphers میں لکھا: "یہ عجیب بات ہے کہ ایک گلوب ہے جس میں ایک طرف فصلیں الٹی ہیں بارش الٹی ہورہی ہے ،بابل کے معلق باغات جیسا عجوبہ بھی ان دعوؤں کے سامنے ہیچ ہے!")

جبکہ اصل کتاب کا متن کچھ اسطرح سے ہے؛

"ثبوت نمبر 114: کششِ ثقل پر تنقید؛ Lancantius نے On the False Wisdom of the Philosophers میں لکھا کہ: "ایک گلوب جہاں پر ایک طرف کے کھڑے لوگوں کے پاؤں گلوب کے دوسری طرف کے لوگوں کے سروں پر ہیں، کہیں بارش ہے، کہیں برف اور ژالہ باری اوپر کی طرف گرِ رہی ہے، کہیں درخت اور فصلیں اُلٹی اگ رہیں ہیں اور آسمان زمین کے نیچے ہے؟۔ بابل کے معلق باغات

جیسا عجوبہ بھی اِن چراہگاہوں کے آگے ہیچ ہیں اور اِن سمندروں، شہروں اور پہاڑوں کے آگے بھی؛ جن کو ان مُلحد فلاسفروں نے یہ مان رکھا ہے کہ یہ زمین سے بنا کسی سہارے کے معلق ہیں!"

یہ تو تھے موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراضات اور اُن کے مقابل اصل کتاب کے ثبوت۔ اب ہم موصوف زیب نامہ کے اِن کی بابت جواب کو دیکھتے ہیں؛

☆(جواب 113،114: فلیٹ ارتھرز اپنے مصنوعی دعوے کو سہارا دینے کی خاطر ہر طرح کے جھوٹ کا سہارا لے رہے ہیں ،چونکہ فلیٹ ارتھرز کشش ثقل پر یقین نہیں رکھتے اور زمین کا موازنہ ایک چھوٹی سی گیند سے کرتے ہیں جس کی وجہ سے ایسے مضحکہ خیز اعتراضات ہم کو پڑھنے کو ملتے ہیں۔یاد رہے Lancantius آج سے تقریباً 2 ہزار سال قبل موجود تھا تو کیا آج کی جدید ٹیکنالوجی کے مقابلے میں 2 ہزار سال پرانے فلاسفر کی باتوں کو بطور ثبوت استعمال کرنا کسی عقلمند شخص کا کام ہوسکتاہے؟)

الجواب: موصوف زیب نامہ کافرمانا کہ:"فلیٹ ارتھرز اپنے مصنوعی دعوے کو سہارا دینے کی خاطر ہر طرح کے جھوٹ کا سہارا لے رہے ہیں ،چونکہ فلیٹ ارتھرز کشش ثقل پر یقین نہیں رکھتے اور زمین کا موازنہ ایک چھوٹی سی گیند سے کرتے ہیں جس کی وجہ سے ایسے مضحکہ خیز اعتراضات ہم کو پڑھنے کو ملتے ہیں۔" قارئین آپ نے غور کیا ہو گا کہ کیسے موصوف نے اپنے طور پر یہ لکھ دیا کہ:" زمین کا موازنہ ایک چھوٹی سی گیند سے کرتے ہیں"جب کہ ہم نے کبھی زمین کو چھوٹی سی گیند نہ کہا نہ لکھا بلکہ ہم ہمیشہ اِسے "مبینہ گلوب زمین جو 25،000 کا گھیراؤ رکھتی ہے" لکھتے ہیں۔ تو موصوف کا یہ کلام الٹا چور کو توال کو ڈانٹے اور کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے عین مترادف ہے۔ کشش ثقل پر ہم مدلل رَد اپنے علمی تعاقب میں ہر ممکنہ مقام پر لکھتے آئے ہیں یہاں دوبار ذکر کرنا کلام کو طوالت دے گا۔ اِس جادوئی اور جعلی طاقت پر ہم صرف ایک اور تنقیدی تصویر پیش کر کے اپنے علمی تعاقب کو آگے بڑھاتے ہیں؛
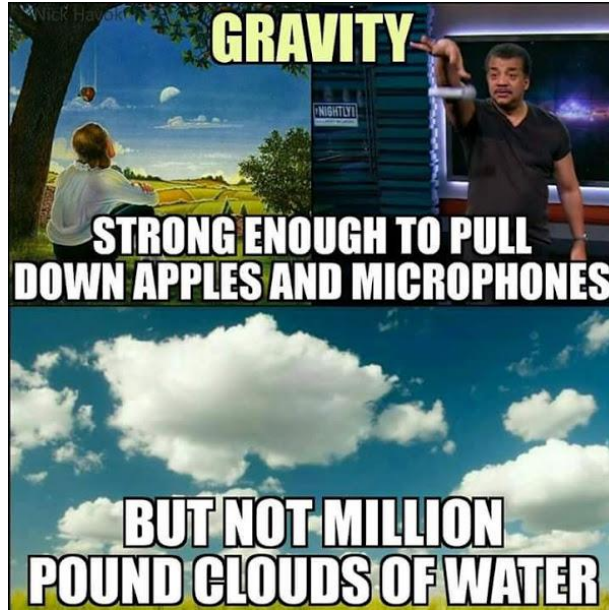
موصوف کا یہ فرمانہ کہ: " یاد رہے Lancantius آج سے تقریباً 2 ہزار سال قبل موجود تھا تو کیا آج کی جدید ٹیکنالوجی کے مقابلے میں 2 ہزار سال پرانے فلاسفر کی باتوں کو بطور ثبوت استعمال کرنا کسی عقلمند شخص کا کام ہوسکتاہے؟" موصوف کے کھلے ہوئے تضاد اور دجل وفریب کی ایک اور بین دلیل ہے۔ موصوف نے یہ نہیں بتایا کہ "Lancantius " یہ بات کیوں کہی؟ اگر یہ بتادیتے تو موصوف اپنی یہ سطر ہر گز نہ لکھ پاتے۔ کیونکہ "Lancantius " اپنے سے پہلے گذرے نام نہاد فلاسفروں کا رَد لکھا تھا تبھی اُس نے یہ بات کہی۔

موصوف کا بین تضاد دیکھئے جب فیثا غورث یا ارسطو جیسے ملحدین فلاسفر جو "Lancantius" سے بھی پہلے کے دور میں گذر چکے، وہ زمین کو گلوب کہیں تو ٹھیک ہے اگر "Lancantius" اُن ہی ملحدین کا دلیل سے رَد کرے تو موصوف زیب نامہ یہ فرما دیں کہ: " یاد رہے Lancantius آج سے تقریباً 2 ہزار سال قبل موجود تھا تو کیا آج کی جدید ٹیکنالوجی کے مقابلے میں 2 ہزار سال پرانے فلاسفر کی باتوں کو بطور ثبوت استعمال کرنا کسی عقلمند شخص کا کام ہوسکتاہے؟" کیا یہ کھلا تضاد نہیں ہے؟ اپنی من مرضی کی بات چاہے 3،200 سال پرانی ہو وہ موصوف جیسے احباب کی سر آنکھوں پر جیسے ہی کوئی اُن کے بعد کے دور کا فلاسفر کوئی عقلی بات لکھے تو اُس پر بجائے دلیل سے حجت قائم کی جائے موصوف کا ایسا کلام کرنا موصوف کا تضاد نہیں تو اور کیا ہے؟ جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ موصوف زیب نامہ جیسے سوڈو سائنس کو پوجنے والے احباب جانتے بوجتے یا انجانے میں فیثا غورث اور ارسطو جیسے ملحدین فلاسفروں کی متضاد منطقوں کو ہی بطور دلیل پیش کرتے پوری دنیا میں نظر آتے ہیں تب اِن کو اپنا یہ کلام یاد نہیں آتا؟ تب اِن احباب کی نام نہاد عقل کہاں چلی جاتی ہے؟ جیسے؛

The first person to ever present the idea of the Earth globe was Pythagoras of Samos, a man who is widely recognized by Masonic historians like Dr. James Anderson, Albert Mackey, William Hutchinson, and William Preston as being the very first Freemason!

فیثا غورث اور ارسطو زمین کو گلوب کہیں تو ٹھیک ہے مگر کوئی اُن کے بعد کے دور کا کوئی فلسفی دلیل سے اُن کا رَد کرے تو موصوف جیسے احباب کا " عقلمندی " کا وایلہ کرنا اُن کے دل میں چھپے چور اور اُن کی کھلی تضاد بیانی کی بابت اظہر من الشّمس دلیل و حجت ہے !۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض115: نیوٹن نے دعویٰ کیا کہ جو چیز جتنے زیادہ ماس کی حامل ہوگی وہ اپنے سے چھوٹی چیز کو اپنی جانب کھینچے گی۔نیوٹن کے قوانین کا کوئی عملی ثبوت نہیں بس ویسے دعوے ہی ہیں۔)

اب ہم کتاب کا اصل متن دیکھتے ہیں جسے موصوف زیب نامہ نے اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنایا ہے؛

"ثبوت نمبر 115: اشیاء کی کثافت اور اُن کے اُچھلنے کے مروجہ قوانین مکمل طور پر اس ضمن میں رہنمائی کرتے آئے ہیں کہ اشیاء کیوں نیچے گِرتی ہیں یہ قوانین فری میسنری کے جنگجو جناب 'آئزک نیوٹن' کی 'کششِ ثقل' کو دنیا کے سامنے پیش کرنے سے بھی بہت پہلے کے موجود ہیں۔یہ ایک حقیقت ہے کہ اشیاء اپنے سے زیادہ کثیف میں اوپر اُٹھتی ہیں اور اپنے سے کم کثیف میں نیچے جاتی ہیں۔ اگر اس بات کو Heliocentric Model پر فٹ کریں جہاں کوئی 'اوپر' یا 'نیچے' موجود نہیں ہے وہاں نیوٹن نے اُلٹا یہ دعوی کر دیا کہ اشیاء اپنے سے بڑے ماس کی طرف کھنچتی ہیں اور مرکز کی طرف گِرتی ہیں۔پوری تاریخ میں کسی نے ایک بھی ایسا تجربہ نہیں کیا جس کی رو سے یہ کہا جا سکے کہ کوئی ایسی شے ہو جس کا ماس اتنا زیادہ ہو کہ صرف اُس کے ماس کی وجہ سے اُس سے چھوٹی شے اُس کی طرف کھنچتی ہو جیسا کہ نیوٹن کی 'کششِ ثقل' یہ کام زمین پر، سورج پر، چاند پر، ستاروں پر اور دوسرے سیاروں پر کرتی ہے۔"

قارئین یہ تھا اصل کتاب کا متن جس میں بین کلام کے ذریعے کشش ثقل کے جھوٹ کا پردہ فاش کیا گیا تھا جسے موصوف نے اپنی خانہ سازی سے دوبارہ سفید کو سیاہ ثابت کرنے کے مترادف تبدیل کر کے اپنے فریب نامہ میں بطور اعتراض رقم فرمایا اور پھر اُس کا جواب کچھ ایسے تحریر فرمایا؛

☆(جواب: نیوٹن نے ہی سیاروں کے مدار دریافت کیے جسے آج سائنس تسلیم کرتی ہے۔راکٹ، سیٹلائیٹ، جہازوں کو نیوٹن کے کشش ثقل کے قانون کے مطابق بنایا جاتا ہے۔تقریباً دو سو سال پہلے Cavendish experiment کے ذریعے 2 اشیاء کے درمیان کشش ثقل کو نوٹ کیا گیا ، لٰہذا فلیٹ ارتھرز کے اعتراضات صرف بُغضِ سائنس پر مبنی ہیں۔)

الجواب: موصوف کا یہ فرمانا کہ: "نیوٹن نے ہی سیاروں کے مدار دریافت کیے جسے آج سائنس تسلیم کرتی ہے۔" موصوف کے سوڈو سائنس کے پجاری ہونے کی بین دلیل ہے جبکہ حقیقی سائنس میں ٹیکو براہی وہ پہلا سائنسدان تھا جس نے سیاروں کے مدار دریافت کیے تھے جسے ماسٹر فری میسن کیپلر نے بڑی چالاکی سے اپنے نام سے جاری کیا تھا۔یہاں تو موصوف اپنے پسندیدہ کیپلر کی مبینہ دریافتوں کو بھی اپنی سوڈو سائنس کے 33 ڈگری ماسٹر فری میسن نیوٹن کے کھاتے ڈال گئے۔اِسے کہتے ہیں رات کو سفید اور دن کو سیاہ بنا ڈالنا!۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ : "۔راکٹ، سیٹلائیٹ، جہازوں کو نیوٹن کے کشش ثقل کے قانون کے مطابق بنایا جاتا ہے۔" موصوف کی سوڈوسائنس کی انڈاکٹرینیشن کا ایک اور جھوٹ ہے۔ راکٹ اور سیٹلائٹ پر ہم دلائل کے ساتھ نقد آگے اپنے مقام پر کریں گے اِس مقام پر ہم موصوف کا جہازوں کو کششِ ثقل کے قانون کے مطابق بنانے کی بابت کلام کی خبر گیری کرتے ہیں۔ موصوف کیا دلیل کے ساتھ بتانا چاہیں گے کہ وہ کونسا جہاز ہے جسے بناتے ہوئے اِس جعلی اور جادوئی کششِ ثقل کو مدِ نظر رکھا جاتا ہے۔ آج تک تو فضائی صنعت جہازوں کو ایروڈائنامکس کے قوانین کے مطابق بناتی آئی ہے لگتا ہے موصوف نے اپنا کوئی کاغذ کا جہاز اپنی جعلی کشش ثقل کے نانہاد قانون کے مطابق بنایا تھا تبھی اُس کی بابت ذکر فرمارہے ہیں جبکہ ہوائی جہازوں کو ہمیشہ ایروڈائنامکس کے بنیادی قوانین کی روشنی میں بنایا جاتا ہے۔ اگر موصوف کے پاس اپنے کاغذ کے جہاز کے علاوہ کوئی بین دلیل ہے تو ہمارا فورم منتظر ہے کہ وہ اِس بابت کوئی ٹھوس دلیل پیش کریں۔ جبکہ ہم ہر ممکنہ مقام پر موصوف زیب نامہ کی پسندیدہ جادوئی اور جعلی کشش ثقل کا دلائل کے ساتھ رَد کرتے آرہے ہیں۔ مزید یہ بھی ملاحظہ فرمائیں؛
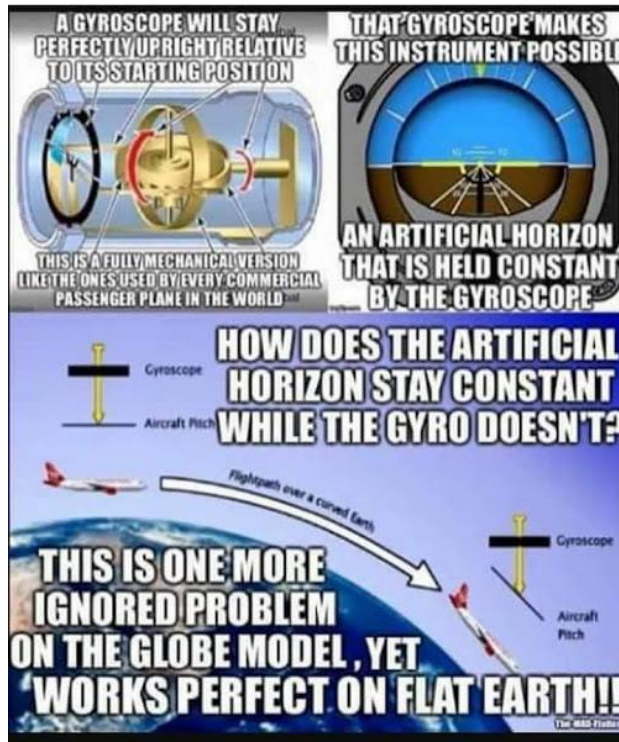
موصوف کا یہ فرمانا کہ : " تقریباً دو سو سال پہلے Cavendish experiment کے ذریعے 2 اشیاء کے درمیان کشش ثقل کو نوٹ کیا گیا ، لٰہذا فلیٹ ارتھرز کے اعتراضات صرف بُغضِ سائنس پر مبنی ہیں۔" قارئین کو ایک اور دھوکہ دینے کی ناکام کوشش ہے۔ ہم اپنے علمی تعاقب کے قارئین کو سب سے پہلے تو یہ شارٹ ڈاکیومینٹری پیش کرنا چاہیں گے جو اِس نام نہاد سائنس کے نام پر کئے گئے تجربے کی سوڈوسائنس کا پول کھولنے کے لیے کافی ہے۔

اگر قارئین نے پوری ڈاکیومینٹری دیکھ لی ہے تو اب ہم موصوف زیب نامہ سمیت اپنے قارئین سے پوچھنا چاہیں گے کیا یہ اِسے سائنس کہتے ہیں؟ جسے کوئی بھی کبھی بھی دوبارہ سے کر کے نہ دکھا سکے؟ وہ مشہور معقولہ موصوف زیب نامہ کی نظر دوبارہ کرتے ہیں کہ : "کوئی شرم ہوتی ہے کوئی حیا ہوتی ہے !۔" اگر موصوف زیب نماہ چاہیں تو 200 سال پرانے ایک جھوٹے تجربے کو بطور دلیل پیش کر دیں کیونکہ وہ موصوف کی

سوڈوسائنس کی حمایت میں تھا صرف اِسی لیے ؟۔ جب کہ اگر اُسی سوڈوسائنس کے رَد میں کوئی تجربہ کسی فلیٹ ارتھر سائنس دان نے کیا ہو تو موصوف زیب نامہ کے کیا خیالات ہوتے ہیں وہ قارئین موصوف کے ڈاکٹر روُبوتھم کی بابت دیکھ ہی چکے ہیں۔

موصوف کو ہم دوبارہ اوپن چیلنج کرتے ہیں وہ یہی تجربہ ہمیں کر کے دکھا دیں۔ جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ہم کوئی سے بھی دھاتی گیند جیسے اسٹیل ہی کو لے لیں اور اپنی چھت سے لٹکا دیں تو وہ چاہے کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں وہ کبھی ایک دوسرے کی طرف نہیں کشش نہیں دکھائیں گے جبکہ اگر ہم ایک انچ سے بھی چھوٹے مقناطیسی گیند لے کر اُنہیں اِسی تجربے میں استعمال کریں تو وہ فوراً ایک دوسرے کی طرف کشش دکھا کر مائل ہو جائیں گے۔ اِس تجربے کو بطور دلیل موصوف زیب نامہ نے پیش کر کے اپنی سوڈوسائنس کا ایک اور تضاد خود ہی بیان کر دیا ہے۔

سوڈوسائنس تو کہتی ہے کہ کشش زمین کے گھومنے کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہے اور زمین کے اپنے محور پر گھومنے کی وجہ سے ہم سب اُس کے ساتھ مبینہ طور پر چپکے ہوئے ہیں جبکہ Cavendish experiment کے تجربے میں کیا گھوم رہا تھا یہ موصوف زیب نامہ ہی بتا سکتے ہیں۔ اپنے آپ میں اتنی تضاد بیانی ہونے کے باوجود بھی اِیسی شے کو حقیقت مان لینا موصوف زیب نامہ جیسے احباب کو ہی مبارک۔ ہم ایسی خرافات سے کب کی توبہ کر چکے اور اُس کا دلیل سے رَد کرتے ہیں نہ کہ موصوف فریب نامہ کی طرح کہ اگر اپنی بات کرنا ہو تو 3،200 پہلے کے کسی ملحد کو بطور دلیل پیش کر دو جب فریق مخالف کی بات آئے تو اُس کے 2،000 پرانے عیسائی فلسفی کو بھی نکار دو۔ اگر اپنی بات ہو تو 200 پرانا Cavendish experiment کا سوڈوسائنس کا جعلی تجربہ بطور دلیل پیش کر دو جب بات فریق مخالف پر آئے تو ڈاکٹر روُبوتھم کے 1865 کے سارے تجربات کا انکار کر دو۔

یہ موصوف زیب نامہ جیسے احباب کو ہی زیب دیتا ہے۔ ہم ایسی خیانت پرستی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں اور ہر وہ بات چاہے وہ ہماری حمایت میں ہو یا مخالف دلیل کے ساتھ سب کے سامنے پیش کرتے ہیں نہ کہ موصوف زیب نامہ کی طرح عورتوں موافق تعامل کرتے پھریں!۔ قارئین اپنے علم میں اضافے کے لیے اِس جعلی تجربہ کی بابت یہ لنک بھی لازمی وزٹ کریں!۔

صاحبِ زیب نامہ اپنی خانہ سازی کی مشین کو مزید زور سے چلا کر لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض116: پوری انسانی تاریخ میں کوئی بھی ایسا تجربہ انجام نہیں دیا جاسکا جس کے ذریعے کہا جائے کہ کم ماس والی شے بڑی ماس والی شے کے گرد گھوم رہی ہے۔)

موصوف زیب نامہ کے اِس جھوٹے اعتراض پر کو اصل کتاب کے متن سے تقابلہ کے بعد قارئین خود بھی کہہ اُٹھیں گے کہ "اصل کتاب میں یہ لکھا تھا جو تم (صاحبِ زیب نامہ) نے اپنے اعتراض 116 میں لکھا؟"، ہمیں اِس کی اپنے قارئین سے قوی اُمید ہے؛

"ثبوت نمبر116: پوری تاریخ میں ایک بھی ایسا تجربہ نہیں کیا گیا جس کی رو سے یہ کہا جائے کہ کسی آبجیکٹ کا ماس اتنا زیادہ ہو کہ صرف اُس کے ماس کی وجہ سے کوئی کم ماس والا آبجیکٹ اُس کے گِرد گردش کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔ کششِ ثقل کی 'جادوئی تھیوری' جہاں تمام سمندروں، عمارتوں اور انسانوں کو ہمیشہ ایک گردش کرتے گلوب کے ساتھ جمائے رکھتی ہے وہیں پر یہی جادوئی تھیوری چاند اور سیٹلائیٹس کو اُن کے مخصوص مداروں میں زمین کے ارد گرد گردش پر مجبور کرتی ہے۔ اگر یہ دونوں باتیں سچ ہیں تو اِس کی رو سے اگر لوگ زمین پر اُوپر کی جانب اُچھلیں تو اُن کی زمین کی گردش شروع ہو جانی چاہیے یا چاند کو بہت پہلے ہی زمین سے جا ٹکرانا چاہیے تھا۔ اِن میں سے کبھی کسی تھیوری کا تجربہ تک نہیں کیا گیا جبکہ اِن تھیوریز کے نتائج باہمی طور پر ایک دوسرے کے مخالف ہیں۔"

یہ بات موصوف زیب نامہ کی پوری سوڈو سائنس کے خلاف بین ثبوت تھی تبھی موصوف نے اپنی سوڈو سائنس کو بچانے کی خاطر اپنا خانہ ساز اعتراض گھڑا اور حسبِ عادت اہم بات کو اپنے دجل و فریب کے مقام پر لا کر اُس کا یوں جواب لکھا؛

☆(جواب: فلیٹ ارتھرز چونکہ سیٹلائیٹ کے وجود کے بھی انکاری ہیں، اسی خاطر ان سب حقائق کا انکار کرکے پوری نسل انسانی کو مُوردِ الزام ٹھہرا رہے ہیں۔ کسی بھی اچھی دوربین سے ISS (انٹرنیشنل سپیس اسٹیشن) کا نظارہ کیا جاسکتا ہے، اس کے علاوہ ہمارا چاند، یا دیگر سیاروں کے چاندوں کا ٹیلی سکوپ سے مشاہدہ کیا جاسکتا ہے جو اپنے سیاروں کے گرد محو گردش ہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانہ کہ: "فلیٹ ارتھرز چونکہ سیٹلائیٹ کے وجود کے بھی انکاری ہیں، "سچ ہے جی ہاں ہم سیٹلائٹس کے دلیل کے ساتھ انکاری ہیں اور وہ دلیل بلکہ دلائل ہم آگے سیٹلائٹس کے متعلقہ مقام پر ضرور بالضرور کریں گے ہم موصوف زیب نامہ کی طرح ہرگز نہیں ہیں کہ ہر مقام پر بھان متی کی ہنڈیا میں متحجن بنا کر اپنے قارئین کو الجھاتے پھریں اور اپنے علمی تعاقب کی ترتیب کو خراب کرتے پھریں۔ موصوف کا یہ فرمانا کہ: "اسی خاطر ان سب حقائق کا انکار کرکے پوری نسل انسانی کو مُوردِ الزام ٹھہرا رہے ہیں۔" موصوف کا بلا دلیل الزام ہے جبکہ ہم نے جو کلام کیا وہ یہ تھا کہ: "پوری تاریخ میں ایک بھی ایسا تجربہ نہیں کیا گیا جس کی رو سے یہ کہا جائے کہ کسی آبجیکٹ کا ماس اتنا زیادہ ہو کہ صرف اُس کے ماس کی وجہ سے کوئی کم ماس والا آبجیکٹ اُس کے گِرد گردش کرنے پر مجبور ہو جاتا ہے۔" اگر یہ جھوٹ ہے تو موصوف زیب نامہ اپنے فریب نامہ میں باآسانی ثابت کر سکتے تھے اور دلیل پیش کر کے ہمارا رد کر سکتے تھے مگر چونکہ وہ کلی طور پر دلیل سے خالی ہیں تو اپنے کھوکھلے پن کو بچانے کے لیے اپنے اصلیت کو ہم پر ہر مقام پر دیدہ دلیری سے تھوپ دیتے ہیں۔ موصوف

کا یہ فرمانا کہ: "کسی بھی اچھی دوربین سے ISS (انٹرنیشنل سپیس اسٹیشن) کا نظارہ کیا جاسکتا ہے، " پھر سے وہی اپنی حسبِ عادت بھان متی کی ہنڈیا میں بنا منجن پیش کرنے کے مترادف ہے۔ ادھر کلام اِس جعلی ISS کا ہو ہی نہیں رہا اُس کا کلام تو آگے اپنے مقام پر جب آئے گا تو قارئین بھی اُس ISS کی جعلسازی کو پہچان جائیں گے۔

موصوف کا فرمانا کہ: " اس کے علاوہ ہمارا چاند، یا دیگر سیاروں کے چاندوں کا ٹیلی سکوپ سے مشاہدہ کیا جاسکتا ہے جو اپنے سیاروں کے گرد محو گردش ہیں۔ " قارئین کی آنکھوں میں اپنے فریب کا دھول جھونکنے سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہے۔ اِس مقام پر بات زمین کی ہو رہی ہے تو زمین کی بابت کلام ہونا چاہیے نہ کہ ہم دوسرے گردش کرتے ستاروں (سیاروں) کو بطور دلیل پیش کرتے پھریں۔ ویسے موصوف نہ جانے کس ٹیلی سکوپ سے دیکھنے کی بات کر رہے ہیں اور کن چاندوں اور کن سیاروں کی بات کر رہے ہیں قارئین خود ہی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ جبکہ قارئین ستاروں کی حقیقت کی بابت کہ وہ کسی طاقتور ٹیلی سکوپ کا کسی طاقتور زوم کیمرہ سے بنائی گئی عام لوگوں کے پلے لسٹ میں دیکھ ہی چکے ہیں۔

موصوف کے پاس اگر کوئی خود کی بنائی ہوئی ستاروں اور سیاروں کی بابت کوئی بھی اصل ویڈیو موجود ہو تو ہمیں ضرور ارسال فرمائیں تا کہ ہم بھی دیکھیں کہ جو شے ہم نیکون پی 900 اور 660x کی طاقتور ٹیلی سکوپ سے بھی نہیں دیکھ سکے وہ موصوف نے دیکھ لی؟۔ ہمیں پورے اعداد و شمارے جیسے ہم باقاعدہ ہر شے کی تفصیل ساتھ میں مہیا کرتے ہیں اُسی طرح ہمیں بھی لازمی بھیجیں۔ مزید یہ کہ اگر کسی سیارے کے ساتھ کوئی فلکی جسم نظر آتا ہے تو اُس کی بابت اُسے دیکھنے کے بعد ہی کلام کیا جاسکتا ہے۔ اِس مقام پر ہمارا مدعا زمین، اور زمین کا چاند تھا۔ جس کی بابت موصوف زیب نامہ نے نہ کوئی کلام کیا نہ کوئی دلیل پیش کی۔ اصل کتاب کا ثبوت نمبر 116 سوڈو سائنس کی بین نفی کے لیے کافی و شافی ہے!۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 117: نیوٹن نے یہ بھی تھیوریاں پیش کیں کہ سمندر میں آنے والے مدو جزر چاند کی وجہ سے ہیں، اگر بڑی چیز چھوٹی کو اپنی جانب کھینچتی ہوتی تو زمین چاند کی نسبت 87 گنا بڑی ہے تو کیسے چاند اپنی کشش ثقل کا اثر زمین کے سمندروں پر ڈال سکتا ہے؟)

قارئین موصوف کے خانہ ساز اعتراض کا اصل کتاب کے متن میں لکھے سوڈو سائنس کے خلاف ایک اور ثبوت کا تقابلہ فرمائیں؛

" ثبوت نمبر 117: نیوٹن کی کھلی حماقتیں: نیوٹن کے یہ بھی تھیوریاں پیش کیں کہ زمین کے سمندورں پر اُٹھنے والی لہروں کی وجہ چاند کی کششِ ثقل ہے۔ اگر چاند صرف 2،160 میل کے قُطر کا ہے اور زمین 8،000 میل کے قُطر کی ہے تو اُنہی کے 'مبینہ حساب' کی رو سے، زمین چاند کی نسبت 87 گُنا زیادہ ماس رکھتی ہے، زیادہ ماس رکھنے والی شے کم ماس رکھنے والی شے کو اپنی طرف کھینچے گی مگر یہاں تو بات اِس کے اُلٹ ہو رہی ہے۔ اگر زمین کی بڑی کششِ ثقل چاند کو اپنے مدار میں رکھ سکتی ہے تو یہ ناممکن ہے کہ چاند کی (زمین کی نسبت) کمزور کششِ ثقل زمین کی کششِ ثقل کو مات دے کر اُس پر اپنا اثر دیکھائے۔ خاص کر سطح سمندر پر، جہاں چاند کی کششِ ثقل کا کھچاؤ زیادہ مان لیا گیا ہے۔ اور اگر واقعی چاند کی کششِ

ثقل زمین کی کششِ ثقل کرمات دے کر لہروں کو اوپر کھینچ رہی ہے تو کوئی ایسی شے نہیں بچتی جو اُن لہروں کو زیادہ کھچاؤ کی طرف جانے سے روک سکے۔"

قارئین نے اگر موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض اور اصل کتاب کے متن کا تقابلہ کر کے دیکھ لیا ہو گا کہ کیسے موصوف نے اپنی سوڈو سائنس کے ماسٹر فری میسن نیوٹن سے اپنی وفاداری کو نبھایا ہے اور مزید کیسے نبھاتے ہوئے جواب تحریر فرمایا ہے ملاحظہ فرمائیں؛

☆(جواب: ہمیں بے جا اعتراضات اٹھانے سے پہلے نیوٹن کے قوانین کو سمجھنا چاہیے انہوں نے کہا تھا کہ ہر ماس رکھنے والی چیز کشش ثقل رکھتی ہے چھوٹی چیز کم کشش ثقل رکھتی ہے جبکہ بڑی چیز زیادہ کشش ثقل رکھتی ہے، اس کشش ثقل کے باعث بڑی چیز چھوٹی پر جو force ظاہر کرے گی ہم وہ معلوم کرسکتے ، زمین چونکہ چاند کو اپنے گرد گھومنے پر مجبور کررہی ہے تو اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ چاند کی کشش ثقل ختم ہوگئی ہے۔چاند کی اپنی کشش ثقل موجود ہے اور وہ زمین پر موجود اشیاء کے اوپر اس کا اظہار ہلکا سا کرسکتا ہے، لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ چانداپنی کشش ثقل کے باعث زمین کو مدار سے ہٹا دے۔)

الجواب: صاحبِ زیب نامہ کا فرمانا کہ: "ہمیں بے جا اعتراضات اٹھانے سے پہلے نیوٹن کے قوانین کو سمجھنا چاہیے "ہمیں سے مراد اگر موصوف اپنی اور اپنے حواریوں کی بابت کہہ رہے ہیں تو حیرت ہوئی پڑھ کر اگر ہماری بابت کہہ رہے ہیں تو ہمارا جواب یہ ہے کہ نہ ہم نے کبھی کوئی اعتراض بے جا اُٹھایا ہے اور نہ ہی بنا دلیل کے بات کی ہے اصل کتاب میں چونکہ بات بطور ثبوت لکھی ہے تو آپ کو ثبوت کارَد کرنا تھا نہ کہ اپنے خود ساختہ اعتراض کا۔مزید موصوف کا یہ فرمانا کہ: "پہلے نیوٹن کے قوانین کو سمجھنا چاہیے انہوں نے کہا تھا کہ ہر ماس رکھنے والی چیز کشش ثقل رکھتی ہے چھوٹی چیز کم کشش ثقل رکھتی ہے جبکہ بڑی چیز زیادہ کشش ثقل رکھتی ہے، اس کشش ثقل کے باعث بڑی چیز چھوٹی پر جو force ظاہر کرے گی ہم وہ معلوم کرسکتے ، "اگر ہم یہ معلوم کر سکتے ہیں تو پھر اِس کا کیا کریں گے ؟؛
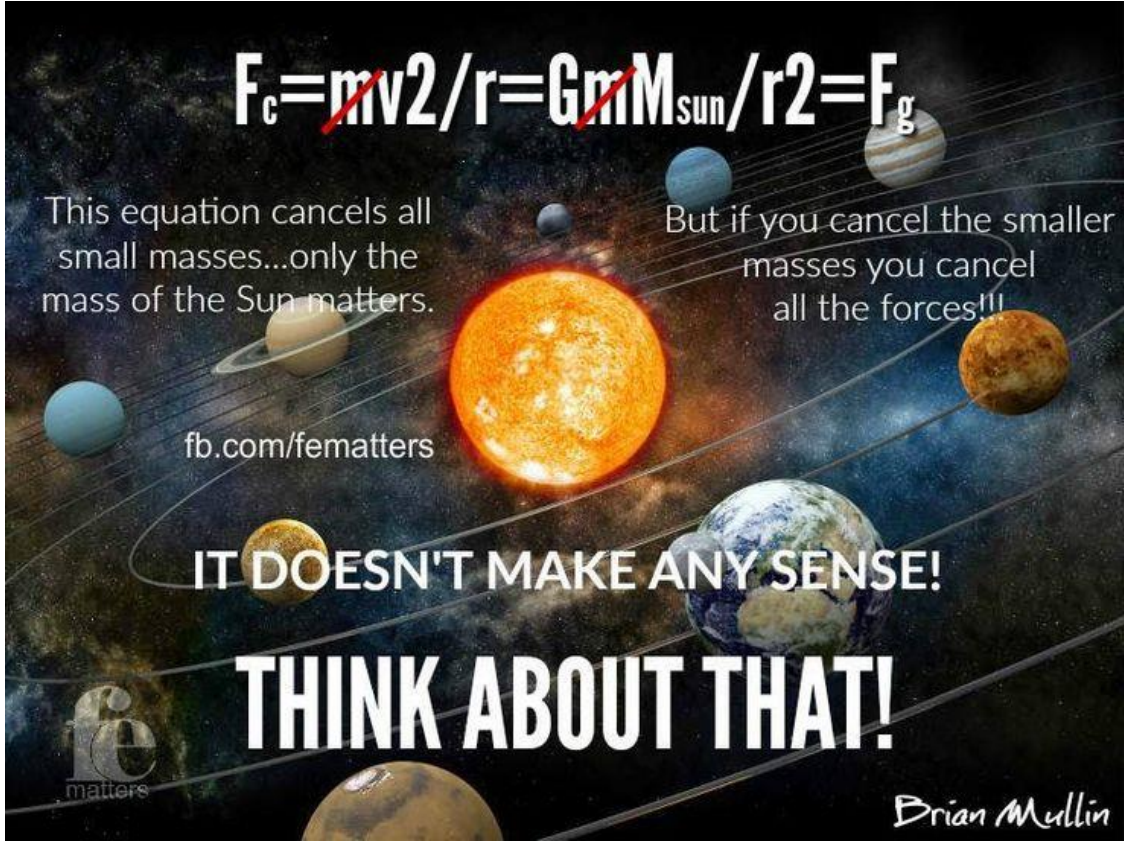
اگر کوئی ایسی شے حقیقت میں ہوتی تو موصوف زیب نامہ کے پاس بہترین موقع تھا کہ اپنی سوڈو سائنس کی بابت پوری تفصیل سے اُس کا دفاع کرتے نہ کہ وہی گھسی پٹی انڈا کٹرینیشن دوبارہ سے لکھتے رہتے۔ موصوف کا یہ فرمانا کہ: " زمین چونکہ چاند کو اپنے گرد گھومنے پر مجبور کررہی ہے تو اس کا قطعاً یہ مطلب نہیں کہ چاند کی کشش ثقل ختم ہوگئی ہے۔چاند کی اپنی کشش ثقل موجود ہے اور وہ زمین پر موجود اشیاء کے اوپر اس کا اظہار ہلکا سا کرسکتا ہے، لیکن یہ نہیں ہوسکتا کہ چانداپنی کشش ثقل کے باعث زمین کو مدار سے ہٹا دے۔" سوائے سوڈو سائنس کے ایک اور جھوٹ کے اور کچھ بھی نہیں ہے۔ اگر چاند میں کششِ ثقل موجود ہے تو پھر وہی ہونا چاہیے جو اصل کتاب کے متن میں اِس مقام پر لکھا ہے۔

جبکہ اگر وہ ہو بھی جائے تو نیوٹن کی کھلی حماقتیں اُس سے متضاد بیانی کرتی ہیں اور اُس پر مزید موصوف زیب نامہ نے اپنی حماقتیں جڑ دی ہیں۔ اگر چاند کی کشش ثقل ہے اور وہ سمندروں میں مد و جزر کی وجہ ہے تو پھر کسی چھوٹے آبی ذخیرے پر چاند کی کشش ثقل کیا اپنی اُسی جادوئی طاقت انتخاب کو استعمال کرتی ہے؟ جبکہ اوپر لگی تصویر میں قارئین واضح دیکھ سکتے ہیں کہ اگر تمام طاقتیں ایک دوسرے کو خارج کر رہی ہیں تو بچتا کیا ہے؟ چاند کی جعلی کشش ثقل کی بابت ایک اور تنقیدی تصویر ہم اِس مقام پر اپنے قارئین کی نظر کرنا چاہیں گے؛

اگر کوئی یہ کہے کہ پانی اپنے گلاس میں اِسی وجہ سے رُکا ہے کہ زمین کی کشش ثقل چاند کی کشش ثقل سے زیادہ طاقتور ہے تو وہ خود ہی اپنی سوڈو سائنس کے اِس جھوٹ کہ سمندروں میں مدو جزر چاند کی وجہ سے ہوتا ہے، نفی کر گیا ہے۔ جب زمین کی کشش ثقل زیادہ طاقتور ٹھہری تو چاند کیونکہ اُس میں کوئی مداخلت کر سکے۔ ایک جھوٹ کو بچانے کے لیے سوڈو سائنس کو مزید جھوٹ بولنا پڑتے ہیں۔ یہی کام موصوف زیب نامہ ہر جگہ کرتے آرہے ہیں۔
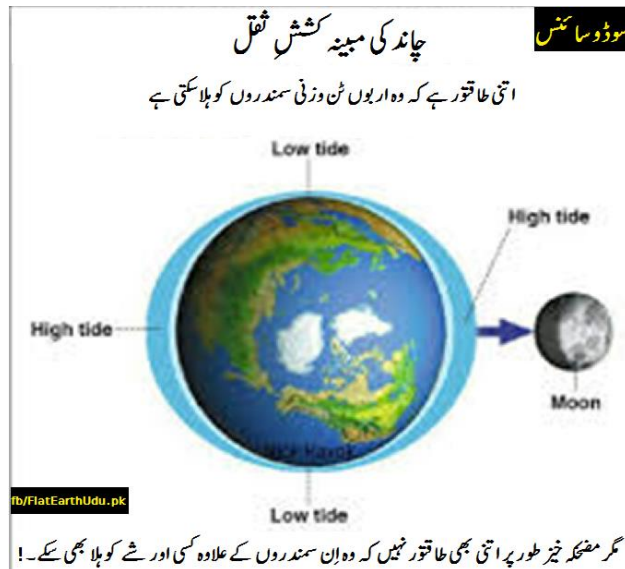
صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض118: چاند کی رفتار اور ولاسٹی ایک جیسی رہتی ہے تو پھر چاند کو ہر وقت ایک ہی جیسا اثر رکھنا چاہیے مگر ایسا نہیں ہوتا، نیز چاند کی جادوئی کشش ثقل کا اثر صرف سمندر پر ہی کیوں ہوتا ہے زمین کے بقیہ پانی کے ذخائر پر کیوں نہیں ہوتا؟)

جبکہ اصل کتاب کا متن یہ ہے:

" ثبوت نمبر118: اگر چاند کی رفتار اور اُس کی ولاسٹی ایک جیسی رہتی ہے تو اُس کا ایک ہی جیسا اثر زمین پر لہروں کا باعث بننا چاہیے، جبکہ حقیقت میں زمین پر لہروں میں بہت زیادہ فرق پایا جاتا ہے جو چاند کے حساب کو مدِ نظر نہیں رکھتا۔ زمین کی جھیلیں، تالاب، دلدلی تالاب اور زمین کے بقیہ پانی کے ذخیرے چاند کی کششِ ثقل کے مبینہ کھچاؤ سے پراسرار طور پر محفوظ رہتے ہیں۔ اگر یہ 'کششِ ثقل' حقیقتاً زمین کے سمندروں کو اوپر اپنی طرف کھینچتی ہے، تو تمام جھیلوں، تالابوں اور دوسرے پانی کے ذخیروں پر بھی اُسی طرح لہریں اُٹھنی چاہیے تھیں۔"
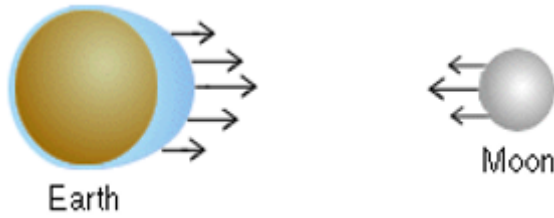
اور اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب موصوف زیب نامہ نے ایسے تحریر کیا؛

☆(جواب: مد و جزر عموماً اس وقت وقوع پذیر ہوتا ہے جب سورج اور چاند زمین کے ایک ہی جانب ہو یا ایک دوسرے کے مخالف، اس دوران سمندر کے پانی کو سورج اور چاند دونوں کھینچتے ہیں جس کے باعث مدو جزر بنتے ہیں۔یہ ایک حقیقت ہے۔اس کا اثر بڑی جھیلوں پر ہوتا ہے ، چھوٹے تالاب اور جھیل کو تو چھوڑیں زیرِ زمین موجود تجربہ گاہ Large Hadron Collider پر بھی اس کا دورانِ تجربات اثر دیکھا گیا ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: "مد و جزر عموماً اس وقت وقوع پذیر ہوتا ہے جب سورج اور چاند زمین کے ایک ہی جانب ہو یا ایک دوسرے کے مخالف" اِس کے علاوہ چاند اور سورج کس حالت میں ہوتے ہیں یہ قارئین موصوف زیب نامہ سے ہی استفسار کریں۔ مضحکہ خیزی اپنی جگہ اگر اِن دو صورتوں کہ علاوہ بھی کوئی اور صورت موجود ہے چاند اور سورج کی سمتوں کی بابت تو موصوف ہی بتا سکتے ہیں۔ موصوف نے بالکل بے مطلب بات لکھی ہے جس پر قارئین خود سے فیصلہ کر سکتے ہیں کہ یاں تو چاند اور سورج زمین کے ایک ہی جانب ہو سکتے ہیں سوڈوسائنس کے مطابق یا ایک دوسرے کے مخالف ہو سکتے ہیں شاید کوئی تیسری حالت بھی ہو جو موصوف زیب نامہ کو پتہ تھی مگر اپنے فریب نامہ میں لکھنے سے چوک گئے ہوں!۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ: " اس دوران سمندر کے پانی کو سورج اور چاند دونوں کھینچتے ہیں جس کے باعث مدو جزر بنتے ہیں۔" موصوف کا اپنی سوڈوسائنس سے اِس مقام پر ایک اور انحراف ہے جو یہ کہتی ہے کہ سمندروں پر مدو جزر چاند کی وجہ سے بنتے ہیں۔ لہٰذا ہمارا نشانہ سوڈوسائنس ہے نہ کہ موصوف کی خانہ ساز سائنس۔ شاید وہ اب تک تھک چکے تھے تبھی ایسی مضحکہ خیزی سے پُر اپنے جوابات لکھ رہے تھے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ : " یہ ایک حقیقت ہے " ہم کہیں گے کہ یہ ایک بہت بڑی گپ اور یاہ واہی ہے جس کی بابت ہم ابھی پچھلے موصوف کے خانہ ساز اعتراض کے الجواب میں لکھ آئے ہیں۔ موصوف کا یہ کہنا کہ : " ۔اس کا اثر بڑی جھیلوں پر ہوتا ہے ،چھوٹے تالاب اور جھیل کو تو چھوڑیں زیرِ زمین موجود تجربہ گاہ Large Hadron Collider پر بھی اس کا دورانِ تجربات اثر دیکھا گیا ہے۔" اگر ایسا ہے تو ہم یہی کہیں گے کہ یہ کشش ثقل واقعی کوئی جاندار شے ہے جو خود سے انتخاب کرتی ہے کہ کسے ،کب ، کہاں اور کیسے اپنی طرف کھینچنا ہے۔

CERN سے متعلقہ Large Hadron Collider کی بابت موصوف نے جو گپ اِس مقام پر چھوڑی ہے موصوف کے رَد میں ہم موصوف کی ہی جانب کے فریق کی تنقید بطور ابطالِ زیب نامہ جواب الاعتراض نمبر 118 پیش کر دیتے ہیں۔ قارئین سے گذارش ہے کہ یہ لنک وزٹ کر کے دیکھیں کہ اصل مدعا کیا ہے اور موصوف نے اپنی خانہ ساز "ڈھینگ" جو Large Hadron Collider کے نام پر ماری ہے اُس بابت موصوف کے کیمپ کا کیا مؤقف ہے خود ہی ملاحظہ فرمالیں۔ اپنے گھر کی گواہی کس عدالت میں مانی جاتی ہے یہ کوئی بھی صاحبِ بصیرت جانتا ہے۔ یہی کام موصوف نے کیا ہے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض119: عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ چونکہ بقیہ سیارے ،ستارے گول ہیں اسی خاطر زمین بھی گول ہے، زمین کو سیارہ کہنا غلط ہے ، زمین پھیلا ہوا ایک میدان ہے، آسمان پر نظر آنے والے ستاروں سیاروں کی ناسا نے جعلی ویڈیوز بنا کر ہمیں گول دکھائی ہیں اصل میں سب ڈسک کی طرح کے نظر آتے ہیں۔)

اب اصل کتاب کا متن دیکھیے کہ کیسے موصوف نے اصل بات کو ہی بدل ڈالا؛

" ثبوت نمبر119 : یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ : کیونکہ دوسرے سیارے گلوب کی شکل میں نظر آتے ہیں تو زمین بھی لازمی طور پر گلوب شکل میں ہونی چاہیے۔ پہلے یہ سمجھ لیں کہ زمین ایک وسیع پھیلا ہوُا میدان ہے نہ کہ کوئی سیارہ ہے ،آسمان پر موجود اِن سیاروں کی ہیئت کا اُس زمین سے کوئی لینا دینا نہیں بنتا جو ہمارے پاؤں کے نیچے موجود ہے۔دوسری بات ،اِن سیاروں کو ہزاروں سالوں سے 'آوارہ ستاروں' کے حوالے سے پہچانا جاتا رہا ہے ،کیونکہ یہ دوسرے جامد ستاروں کی نسبت اپنی مخصوص گردش سے پہچانے جاتے ہیں۔جب بھی ہم غیر جانبداری سے کسی ٹیلی سکوپ یا اپنی ننگی آنکھ سے اِن کو دیکھتے ہیں ، تو جامد ستارے اور یہ آوارہ ستارے ایک چمکتی ہوئی روشنی کی ڈسک کی طرح لگتے ہیں، نہ کہ Spherical زمین کی طرح۔ ناسا کی طرف سے جاری کردہ تمام کی تمام اِن spherical نما سیاروں کی تصاویر/ویڈیوز جعلی اور کمپیوٹر سے بنائی گئی تصاویر ہوتی ہیں نہ کہ اصل تصاویر۔"

موصوف زیب نامہ کمال کی ڈھٹائی سے اپنا جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: اس اعتراض میں فلیٹ ارتھرز اپنے نظریات کا پرچار کرنے میں مصروف ہیں، کسی بھی اچھی ٹیلی سکوپ کے ذریعے ہم بقیہ سیاروں، ستاروں کا معائنہ اور ان کی گردش سمجھ کر جواب حاصل کرسکتے ہیں کہ یہ گول ہیں یا چپٹے ہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: "اس اعتراض میں فلیٹ ارتھرز اپنے نظریات کا پرچار کرنے میں مصروف ہیں" اگر یہ ہمارے نظریات کا پرچار ہے تو ہمیں فخر ہے کہ ہم موصوف زیب نامہ اور اُن کے حواریوں کی طرح فری میسونک سوڈو سائنس کے مائی باپ ناسا کے ذہنی غلام نہیں ہیں۔

موصوف نے ہمارے رَد پر اپنی طرف سے کوئی دلیل نہیں دی بس یہ لکھ دیا کہ: "کسی بھی اچھی ٹیلی سکوپ کے ذریعے ہم بقیہ سیاروں، ستاروں کا معائنہ اور ان کی گردش سمجھ کر جواب حاصل کرسکتے ہیں کہ یہ گول ہیں یا چپٹے ہیں۔" موصوف نے شاید یہ سمجھ رکھا ہے کہ موصوف کے علاوہ باقی سب ناسا کے ذہنی غلام ہیں تبھی موصوف نے بات کو گول کر کے یہ لکھ دیا ہے۔ جبکہ حقیقت میں ہم اپنے پیچھے گذرے کلام کو دوبارہ ادھر نقل کرنا چاہیں گے۔

ہماری منتخب کردہ ایک بہترین پلے لسٹ جس میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ حقیقت میں ستارے کسی بھی اچھی ٹیلی سکوپ یا طاقتور زوم کیمرے سے کیسے نظر آتے ہیں؟۔ ہمیں مین اسٹریم سوڈو سائنس اور ناسا کیا دیکھاتا اور کہتا آیا ہے کہ ستارے ہمارے سورج کی طرح ہی بڑے بڑے سورج ہیں؟۔ جبکہ حقیقت میں کیا سورج ایسے ہوتے ہیں۔ ہمارا یہ مؤقف جو قرآن میں اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ ستاروں کو آسمان میں جڑ دیا گیا اور آسمانِ دُنیا کی زینت بنا دیا گیا، اُسے حقیقت میں اپنی آنکھوں سے دیکھیے اور اپنا سر دھنیئے کہ کیسے سوڈو سائنس ہم سب کو دھوکہ دیتی ہے اور ہمارے منہ پر جھوٹ بولتی ہے۔

ہماری دعوت تحقیق ہے چاہے وہ گلوبرز ہوں یا مسطحتین!۔ ستارے کیا ہیں آپ خود سے اِس پلے لسٹ میں دیکھ لیں کہ ستارے اصل میں کیسے دکھائی دیتے ہیں اور ہمیں سوڈو سائنس کیا دیکھاتی ہے؟۔ یہ تمام ویڈیوز نیکون پی900 جیسے طاقتور کیمروں کے مختلف ماڈلوں اور مختلف ٹیلی سکوپس سے بنائی گئی ہیں۔

ستارے حقیقت میں کسی اچھی ٹیلی سکوپ یا طاقتور زوم کے حامل کیمروں سے کیسے نظر آتے ہیں ہماری منتخب کردہ ایک پلے لسٹ کا

لنک حاضر ہے؛

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض120: لفظ سیارہ "Planet" دراصل لاطینی لفظ Planum یعنی سیدھا سے لیا گیا ہے۔اور زمین کو Earth Plane سے Earth Planet بنا کر پیش کر دیا گیا ہے۔)

موصوف زیب نامہ نے اِس مقام پر بھی حسبِ سابق ایک اہم مصدری بحث کو جسے اصل کتاب میں بطور ثبوت لکھا گیا تھا، اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنایاہے۔ جبکہ اصل کتاب میں یہ لکھا ہے؛

"ثبوت نمبر 120:۔لفظ 'سیارہ/Planet' کا مطلب اور مصدری بنیاد؛ لفظ 'سیارہ/Planet' کا مصدر و بنیاد قدیم انگریزی لفظ Planete، جو قدیم فرانسیسی میں Planete (موجودہ فرانسیسی میں Plane'te)، لاطینی میں Planeta، یونانی زبان میں Plantetes، Planetai (asters) "آوارہ (ستارے)" اور Planasthai سے "آوارہ پھرنے والا" جو کسی نامعلوم مقام سے ہو، ممکنہ طور پر (n) Plane 'فلیٹ سطح' 1600 عیسوی میں لاطینی لفظ Planum "فلیٹ سطح" even, Level, Flat, "planus", plain, level, plane, Plain, Clear۔اُنھوں نے صرف اس لفظ میں 'T' کا اضافہ کر کے ہمارے Earth Plane کو (Earth Planet) بنادیا اور وہیں سے سب نے اِسے لے لیا۔"

ہم اِس مقام پر صرف ایک سوال صاحبِ زیب نامہ سے پوچھنا چاہیں گے کہ حضور کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ "مصدر" کس بلا کا نام ہے؟ اگر پتہ ہو تو ساری عوام کے سامنے ہمیں ضرور جواب دیجئے گا کہ مصدر کسے کہتے ہیں۔ جبکہ قارئین کی اکثریت اِسے لازمی جانتی ہو گی۔ موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز جواب میں تحریر فرماتے ہیں؛

☆(جواب: ہمیں حقائق پر بات کرتے ہوئے اس سے منسلک ثبوتوں کو مدِنظر رکھنا چاہیے۔اشیاء کے ناموں میں تو وقت کے ساتھ رد و بدل ہوتا رہتا ہے۔اگر اسی بحث میں پڑ جائیں گے تو ایسے بہت سی اشیاء ہیں جن کے نام دیگر اشیاء سے اخذ کیے گئے ہیں۔یہ ایک انتہائی غیر سائنسی اعتراض ہے۔)

الجواب: پہلے تو موصوف نے اصل کتاب سے پوری مصدری بحث ہی نقل نہیں فرمائی اور خود سے جو لکھا اُس کا جواب بھی اپنی لاعلمی کی بنیاد پر ہی لکھ ڈالا۔ کہ: "ہمیں حقائق پر بات کرتے ہوئے اس سے منسلک ثبوتوں کو مدِنظر رکھنا چاہیے۔" تو قارئین مصدری بحث کوئی مذاق نہیں ہوا کرتی۔ یہ کسی بھی زبان میں کسی بھی لفظ کی بابت تاریخ میں اُس کے مستعمل ہونے پر بھی بتا دیتی ہے۔

اگر مصادر کی بحث بھی حقائق نہیں تو نہ جانے موصوف کے ہاں حقائق کسے کہا جاتا ہے؟ موصوف کا یہ فرمانا کہ: "اشیاء کے ناموں میں تو وقت کے ساتھ رد و بدل ہوتا رہتا ہے۔" یہ کون سی شے ہے اگر یہ بھی اپنے فریب نامہ میں لکھ دیتے تو موصوف کا مزید تعاقب کرنا زیادہ آسان ہوتا۔ شروع سے انسان قلم کو قلم کہتا آ رہا ہے۔ پانی کو پانی، چاند کو چاند۔ سورج کو سورج۔ لے دے کر انگریزی زبان میں لفظ Planet کو ہی کیوں بدلا گیا؟ اِسی کی بحث اِس مقام پر پیش کی گئی تھی۔ جبکہ حقیقت میں یہ لفظ کبھی بھی زمین کے لیے سوڈو سائنس کے غلبہ سے

پہلے نہیں استعمال ہوا تھا۔ سب اِسے پلین لکھتے آتے تھے۔ چاہے کوئی بھی پرانی کُتب دیکھیں سب میں زمین کے لیے پلین کا لفظ ملتا ہے۔ یہ سوڈو سائنس ہی تھی جس نے بڑی چالاکی سے پلین کو پلینٹ بنالیا۔اِسی کی بابت عوام الناس کو بطور دلیل اِس لفظ کی مصدری بحث پیش کی گئی تھی۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ :"اگر اسی بحث میں پڑ جائیں گے تو ایسے بہت سی اشیاء ہیں جن کے نام دیگر اشیاء سے اخذ کیے گئے ہیں۔ " جبکہ بات تو لفظ کو اخذ کرنے کی نہیں اُس کی وجہ کی بابت ہے۔ موصوف حسبِ عادت بات کو دوسری طرف لے کر چل دیے۔
موصوف کا یہ فرمانا کہ :"یہ ایک انتہائی غیر سائنسی اعتراض ہے "تو حضور زیب نامہ یہ اعتراض آپ نے گھڑا ہے ہم نے تو پوری تفصیل سے ثبوت دیا تھا وہ لکھتے پھر یہ بات کہتے تو آپ کو یہ جواب ملنا تھا کہ اگر مصادر کی بحث غیر سائنسی عمل ٹھرا تو آپ کے نزدیک سائنس کسے کہتے ہیں؟۔

سائنس کا معنی ہے جاننا۔ کسی شے کی بابت بھی جاننا آسان الفاظ میں سائنس کہلاتا ہے۔اگر کسی لفظ کی مصدری بحث میں جاننا سائنس نہیں ہے تو ہمیں یہ بتایا جائے کہ دُنیا میں بڑی بڑی یونیورسٹیز میں جو Masters in Linguistics and Launguage Sciences کرایا جاتا ہے وہ کیا ہے؟ بس شرم موصوف زیب نامہ کو آتی نہیں !۔۔۔ بات اپنی سوڈو سائنس کی ہو تو بھاگ کر سائنس کا لبادہ پہنا دو اگر بات اپنے خلاف ہو تو اُسے سائنس سے ہی خارج کر دو چاہے کتنے ہی جھوٹ بولنا پڑیں !

ہم اِس دجل وفریب سے بھرپور زیب نامہ کی ساتویں قسط کے علمی تعاقب کو المسطحتین کی نذر کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ جیسے ہم علمی و تحقیق کا طویل سفر طے کر کے دھوکے کی نیند سے جاگے ہیں دوسروں کو بھی جگاتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ !

Flat Earth Urdu.pk

کی جانب سے پیش ہے،

آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب

قسط نمبر 8

زیب نامہ کی قسط نمبر 8 میں لکھے گئے خود ساختہ اعتراضات و جوابات اور اُن کا علمی تعاقب

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 121 :اگر سورج انتہائی بڑا اور چاند انتہائی چھوٹا ہے تو دونوں کا سائز ایک جیسا کیسے ہے؟)

موصوف نے اِس مقام پر بھی اپنی دجل وفریب کی عادت کو برقرار رکھا ہے اور بات کو اصل مدعے سے ہٹا کر توڑ مروڑ کر بیان کیا ہے جب کہ اصل کا متن من و عن یہ ہے؛

"ثبوت نمبر 122: جب کبھی آپ سورج اور چاند پر غور کریں تو آپ دیکھیں گے کہ یہ دونوں ایک جیسے سائز اور ہم فاصلہ دائرے میں ایک جیسے راستوں پر، ایک جیسی رفتار سے ہماری فلیٹ اور ساکن زمین کے چکر لگا رہے ہیں۔ حالانکہ ناسا کے "ماہرین" یہ دعوی کرتے ہیں کہ آپ کی عمومی عقل (Common Sense) غلط ہے، جس کی مدد سے آپ اپنے روزمرّہ معاملات نمٹاتے ہیں!۔ وہ اپنی بات ایسے شروع کرتے ہیں کہ ؛زمین چپٹی (Flat) نہیں بلکہ ایک بہت بڑا گلوب ہے، یہ کوئی ساکن نہیں بلکہ 19 میل فی سیکنڈ کی رفتار سے گھوم رہی ہے، سورج زمین کے گرد گردش نہیں کرتا جیسا آپ کو نظر آتا ہے بلکہ زمین سورج کے گرد گھومتی ہے، دوسری طرف چاند، زمین کے گرد گھومتا ہے، ویسے نہیں جیسے آپ مشرق سے مغرب کی طرف جاتے دیکھتے ہیں بلکہ چاند مغرب سے مشرق کی جانب گردش کر رہا ہے۔ سورج اصل میں چاند سے 400 گُنا بڑا ہے اور چاند کی نسبت 400 گُنا کی دوری پر ہے!۔ حالانکہ: آپ خود یہ واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ دونوں (چاند اور سورج) کے سائز اور فاصلہ برابر ہیں، آپ مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ زمین سیدھی (Flat) ہے، آپ محسوس کر سکتے ہیں کہ زمین ساکن ہے، مگر جدید فلکیات کی "الہامی بائبل" کے مطابق اگر آپ اپنی آنکھوں اور اپنے مشاہدے پر اعتبار کریں گے تو آپ بالکل غلط ہیں اور آپ عین ذلالت اور جہالت پر ہیں۔ (یعنی جو کوئی اپنی حواس خمسہ اور اللہ کی دی ہوئی بصیرت کو پرے رکھ کر ناسا اور جدید فلکیات پر کسی الہامی کتاب کی طرف آج کے دور میں جو ایمان نہیں رکھتا اُسے پرلے درجے کا جاہل اور پتھر کے دور کا کہا جاتا ہے۔ حالانکہ ہمارے حواس کبھی جھوٹ نہیں بولتے جو ہم دیکھتے، سنتے، محسوس کرتے ہیں اُس پر اعتبار کرنا زیادہ اولی ہے بجائے اِس کے کہ اِن نقلی اور حماقت در حماقت سے بھری باتوں پر التفات بھی کیا جائے)۔"

یہ تو تھا اصل کتاب میں لکھا ثبوت نمبر 122 جس میں پوری دلیل کے ساتھ سورج اور چاند کے سائز کی بابت بادلیل بات کی گئی تھی جسے موصوف زیب نامہ نے اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنایا اور پھر اُس پر اپنا عین اپنے خانہ ساز اعتراض کے مطابق خانہ ساز جواب لکھا؛

☆(جواب: ہمارا چاند چونکہ سورج سے 400 گنا چھوٹا ہے جبکہ سورج ہم سے چاند کی نسبت 388 گنا دُور ہے اسی خاطر دونوں کا سائز ایک جیسا دِکھائی دیتا ہے، یہ اعتراض بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی مینارِ پاکستان سے کچھ دُوری پر کھڑے ہو کر تصویر کھینچوائے اور دوسروں کو بتائے کہ مینارِ پاکستان مجھ سے چھوٹا ہے۔)

الجواب: ہم ایک محاورے سے اپنے الجواب کا آغاز کرنا چاہیں گے کہ : "بد سے بدنام بُرا" موصوف زیب نامہ نے اپنے فریب نامہ میں پوری کوشش کی کہ فلیٹ ارتھ جیسے حقیقت پر مبنی موضوع کو اتنا بدنام کر دو کہ کوئی بھی اِس کا نام سن کر ہی اُسے دھتکار دے۔ مگر الحمد للہ موصوف کی یہ احمقانہ اور بھونڈی کوشش بُری طرح ناکام رہی اور ہمیں الارض المسطحہ جیسے اہم ترین موضوع کو مزید تفصیل سے عوام الناس کے سامنے لانے کا بہترین موقع میسر آ گیا!۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " ہمارا چاند چونکہ سورج سے 400 گنا چھوٹا ہے جبکہ سورج ہم سے چاند کی نسبت 388 گنا دُور ہے اسی خاطر دونوں کا سائز ایک جیسا دِکھائی دیتا ہے،" اگر ایسا ہے تو اُس کی کوئی دلیل دیتے یہ بات تو ہم سب جانتے ہیں کہ سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن یہ بچپن میں ہی ہمارے دماغوں میں فیڈ کر دیتی ہے۔ اگر موصوف کوئی دلیل پیش کرتے تو ہم اُس کا تعاقب بھی کرتے جبکہ اصل کتاب کا متن اُسی سوڈوسائنس کی انڈاکٹرینیشن کے خلاف بین ثبوت پیش کر رہا ہے۔ جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر سورج اور چاند کا بطور تقابلہ کیا جائے تو یہ دونوں فلکی اجسام بین طور پر ایک ہی سائز کے دکھائی دیں گے۔

موصوف کا یہ کہنا کہ : " چاند چونکہ سورج سے 400 گنا چھوٹا ہے جبکہ سورج ہم سے چاند کی نسبت 388 گنا دُور ہے " مین اسٹریم سوڈو فلکیاتی سائنس کے مؤقف کے خلاف ہے جس میں یہ کہا جاتا ہے کہ سورج چاند سے 390 گنا بڑا ہے اور زمین سے بھی چاند کی نسبت 390 گنا دور ہے۔ اِسے قارئین موصوف زیب نامہ کے اعداد کا ہیر پھیر کہہ لیں یا موصوف کی اپنی مین اسٹریم سوڈو سائنس سے لاعلمی یہ قارئین پر منحصر ہے۔

ہم اِس بابت اپنی زیرِ تحریر کتاب سے کچھ اقتباس بطور دلیل پیش کرنا چاہیں گے؛

گلیسنز میپ Gleason's Map

یہ نقشہ 1892 میں ایلگزینڈر گلیسن نے بنایا تھا اور اُس کے مطابق یہ نقشہ سائنٹیفیکلی اور پریکٹیکلی لحاظ سے بالکل درست نقشہ ہے۔ یہ ایک بہترین نقشہ تھا جس کو فلیٹ ارتھ میں بہت زیادہ استعمال کیا جاتا ہے۔اس میں گلسین نے بہت زیادہ تفصیلات ایک ہی جگہ جمع کر دیں کہ کوئی بھی اس نقشے پر لگی آرمز کی مدد سے باآسانی کسی بھی جگہ پر ناصرف طول بلد و عرض بلد نکال سکتا ہے بلکہ اُس خاص جگہ کا وقت بھی نکال سکتا ہے۔

1- گلیسنز میپ HD کا لنک: https://www.digitalcommonwealth.org/search/commonwealth:7h149v85z
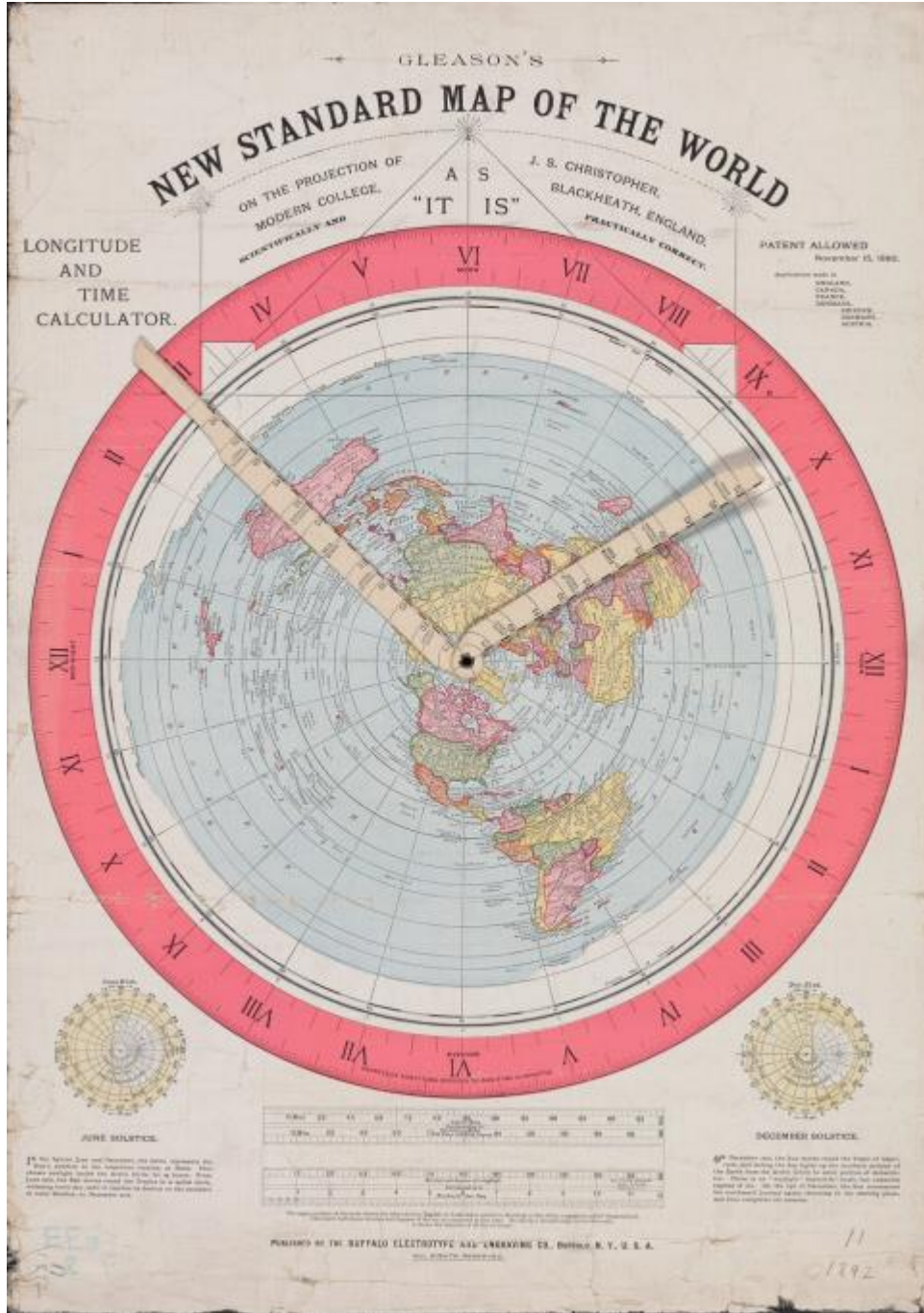
2- گلیسنز میپ سے متعلقہ اہم فائلز کا لنک: https://drive.google.com/open?id=1nnvellTdyx-zDCHwy-jlfwOspXzfeJ50

گلیسنز میپ سے متعلقہ کچھ اہم معلومات

اس نقشے میں زمین کو 360 ڈگری میں تقسیم کیا گیا ہے۔

آرمز کی پیمائشوں کے دوران، نقشے کے دیئے گئے اسکیل کے مطابق؛

1 ڈگری = 60 ناٹیکل میل (جو زمینی میل میں 69 زمینی میل بنتا ہے)

اس نقشے سے متعلق کچھ اہم انکشافات

جدید سوڈو سائنس میں ہمیں بتاتا جاتا ہے کہ؛

1. چاند زمین سے 238،000 میل دور ہے۔
2. چاند کا ایک آفیشل مہینہ 29.5 شمسی دنوں کا ہے۔
3. یہ بھی بتایا جاتا ہے کہ سورج زمین سے 93،000،000 میل کی دوری پر واقع ہے۔
4. آفیشلی یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سورج چاند سے 390 گُنا بڑا ہے۔

اب اگر جدید جعلی سائنس کی اوپر لکھی گئی پیائشوں کو گلیسنز میپ کے لحاظ سے دیکھا جائے تو یہ حیرت انگیز انکشافات ہوتے ہیں کہ؛

1. گلیسنز میپ میں سورج کے لحاظ سے قطب شمالی سے خطِ استواء کا فاصلہ 90 ڈگری ہے –
2. سورج کے لحاظ سے خطِ استواء سے 45 ڈگری جنوب کا فاصلہ 45 ڈگری ہے۔ 90-45=45 Degree

90+45 = 135 degree (135 x 60 = 8,100 NM)

گلیسنز میپ کے مطابق سورج کا زمین سے فاصلہ 8،100 ناٹیکل میل یا 9،321 زمینی میل نکلتا ہے-

اب جدید جعلی سائنس کا حسن اتفاق ہے یا بڑی چالاکی سے پروفیشل بے ایمانی کی گئی ہے کہ اِسی نقشے پر ڈگری کی پیمائشوں کی مدد سے اوپر ذکر کردہ سورج اور چاند کی زمین سے دوری کی پیمائشیں نکالی گئی ہیں ذرا ملاحظہ فرمائیں،

چاند کا آفیشل مہینہ 29.5 دن x 8،100 جواب: 238،950 میل

سورج کا چاند سے 390 گُنا بڑا ہونا: 390 x238،950 =93،190،500 میل

زمین کی جعلی اور مبینہ گردش کو بھی ہم حسن اتفاق یا جعلی جدید سائنس کی چالاکی کہہ سکتے ہیں کہ زمین کے اپنے محور پر گردش کی پیمائش بھی شائید اِسی نقشے سے ہی نکالی گئی ہو۔ یہ ملاحظہ فرمائیں؛

ہمارا یہ ماننا ہے کہ جدید سوڈو سائنس نے اِس اہم سائنسی نقشے کی مدد سے ہی اپنی ساری پیمائیشیں نکال رکھی ہیں یہ کوئی حسن اتفاق نہیں کہ 1892 میں گلیسن اپنا نقشہ جاری کر رہا ہے اور 1958 میں بننے والی دنیا کی پہلی مبینہ آفیشل خلائی ایجنسی[1] پوری دنیا کو یہ پیمائیشیں بتا رہی ہے !۔ میں اپنی رائے پر فیصلہ قارئین کی نظر کرتا ہوں !۔

1. www.history.com/this-day-in-history/nasa-created
2. جدید سائنس کی پیمائیشوں کی تصدیق کے لیے: https://www.space.com/17081-how-far-is-earth-from-the-sun.html

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " یہ اعتراض بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی مینارِ پاکستان سے کچھ دُوری پر کھڑے ہو کر تصویر کھینچوائے اور دوسروں کو بتائے کہ مینارِ پاکستان مجھ سے چھوٹا ہے۔" اِس مقام پر بھی قارئینِ زیب نامہ کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کی ایک اور ناکام کوشش ہے۔ جبکہ اصل کتاب کے متن میں نہ تو یہ توجیح لکھی تھی اور نہ ہی اُس سے یہ گنجائش نکل رہی تھی کہ ایسا جواب لکھا جاتا۔ چونکہ موصوف زیب نامہ کو اپنے مخالفین کو بلادلیل تضحیک کا نشانہ بنانے کی عادت ہے تبھی وہ بجائے کوئی دلیل دیتے اِس بات میں اجسام کے تقابلے بابت احمقانہ کلام لے آئے جبکہ اگر موصوف مینارِ پاکستان کی یا کسی ایسے ہی آبجیکٹ کی ہی بات کرتے ہیں تو اُس کی بابت یہ بات سب کو معلوم ہے کہ فاصلے کا اثر ایسی تصاویر میں آنا عین حقیقت پر مبنی ہے تو اِسے اپنے سوڈو سائنس کے دفاع میں پیش کرنے کی کوئی عقلی وجہ نہیں بنتی۔

جیسے ابھی آگے اپنے مقام پر سورج کی دوری کی بابت سوڈو سائنس کے متضاد بنانیے بھی آئے چاہتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 122: ناسا اور امریکی حکومت نے ایک سازش کے تحت فلیٹ ارتھرز کو بدنام کر رکھا ہے۔)

جبکہ اصل کتاب کے متن میں بطور ثبوت یہ لکھا ہوا ہے؛

"ثبوت نمبر 122: ناسا اور حکومت کا کردار: Allen Daves کے حوالے سے؛ "ذرا تصور کریں کہ، حکومت اور ناسا آپ کو یہ کہہ دے کہ زمین ساکن ہے، پھر یہ تصور کریں کہ ہم لوگوں کو یہ یقین دلانے کی کوشش کریں کہ نہیں، نہیں، زمین ساکن نہیں ہے بلکہ رائفل کی گولی سے بھی 32 گُنا تیز، 1000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھوم رہی ہے، تو ہم پر لوگ صرف ہنسیں گے! ہمیں کئی لوگ ملیں گے جو کہتے ہیں کہ تم پاگل ہو زمین نہیں گھوم رہی ہے۔ ہمیں ذلیل کیا جائے گا کہ جو تم کہہ رہے ہو اُس کی کوئی سائنسی بنیاد نہیں ہے جو اس پراسرار طور پر گھومتی زمین کو ثابت کر سکے۔ بس یہ ہی نہیں بلکہ تب لوگ یہ بھی کہیں گے کہ: 'اوہ'، تم کیسے یہ وضاحت کرو گے کہ یہ ساکن اور پُر سکون ماحول اور سورج کی نظر آنے والی گردش۔ تم کیسے وضاحت کرو گے؟ یہ بھی تصور کریں کہ لوگوں کو یہ کہا جائے کہ 'نہیں، نہیں ماحول بھی اِس زمین کے ساتھ ساتھ جادوئی طریقے سے اِس زمین کے پراسرار طور پر گھومنے کے ساتھ ساتھ گھوم رہا ہے۔ خالی یہ وجہ نہیں ہے کہ یہ زمین ساکن ہے۔' لہٰذا جو ہم کر رہے ہیں اُس کی سمجھ بھی آتی ہے۔ ہم تو یہ کہہ رہے ہیں کہ زمین کے گھومنے کی تھیوری عقل سے بعید ہے۔ زمین کے ساکن ہونے کی تھیوری عقل کے مطابق ہے تو اب ہمیں اسی پر ذلیل کیا جا رہا ہے آپ کو اب واضح تصویر نظر آ گئی ہو گی کہ، (حکومت اور ناسا) کے مخالف مؤقف رکھنے پر آپ کو کتنی ذلالت دیکھنی پڑتی ہے؟۔ ناسا اور حکومت کی پڑھائی ہوئی یہ تھیوری کہ زمین گھومتی ہے اور گردش کرتی ہے اور اپنے محور پر جھکتی بھی ہے بالکل عقل سے بالاتر ہونے کے باوجود بھی لوگ اِسی پر اصرار کرتے ہیں اور اِسے اِس طرح تھامے ہوئے ہیں جیسے اُنھوں نے کسی ٹیڈی بئیر کو تھام رکھا ہو۔ وہ اپنے آپ کو اِس حقیقت کا سامنا کرانے سے کتراتے ہیں کہ کوئی ایسی بات بھی ممکن ہو سکتی ہے کہ یہ زمین ساکن ہے جبکہ سارے ثبوت اور دلائل یہی کہہ رہے ہیں کہ؛ ہمیں کوئی حرکت محسوس نہیں ہوتی، ماحول پھٹ کر اُڑ نہیں جاتا، ہم سورج کو مشرق سے مغرب کی طرف جاتا دیکھتے ہیں، ہر وہ شے جو ایک ساکن زمین پر ہونی چاہیے بنا کسی ایسے مفروضے کے نظر آتی ہے جیسے اوپر بیان کیے گئے مفروضوں کے اُلجھاؤ میں دیکھا گیا ہے۔"

قارئینِ گرامی قدر، آپ سے ہم ملتمس ہیں کہ موصوف زیب نامہ کی اِس خیانت پر غور کیجئے اصل کتاب میں ثبوت نمبر 122 کیا ہے اور موصوف اپنی خیانتدار خانہ سازی سے کیا بنا کر اپنے فریب نامہ میں لکھا ہے جبکہ اِس مقام پر اصل کتاب کا متن ایک بہت ہی اہم بات اپنے قارئین کو سمجھا رہا تھا۔ اپنی اِسی خانہ سازی کی خیانتداری کو جاری رکھتے ہوئے نہایت بے شرمی سے موصوف زیب نامہ نے اپنا دجل و ہم سے بلاوجہ عداوت کے بوتے یہ الزام نما جواب تحریر فرمایا؛

☆(جواب: اس کا مطلب ہے کہ فلیٹ ارتھرز خود بھی مانتے ہیں کہ اپنے مضحکہ خیز اعتراضات کے باعث وہ دُنیا بھر میں بدنام ہیں۔ بہر حال یہ ایک غیر سائنسی اور جھوٹا اعتراض ہے۔ ان کے اعتراض میں اگر ذرا بھر بھی سچائی ہوتی تو امریکا کے حریف ممالک میں سے بیشتر اپنی سیٹلائٹس خلاء میں پہنچا چکے ہیں۔ کوئی ایک ملک سرکاری طور پر گول زمین کے "جھوٹ" ہونے کا بھانڈا پھوڑ چکا ہوتا۔ یہ نہیں ہو سکتا کہ دنیا کے تمام ممالک کے تمام سائنسدان جھوٹ بول رہے ہوں صرف ایک اقلیتی طبقہ سچا ہو۔)

الجواب: قارئین دیکھ رہے ہیں موصوف نے اپنے فریب نامہ میں اِس مقام پر آ کر اپنی ہم سے بلا دلیل عداوت کھل کر دکھا دی ہے اور اپنے خیانت کی خانہ سازی سے بھرپور الزامات اپنے جواب میں لکھ کر قارئین کو اپنی بابت ایک اور غیر ذمہ دار اور غیر سنجیدہ لکھاری ہونے کا ثبوت دیا ہے۔ اگر موصوف زیب نامہ ہمارا دلائل کے ساتھ جواب دیتے تو بات کچھ اور ہوتی مگر موصوف نے کسی مقام پر بھی اپنے کلام کو ہمارے اصل مدعے کی جانب ہی نہیں آنے دیا۔ جس کا مشاہدہ قارئین موصوف کے خانہ ساز اعتراض نمبر 1 سے لے کر اب تک کرتے آ رہے ہیں۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ: " اس کا مطلب ہے کہ فلیٹ ارتھرز خود بھی مانتے ہیں کہ اپنے مضحکہ خیز اعتراضات کے باعث وہ دُنیا بھر میں بدنام ہیں۔ " چونکہ موصوف نے یہ ہم پر الزام لگایا ہے تو ہم اِس کے جواب میں یہی کہہ سکتے ہیں کہ اگر کسی میں شرم ختم ہو جائے تو بلا دلیل جو چاہے کہتا پھرے۔ موصوف نے اِس مقام پر نہ تو کوئی دلیل دی نہ کوئی مدعا بیان کیا اصل کتاب میں ہم سب انسانوں کی انڈاکٹرینیشن کی بابت مدلل کلام تھا جس کی تصویر شکل او موصوف زیب نامہ کے اِس الزام کا بطور جواب ہم قارئین کی نظر کرتے ہیں؛
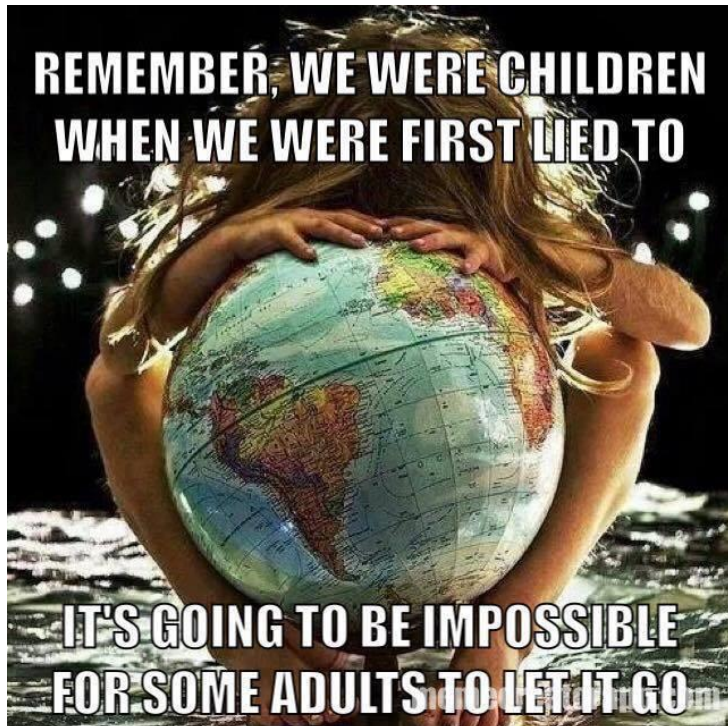
موصوف زیب نامہ اور اُن کے حواریوں کی عین یہی حالت ہے جو تصویر میں دکھائی گئی ہے۔اُسی کی وجہ سے یہ احباب ایسے بے بنیاد الزامات لگاتے نظر آتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " بہر حال یہ ایک غیر سائنسی اور جھوٹا اعتراض ہے۔" اب چونکہ یہ موصوف کا بے بنیاد الزام ہے تو ہم بھی اِس کی بابت موصوف کا کلام موصوف کی نظر ہی کر دیتے ہیں کہ: " بہر حال یہ ایک غیر سائنسی اور جھوٹا الزام ہے۔"

موصوف زیب نامہ کا یہ لکھنا کہ: " ان کے اعتراض میں اگر ذرا بھر بھی سچائی ہوتی تو امریکا کے حریف ممالک میں سے بیشتر اپنی سیٹلائٹس خلاء میں پہنچا چکے ہیں۔" ایک اور سفید جھوٹ اور پوری دُنیا کو عالمی استعمار کی جانب سے ایک بھرپور دھوکہ دینے کی بلا دلیل وکالت سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ سیٹلائیٹ کی بابت ہم مفصل کلام آگے اُس کے متعلقہ مقام پر ہی کرنا مناسب سمجھتے ہیں تاکہ قارئین کو دلائل اور ثبوت ایک ہی جگہ پر میسر ہوں۔ کیونکہ حقیقت میں یہ سیٹلائٹ اور اسپیس سائنس بھی جعلی گلوب ماڈل کی طرح انسانی تاریخ میں بولا جانے والا سب سے بڑا جھوٹ ہے۔ جس پر ہم مفصل کلام اُس کی متعلقہ جگہ پر ہی کرنا چاہیں گے جو آگے آئی ہی چاہتی ہے۔

موصوف زیب نامہ کا یہ لکھنا کہ: " ان کے اعتراض میں اگر ذرا بھر بھی سچائی ہوتی تو امریکا کے حریف ممالک میں سے بیشتر اپنی سیٹلائٹس خلاء میں پہنچا چکے ہیں۔" حقیقت تو یہ ہے کہ یہ بات قارئین ایسے باآسانی سمجھ سکتے ہیں کہ ایک چور تھا پھر دوسرا بنا پھر تیسرا ایسے چوروں کا ایک گروہ تیار ہو گیا۔ اب سب نے ایک دوسرے کو بچانے کی خاطر اپنے افعال پر مشترکہ طور پر پردہ ڈالنا شروع کر دیا۔ جیسے سب سے پہلے امریکہ کے ایک سائنس فکشن لکھاری Arthur C Clark نے انسانی تاریخ میں سب سے پہلے اپنی اِس سیٹلائٹ کے ڈرامے کا مرکزی خیال اپنے 1950 کی دہائی میں لکھے سائنس فکشن ناول The Wireless World میں دیا۔ تکنیکی طور پر فری میسنزی کا یہی طریقہ رہا ہے کہ کسی بڑے جھوٹ کو عالمی پیمانے پر پھیلانے سے پہلے کوئی فلم یا کوئی ناول لانچ کرایا جاتا ہے تاکہ عوام الناس کی پہلے سے ہی انڈاکٹرینیشن کر دی جائے تاکہ جب وہ جھوٹ لانچ ہو تو کوئی اُس کی تفصیل میں جانے کی بجائے اُس پر موصوف زیب نامہ اور اُن جیسے سوڈو سائنس کو وحی ماننے والے احباب فوراً ایمان لے آئیں۔ امریکہ کا کوئی حریف نہیں ہے اگر کوئی یہ سوچتا ہے کہ عالمی طاقتیں ایک دوسرے کی حریف ہیں تو وہ سب سے بڑا بے وقوف ہی ہوگا۔ اگر قارئین نورا کُشتی کی بابت جانتے ہیں تو عالمی استعمار عین نورا کُشتی کی طرح ساری دُنیا کو بے وقوف بناتا ہے۔

تمام عالمی طاقتیں ظاہری طور پر ایک دوسرے کی دُشمن نظر آئیں گی مگر حقیقت میں وہ سب ایک ہوں گے۔ اگر یقین نہیں تو اُس کی مثال کوئی بھی قاری صرف Vanguard Group Inc. کے پورٹ فولیو کو سرچ کر کے دیکھ لے کہ بظاہر ایک دوسرے کے مقابل نظر آنے والی تمام کی تمام کمپنیاں کیسے ایک ہی گروپ کی ملکیت ہیں؟۔

قارئین اِسی موضوع اپنی تحقیق اِس لنک سے بھی شروع کر سکتے ہیں کہ کیسے سب ایک ہیں مگر عوام الناس کو دیکھانے کے لیے ایک دوسرے کے دُشمن بننے کی ناکام اداکاری کرتے نظر آتے ہیں۔

مزید ہم اپنے قارئین کو یہ بھی دکھانا چاہیں گے کہ؛
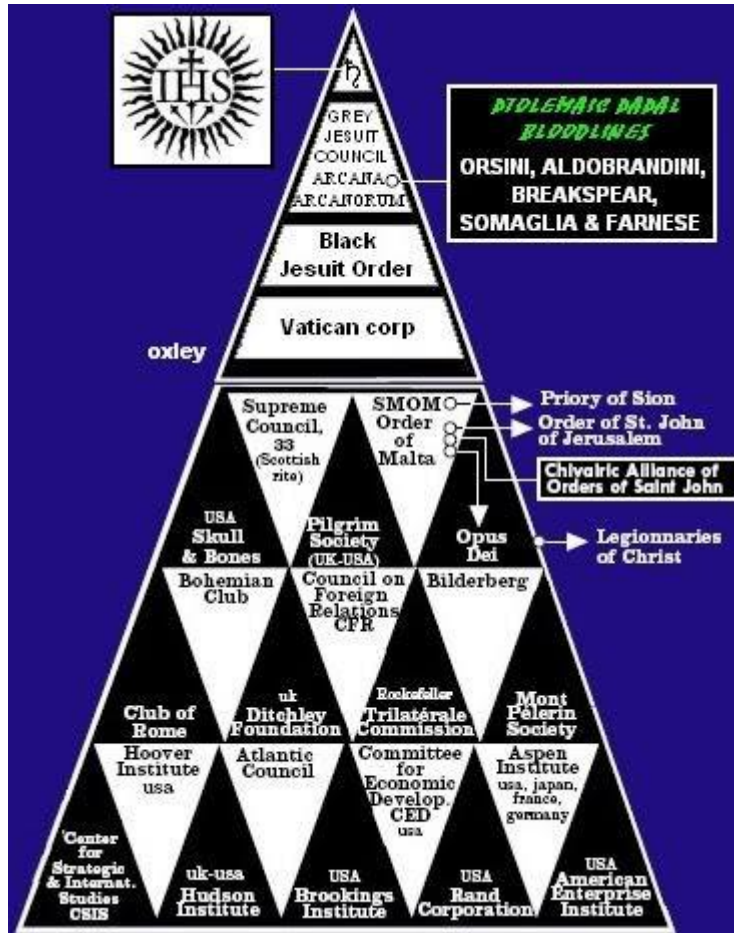
یہ ٹیبل صرف Jesuit کے استعماری آرڈر کی ایک جھلک ہے جو پوری دُنیا کی حکومتوں کو واسطہ بالواسطہ کنٹرول کرتا ہے۔ مزید یہ؛
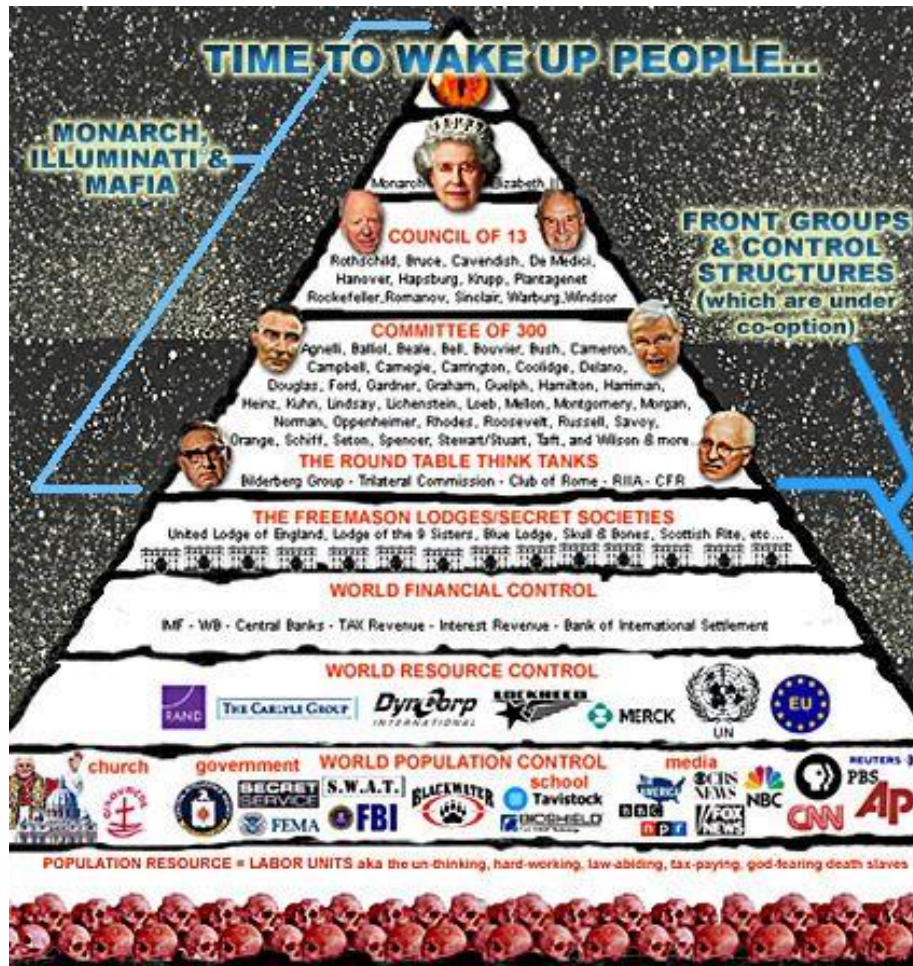
اگر کوئی یہ سوچتا ہے کہ کوئی ملک آزاد اور خود مختار ہے تو وہ احمقوں کی بستی کا باسی ہے جہاں پر جو جی میں آئے مان لو۔ جبکہ حقیقت میں دُنیا کے اصل حکمران کون ہیں کیسے ہیں کیا ہیں یہ تصویر اکیلے ہی سب کہانی بیان کر رہی ہے۔ ساری دُنیا کی حکومتیں اور طاقتیں فری میسنز کے زیر تسلط ہیں۔اِس موضوع پر قارئین سے التماس ہے کہ آپ کھل کر تحقیق فرمائیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : "کوئی ایک ملک سرکاری طور پر گول زمین کے "جھوٹ" ہونے کا بھانڈا پھوڑ چکا ہوتا۔یہ نہیں ہو سکتا کہ دنیا کے تمام ممالک کے تمام سائنسدان جھوٹ بول رہے ہوں صرف ایک اقلیتی طبقہ سچا ہو۔" یہ ایسے ہی ہے جیسے ہم پہلے کلام کر چکے کہ استعمار جو چاہے گا وہی مانا جائے گا۔یہی بات اصل کتاب کے متن میں بھی واضح طور پر لکھی تھی۔ہم ایک اور مثال دیتے ہیں 32 عیسوی میں جب قسطنطین سلطنتِ روم کا حکمران اور اپنے وقت کا استعمار تھا کیونکہ اُس نے عیسائیت قبول کر کے اُسے سرکاری مذہب کا درجہ دے دیا تھا تو اُسی کے حکم سے جو یہ کہتا تھا کہ زمین گلوب ہے وہ اُسے عبرت ناک سزائیں دلواتا تھا۔کیونکہ اُس دور میں فیثا غورث اور ارسطو کی یونانی فلاسفی کسی نہ کسی شکل میں موجود تھی جس میں زمین کی باب گلوب ہونی کی بھونڈھی کہانتیں بطور منطق درج تھیں۔ بائبل چونکہ الہامی کتاب تھی اور ہم یہ بھی جانتے ہیں کہ تمام الہامی مذاہب میں اسلام کے علاوہ سب الہامی کتابوں میں من مانی تبدیلیاں کی گئی ہیں وہ سب احکامات کے ذیل میں کی گئی ہیں نہ کہ پوری کی پوری کتاب کو بدل دیا گیا ہے۔ ہر الہامی مذہب میں اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی وحی بھی کسی نہ کسی شکل میں موجود ہے وہ الگ بات ہے کہ ہم مسلمان ہونے کے ناطے دوسری الہامی کتابوں کے مکلّف نہیں ہیں مگر اُن کے کلی طور پر انکاری بھی نہیں ہیں۔اُن کتابوں میں موجود ہر وہ بات جو اسلام کی تعلیمات سے میل کھاتی ہو ہم اُسے حق پر مانتے ہیں اور یہی اللہ تعالی کا حکم بھی ہے اور رسول اللہ ﷺ کی تعلیمات بھی۔

یہ سارا کلام اِسی نکتے کی خاطر کیا کہ اگر عالمی سپر پاور کہے کہ زمین گلوب ہے تو سب نے مان لینا ہے جبکہ اگر وہی عالمی سپر پاور کہے کہ نہیں زمین گلوب نہیں فلیٹ ہے تو پھر بھی سب نے مان لینا ہے۔ یہی مدعا اصل کتاب میں اِس مقام پر دلائل کے ساتھ قارئین کو پیش کیا گیا ہے۔ جسے موصوف زیب نامہ نے اپنے بھرپور دجل وفریب کا نشانہ بنانے کی ناکام کوشش کی ہے۔اگر فیصلے اقلیت یا اکثریت کی بنیاد پر ہی ہونے ہیں تو ہم موصوف زیب نامہ سے التماس کرتے ہیں کہ براہِ کرم اسلام کو چھوڑ کر عیسائیت اختیار کر لیں کیونکہ آپ کی جاہلانہ منطق کے مطابق چونکہ عیسائی اسوقت دنیا کا اکثریتی مذہب ہے تو وہی سچا ہونا چاہیے، کیا کہتے ہیں موصوف زیب نامہ اِس پر؟۔

جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ حق اور باطل کا فیصلہ دلیل کو دیکھ کر کیا جاتا ہے۔اگر دلیل حق کے ساتھ اور باطل چاہے سارا عالم ہی کیوں نہ اُس کی طرف کھڑا ہو جائے ہمیں مسلمان ہونے کے ناطے حکم ہے کہ ہم نے قرآن وسنت کی دلیل کے ساتھ کھڑے رہنا ہے۔یہی وہ اہم نکتہ ہے جسے موصوف زیب نامہ جیسے احباب جو ذہنی طور پر فری میسونک سوڈو سائنس سے شکست مان چکے ہیں وہ اُن کی باتوں کو وحی سمجھ بیٹھتے ہیں اگر وہ بھی ہماری طرح دلیل کی کسوٹی پر ہر شے کو پرکھنا شروع کر دیں تو فبہا ورنہ ہمارے نزدیک جو باطل کا حامی ہے وہ خود ہی باطل کہلایا جائے گا۔

ہم اِس پر مزید کلام اپنی زیر تحریر کتاب کے لیے اِس مقام پر چھوڑتے ہیں اور اپنے علمی تعاقب میں آگے بڑھتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض123 : پچھلے کچھ سو سالوں کے درمیان کئی بار سائنسدانوں نے قلابازیاں کھا کر سورج کی زمین سے دُوری کے متعلق calculations کو بدلا ہے، جبکہ فلیٹ ارتھرز صدیوں پہلے ہی بتا چکے ہیں کہ سورج اور چاند صرف 32 میل قُطر کے حامل ہیں جو زمین سے چند ہزار کلومیٹر کی اونچائی پر گھوم رہے ہیں۔)

جبکہ اصل کتاب میں اِس مقام پر ایک اور اہم دلیل بطور ثبوت درج ہے؛

"ثبوت نمبر 123: سورج کی زمین سے دوری پر متضاد نظریات؛ اُن ماہرینِ فلکیات کی پیائشیں سننے میں ہمیشہ بالکل صحیح لگتی ہیں جو سورج کو مرکز مانتے ہیں، لیکن تاریخی طور پر یہ پیائشیں اپنے بار بار تباہ کن بدلاؤں، جن کی وجہ اِن پیائشوں کو اپنے ماڈلز کے عین مطابق بنانا ہوتی ہے، اُسکی وجہ سے یہ پیائیشیں ہمیشہ ہی مشکوک رہی ہیں۔ مثلاً؛Copernicus نے اپنے زمانہ میں سورج کا زمین سے فاصلہ 3،391،200 میل ماپا تھا۔ اگلی صدی میں Johannes Kepler نے یہ کہا کہ اصل میں سورج 12،376،800 میل دور ہے، آئزک نیوٹن نے ایک بار کہا کہ "اِس سے کوئی فرق نہیں پڑتا کہ ہم یہ فاصلہ کی 28 یا 54 ملین میل کی دوری یا اِن دونوں میں سے کوئی بھی مانیں!"، واہ کیا سائنسی بات کہی ہے۔Benjamin Martin نے یہ فاصلہ 81 سے 82 میلین میل کے درمیان ماپا ہے، Thomas Dilworth نے دعویٰ کیا کہ 93،726،900 میل ہے، John Hind یقین سے کہتا ہے کہ 92،298،260 میل ہے، Benjamin Gould نے کہا کہا کہ 96 میلین میل ہے اور Christian Mayer کے خیال میں یہ 104 میلین سے بھی زیادہ ہے!۔ اِس کے برعکس، زمین کو فلیٹ ماننے والے کئی صدیوں پہلے، آلہ سُدس (Sextant) اور Plane Trigonometry کے ذریعے اِس طرح کی پیائشیں کر کے یہ نتیجہ بتا چکے ہیں کہ سورج اور چاند دونوں قریباً 32 میل قُطر کے ہیں اور زمین سے چند ہزار میل ہی دور ہیں۔"

اِسے کہتے ہیں میٹھا میٹھا ہپ ہپ کڑوا کڑوا تھو تھو، موصوف زیب نامہ نے جب اصل کتاب میں اپنی سوڈو سائنس کی متضاد بیانیوں کے متعلق یہ ثبوت پڑھا ہو گا تو موصوف زیب نامہ کو تھر تھلی پڑ گئی ہو گی کہ ہم کیسے یہ سب ایک جگہ پر لکھ کر قارئین کے لیے پیش کر گئے جبکہ پوری فری میسونک سوڈو سائنس اِسی طرح اپنے تضادات پر پردہ ڈال کر رکھنے کو زیادہ ترجیح دیتی ہے۔ تو موصوف فریب نامہ نے فوراً سے اصل ثبوت میں لکھے متن کو اپنے خانہ ساز اعتراض کی شکل میں بدلا اور اُس کا ایک اور احمقانہ جواب لکھ دیا؛

☆(جواب: سائنس کی یہی خوبی ہے کہ اس میں وقت کے ساتھ ساتھ نکھار آ رہا ہے، اگر کسی چیز کو ہم سو سال پہلے اچھی طرح نہیں سمجھ پائے اور آج اس کے متعلق باریکی سے جان چکے ہیں اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ سب کچھ جھوٹ ہے۔ لہٰذا یہ اعتراض بھی محض بغض سائنس پر مبنی ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: "سائنس کی یہی خوبی ہے کہ اس میں وقت کے ساتھ ساتھ نکھار آ رہا ہے، اگر کسی چیز کو ہم سو سال پہلے اچھی طرح نہیں سمجھ پائے اور آج اس کے متعلق باریکی سے جان چکے ہیں اس کا ہر گز یہ مطلب نہیں کہ سب کچھ جھوٹ ہے۔" نکھار آنا الگ بات ہے متضاد بیانی الگ بات ہے جسے کوئی بھی صاحبِ بصیرت دیکھ سکتا ہے۔

اِسی بات پر ہم موصوف زیب نامہ کے دجل وفریب سے بھرپور قسط1 کے ابتدائیہ کے علمی تعاقب میں اِسی بابت کلام لکھ آئے کہ: " موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: "سائنس بدل نہیں رہی اُس میں نکھار آ رہا ہے"۔ اب آپ نکھار کسے کہتے ہیں یہ آپ ہی جانتے ہیں، اگر آپ نکھار نئی نئی ایجادات کو کہہ رہے ہیں تو اس پر ہماری یہ ڈاکیومینٹری حاضر ہے قارئین سکون سے دیکھیے گا کہ کیسے یہ سب کچھ اچانک ہونا شروع ہو گیا؟۔ کیوں 1950 کے بعد ایک طوفان کی طرح ایجادات کا سلسلہ شروع ہوا؟۔کچھ تو تھا جس بابت ابھی تک عام انسانوں کی سوچ بھی نہیں جاتی اور وہ عام طور پر اِس پر غور نہیں کرتے ہیں۔ قارئین کے لیے ڈاکیومینٹری کا لنک بطور دلیل حاضر ہے؛☆(اگر کسی چیز کے متعلق آپ کو شروع میں بہت ہی کم معلومات تھیں اور ترقی کے ساتھ ساتھ ان معلومات میں نکھار، پختگی اور اضافہ ہوگیا تو اس سے سائنس کا بدل جانا ہرگز ثابت نہیں ہوتا۔)الجواب: یہ صاحب زیب نامہ کا یہ جملہ شاہ سے زیادہ شاہ کی وفاداری کا غماز ہے۔جب کہ حقیقت یہ ہے کہ معلومات میں نکھار اور پختگی میں اگر اضافہ ہوا ہے تو اُس کے ساتھ ساتھ سائنس کے بنیادی تعامل کو مزید مضبوط ہو جانا چاہیے تھا۔ جبکہ اگر ہم 400 سال یا 500 سال پہلے کی مین اسٹریم سائنس دیکھیں اور مطالعہ کریں تو اُس میں سائنس کا بنیادی تعامل جو کسی بھی سائنسی بات کو Zetetic process کے شکل میں اور اِن؛

Testable, Measurable, Quantifiable and Repeatable

جیسے اہم بنیادی نقات کی بنیاد پر مشتمل ہوا کرتا تھا، اُسے آج اپنے من چاہے پیمانوں میں بدل دیا گیا ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو مین اسٹریم سائنس کی چند اہم تھیوریز کو لے کر دیکھ لیں اور اُن کو بیان کردہ اِس کسوٹی سے گذار کر دیکھیں حقیقت آپ پر آشکار ہو جائے گی۔مزید اگر اِس تعاقب کے شروع میں دی گئی اصل کتاب کا اردو مقدمہ پڑھا جائے تو ہماری یہ بات زیادہ بہتر سمجھ آ جائے گی۔ اور اِس تعاقب میں بھی ہم کوشش کریں گے اپنے تعاقب کی راہ پر ہمیشہ کی طرح دلیل کے ساتھ ہی چلیں۔"

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " لہٰذا یہ اعتراض بھی محض بغض سائنس پر مبنی ہے۔" ہمیں یقین ہے کہ اب تک کے گذرے علمی تعاقب کو پڑھنے کے بعد قارئین جان گئے ہوں گے کہ موصوف کس بغضِ سائنس کا واویلہ کر رہے ہیں۔ ہم اعلانیہ طور پر سوڈو سائنس کا دلائل کے ساتھ تعاقب کرتے ہیں اگر موصوف کو اُس سے تکلیف پہنچتی ہے تو یہ موصوف کا قصور ہے ہمارا نہیں۔ اگر موصوف کے پاس اپنے دفاع میں کوئی دلیل ہے تو پیش کرتے نہ کہ بچوں کی طرح احمقانہ الزامات خود ہی لگاتے اور پھر اُن پر الزامات کی ہی شکل کے جوابات تحریر فرماتے!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 124 : عموماً جب فلکیات کے شوقین لوگ ہیلیئم گیس سے بھرے غبارے میں کیمرا لگا کر اونچائی سے ویڈیو بناتے ہیں تو اس میں سورج کے نیچے سمندر پر پیلے رنگ کا داغ نظر آرہا ہوتاہے اگر سورج کروڑوں میل دُور ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔)

موصوف زیب نامہ کی خانہ سازی کی ایک اور بین دلیل کے لیے اصل کتاب کا متن حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 124: Amateur Balloon Footage (اکثر متجسس اور محقق افراد خود سے ہیلیم کے غبارے بنا کر چھوڑتے ہیں) جو بادلوں سے بھی اوپر تک فلمائی جاتی ہے، اُن فوٹیجز میں سورج کا حیران کن نظارہ بطورِ ثبوت یہ بتاتا ہے کہ سورج میلین میلوں دور نہیں ہو سکتا۔ کئی بار فلمائی گئی فوٹیجز میں یہ ہی دیکھا گیا ہے کہ؛ سورج میں روشنی کا داغ کئی بار بادلوں میں سے چھن کر آنے والی روشنی پر بھی اثر ڈال رہا ہوتا ہے۔ اگر سورج میلین میلوں دور ہوتا تو اُس میں ایک چھوٹا سا داغ (Sun spot) اتنا قریب نظر نہ آتا۔"

The Sun is clearly NOT 93 million miles away. You can see a hot-spot directly underneath it, proving it is very close.

قارئین دیکھ رہے ہیں کہ اصل کتاب کے متن میں ایک اور ثبوت لکھا ہے جسے موصوف نے دوبارہ سے حسبِ سابق اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنایا ہے اور اُس پر اپنا جواب کچھ ایسے تحریر فرمایا ہے؛

☆(جواب: روشنی کے reflect ہونے کے لئے فاصلہ معانی نہیں رکھتا، سُورج بے انتہاء بڑا ہے جس کی وجہ سے بے انتہاء دور ہونے کے باوجود اس کا image سمندر کے پانی پہ بنا نظر آتا ہے۔)

الجواب: قارئین کرکٹ کے کھیل میں موجودہ دور میں ایک لفظ استعمال ہوتا ہے "فری ہٹ" جو کسی باؤلر کے نو بال کرنے پر مخالف بلے باز کو دی جاتی ہے۔ یہ وہی فری ہٹ ہمیں بھی بطور تحفہ موصوف زیب نامہ نے اِس مقام پر دوبارہ سے دی ہے۔ اب دیکھیں کیسے موصوف کے دجل و فریب کی باؤنگ پر ہم موصوف کے جھوٹ کو گراؤنڈ سے باہر پھینک کر دکھاتے ہیں۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ: "روشنی کے reflect ہونے کے لئے فاصلہ معانی نہیں رکھتا" واہ کیا سائنسی بات کہی!۔ جناب کونسی روشنی کی بات کر رہے ہیں اگر ساتھ میں یہ بھی لکھ دیتے تو آپ کی اپنے قارئین پر عنائت ہوتی!۔ جبکہ قارئین کوئی بھی اچھا منعکس لے کر سورج کی روشنی کو منعکس کریں پھر چاند کی روشنی کو کریں پھر کسی بلب کی پھر کسی اور طاقت کے بلب کی۔ سب کا تعامل اور سب کا نتیجہ الگ الگ ملے گا۔ سب منعکس الگ الگ فاصلوں تک اور الگ خصوصیات کے حامل ملیں گے۔ یہ موصوف زیب نامہ کی اپنی خانہ ساز سوڈو سائنس میں تو ہو سکتا ہے کہ فاصلہ

کوئی معنی نہ رکھتا ہو جبکہ حقیقت میں آپٹیکل فزکس میں منعکس کی بابت فاصلے بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں جس کی تصدیق قارئین خود سے کوئی بھی منعکس لے کر اُس سے الگ الگ روشنی کے منابع سے الگ الگ فاصلوں پر الگ الگ تعامل کو خود کر کے دیکھ سکتے ہیں۔

اب ہم یہ کہتے ہیں کہ اگر موصوف زیب نامہ اپنے پسندیدہ ناسا اور اپنے کمرے سے باہر نکل کر حقیقی دُنیا میں مشاہدات و تجربات کرتے تو ایسے نہ لکھتے۔ یہ سچ ہے کہ روشنی کی اصل پر تو کہا جا سکتا ہے کہ فاصلہ اثر ضرور کرتا ہے مگر ایک ثانوی حیثیت میں مگر منعکس کی بابت ایسا کہنے والے شاید موصوف زیب نامہ پہلے سوڈو سائنس کے ماننے والے ہوں گے جو یہ کہہ گئے !۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " سُورج بے انتہاء بڑا ہے " ایک اور سفید جھوٹ اور اپنی سوڈو فلکیاتی سائنس سے بغاوت کا اعلان ہے۔ قارئین اِس بات کو موصوف کے خلاف بطور حجت سنبھال کر رکھ لیں کیونکہ موصوف زیب نامہ جدھر پھنستے ہیں یہ اپنا " بے انتہاء " والا جاہلانہ حربہ ضرور استعمال کرتے ہیں۔ اسکا یہ بھی مطلب ہوا کہ سورج کا کوئی سائز نہیں ہے اور یہ لا محدود ہے ؟۔ موصوف کے کلام سے تو یہی لگتا ہے !۔ مگر چونکہ ہمارا نشانہ سوڈو سائنس ہے تو جہاں پر موصوف کی اپنی بات ہو گی ہم اُس کو موصوف کے کہنے کے عین مطابق "ردی کی ٹوکری کی نظر کر کے " سوڈو سائنس کی بات کارَد کریں گے۔ سوڈو سائنس میں سورج زمین سے 1.3 میلین گنا بڑا ہے (اقساط میں ٹائپنگ کی غلطی تھی 109 گنا) جس کی تصدیق قارئین سوڈو سائنس کی جانی اور مانی ویب سائٹ کے اِس لنک پر وزٹ کر کے کر سکتے ہیں ؛

موصوف کا یہ کہنا کہ : " جس کی وجہ سے بے انتہاء دور ہونے کے باوجود اس کا image سمندر کے پانی پہ بنا نظر آتا ہے۔ " بھی صاف ظاہر کرتا ہے کہ موصوف کی اپنی سوڈو سائنس کی بابت معلومات بھی صفر سے نیچے پائی گئی ہیں جس میں سورج زمین سے 94.5 میلین میل دور مانا جاتا ہے جس کی تصدیق قارئین سوڈو فلکیاتی سائنس کی جانی مانی ویب سائٹ کے اِس لنک پر وزٹ کر کے کر سکتے ہیں ؛

جب سورج زمین سے 1.3 میلین گنا بڑا ہے اور 94.5 میلین میل دور ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ سورج کا Sun Spot کا عکس پانی پر بن سکے ؟ یہ وہ نکتہ ہے جسے نہ تو موصوف نے اپنے خانہ ساز اعتراض میں اِس مقام پر ذکر کیا ہے اور نہ ہی اپنے خانہ ساز جواب میں اِس کی بابت کوئی کلام کیا ہے۔ جبکہ اصل کتاب کے متن میں یہی مدعا بیان کیا گیا تھا۔ کہ اگر سورج سوڈو سائنس کے مطابق 94.5 میلین میل دور ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اتنی دوری پر ہونے کے باوجود سورج کے سن سپاٹ کا عکس سمندر پر نظر آ سکے جسے آپ ثبوت کے ساتھ منسلک تصویر میں عین سورج کے نیچے سمندر پر دیکھ رہے ہیں۔ سن سپاٹ کے عکس میں اور سورج کے عکس میں زمین آسمان کا فرق ہوتا ہے جسے کوئی بھی دیکھنے والا باآسانی فرق کر لیتا ہے۔ مگر موصوف زیب نامہ جیسے احباب سامنے موجود بین دلیل کا جواب دینے کی بجائے اُسے بدل کر اپنا من مرضی جواب دینے میں ہی اپنی عافیت جانتے پائے جاتے ہیں۔ آزمائش شرط ہے۔

قارئین کے علم میں اضافے کے لیے کہ سورج زمین سے حقیقت میں کتنا دور ہے اور اُس کا سائز کیا ہے اور اُسے کیسے ماپا جا سکتا ہے ایک بہترین تجربے کی ویڈیو ڈاکیومینٹری کا لنک دیا جا رہا ہے جس میں آپ ہمارے عزیز دوست ڈاکٹر زیک کو بہت ہی آسان طریقے سے یہ سب کرنا سیکھاتے ہوئے دیکھ سکیں گے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 125 :سورج کروڑوں میل دُور نہیں بلکہ انتہائی نزدیک ہے اس کے لئے یہی ثبوت کافی ہے کہ بادلوں سے چھن کر آنے والی سورج کی روشنی مختلف زاویوں سے زمین پر گرتی دِکھائی دیتی ہے۔)

صاحبِ زیب نامہ کا اصل مسلہ ہی یہ رہا ہے کہ انھوں نے کسی مقام پر بھی اصل کتاب کے متن میں لکھے ثبوت کو پیش ہی نہیں کیا بلکہ اپنی خانہ سازی سے دن ورات اور رات کو دن بنا کر پیش کرتے رہیں ہیں جبکہ اصل کتاب کا متن یہ ہے؛

"ثبوت نمبر 125: سورج میلین میلوں کے حساب سے دور نہیں ہے اِس نظریہ کو سورج کی بادلوں سے چھن کر آنے والی کرنوں کے زاویوں سے اُن کے سر چشمہ تک کی پیائشوں کی مدد سے ثابت کیا جا سکتا ہے۔ایسی ہزاروں تصاویر ہیں جن میں سورج کی روشنی کو بادلوں سے چھن کر کرنوں کی شکل میں نیچے آنے کو اور اُن کرنوں کے ملنے کی زاویوں میں فرق کو ماپا جا سکتا ہے۔اُن کرنوں کے ملنے کی جگہ ظاہر ہے سورج ہی ہے، جو صاف ظاہر کرتا ہے کہ سورج میلین میلوں دور نہیں ہے لیکن زمین کے قریب ہی بادلوں سے اوپر ہے۔"

یہ تو تھا اصل کتاب کا متن جس میں کیپسکولر ریز کی بابت ایک اور اہم مشاہدہ بطور ثبوت درج تھا چونکہ موصوف نے اصل مدعا ہی پیش نہیں کیا تھا تبھی اپنی خانہ سازی کا جواب کچھ ایسے لکھ دیا؛

☆(جواب: یہاں پر فلیٹ ار تھرز سائنس سے اپنی ناواقفیت کا اظہار کرتے ہوئے scattering of light کے مظہر کو بھول رہے ہیں۔ بادلوں سے روشنی جب چھن کر آتی ہے تو پھیل جاتی ہے جس کی وجہ سے مختلف زاویوں میں دِکھائی دیتی ہے۔لیکن بادلوں کی غیر موجودگی میں (خصوصاً غروب آفتاب کے وقت) ایسا نہیں ہوتا اگر سورج انتہائی قریب ہوتا تو بادلوں کی غیر موجودگی میں بھی روشنی ایسی ہی دِکھائی دیتی۔)

الجواب: قارئین نے دیکھا کیسے موصوف نے کیپسکولر ریز کی بات کو بدل کر یہ فرما دیا کہ:" یہاں پر فلیٹ ار تھرز سائنس سے اپنی ناواقفیت کا اظہار کرتے ہوئے scattering of light کے مظہر کو بھول رہے ہیں۔ بادلوں سے روشنی جب چھن کر آتی ہے تو پھیل جاتی ہے جس کی وجہ سے مختلف زاویوں میں دِکھائی دیتی ہے۔" جبکہ حقیقت میں اگر سورج زمین سے 94.5 میلین میل دور ہوتا تو جو مرضی ہو جاتا روشنی کے پھلینے کے قوانین کے مطابق سورج کی کرنوں نے اپنا زاویہ اِس حد تک کبھی نہیں بدلنا تھا کہ ہمیں کیپسکولر ریز بنتی نظر آتی۔یہی تو سوڈو سائنس کا وہ المیہ ہے جسے ہم بابت ہم بار بار قارئین کو متضاد تھیوریز اور متضاد نظریات کی نشاندہی کرتے آ رہے ہیں۔

جبکہ موصوف کا یہ فرمانا کہ : " ۔لیکن بادلوں کی غیر موجودگی میں (خصوصاً غروب آفتاب کے وقت) ایسا نہیں ہوتا اگر سورج انتہائی قریب ہوتا تو بادلوں کی غیر موجودگی میں بھی روشنی ایسی ہی دِکھائی دیتی۔" موصوف کی آپٹیکل فزکس سے عین لاعلمی کا مظہر ہے۔ غروب آفتاب کے فورا بعد بھی کیپسکولر ریز دیکھی جاسکتی ہیں اور طلوع آفتاب سے پہلے بھی اِس کا باآسانی نظارہ کیا جاسکتا ہے۔ مگر جس نے یہ ہی مان رکھا ہو کہ جو مجھے سوڈو سائنس نے بچپن سے سیکھا دیا ہے اُس کے لیے شروع میں کچھ مشکل ضرور ہوتی ہے جیسے ہم بذاتِ خود ماضی میں کلی طور پر سوڈو سائنس کے جامد مقلد تھے مگر اللہ تعالیٰ نے حق کی معرفت دی اور ہم نے بنیادی خطوط پر تحقیق شروع کی اور آج ہم سب آپ کے سامنے سوڈو سائنس میں سیکھائے جانے والے دجل وفریب کو بے نقاب کر رہے ہیں۔ ہم کیپسکولر رے کی اپنی خود کی بنائی تصویر دیکھاتے ہیں؛

مزید قارئین کے لیے؛

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 126 :سائنسدان کہتے ہیں کہ گرمیاں اور سردیاں زمین کے جھکاؤ اور زمین کے سورج کے گرد بیضوی مدار کے باعث ہے اگر دیکھا جائے تو ان کے ماڈل کے تحت جب زمین دسمبر اور جنوری میں سورج کے نزدیک ترین ہوتی ہے تب یہاں سردیاں ہوتی ہیں اور جب زمین سورج سے جون، جولائی میں دُور ہوتی ہیں اس وقت یہاں گرمیاں ہوتی ہیں۔)

یہ تو تھا موصوف زیب نامہ کا اپنی طرف سے تراشیدہ خانہ ساز اعتراض، جبکہ اصل کتاب میں ایک اور حقیقت بطور ثبوت لکھی ہے؛

"ثبوت نمبر 126: سورج کا سالانہ سفر؛ سورج کا خطِ سرطان سے خطِ جدی تک کا سفر، ایک نقطہ اعتدال (Solstice) سے دوسرے نقطہ اعتدال تک کا سالانہ سفر، دنوں، راتوں اور موسموں کی خواص طے کرتا ہے۔ یہ ہی وجہ ہے کہ خطِ استواء کے علاقے قریباً پورا سال گرمیوں کا موسم جھیلتے ہیں جبکہ شمال اور خاص کر جنوب میں دور کے عرض بلدوں کے علاقے مخالف موسم اور سخت سردیاں دیکھتے ہیں۔ Heliocentric Model (جس میں سورج کو مرکز اور زمین کو گلوب مانا جاتا ہے) کے دعوی کے مطابق ایسا گلوب زمین کے اپنے محور پر جھکاؤ اور اُس کے سورج کے گرد بیضوی مدار کی وجہ سے ہوتا ہے، جبکہ کہ اِس غلط ماڈل میں جب ہم سورج کے سب سے قریبی مقام پر ہوتے ہیں جو 91،400،000 میل کہا جاتا ہے، تب جنوری یعنی دراصل سردی کا موسم ہوتا ہے اور جب ہم سورج سے سب سے دور مقام جو کہ 94،500،000 میل بتایا جاتا ہے، پر پہنچتے ہیں، تب جولائی یعنی دراصل قریباً پوری دُنیا میں گرمی کا موسم ہوتا ہے۔"
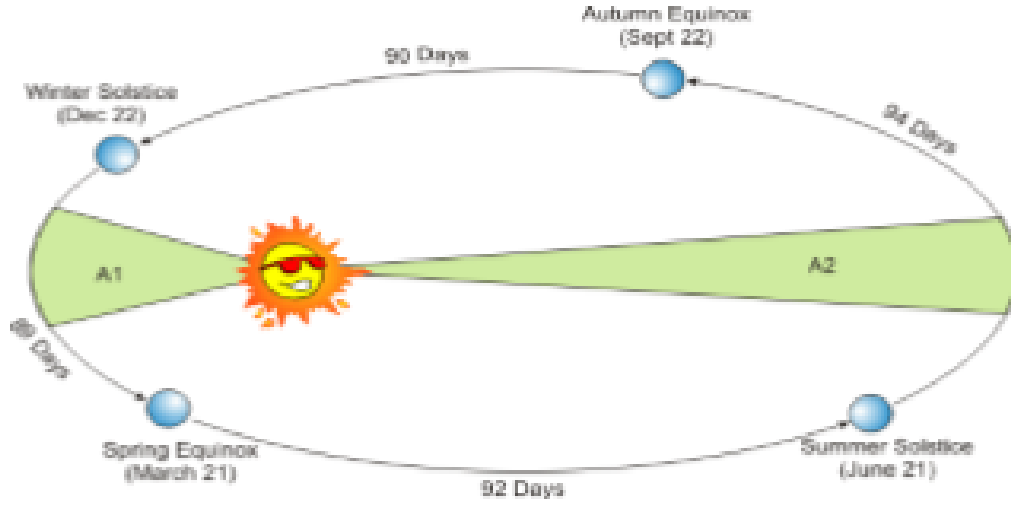
قارئینِ کرام اوپر لگی تصویر اور اصل کتاب کے ثبوت کو غور سے دیکھ کر اصل مدعے کو باآسانی سمجھ سکتے ہیں یہ ہیں موصوف زیب نامہ کی پسندیدہ سوڈو سائنس کے دجل و متضاد پر مشتمل زمین کا سورج کے گرد مبینہ مدار کا ماڈل۔ جبکہ آپ نے موصوف زیب نامہ کے خود تراشیدہ اعتراض کو تو دیکھ ہی لیا ہو گا کہ کیسے اصل مدعے سے بات کو بدل کر پیش کیا گیا اور اب موصوف اپنے خود ساختہ اعتراض کا جواب تحریر فرماتے ہیں؛

☆(جواب: فلیٹ ارتھرز یہاں پر دوبارہ کم علمی کے باعث جھوٹ کا سہارا لے رہے ہیں، سائنسدان کبھی ایسا نہیں کہتے کہ زمین کے سورج کے نزدیک جانے سے گرمی اور سردی ہوتی ہے بلکہ سائنسدان یہ کہتے ہیں کہ زمین کے جھکاؤ کے باعث دسمبر اور جنوری میں زمین کا جنوبی کُرہ سورج کے سامنے ہوتا ہے جبکہ جون، جولائی میں زمین کا شمالی کُرہ سورج کے سامنے ہوتا ہے اِس جھکاؤ کے باعث موسم بدلتے ہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں کہ: "فلیٹ ارتھرز یہاں پر دوبارہ کم علمی کے باعث جھوٹ کا سہارا لے رہے ہیں، سائنسدان کبھی ایسا نہیں کہتے کہ زمین کے سورج کے نزدیک جانے سے گرمی اور سردی ہوتی ہے" واہ کی عمدہ مثال ہے خائن ہونے کی!۔ موصوف زیب نامہ کے اِس کلام کو بھی دیکھ کر کوئی بڑے سے بڑا خائن بھی شرما جائے کہ حضور اتنا جھوٹ؟۔ اگر ہم کم علم ٹھہرے تو موصوف جس طبقہ کے نام نہاد صاحبِ علم پائے گئے ہیں قارئین دیکھ ہی چکے ہوں گے کہ اصل کتاب میں سوڈو سائنس کے بتائے ہوئے زمین کے بیضوی مدار کی بابت ایک اہم بات کہ: " Heliocentric Model (جس میں سورج کو مرکز اور زمین کو گلوب مانا جاتا ہے) کے دعوی کے مطابق ایسا گلوب زمین کے اپنے محور پر جھکاؤ اور اُس کے سورج کے گرد بیضوی مدار کی وجہ سے ہوتا ہے، جبکہ کہ اِس غلط ماڈل میں جب ہم سورج کے سب سے قریبی مقام پر ہوتے ہیں جو 91،400،000 میل کہا جاتا ہے، تب جنوری یعنی دراصل سردی کا موسم ہوتا ہے اور جب ہم سورج سے سب سے دور مقام جو کہ 94،500،000 میل بتایا جاتا ہے، پر پہنچتے ہیں، تب جولائی یعنی دراصل قریباً پوری دُنیا میں گرمی کا موسم ہوتا ہے۔" یہ وہ بات تھی کہ کسی نے ہاتھی کو دیکھ کر کہا کہ چوہا ہے دوسرے نے کہا بلی ہے۔ موصوف زیب نامہ کی عادت ناطقہ ہے کہ جی بھر کر جھوٹ بولتے ہیں۔ ہم نے اصل کتاب میں دیکھا کہ کلام زمین کے بیضوی مدار میں سورج کے قریب اور دور ہونے کی بابت اُس دوران زمین پر موسموں کون سے ہوتے ہیں یہ کلام تھا۔ جسے موصوف نے چلاکی سے بدل ڈالا اور ہمیں ہی دوبارہ اپنے لقب سے ملقب فرمانے لگے!۔

موصوف کا یہ کہنا کہ : " بلکہ سائنسدان یہ کہتے ہیں کہ زمین کے جھکاؤ کے باعث دسمبر اور جنوری میں زمین کا جنوبی کُرہ سورج کے سامنے ہوتا ہے جبکہ جون، جولائی میں زمین کا شمالی کُرہ سورج کے سامنے ہوتا ہے اِس جھکاؤ کے باعث موسم بدلتے ہیں۔" موصوف کی سوڈو سائنس کی بتائی ہو بات کی بابت آدھی معلومات کی بابت تحریر ہے۔ جبکہ جو زمین کا مدار سوڈو سائنس بیان کرتی ہے وہ عین وہی ہے جو ابھی گذر چکا ہے۔ جبکہ کچھ سوڈو سائنس کے طبقات کے ہاں یہی مبینہ مدار بالکل گول بھی ملتا ہے مگر مین اسٹریم میں یہ مدار بیضوی اور عین ایسا ہی ہے جیسا ابھی گذرا ہے۔ جبکہ اگر مین اسٹریم سائنس کے مطابق اور موصوف زیب نامہ کے مطابق موسم ایسے ہی بنتے ہیں جیسے کہا جاتا ہے تو پھر یہ کیا ہے؟؟
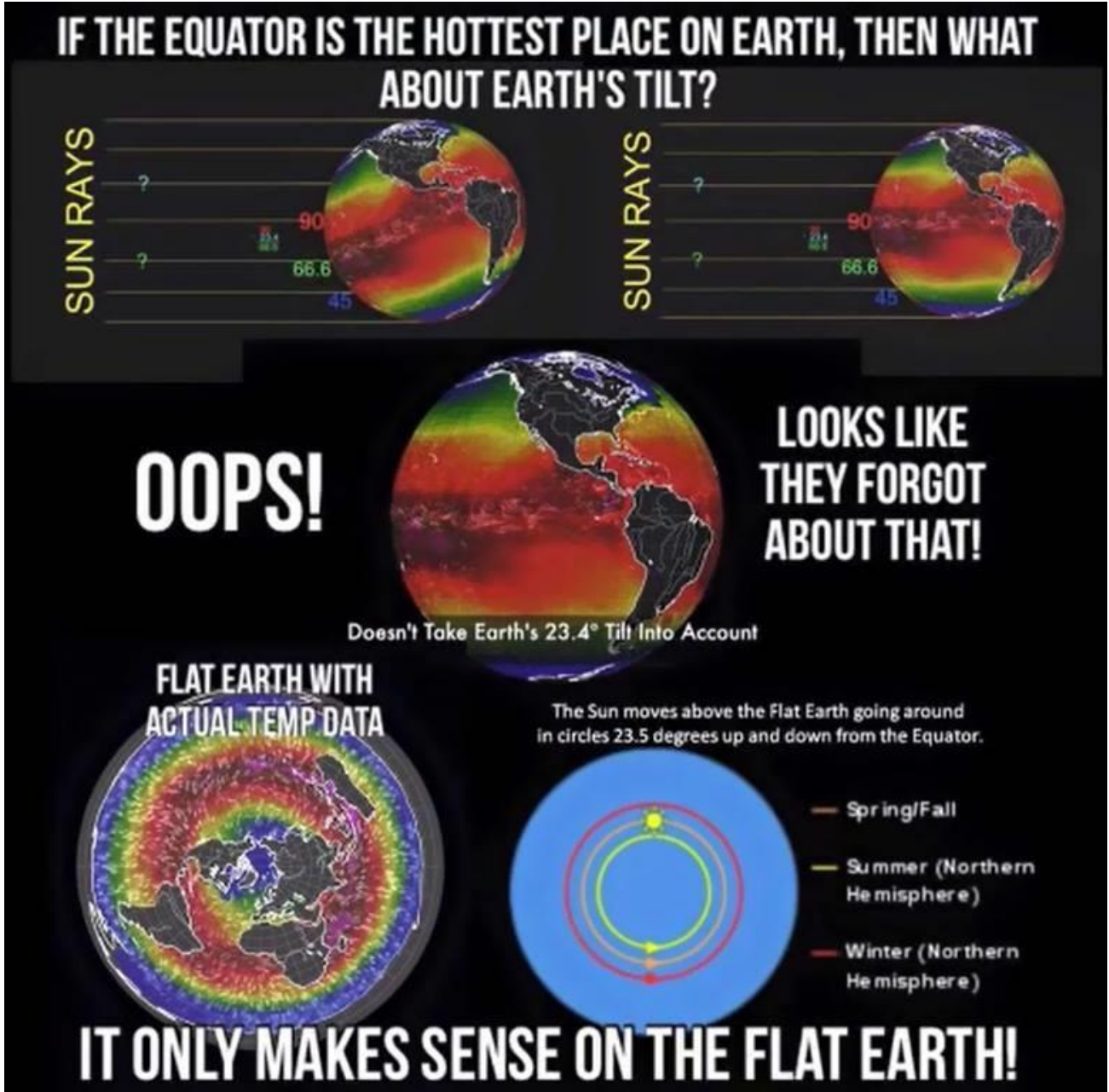
ہم اِس مقام پر اپنے گلوبرز احباب کو یہی کہنا چاہیں گے کہ کتنا جھوٹ بولو گے بھائیو؟۔ اصل حقائق آپ لوگوں کی ہر توجیح کے خلاف ہیں!

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 127 : سمندر پر سورج اور چاند کا عکس سیدھی لکیر بناتا ہے جس کا مطلب ہے کہ زمین فلیٹ ہے۔)

حسبِ سابق موصوف فریب نامہ کی خانہ سازی کی بین دلیل کتاب کا اصل متن ملاحظہ فرمائیں؛

"ثبوت نمبر 127 : یہ ایک حقیقت ہے کہ سورج اور چاند کا پانی پر عکس ہمیشہ ایک سیدھی لکیر بناتا ہے جو اُفق سے لے کر دیکھنے والے تک صاف نظر آتی ہے جس سے صاف ظاہر ہوتا ہے کہ زمین ایک گلوب نہیں ہے۔ اگر زمین کی سطح پر کروچر ہوتا تو یہ ناممکن تھا کہ کوئی منعکس روشنی اُفق سے دیکھنے والے تک اِس طرح پہنچتی۔"
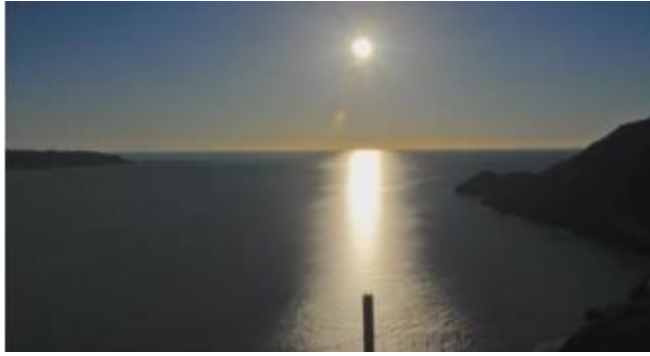
یہ ثبوت مبینہ گلوب زمین کے خلاف ایک اور بین دلیل ہے جس کی بابت موصوف زیب نامہ نے اپنے خانہ ساز عتراض کے جواب میں لکھا؛

☆(جواب: ہم نے پچھلی اقساط میں بھی سمجھا ہے کہ زمین بے پناہ وسیع ہے جس کی وجہ سے کچھ کلومیٹر دُور آنے والا curve اتنا معمولی ہوتا ہے کہ اس کو عام آنکھ سے محسوس نہیں کیا جاسکتا۔ اگر آپ سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر دیکھ رہے ہیں تو 10 کلومیٹر کے علاقے کے کناروں پر 0.09 ڈگری جھکاؤ آئے گا، یہاں پر میرا فلیٹ ارتھرز سے سوال ہے کہ کیا سورج کے عکس سے بننے والی سیدھی لکیر میں 0.09 ڈگری کا curve انسانی آنکھ نوٹ کر سکتی ہے؟)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " ہم نے پچھلی اقساط میں بھی سمجھا ہے کہ زمین بے پناہ وسیع ہے جس کی وجہ سے کچھ کلومیٹر دُور آنے والا curve اتنا معمولی ہوتا ہے کہ اس کو عام آنکھ سے محسوس نہیں کیا جاسکتا۔ " وہی دوبارہ سے موصوف کا سفید جھوٹ اور اپنی خود کی سوڈو سائنس سے متضاد بیانی ہے جس میں زمین کو 25،000 میل کے گھیراؤ کا ایک گلوب مانا جاتا ہے۔ اُس پر بار بار موصوف کا اپنے قارئین کو یہ کہنا کہ: "زمین بے پناہ وسیع ہے" موصوف زیب نامہ کی دھوکہ دہی اور متضاد بیانی نہیں تو اور کیا ہے؟۔

جبکہ ہم اُنہی موصوف کی مذکورہ پچھلی اقساط میں موصوف کے اِس مؤقف پر بین دلائل کے ساتھ حجت قائم کر آئے ہیں۔ اِسی لیے ہم کہتے ہیں کہ یہ زمین سوڈو سائنس میں ایک ایسا جادوئی گلوب ہے جس پر کشتیاں تو 3 میل کے اُفق پر مبینہ کروچر کی وجہ سے غائب ہو جاتی ہیں مگر جب اُسی کروچر کے خلاف کوئی دلیل پیش کر جائے تو بڑی ڈھٹائی سے " زمین بے پناہ وسیع ہے "ہے کا جواب دیا جاتا ہے کیا یہ کھلا تضاد نہیں؟۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ: " ۔ اگر آپ سمندر کے کنارے کھڑے ہو کر دیکھ رہے ہیں تو 10 کلومیٹر کے علاقے کے کناروں پر 0.09 ڈگری جھکاؤ آئے گا " یا تو موصوف کا سفید جھوٹ ہے یا اپنی سوڈو سائنس کے گلوب کی بابت بین جہالت ہے یا دونوں ایک ساتھ ہیں۔ کیونکہ کسی بھی گلوب

کی بابت بلندی سب سے اہم ہوتی ہے جو اُفق کا دیکھنے والے سے فاصلہ طے کرتی ہے۔ اگر ہم کسی انسان کے اوسط قد 6 فٹ کو لے لیں تو ساحل سمندر پر 6 فٹ کی بلندی سے سامنے کی جانب 3 میل کا اُفق اور دائیں و بائیں جانب کا دیکھنے لائق اُفق 180 ڈگری نظارہ 20 میل ملتا ہے۔

یہ 20 میل کا 180 ڈگری نظارہ کسی صورت موصوف زیب نامہ کے بتائے 10 کلومیٹر نہیں ہو سکتے۔ ادھر بھی بہت مضحکہ خیزی سے دوبارہ اپنی ڈگری میں خم کا دجل موصوف نے اپنے قارئینِ زیب نامہ کی آنکھوں میں جھونکا ہے۔ موصوف کی یہ مستقل عادت ہے کہ اعداد و شمار کے ہیر پھیر خود کرتے ہیں اور الزام اپنے فریق مخالف پر دھرتے ہیں۔ جبکہ 20 میل کے اُفق پر جو کسی بھی دیکھنے والے کے سامنے ساحل سمندر پر 180 ڈگری نظارہ بنتا ہے تو اُس میں اگر زمین گلوب ہوتی تو اُسی 180 ڈگری نظارے کے دونوں جانب دیکھنے والے کو گلوب کروبچر فارمولہ کے مطابق 192.73 فٹ کا واضح خم دکھائی دیتا تھا۔ اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ کیا سچ ہے اور کیا دجل و فریب ہے!۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " یہاں پر میرا فلیٹ ارتھرز سے سوال ہے کہ کیا سورج کے عکس سے بننے والی سیدھی لکیر میں 0.09 ڈگری کا curve انسانی آنکھ نوٹ کر سکتی ہے؟" جی اگر آپ اعداد و شمار اپنے گلوب کروبچر کے فارمولہ کے عین مطابق لکھتے تو واقعی نوٹ کا بین طور پر نظر آتا تھا!۔

اب ہم اپنے قارئین کے علم میں اضافے کے لیے مزید کچھ دیکھانا چاہیں گے؛
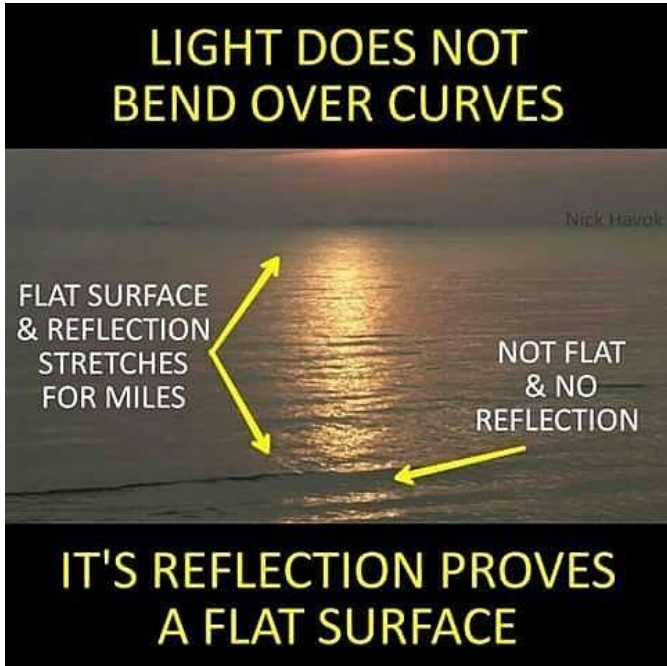
قارئین دیکھ رہے ہیں کہ اگر ایک ہلکی سی لہر بھی سورج کے عکس کے درمیان سے گذرتی ہے تو وہ عکس واضح طور پر ٹوٹ جاتا ہے جبکہ مبینہ طور پر زمین گلوب ہونے کے باوجود چاہے ہم کسی بھی بلندی سے ساحلِ سمندر پر سورج یا چاند کے عکس کے نظارے کو دیکھیں وہ اُفق سے لے کر ہم تک سیدھا ایک لکیر میں ہی واضح نظر آتا ہے۔

قارئین کو مزید سمجھانے کے لیے ایک اور دلیل؛

ہم اپنے قارئین کی خدمت میں ایک سادہ سا تجربہ پیش کرنا چاہیں گے جسے آپ باآسانی خود سے کر کے دیکھ سکتے ہیں کہ اگر زمین گلوب ہوتی تو کیا ہوتا اور جبکہ حقیقت میں زمین فلیٹ پلین ہے تو کیا ہوتا ہے!۔
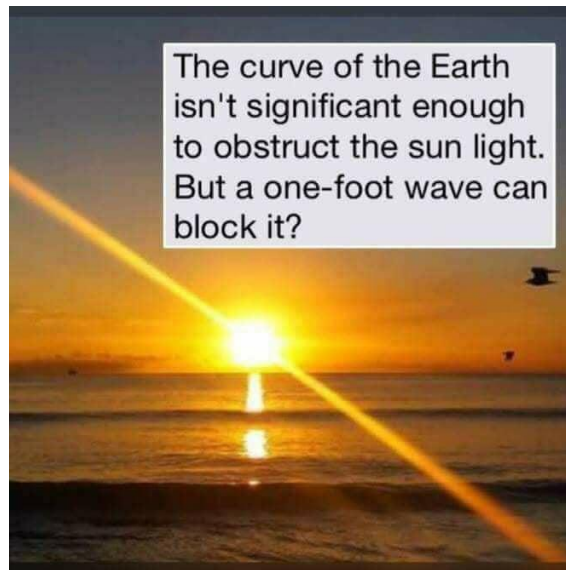
اِسی موضوع کی مزید سمجھ کے لیے ہم اپنے قارئین کو ایک ڈاکیومینٹری بھی پیش کرنا چاہیں گے؛

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 128 : پوری دُنیا میں صدیوں سے ایسی بڑی بڑی شمسی گھڑیاں اور قمری گھڑیاں اب تک موجود ہیں جو آج تک ایک ایک منٹ صحیح بتاتی ہیں۔اگر جدید فلکیات کی تھیوریاں سچ ہوتیں تو ان کا اب تک صحیح وقت بتانا سمجھ سے باہر ہے۔)

موصوف زیب نامہ نے پھر سے جو خانہ سازی فرمائی ہے قارئین اُس کو اصل کتاب کے متن سے تقابلہ کر کے دیکھ سکتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 128: پوری دُنیا میں صدیوں سے ایسی بڑی بڑی شمسی گھڑیاں اور قمری گھڑیاں اب تک موجود ہیں جو آج بھی ایسے ہی ایک ایک منٹ کے لحاظ سے صحیح وقت بتاتی ہیں جیسے اُن کو اُبھی اُبھی بنایا گیا ہو۔جدید فلکیات کے دعوی کے مطابق: اگر زمین، سورج اور چاند واقعی میں آپس میں متضاد گردش، گھوماؤ، محور پر جھکاؤاور مرغولہ کی شکل میں حرکت کر رہے ہوتے،، تو اِن (گذری تہذیبوں کی) یادگاروں کا انتہائی درست طریقے سے وقت بتانا ناممکن ہوتا یہاں تک کہ اِن کی ترتیب کو لگاتار بدلا جاتا۔(اور ترتیب کو اِن مفروضہ گردشوں کے مطابق بدلنے پر یہ شمسی و قمری گھڑیاں ٹھیک وقت بتا پاتیں۔)"
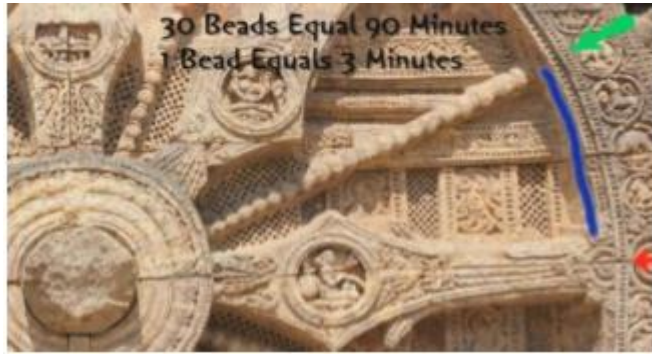
اصل کتاب میں ثبوت کے اندر جو اہم بات لکھی تھی وہ یہ تھی: "اگر زمین، سورج اور چاند واقعی میں آپس میں متضاد گردش، گھوماؤ، محور پر جھکاؤ اور مرغولہ کی شکل میں حرکت کر رہے ہوتے، تو اِن (گذری تہذیبوں کی) یادگاروں کا انتہائی درست طریقے سے وقت بتانا ناممکن ہوتا یہاں تک کہ اِن کی ترتیب کو لگاتار بدلا جاتا۔" جسے موصوف زیب نامہ پرلے درجے کی خیانتداری سے چھپا گئے اور ایک سادہ سی بات اپنی خانہ سازی سے گھڑ کر بطور اعتراض لکھ دی اور پھر اُسکا جواب لکھنے بیٹھ گئے؛

☆(جواب: سورج، زمین اور چاند کی گردش سینکڑوں سال سے ویسی ہی ہے سو ان گھڑیوں میں فرق آنا بھی نہیں چاہیے۔یہاں پر فلیٹ ارتھرز یہ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ زمین کے جھکاؤ میں فرق کے باعث ان گھڑیوں کو غلط وقت دِکھانا چاہیے لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ فرق انتہائی معمولی ہے 2 ہزار سال میں زمین کے جھکاؤ میں صرف اور صرف 0.25 ڈگری کا فرق آیا ہے (اس کی وضاحت اگلے اعتراض کے جواب میں موجود ہے)، بہر حال ابھی تو ان گھڑیوں کو بنے کچھ سو سال ہوئے ہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: ": سورج، زمین اور چاند کی گردش سینکڑوں سال سے ویسی ہی ہے سو ان گھڑیوں میں فرق آنا بھی نہیں چاہیے۔" جبکہ موصوف کی سوڈوسائنس تو کائنات کی عمر 14 ارب سال بنا کر بیٹھی ہے اور اُس کا پرچار کرتی نظر آتی ہے۔موصوف کی ویسے اپنی سوڈوسائنس کی بابت نام نہاد علم کی بھی داد دینی چاہیے کہ جو وہ کہتی ہے، عملی تصویر دوبارہ سے دیکھئے!

ہم اِس مدعے کی بابت بات کر رہے ہیں جو اوپر تصویر میں لکھا ہے اور موصوف زیب نامہ کہیں اور جا پہنچے ہیں۔ موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " یہاں پر فلیٹ ارتھرز یہ اعتراض اٹھاتے ہیں کہ زمین کے جھکاؤ میں فرق کے باعث ان گھڑیوں کو غلط وقت دِکھانا چاہیے لیکن وہ یہ بھول جاتے ہیں کہ یہ فرق انتہائی معمولی ہے 2 ہزار سال میں زمین کے جھکاؤ میں صرف اور صرف 0.25 ڈگری کا فرق آیا ہے" یہ بھی سوڈوسائنس سے موصوف کا ایک اور تضاد اور خود کا خانہ ساز جھوٹ ہے اگر موصوف کے پاس اپنے اِس مؤقف کی دلیل ہے تو پیش کریں ہم انتظار کریں گے۔ جب موصوف زیب نامہ اپنی سوڈوسائنس سے اِس بابت دلیل پیش کریں گے اُس کا بھی تب آپریشن لازمی کیا جائے گا۔ مگر جو حرکات ہمیں سوڈوسائنس بتاتی ہے اگر وہ سب حقیقت میں یہ زمین اور مبینہ نظامِ شمسی کر رہا ہوتا تو کبھی بھی کسی شمسی گھڑی نے کسی صورت کام ہی نہیں کرنا تھا۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " ہے (اس کی وضاحت اگلے اعتراض کے جواب میں موجود ہے)، بہر حال ابھی تو ان گھڑیوں کو بنے کچھ سو سال ہوئے ہیں۔" اگلے اعتراض کے جواب کی خبر گیری بھی کر لیتے ہیں مگر ادھر یہ کون سی گھڑیاں ہیں جن کو بنے کچھ سو سال ہوئے ہیں؟۔ جبکہ حقیقت میں 4000 قبل مسیح کی شمسی گھڑیاں بھی موجود ہیں تو موصوف زیب نامہ اب 6000 سالوں کے عرصے کو بھی "کچھ سو سال" بنادیں تو ہم کیا کر سکتے ہیں؟۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 129 William Carpenter : کہتے ہیں کہ آپ اپنی ٹیلی سکوپ کو ایک پتھر کر جما دیں اتنا زیادہ کہ وہ ایک بال برابر بھی نہ ہل پائے، اب خود سوچ کر جواب دیجئے کہ ایک ایسی زمین جو اپنے محور پر 19 میل فی سیکنڈ کے حساب سے سپن کر رہی ہے، اس کے علاوہ سورج کے گرد بھی ہوا میں گھوم رہی ہے، اتنی تیز رفتار سے سب ہو رہا ہے کہ توپ کا گولہ بھی اس کی رفتار کو نہ چھُو سکے۔ اس سب کے باوجود آپ کی ٹیلی سکوپ ایک بال برابر بھی حرکت نہیں کر پا رہی، اس کو چھوڑیں پولارس ستارہ پورا سال شمالی قطب پر ایک جگہ ہی رہتا ہے، زمین کی حرکت کے باعث اس کی جگہ بھی بدلتی دِکھائی نہیں دیتی، کیا وجہ ہے؟)

صاحبِ زیب نامہ کی خانہ سازی کی ایک اور بدترین مثال قارئین اصل کتاب کے متن کے مطالعے کے بعد دیکھ سکتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 129: William Carpenter لکھتا ہے کہ: "عمومی عقل کے لیے، کوئی بھی مبصر اپنی ٹیلی سکوپ کو کسی بھی سخت پتھر پر جما دے جو بال برابر بھی نہ ہل سکے، اگر زمین 19 میل فی سیکنڈ کی رفتار سے گھوم رہی ہے تو جس زمین پر اُس نے اپنا ٹیلی سکوپ جمایا ہے، اِسی کا مشاہدہ کر کے دیکھے۔ اگر حقیقت میں یہ یقین کر لیا جائے کہ ایک گلوب 6 میلین میلین میلین میلین ٹن کا وزن رکھتا ہے اور جو گھوم رہا ہے، اُڑ رہا ہے، ایک مخصوص محور پر بھاگے جا رہا ہے اور وہ بھی لگاتار ہمیشہ سے، وہ بھی ایسی تیز رفتار سے کہ توپ کا گولہ بھی پیچھے رہ جائے، اور ایسے کمال اور بنا کسی غلطی کے، کہ ایک ٹیلی سکوپ جو کسی گرینائٹ کے پتھر پر لگی ہے وہ بھی تمام معجزات کے باوجود جو اِس ضمن میں پیش کیے جاتے ہیں، اِس آگے جانے کی حرکت کو بال کی چوڑائی جتنی بھی نہیں دیکھ پاتی، سب کو ملِا کر بھی یہ بات ثابت نہیں کی جا سکتی۔ جبکہ، ہم زمین کہ شمال درمیانی عرض بلدوں میں، شمالی ستارے (پولارس کو) اپنی اُس کھڑکی سے دیکھتے ہیں جو اُس ستارے کے رُخ پر ہے اور وہ ہمیں پورا سال اپنی اُسی کھڑکی کہ اُسی شیشے کہ ٹکرے سے ہمیشہ ایک ہی جگہ نظر آتا ہے، یہ کسی بھی شخص کے لیے کھلا ثبوت ہے کہ اُس کے حواس کے مطابق زمین کی کوئی حرکت محسوس ہی نہیں ہوتی اور اِسی وجہ سے یہ زمین ایک گلوب نہیں ہے۔"

اصل کتاب میں جو لکھا تھا قارئین کے سامنے ہے اور جو موصوف زیب نامہ نے اپنی خانہ سازی سے اعتراج بنایا وہ بھی قارئین کے سامنے ہے تقابلہ کر لیجئے کہ کس نے کس پر جھوٹ باندھا ہے!

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: ٹیلی سکوپ کے نہ ہلنے کی وجہ کشش ثقل اور اس کا زمین کے فریم آف ریفرنس میں موجود ہونا ہے، جس کا ہم شروع والی اقساط میں بہت تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔ جہاں تک بات پولارس ستارے کی ہے تو جو ستارہ ہم سے جتنا دُور ہو گا اس کی جگہ میں تبدیلی اتنی کم ہمیں دِکھائی دے گی، پولارس ستارہ ہم سے 434 نوری سال دُور ہے۔ زمین کا اپنے محور پر جھکاؤ تبدیل ہوتا رہتا ہے، زمین لٹو کی طرح ہے جیسے لٹو کو گھمایا جائے تو لٹو اپنے axis پر بھی سپن کرے گا اس کے علاوہ اپنے axis کے گرد بھی ایک چھوٹا سا چکر کاٹ رہا ہو گا، ویسے ہی زمین سپن بھی کر رہی ہے اور جھکاؤ کے باعث اپنے axis کے گرد چھوٹا سا چکر بھی کاٹ رہی ہے، یہ چکر 26 ہزار سال بعد مکمل ہوتا ہے، تبھی آج سے 5 ہزار سال پہلے پولارس ستارہ قطبی ستارہ نہیں تھا بلکہ ثعبان نامی ستارہ شمالی قطب پر واقع تھا، آج پولارس قطبی ستارہ بن چکا ہے کچھ ہزار سال بعد کوئی

اور ستارہ اسکی جگہ آ جائے گا 26 ہزار سال بعد پولارس دوبارہ قطبی ستارہ بن جائے گا، جس سے ثابت ہوتا ہے زمین گول ہے اور جدید فلکیات کی تمام "تھیوریاں" سچی ہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: "ٹیلی سکوپ کے نہ ملنے کی وجہ کشش ثقل اور اس کا زمین کے فریم آف ریفرنس میں موجود ہونا ہے، جس کا ہم شروع والی اقساط میں بہت تفصیل سے پڑھ چکے ہیں۔" جناب زیب نامہ کا وہی جھوٹ ہے جس کی بابت ہم بھی اُنہی مذکورہ اقساط میں بین دلائل کے ساتھ رَد لکھ آئے ہیں۔ جب موصوف نے اصل مدعا کہ: "جو کسی گرینائٹ کے پتھر پر لگی ہے وہ بھی تمام معجزات کے باوجود جو اِس ضمن میں پیش کیے جاتے ہیں، اِس آگے جانے کی حرکت کو بال کی چوڑائی جتنی بھی نہیں دیکھ پاتی،" نہ تو موصوف نے اِس کا ذکر کیا اور نہ ہی اِس کا جواب دینے کی کوشش کی۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: "جہاں تک بات پولارس ستارے کی ہے تو جو ستارہ ہم سے جتنا دُور ہوگا اس کی جگہ میں تبدیلی اتنی کم ہمیں دِکھائی دے گی، پولارس ستارہ ہم سے 434 نوری سال دُور ہے۔ زمین کا اپنے محور پر جھکاؤ تبدیل ہوتا رہتا ہے، زمین لٹو کی طرح ہے جیسے لٹو کو گھمایا جائے تو لٹو اپنے axis پر بھی سپن کرے گا اس کے علاوہ اپنے axis کے گرد بھی ایک چھوٹا سا چکر کاٹ رہا ہوگا، ویسے ہی زمین سپن بھی کر رہی ہے اور جھکاؤ کے باعث اپنے axis کے گرد چھوٹا سا چکر بھی کاٹ رہی ہے، یہ چکر 26 ہزار سال بعد مکمل ہوتا ہے، تبھی آج سے 5 ہزار سال پہلے پولارس ستارہ قطبی ستارہ نہیں تھا بلکہ ثعبان نامی ستارہ شمالی قطب پر واقع تھا، آج پولارس قطبی ستارہ بن چکا ہے کچھ ہزار سال بعد کوئی اور ستارہ اسکی جگہ آ جائے گا 26 ہزار سال بعد پولارس دوبارہ قطبی ستارہ بن جائے گا،" یہ سارا متن موصوف کے خود کے ذکر کردہ اصول کہ: "بنا حوالہ کے بات کو ردی کی ٹوکری کی نظر کیا جاتا ہے" اصولی طور پر ہمیں بھی ایسا ہی کرنا چاہیے مگر ہم موصوف زیب نامہ کی طرح ہر گز نہیں ہیں۔ یہ سارا بیان سوڈو سائنس کی وہ انٹرٹینیشن ہے جس کی بابت خود سوڈو سائنس کے پاس سوائے مبینہ "تھیوریز" کے ایک بھی بین ثبوت نہیں ہے۔

ہم صرف کچھ نکات اپنے قارئین کے لیے پیش کرنا چاہیں گے؛

1- "پولارس ستارہ ہم سے 434 نوری سال دُور ہے۔" یہ کس نے، کب اور کیسے ماپا ہے؟، جبکہ حقیقت میں اپنے علمی تعاقب کی قسط 7 کے اپنے الجوابات میں کئی مقامات پر ہم اِس بات کا رَد لکھ آئے ہیں۔

2- "زمین کا اپنے محور پر جھکاؤ تبدیل ہوتا رہتا ہے، زمین لٹو کی طرح ہے جیسے لٹو کو گھمایا جائے تو لٹو اپنے axis پر بھی سپن کرے گا اس کے علاوہ اپنے axis کے گرد بھی ایک چھوٹا سا چکر کاٹ رہا ہوگا، ویسے ہی زمین سپن بھی کر رہی ہے اور جھکاؤ کے باعث اپنے axis کے گرد چھوٹا سا چکر بھی کاٹ رہی ہے" اِس کلام کے خلاف بھی بین دلائل کے ساتھ ہم اپنے علمی تعاقب کی اِس قسط اور گذری اقساط میں جا بجا لکھ چکے ہیں کہ یہ سفید جھوٹ ہے جسے کوئی بھی حقیقت میں ثابت نہیں کر سکتا!۔

3- "یہ چکر 26 ہزار سال بعد مکمل ہوتا ہے" انسان کی معلوم تاریخ آج 2018 سے 6000 سال پرانی ہے۔ اگر ماضی کی بات ہے تو اُس کی دلیل پیش کی جائے اگر مستقبل کی ہے تو کس بنیاد پر یہ معمہ حل کیا گیا؟ دلیل مطلوب ہے!۔

4- " تبھی آج سے 5 ہزار سال پہلے پولارس ستارہ قطبی ستارہ نہیں تھا بلکہ ثعبان نامی ستارہ شمالی قطب پر واقع تھا، " ہم پوچھنا چاہیں گے کہ اپنی اِسی کہانی کی کوئی دلیل تو موصوف زیب نامہ پیش کریں جبکہ 6000 سال کی معلوم انسانی تاریخ میں یہ بات سوائے سوڈوسائنس کے " ممکنہ طور پر" کے سوا کہیں نہیں ملتی !۔ موجودہ دور کی ساری سوڈو فلکیات کی بنیاد خانہ ساز ممکنات اور تھیوریز پر ہی مشتمل ہے جس میں جب ہم اپنے احباب سے دلیل مانگتے ہیں تو بجائے دلیل پیش کرنے اور ہمیں اُس کو جرح و تعدیل کی کسوٹی پر پرکھنے کی اجازت دینے کے یہی احباب طعن و تشنیع پر اُتر آتے ہیں۔ اگر کوئی دلیل ہے تو اُسے پرکھنے میں حرج ہی کیا ہے؟ جبکہ حقیقت میں جدید فلکیات کے نام پر پورا ایک خانہ ساز نظام آج کل سکہ رائج الوقت ہے !۔ آزمائش شرط ہے !۔

5- " آج پولارس قطبی ستارہ بن چکا ہے کچھ ہزار سال بعد کوئی اور ستارہ اسکی جگہ آ جائے گا 26 ہزار سال بعد پولارس دوبارہ قطبی ستارہ بن جائے گا، " اگر ایسا ہونا ہے تو اُس کو کس بنیاد پر اور کس ماڈل کی رو سے تیار کیا گیا ہے۔ سوائے انڈا کٹرینیشن کے اگر کوئی ٹھوس دلیل ہے تو پیش کی جائے۔ ہم لازمی اُس دلیل کو پرکھنا چاہیں گے !۔ باقی اگر قارئین یہ جاننا چاہیں کے موصوف نے یہ سارا سرقہ کہاں سے لیا ہے تو ہم نے وکی پیڈیا (لنک) اور ارتھ سکائی (لنک) کے اُن متعلقہ پیجز کے لنک بھی دے دیئے ہیں تاکہ قارئین دیکھ سکیں کہ موصوف کا یہ خانہ ساز جواب اُسی پیج پر لکھی انڈاکٹرینیشن کا مختصر سرقہ ہے۔ ویسے بھی جب ہم مصری فلکیات کو دلیل کے ساتھ فلیٹ ارتھ کی بابت پیش کریں تو ہم غلط جب ارتھ سکائی والے مصری فلکیات کو اپنے لیے توڑ مڑوڑ کر پیش کریں تو موصوف زیب نامہ کے لیے وہ معتبر ہیں۔ یہی وہ تو ذہنی غلامی ہے جس کی ہم بات کرتے ہیں کہ کسی بھی بات کو بنا جرح و تعدیل کے کیوں مان لیا جائے؟۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ : " جس سے ثابت ہوتا ہے زمین گول ہے اور جدید فلکیات کی تمام "تھیوریاں" سچی ہیں۔ " موصوف کا اپنی رائے کو زبردستی اپنے قارئین پر تھوپنے کے مترادف ہے اور کچھ نہیں۔ جبکہ موصوف خود لکھ رہے ہیں " جدید فلکیات کی تمام "تھیوریاں" سچی ہیں " اگر یہ تھیوریز ہی ہیں تو اِن کو تھیوری رہنے دیں جب وہ سائنس کی کسوٹی سے گذر کر فیکٹ اور سائنس قانون کی شکل لے لیں تب موصوف اُن کو سچا کہتے بھی اچھے لگتے۔ جب ایک شے ہے ہی تھیوری تو اُس کو لے کر واویلہ کرنا موصوف زیب نامہ جیسے احباب کو تو زیب دیتا ہو گا ہم ہر گز ایسی باتوں کے مکلّف نہیں ہیں !۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆ (اعتراض 130 : ڈاکٹر سیموئل روبوتھم اپنی کتاب میں لکھتے ہیں کہ دو پائپ لیں ان کو کسی لکڑی یا پتھر پر لگادیں دونوں کے مابین ایک گز فاصلہ رکھیں، ٹائم نوٹ کریں اور دونوں کو کسی ایک ستارے پر فوکس کر دیں، اب چھ ماہ کے لئے انہیں ایسا ہی چھوڑ دیں، چھ ماہ بعد آ کر اسی ٹائم انہی ٹیوبز سے مشاہدہ کریں گے تو وہی ستارہ ان ٹیوبز میں دِکھائی دے گا جس کا مطلب ہے کہ زمین نہ اپنے محور پر جھکی ہے نہ ہی گردش کر رہی ہے۔)

یہ تو تھا موصوف خانہ ساز اعتراض۔ جبکہ اصل کتاب میں پوری سوڈوسائنس کے خلاف ایک اور بہترین آزمودہ تجربہ پورے لوازم کے ساتھ لکھا تھا قارئین کے لیے اصل کتاب کا متن حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 130: Dr. Samuel Rowbotham کا ایک اور تجربہ؛ Dr. Samuel Rowbotham اپنی کتاب Earth not a Globe میں لکھتا ہے ! "2 دھات سی بنی کھوکھلی ٹیوبز لیں، جو 6 فٹ سے زیادہ لمبی نہ ہوں، اُنکو پوری احتیاط سے ایک لکڑی کے فریم یا ٹھوس پتھر یا ٹھوس لکڑی پر عموداً لگائیں ،اُن کا درمیانی فاصلہ 1 گز سے زیادہ نہ ہو، اُنکو احتیاط سے ایک دوسرے کے عموداً فکس کر دیں، اب اُن کو کسی جامد ستارے کے رُخ پر کر دیں، اُس رُخ پر جہاں وہ ستارہ کچھ ہی سیکنڈز کے وقفے سے اپنے سٹینڈرڈ وقت کے مطابق آنے والا ہو۔ اب ایک مبصر ٹیوب کے سامنے بالکل ساکن بیٹھا دیں جسے ہی ستارہ ٹیوب کے اوپر آئے تو وہ کچھ بجا کر یا کسی اور طریقے سے سگنل دے اب دوسرے مبصر کو دوسری ٹیوب پر بھی ایسا ہی کرنے کو کہیں، اُسی ایک ہی ستارہ پر دوسرا مبصر بھی جیسے ہی اُسکی ٹیوب پر وہی ستارہ نظر آئے تو سگنل دے، دونوں سگنلز کے درمیانی وقفے کو ماپیں اور بار بار ایسا کرتے رہیں اور وقت کا وقفہ نوٹ کرتے رہیں۔ ایسا کرنے سے یہ واضح ہو جائے گا کہ ایک ہی ستارہ 1 گز کے درمیانی فاصلہ پر لگی ٹیوبز پر ایک ہی وقت میں ایک ٹیوب پر نہیں دکھائی دیا بلکہ مخصوص وقفے سے ہر ٹیوب پر نظر آیا۔ اب ایک ٹیوب کو دوسری ٹیوب کی طرف تھوڑا سا جھکا دیں کہ وہی ستارہ ایک ہی وقت میں دونوں ٹیوبز پر نظر آئے، اب ان ٹیوبز کو چھ ماہ کے لیے ایسے ہی چھوڑ دیں، جب آپ دوبارہ یہی تجربہ کریں گے آپ کو وہی نتائج دوبارہ ملیں گے ، وہی ستارہ اُسی سٹینڈرڈ وقت پر دوبارہ نظر آئے گا وہ بھی ٹیوبز کو بنا چھیڑے، جو یہ ظاہر کرتا ہے اگر زمین ایک گز اپنے مدار پر چلی ہوتی تو ٹیوبز پر وہ جھکاؤ نظر آ جانا تھا اور ٹیوبز کو ستارے کے حساب سے دوبارہ ترتیب دینا پڑنا تھا۔ مگر ٹیوبز کی ستارہ کے رُخ میں ترتیب میں کوئی بدلاؤ نہیں کرنا پڑا۔ اس سے یہ نا قابل تردید نتیجہ نکلا کہ 6 ماہ بعد بھی ایک اسٹینڈرڈ وقت کے مطابق بھی زمین کی سطح ایک گز بھی آگے نہیں بڑھی، جس سے یہ بھی نتیجہ ملا کہ زمین اپنے محور پر بالکل بھی نہیں جھکتے ہوئے حرکت کرتی"

یہ تھا ڈاکٹری رؤبوتھم کا وہ تجربہ جسے موصوف زیب نامہ نے اپنی خانہ سازی سے بدل کر ایک احمقانہ اعتراض بنا کر لکھ دیا اور پھر اُس کا جواب یہ جواب لکھ رکھا ہے؛

☆ (جواب: ایسا تجربہ شوق سے کیجئے کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ قُطبین کے آس پاس موجود ستاروں کے علاوہ دیگر ستارے چھ ماہ بعد اُسی پوزیشن پر دوبارہ دِکھائی دیں۔ زمین کے اپنے محور پر جھکاؤ اور گردش کے لئے یہی ثبوت کافی ہے کہ ہمیں مختلف موسموں میں مختلف ستاروں کے جھرمٹ آسمان پر دِکھائی دیتے ہیں، اگر تھوڑا سا خلوصِ نیت کے ساتھ غور و فکر کیا جائے تو کوئی بھی باآسانی ان حقائق کو سمجھ سکتا ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا: "ایسا تجربہ شوق سے کیجئے کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ قُطبین کے آس پاس موجود ستاروں کے علاوہ دیگر ستارے چھ ماہ بعد اُسی پوزیشن پر دوبارہ دِکھائی دیں۔" اگر ایسا ہے تو ہم موصوف کو اِس پر بھی چیلنج کرتے ہیں کہ من و عن ایسے ہی تجربہ کر کے اپنی اِس بات کو ثابت کریں کہ: " کیونکہ یہ ممکن ہی نہیں کہ قُطبین کے آس پاس موجود ستاروں کے علاوہ دیگر ستارے چھ ماہ بعد اُسی پوزیشن پر دوبارہ دِکھائی دیں" جبکہ حقیقت میں ستارے ہر 6 ماہ بعد آسمان پر اپنی اُسی پوزیشن پر شروع سے نظر آتے آئے ہیں جس پر وہ 6 ماہ پہلے تھے۔ چونکہ موصوف زیب نامہ کے ہاں آسمان وہ نہیں جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں بیان کیا ہے تبھی وہ اِس کے انکاری ہیں۔

جبکہ اگر کوئی بھی یہ تجربہ خود سے کرے تو وہ قرآن میں بیان ہوئے آسمانِ دُنیا کی بابت جان جائے گا کہ وہ باقاعدہ ایک منظّم گردش کرتا ہے جس کی بابت ہمارے فورم پر سیر حاصل مدلل مواد موجود ہے اور اِس بابت ہم اپنی زیر تحریر کتاب سے بطور دلیل کچھ اقتباس بھی اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرنا چاہیں گے؛

زیرِ تحریر کتاب سے اقتباس؛

اللہ تعالیٰ نے زمین کو انسان اور دوسری اَن گنت مخلوقات کا مسکن بنایا ہے۔ مگر جو اہمیت انسان کو حاصل ہے وہ کسی اور مخلوق کو نہیں کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ اللہ نے جب بھی قرآن میں زمین کا ذکر کیا واحد کے صیغے کے ساتھ کیا نہ کبھی تثنیہ نہ کبھی جمع کا صیغہ استعمال کیا۔ پورا قرآن پڑھ لیں یہ لفظ "الارض" 461 الگ الگ آیات میں اِسی طرح ملے گا۔ اِس اہم نقطے سے کہ قرآن میں الارض بنا کسی اور صیغے کہ ایسے ہی استعمال ہوا ہے، یہ بات سمجھ آ جاتی ہے کہ اِس کی کتنی اہمیت ہے۔ کیونکہ یہ ہی "زمین" ہے اور جو باقی زمینوں کا اللہ تعالیٰ نے ذکر کیا تو زمین کہہ کر مثلھن کہا کہ 'اِس جیسی'۔ جس کی بابت تفصیل آگے اپنے مقام پر آ جائے گی۔ مختصر یہ کہ اِس زمین کی بہت ہی اہمیت ہے اور اگر ہم اِس کی سمجھ میں غلطی کھا گئے تو اللہ تعالیٰ کی اِس بے مثال تخلیق کی سمجھ تو ہم کھو ہی دے گے ساتھ ساتھ اور اِس سے منسلک اللہ کی کمال کی تخلیقات کی پہچان میں بھی مشکل میں پھنس جائیں گے۔ آج کے اِس جدید دور میں جب انسان زمین کو ایک ایسا گلوب مانے بیٹھا ہے جو سوڈو سائنس کے بنائے جعلی نظام شمسی میں سورج کے گرد چکر لگا رہا ہے تو یہ شیطان کی اُس بات کی عکاسی ہے کہ اُس نے کہا تھا کہ میں ضرور بالضرور تیری (اللہ تعالیٰ) کی خلقت کو بدلواؤں گا اور انسانوں سے اُس کا انکار کراؤں گا۔

اگر ہم قرآن و سنت پر غور کرنا شروع کریں اور اپنے عقل کے گھوڑوں کو کہیں باندھ دیں تو قرآن و سنت سے ہمیں کامل رہنمائی ملے گی۔ دین اسلام ایک مکمل دین ہے جو ہم انسانوں کے لیے مکمل ضابطہ حیات ہے۔ یہ سچ ہے کہ قرآن کوئی سائنس کی کتاب نہیں ہے جس میں ایسی سائنسی مباحث ہوں مگر قرآن ہم انسانوں کے لیے ہر وہ بات جس میں اللہ کی پہچان ہو، ہم انسانوں کے لیے عبرت ہو، ہمیں عقیدہ توحید سمجھانا ہو اور ہمیں بشارت دینی ہو اور آخرت سے آگاہی ہو، جیسی تمام باتیں جو کہ آیات مبارکہ کی شکل میں ہماری بین رہنمائی کرتی ہیں، موجود ہیں۔ ہم انسان ہی ہیں جو قرآن و سنت سے منہ موڑ کر اپنے لیے کچھ اور ہی تلاش کرتے پھرتے ہیں جبکہ قرآن و سنت میں ہمارے لیے ہر طرح کی بھلائی اور ہر طرح سے سوال کا جواب موجود ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی اِس عظیم الشان تخلیق "زمین" کی بابت قرآن میں فرمایا؛

سورۃالبقرۃ: آیت 22؛ الَّذِیۡ جَعَلَ لَکُمُ الۡاَرۡضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً ۪ وَّ اَنۡزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخۡرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزۡقًا لَّکُمۡ ۚ فَلَا تَجۡعَلُوۡا لِلّٰہِ اَنۡدَادًا وَّ اَنۡتُمۡ تَعۡلَمُوۡنَ ﴿۲۲﴾ جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش اور آسمان کو چھت بنایا اور آسمان سے پانی اتار کر اس سے پھل پیدا کر کے تمہیں روزی دی، خبردار باوجود جاننے کے اللہ کے شریک مقرر نہ کرو۔

کہ اللہ تعالیٰ نے ہم انسانوں کو بتایا کہ یہ زمین ہمارا فرش ہے جس پر ہم انسان چلتے پھرتے اور رہتے ہیں۔ مزید زمین کی بابت ارشاد فرمایا؛

سورۃالبقرۃ:آیت 29؛ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۚ ثُمَّ اسْتَوٰٓى اِلَى السَّمَاۗءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ وہ اللہ جس نے تمہارے لئے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا پھر آسمان کی طرف قصد کیا اور ان کو ٹھیک ٹھاک سات آسمان بنایا اور وہ ہر چیز کو جانتا ہے۔

اِس کی آیت کی تفسیر ابنِ کثیر باب تخلیق ارض والسموات میں موجود ہے۔ اِس مقام پر اِس آیت کو پیش کرنے کا مقصد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو پہلے بنایا پھر آسمانوں کو۔ اب جو موجودہ سوڈو سائنس ڈھٹائی سے یہ کہتی ہے کہ نہیں، پہلے بِگ بینگ کا آفاقی دھماکہ ہوا جس سے 'کچھ نہیں' سے 'سب کچھ' اپنے آپ بن گیا۔ مزید کہتے ہیں کہ پہلے ستارے بننے شروع ہوئے پھر اُن کے اپنے اپنے سولر سسٹم خود بخود بننے شروع ہوئے۔ اب اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر کو اِسی آیت کو دوبارہ پڑھیے اور بار بار پڑھیے۔ اللہ تعالیٰ کا کلام ایسی خرافات سے بہت بلند ہے جو جدید سوڈو سائنس اور اُس کے بُت کو پوجنے والے ثابت کرنے کی کوشش میں رہتے ہیں اور ہمیں زور زبردستی سے اپنی یاہ واہی کو نہ ماننے پر ہمیں جاہل، سائنس کا دشمن اور ایسے ایسے القابات سے نوازتے ہیں کہ الامان الحفیظ۔ جبکہ اللہ کا کلام جو تمام انسانوں اور جنوں (اللہ نے دو ہی مکلّف مخلوقات پیدا کی ہیں، انسان اور جن، اور اِن دو مخلوقات سے ہی قیامت کے دِن حساب ہونا ہے) کے لیے تا قیامت و تا حکمِ باری تعالیٰ سراپا رہنمائی ہے، وہ ہمیں واضح کہہ رہا ہے کہ اللہ نے پہلے زمین بنائی اور پھر آسمانوں کا قصد کیا اور پورے سات آسمان بنا دیے پھر زمین کو اپنی تخلیقات سے سجایا اور پھر انسان کو پیدا فرمایا۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛

سورۃالبقرۃ:آیت 117؛ بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ وَاِذَا قَضٰٓى اَمْرًا فَاِنَّمَا يَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ۝ وہ زمین اور آسمانوں کو پیدا کرنے والا ہے، وہ جس کام کو کرنا چاہے کہہ دیتا ہے کہ ہو جا، بس وہی ہو جاتا ہے۔

جیسا کہ ابھی یہ بات کی کہ قرآن میں ہر جگہ زمین کو واحد کے صیغے میں ہی ذکر کیا گیا اور آسمانوں کو جمع بھی اور سیاق کے لحاظ سے واحد بھی۔ مگر زمین کو واحد ہی ذکر فرمایا گیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے یہ بھی اِس آیت میں فرمایا کہ جو جس کام کا قصد کرتا ہے تو صرف کُن (ہو جا) کہتا ہے تو وہ ہو جاتا ہے۔ بگ بینگ کے مبینہ آفاقی دھماکے کی سوڈو سائنس تھیوری کا ایک بین رد بھی اِسی آیت سے ہے۔ جو کہتی ہے کہ کچھ نہیں سے خود بخود سب کچھ بن گیا۔ جبکہ ذاتِ باری تعالیٰ ہی ہے جس کے حکم سے ہر شے ہوتی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛

سورۃالبقرۃ:آیت 164؛ اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَالْفُلْكِ الَّتِىْ تَجْرِيْ فِي الْبَحْرِ بِمَا يَنْفَعُ النَّاسَ وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ مِنَ السَّمَاۗءِ مِنْ مَّاۗءٍ فَاَحْيَا بِهِ الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ ۠ وَّتَصْرِيْفِ الرِّيٰحِ وَالسَّحَابِ الْمُسَخَّرِ بَيْنَ السَّمَاۗءِ وَالْاَرْضِ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ۝ آسمانوں اور زمین کی پیدائش، رات دن کا ہیر پھیر، کشتیوں کا لوگوں کو نفع دینے والی چیزیں کو لئے ہوئے سمندروں میں چلنا۔ آسمان سے پانی اتار کر، مردہ زمین کو زندہ کر دینا اس میں ہر قسم کے جانوروں کو پھیلا دینا، ہواؤں کے رخ بدلنا، اور بادل، جو آسمان اور زمین کے درمیان مسخر ہیں، ان میں عقلمندوں کے لئے قدرت الٰہی کی نشانیاں ہیں۔

پہلے اِسی آیت مبارکہ کی تفسیر ابن کثیر دیکھتے ہیں پھر اِس پر مزید بحث کرتے ہیں؛

"مطلب یہ ہے کہ اُس اللہ کی فرماں روائی اور اُس کی توحید کی دلیل ایک تو یہ آسمان ہے جس کی **بلندی** لطافت کشادگی جس کے **ٹھہرے ہوئے اور چلتے پھرتے والے روشن ستارے** تم دیکھ رہے ہو، پھر **زمین کی پیدائش جو کثیف چیز ہے جو تمہارے قدموں تلے بچھی ہوئی ہے**، جس میں بلند بلند چوٹیوں کے سر بہ فلک پہاڑ ہیں جس میں موجیں مارنے والے بے پایاں سمندر ہیں جس میں انواع واقسام کے خوش رنگ بیل بوٹے ہیں جس میں طرح طرح کی پیداوار ہوتی ہے جس میں تم رہتے سہتے ہو اور اپنی مرضی کے مطابق آرام دہ مکانات بنا کر بستے ہو اور جس سے سینکڑوں طرح کا نفع اٹھاتے ہو، **پھر رات دن کا آنا جانا رات گئی دن گیا رات آ گئی**۔ نہ وہ اس پر سبقت کرے نہ یہ اس پر۔ ہر ایک اپنے صحیح انداز سے آئے اور جائے **کبھی کے دن بڑے کبھی کی راتیں، کبھی دن کا کچھ حصہ رات میں جائے کبھی رات کا کچھ حصہ دن میں آ جائے**، پھر کشتیوں کو دیکھوں جو خود تمہیں اور تمہارے مال واسباب اور تجارتی چیزوں کو لے کر سمندر میں ادھر سے ادھر جاتی آتی رہتی ہیں، جن کے ذریعہ اس ملک والے اس ملک والوں سے اور اس ملک والے اس ملک والوں سے رابطہ اور لین دین کر سکتے ہیں، یہاں کی چیزیں وہاں اور وہاں کی یہاں پہنچ سکتی ہیں، پھر اللہ تعالیٰ کا اپنی رحمت کاملہ سے بارش برسانا اور اس سے مردہ زمین کو زندہ کر دینا، اس سے اناج اور کھیتیاں پیدا کرنا، چاروں طرف ریل پیل کر دینا، زمین میں مختلف قسم کے چھوٹے بڑے کارآمد جانوروں کو پیدا کرنا ان سب کی حفاظت کرنا، انہیں روزیاں پہنچانا ان کے لئے سونے بیٹھنے چرنے چگنے کی جگہ تیار کرنا، **ہواؤں کو پورب پچھم چلانا، کبھی ٹھنڈی کبھی گرم کبھی کم کبھی زیادہ، بادلوں کو آسمان وزمین کے درمیان مسخر کرنا**، انہیں ایک طرف سے دوسری کی طرف لے جانا، ضرورت کی جگہ برسانا وغیرہ یہ سب اللہ کی قدرت کی نشانیاں ہیں جن سے عقل مند اپنے اللہ کے وجود کو اور اس کی وحدانیت کو پا لیتے ہیں، جیسے اور جگہ فرمایا کہ **آسمان وزمین کی پیدائش اور رات دن کے آنے جانے میں عقل مندوں کے لئے نشانیاں ہیں، جو اٹھتے بیٹھتے لیٹتے اللہ تعالیٰ کا نام لیا کرتے ہیں اور زمین وآسمان کی پیدائش میں غور فکر سے کام لیتے ہیں** اور کہتے ہیں اے ہمارے رب تو نے انہیں بیکار نہیں بنایا تیری ذات پاک ہے تو ہمیں جہنم کے عذاب سے بچا،" ۔الخ

اب قارئین اِسی پیش کردہ تفسیرِ آیت کے بولڈ کردہ الفاظ پر دوبارہ غور فرمائیں گے تو یہ باتیں واضح ہونگی کہ؛

1. آسمان بہت بلند ہے۔
2. آسمان میں ٹھہرے ہوئے اور چلتے دونوں قسم کے ستارے ہیں۔
3. زمین ایک کثیف شے ہے جو ہمارے قدموں کے نیچے بچھی ہوئی ہے۔ نہ کہ خلاء میں بھٹکتا ہوا کوئی گلوب ہے۔
4. رات ودن کا آنا جانا۔ جنہوں نے بھی رات اور دن کے آنے کو زمین کی گردش سے تعبیر کیا ہے، اللہ اُنکو ہدایت دے۔ اگر ایسا ہوتا تو اللہ تعالیٰ جیسے قرآن میں ہر اہم بات کو کھول کھول کر بیان فرمارہے ہیں اِسے بھی بیان فرماتے۔ مگر چونکہ اللہ تعالیٰ اس زمین کے مالک حقیقی ہیں اور وہ جانتے ہیں کہ یہ کیا ہے تو اللہ نے ہم انسانوں کو واضح بتادیا کہ رات ودن اللہ ہی کی مخلوق ہیں جن کو اللہ نے مسخر کر رکھا ہے۔ حقیقت میں اگر قرآن وسنت کا مطالعہ، سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینینشن کو الگ رکھ کر ایمانداری سے کیا جائے تو یہ ساری بات بڑی آسانی سے سمجھ آجاتی ہے۔

رات اور دن کے آنے جانے میں اللہ تعالیٰ کی کمال کی قدرت کارفرما ہے جس پر اللہ نے ہمیں غور فکر کی دعوت دی ہے یہ بات اتنی بین ہے کہ کوئی بھی اِسے سمجھ سکتا ہے کہ رات اور دن کا آنا اور جانا اللہ کے حکم سے ہو رہا ہے۔ جبکہ سوڈو سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ بگ بینگ کے آفاقی دھماکے کی وجہ سے ہر شے نے گردش کرنی شروع کر دی اور یہ زمین تب سے ایسے ہی اپنے محور پر گھومے جا رہی ہے۔ جس سے رات اور دن بنتے ہیں۔ جبکہ اللہ کا کلام ہمیں یہ کہہ کر دعوت فکر دے رہا ہے کہ اِن کے آنے اور جانے میں عظیم نشانیاں ہیں۔ رات اور دن اللہ کی مخلوق ہیں اور یہ زمین کے اوپر شروع سے بنتے آ رہے ہیں اور حکم باری تعالیٰ تک بنتے رہیں گے۔

اب ہم ساری گذری بحث کو بہت آسانی سے ایسے سمجھ سکتے ہیں کہ ؛

اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

سورۃالنازعات: آیت 27-32؛ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ بَنٰىهَا ﴿٢٧﴾ رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ﴿٢٨﴾ وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ﴿٢٩﴾ وَالْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ﴿٣٠﴾ اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰىهَا ﴿٣١﴾ وَالْجِبَالَ اَرْسٰىهَا ﴿٣٢﴾

کیا تمہارا پیدا کرنا زیادہ دشوار ہے یا آسمان کا؟ اللہ نے اسے بنایا۔ اس کی بلندی اونچی کی پھر اسے ٹھیک ٹھاک کر دیا۔ اسکی رات کو تاریک بنایا اسکے دن کو روشن بنایا۔ اس کے بعد زمین کو (ہموار) بچھا دیا۔ اس میں سے پانی اور چارہ نکالا۔ اور پہاڑوں کو (مضبوط) گاڑھ دیا۔

اگر کوئی بھی اِن آیات کو سمجھ جائے تو وہ واضح طور پر حق کر پہچان جائے گا کہ ؛

خالقِ حقیق اللہ تعالیٰ ہے اور آسمان کو اللہ نے بلند کر کے ٹھیک ٹھاک کر دیا۔

واضح طور پر فرمایا کہ آسمان کی ہی رات کو تاریک اور آسمان کے ہی دن کو روشن بنایا۔ کسی زمین کا ذکر نہیں ہے بلکہ آیت میں واضح ہے کہ آسمان کا ذکر فرمایا جا رہا ہے۔ یہ وہی بات ہے جو ہم فلیٹ ارتھ میں کہتے ہیں کہ رات اور دن اِس زمین کے اوپر آسمان میں چلتے ہیں۔ آسمان سے ہی رات اور دن کا واسطہ ہے نہ کہ زمین کے گھومنے کا اِس میں کوئی عمل دخل ہے۔ آیت واضح طور پر کہہ رہی ہے کہ 'آسمان کے رات اور دن'۔ اگر اب بھی کوئی انکار کرے تو ہم یہی کہہ سکتے ہیں کہ وماعلینا اللبلاغ ! پھر زمین پر اللہ نے واضح کہا کہ ہم نے اِسے بچھا دیا۔

لفظ "دحا" پر عرب لغت سے بحث؛

اب اِس پر بہت دلچسپ علمی بحث کرنا چاہوں گا۔ پہلے ہم امام راغبؒ کی لغت مفرادات اُلقرآن میں دیکھتے ہیں کہ لفظ دحا کا مطلب کیا ہے؟

اَلدَّحْوُ: کے معنیٰ کسی چیز کو اس کی جگہ سے زائل کر دینے کے ہیں: قرآن پاک میں ہے: (وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِکَ دَحٰىهَا) (۷۹-۳۰) (اور اس کے بعد زمین کو اس مقر سے دور کیا۔ یعنی اسے اس کی قرار گاہ سے زائل کر دیا جیسا کہ آیت کریمہ: (یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ) (۷۳-۱۴) میں ہے۔ یہ دَحَاالْمَطَرُ الْحَصٰی عَنْ وَّجْہِ الْاَرْضِ: (کہ بارش زمین سے کنکر بہا کر لے گئی) کے محاورہ سے ماخوذ ہے۔ نیز کہا جاتا ہے۔ مَرَّالْفَرَسُ یَدْحُوْ دَحْوًا، گھوڑا اپنے سم زمین پر لگاتا خاک اڑاتا چلا گیا۔ اور اسی سے اُدْحِیُّ النَّعَامِ ہے **جس کے معنیٰ ریت میں شتر مرغ کے انڈے دینے کی جگہ کے ہیں۔** یہ دَحَوْتُ سے اُفْعُوْلٌ کے وزن پر ہے۔ دِحْیَۃ ایک مرد کا نام تھا (جو دحیہ کلبی کے نام سے مشہور تھا۔)

مادہ: د،ح،و؛[1]

"دحاُالشَي: کسی شے کو پھیلانا، کشادہ کرنا: تَدَ حَّی الاِبِلُ فی الارض: اونٹوں کا زمین کو پیروں سے کریدنا اور گڑھے ڈال دینا: اَلا ُدحُوَّۃُ: ریت میں شتر "مرغ کے انڈے دینے کی جگہ اور بچے نکالنے کی جگہ"۔

اب ہم قرآن میں ذکر کردہ لفظ "دحھا" کی بحث کو کھولتے ہیں۔ ہم لُغات میں دیکھ آئے ہیں کہ جتنے بھی اِس کے ممکنہ معنٰی ہو سکتے ہیں اُن میں سے کسی بھی معنیٰ میں گلوب یا (جو قرآنی عربی سے نافہمی کی بناپر یا کسی اور "وجہ" سے احباب اور اربابِ علم اِسکا مطلب) "شترمرغ کا انڈہ" کرنے کی سعی لایعنی کرتے ہیں وہ اصل میں عربی میں شتر مُرغ کے انڈے دینے والی جگہ جو ریت میں ایک گڑھا ہوتی ہے، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اگر کوئی فلیٹ ارتھ کے پورے ماڈل کو فلیت ارتھ کے نقشے والے باب میں دیکھے تو جان جائے گا کہ یہ زمین اصل میں واقعی دحھا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اطراف میں برف کی اونچی اونچی دیواروں کے اندر رکھا ہے۔ اور اگر آج اِس دورِ جدید کی سوڈو سائنس کی اندھی تقلید کی بجائے قرآن و سنت سے ویسے ہی تمسک کیا جائے جیسے سلف کرتے تھے تو واللہ آج بھی مسلمان واپس اُس عظمت کو پا سکتے ہیں جس پر قرونِ خیر کے مسلمان تھے اور بعد کے مسلمانوں کے سنہرے ادوار۔ جب بھی ہم مسلمان قرآن و سنت کی طرف واپس لوٹیں گے تو واللہ ہمارے لیے کچھ بھی مشکل نہیں رہے گا۔ ہم لفظ "دحھا" کی بابت سیر حاصل اور مدلل بحث کر آئے ہیں کہ اِس لفظ سے کسی بھی طرح زمین کو گلوب ثابت نہیں کیا جاسکتا ہے بلکہ یہ لفظ زمین کے فلیٹ/مسطحتہ ہونے کی بین دلیل ہے اور جس نے بھی اِس لفظ و آیت سے ایسا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ہم اُس کے اور اپنے مسلمان ہونے کے ناطے اُس سے حُسنِ ظن رکھتے ہیں کہ اُس سے اِس بابت خطاء ہوئی ہے اور اللہ ہم سب کی خطاؤں کو معاف فرمائے! آمین!

(زیر تحریر کتاب کا اقتباس اختتام پذیر ہوا!)

صاحبِ زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " زمین کے اپنے محور پر جھکاؤ اور گردش کے لئے یہی ثبوت کافی ہے کہ ہمیں مختلف موسموں میں مختلف ستاروں کے جھرمٹ آسمان پر دِکھائی دیتے ہیں، اگر تھوڑا سا خلوصِ نیت کے ساتھ غور و فکر کیا جائے تو کوئی بھی باآسانی ان حقائق کو سمجھ سکتا ہے۔" اِس کے رَد پر ہم گزشتہ اقساط میں سیر حاصل دلائل دے چکے ہیں جن میں سے صرف دو تنقیدی تصاویر ہم دوبار بطور اپنا الجواب اِس مقام پر پیش کرنا چاہیں گے؛

پولارس جسے عرفِ عام میں شمال قطبی ستارہ کہا جاتا ہے بِگ ڈیپر کے ہمیشہ درمیان میں موجود ہوتا ہے۔ پولارس کے گِرد چکر لگانے میں بِگ ڈِپر کو پورا ایک سال لگتا ہے اور اُس سے جو پیٹرن بنتا ہے وہ آپ بائیں تصویر میں دیکھ رہے ہیں۔اِسی آسمان پر نظر آنے والے پیٹرن سے بطور نقشہ، موسموں کا بھی پتہ چل جاتا ہے اور اُن کی باآسانی تصدیق کی جاتی ہے۔ مگر دیکھنے کے لحاظ سے، زاویوں اور اِس بابت ہر ممکنہ حساب کتاب کے باوجود اِس پیٹرن کی ہیلیوسنٹرک گلوب ماڈل سے کسی قسم کی وابستگی کبھی نہیں ہو سکی!۔دائیں جانب والی تصویر میں سوڈوسائنس کے مطابق بتائے گئے ماڈل کو دیکھ کر یہ ماننا ناممکن ہے اور سمجھ سے بالاتر ہے کہ اُسی پولارس کو تب بھی دیکھنا ممکن ہے جب زمین سورج کے گرد اپنے مبینہ مدار میں 180 میلین میل آگے جا چکی ہوتی ہے، اور زمین کا قطب شمالی پولارس ستارے کے عین اُلٹ رُخ پر جون اور دسمبر کی راتوں میں ہوتا ہے؟۔

Research Flat Earth on fb:FlatEarthUrdu.pk

سوڈو فلکیاتی سائنس کے عین مطابق تیار کیا گیا زمین اور سورج کا ماڈل: اب اِس پر ہمارا سوال یہ ہے کہ اگر زمین سورج کے گرد لگاتار گردش کرتے ہوئے ہر 3 ماہ بعد اپنے مدار میں آگے بڑھتی ہے اور موسم بدلتے ہیں جیسے ماڈل میں دیکھایا گیا ہے، تو ہر 3 ماہ بعد زمین کی پچھلی جگہ کی نسبت نئے مقام پر ہونے کی وجہ سے ہمیں ہر موسم میں ایک نیا آسمان، نئے ستارے اور نئی کنسٹالیشنز دیکھائی دینی چاہیے مگر حقیقت میں ہم اِنسان شروع سے وہی ستارے اور وہی کنسٹالیشنز کیوں دیکھتے آ رہے ہیں؟۔ جبکہ ہمیں لازمی طور پر ہر 3 ماہ بعد نئے موسم میں نیا آسمان، نئے ستارے اور نئی نئی کنسٹالیشنز نظر آنی چاہیں!۔

Research Flat Earth on fb:/FlatEarthUrdu.pk

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 131 : چاند کی ہیٔت کو سمجھا جائے تو معلوم ہو گا کہ چاند کوئی ٹھوس شے نہیں جس پر انسان قدم رکھ سکے، اسکے علاوہ چاند کی اپنی روشنی ہے، یہ مشاہدے کے ذریعے باآسانی معلوم کیا جاسکتا ہے۔)

جبکہ اصل کتاب میں بطور ثبوت نمبر 131 یہ عبارت ایسی لکھی ہے؛

"ثبوت نمبر 131: ناسا اور جدید فلکیات کے مطابق چاند ایک ٹھوس، گلوب اور زمین کی طرح کا ہے جس پر انسان نے اُڑ کر اُس کی سطح پر قدم رکھا۔اُن کا دعوی ہے کہ چاند کی خود سے کوئی روشنی نہیں بلکہ چاند ہمیں سورج کی ہی روشنی کو منعکس کر کے دیکھاتا ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ، چاند کا مشاہدہ کیا جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ کوئی ٹھوس جسم نہیں ہے، یہ ایک واضح دائرے کی شکل میں ہے، مگر کُروی شکل کا نہیں ہے اور نہ ہی زمین کی طرح ٹھوس زمین کا حامل ہے کہ اُس پر انسان اپنا قدم رکھ سکیں یہ بھی حقیقت ہے کہ، چاند شفاف اور پوری طرح اپنی ہی روشنی، جو اپنے آپ میں ایک خاص روشنی ہے، اُسی روشنی کو وجہ سے چمکتا ہے۔"

اگر موصوف زیب نامہ پورا مدعا لکھتے پھر اپنا جواب لکھتے تو ہم بھی بات کو کسی اور ہی طریقے سے کرتا مگر موصوف نے حسبِ عادت اصل کتاب کے متن کو اپنے خانہ ساز اعتراض میں بدلا پھر اُس کا جواب یہ لکھ دیا؛

☆(جواب: یہاں پر فلیٹ ارتھرز اپنے نظریات کا پرچار کرنے میں مصروف ہیں، چاند ٹھوس ہے یا نہیں ہم ٹیلی سکوپ کے مشاہدے سے معلوم کر سکتے ہیں، چاند کی اگر اپنی روشنی ہوتی تو جزوی چاند گرہن کے دوران چاند کا آدھا حصہ غائب کیوں ہو جاتا ہے اس کا جواب فلیٹ ارتھرز آج تک نہیں دے سکے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: "یہاں پر فلیٹ ارتھرز اپنے نظریات کا پرچار کرنے میں مصروف ہیں، چاند ٹھوس ہے یا نہیں ہم ٹیلی سکوپ کے مشاہدے سے معلوم کر سکتے ہیں،" جی قارئین ضرور مشاہدہ کیجئے کہ چاند ٹھوس ہے یا نہیں۔یہی وہ بات ہے جس سے موصوف زیب نامہ جیسے احباب بہت زیادہ ناراض ہوتے ہیں کہ ہمارے آقا ناسا نے جب چاند پر جا کر اپنی (جعلی) تصاویر اُتار کر پوری دُنیا کو لائیو دیکھا دیا تھا تو مسطحتین کون ہوتے ہیں اُس پر کوئی اعتراض کریں؟۔تو جناب ہم تو اعتراض بعد میں کریں گے پہلے اپنے بی بی سی کی ہی ڈاکیومینٹری دیکھ لیں کہ وہ کیا کہتا ہے پھر ہم سے ناراض ہو لیجئے گا!۔بی بی سی کی ناسا کے مبینہ دعوے چاند پر جانے کی بابت ایک آفیشل ڈاکیومینٹری؛

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " چاند کی اگر اپنی روشنی ہوتی تو جزوی چاند گرہن کے دوران چاند کا آدھا حصہ غائب کیوں ہو جاتا ہے اس کا جواب فلیٹ ارتھرز آج تک نہیں دے سکے۔" پہلے تو ہم موصوف کی اِس خواہش کو ابھی ادھر ہی پورا کر دیتے ہیں پتہ نہیں موصوف کن فلیٹ ارتھرز کی بات کر رہے ہیں کبھی کسی مین اسٹریم فلیٹ ارتھر سے بات کی ہوتی تو یہ کلام بالکل نہ کرتے۔اگر چاند کی اپنی روشنی نہیں ہے تو یہ کیا ہے؟

Spheres are well known to be very poor reflectors of light. Yet the Full Moon is fully lit from edge-to-edge.. hmmm

weird huh? **#ResearchFlatEarth**
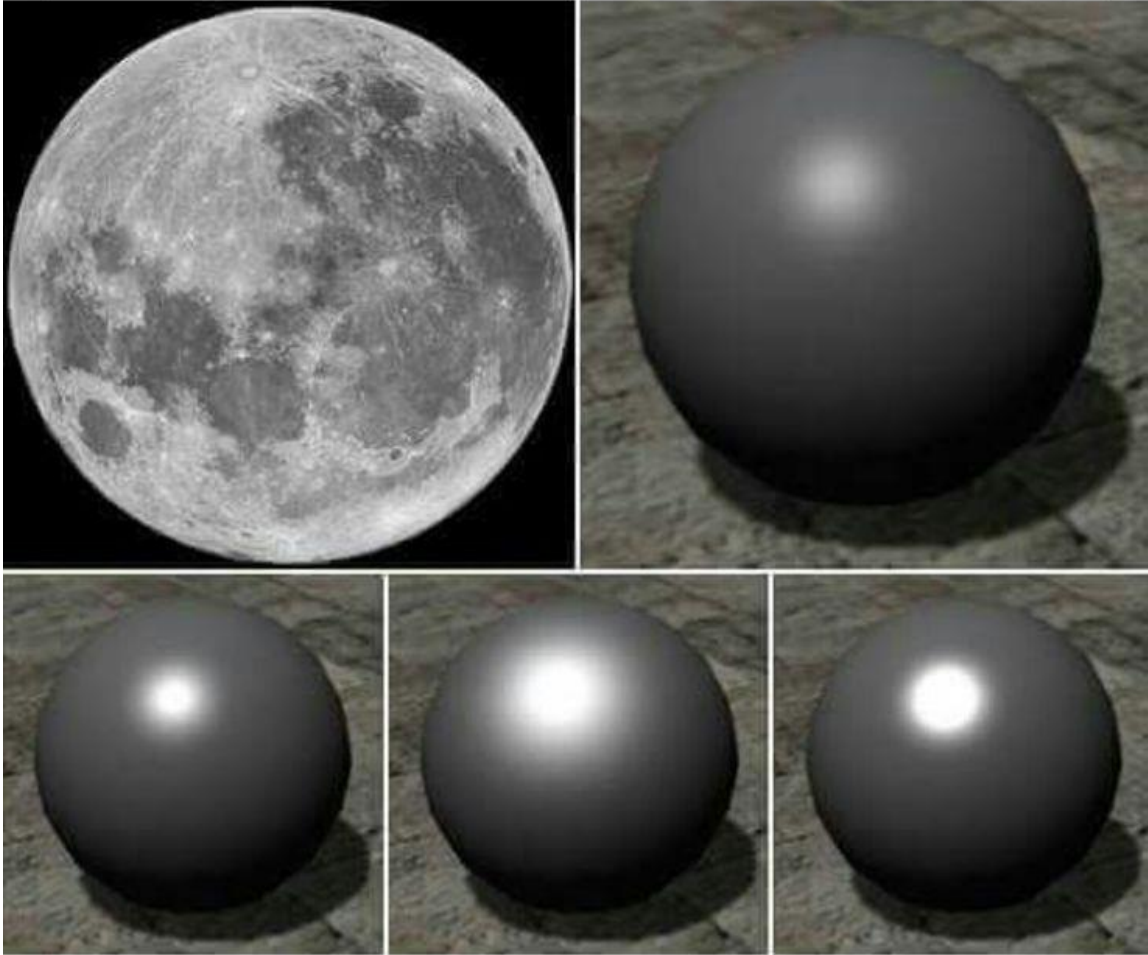
سفئیرز یا گلوب کی بابت حقیقی سائنس میں یہ بات ثابت شُدہ ہے کہ وہ کسی بھی روشنی کے سب سے کمزور ترین منعکس ہوتے ہیں۔ اگر چاند گلوب ہے اور اپنے ناسا کے بتائے رنگ گرے رنگ کا ہے تو کیسے ممکن ہے کہ وہ اتنا بہترین منعکس ہو کہ سورج کی روشنی کو اتنے بہترین طریقے سے منعکس کر سکے؟ اکیلی یہ تصویر اور ہمارا یہ سوال ہی موصوف زیب نامہ کہ اِس مؤقف کے رَد کے لیے کافی ہے۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ : " توجزوی چاند گرہن کے دوران چاند کا آدھا حصہ غائب کیوں ہو جاتا ہے اس کا جواب فلیٹ ارتھرز آج تک نہیں دے سکے۔ " یہ موصوف کے خود کے خلاف جاتا ہے۔ چاند گرہن کو اگر کوئی بھی تفصیل سے سمجھ گیا تو وہ گلوب کے جھوٹ کو پکڑ گیا۔ پہلے ہم اپنے قارئین کو 31 جنوری 2018 میں ہونے والے ایسے چاند گرہن کے بارے میں کچھ وڈیوز بطور ثبوت دکھاتے ہیں جس میں آپ دیکھ سکیں گے کہ یہ چاند گرہن اصل میں کیا تھا اور کیسے پورے گلوب کے جعلی ماڈل کا پول کھول گیا؟۔

1۔ ہمارے امریکن دوست ڈیرل ماربل کی "ویڈیو" ڈاکیومینٹری جس میں نہ صرف چاند گرہن کی بابت گرفتھ آبزرویٹری کی جعل سازی کا پول کھولا گیا بلکہ اُسی دن چاند گرہن کے دوران فلوریڈا، امریکہ میں اُفق پر چاند اور سورج دونوں موجود تھے۔ قارئین سے گذارش ہے کہ بغور مشاہدہ فرمائیں!۔

2۔ یہ گرفتھ آبزرویٹری، امریکہ کی جاری کردہ اُسی چاند گرہن کی ٹائم لیپس ویڈیو ہے جس میں آپ واضح طور پر ویڈیو کے عین آخر میں جان بوجھ کر ٹیلی سکوپ کا زاویہ تبدیل کرنے کی بابت چاند اور زمین کی سطح کے تقابلے سے یہ جھوٹ پکڑ سکتے ہیں کہ سورج اُسوقت کہاں تھا اور چاند کہاں تھا!۔

3۔ ہم نے رے آپٹک سیمولیٹر کی مدد سے ایک ویڈیو تیار کی تھی جس میں چاند گرہن کی بابت سوڈوسائنس کے بتائے جعلی ماڈل کا پول کھول کر دیکھایا گیا تھا۔ اگر زمین حقیقت میں سورج اور چاند کے درمیان آتی ہے تو چاند گرہن میں بلڈ یا ریڈ مون کہاں سے آجاتا ہے اِس کا جواب ہم چاہیں گے کہ کوئی گلوبرز احباب میں سے دلیل کے ساتھ پیش کر کے ہمیں ضرور مطلع کرے۔ ریڈ یا بلڈ مون ایسے دکھتا ہے؛

ویسے تو موصوف زیب نامہ کی سوڈو جدید فلکیات اپنے مطلب کے لیے قدیم مصری فلکیات میں سے اپنی من مرضی کی دلیل اخذ کر لیتی ہے مگر جب ہم قدیم مصری فلکیات سے انوبس کو چاند گرہن کی وجہ بتاتے ہیں تو موصوف زیب نامہ اور اُن جیسے سوڈوسائنس کو وحی ماننے والے احباب ناراض ہو جاتے ہیں۔ یہ حقیقت ہے کہ چاند کے ساتھ قدیم مصری فلکیات کے مطابق انوبس نامی دو اِجرمِ فلکی کا ذکر ملتا ہے جو بالکل شفاف ہیں اور ہمیشہ چاند کے ساتھ ساتھ اُس کے مدار میں چلتے ہیں مگر جب وہ چاند کو اپنی لپیٹ میں لیتے ہیں تو چاند پہلے سیاہ پھر لال پھر سیاہ پھر دوبارہ سے روشنی ہونا شروع ہو جاتا ہے۔

انوبس کی بابت قدیم مصری فلکیات میں جو ذکر کیا جاتا ہے وہ بطور سیاہ سورج کیا جاتا ہے۔ مگر اِسی سے ملتا جُلتا ذکر ہمیں قدیم ہندی سنسکرت کی فلکیات میں راہو اور کیتھو کے نام سے ملتا ہے۔ ہندی فلکیات میں بھی چاند گرہن کی وجہ راہو اور کیتھو نامی شفاف اجرامِ فلکی کا باری باری چاند کو اپنی لپیٹ میں لینے کی وجہ سے پہلے سیاہ پھر لال پھر سیاہ پھر اُن کے ہٹنے پر دوبارہ سے روشن ہونے کا ذکر ملتا ہے۔ چونکہ حقیقی مشاہدہ اِس بات پر دال ہے کہ یہی ہوتا نظر آتا ہے تو ہم فلیٹ ارتھرز بحثیت مجموعی اِس پر ابھی تک راہو اور کیتھو یا انوبس کی بابت زیادہ اولی سمجھتے ہیں کہ یہ چاند گرہن کی بنیادی وجہ ہیں۔ چونکہ رسول اللہ ﷺ کے چاند گرہن کی بابت فرمان کہ: "یہ اللہ کی نشانیوں میں سے ایک نشانی ہے" تو ہم بھی اُس پر ایساہی من وعن حدیث رسول اللہ ﷺ کے مطابق ایمان رکھتے ہیں۔

باقی ضروری نہیں کہ ہم انسانوں کے پاس ہر شے کا جواب ہونا چاہیے۔ مگر جستجو، شریعت کے پیرائے میں رہ کر کرنا جائز اور شریعت کے پیرائے سے باہر نکلنا الحاد کا راستہ کھولنا ہے۔ جس پر ہم نے مفصل کلام اپنی زیر تحریر کتاب میں کر رکھا ہے۔ چاند کی بابت مزید تفصیل اصل کتاب کے ثبوتوں کی شکل میں آگے آئے ہی جاتی ہے۔

صاحبِ زیب نامہ فرماتے ہیں؛

☆(اعتراض 132 : سورج اور چاند کی روشنی میں بے انتہاء فرق ہے، دونوں کی اپنی اپنی خصوصیات ہیں، یہی بات فلیٹ ارتھ ماڈل میں موجود ہے، جو کہ فلیٹ ارتھ ماڈل کی سچائی کی دلیل ہے۔)

موصوف زیب نامہ سے ہم کہنا چاہیں گے کہ اللہ آپ کو بغض جیسی بُری عادت سے نجات عطا فرمائے! کیونکہ اگر موصوف انصاف پسند ہوتے تو اپنے اعتراض میں پرلے درجوں کی خانہ سازی سے گریز کرتے۔ قارئین کی خدمت میں اصل کتاب کا متن حاضر ہے؛

" ثبوت نمبر 132 : سورج کی روشنی کا رنگ سنہری، گرم، خشک، حفاظت کرنے والی اور جراثیم کُش ہوتی ہے، جبکہ -چاند کی روشنی کا رنگ چاندی، ٹھنڈی، نم دار، خراب کرنے والی اور عفونت دار ہے۔ سورج کی روشنی آگ کے الاؤ کو گھٹاتی ہے جبکہ چاند کی روشنی لاؤ کو بھڑکاتی ہے۔ سورج کی روشنی میں جانور اور پودے تیزی سے خُشک ہوتے ہیں، سُکڑتے ہیں، جمنے کی صلاحیت کھودیتے ہیں، گلنے سڑنے سے بچ جاتے ہیں جیسے؛ انگور اور دوسرے پھل سورج کی روشنی میں خُشک ہو کر سخت ہو جاتے ہیں، جزوی طور پر قندی ہو جاتی ہیں، کشمش اور چوہاروں کی طرح اور خُشک آلو بخاروں کی طرح، جبکہ اسی روشنی میں جانداروں کا خون جم جاتا ہے، اپنی گیسی خصوصیات کھو دیتا ہے، جم کر ہموار اور آہستگی سے سخت ہو جاتا ہے۔ مگر جب یہ سب چاند کی روشنی میں ہوں تو جانداروں اور پودے میں ہونے والے یہ بدلاؤ بہت آہستہ ہو جاتے ہیں۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ سورج اور چاند کی روشنی الگ الگ اور منفرد ہیں، ایک دوسرے سے اُلٹ ہیں جیسا کہ زمین کو مرکز ماننے والے فلیٹ ماڈل میں مانی جاتی ہیں۔"

اصل کتاب میں کچھ بین و حقیقی مشاہدات کو بطور ثبوت پیش کیا گیا تھا مگر موصوف زیب نامہ کو وہ تو نظر نہ آسکے اور اپنی خانہ ساز دجل و فریب کی مشین کو مزید زور سے چلاتے ہوئے جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: غالباً یہاں فلیٹ ارتھرز یہ اعتراض اٹھانے کے مُوڈ میں ہیں کہ اگر چاند سورج کی روشنی منعکس کرتا تو دونوں کی روشنیوں میں اتنا وسیع فرق کیوں ہے۔ یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ منعکس شدہ روشنی میں وہ تپش، ریڈیشن اور وہ خاصیت نہیں ہوتی جو اصل روشنی میں ہوتی ہے، اس کے علاوہ چاند چونکہ سورج سے چھوٹا ہے اس خاطر یہ سورج کی ساری کی ساری روشنی کو منعکس نہیں کرتا، چاند کی روشنی بھی زمین کو گرم کرتی ہے مگر صرف 0.001 ڈگری تک۔ للذا یہ اعتراض بھی غیر سائنسی ہے۔)

الجواب: صاحبِ زیب نامہ کا فرمانا کہ: " غالباً یہاں فلیٹ ارتھرز یہ اعتراض اٹھانے کے مُوڈ میں ہیں کہ اگر چاند سورج کی روشنی منعکس کرتا تو دونوں کی روشنیوں میں اتنا وسیع فرق کیوں ہے۔" کھلی ہوئی ڈرامہ بازی سے زیادہ کچھ نہیں ہے جبکہ اصل کتاب کے متن میں مدعا واضح لکھا ہے کہ دونوں کی روشنیوں کے تعامل میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ جسے موصوف اپنے طور پر " غالباً " لکھ کر اپنے سوڈو سائنس کے تیس مار خان ہونے کا پیغام دینے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ موصوف کا یہ فرمانا کہ: " یہ مسلمہ حقیقت ہے کہ منعکس شدہ روشنی میں وہ تپش، ریڈیشن

اور وہ خاصیت نہیں ہوتی جو اصل روشنی میں ہوتی ہے، " موصوف کا اپنی سوڈو سائنس اور اصل سائنس دونوں سے جہالت کا بین ثبوت ہے اگر موصوف نے آپٹیکل فزکس کی ازبر بھی پڑھی ہوتی تو جانتے ہوتے کہ منعکس کی ہیت و معیار عکس کی بابت بنیادی خصوصیات طے کرتا ہے۔ جس کی آسان مثال ہم ایسے منعکسوں میں دیکھ سکتے ہیں جن کو سورج کی روشنی کی گرمائش کی مدد سے بطور گیزر، ککر اور کئی ضروریات زندگی کے آلات میں عام استعمال کیا جاتا ہے۔لنک حاضر ہے۔ یہ آکیلا لنک ہی موصوف زیب نامہ کے اِس فرمان کے رَد کے لیے کافی ہے۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " اس کے علاوہ چاند چونکہ سورج سے چھوٹا ہے اس خاطر یہ سورج کی ساری کی ساری روشنی کو منعکس نہیں کرتا، چاند کی روشنی بھی زمین کو گرم کرتی ہے مگر صرف 0.001 ڈگری تک۔ لہٰذا یہ اعتراض بھی غیر سائنسی ہے۔" اگر موصوف اپنے اِس کلام کی بابت لکھتے کہ یہ غیر سائنسی ہے تو زیادہ احسن کلام ہوتا۔ کیونکہ حقیقت میں چاند کی روشنی میں درجہ حرارت کم ہوتا ہے جس کی دلیل اگلے ثبوت میں آئے چاہتی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ موصوف زیب نامہ صرف اپنی سائنس کو جاننے کی اداکاری کرتے ہیں مگر حقیقت میں وہ اصل سائنس کی ازبر سے کلی طور پر ناآشنا پائے گئے ہیں۔ اگر چاند گلوب/سفئیر ہے تو وہ آپٹیکل فزکس کی رو سے سورج کی روشنی کسی طور پر منعکس ہی نہیں کر سکتا۔ ہر ماہ چاند آسمان پر چمک کر موصوف زیب نامہ کی سوڈو سائنس کا کلی رَد کرتا ہے اور ہر ماہ چاند ہم انسانوں کو اپنے خود سے روشن ہونے کی بین دلیل کو دیکھنے کی دعوت دیتا ہے!۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 133: دو تھرمامیٹر لئے جائیں ایک کو سورج کی روشنی میں جبکہ دوسرے کو سائے میں رکھا جائے، سورج کی روشنی والا تھرمامیٹر زیادہ درجہ حرارت دِکھائے گا، اب یہی تجربہ چاند کی روشنی میں کریں سائے والا تھرمامیٹر زیادہ روشنی دِکھائے گا جبکہ چاند کی روشنی میں رکھا تھرمامیٹر کم درجہ حرارت دِکھائے گا، اس کے علاوہ سورج کی روشنی لینز کے ذریعے کسی ایک نقطے پر مرکوز کریں اس جگہ کا درجہ حرارت بے انتہاء بڑھ جائے گا، جبکہ چاند کی روشنی لینز سے کسی نقطے پر مرکوز کریں تو درجہ حرارت 8 سینٹی گریڈ سے زیادہ نہیں بڑھے گا۔)

ہم اصل کتاب کا متن پیش کر کے موصوف کی خانہ سازی کا پردہ چاک ہوتا دیکھتے ہیں؛

" ثبوت نمبر 133: کوئی بھی تھرمامیٹر جو سورج کی روشنی میں ہو وہ سایہ میں رکھے کسی بھی تھرمامیٹر سے زیادہ درجہ حرارت دیکھائے گا، جبکہ چاند کی روشنی میں رکھا تھرمامیٹر سایہ میں رکھے تھرمامیٹر کی نسبت کم درجہ حرارت دیکھائے گا۔ اگر سورج کی روشنی کو کسی ایک بڑے لینز پر مرکوز کر کے کسی خاص مقام پر منعکس کی جائے تو بہت شدید گرمی پیدا ہوتی ہے جبکہ عین ایسا ہی تجربہ چاند کی روشنی کے ساتھ کیا جائے تو کوئی خاص گرمی پیدا نہیں ہوتی۔ Lancet Medical Journal میں لکھا ہے کہ 14 مارچ 1856 کو، کئی تجربات کی مدد سے یہ ثابت کیا کہ اگر چاند کی روشنی کسی خاص نقطہ پر منعکس کر کے مرکوز کیا جائے تو تھرمامیٹر پر 8 ڈگری سے بھی زیادہ کا فرق پڑتا ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ سورج اور چاند کی روشنی کے خوصیات ایک دوسرے سے الگ ہیں۔"

قارئین نے موصوف کی خانہ سازی کا پردہ چاک ہوتا دیکھ لیا ہوگا۔ اب ہم مصوف زیب نامی کے اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب دیکھتے ہیں؛

☆(جواب: ان تجربات کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا، بہر حال چاند کی روشنی اور سائے میں رکھے تھرمامیٹر کے مابین درجہ حرارت کے فرق کے ذریعے کسی طور یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ چاند کی اپنی روشنی ہے۔ چاند سے آنے والی روشنی سورج کی روشنی کے مقابلے میں 4 لاکھ گنا ہلکی ہے جس کی وجہ سے مذکورہ اعتراض کے دوسرے تجربے میں چاند کی روشنی کسی چیز پر مرکوز کرنے کے باوجود درجہ حرارت بہت زیادہ نہیں بڑھے گا۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا: "ان تجربات کا کوئی حوالہ نہیں دیا گیا،" سفید جھوٹ ہے۔ جس کی دلیل اصل کتاب کا متن ہے کہ: "Lancet Medical Journal میں لکھا ہے کہ 14 مارچ 1856 کو، کئی تجربات کی مدد سے یہ ثابت کیا کہ اگر چاند کی روشنی کسی خاص نقطہ پر منعکس کر کے مرکوز کیا جائے تو تھرمامیٹر پر 8 ڈگری سے بھی زیادہ کا فرق پڑتا ہے" دوسرا کہ اصل کتاب نے یہ تجربات قارئین کو خود کرنے کی دعوت دی ہے لہٰذا حوالہ اور دعوت دونوں موجود ہونے کی وجہ سے موصوف کا کلام عین جھوٹ پر مبنی ہے۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: "بہر حال چاند کی روشنی اور سائے میں رکھے تھرمامیٹر کے مابین درجہ حرارت کے فرق کے ذریعے کسی طور یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ چاند کی اپنی روشنی ہے۔" موصوف کا حقائق سے انکار کرنے کی ناکام کوشش سے زیادہ کچھ نہیں ہے جبکہ اگر کوئی بھی یہ تجربہ کرے تو وہ جان جائے گا کہ چاند کی روشنی اور اُسی وقت سائے میں درجہ حرارت میں واضح فرق ہوتا ہے۔ چاند کی روشنی میں درجہ حرارت کم ہوتا ہے اور سائے میں زیادہ ہوتا ہے۔ یہ بین دلیل ہے کہ چاند کی اپنی روشنی ہے کیونکہ کوئی بھی منعکس ہو وہ کبھی بھی اپنے عکس میں اپنے روشنی کے منبع کی خصوصیت کے اُلٹ تعامل نہیں کر سکتا۔ آزمائش شرط ہے!۔ ہم قارئین کو ایسے تجربے کی ویڈیو بھی دکھانا چاہیں گے جس میں تھرمامیٹرز کی مدد سے چاند کی روشنی میں اور اُس دوران سائے میں الگ الگ درجہ حرارت واضح دیکھے جاسکتے ہیں۔ پلے لسٹ کا لنک حاضر ہے۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " چاند سے آنے والی روشنی سورج کی روشنی کے مقابلے میں 4 لاکھ گنا ہلکی ہے "اپنے بنائے "حوالہ" دینے کے اصول کی ایک اور خلاف ورزی ہے کوئی حوالہ موصوف نے دینا مناسب ہی نہیں سمجھا جو موصوف کی اِس بات کی دلیل بن سکے!۔ یہ بات پڑھنے میں موصوف کی خانہ ساز معلوم ہو رہی ہے مگر ہم چاہیں گے کہ مستقبل میں موصوف کے کیمپ کی جانب سے اِس بات کا کوئی حوالہ پیش کیا جائے۔ پھر ہی ہم اُس پر کلام کر سکیں گے!۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: "جس کی وجہ سے مذکورہ اعتراض کے دوسرے تجربے میں چاند کی روشنی کسی چیز پر مرکوز کرنے کے باوجود درجہ حرارت بہت زیادہ نہیں بڑھے گا۔" قارئین اصل کتاب کے متن کو دوبارہ پڑھ لیجئے وہاں مدعا لکھا ہے کہ: "Lancet Medical Journal میں لکھا ہے کہ 14 مارچ 1856 کو، کئی تجربات کی مدد سے یہ ثابت کیا کہ اگر چاند کی روشنی کسی خاص نقطہ پر منعکس کر کے مرکوز کیا جائے تو تھرمامیٹر پر 8 ڈگری سے بھی زیادہ کا فرق پڑتا ہے۔ اس سے پتہ چلا کہ سورج اور چاند کی روشنی کے خوصیات ایک دوسرے سے الگ ہیں۔" لگتا ہے موصوف زیب نامہ درجہ حرارت کی سائنس میں بھی کافی کمزور ہیں تبھی بات کو چھپا کر اپنی بات ہی بدل گئے۔ جبکہ کوئی بھی منعکس کسی صورت میں وہ تعامل کبھی نہیں کرے گا جو چاند حقیقت میں کرتا نظر آتا ہے۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 134 : چاند کی روشنی زمین پر سیدھی پڑتی ہے اور چاند گول ہے، اگر چاند سورج سے روشنی ادھار لے کر زمین پر پھینک رہا ہوتا تو گول چاند سے ایسا ممکن نہیں تھا۔)

جبکہ اصل کتاب کے متن میں ایک اور ایک بات بطور ثبوت لکھی ہے؛

"ثبوت نمبر 134 : چاند کبھی بھی ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ کُروی بھی ہو اور سورج کی روشنی بھی منعکس کرتا ہو کیونکہ اگر سورج کی روشنی منعکس کرتا ہوتا تو چاند کی شکل لازمی طور پر منعکسوں کی طرح کونی ہوتی تاکہ وہ روشنی کو اچھے سے منعکس کرے، وہ روشنی کی ہر کرن کی ایک سیدھی لکیر بنتی جو اپنے ریڈیس سے سیدھی ہونی کی وجہ سے سطح سے ٹکرا کر منعکس نہ ہو پاتی۔"

اصل کتاب میں چاند کی ہیت کی بابت سورج کی روشنی منعکس کر سکنے سے متعلق ایک اور اہم سائنسی ثبوت تھا جو موصوف نے چالاکی سے غائب کر دیا اور اپنا خانہ ساز اعتراض تحریر فرمایا اور پھر اُس کا یہ جواب لکھ دیا؛

☆(جواب: پہلے تو ہمیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ چاند ہمارے سامنے ہے ورنہ فلیٹ ارتھرز نے چاند کو بھی چپٹا قرار دے دینا تھا۔ اگر اس اعتراض کو صحیح مان لیا جائے کہ گول اشیاء روشنی کو منعکس نہیں کرتیں تو پھر فٹ بال، کرکٹ بال، مساجد کے گنبد وغیرہ سب گول ہیں اور ہمیں اسی خاطر دِکھائی دیتے ہیں کہ ان سے منعکس شدہ روشنی ہماری آنکھوں تک پہنچتی ہے، انہیں بھی سورج اور چاند کی روشنی منعکس نہیں کرنی چاہیے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: "پہلے تو ہمیں خدا کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ چاند ہمارے سامنے ہے ورنہ فلیٹ ارتھرز نے چاند کو بھی چپٹا قرار دے دینا تھا۔" ہم پوچھنا چاہیں گے کہ اگر چاند گلوب ہے تو کیوں ہمیشہ ہمیں اُس کا ایک ہی رُخ نظر آتا ہے۔ سوڈو سائنس جتنی مرضی توجیح کر لے کوئی ایسی بات کبھی پیش نہیں کر سکے گی جو اُس کی کسی اور بات سے متضاد نہ ہو۔ جب چاند کا ایک ہی رُخ ہمیشہ سے ہم انسان دیکھتے آرہے ہیں تو کوئی اُس کو گلوب کیونکر مان لے۔ جبکہ اصل سائنس کے مطابق گلوب سب سے بُرے اور کم تر روشنی کے منعکس ہوتے ہیں۔ شاید یہ بات موصوف یا تو جانتے ہیں یا جان کر انجان بنے بیٹھے ہیں۔ چاند ایک فلیٹ روشنی کی ڈسک ہے جو اپنے طور پر خود سے بحکم باری تعالیٰ روشن ہوتی ہے اور بڑھتی گھٹتی ہے۔ سوڈو سائنس جتنی تاویلات یا توجیحات چاند کی بابت یا اُس کی اشکال کی بابت پیش کرتی ہے ہر ماہ چاند آسمان پر آکر اُن سب کی نفی خود ہی کر دیتا ہے۔ کبھی چاند کے پہلے عشرے کی آخری تاریخوں میں سہ پہر کے وقت قارئین چاند کا نیلے آسمان پر مشاہدہ کریں اور تقابلہ کریں جب وہ سورج کے قریب واضح نظر آرہا ہوتا ہے تو اُس پر کس شے کا سایہ پڑ رہا ہوتا ہے؟

جب چاند اپنے آخری عشرے میں پہنچتا ہے تو اُس کے شروع کی تواریخ میں چاند اکثر طلوع آفتاب کے بعد واضح طور پر سورج کے سامنے نظر آرہا ہوتا ہے تب چاند پر کس شے کا سایہ پڑ رہا ہوتا ہے۔ اصل ریاضی، جیومیٹری اور سائنس کے جتنے اصول ہیں سارے ایک ساتھ اپلائی کر دیں کوئی بھی کسی صورت میں چاند کا سورج کے سامنے نظر آنے والے مذکورہ نظارے کی سوڈو سائنس کی توجیح کہ چاند کی اشکالات زمین کے سائے کی وجہ سے بنتی ہے اُس کا اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں انکار کر دے گا۔

یہ نظارہ ہم سب ساری زندگی کرتے آرہے ہیں مگر اب اگلی بار ہمارے کہنے پر دوبارہ کیجئے گا اور پھر بتایئے گا کہ چاند پر کس شے کا سایہ ہے ؟

بطور دلیل کچھ ویڈیوز حاضر ہیں؛

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ : " اگر اس اعتراض کو صحیح مان لیا جائے کہ گول اشیاء روشنی کو منعکس نہیں کرتیں تو پھر فٹ بال، کرکٹ بال، مساجد کے گنبد وغیرہ سب گول ہیں اور ہمیں اسی خاطر دِکھائی دیتے ہیں کہ ان سے منعکس شدہ روشنی ہماری آنکھوں تک پہنچتی ہے، انہیں بھی سورج اور چاند کی روشنی منعکس نہیں کرنی چاہیے۔ " موصوف کی آپٹیکل سائنس سے جہالت کی ایک اور دلیل ہے۔ کسی شے کا نظر آنا ایک بالکل الگ مدعا ہے جبکہ ادھر بات چاند کی ہو رہی ہے جو سوڈو سائنس میں سورج کی روشنی کا منعکس ہے۔ یہ تو حال ہے موصوف زیب نامہ کے سائنسی فنون پر علم کا! ۔ ہم بات کیا کر رہے ہیں اور موصوف عین اُس کے مخالف مدعے کو اپنی دلیل بنانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔ جبکہ حقیقت میں سوڈو سائنس کا یہ دعویٰ کہ چاند سورج کی روشنی کو منعکس کرتا ہے وہ موصوف نے کسی طور پر ثابت کرنا تو دور ایک بھی متعلقہ دلیل پیش ہی نہیں کہ جبکہ ہم نے بین مشاہدات بھی پیش کیے قارئین کو بھی رہنمائی دی کہ کیسے وہ اِس مدعے کی بابت خود سے تحقیق کر سکتے ہیں اور بطور ثبوت دُنیا کے مختلف حصوں کے لوگوں کی اِس مدعے کی بابت بنائی ویڈیوز کی پوری پلے لسٹ بھی مہیا کی ہے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 135 : دن کے اوقات میں جب چاند آسمان پر نمودار ہوتا ہے تو اس میں نیلا آسمان صاف دِکھائی دیتا ہے، اس کے علاوہ رات کے وقت اس میں سے ستارے بھی واضح دِکھائی دیتے ہیں، جو کہ گول زمین کے ماڈل کی نفی کرتے ہیں۔)

جبکہ اصل کتاب میں پچھلے ثبوت سے ہی منسلک ایک اور مشاہدہ بطور ثبوت لکھا ہے؛

" ثبوت نمبر 135 : چاند کی روشنی نہ صرف واضح طور پر خود کار ہے بلکہ بڑے پیمانے پر چاند شفاف بھی ہے۔ جب چاند بڑھنے یا گھٹنے کے دوران دن میں نظر آرہا ہوتا ہے تو یہ ممکن ہوتا ہے کہ اُس میں سے نیلا آسمان بھی نظر آئے۔ اور رات کے اوقات میں جب چاند کے بڑھنے اور گھٹنے کا عمل ہو رہا ہوتا ہے تب بھی یہ عین ممکن ہے کہ اُس میں سے ستارے اور سیارے واضح نظر آجاتے ہیں۔ The Royal Astronomical society کے ریکارڈ میں تاریخ میں کئی بار ایسا دکھائی دینے کے شواہد موجود ہیں جو اِس Heliocentric Model کی نفی کرتے ہیں۔ "

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆ (جواب: فلیٹ ارتھرز کے مطابق چاند ٹھوس نہیں بلکہ 2 سینٹی موٹا کاغذ جیسا ہلکا سا وجود ہے۔ بہر حال یہ اعتراض جھوٹا اور انتہائی بچگانہ ہے، آج تک چاند میں سے نیلا آسمان یا ستارے نہیں دیکھے گئے، اس ضمن میں کچھ فلیٹ ارتھرز نے فوٹو شاپ تصاویر اور ویڈیوز بنا کر انٹرنیٹ پہ اپلوڈ کر رکھی ہیں۔ لیکن براہ راست ٹیلی سکوپ سے کسی نے ایسا مشاہدہ کبھی نہیں کیا۔ حیرانگی ہوتی ہے کہ فلیٹ ارتھرز ناسا اور دنیا کے دیگر مستند و معتبر ترین اداروں کی ریسرچز کو ٹھکرا کر انٹرنیٹ پہ موجود گُمنام لوگوں کی جانب سے اپلوڈ کی جانے والی فوٹو شاپ ویڈیوز پر اندھا اعتقاد قائم کیے ہوئے ہیں، یہ محض ہٹ دھرمی اور ضد کے سوا کچھ نہیں ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا: " فلیٹ ارتھرز کے مطابق چاند ٹھوس نہیں بلکہ 2 سینٹی موٹا کاغذ جیسا ہلکا سا وجود ہے۔ بہر حال یہ اعتراض جھوٹا اور انتہائی بچگانہ ہے " موصوف کا پر تضحیک ایک اور بے بنیاد اور دجل وفریب پر مبنی الزام ہے۔ جبکہ ایسا ہم میں سے کسی نے آج تک نہیں کہا اور نہ ہی کوئی ایسے احمقانہ کلام کا قائل ہو گا۔ ہم مصوف سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ یا تو معافی مانگیں جس کی اُن سے کوئی امید نہیں ہے یا وہ اپنے اِس احمقانہ الزام کی دلیل پیش کریں ہم منتظر رہیں گے !۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ : "آج تک چاند میں سے نیلا آسمان یا ستارے نہیں دیکھے گئے، " ہم سب نے کئی بار اور بار بار دیکھیں ہیں بس موصوف زیب نامہ نہیں دیکھ سکے تبھی موصوف نے ایک اور بلا دلیل الزام جڑ دیا کہ : "اس ضمن میں کچھ فلیٹ ارتھرز نے فوٹو شاپ تصاویر اور ویڈیوز بنا کر انٹرنیٹ پہ اپلوڈ کر رکھی ہیں۔ " اگر ہمارے کیمپ کی کوئی ایسی قبیح حرکت کا موصوف کے پاس ثبوت ہے تو فوٹو شاپ انالیسیز کی مدد سے وہ ہمارے خلاف باآسانی ثبوت پیش کر سکتے ہیں کھلا چیلنج ہے ہمارا !۔ بنا ثبوت کے موصوف کا کلام صرف ایک الزام ہے۔ جبکہ پوری دنیا کے مسطحتین نے موصوف زیب نامہ اور اُن کی سوڈو سائنس کے ذہنی مائی باپ ناسا اور دوسری سوڈو سائنس کی لائیو ویڈیوز تک کے فوٹو شاپ انالیسیز کر کے پورے ثبوتوں کے ساتھ ثابت کیا ہے کہ کیسے یہ سب جھوٹ اور دجل وفریب سائنس کے نام پر عوام والناس کو یہ سب اسپیس ایجنسیز دکھاتی ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " ۔ لیکن براہ راست ٹیلی سکوپ سے کسی نے ایسا مشاہدہ کبھی نہیں کیا۔ " موصوف کا ایک اور سفید جھوٹ ہے جبکہ ہم اپنی ننگی آنکھوں سے ہی چاند کا یہ نظارہ باآسانی ہر ماہ دیکھتے آئے ہیں۔ ہمارے کہنے پر قارئین اگلے قمری مہینے کے پہلے عشرے کے آخری ایام میں سہ پہر کے وقت اور قمری مہینے کے آخری عشرے میں طلوع آفتاب سے پہلے اور فوراً بعد چاند اور سورج کا یہ نظارہ اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں۔ مثال کے لیے ایک تصویر حاضر ہے؛

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " حیرانگی ہوتی ہے کہ فلیٹ ارتھرز ناسا اور دنیا کے دیگر مستند و معتبر ترین اداروں کی ریسرچز کو ٹھکرا کر انٹرنیٹ پہ موجود گُمنام لوگوں کی جانب سے اپلوڈ کی جانے والی فوٹو شاپ ویڈیوز پر اندھا اعتقاد قائم کیے ہوئے ہیں، " جبکہ ہمارے نزدیک ناسا اور اُس جیسے نام نہاد " دیگر مستند و معتبر ترین " ادارے پرلے درجے کے جھوٹے ہیں جن کے خلاف ہم اب تک کے گذرے اپنے علمی تعاقب میں کئی دلائل پیش کر چکے ہیں۔ تبھی موصوف کی بابت ہمارا اب تک کے زیب نامہ کو دیکھتے یہی مؤقف رہا ہے کہ موصوف زیب نامہ سوڈو سائنس کے ذہنی غلام سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہیں۔ جس کے لا تعداد دلائل ہم اب تک بین طور پر اپنے قارئین کی نظر کر چکے ہیں۔ موصوف جن کو گمنام لوگ کہہ رہے ہیں وہ ہم سب کی طرح بالکل عام لوگ ہے جو اپنے طور پر اصل سائنس کا دفاع کر رہے ہیں۔ ہم موصوف زیب نامہ سے گذارش کرتے ہیں کہ اگر اُن کے پاس ہماری ویڈیوز کے جعلی ہونے کے کوئی بھی ثبوت ہیں تو وہ عوام الناس کے سامنے لائیں واللہ جدھر کوئی شے جھوٹ نکلی آپ سے پہلے ہمارا فورم اُس کے خلاف ایسے ہی کھڑا ہو گا جیسے آپ کے اور آپ کی سوڈو سائنس کے خلاف کھڑا ہے۔ یہ ہمارے فورم کا موصوف زیب نامہ کو کھلا چیلنج ہے !۔

موصوف کا یہ کہنا کہ : " یہ محض ہٹ دھرمی اور ضد کے سوا کچھ نہیں ہے۔ " پھر سے الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کی ایک اور بین دلیل ہے۔ جبکہ ہم دلائل کے ساتھ موصوف کے ناسا اور اُس جیسے نام نہاد " دیگر مستند و معتبر ترین " اداروں کی یاوہ واہیوں کے پول کھول کھول کر عوام الناس کے سامنے رکھ دیتے ہیں۔ موصوف کی طرح بے بنیاد الزام نہ ہم نے کبھی لگائے ہیں اور نہ لگائیں گے۔ اب تک کی گذری آٹھ اقساط میں یہ بات تو قارئین واضح طور پر دیکھ ہی چکے ہوں گے کہ موصوف زیب نامہ جی بھر کر جھوٹ بولنے کے عادی ہیں اور اپنے مؤقف کے علاوہ کسی اور کا مؤقف نہ تو واضح طور پر پیش کر پائے ہیں نہ ہی ہم پر کوئی بین حجت قائم کر پائے ہیں۔ ہم موصوف زیب نامہ کی طرح ہرگز نہیں ہیں کہ اپنی مرضی اپنے قارئین پر تھوپتے پھریں۔ ہم نے سارا مدعا ایمانداری سے اپنے قارئین کے سامنے کھول کھول کر پیش کر دیا ہے۔ اب قارئین کی مرضی ہے وہ کیا فیصلہ کرتے ہیں !۔

ہم اِس دجل و فریب سے بھرپور زیب نامہ کی آٹھویں قسط کے علمی تعاقب کو المسطحتین کی نذر کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ جیسے ہم علمی و تحقیق کا طویل سفر طے کر کے دھوکے کی نیند سے جاگے ہیں، دوسروں کو بھی جگاتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ !

Flat Earth Urdu.pk

کی جانب سے پیش ہے،

آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب

قسط نمبر 9

زیب نامہ کی قسط نمبر 9 میں لکھے گئے خود ساختہ اعتراضات و جوابات اور اُن کا علمی تعاقب

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 136: کئی لوگ سوچتے ہیں کہ جدید فلکیات گرہنوں کی بالکل صحیح پیشن گوئی کرتی ہے حالانکہ ہزاروں سال پہلے موجود انسان بھی بالکل ٹھیک پیشن گوئیاں کرتے تھے حالانکہ وہ فلیٹ ارتھ کے حساب سے پیشنگوئیاں کرتے تھے۔)

یہ تو تھا موصوف زیب نامہ کا اصل کتاب کے ثبوت پر خانہ ساز اعتراض۔ اب ہم اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں کہ وہاں کیا لکھا ہے؛

"ثبوت نمبر 136: کئی لوگ سوچتے ہیں کہ جدید فلکیات کی گرہنوں کی بابت بالکل ٹھیک پیش گوئیاں ایک مثبت ثبوت ہے کہ کائنات کی بابت جو Heliocentric Theory مانی جاتی ہے وہ ہی صحیح ہے۔ جبکہ حقیقت یہ ہے تاریخ میں مختلف تہذیبیں گرہنوں کی بالکل صحیح پیش گوئیاں اِس Heliocentric theory کے Copernicus کے تصور میں بھی آنے سے ہزاروں سال پہلے سے کرتی آئیں ہیں۔ Ptolemy نے پہلی صدی عیسوی میں ہی گرہنوں کی پیش گوئیاں اگلے آنے والے 600 سالوں کے لیے زمین کے فلیٹ اور ساکن ماڈل کو سامنے رکھ کر بالکل ویسے ہی صحیح صحیح کر دی تھیں جیسے آج کل کے دور میں کوئی کر سکتا ہے۔ بہت پہلے 600 عیسوی میں Thales نے گرہن کی بالکل صحیح پیش گوئی کی جس کی وجہ سے Medes اور Lydians کے مابین جنگ ہی ختم ہو گئی۔ یہ گرہن لگاتار 18 سال کے سائیکل کے حساب سے ہوتے ہیں، تو چاہے Heliocentric Theory ہو یاں زمین کے ساکن ہونے کی تھیوری، فلیٹ زمین کی فلکیات ہو یا گلوب زمین کی، گرہنوں کو اِن پابندیوں کے بناآرام سے حساب کتاب کر کے بتایا جا سکتا ہے۔"

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: یہ سچ ہے کہ سابقہ زمانے کے لوگ چاند گرہن کے متعلق ٹھیک پیشن گوئیاں کرتے تھے کیونکہ چاند زمین کے گرد گھوم رہا ہے جبکہ سورج گرہن کے متعلق عموماً بالکل ٹھیک پیشن گوئیاں نہیں کر پاتے تھے کیونکہ زمین سورج کے گرد گھوم رہی ہے نہ کہ سورج زمین کے گرد، لہٰذا اس دعوے میں کوئی خاص سچائی نہیں کہ پہلے وقتوں میں تمام گرہنوں کی پیشنگوائیاں درست ہوتی تھیں۔)

الجواب: صاحبِ زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " یہ سچ ہے کہ سابقہ زمانے کے لوگ چاند گرہن کے متعلق ٹھیک پیشن گوئیاں کرتے تھے " اثبات اور تاریخی حقائق کا اقرار ہے مگر موصوف کا یہ فرمانا کہ: " کیونکہ چاند زمین کے گرد گھوم رہا ہے " سوڈو سائنس کا ایک بہت بڑا جھوٹ ہے جس کے رد میں بین دلائل ہم پچھلی قسط کے آخری حصے میں پیش کر آئے ہیں۔ موصوف کا یہ فرمانا کہ: " جبکہ سورج گرہن کے متعلق عموماً بالکل ٹھیک پیشن گوئیاں نہیں کر پاتے تھے " موصوف کا اپنا خیال تو ہو سکتا ہے مگر تاریخ کے مطالعہ سے چاند اور سورج گرہن دونوں کے ٹھیک ٹھیک پیش گوئیوں کے بین آثار ملتے ہیں اور اصل کتاب میں یہ واضح لکھا تھا کہ: "Ptolemy نے پہلی صدی عیسوی میں ہی گرہنوں کی پیش گوئیاں اگلے آنے والے 600 سالوں کے لیے زمین کے فلیٹ اور ساکن ماڈل کو سامنے رکھ کر بالکل ویسے ہی صحیح صحیح کر دی تھیں جیسے آج کل کے دور میں کوئی کر سکتا ہے۔" یہ سورج اور چاند دونوں کی بابت تھیں نہ کہ صرف چاند کی بابت، جیسا کہ موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز جواب سے یہی لگتا ہے کہ یہ پیش گوئیاں چاند گرہن کے بابت تھیں۔ جبکہ حقیقت میں جب بھی کوئی فلکیات دان ایسا حساب کتاب کرتا ہے تو وہ چاند اور سورج

دونوں کا حساب کرتا ہے نہ کہ کسی ایک کا۔ چونکہ موصوف کو ویسے ہی فلیٹ ارتھ کے نام سے بھی نفرت ہے تو وہ اسی لیے اپنے دجل وفریب کا پردہ اپنی ہر عبارت میں ڈالتے نظر آتے ہیں۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ: " کیونکہ زمین سورج کے گرد گھوم رہی ہے نہ کہ سورج زمین کے گرد " یہ بات ابھی تک صرف سوڈو سائنس میں ہی کہی جاتی ہے جسے زور بازو پر مکمل انڈا کٹرینیشن کے ساتھ نافذ کرایا گیا ہے۔ بالکل ویسے ہی جیسے پہلی صدی عیسوی کے اوائل میں قسطنطین نے اپنے زورِ بازو سے فلیٹ ارتھ کو نافذ کرایا تھا مگر دونوں باتوں میں بین فرق یہ ہے کہ عیسائی مملکتیں جب تک اپنے الہامی کتاب کی بابت بیان کردہ زمین کی ساخت کے عقیدہ پر قائم رہیں اِسی کا پرچار کرتی رہیں۔ انسان کا عمومی مشاہدہ بھی اِسی بات پر شاہد ہے کہ زمین ایک فلیٹ پلین ہے جس کی بابت ہم اب تک کے گذرے علمی تعاقب میں بین دلائل پڑھ اور دیکھ چکے ہیں۔

مگر جیسے ہی چرچ پر جیسوآئٹس اور فری میسنری 15 ویں صدی میں قابض ہوئی تو بتدریجاً ہیلیو سنٹرک ماڈل کو نافذ کرایا گیا۔ جس میں وہی ہو رہا ہے جو موصوف زیب نامہ کا مؤقف ہے کہ: " کیونکہ زمین سورج کے گرد گھوم رہی ہے نہ کہ سورج زمین کے گرد " مگر جب بات دلیل کی آتی ہے تو بجائے دلیل دینے کے یا تو اپنی سوڈو سائنس کی انڈا کٹرینیشن کو آگے کر دیا جاتا ہے یا طعن و تشنیع کا سہارا لیا جاتا ہے۔ جبکہ اگر ہم اسلام سمیت تمام مذاہب عالم کی فلکیات کا بغور اور دلیل سے مطالعہ کریں تو سب میں یہ بات مشترکہ ملتی ہے کہ یہ زمین ایک فلیٹ پلین ہے، ساکن ہے، سورج اور چاند زمین کے اوپر اپنے مداروں میں چکر لگا رہے ہیں، آسمان کو اللہ تعالیٰ نے بطور چھت اِس زمین کے اوپر رکھا ہے اور اُسے گردش کرتے اور ساکن ستاروں سے مزین فرمادیا ہے، اِن ستاروں کا ایک اور اہم کام بھی قرآن میں بیان ہوا ہے کہ اِن سے شیاطین جو آسمان پر چڑھنے کی کوشش کرتے ہیں اُن کو مارا جاتا ہے۔ یہی ملتی جلتی بات عیسائیت اور یہودیت میں بھی پائی جاتی ہے۔ ہم اپنے قارئین کو اِس مقام پر دنیا کے قدیم مذاہب کی فلکیات کا کائنات بابت تصور صرف ایک تصویر کی مدد سے دیکھانا چاہیں گے؛

یہ حقیقت ہے کہ دُنیا کے تمام مذاہب میں زمین بطور مرکزِ کائنات اور آسمان بطورِ چھت ہونے کا مشترکہ ذکر موجود ہے۔ مگر چونکہ سکہ رائج الوقت ناسا کی سوڈو فلکیات وسائنس ہے تو اُس نے بطور عقیدہ اپنی انڈکٹرینیشن کی مدد سے ہم سب انسانوں کو ایک ایسے گلوب کا باسی بنار کھا ہے جو لامحدود خلاء میں بھٹکتا ہوا ایک معمولی سا ذرہ ہے۔ اگر یقین نہ آئے تو آگے آنے والے اصل کتاب کے ثبوتوں میں دیکھ لیجئے گا۔ ہمارا مقصد اِس مقام پر یہ دیکھانا تھا کہ زمین ناسا کی سوڈو فلکیات میں ایک معمولی سا گلوب ضرور ہے مگر حقیقت میں ساری دُنیا کے بڑے اور اہم مذاہب کے ہاں کائنات کا تصور وہی ہے جو ہم نے ایک تصویر میں اُنہی مذاہب کی تعلیمات کے مطابق بنائے گئے کائنات کے ماڈلز کو یکجا دکھا دیا ہے۔ حقیقت میں ناسا خود فری میسنری کا بچہ جمہورا ہے اُسی فری میسنری مذہب میں کائنات کا ماڈل اوپر والی تصویر میں بھی موجود ہے۔ مگر چونکہ اصل مقصد پوری انسانیت کو اپنا غلام بنا کر رکھنا ہے تو اِسی لیے سب انسانوں کی لامحدود خلاء کا جھوٹا تصور انڈاکٹرینیٹ کر کے اکثریت کو موصوف زیب نامہ کی طرح اپنا ذہنی غلام بنالیا گیا ہے۔ ہم بھی پہلے موصوف زیب نامہ سے کئی درجے اولیٰ اِس سوڈو سائنس و فلکیات کے فعال ذہنی غلام تھے مگر ہم نے تحقیق کا راستہ چنا اور اب ہم نہ صرف اِس دھوکے سے خود جاگ چکے بلکہ الحمد للہ ہر ممکنہ طور پر تمام انسانوں کو جگا رہے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " لہٰذا اس دعوے میں کوئی خاص سچائی نہیں کہ پہلے وقتوں میں تمام گرہنوں کی پیشنگوائیاں درست ہوتی تھیں۔" موصوف زیب نامہ کے خود کے بیان کردہ اصول کے "بنا حوالہ کے بات کو ردی کی ٹوکری کی نظر کیا جاتا ہے" کے مصادق چونکہ موصوف نے یہ بات بنا کسی حوالہ کے لکھی ہے تو ہم اِس کے ساتھ وہی تعامل کریں گے جو موصوف نے بیان کر دیا تھا۔ اگر موصوف زیب نامہ کے پاس کوئی دلیل ہے تو پیش کریں۔ جبکہ حقیقت میں دورِ جدید میں تمام گرہنوں کی بابت عین وہی حساب کتاب استعمال کیا جاتا ہے جو پہلی

صدی عیسوی میں استعمال کیا جاتا ہے۔ جیسے سیر وس، اِس کی بابت سمجھنے لائق مواد ویکی پیڈیا کے اِس لنک پر موجود ہے۔ چونکہ موصوف زیب نامہ نے کلی طور پر سوڈو سائنس کے آگے ہتھیار ڈال رکھے ہیں تبھی اُن کو اِس کے علاوہ سب کمتر اور جھوٹے ہی نظر آتے ہیں چاہیں بین دلائل پیش کر دیئے جائیں۔ مگر ہمیں اُمید ہے کہ موصوف زیب نامہ سمیت ہر وہ قاری جو کھلے ذہن سے ہمارے علمی تعاقب کو پڑھے گا اور اپنے طور پر تحقیق شروع کرے گا وہ لازمی طور پر سوڈو سائنس کے دھوکے کی گہری نیند سے جاگ جائے گا!۔ اِن شاء اللہ!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 137: کئی بار ایسا چاند گرہن دیکھا گیا ہے جس میں سورج اور چاند دونوں افق پر موجود ہوتے ہیں اور چاند کو گرہن لگا ہوتا ہے، حالانکہ سائنسدان کہتے ہیں کہ چاند گرہن تب لگتا جب چاند عین زمین کے پیچھے آجاتا ہے، دراصل چاند گرہن کچھ اور چیز ہوتی ہے ویسی نہیں جیسا سائنسدان بتاتے۔)

موصوف زیب نامہ کی ایک اور خانہ سازی کی دلیل کے طور پر ہم اصل کتاب کا متن اپنے قارئینِ گرامی قدر کی خدمت میں پیش کرتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 137: ایک اور مفروضہ کو زمین کی ہیئت کے زمرہ میں بطور ثبوت پیش کیا جاتا ہے Heliocentric تھیوری کے ماننے والے یہ دعوی کرتے ہیں کہ؛ گرہن ہونے کہ وجہ یہ ہے کہ گلوب زمین کا سایہ چاند پر پڑتا ہے اسی وجہ سے یہ گرہن ہوتے ہیں۔ وہ یہ دعوی بھی کرتے ہیں کہ سورج، چاند اور زمین کے گلوبز کسی بلیرڈ کی 3 گیندوں کی طرح بالکل ایک سیدھی لائن میں آجاتے ہیں جس کی وجہ سے سورج کی روشنی زمین کے دونوں کے درمیان آنے کی وجہ سے اپنا سایہ چاند پر بناتی ہے۔ Heliocentrists کی بد قسمتی ہی ہے کہ کئی بار ایسا دیکھا گیا ہے کہ سورج اور چاند دونوں اُفق پر موجود ہیں پھر بھی کئی بار ایسا گرہن دیکھنے کو ملا ہے۔ سورج کی روشنی کو چاند پر سایہ بنانے کے لیے یہ ضروری ہے کہ زمین سمیت تینوں اجسام کا لازمی طور پر 180 ڈگری کی لائن میں ایک ساتھ ہونا چاہیے، مگر تاریخ میں بہت پہلے Pliny نے چاند گرہن کے ضمن میں یہ ریکارڈ کیا کہ گرہن ہو رہا تھا جبکہ سورج اور چاند دونوں آسمان پر صاف نظر آرہے تھے۔ لہٰذا چاند گرہن کی وجہ زمین یا زمین کا سایہ نہیں بلکہ اس کے لیے لازمی طور پر کچھ اور تلاش کرنا پڑے گا۔"

یہ تو تھا اصل کتاب کا متن جس میں چاند گرہن کی بابت ایک اور بین ثبوت قارئین کو پیش کیا گیا تھا جسے موصوف زیب نامہ اپنے خانہ سازی سے بدل کر اپنا اعتراض بنایا اور اُس کا جواب یہ لکھا؛

☆(جواب: ایسے قدرتی مظہر کو فلکیات میں Selenelion Eclipse کے نام سے جانا جاتا ہے جب گرہن کے دوران سورج اور چاند اُفق پر نظر آرہے ہو، یہ عشروں یا صدیوں بعد دیکھنے کو ملتا ہے۔ اس کی اصل وجہ Atmospheric Refraction اور Mirage ہی ہوتے ہیں۔ ان کے متعلق ہم پچھلی اقساط میں بہت ہی تفصیلاً پڑھ چکے ہیں۔ اِن عوامل کے باعث سورج غروب ہونے کے باوجود تھوڑی دیر کے لئے افق پر ہلکا سا نظر آرہا ہوتا ہے۔ اگر فلیٹ ارتھرز کی بات میں ذرہ برابر بھی سچائی ہوتی تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ آج تک تاریخ میں چاند گرہن اس وقت واقع کیوں نہیں ہوا جب سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ آسمان پر موجود ہوتا ہے؟)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: "ایسے قدرتی مظہر کو فلکیات میں Selenelion Eclipse کے نام سے جانا جاتا ہے جب گرہن کے دوران سورج اور چاند اُفق پر نظر آرہے ہو" بات یہاں تک تو ٹھیک ہے مگر موصوف کا یہ کہنا کہ: " یہ عشروں یا صدیوں بعد دیکھنے کو ملتا ہے۔" یہ یا تو موصوف کا سفید جھوٹ ہے یا موصوف کی لا علمی۔ کیونکہ ضروری نہیں کہ ہر چاند گرہن میں Selenelion Eclipse نہ ہو سکے اِس کی دلیل یہ ہے کہ یہ مظہر کسی بھی چاند گرہن میں ہو سکتا ہے جس کا بین ثبوت 31 جنوری 2018 کو ہونے والا چاند گرہن ہے جو امریکہ میں بطور Selenelion Eclipse دیکھا گیا تھا۔ ثبوت کے طور پر ویڈیو حاضر ہے۔ معلوم نہ ہو نا الگ مدعا ہے مگر کسی شے کی بابت بنا تحقیق اپنے طور پر لکھ دینا موصوف زیب نامہ کا طرہ امتیاز رہا ہے جو اب تک ہم اپنے علمی تعاقب میں دیکھتے آئے ہیں۔

حقیقت تو یہ ہے کہ اب 2018 ہے اور اِسی عشرے میں یہ قدرتی مظہر 3 بار ہو چکا ہے۔ ہر گرہن میں ممکنہ طور پر اِس کا ہونا عام بات ہے جو کسی علاقے میں چاند گرہن کے دکھائی دینے پر منحصر ہے مگر حقیقت میں یہ مظہر بھی اکیلا پورے کے پورے سوڈو سائنس کے گلوب ماڈل کو رَد کرنے کے لیے کافی ہے۔ ہم اپنے قارئین کو ویڈیو ڈاکیومینٹریز کی 2 پلے لسٹس پیش کرنا چاہیں گے؛

1-اِس پلے لسٹ میں سورج اور چاند دونوں کے آسمان پر ایک ساتھ نظر آنے کی بابت دلائل پر مبنی ویڈیوز ہیں۔ لنک؛

2-اِس پلے لسٹ میں سورج اور چاند دونوں کے اُفق پر چاند گرہن کے دوران ایک ساتھ نظر آنے کی بابت دلائل پر مبنی ویڈیوز ہیں۔ لنک؛

جس نے تحقیق کر کے جاگنا ہے اُس کے لیے بہت کچھ ہے مگر جس نے تن آسانی میں پڑنا ہے اُس کی ہم کوئی مدد نہیں کر سکتے اور نہ ہی اُس کی جو موصوف زیب نامہ کی طرح اپنی عقل اور آنکھوں کو بند کر کے اپنی ذہنی غلامی کی نیند میں سونے پر راضی ہے!۔

صاحبِ زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " اس کی اصل وجہ Atmospheric Refraction اور Mirage ہی ہوتے ہیں " وہی احمقانہ اور جاہلانہ توجیح ہے جس کی بابت ہم گذشتہ اقساط میں مدلل کلام کر آئے ہیں کہ لے دے کر گلوبرز کے پاس کششِ ثقل، میراج اور فریم آف ریفرنس ہی ہے اپنے گلوب کو بچانے کے لیے اور اِن سب کے دجل کا پول ہم ہر ممکنہ مقام پر کھولتے آرہے ہیں۔ ہم موصوف زیب نامہ سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ کیسی میراج ہے جو آسمان میں اتنی بلندی پر چاند کے ہونے کے باوجود ہوتی ہے۔ جبکہ میراج کی بابت کم کھل کر کلام کر آئے ہیں کہ اُس کا زمین پر کسی آبجیکٹ سے واسطہ ہے نہ کہ سورج اور چاند جیسے بین اجرام فلکی پر اِس میراج کی بھونڈی اور احمقانہ توجیح تھوپی جائے!۔

موصوف کا یہ لکھنا کہ: " ان کے متعلق ہم پچھلی اقساط میں بہت ہی تفصیلاً پڑھ چکے ہیں۔ اِن عوامل کے باعث سورج غروب ہونے کے باوجود تھوڑی دیر کے لئے افق پر ہلکا سا نظر آرہا ہوتا ہے۔ اگر فلیٹ ارتھرز کی بات میں ذرہ برابر بھی سچائی ہوتی تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ آج تک تاریخ میں چاند گرہن اس وقت واقع کیوں نہیں ہوا جب سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ آسمان پر موجود ہوتا ہے؟" اِس سارے کلام کا جواب ہم گذشتہ اقساط میں بھی دے آئے ہیں اور اِس الجواب میں بھی دلائل کے ساتھ اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں۔ موصوف کا یہ کلام بالکل بے بنیاد الزام اور جھوٹ ہے کہ: " اگر فلیٹ ارتھرز کی بات میں ذرہ برابر بھی سچائی ہوتی تو سوال پیدا ہوتا ہے کہ آج تک تاریخ میں چاند گرہن اس وقت واقع کیوں نہیں ہوا جب سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ آسمان پر موجود ہوتا ہے؟" کیونکہ نہ تو یہ مدعا ہے نہ ہی اصل کتاب میں بیان ہوا ہے اور نہ ہی کبھی ایسا ہوا ہے اور ہو سکتا ہے۔ اب ایک ایسے مظہر جس کا ہونا ہی ناممکن ہو اُسے بطور طنز لکھنا موصوف زیب

نامہ کا دلیل سے خالی ہونے کا بین ثبوت ہے۔ ہم قارئین سے گذارش کرتے ہیں کہ انصاف سے اِس پورے الجواب کو دوبارہ پڑھیں پیش کردہ ڈاکیومینٹریز دیکھیں اور پھر ہمارے پورے کلام کے الجواب کا موصوف زیب نامہ کے جواب سے موازنہ کریں!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 138: زمین کو گول ماننے والے عموماً یہ ثبوت پیش کرتے دِکھائی دیتے ہیں کہ جب سمندر کے کنارے آپ کسی جہاز کو دیکھیں گے توافق کے پاس پہنچ کر اس کا پیندہ پہلے غائب ہوگا اس کے بعد بقیہ جہاز آہستہ آہستہ غائب ہوگا حالانکہ دیکھنے کی حد کے قانون کو اگر سمجھا جائے تو معلوم ہوگا کہ سیدھی سطح پر ایسا ہونا اِس قانون سے ثابت ہوتا ہے۔جس سے ثابت فلیٹ ارتھ ثابت ہوجاتی ہے۔)

پہلے موصوف زیب نامہ گول اور گلوب میں سے فیصلہ کرلیں کیا لکھنا ہے۔کبھی فلیٹ کے مقابل گول لکھتے ہیں کبھی فلیٹ کو گول بنادیتے ہیں جب خود ہی ایسا تنجن بنا رکھا ہے موصوف زیب نامہ نے تو قارئین کا کیا قصور ہے؟ جبکہ اصل کتاب کا متن موصوف زیب نامہ کی خانہ سازی کی دلیل کے لیے کافی ہے؛

"ثبوت نمبر 138: زمین کو گلوب ماننے والوں کا ایک اور 'ثبوت' جو وہ بہت پسند کرتے ہیں یہ ہوتا ہے کہ؛ کسی دیکھنے والے کو ساحل سے بحر جہازوں کا پیندہ پہلے غائب ہوتا نظر آتا ہے جیسے جیسے وہ بحری جہاز اُفق کی جانب بڑھتے ہوئے دور ہوتے جاتے ہیں۔اُن کا دعوی ہے کہ جہاز کا پیندہ اُس کے مستول سے پہلے غائب ہونے کی وجہ جہاز کا اُس جگہ پہنچ جانا ہے جہاں پر زمین کا کرویچر نظر آنا شروع ہو جاتا ہے۔پھر ایک بات اُنھوں نے جلد بازی میں یہ نتیجہ ایک غلط مفروضہ سے نکال لیا کہ ایسا ہونا زمین کے گلوب ہونے کی وجہ سے ہوتا ہے۔جب کہ حقیقت یہ ہے کہ؛ جب ہم دیکھنے کی حد کے قانون کو مدِ نظر رکھیں تو سیدھی سطحوں پر وہ ایسا ہی ہونا بیان کرتا ہے جو اُن کا دعوی ہے۔مثال کے طور پر؛ ایک لڑکی کپڑے پہنے چلتے ہوئے اُفق کی جانب بڑھ رہی ہوتی ہے تو ایسا لگتا ہے جیسے وہ زمین میں ڈوب رہی ہے جیسے جیسے وہ آگے بڑھتی ہے ایسا ہی لگتا ہے، پہلے اُس کے پاؤں غائب ہوتے نظر آئیں گے، جیسے وہ آگے بڑھے گی تو یہ لگے گا کہ زمین اور اُس کے کپڑوں کے درمیان کوئی فاصلہ نہیں ہے، اور بتدریج آدھے میل کے فاصلے پر ایسا لگے گا کو اُس کے کپڑوں اور زمین کے درمیان اُسکی ٹانگیں غائب ہیں اور اُس کے کپڑے زمین سے مس ہو رہے ہیں اور اُس کی ٹانگیں نہیں ہیں۔ سیدھی سطحوں پر ایسا ہونا نظر آتا ہے کیونکہ کسی آبجیکٹ کا سب سے نچلا حصہ دیکھنے والے کے اونچے مقام سے پہلے غائب ہوتا نظر آتا ہے۔(تصویر کے ذریعے اِسے سمجھیں۔)"
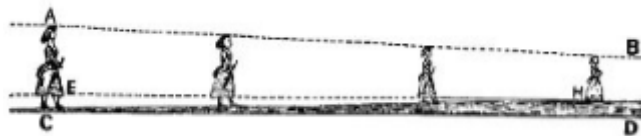
قارئین یہ تو تھا اصل کتاب کا ثبوت نمبر 136 جس میں قارئین کو پرسپیکٹیو کی بابت ایک اور مشاہدہ بطور ثبوت پیش کیا گیا تھا جسے موصوف زیب نامہ نے خانہ سازی سے بدلا اور پھر اُس کا جواب یہ لکھا؛

☆(جواب: اکثر فلیٹ ارتھرز خود ساختہ Law of Perspective کا سہارا لے کر زمین کو فلیٹ ثابت کرنے پر بضد رہتے ہیں جبکہ حقیقت یہ ہے کہ جوں جوں چیز دُور ہوتی جاتی ہے تو object اور observer کی آنکھ کے مابین angle چھوٹا ہوجانے کے باعث چیز چھوٹی دِکھنا شروع

ہو جاتی ہے لیکن اُفق سے چیزوں کے نچلے حصے غائب ہو جانے کو اس قانون کی نظر سے دیکھنا کسی طور درست نہیں۔یہی وجہ ہے کہ فلیٹ ارتھرز سورج کے ڈوبنے کو "Law of Perspective" کے ذریعے سمجھا نہیں سکے۔)

الجواب: موصوف کا فرمانا کہ: "اکثر فلیٹ ارتھرز خودساختہ Law of Perspective کا سہارا لے کر زمین کو فلیٹ ثابت کرنے پر بضد رہتے ہیں" جبکہ یہ بات سفید جھوٹ ہے کہ یہ کوئی خودساختہ قانون ہے۔یہ عین حقیقت پر مبنی قانون ہے جو ہماری آنکھ کے دیکھنے کی بابت ہر شے کو کھول کھول کر بیان کرتا ہے۔جس کی بابت موصوف فوراً اپنی عبارت میں سچ لکھ گئے کہ: "جبکہ حقیقت یہ ہے کہ جوں جوں چیز دُور ہوتی جاتی ہے تو object اور observer کی آنکھ کے مابین angle چھوٹا ہو جانے کے باعث چیز چھوٹی دِکھنا شروع ہو جاتی ہے"۔

یہی اصل کتاب کے ثبوت نمبر 138 میں بھی لکھا تھا۔موصوف زیب نامہ کا لکھنا کہ: "لیکن اُفق سے چیزوں کے نچلے حصے غائب ہو جانے کو اس قانون کی نظر سے دیکھنا کسی طور درست نہیں۔" جب کوئی شے غائب ہی نہیں ہوتی تو واویلہ کس بات کا؟ موصوف زیب نامہ اپنی گذشتہ اقساط میں تو بڑے زور شور سے اپنے گلوب کی بابت تو یہ فرماگئے کہ چیزوں کے نچلے حصے اُفق پر پہلے غائب ہوتے ہیں باقی اوپر والا بعد میں۔اب جب یہی بات ہم پر سپیکٹیو پر لائے تو فوراً بدل لیئے؟۔یہی موصوف زیب نامہ جیسے احباب کا مسلہ ہے کہ میٹھا میٹھا ہپ کڑوا تھو!۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ: "یہی وجہ ہے کہ فلیٹ ارتھرز سورج کے ڈوبنے کو "Law of Perspective" کے ذریعے سمجھا نہیں سکے۔" یہ بھی موصوف کا خانہ ساز بے بنیاد الزام ہے۔اِسی وجہ سے ہم کہتے آئے ہیں کہ موصوف نے نہ تو پوری طرح سے فلیٹ ارتھ پر تحقیق فرمائی ہے اور نہ ہی اپنے گلوب کو پوری طرح سے جانتے ہیں جبکہ سورج کے ڈوبنے کی بابت پر سپیکٹیو پر بین ڈاکیومینٹریز کی پلے لسٹ حاضر ہے!۔پلے لسٹ کا لنک حاضر ہے اگر اب بھی کوئی کہے کہ: " فلیٹ ارتھرز سورج کے ڈوبنے کو "Law of Perspective" کے ذریعے سمجھا نہیں سکے۔" تو ہم اُس کو واقعی کبھی نہیں سمجھا سکیں گے۔جبکہ اگر موصوف زیب نامہ نے ہم سے رابطہ کیا ہوتا تو وہ ایسا احمقانہ کلام پھر بھی لکھتے تو ہمیں کوئی شکوہ نہ ہوتا۔لیکن اگر وہ جانتے تھے پھر بھی انھوں نے ایسا کیا تو یہی وہ دجل وفریب کی خانہ سازی ہے جس کی بابت ہم یہ علمی تعاقب لکھ رہے ہیں!۔لیکن غالب امکان یہی ہے کہ موصوف زیب نامہ جان بوجھ کر جھوٹ بول رہے ہیں۔ویسے بھی حقائق کے انکار کا بے بنیاد الزام جو وہ ہم پر لگاتے آئے ہیں اصل میں وہ خود اُس کے مصادق پائے گئے ہیں۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 139: اگر کوئی جہاز آپ کو نظروں سے غائب ہوتا نظر آئے تو اسے ٹیلی سکوپ کی مدد سے دیکھیے وہ آپ کو دوبارہ نظر آنا شروع ہو جائے گا جس کا مطلب ہے کہ زمین گول نہیں ہے بلکہ چیزیں دُور جانے کے باعث ایسا ہوتا ہے۔)

اصل کتاب میں ثبوت نمبر 139 بھی بالترتیب پر سپیکٹیو پر ہی تھا جسے موصوف نے دوبارہ اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنایا اُس کی بین دلیل اصل کتاب کا متن ہے؛

"ثبوت نمبر 139: دیکھنے کی حد کا قانون (Perspective Law): دیکھنے کی حد کا قانون نہ صرف یہ واضح کرتا ہے کہ کیوں بحری جہازوں کا پیندہ پہلے غائب ہوتا ہے بلکہ یہ کسی بہترین ٹیلی سکوپ کی مدد سے ثابت بھی کیا جاسکتا ہے۔اگر آپ اپنی آنکھوں سے دیکھیں کہ ایک جہاز اُفق کی

طرف تیرتا ہوا بالکل غائب ہو گیا ہے اور اُس کا پیندہ زمین کے مفروضہ کروپچر کے نیچے آگیا ہے تو اُسی جہاز کو فوراً کسی ٹیلی سکوپ سے دیکھیں آپ دیکھیں گے کہ فوراً پورا جہاز منظر میں واپس آگیا ہے، اُس کا پیندہ بھی اور پورا جہاز بھی، اِس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جہاز کے غائب ہونے کیوجہ دیکھنے کی حد کے قانون کی وجہ سے ہے نہ کہ کسی پانی کی کروپچر دیوار کی وجہ سے !۔اِس سے یہ بھی ثابت ہوا کہ اُفق دیکھنے والے کی حدِ نظر کے حساب سے کسی شے کہ نظر سے غائب ہونے کی لائن ہے نہ کوئی کوئی مفروضہ زمین کی کروپچر۔"

اصل کتاب میں ایک بین مشاہدہ لکھا اور سمجھایا گیا تھا تا کہ کوئی بھی اُسے خود سے کر کے دیکھ سکے مگر چونکہ موصوف کو کوئی بھی ایسی بات جو اُن کی انڈاکٹرینیشن کے خلاف ہو بالکل نہیں بھاتی، تبھی موصوف نے پہلے اپنا خانہ ساز اعتراض گھڑا اور پھر اُس کا ایک اور سوال گندم جواب چنا کے مصادق احمقانہ جواب لکھا؛

☆(جواب: یہ اعتراض جھوٹ پر مبنی ہے۔بحری جہاز کا سفر کرنے والے عموماً ٹیلی سکوپس اپنے پاس رکھتے ہیں اور ایسا کچھ بھی نہیں دیکھا گیا۔اس ضمن میں مزید تفصیل کے لئے اعتراض 60 سے 65 تک کے جوابات بھی دیکھی جاسکتی ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: "یہ اعتراض جھوٹ پر مبنی ہے۔بحری جہاز کا سفر کرنے والے عموماً ٹیلی سکوپس اپنے پاس رکھتے ہیں اور ایسا کچھ بھی نہیں دیکھا گیا۔" یا تو موصوف زیب نامہ خود ذہنی مفلوج ہیں یا انھوں نے اپنے قارئینِ زیب نامہ کو ذہنی طور پر مفلوج سمجھ رکھا ہے موصوف کے خانہ ساز اعتراض میں کسی بھی دیکھنے والے کی بابت موصوف نے خود لکھا ہے اور اصل کتاب میں پر سپیکٹیو کی بابت ہر دیکھنے والے کی بات کی گئی ہے جبکہ ادھر موصوف اپنے "بحری جہاز کا سفر کرنے والے" لے آئے ہیں۔ جبکہ نہ تو یہ بات خود موصوف کے خانہ ساز اعتراض میں ہیں نہ ہی اصل کتاب کے متن میں۔ موصوف کی ذہنی حالت کی بابت رائے قارئین اِس ------------ خالی جگہ پر خود سے لکھ لیں پھر ہم کچھ کہیں گے تو موصوف کو شکایت ہو گی !۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: "اس ضمن میں مزید تفصیل کے لئے اعتراض 60 سے 65 تک کے جوابات بھی دیکھی جاسکتی ہے۔" جبکہ ہم بھی قارئین کو کہیں گے کہ موصوف جو اپنی میراج کی دور کی کوڑی اِدھر پیش کرنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں وہ اُنہی اقساط میں بین دلائل کے ساتھ تفصیلاً موجود ہے ہم اپنے معزز قارئین سے التماس کرتے ہیں کہ لازمی دیکھ لیں !۔

سمندر پر کشتیاں دوبارہ نظر آنا۔ وہی ڈاکیومینٹری دوبارہ سے قارئین کی خدمت میں حاضر ہے !۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 140: زمین کے سپن کو ثابت کرنے کے لئے Foucault کے پینڈولیم کو بطور ثبوت پیش کیا جاتا ہے لیکن در حقیقت پینڈولم کے لہرانے کا زمین کی گردش سے کوئی تعلق نہیں ہے، اگر زمین کی گردش کا پینڈولم پر اثر ہوتا تو پینڈولم کو خود بخود حرکت میں آجانا چاہیے تھا مگر آج تک ایسا کوئی پینڈولم نہیں دیکھا سوزمین ساکن ہے۔)

قارئین کو یاد ہو گا کہ ہم نے اپنے علمی تعاقب کی قسط 3 میں موصوف زیب نامہ کے اعتراض 29 کے الجواب میں اِسی پر بین دلیل سے ثابت کیا تھا کہ موصوف زیب نامہ نے اپنے خانہ ساز اعتراض 29 اور اعتراض 140 میں بین تضاد بیانی کی ہے ہم پہلے اصل کتاب کا متن دیکھتے ہیں پھر موصوف کے خانہ ساز جواب کی خبر گیری کرتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 140: Foucault کے پینڈولمز کو اکثر زمین کی گردش کے ثبوت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، اگر اسی کو باریک بینی سے جانچ کی جائے تو نتیجہ دعوی کے اُلٹ ملتا ہے۔ شروع میں پنڈولم کسی ایک سمت میں ایک جیسا نہیں لہراتے اکثر یہ گھڑی کے رُخ پر لہراتے ہیں اور کبھی گھڑی کے اُلٹ، کبھی یہ لہرا ہی نہیں پاتے کبھی بہت زیادہ لہراتے ہیں۔ پینڈولم کے اسطرح کے تعامل کی وجوہات یہ ہیں کہ؛

1- پنڈولم کو حرکت دینے کی ابتدائی طاقت

2- وہ گیند اور ساکٹ کا جوڑ جس کا اِسے دائرے میں گھومانے میں اہم کردار ہے

زمین کی مفروضہ گردش کا پنڈولم کے لہرانے سے بالکل کوئی تعلق نہیں اور یہ بات بلاجواز ہے۔ اگر زمین کی گردش کا پینڈولم کی حرکت پر کوئی بھی اثر ہوتا اور کسی بھی طرح کا ہوتا، تو پینڈولم کو پہلی بار ہی خود بخود حرکت میں آجانا چاہیے تھا۔ اگر زمین کی یومیہ حرکت 360 ڈگری ہوتی تو پینڈولم کو بھی ایک جیسی یومیہ حرکت کرنی چاہیے تھی، مگر ایسا کوئی بھی پینڈولم اس ساکن زمین پر موجود نہیں ہے۔"

موصوف زیب نامہ کا اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 29 کے متضاد لکھا ہوا اعتراض 140 کا جواب؛

☆(جواب: فلیٹ ارتھرز سائنسی calculations کو بہت خوبصورتی کے ساتھ اپنے جھوٹے نظریات میں گڈمڈ کرکے عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں، کبھی بھی کسی سائنسدان نے یہ نہیں کہا کہ زمین کے گھماؤ کے باعث پینڈولم ہلتا رہتا ہے۔ Foucault Pendulum کا مختلف سمت میں گھماؤ زمین کے گھومنے کا واضح ثبوت ہے اور اس کو 170 سال سے تسلیم کیا جارہا ہے۔ گوگل پر سرچ کرکے Foucault کے متعلق باآسانی سمجھا جاسکتا ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: ": فلیٹ ارتھرز سائنسی calculations کو بہت خوبصورتی کے ساتھ اپنے جھوٹے نظریات میں گڈمڈ کرکے عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکتے ہیں، کبھی بھی کسی سائنسدان نے یہ نہیں کہا کہ زمین کے گھماؤ کے باعث پینڈولم ہلتا رہتا ہے۔" جبکہ موصوف زیب نامہ اپنے فریب نامہ کی قسط 3 کے اعتراض 29 اور اُس کے جواب میں فرما چکے ہیں کہ:

"☆(اعتراض 29:اگر زمین سپن کررہی ہوتی تو اس کا مشاہدہ یا احساس کسی نے تو کیا ہوتا۔)"

☆(جواب:اس کے مشاہدات کئی سو سالوں سے کئے جارہے ہیں۔اس کا مشاہدے کرنے کے لئے سب سے بہترین طریقہ Foucault pendulum ہے جو آج بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔)" قارئین دیکھ رہے ہیں کہ موصوف کس دیدہ دلیری سے جھوٹ بولتے اور لکھتے ہیں پہلے خود ہی اِسے بطور جواب پیش کیا اور اب فرمارہے ہیں کہ : " کبھی بھی کسی سائنسدان نے یہ نہیں کہا کہ زمین کے گھماؤ کے باعث پینڈولم ہلتا رہتا ہے۔" یہ کھلا تضاد نہیں تو کیا ہے۔

ہم مزید حجت کے لیے اپنے اُسی مقام کے الجواب کی عبارت بھی اِدھر نقل کرنا چاہیں گے : " قارئین ہمیں اِس مقام اپنے ایک مزید خدشے کی تصدق مل گئی ہے کہ موصوف نے اصل کتاب کو پہلے مکمل پڑھے بنا ہی اُسکا رَد لکھنا شروع کر دیا تھا۔اِسے کہتے ہیں خوش فہمی !، کہ موصوف نے یہ سمجھ کر کہ وہ بہت بڑی سوڈو سائنس کی خدمت کرنے جارہے ہیں تو لٰہذا اِس کتاب کا رد لکھ دیتے ہیں۔ یہی ہوتا ہے جب انسان بنا جانے ، بنا سوچے، بنا سمجھے کوئی کام شروع کر دیتا ہے۔ہم آپ کو موصوف کی حماقت در حماقت پر دو ادبی لطیفے دکھاتے ہیں؛

ایک : حقیقت میں اصل کتاب میں ثبوت نمبر 140 موصوف کے اِسی بات کا رَد ہے۔

دو: اپنے دجل وفریب سے بھرپور زیب نامہ کی نویں قسط میں جہاں پر اعتراض نمبر 140 لگا کہ موصوف نے اُس 140 نمبر ثبوت کا رد لکھا ہے وہ موصوف کے اپنے لکھے ہوئے جوابِ اعتراض نمبر 29 کا بین تضاد ہے۔

اب ہم موصوف کی تضاد بیانیوں کو الگ الگ کر کے دیکھاتے ہیں اور اُن پر مزید کلام کرتے ہیں۔

موصوف نے اعتراض 29 کے جواب میں جو کہا کہ : " اس کا مشاہدے کرنے کے لئے سب سے بہترین طریقہ Foucault pendulum ہے جو آج بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔" اُس سے عین متضاد اپنے زیب نامہ کی نویں قسط میں اپنے خانہ ساز اعتراض 140 کے جواب میں لکھ گئے کہ : " کبھی بھی کسی سائنسدان نے یہ نہیں کہا کہ زمین کے گھماؤ کے باعث پینڈولم ہلتا رہتا ہے۔" اب قارئین خود فیصلہ کریں کہ موصوف کی کون سی بات صحیح ہے کونسی غلط۔کیونکہ کوئی سے بھی دو سچ آپس میں متضاد ہو ہی نہیں سکتے !۔

ہمارے مطابق موصوف کی دونوں باتیں عین جھوٹ پر مبنی ہیں وہ کیسے ؟، وہ ایسے کہ پینڈولم کی بابت یہ بات حقیقت ہے کہ اگر آپ خود سے کوئی بھی پیڈولم لٹکائیں تو وہ خود بخود کبھی نہیں چلتا اُسے چلانا پڑتا ہے۔ایک ہی کمرے میں دو یا تین پیڈولم بیک وقت لٹکائیں اور بنا اُن کو ہلائے انتظار کریں کہ کیا وہ خود بخود چلنا شروع ہوئے ۔ کبھی نہیں چلیں گے۔اصل میں سوڈو سائنس میں زمین کی حرکت کو ثابت کرنے کی ایک بھونڈی کوشش تھی جس کا اُسی دور میں رَد کر دیا گیا تھا۔ مگر چونکہ سکہ رائج الوقت گلوب ماڈل میں یہ لازم تھا کہ زمین کی حرکت کسی طرح ثابت کی جائے تو یہ فوکالٹ پینڈولم کی بات کو سوڈو سائنس نے اصل سائنس پر تھوپ دیا اور اُس کے ردود کو منظر عام سے پیچھے ہٹنے پر مجبور کر دیا۔ یہ بالکل ایسے ہی ہے جیسے کوئی آج اُٹھ کر ناسا کے خلاف سائنسی ثبوت پیش کرنے شروع کرے تو اُس کا نہ صرف کیریئر ختم ہو جاتا ہے بلکہ اُس کر پروفیشنل لائف تباہ ہو کر رہ جاتی ہے کیونکہ سکہ رائج الوقت سپر پاور امریکہ کا بچہ جمہورا ناسا ہے جو وہ کہے گا وہ سچ مانا جائے گا جو اُس کی مخالفت کرے گا اُس کے حالات ایسے بنا دیے جائیں گے کہ اُس کو دیکھ کر کوئی بھی دوسرا دوبارہ سے ایسی جرات نہ کرے۔

موصوف کی تضاد بیانی اور اصل کتاب سے موصوف زیب نامہ کا رَد قارئین دیکھ کر جان چکے ہوں گے کہ پینڈولم کی کہانی صرف سوڈو سائنس کا سائنس کے نام پر ایک اور دھوکہ ہے اور موصوف کا یہ کہنا کہ : "Foucault Pendulum کا مختلف سمت میں گھماؤ زمین کے گھومنے کا واضح ثبوت ہے اور اس کو 170 سال سے تسلیم کیا جارہا ہے۔ گوگل پر سرچ کر کے Foucault کے متعلق باآسانی سمجھا جاسکتا ہے۔" موصوف اور اُن کی سوڈو سائنس کا ایک اور رَد ہے کہ سوڈو سائنس کا دعویٰ ہے کہ زمین مشرق سے مغرب کی طرف گھومتی ہے۔

اور جنابِ زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : "Foucault Pendulum کا مختلف سمت میں گھماؤ زمین کے گھومنے کا واضح ثبوت ہے" سوڈو سائنس کے دعویٰ کے عین مخالف ہے جس کی کسی بھی طرح سے توجیح نہیں کی جاسکتی ہے۔ اگر زمین مشرق سے مغرب کی طرف گھوم رہی ہے اور یہ کہنا کہ پینڈولم کا گھماؤ زمین کی حرکت کی وجہ سے ہے تو پھر یہ کہنا تضاد بیانی ہے کہ پینڈولم کا مختلف سمت میں گھوماؤ زمین کے گھومنے کا ثبوت ہے۔ نہ تو سوڈو سائنس اور نہ ہی موصوف زیب نامہ اپنے اِس دعوے کے تضاد کو ختم کر سکتے ہیں اور نہ ہی زمین کی حرکت کو پینڈولم سے ثابت کر سکتے ہیں۔ مختصر یہ کہ پینڈولم سوڈو سائنس اور موصوف نامہ کے دجل وفریب اور عوام الناس کی آنکھوں میں دھول جھونکنے سے زیادہ اور کچھ نہیں ہے۔ امید ہے قارئین بھی اِس دھوکے کو پہچان چکے ہوں گے۔"

اگر پینڈولم خود سے چلنا شروع ہو جائے اور پھر ایک ہی رُخ پر چلے تو بات کچھ اور ہو سکتی تھی مگر حقیقت میں ایسا کبھی نہیں ہوتا آپ کسی بھی پینڈولم کو چھت سے لٹکا دیں وہ کبھی خود چلنا نہیں شروع ہو گا۔ آپ اگر اُسے گھڑی کے رُخ پر چلائیں گے تو وہ اُسی رُخ پر چلنے لگے گا اگر آپ اُس کے اُلٹ چلائیں گے وہ اُس رُخ چلنے لگے گا۔ جیسے ہم نے پہلے کہا کہ سوڈو سائنس پوری کی پوری اور موصوف زیب نامہ کا یہ فریب نامہ مکمل طور پر تضاد بیانیوں سے بھرا پڑا ہے۔ ہر وہ شے جس کی کوئی بھی موصوف زیب نامہ نے توجیح کرنے کی کوشش کی ہے وہ اُن کی متضاد بیانی کو از خود دکھا گئی ہے۔ یہی حال سوڈو سائنس کا ہے۔ آزمائش شرط ہے ! ۔ آپ سوڈو سائنس کی جس نام نہاد تھیوری کو لیں گے اگلی اُسی کے اُلٹ نکلے گی۔ جبکہ اصل سائنس میں کبھی کوئی دو حقیقتیں آپس میں متضاد نہیں ہو سکتیں۔

جی قارئین، دیکھا آپ نے کیسے موصوف زیب نامہ اپنے دجل وفریب نامہ میں اپنی سوڈو سائنس کو موم کی ناک کی طرح جدھر من چاہے موڑ دیتے ہیں اور اُس کی شکل ہی بدل دیتے ہیں۔ ہم نے بین دلائل اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیئے ہیں جو موصوف زیب نامہ کے دجل و فریب کے خلاف اظہر من الشّمس ہیں۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 141: Coriolis Effect کے مطابق ایسے ٹوائلٹس جو زمین کے شمالی کُرے میں واقع ہیں ان میں پانی کے اخراج کے گھُماؤ کی سمت (anti-clock wise)، جنوبی کُرے میں موجود ٹوائلٹس میں پانی کے اخراج کے گھماؤ کی سمت (clock wise) سے الٹ ہونی چاہیے، حالانکہ یہ تو محض پانی کے نکلنے کے زاویے پر منحصر ہے کہ وہ نکلتے وقت کس سمت میں گھوم کر نکلتا ہے۔)

یہ تو تھا موصوف زیب نامہ کا خانہ ساز اعتراض جبکہ اصل کتاب کا متن بھی قارئین کی خدمت میں حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 141: کوریولس کا اثر، اِس کے بارے میں اکثر کہا جاتا ہے کہ؛ سنک اور ٹوائلٹس کے باؤل میں موجود پانی زمین کے شمالی دائرے کے علاقوں میں اپنے اخراج کے دوران جس سمت میں گھومتا ہے زمین کے جنوبی دائرے کے علاقوں میں اُس کے مخالف سمت میں پانی گھوم کر خارج ہوتا ہے، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زمین ایک گھومتا گلوب ہے۔ایک بار پھر فوکالٹ کے پینڈولم کی مخالف سمتوں میں حرکت کی طرح ، پانی کی کسی بھی سمت میں حرکت، سنک اور ٹوائلٹس جو شمالی دائرے یا جنوبی دائرے کے علاقوں میں ہوں، پانی کا اخراج کے دوران گھومنا کسی ایک خاص سمت میں کبھی ایک جیسا نہیں ہوتا۔اکثر ایک ہی گھر میں موجود سنک اور ٹوائلٹس میں پانی کا اخراجی گھوماؤ کسی ایک سمت کی بجائے الگ الگ ہوتا ہے، اسکی وجہ اُس سنک یا ٹوائلٹ کے پیندے کی بناوٹ اور پانی کا اُس کے پیندے میں داخل ہونے کا زاویہ ہے، نہ کہ زمین کی مفروضہ گردش اِس کی ذمہ دار ہے۔"

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: یہ بات بجا ہے کہ Coriolis Effect کے مطابق ایسا ہی ہونا چاہیے مگر چھوٹے سکیل پر کولارس اثر کم ہوتا ہے اور پانی کے نکلنے کا زاویہ اس اثر کو متاثر کر سکتا ہے مگر چونکہ بڑے پیمانے پر کولارس اثر متاثر نہیں ہوتا سو اگر بڑے پیمانے پر دیکھا جائے تو زمین پر چلنے والی ہواؤں اور بگولوں کی سمت شمالی کُرے اور جنوبی کُرے پر مختلف ہوتی ہے جس سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین اپنے محور پر گھوم رہی ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " یہ بات بجا ہے کہ Coriolis Effect کے مطابق ایسا ہی ہونا چاہیے مگر چھوٹے سکیل پر کولارس اثر کم ہوتا ہے اور پانی کے نکلنے کا زاویہ اس اثر کو متاثر کر سکتا ہے "اپنی سوڈوسائنس کے خلاف بیانیے جیسا ہے۔ جبکہ سوڈوسائنس میں زمین کی حرکت کی دلیل کے طور پر فوکالٹ پینڈولم کی طرح یہ بھی ایک اور بات بطور دلیل پیش کی جاتی ہے اور جب اِس کا کوئی رَد کرتا ہے تو موصوف زیب نامہ جیسے بیانیے ہی دیتا نظر آتا ہے۔ جبکہ اگر قارئین کوریولس ایفکٹ کی بابت سوڈوسائنس پر تحقیق کریں تو یہ اُن کے ہاں ایک بہت اہم بات کے طور پر ملتا ہے۔اب چونکہ موصوف زیب نامہ نے اپنی طرف سے اور کچھ سوڈوسائنس کے کرتا دھرتاؤں والا بیانہ داغا ہے تو ہم اِسے موصوف زیب نامہ کی پسپائی ہی سمجھ سکتے ہیں۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ: " مگر چونکہ بڑے پیمانے پر کولارس اثر متاثر نہیں ہوتا سو اگر بڑے پیمانے پر دیکھا جائے تو زمین پر چلنے والی ہواؤں اور بگولوں کی سمت شمالی کُرے اور جنوبی کُرے پر مختلف ہوتی ہے " موصوف زیب نامہ کا سفید جھوٹ ہے کیونکہ یہ بات ضروری نہیں کہ ہوائیں اور بگولے زمین کے مبینہ شمالی اور جنوبی کُرے میں کسی خاص رُخ پر چلیں۔ سوڈوسائنس تو کہتی ہے کہ زمین شرقاً غرباً گردش کرتی ہے تو ہم پوچھنا

چاہیں گے کہ کیا شمالی کرہ الگ رُخ پر گھومتا ہے اور جنوبی کُرہ الگ رُخ پر؟ ھذا للعجب! ۔ کیا احمقانہ بیانیہ ہے موصوف زیب نامہ کا بھی اور سوڈو سائنس کا بھی کہ زمین کہ مبینہ شمالی کرہ میں الگ اور جنوبی کرہ میں الگ رُخ پر ایسا ہوتا ہے۔ کوئی بھی صاحب بصیرت اِس بیانیے کی رکاکت کو دیکھ سکتا ہے۔ اگر زمین شر قاً غرباً گھوم رہی ہے تو موصوف زیب نامہ جب چاہتے ہیں تو فریم آف ریفرنس پیش کر دیتے ہیں تو اب فریم آف ریفرنس کدھر گیا؟۔ حقیقت تو یہ ہے کہ کوریولس ایفکٹ ایک اور سوڈو سائنس کا جھوٹ ہے جس کو کوئی بھی بڑی آسانی سے پکڑ سکتا ہے۔ موصوف زیب نامہ کا یہ حال ہے کہ کوریولس کو بار بار " کولارس " لکھ گئے ہیں جو ایک اور بین دلیل ہے کہ موصوف انگریزی سے اردو ترجمہ کی بابت حقیقتاً کمزور بلکہ نابلد پائے گئے ہیں۔ اگر موصوف کے پاس " بڑے پیمانے " کی بابت کوئی بین دلیل ہے تو ہم اُن کو ایک اور موقع دیتے ہیں کہ وہ اپنی دلیل پیش کریں۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ: " جس سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین اپنے محور پر گھوم رہی ہے۔" موصوف زیب نامہ کے اپنی اِسی جواب میں ہی متضاد بیانی ہے کیونکہ موصوف اِسی سطر میں فرمارہے ہیں کہ: " اگر بڑے پیمانے پر دیکھا جائے تو زمین پر چلنے والی ہواؤں اور بگولوں کی سمت شمالی کُرے اور جنوبی کُرے پر مختلف ہوتی ہے " جبکہ یہ بھی کہ زمین اپنے محور پر گھوم رہی ہے یہ کیسی گردش ہے کہ جس میں زمین مبینہ طور پر اپنے محور پر گھوم بھی رہی ہے اور شمالی کرے سے جنوبی کرے کی نسبت ہوائیں اور بگولے الگ الگ سمتوں میں چل رہے ہیں؟۔

اگر قارئین صرف (USA) امریکہ میں آنے والے بگولوں پر ہی تحقیق کر لیں تو وہ پا جائیں گے کہ مبینہ شمالی کرے میں ہونے کے باوجود ایک ہی علاقے میں الگ الگ رُخوں پر بگولے بننا عام بات ہے۔ جبکہ زمین کے مبینہ شمالی کرّے میں کئی بار ایسے طوفان نظر آتے ہیں جو الگ الگ رُخوں پر گھوم رہے ہوتے ہیں۔ یہ بات موصوف کی خانہ ساز بھی ہے اور سوڈو سائنس کا ایک اور جھوٹ بھی ہے۔ حقیقت میں بگولوں، طوفانوں اور ہواؤں کی سمت اُس مخصوص علاقے میں موجود ہوا کا دباؤ طے کرتا ہے۔ ایسا کچھ نہیں ہوتا جو موصوف اپنے طور پر زمین کی مبینہ گردش کی بابت بتانے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں اگر ایسا کوئی مانتا ہے تو اُسے پھر زمین کی شر قاً غرباً اپنے محور پر گردش بابت جواب دینا ہوگا۔ الغرض جو بھی ایسا کہتا یا مانتا ہے وہ خود ہی متضاد بیانیوں کا شکار ہو جاتا ہے۔

موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: " زمین اپنے محور پر گھوم رہی ہے۔" ہم اِسی کے رَد پر اپنی زیرِ تحریر کتاب کے ایک باب "زمین ساکن ہے" سے کچھ اقتباس بطور دلیل قارئین کی خدمت میں پیش کرنا چاہیں گے؛

شیخ عبدالعزیز بن بازؒ کے رسالے [1] سے زمین کے ساکن ہونے پر کچھ اقتباس:

شیخ ابن بازؒ سے زمین کے ساکن ہونے کی بابت یہ سوال تفصیل سے پوچھا گیا تھا جس کے جواب میں انھوں نے یہ فتویٰ رسالے کی شکل میں 1986ء میں تحریر کیا تھا (1- ألادلة النقلية والحسية على إمكان الصعود إلى الكواكب وعلى جريان الشمس والقمر وسكون الأرض)۔ شیخ ابن بازؒ اِسی رسالے کے صفحہ 21 پر لکھتے ہیں؛

" موجودہ دور میں کئی مؤلفین، مدرسین یہ کہتے اور لکھتے پائے گئے ہیں کہ زمین حالت گردش میں ہے اور سورج ساکن ہے اور یہی بات عوام الناس میں بھی عام پائی جاتی ہے۔ اکثر مجھ سے بھی یہ سوال کیا جاتا ہے اور اِسی کے جواب میں یہ تحریر لکھ رہا ہوں تا کہ سائل اور قاری کو اِس بات کے جھوٹ ہونے پر بین دلائل مل سکیں اور اُسے حق کی معرفت مل سکے۔ یہ حقیقت ہے کہ قرآن کریم، احادیث نبویہ ﷺ، اجماع علمائے اسلام اور عین مشاہدے کے مطابق سورج آسمان میں حرکت پذیر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اِس کام کے لیے مسخر کر رکھا ہے۔ جبکہ زمین ساکن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بچھا رکھا ہے اور اپنے بندوں کے لیے اِسے فرش، گہورا (رہنے لائق مسکن) بنا کر اُس میں پہاڑ گاڑ دیئے ہیں۔

جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے؛

سورۃ الانبیاء: آیت 30؛ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انھیں جدا کیا اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔

مزید اللہ تعالیٰ کا فرمان؛

سورۃ الانبیاء: آیت 31؛ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنا دیئے تا کہ مخلوق کو ہلا نہ سکے اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں بنا دیں تا کہ وہ راستہ حاصل کریں۔

سورۃ الانبیاء: آیت 32؛ وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ښ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝ آسمان کو مضبوط چھت بھی ہم نے ہی بنایا۔ لیکن لوگ اسکی قدرت کے نمونوں پر دھیان نہیں دھرتے۔

سورۃ الانبیاء: آیت 33؛ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ وہی اللہ ہے جس نے رات اور دن، سورج اور چاند کو پیدا کیا ہے ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے مدار میں تیرتے پھرتے ہیں۔

مزید اللہ تعالیٰ کا فرمان؛

سورۃ الرعد: آیت 2؛ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَي الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند رکھا ہے کہ تم

اسے دیکھ رہے ہو۔ پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے، ہر ایک میعاد معین پر گشت کر رہا ہے، وہی کام کی تدبیر کرتا ہے وہ اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر رہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔

سورة الرعد: آیت 3؛ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اسی نے زمین پھیلا کر بچھا دی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کر دی ہیں اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کر دیئے وہ رات کو دن سے چھپا دیتا ہے۔ یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت نشانیاں ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان؛

سورة النحل: آیت 15؛ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ اور اس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے ہیں تاکہ تمہیں لے کر ہلے نہ اور نہریں اور راہیں بنا دیں تاکہ تم منزل مقصود کو پہنچو۔

مزید اللہ تعالیٰ کا فرمان؛

سورة لقمان: آیت 10؛ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ اسی نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا ہے تم انھیں دیکھ رہے ہو اور اس نے زمین میں پہاڑوں کو ڈال دیا تاکہ وہ تمہیں جنبش نہ دے سکے اور ہر طرح کے جاندار زمین میں پھیلا دیئے،

مزید اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛ سورة الفاطر: آیت 13؛ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ڮ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ، وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور آفتاب و ماہتاب کو اسی نے کام پر لگا دیا ہے۔ ہر ایک میعاد معین پر چل رہا ہے یہی ہے اللہ تم سب کا پالنے والا اسی کی سلطنت ہے۔

اللہ عزوجل کا فرمان؛

سورة یٰسن: آیت 38 تا 40؛ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ اور سورج کے لئے جو مقررہ راہ ہے وہ اسی پر چلتا رہتا ہے یہ ہے مقرر کردہ غالب، باعلم اللہ تعالیٰ کا۔ اور چاند کی منزلیں مقرر کر رکھی ہیں کہ وہ لوٹ کر پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔ نہ آفتاب کی یہ مجال ہے کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات دن پر آگے بڑھ جانے والی ہے اور سب کے سب آسمان میں تیرتے پھرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا؛

سورۃالزمر: آیت 5؛ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۗ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝ نہایت اچھی تدبیر سے اس نے آسمان اور زمین کو بنایا وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اس نے سورج چاند کو کام پر لگا رکھا ہے۔ ہر ایک مقررہ مدت تک چل رہا ہے یقین مانو کہ وہی زبردست اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔

سورۃالکہف: آیت 17: وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۭ آپ دیکھیں گے کہ آفتاب بوقت طلوع ان کے غار سے دائیں جانب کو جھک جاتا ہے اور بوقت غروب ان کے بائیں جانب کترا جاتا ہے اور وہ اس غار کی کشادہ جگہ میں ہیں،

یہ تمام آیات بین دلائل اور ناقابل تردید ثبوت ہیں کہ بے شک سورج حرکت پذیر ہے نہ کہ ساکن ہے اور بے شک زمین ساکن ہے جیسے اُسے اللہ تعالیٰ نے بچھا کر اُس پر پہاڑ گاڑ دیئے ہیں تاکہ وہ ہل نہ سکے اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے فرش، پھلنے پھولنے لائق مسکن بنایا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بے پناہ فوائد اکھٹے کر دیے ہیں۔

اِسی کی بابت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا؛

سورۃالبقرۃ: آیت 29؛ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ وہ اللہ جس نے تمہارے لئے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا،

اور مزید فرمایا؛

سورۃالغافر: آیت 64؛ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا ، اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا،

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛

سورۃالنباء: آیت 6-7؛ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو میخیں (نہیں بنایا)؟۔

ایسے معنی کی اور بھی بہت سی آیات ہیں جب کی بابت علماءِ التفسیر جیسے؛ ابن جریرؒ، البغویؒ، ابن کثیرؒ اور القرطبیؒ نے اِن سب آیات کی بابت لکھا ہے کہ ایسی تمام آیات واضح اور محکم دلائل سے یہ ثابت کرتی ہیں کہ؛ سورج حرکت پذیر ہے جو آسمان میں چلتے پھرتے طلوع اور غروب ہوتا ہے اور زمین ساکن ہے اور حالتِ استقرار میں ہے۔ یہ تمام علماء اپنے میدانِ علم کی وجہ سے اسلام میں بااعتماد، معروف اور بھروسہ مند مانے اور جانے جاتے ہیں۔ حقیقت میں قرآن کریم کے دلائل کے مطابق سورج اور چاند آسمان میں ایک منظّم ترتیب کے تحت حالت حرکت میں رہتے ہیں جبکہ بے شک یہ زمین ساکن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو زمین میں گاڑا ہے تاکہ وہ حالت سکون میں رہے اور ہل جُل نہ سکے۔ اب جو اِس ساری بات کو پڑھنے کے بعد یہ کہے کہ: نہیں سورج ساکن ہے، حرکت پذیر نہیں ہو سکتا بے شک اُس نے اللہ تعالیٰ تکذیب کی، اُس نے قرآن کریم جو اللہ کی نازل کردہ کتاب ہے اُس کی تکذیب کی جس میں دائیں اور بائیں سے کوئی باطل داخل ہی نہیں ہو سکتا، جس نے کچھ بھی ایسا کہا اُس نے کفر و ذلالت اختیار کرتے ہوئے اللہ رب العزت کی تکذیب کر دی، قرآن کی نہ صرف تکذیب کی بلکہ اُس نے رسول اللہ ﷺ کی بھی

تکذیب کر دی جن کی احادیث صحیحہ کے مطابق سورج حالت گردش میں ہے۔ نیز وہ اپنے ایسے کلام سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی ایسی سمجھ اور کلام کی معافی مانگے !۔" انتھی الکلام الشیخ ابن بازؒ

یہ شیخ عبدالعزیز بن بازؒ کا زمین کے ساکن ہونے کی بابت رسالہ کی شکل میں فتویٰ موجود ہے جس میں انھوں نے بہت سی اہم اور دقیق علمی مباحث پوری تفصیل کے ساتھ کی ہیں اور ثابت کیا ہے کہ زمین ساکن ہے اور سورج و چاند حالت گردش میں ہیں۔ میں نے حجت کے لیے اِس اہم نوعیت کے فتویٰ کو اپنی اِس کتاب کا حصہ بنایا ہے تاکہ بات مدلل اور محکم ہو سکے اور قاری کو اِس کی اہمیت کا اندازہ ہو سکے۔

کتاب کا اقتباس اختتام پذیر ہوا !۔

قارئین، اگر کوئی تشنگی اِس الجواب میں پائیں تو ضرور مطلع کریں تاکہ اُسے بھی دور کیا جا سکے !۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 142 : چونکہ سمندر پر ماحول کی گہری تہہ موجود ہوتی ہے اس وجہ سے آپ ٹیلی سکوپ کے باوجود دُور تک نہیں دیکھ سکتے، مگر گول زمین کے ماننے والے جتنی حد بتاتے ہیں اس سے زیادہ دُور تک دیکھا جاسکتا ہے۔ اگر زمین گول ہوتی تو ایسا نہ ہوتا۔)

اب ہم قارئین کو اصل کتاب کا ثبوت نمبر 142 پیش کرتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 142 : دیکھ سکنے کی زیادہ سے زیادہ حد؛ اکثر لوگ یہ دعوی کرتے ہیں کہ اگر زمین فلیٹ ہے تو ہم ٹیلی سکوپ کی مدد سے سمندر سے پرے تک کیوں نہیں دیکھ پاتے !۔ یہ تو ایک مضحکہ خیز بات ہے۔ تاہم، کیونکہ ہوا نمی سے بھرپور ہوتی ہے خاص کر سمندروں پر اور نچلے علاقوں پر، ماحول کی گہری تہہ بھی شفاف نہیں ہوتی، ذرا گرمی کے مرطوب دنوں میں سڑکوں پر چھائے گہرے کُہرے کا تصور کریں۔ اچھی سے اچھی ٹیلی سکوپ بھی سمندر کے پرے دیکھنے سے پہلے ہی دھندلا جائے گی۔ تاہم آپ پھر بھی کسی ٹیلی سکوپ سے زوم کر کے ہماری فلیٹ زمین پر اُس سے زیادہ دور تک دیکھ سکتے ہیں جتنا کہ آپ گلوب زمین جو 25000 میل کے گھیرے کی ہے اُس پر دیکھ سکیں۔"

قارئین دیکھ رہے ہیں اِس مقام پر عوام کے فلیٹ ارتھ کی بابت عام طور پر پوچھا جانے والے سوال اور اُس کے جواب کو بطور ثبوت پیش کیا گیا تھا جسے موصوف زیب نامہ نے اپنی دجل وفریب کی خانہ سازی کا بُری طرح نشانہ بنایا اور اپنا جواب ایسے لکھ دیا؛

☆(جواب: ہم نے Atmospheric Refraction اور Mirages کے متعلق پچھلی اقساط میں بہت تفصیل سے سمجھا ہے اس اعتراض میں فلیٹ ارتھرز اشارے کنائے میں ہی سہی مگر ان مظاہر کی حقیقت تسلیم کر رہے ہیں۔ ماحولیاتی اثر کی وجہ سے ہی کئی بار ہمیں Mirages دِکھ جاتے ہیں جس کو فلیٹ ارتھرز بعد ازاں فلیٹ زمین کے لئے بطور ثبوت استعمال کرتے ہیں۔ حالانکہ اگر ٹیلی سکوپ کے آگے Polarization filter لگا کر دیکھا جائے تو گول زمین کے ماننے والے جتنی حد بتاتے ہیں اس سے آگے کچھ نظر نہیں آتا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی کبھار ماحولیاتی اثر روشنی کی کرنوں کو موڑ کر ہمیں زیادہ دُور دیکھنے کی صلاحیت فراہم کر دیتا ہے۔)

الجواب: صاحبِ فریب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " ہم نے Atmospheric Refraction اور Mirages کے متعلق پچھلی اقساط میں بہت تفصیل سے سمجھا ہے " جی، ہم سب نے بغور زیب نامہ کے دجل وفریب کو کھل کر سمجھا بھی ہے اور اُس کا علمی تعاقب بھی اُنہی مقامات پر کیا ہے۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " اس اعتراض میں فلیٹ ارتھرز اشارے کنائے میں ہی سہی مگر ان مظاہر کی حقیقت تسلیم کر رہے ہیں ۔ ماحولیاتی اثر کی وجہ سے ہی کئی بار ہمیں Mirages دِکھ جاتے ہیں جس کو فلیٹ ارتھرز بعد ازاں فلیٹ زمین کے لئے بطور ثبوت استعمال کرتے ہیں۔ " موصوف کا اپنے قارئین کو دجل وفریب کا ایک اور دھوکہ دینے کی ناکام کوشش ہے۔ جبکہ حقیقت میں اصل کتاب میں کلام یہ تھا کہ : " اکثر لوگ یہ دعوی کرتے ہیں کہ اگر زمین فلیٹ ہے تو ہم ٹیلی سکوپ کی مدد سے سمندر سے پرے تک کیوں نہیں دیکھ پاتے !۔ یہ تو ایک مضحکہ خیز بات ہے۔ تاہم، کیونکہ ہوا نمی سے بھرپور ہوتی ہے خاص کر سمندروں پر اور نچلے علاقوں پر، ماحول کی گہری تہہ بھی شفاف نہیں ہوتی، ذرا گرمی کے مرطوب دنوں میں سڑکوں پر چھائے گہرے کُہرے کا تصور کریں۔ اچھی سے اچھی ٹیلی سکوپ بھی سمندر کے پرے دیکھنے سے پہلے ہی دھندلا جائے گی۔" یہ اتنا واضح کلام ہے کہ کوئی بھی قاری پڑھ کر اور حقائق کی روشنی میں بات کو سمجھ جاتا ہے کہ ماحول میں گرد، آلودگی، آبی بخارات جیسے عوامل کی وجہ سے ہم اپنی آنکھ اور ٹیلی سکوپ یا دوربین سے بھی ایک مخصوص فاصلے تک ہی دیکھ سکتے ہیں مگر وہ فاصلہ سوڈو سائنس کے بتائے ہوئے فاصلے سے کہیں زیادہ ہوتا ہے۔ چونکہ سوڈو سائنس کہتی ہے کہ زمین ایک گلوب ہے جس پر گلوب کروچر کی وجہ سے سمندر پر اُفق 3 میل کا ہی ملتا ہے اور 3 میل کے بعد کشتیاں کروچر کے نیچے جانے لگتی ہیں جبکہ اگر کوئی اُسی وقت دوربین یا اچھی ٹیلی سکوپ یا اچھے زوم کے حامل کیمرے سے دیکھے تو وہی کشتیاں واپس دوبارہ نظر آنے لگتی ہیں۔ اگر زمین کا کروچر ہے تو کہاں ہے؟۔ ہم ابھی تک اپنے علمی تعاقب میں بین دلائل کے ساتھ یہ ثابت کر آئے ہیں کہ زمین کا کوئی کروچر نہیں ہے۔ جہاں پر کروچر کی بات آتی ہے وہیں پر موصوف زیب نامہ بڑی بے شرمی سے میراج اور ایٹموسفیرک ریفریکشن کی بھونڈی توجیح کے پیچھے چھپنے کی ناکام کوشش کرتے ہیں۔ جبکہ ہم اِن دونوں کی بابت سیر حاصل کلام کر چکے اور قارئین بھی جان چکے کہ یہ حقیقت میں ہیں کیا اور مصوف زیب نامہ جیسے احباب اِن عام مظاہر کو کیا بنا کر پیش کرتے ہیں۔

سمندر پر کشتیاں دوبارہ نظر آنا۔ وہی ڈاکیومینٹری دوبارہ سے قارئین کی خدمت میں حاضر ہے !۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " حالانکہ اگر ٹیلی سکوپ کے آگے Polarization filter لگا کر دیکھا جائے تو گول زمین کے ماننے والے جتنی حد بتاتے ہیں اس سے آگے کچھ نظر نہیں آتا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ کبھی کبھار ماحولیاتی اثر روشنی کی کرنوں کو موڑ کر ہمیں زیادہ دُور دیکھنے کی صلاحیت فراہم کر دیتا ہے۔" یہ بھی قارئین کو ایک اور دجل وفریب دینے کی ناکام کوشش ہے جس کی بابت ہم پہلے بھی سیر حاصل دلائل کے ساتھ کلام کر آئے ہیں۔ قارئین سے درخواست ہے کہ میراج کی بابت گذرے ہمارے الجواب میں مراجع فرمائیں !۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 143: زمین اگر گول ہے تو پھر کیوں سورج غروب ہونے کے باوجود روشنی آسمان پر رہتی ہے؟)

قارئین سے التماس ہے کہ اصل کتاب کے متن سے صاحبِ زیب نامہ کا خانہ ساز اعتراض کا موازنہ فرمائیں؛

"ثبوت نمبر 143: فلیٹ زمین پر سورج؛لوگ اکثر یہ بھی دعوی کرتے ہیں کہ اگر زمین فلیٹ ہوتی تو سورج جو ہمارے سروں پر دائرے میں چکر لگارہاہے،پوری زمین پر سورج کو دکھائی دیناچاہیے تھااور ہم کورات میں بھی دن کی روشنی دکھائی دینی چاہیے تھی۔کیونکہ سورج 93 میلین میل دور نہیں ہے بلکہ چندایک ہزار میل کی ہی دوری پر ہے کسی سپاٹ لائٹ کی طرح،ایک بار جب سورج ہمارے مقام سے ایک خاص دوری پر چلا جاتا ہے تو وہ ہماری آنکھوں سے دور ہو کر اُفق پر غائب ہو جاتا ہے اور آہستہ آہستہ دن کی روشنی بھی دھندلاتی ہوئی اُفق سے پوری طرح غائب ہو جاتی ہے۔اگر سورج 93 میلین میل کی دوری پر ہوتا اور زمین ایک گھومتا گلوب ہوتی، تو ہم جیسے ہی روشنی ختم ہونے کی لکیر سے گذرتے تو دن اور رات کا بدلاؤپلک ـــــ جھپکتے ہی ہو جانا تھا۔"

قارئین نے دیکھ لیا ہوگا کہ کیسے موصوف زیب نامہ نے ایک اور اہم ثبوت کو اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنانے کی ناکام کوشش کی ہے جبکہ اصل کتاب کے متن میں گلوب اور فلیٹ زمین کی بابت ایک اور اہم نقطہ بیان ہوا تھا۔ہم قارئین سے گذارش کرتے ہیں کہ یہ بات کہ: "۔اگر سورج 93 میلین میل کی دوری پر ہوتا اور زمین ایک گھومتا گلوب ہوتی، تو ہم جیسے ہی روشنی ختم ہونے کی لکیر سے گذرتے تو دن اور رات کا بدلاؤپلک ـــــ جھپکتے ہی ہو جانا تھا۔" بہت ہی اہم اور غور طلب نکتہ ہے آپ اِس پر غور ضرور فرمائیں!۔

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کے بعد اپنا جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: ہم سورج کے طلوع و غروب کو (اپنے دیکھنے کے لحاظ سے) تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں جب سورج افق سے نیچے چلا جاتا ہے اس وقت کو ہم Civil Dusk کہتے ہیں اس دوران آسمان پر روشنی موجود رہتی ہے،اس کے بعد اگلا مرحلہ آتا ہے جب سورج افق سے 6 ڈگری نیچے چلا جاتا ہے اس وقت کو ہم Nautical Dusk کہتے ہیں اِس دوران آسمان پر روشنی کم ہونا شروع ہو جاتی ہے اس کے بعد اگلا مرحلہ آتا ہے جب سورج افق سے 12 ڈگری نیچے چلا جاتا اس مرحلے کو ہم Astronomical Dusk کہتے ہیں اس دوران روشنی بہت کم ہو جاتی ہے اور جب سورج اُفق سے 18 ڈگری نیچے چلا جاتا ہے تو اندھیرا ہو جاتا ہے اور رات شروع ہو جاتی ہے۔آسمان پر سورج غروب ہونے کے باوجود روشنی پھیلنے کی وجہ زمین کی atmosphere ہے جس سے ٹکرا کر روشنی آسمان پر پھیل جاتی ہے جس کے باعث ہمیں سورج غروب ہونے کے باوجود تھوڑی دیر تک روشنی دِکھائی دیتی رہتی ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: ": ہم سورج کے طلوع و غروب کو (اپنے دیکھنے کے لحاظ سے) تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں " نہ تو یہ ہمارا مدعا تھا اور نہ ہی اصل کتاب میں یہ بیان ہوا تھا۔مگر چونکہ موصوف زیب نامہ کے پاس اِس مقام پر آکر شاید لکھنے لائق کچھ بچا نہیں تھا تبھی موصوف نے وہ عام سی باتیں جو زبان زدِ عام ہیں اپنی شیخی بگاڑنے کی خاطر لکھ دیں مگر اُن میں بھی اپنی سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن کو ساتھ میں داخل کر دیا ہم اُس کا پوری طرح سے کھل کر علمی تعاقب کرنا چاہیں گے؛

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " ہیں جب سورج افق سے نیچے چلا جاتا ہے اس وقت کو ہم Civil Dusk کہتے ہیں اس دوران آسمان پر روشنی موجود رہتی ہے، ہم سورج کے طلوع و غروب کو (اپنے دیکھنے کے لحاظ سے) تین حصوں میں تقسیم کرتے ہیں جب سورج افق سے نیچے چلا جاتا ہے اس وقت کو ہم Civil Dusk کہتے ہیں اس دوران آسمان پر روشنی موجود رہتی ہے، اس کے بعد اگلا مرحلہ آتا ہے جب سورج افق سے 6 ڈگری نیچے چلا جاتا ہے اس وقت کو ہم Nautical Dusk کہتے ہیں اِس دوران آسمان پر روشنی کم ہونا شروع ہو جاتی ہے اس کے بعد اگلا مرحلہ آتا ہے جب سورج افق سے 12 ڈگری نیچے چلا جاتا اس مرحلے کو ہم Astronomical Dusk کہتے ہیں اس دوران روشنی بہت کم ہو جاتی ہے " سِول ڈسک، ناٹیکل ڈسک اور آسٹرونامیکل ڈسک کی بابت تو بات سمجھ آتی ہے کہ یہ سورج کی روشنی کے اُس کے ساتھ ساتھ جانے کی بابت تین طرح کی تقسیم ہوتی ہے جس میں سورج کی روشنی آہستہ آہستہ طلوع کے وقت آتی اور غروب کے وقت جاتی ہے۔ مگر سورج کے اُفق سے نیچے جانے والی بات سوڈوسائنس کا ایک اور جھوٹ ہے جس کی بابت ہم اپنے علمی تعاقب میں کئی مقامات پر بین دلائل کے ساتھ لکھ آئے ہیں کہ سورج زمین کے اوپر آسمان پر اپنے مدار میں آگے نکل جاتا ہے جس کی وجہ سے سورج کی روشنی آہستہ آہستہ سورج کے ساتھ ساتھ ہم سے دور چلی جاتی ہے۔ جبکہ موصوف زیب نامہ نے بھی انجانے میں سورج کو ہی اُفق کے نیچے بھیج دیا بجائے اِس کے یہ کہ کہتے کہ زمین کے گھومنے کی وجہ سے سورج اُفق سے نیچے جاتا لگتا ہے !۔ یہ بات سوڈوسائنس میں تو موجود ہے مگر حقیقت میں بین مشاہدات اور دلائل اِس کی نفی کرتے ہیں چاہے وہ نقلی دلائل ہوں یا عقلی جیسے پیچھے گزرے شیخ ابن بازؒ کے فتوی میں کھلے ہوئے نقلی دلائل قارئین کے لیے موجود ہیں کہ سورج اور چاند اپنے اپنے مداروں میں چلتے ہیں اور زمین ساکن ہے !۔

ہم اپنے قارئین کے لیے اِس سارے مدعے کی بابت ایک اور ڈاکیومینٹری پیش کرنا چاہیں گے۔جس میں آپ موصوف زیب نامہ کے مؤقف کا بین رَد اور اصل کتاب کے ثبوت نمبر 143 کی بابت صرف 14 منٹ میں ساری بات کو باآسانی سمجھ جائیں گے۔اِن شاء اللہ !

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ : " اور جب سورج اُفق سے 18 ڈگری نیچے چلا جاتا ہے تو اندھیرا ہو جاتا ہے اور رات شروع ہو جاتی ہے۔آسمان پر سورج غروب ہونے کے باوجود روشنی پھیلنے کی وجہ زمین کی atmosphere ہے جس سے ٹکرا کر روشنی آسمان پر پھیل جاتی ہے جس کے باعث ہمیں سورج غروب ہونے کے باوجود تھوڑی دیر تک روشنی دِکھائی دیتی رہتی ہے۔" یہ اُفق سے نیچے جانے والی بات سوڈوسائنس کا وہی جھوٹ ہے جس کی بابت ہم کلام کرتے آرہے ہیں جب کہ قارئین کے ڈاکیومینٹری میں حقیقت کو دیکھ لیا ہو گا کہ اصل میں ہوتا کیا ہے اور ہم سب کو دکھایا اور بتایا کیا جاتا ہے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 144: اکثر دیکھا گیا ہے کہ شمالی کُرے سے لی گئی چاند کی تصویر اور جنوبی کُرے سے لی گئی چاند کی تصاویر بالکل ایک دوسرے اُلٹ ہوتی ہیں اس بات کو گول زمین کے لئے بطور ثبوت استعمال کیا جاتا ہے۔ حالانکہ اگر time-lapse photography کی جائے تو معلوم ہوگا کہ چاند گھڑی کی سوئیوں کے رُخ میں زمین کے اوپر اپنے axis کے گرد سپن کرتا ہے جو فلیٹ ارتھ کا منہ بولتا ثبوت ہے۔)

جبکہ اصل کتاب کے متن میں ایک ایسے اہم مشاہدے کی بابت لکھا ہے جو قارئین ہر قمری مہینے میں دیکھتے آئے ہیں مگر آج تک شاید اُس پر غور نہ کیا ہو۔ اصل کتاب کے ثبوت نمبر 144 کو پڑھنے کے بعد اِس کا مشاہدہ خود اپنی آنکھوں سے لازمی کیجئے گا؛

"ثبوت نمبر 144: چاند کا زمین پر الگ الگ رُخوں پر دکھائی دینا؛ چاند کی وہ تصاویر جن میں چاند اوپر اور نیچے کی جانب، زمین کے شمالی اور جنوبی دائروں میں الگ الگ رُخوں پر نظر آتا ہے، اکثر اوقات اِس بات کو زمین کے گلوب ہونے پر ایک ثبوت کے طور پر پیش کیا جاتا ہے، مگر ایک بار پھر، باریکی سے جانچ پر ہم اس بات کو بھی فلیٹ زمین کے ثبوت کے طور پر پائیں گے۔ حقیقت میں آپ یہ پائیں گے کہ اگر ٹائم لیپس فوٹو گرافی میں دیکھیں تو چاند گھڑی کے رُخ پر زمین کے اوپر اپنی گردش کے دوران گھومتا نظر آئے گا۔ آپ چاند کی 360 ڈگری پر گھوماؤ کی کئی تصاویر جو پوری زمین پر کھینچی ہوئی ہیں دیکھ سکتے ہیں یہ صرف اس پر منحصر ہے کہ وہ تصویر کب اور کہاں لی گئی تھی۔"

قارئینِ گرامی قدر، یہ تو تھا اصل کتاب میں لکھا ہوا ایک اور ثبوت جس کی تصاویر سے بھی آپ نے اصل مدعا سمجھ لیا ہوگا۔ موصوف زیب نامہ نے اپنے خانہ ساز اعتراض کا اِس مقام پر یہ جواب لکھا؛

☆(جواب: یہاں پر بھی فلیٹ ارتھرز lunar liberation نامی مظہر کو اپنے خود ساختہ اور جھوٹے دعوؤں سے جوڑنے پر ضد کرتے دِکھائی دیتے ہیں۔ چاند کے جھکاؤ، زمین کے جھکاؤ اور چاند کے اپنے elliptical محور کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔ جس کا فلیٹ ارتھ کے ساتھ کچھ لینا دینا نہیں ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " یہاں پر بھی فلیٹ ارتھرز lunar liberation نامی مظہر کو اپنے خود ساختہ اور جھوٹے دعوؤں سے جوڑنے پر ضد کرتے دِکھائی دیتے ہیں۔" بلا دلیل اور بے جاواویلہ ہے کہ بس ایک اصطلاح لکھ دی اور فریق مخالف کو طعن کرنا شروع کر دیا جبکہ موصوف زیب نامہ کو چاہیے تھا کہ اِس اصطلاح کی بابت اپنی سوڈو سائنس کا مؤقف کھل کر لکھتے۔ چونکہ موصوف نے اپنے پورے جواب میں صرف یہ توجیہ کہ: " چاند کے جھکاؤ، زمین کے جھکاؤ اور چاند کے اپنے elliptical محور کی وجہ سے ایسا ہوتا ہے۔" لکھ کر خانہ پُری ہی فرمائی ہے۔ ہم اپنے قارئین کے کے لیے یہ ساری بات سادہ الفاظ میں بیان کیے دیتے ہیں۔

سوڈو سائنس میں کہا جاتا ہے کہ چاند کا زمین کے گرد مدار کچھ ایسے ہے؛

یہ تصویر اور سوڈو سائنس کا اِس بابت سارا مدعا وکی پیڈیا کے اِس لنک اور space.com کے اِس لنک پر یہ سب ایسا ہی بیان ہوا ہے؛
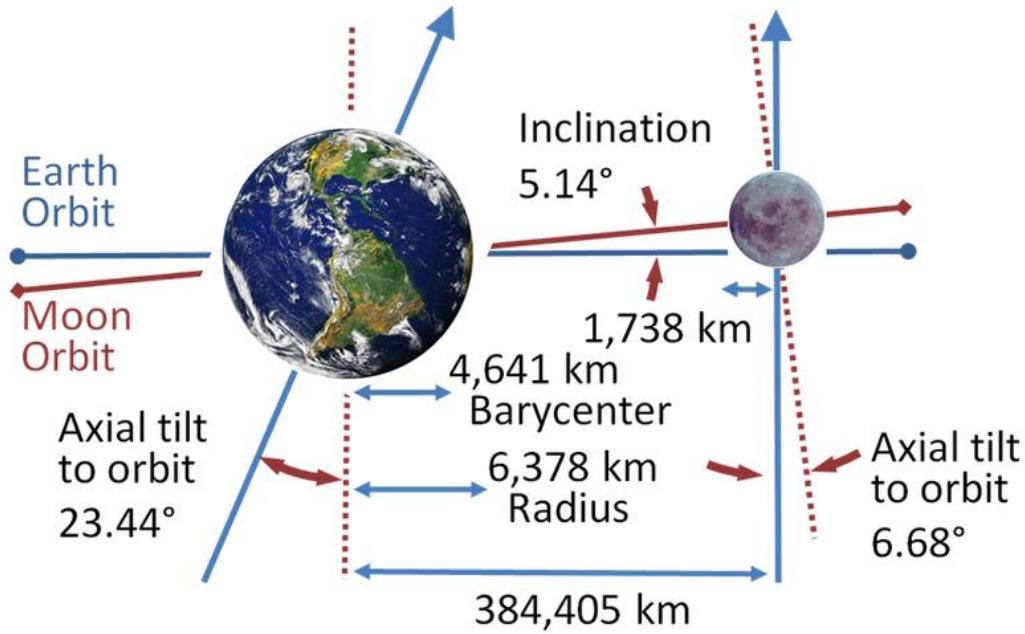
قارئین سے گذارش ہے کہ اپنے عملی مشاہدے، اصل کتاب کے ثبوت نمبر 144 اور سوڈو سائنس کے توجیہات کا تقابلہ کر کے دیکھیں کہ حقیقت کیا ہے۔ اگر چاند کا مدار ایلی پٹیکل بھی ہوتا تب بھی ایسا ہونا ناممکن تھا کہ چاند ہم کو ایسے گھومتا ہوا نظر آئے۔ جبکہ یہ بات کوئی بھی دیکھنے والا باآسانی اِس سوڈو سائنس کے جھوٹ اور حقیقت میں بین فرق کر لیتا ہے۔

قارئین کے علم میں اضافے اور اِس سارے مدعے کو سمجھنے کے لیے ایک ڈاکیومینٹری پیش کی جارہی ہے۔ جس میں قارئین چاند کی بابت گذری ساری بحث کو ایک ہی ویڈیو سے باآسانی سمجھ سکیں گے اور موصوف زیب نامہ کے بیانیوں کے رَد پر بھی ایک اور بین حجت قائم ہو گی!

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 145 : ناسا کے مطابق چاند کا ایک ہی حصہ زمین پر دِکھائی دیتا ہے اس کا دوسرا حصہ دِکھائی نہیں دیتا، ناسا کا یہ دعویٰ جھوٹ پر مبنی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ چاند فلیٹ ہے اور ڈسک کی مانند ہے جس کے باعث اس کی دوسری طرف کچھ بھی نہیں ہے اور زمین پر اس کا ایک ہی حصہ دِکھائی دیتا ہے۔ فرض کریں چاند گول ہوتا تو اس کا ایک حصہ اگر شمالی کُرے میں دِکھائی دے رہا ہے تو اس کا دوسرا حصہ جنوبی کُرے پر دِکھائی دینا چاہیے تھا مگر دونوں کُروں پر چاند کا ایک ہی حصہ دِکھائی دیتا ہے۔)

قارئین سے گذارش ہے کے موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کا پورے عدل و انصاف کے ساتھ اصل کتاب کے متن سے موازنہ کریں کہ کس پرلے درجے کی خانہ سازی کا موصوف زیب نامہ نے سہارا لیا ہے اور اصل کتاب میں لکھے ایک اور اہم ثبوت پر لازمی غور فرمائیں؛

" ثبوت نمبر Heliocentrists:145 یہ یقین رکھتے ہیں کہ چاند ایک گیند (گلوب) ہے۔ حلانکہ یہ چاند دیکھنے میں بالکل ایک چپٹی چمکتی ڈسک کی طرح لگتا ہے۔ ہم چاند کا ایک ہی رُخ دیکھ سکتے ہیں چاہے چاند کسی بھی جھکاؤ پر ہو ایک ہی رُخ نظر آئے گا۔ یہ بھی دعوی کیا جاتا ہے کہ چاند کا دوسرا رُخ جسے چاند کا تاریک رُخ کہا جاتا ہے، ہم سے ہمیشہ چھُپا رہتا ہے۔ ناسا کہتا ہے کہ، چاند کی گردش زمین کی گردش کے اُلٹ ہے، اور یہ گردش بہت ہی کمال سے بالکل ایک جیسی ہے جو ایک دوسرے کی حرکت کو نہیں چھو سکتیں تبھی ہم کبھی بھی چاند کا تاریک رُخ نہیں دیکھ سکتے سوائے ناسا کہ بودی اور نقلی کمپیوٹر گرافکس کے علاوہ۔ جبکہ حقیقت یہ ہے کہ، اگر چاند ایک کُرہ ہوتا، اور اُسے خطِ استواء پر دیکھنے والے جو رُخ دیکھتا اسکے بر عکس انٹارکٹیکا پر دیکھنے والا اُس کا دوسرا رُخ دیکھ رہا ہوتا، جبکہ ایسا نہیں ہوتا، چاند کا ایک ہی رُخ پوری زمین پر مختلف ڈگریوں میں گھومتا نظر آتا ہے۔"

قارئین، اصل کتاب میں لکھا ثبوت نمبر 145 جس کو موصوف زیب نامہ نے اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنایا اور پھر اُس پر اپنا یہ جواب تحریر فرمایا؛

(جواب: چونکہ فلیٹ ارتھر مکمل طور پر جدید فلکیات کا انکار کرتے ہوئے عوام الناس پر اپنے من گھڑت اور جھوٹے دعوے تھوپنے پہ ایمان رکھتے ہیں سو وہ ناسا سمیت دنیا کی ہر خلائی ایجنسی کی ہر بات کا انکار کرتے ہوئے سائنس کو جھوٹا قرار دے دیتے ہیں۔ چاند کا دوسرا حصہ ہمیں اس وجہ سے دِکھائی نہیں دیتا کیونکہ چاند زمین سے قریب ہونے کے باعث tidal lock ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ چاند جب زمین کے گرد گھوم رہا ہوتا ہے تو زمین کی شدید کشش کے باعث اس کا ایک ہی حصہ ہر وقت زمین کی جانب رہتا ہے۔ یہ نظارہ ہمیں ان سیاروں پر بھی دیکھنے کو ملتا ہے جو سورج سے قریب ترین ہیں جیسا کہ عطارد۔ یہ سیارہ مکمل طور پر سورج کے ساتھ tidally lock تو نہیں مگر کافی حد تک ضرور ہے جس کے باعث عطارد پر 2 سال بعد ایک دن گزرتا ہے (یعنی عطارد اپنے محور پر ایک بار جب تک مکمل سپن کرتا ہے تب تک عطارد 2 چکر سورج کے گرد مکمل کر چکا ہوتا ہے)۔ بہت زیادہ Tidally lock ہونے کے باعث اسے اپنے محور پر گھومنے میں بہت دِقت ہوتی ہے جبکہ ہمارا چاند مکمل طور پر tidal lock ہے جس کے باعث چاند اپنے axis پر سپن نہیں کر سکتا ہمارے نظامِ شمسی میں ہمارے چاند کے علاوہ دیگر 33 ایسے چاند موجود ہیں جو اپنے اپنے سیاروں سے tidally lock ہیں۔ مذکورہ اعتراض کے دوسرے حصے کا جواب یہی ہے کہ چاند چونکہ زمین سے انتہائی فاصلے پر واقع ہے جس کے باعث شمالی کُرے اور جنوبی کُرے سے چاند کا ایک ہی حصہ دِکھائی دیتا ہے، لیکن انسان نے چاند کے تاریک حصے کا پہلی بار دیدار ایک

سیٹلائیٹ بھیج کر 1959ء میں کر لیا تھا بعد ازاں ناسا اور دیگر خلائی ایجنسیوں نے بے تحاشا بار چاند کے گرد اپنی سیٹلائیٹ بھیجیں اور تاریک حصے کا مشاہدہ کیا، آج ہمارے پاس چاند کے روشن حصے کے ساتھ ساتھ تاریک حصے کا بھی تفصیلی نقشہ موجود ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " : چونکہ فلیٹ ارتھر مکمل طور پر جدید فلکیات کا انکار کرتے ہوئے عوام الناس پر اپنے من گھڑت اور جھوٹے دعوے تھوپنے پہ ایمان رکھتے ہیں سو وہ ناسا سمیت دنیا کی ہر خلائی ایجنسی کی ہر بات کا انکار کرتے ہوئے سائنس کو جھوٹا قرار دے دیتے ہیں " موصوف کا بنا دلیل الزام اور واویلہ ہے جب کہ حقیقت میں ہم سوڈو سائنس کی جدید سوڈو فلکیات سے با دلیل اختلاف رکھتے ہیں۔ موصوف زیب نامہ کی طرح طعن و تشنیع کی بجائے بین دلائل سے موصوف کے ذہنی آقاؤں کا رَد کرتے ہیں۔ اگر ہماری کوئی بات بنا دلیل ملے تو قارئین سے گذارش ہے کہ ہمیں ضرور مطلع فرمائیں !۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " ۔ چاند کا دوسرا حصہ ہمیں اس وجہ سے دِکھائی نہیں دیتا کیونکہ چاند زمین سے قریب ہونے کے باعث tidal lock ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ چاند جب زمین کے گرد گھوم رہا ہوتا ہے تو زمین کی شدید کشش کے باعث اس کا ایک ہی حصہ ہر وقت زمین کی جانب رہتا ہے۔" یہ موصوف زیب نامہ اور اُن کی ذہنی آقا سوڈو سائنس کا ایک اور متضاد جھوٹ ہے۔ جس کی بابت ہم اپنا کششِ ثقل کی بابت بین رَدود لکھ آئے ہیں۔ اگر زمین کی " شدید کشش " کے باعث ایسا ہو رہا ہے تو چاند زمین پر ہی گر جانا چاہیے تھا۔ کیا کششِ ثقل کوئی جاندار شے ہے جو یہ دھیان رکھتی ہے کہ چاند کو زمین کے زیادہ قریب نہیں آنے دینا اور چاند کو اپنے سمندروں میں اُتل پتھل بھی کرنے دینا ہے؟۔ یہ سوڈو سائنس کا سفید جھوٹ ہے کہ ٹائڈل لاک جیسی کوئی بلا چاند کی بابت موجود ہے۔ جبکہ ہم اگر حقیقت میں ٹائڈل لاک کی پریٹیکل مثال کی بابت موصوف زیب نامہ یا سوڈو سائنس کے سوال کریں تو وہ کسی تجربے کی صورت میں کبھی یہ کر کے نہیں دکھا سکیں گے آزمائش شرط ہے۔اب جس شے کو کوئی دوبارہ سے نہ کر کے دکھا سکے اصل سائنس میں وہ ویسے ہی نکار دی جاتی ہے۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " یہ نظارہ ہمیں ان سیاروں پر بھی دیکھنے کو ملتا ہے جو سورج سے قریب ترین ہیں جیسا کہ عطارد۔ یہ سیارہ مکمل طور پر سورج کے ساتھ tidally lock تو نہیں مگر کافی حد تک ضرور ہے جس کے باعث عطارد پر 2 سال بعد ایک دن گزرتا ہے (یعنی عطارد اپنے محور پر ایک بار جب تک مکمل سپن کرتا ہے تب تک عطارد 2 چکر سورج کے گرد مکمل کر چکا ہوتا ہے)۔" موصوف کی سوڈو سائنس فلکیات کا ایک اور سفید جھوٹ ہے جبکہ قارئین ہمارے گذر چکے الجوابات میں ان سیاروں جو حقیقت میں گردش کرتے ہوئے ستارے ہیں، کی کئی ویڈیوز دیکھ چکے ہیں جن میں واضح نظر آتا ہے کہ یہ حقیقت میں کیا ہیں۔ اگر عطارد بھی سورج کے واقعی اتنا قریب ہے اور سوج کی کششِ ثقل اتنی طاقتور ہے تو وہ بھی سورج میں ذم کیوں نہیں ہو جاتا کیا کشش ثقل واقعی کوئی جاندار شے ہے؟ جبکہ ہم یہ بین بیان کر آئے ہیں کہ سوڈو سائنس کے پاس اپنے ہر ایک جھوٹ کا جواب کشش ثقل ہے !۔
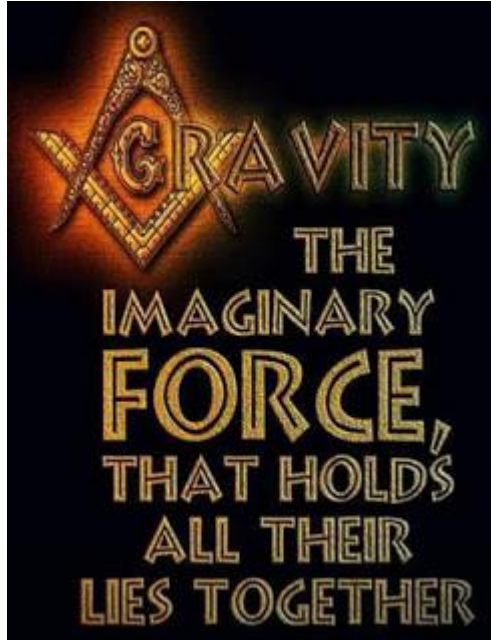
اگر فلکیات کی بابت کوئی بھی بڑی سے بڑی گپ چھوڑ دیں اور ساتھ میں کسی بھی سوڈو سائنس کے نام نہاد سائنسدان یا اسٹیفن ہاکنگ جیسے مردے روبوٹ کا نام لکھ دیں موصوف زیب نامہ اور اُن جیسے سوڈو سائنس کو وحی ماننے والے احباب بنا کسی لیت و لعل اُس پر ایمان لے آئے گے۔آزمائش شرط ہے !۔

جبکہ حقیقت تو یہ ہے؛
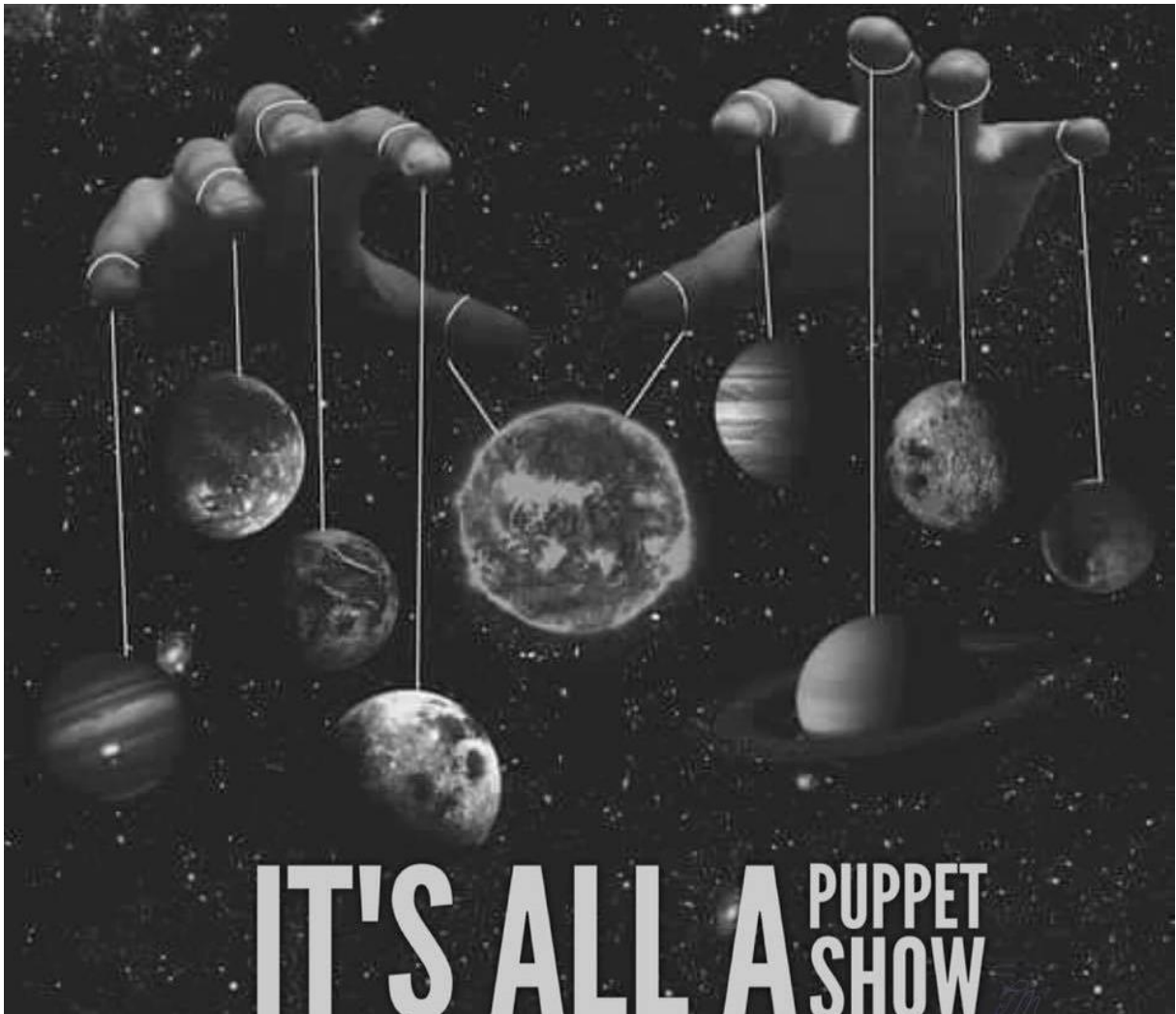
موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " بہت زیادہ Tidally lock ہونے کے باعث اسے اپنے محور پر گھومنے میں بہت دِقت ہوتی ہے جبکہ ہمارا چاند مکمل طور پر tidal lock ہے جس کے باعث چاند اپنے axis پر سپن نہیں کر سکتا" موصوف فریب نامہ کا ایک اور دجل وفریب ہے جس کی بابت کوئی بھی دیکھنے والا کسی بھی قمری مہینے کے درمیانے عشرے میں چاند کے گھومنے کا مشاہدہ کر کے اِس بات کا خود سے رَد کر سکتا ہے۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: "ہمارے نظام شمسی میں ہمارے چاند کے علاوہ دیگر 33 ایسے چاند موجود ہیں جو اپنے سیاروں سے tidally lock ہیں۔" اگر یہ بات سچ ہے تو اِس کی بین دلیل پیش کی جائے نہ کی سوڈو سائنس کی انڈا کٹرینیشن کو پیش کیا جائے کوئی ایسا بین مشاہدہ کوئی ایسی بین دلیل جس سے موصوف زیب نامہ اور سوڈو سائنس کا یہ دعوی سچ ثابت ہو سکے جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ کسی بھی مبینہ نظامِ شمسی کے مبینہ سیارے کو لے لیں یہ صرف سوڈو سائنس ہی کہتی ہے کہ اُن کے چاند ہے جس کی بابت موصوف زیب نامہ جیسے احباب نے کبھی خود سے تصدیق کرنا بھی گورانہ کی کہ یہ چاند اصل بھی ہیں یا نہیں یا وہ کوئی ستارے ہیں۔ اگر کوئی بھی طاقتور ٹیلی سکوپ سے اِن سب کا مشاہدہ کرے تو یہ واضح ہوتا ہے کہ جو گردش کرتے سیاروں کے ساتھ اجرام نظر آتے ہیں وہ ممکنہ طور پر اُن اجرام فلکی کی ہی طرح کے گردش کرتے ستارے ہوں مگر چونکہ سوڈو سائنس نے یہ بات تمام انسانیت کو انڈاکٹرینیٹ کر دی ہے کہ زمین کی طرح دوسرے سیارے بھی ہیں اور اُن کے چاند بھی ہیں تو سب نے اِس انڈاکٹرینیشن کی نظر سے ہی اُن اجرام فلکی کو دیکھنا شروع کر دیا۔ جبکہ اگر کوئی کھلے ذہن سے ایسے اجرام فلکی جو مبینہ طور پر اِن نام نہاد سیاروں کے چاند کہے جاتے ہیں، کا مشاہدہ کرے تو وہ کئی ایسی باتوں کو دیکھے گا جو سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن سے متضاد ہو نگی۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: "مذکورہ اعتراض کے دوسرے حصے کا جواب یہی ہے کہ چاند چونکہ زمین سے انتہائی فاصلے پر واقع ہے جس کے باعث شمالی کُرے اور جنوبی کُرے سے چاند کا ایک ہی حصہ دِکھائی دیتا ہے،" موصوف زیب نامہ ایک اور سفید جھوٹ ہے۔ جبکہ حقیقت میں چاند زمین کے شمالی حصے میں الگ رُخ پر اور جنوبی حصے میں الگ رُخ پر نظر آتا ہے۔ بالکل ایسے؛
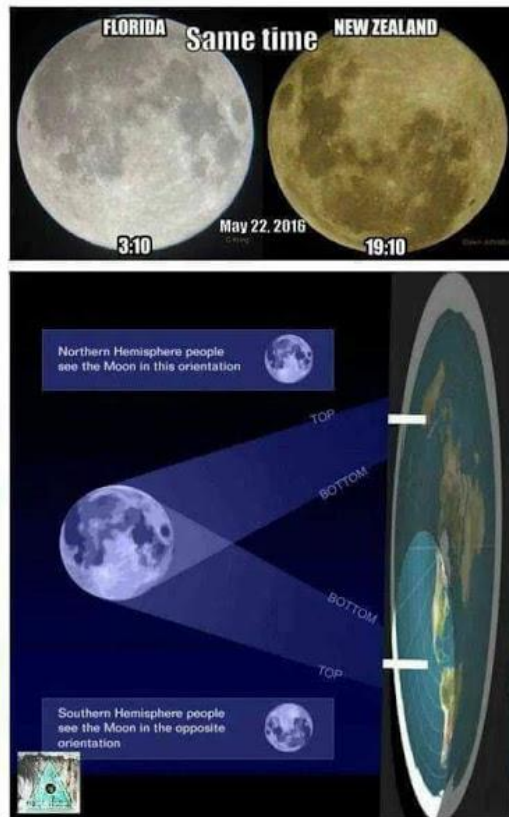
چاند کے گھومنے کی مزید دلیل؛

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : "لیکن انسان نے چاند کے تاریک حصے کا پہلی بار دیدار ایک سیٹلائیٹ بھیج کر 1959ء میں کر لیا تھا بعد ازاں ناسا اور دیگر خلائی ایجنسیوں نے بے تحاشا بار چاند کے گرد اپنی سیٹلائیٹ بھیجیں اور تاریک حصے کا مشاہدہ کیا، آج ہمارے پاس چاند کے روشن حصے کے ساتھ ساتھ تاریک حصے کا بھی تفصیلی نقشہ موجود ہے۔" موصوف کی سوڈو سائنس کا ایک افسانہ ہے اور کچھ نہیں۔ اگر قارئین کھلے ذہن پر صرف سیٹلائٹ کے مدعے پر ہی تحقیق کریں تو جان جائیں گے کہ یہ بھی ایک اور سوڈو سائنس کا جھوٹ ہے جس پر ساری دُنیا کو سوڈو اسپیس سائنس کے نام پر کھل کر دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ ہم چاہیں گے کہ اِس مدعے پر اپنے علمی تعاقب میں متعلقہ آگے آنے والے مقام پر ہی ساری بحث ایک جگہ پر کریں۔ اِس مقام پر نا جانے کیوں مضحکہ خیز نام " دیدار " نام کا ذکر موصوف زیب نامہ نے فرمادیا ہے جس کا جواب وہی دے سکتے ہیں۔ جبکہ سوڈو سائنس میں جو 1959 کی بابت کہانی سنائی جاتی ہے وہ لونا 3 نامی سویت یونین کی مبینہ سیٹلائٹ کی کہانی ہے۔ اب یہ دیدار کون ہے موصوف زیب نامہ ہی بتا سکتے ہیں ! ۔ رہی بات تاریک حصے کے نقشے کی تو اُس پر جتنا چاہے لکھ لیں کون سا کسی نے تصدیق کر لینی ہے کہ مصادق جی بھر کر یاہ واہی سوڈو سائنس کے ہاں کھلی پڑی ہے قارئین خود سے اِس پر بھی تحقیق کر لیں۔ جیسے ہی آگے متعلقہ مقام پر سیٹلائٹ کے دھوکے کی بابت مفصل کلام آئے گا اُس میں بھی قارئین کو بہت سی حقیقتیں آشکار ہونگی۔ ان شاء اللہ !

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 146 : گول زمین کے ماننے والے یہ دعویٰ کرتے دِکھائی دیتے ہیں کہ چاند زمین کے گرد 28 دنوں میں چکر مکمل کرتا ہے مگر درحقیقت چاند زمین کے اوپر 25 گھنٹوں میں اپنا چکر مکمل کر لیتا ہے۔)

جبکہ اصل کتاب کے متن میں ایک اور بین مشاہدہ بطور ثبوت موجود ہے؛

" ثبوت نمبر 146 : گلوب زمین کے ماڈل میں یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ چاند زمین کے گِرد اپنا چکر 28 دنوں میں پورا کرتا ہے، لیکن یہ ہر انسان کو واضح نظر آتا ہے کہ چاند روزانہ کی بنیاد پر زمین پر اپنا چکر مکمل کرتا ہے ! ۔ چاند کا مدار سورج کی نسبت تھوڑا آہستہ ہے جو خطِ جدی سے خطِ سرطان تک اور Solstice سے Solstice تک زمین کے اوپر اپنا پورے کا پورا چکر 25 گھنٹوں میں پورا کرتا ہے۔"

بھان متی کی ہنڈیا کی مانند پہلے موصوف زیب نامہ نے اپنا اعتراض گھڑا اور اُس کے مضحکہ خیز جواب ایسے لکھا دیا؛

☆(جواب : اگر فلیٹ ارتھرز کا یہ دعویٰ درست ہے تو اس ضمن میں کئی سوالات بلند ہوتے ہیں کہ چاند 29 تاریخ کو کہاں غائب ہو جاتا ہے ؟ اور ان کے بقول سورج 24 گھنٹوں میں اگر چکر مکمل کر لیتا ہے تو چاند کا محور سست ہونے کی وجہ کیا ہے ؟ چونکہ یہ سب باتیں تخیلاتی ہیں اور محض سائنس دشمنی کے باعث پھیلائی جاتی ہیں اسی خاطر فلیٹ ارتھرز کے پاس ان سوالات کا جواب نہیں ہے۔)

الجواب : موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " اگر فلیٹ ارتھرز کا یہ دعویٰ درست ہے تو اس ضمن میں کئی سوالات بلند ہوتے ہیں کہ چاند 29 تاریخ کو کہاں غائب ہو جاتا ہے ؟ " لگتا ہے موصوف شاید اصل کتاب میں اپنی خانہ سازی کر کے اپنی سوڈو سائنس بھی بھول گئے جس میں لونر ڈے کے نام سے ایک اصطلاح موجود ہے جس کی رو سے چاند زمین کے گرد اپنا ایک چکر 24 گھنٹے 50 منٹ پر کر کے اپنے اُسی (مبینہ) فیز والے

مقام پر واپس آتا ہے !۔ اگر موصوف زیب نامہ اپنے ذہنی آقا گوگل کو ہی استعمال کر لیتے تو اور ساتھ میں ویکی پیڈیا پر ہی دیکھ لیتے تو اپنا ایسا مضحکہ خیز بیان نہ داغتے !۔ ثبوت حاضر ہے؛

Google

lunar day

All Images Videos News More Settings Tools

About 78,300,000 results (0.50 seconds)

Dictionary

lunar day

lunar day

noun

the interval of time between two successive crossings of the meridian by the moon (roughly 24 hours and 50 minutes).

Translations, word origin, and more definitions
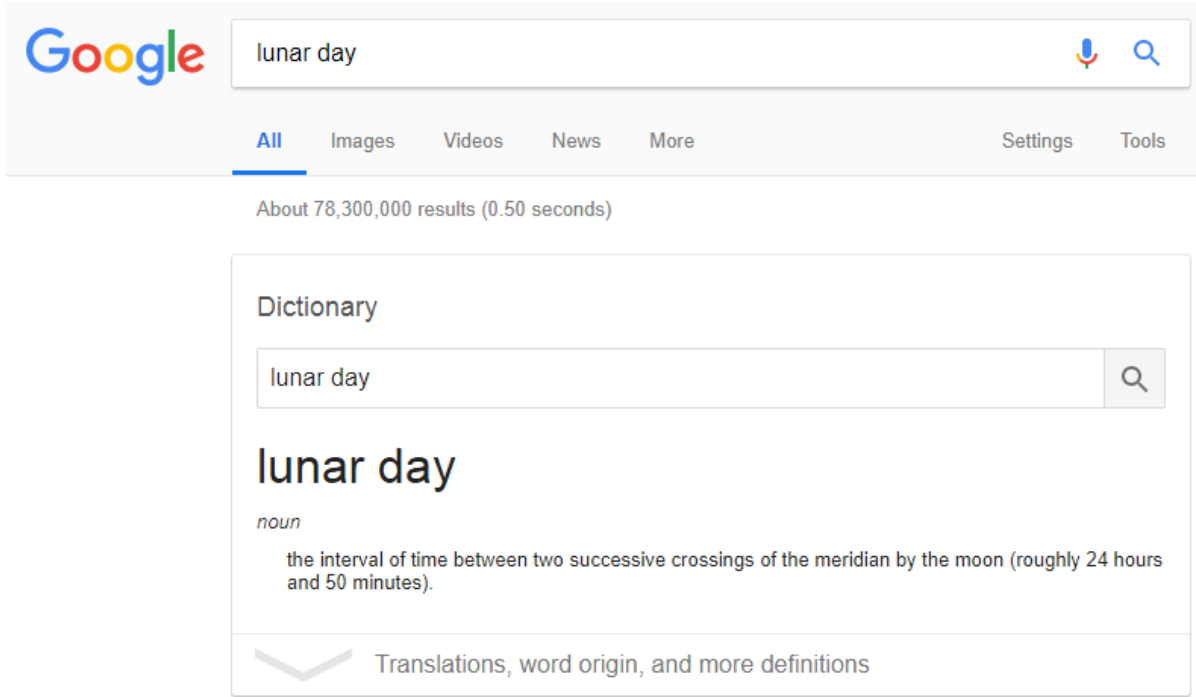
جبکہ اصل کتاب میں یہ لکھا تھا کہ : "گلوب زمین کے ماڈل میں یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ چاند زمین کے گِرد اپنا چکر 28 دنوں میں پورا کرتا ہے" جسے موصوف نے اپنی خانہ سازی سے بالکل ہی اُلٹ لکھ کر اِسے ہماری بابت جڑ دیا۔ جبکہ سوڈو سائنس میں یہی انڈا کٹر ینیٹ کیا جاتا ہے کہ چاند اپنے پورے قمری مہینے میں اپنا ایک پورا چکر فیزز کی شکل میں زمین کے گرد لگاتا ہے جبکہ عوام الناس کو کبھی بھی قمری دن کی بابت نہ تو بتایا جاتا ہے نہ ہی پڑھایا جاتا ہے جس کی بابت سوڈو سائنس کی تعریف اختصار کے ساتھ یہ ہے کہ : " چاند زمین کے گرد اپنا ایک چکر 24 گھنٹے 50 منٹ پر کر کے اپنے اُسی (مہینہ) فیز والے مقام پر واپس آتا ہے جہاں پر وہ پہلے تھا پھر روزانہ کی بنیاد پر زمین کے گرد چکر لگاتے ہوئے اپنے مدار کے فیز پر آگے آگے بڑھتا ہے جس سے پورا قمری مہینہ بنتا ہے" یہ تو تھی سوڈو سائنس کی بیان کردہ اِس بابت مدعے کا اختصار۔

اب ہم موصوف زیب نامہ کو بات لوٹاتے کہ یہ تو آپ کی سوڈو سائنس کا بیانیہ ہے کہ چاند اپنے زمین کے گرِد (فیزیز) چکر 28 دِنوں میں پورا کرتا ہے یہ جواب آپ نے دینا ہے ہم نے نہیں کہ چاند "29 تاریخ کو کہاں غائب ہو جاتا ہے؟" !۔

یہ ہی تو اصل مسلہ ہے کہ موصوف زیب نامہ نے بھان متی کی ہنڈیا کو چولہے پر چڑھا رکھا ہے اور جو جی میں آئے لکھتے رہے ہیں۔ جبکہ یہ بیانہ تو موصوف کی طرف کا تھا جسے موصوف نے بڑی خیانتداری سے ہماری طرف جڑ دیا۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " اور ان کے بقول سورج 24 گھنٹوں میں اگر چکر مکمل کرلیتا ہے تو چاند کا محور سست ہونے کی وجہ کیا ہے؟"

یہ تو وہی بات ہوئی کہ الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے ! یہ بیانیہ بھی موصوف کے ذہنی آقا سوڈو سائنس کا ہے جس کی دلیل یہ لنک ہے؛ یہ تو سوڈو سائنس کہتی ہے کہ چاند اپنا ایک قمری دن کا چکر زمین کے گرد اپنے اُسی فیز کے مقام پر آنے کے لیے 24 گھنٹے 50 منٹ میں اپنا سفر طے کرتا ہے۔ ویسے کمال ہے موصوف زیب نامہ کی خانہ سازی کے دجل وفریب کا کہ اپنی سوڈو سائنس کا گند ہم پر ڈال کر ہمیں ہی طعن و تشنیع کا نشانہ

بنانے کی ناکام کوشش کرتے لکھتے ہیں کہ : " چونکہ یہ سب باتیں تخیلاتی ہیں اور محض سائنس دشمنی کے باعث پھیلائی جاتی ہیں اسی خاطر فلیٹ ارتھرز کے پاس ان سوالات کا جواب نہیں ہے۔" جبکہ یہ ساری باتیں موصوف کے ذہنی آقا سوڈو سائنس کا بیانیہ ہے نہ کہ ہمارا اور جانے انجانے میں موصوف زیب نامہ اپنی سوڈو سائنس کی دشمنی میں ایسی یاہ واہی لکھ گئے ہیں۔ جسے قارئین نے اب تک پہچان لیا ہو گا۔ رہی بات ہم فلیٹ ارتھرز کے پاس جواب کی تو قارئین نے یہ بھی دیکھ لیا ہو گا کہ موصوف زیب نامہ کو نہ صرف مسکت اور مدلل جواب دیے جا رہے ہیں بلکہ موصوف زیب نامہ کے دجل وفریب کے بھی تار و پود بین دلائل کے ساتھ بکھیرے جا رہے ہیں۔

اصل کتاب میں واضح مدعا تھا کہ : " گلوب زمین کے ماڈل میں یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ چاند زمین کے گرد اپنا چکر 28 دنوں میں پورا کرتا ہے، لیکن یہ ہر انسان کو واضح نظر آتا ہے کہ چاند روزانہ کی بنیاد پر زمین پر اپنا چکر مکمل کرتا ہے ! ۔ چاند کا مدار سورج کی نسبت تھوڑا آہستہ ہے جو خطِ جدی سے خطِ سرطان تک اور Solstice سے Solstice تک زمین کے اوپر اپنا پورے کا پورا چکر 25 گھنٹوں میں پورا کرتا ہے۔" چاند زمین کے اوپر اپنے حقیقی مدار میں اپنا سفر 24 گھنٹے 50 منٹ میں طے کرتا ہے جسے ہم اوسط کے لیے 25 گھنٹے لے لیتے ہیں۔ یہی وہ حقیقی چاند کا ایک قمری دن ہے جس کو سوڈو سائنس کے اپنی فلکیات میں بدل کر کیا سے کیا بنا رکھا ہے۔ اور چاند کے ہیت بدلنے کی بابت وہ چکر 28 دنوں کا بنا کر پیش کرتی ہے۔ یہ مدعا اُس بابت تھا کہ کیوں عوام قمری دن کی بابت غور نہیں کرتے کہ چاند روزانہ کی بنیاد پر زمین کے اوپر اپنا ایک چکر پورا کرتا ہے۔ جس سے قمری مہینے بنتے ہیں اور رہی بات چاند کی شکلیں بدلنے کی بابت سورج اور زمین کی سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن کی تو وہ بھی سفید جھوٹ ہے جس کا بین رَدِ اِس ڈاکیومینٹری میں موجود ہے۔

اگر کوئی حقیقت میں چاند کا مشاہدہ کرے اور قمری مہینہ کی بابت تحقیق کرتے تو اُسے بہت کچھ ایسا ملے گا جو پہلے کبھی اُس کے مشاہدے میں نہیں ہو گا۔ اکثر لوگ فلیٹ ارتھ پر چاند کی بابت اور سورج کی بابت سوالات کرتے ملتے ہیں جنھوں کبھی خود سے آزادانہ تحقیق نہیں کی ہوتی اور سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن کی وجہ سے وہ سب حقیقتوں کے سامنے ہوتے ہوئے بھی انکار کر جاتے ہیں۔ اگر کوئی یہ جاننا چاہے کہ حقیقت میں فلیٹ ارتھ پر سورج اور چاند کیسے چلتے ہیں اور موسم کیسے بنتے ہیں تو یہ سب سے بہترین ڈاکیومینٹری ہے۔

فلیٹ ارتھ پر چاند کی حقیقی سمجھ ایسے بھی حاصل کی جا سکتی ہے ؛

ہم شمسی دن کو بطورِ مثال لے لیتے ہیں جو اوسطاً 24 گھنٹے کا ہوتا ہے۔ جبکہ حقیقت میں قمری دن ، وہ وقت جس میں چاند حقیقت میں زمین کے اوپر اپنے مدار میں ایک چکر پورا کرتا ہے ، وہ اوسطاً 25 گھنٹے کا ہوتا ہے۔

اگر ہم سمجھنے کے لیے شمسی کیلنڈر جو کہ سکہ رائج الوقت جارجین کیلنڈر کہلاتا ہے تو اُس کے 12 مہینوں کے لیے اوسطاً 30 دن ہر ماہ کے لیے ہوتے ہیں۔

اگر ہم اُس کی مدد سے 30 دنوں کے گھنٹے نکالنا چاہیں تو ہم 30 کو 24 سے ضرب دیں گے جس کا جواب 720 گھنٹے آتا ہے۔ یہ ہر جارجین کیلنڈر کے اوسطاً فی مہینہ گھنٹے 720 بنیں گے۔

اگر ہم قمری دن جو اوسطاً 25 گھنٹے کا ہوتا ہے ، 720 شمسی گھنٹے 25 قمری گھنٹے سے تقسیم کر دیں تو جواب 28.8 شمسی دن ملے گا۔

ہم چونکہ الحمد للہ مسلمان ہیں اور اسلام میں قمری مہینوں کی اہمیت بین ہے کیونکہ قرآن میں بھی چاند کی بابت یہی فرمانِ باری تعالیٰ ہے کہ ؛

سورۃ یونس : آیت 5؛ هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ الشَّمْسَ ضِيَاۗءً وَّالْقَمَرَ نُوْرًا وَّقَدَّرَهٗ مَنَازِلَ لِتَعْلَمُوْا عَدَدَ السِّنِيْنَ وَالْحِسَابَ ۭ مَا خَلَقَ اللّٰهُ ذٰلِكَ اِلَّا بِالْحَقِّ ۚ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ وہ اللہ تعالیٰ ایسا ہے جس نے آفتاب کو چمکتا ہوا بنایا اور چاند کو نورانی بنایا اور اس کے لئے منزلیں مقرر کیں تاکہ تم برسوں کی گنتی اور حساب معلوم کر لیا کرو اللہ تعالیٰ نے یہ چیزیں بے فائدہ نہیں پیدا کیں۔ وہ یہ دلائل ان کو صاف صاف بتلا رہا ہے جو دانش رکھتے ہیں۔

اِسی آیت کی تفسیر ابن کثیر ؛

اس کی کمال قدرت، اس کی عظیم سلطنت کی نشانی یہ چمکیلا آفتاب ہے اور یہ روشن ماہتاب ہے۔ یہ اور ہی فن ہے اور وہ اور ہی کمال ہے۔ اس میں بڑا ہی فرق ہے۔ سورج کی شعاعیں جگمگا دیں اور چاند کی شعاعیں خود منور رہیں۔ دن کو آفتاب کی سلطنت رہتی ہے، رات کو ماہتاب کی جگمگاہٹ رہتی ہے، ان کی منزلیں اس نے مقرر کر رکھی ہیں۔ چاند شروع میں چھوٹا ہوتا ہے۔ چمک کم ہوتی ہے۔ رفتہ رفتہ بڑھتا ہے اور روشن بھی ہوتا ہے پھر اپنے کمال کو پہنچ کر گھٹنا شروع ہوتا ہے واپس اگلی حالت پر آ جاتا ہے۔ ہر مہینے میں اس کا یہ ایک دور ختم ہوتا ہے نہ سورج چاند کو پکڑ لے، نہ چاند سورج کی راہ روکے، نہ دن رات پر سبقت کرے نہ رات دن سے آگے بڑھے۔ ہر ایک اپنی اپنی جگہ پابندی سے چل پھر رہا ہے۔ دور ختم کر رہا ہے۔ دِنوں کی اور پہروں کی گنتی سورج کی چال پر اور مہینوں کے دِنوں کی گنتی چاند پر ہے۔ یہ مخلوق عبث نہیں بلکہ بحکمت ہے۔ زمین و آسمان اور ان کے درمیان کی چیزیں باطل پیدا شدہ نہیں۔ یہ خیال تو کافروں کا ہے۔ جن کا ٹھکانا دوزخ ہے۔ تم یہ نہ سمجھنا کہ ہم نے تمہیں یونہی پیدا کر دیا ہے اور اب تم ہمارے قبضے سے باہر ہو۔ یاد رکھو میں اللہ ہوں، میں مالک ہوں، میں حق ہوں، میرے سوا کسی کی کچھ چلتی نہیں۔ عرش کریم بھی منجملہ مخلوق کے میری ادنی مخلوق ہے۔ حجتیں اور دلیلیں ہم کھول کھول کر بیان فرما رہے ہیں کہ اہل علم لوگ سمجھ لیں۔ رات دن کے رد و بدل میں، ان کے برابر جانے آنے میں رات پر دن کا آنا، دن پر رات کا چھا جانا، ایک دوسرے کے پیچھے برابر لگاتار آنا جانا اور زمین و آسمان کا پیدا ہونا اور ان کی مخلوق کا رچایا جانا یہ سب عظمت رب کی بولتی ہوئی نشانیاں ہیں۔ ان سے منہ پھیر لینا کوئی عقلمندی کی دلیل نہیں یہ نشانات بھی جنہیں فائدہ نہ دیں انہیں ایمان کیسے نصیب ہوگا؟ تم اپنے آگے پیچھے اوپر نیچے بہت سی چیزیں دیکھ سکتے ہو۔ عقلمندوں کے لیے یہ بڑی بڑی نشانیاں ہیں۔ کہ وہ سوچ سمجھ کر اللہ کے عذابوں سے بچ سکیں اور اس کی رحمت حاصل کر سکیں۔ الخ

قارئین نے دیکھ لیا ہوگا کہ اللہ تعالیٰ نے چاند کا کام ہی یہ لگایا ہے کہ اُس کے گھٹنے بڑھنے کے ایک پورے سائکل سے ہم مہینوں اور برسوں کا حساب کر سکیں تبھی اسلام میں ہجری کیلنڈر پوری دُنیا میں سب سے بہترین اور بنا کسی کبیسہ کے بالکل درست مانا جاتا ہے۔ کبیسہ کا مطلب ٹانکہ لگانا ہوتا ہے جو عموماً پوری دُنیا میں رائج شمسی کیلنڈروں میں بطور دنوں کے ہیر پھیر کے لگایا جاتا ہے اِس بابت ہمارے زیرِ تحریر کتاب میں مفصل باب موجود ہوگا!۔ ان شاء اللہ!

چاند کا اصل کام ہی ہم انسانوں کو مہینوں اور سالوں کی بابت حساب کتاب میں مدد دینا تھا جسے موجود دور میں عام طور پر کم ہی لوگ جانتے اور اِس بابت علم رکھتے ہیں اِسی وجہ سے ہم نے مطلوبہ آیت مبارکہ اور اُس کی تفسیر ابن کثیر اِس مقام پر نقل کر دی ہے تاکہ بات واضح طور پر ہمارے

قارئین کے علم میں آجائے۔ جب ہم اپنے ابھی گذرے حساب کتاب سے یہ جان چکے کہ قمری مہینہ شمسی مہینہ سے اوسطاً چھوٹا ہوتا ہے اور شمسی دنوں کے 28.8 دن کے برابر ہوتا ہے اور اُس کی وجہ یہی ہے کہ چاند سورج کی نسبت زمین کے اوپر اپنے مقررہ مدار میں آہستہ چلتا ہے اور جو مدار سورج 24 گھنٹے میں پورا کر کے اپنا ایک دن مکمل کرتا ہے وہی چاند اپنے قمری دن کو 25 شمسی گھنٹے میں پورا کرتے ہوئے 28.8 شمسی دن بعد دوبارہ بطور نیا چاند نظر آجاتا ہے۔

جس کی بابت ہی فرمانِ رسول اللہ ﷺ ہے کہ ؛

صحیح مسلم : جلد دوم : حدیث نمبر 20 حدیث متواتر ؛

یحییٰ بن یحییٰ، ابراہیم بن سعد، ابن شہاب، سعید بن مسیب، حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جب تم چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تو افطار (عید) کرو اگر مطلع ابر آلود ہو تو تم تیس دنوں کے روزے رکھو۔

اِسی متن کی کئی احادیث ہمیں ذخیرہ احادیث میں ملتی ہیں جو شاہد ہیں کہ آج سے 1439 سال پہلے ہی رسول اللہ ﷺ نے اپنے اُمّی ہونے کے باوجود وحیِ الہی کی روشنی میں بالکل ٹھیک ٹھیک بتا دیا تھا کہ چاند 29 کو دیکھو اگر بادل ہوں تو 30 دن پورے کر لو !۔ یہ رسول اللہ ﷺ کے سچا نبی ہونے ایک اور بین دلیل ہے۔ کہ بنا کسی حساب کتاب کے آپ ﷺ نے اپنی امت کو وہ بات بتا دی جو اب جا کر ہم انسان اِس جدید دور میں تحقیق اور حساب کتاب کے بعد جان پائے ہیں تبھی دنیا کے تمام کیلنڈروں میں سے قمری کلینڈر سب سے مستند مانا جاتا ہے اور تمام قمری کلینڈروں میں سے ہجری کلینڈر سب سے مستند مانا جاتا ہے۔ اُس کی وجہ صرف یہی ہے کہ چاند کا زمین کے اوپر حقیقتاً اپنا ایک مخصوص مدار ہے جس میں وہ اپنی مخصوص رفتار سے بحکم باری تعالیٰ چلتا ہے۔ یہ بات نہ تو کوئی سوڈو سائنس کا ماننے والا مانے گا اور نہ ہی کوئی سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن سے متاثر ہو کر اپنی عقل کو بند کر لینے والا کہ چاند اور سورج بین طور پر اپنے اپنے مداروں میں زمین کے اوپر متحرک ہیں اور زمین ساکن ہے !۔ حجت کے لیے سارا متعلقہ کلام اپنے قارئین کی نظر کر دیا ہے اگر کوئی تشنگی رہ جائے تو ہماری زیرِ تحریر کتاب میں اُسے بھی مزید دور کرنے کی پوری ایمانداری سے کوشش کی جائے گی !۔

اب لازمی طور پر موصوف زیب نامہ اور قارئین جان گئے ہوں گے کہ ہمارے پاس جواب ہے صرف اُس کے لیے جو دیکھنا اور سننا چاہے !۔ موصوف زیب نامہ کی طرح نہیں کہ اپنی ذات میں ہی رہیں اور جو اُن کی سوڈو سائنس کے خلاف بین دلیل بھی لائے اُسے بھی طعن و تشنیع کا نشانہ بنا ڈالیں !۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 147: چونکہ چاند اور سورج ایک جیسے سائز کے حامل ہیں، اور آلہ سُدس کے ذریعے ہم ثابت کر سکتے ہیں کہ چاند اور سورج ایک ہی سائز کے ہیں اور زمین سے ایک ہی فاصلے پر واقع ہیں للذا سائنسدانوں کی جھوٹی باتوں کو ماننا اپنے آپ کو دھوکا دینے کے مترادف ہے۔)

یہ تھا موصوف زیب نامہ کا خانہ ساز اعتراض جبکہ اصل کتاب میں ایک اور بین ثبوت لکھا ہے؛

"ثبوت نمبر 147: سورج کا سائز؛ گلوب زمین کے ماڈل میں یہ دعوی کیا جاتا ہے کہ سورج چاند کی نسبت عین 400 گُنا بڑا ہے اور زمین سے چاند کی نسبت 400 گُنا ہی دوری پر ہے، اسی وجہ سے مبینہ طور پر سورج اور چاند زمین سے ایک ہی سائز کے دکھائی دیتے ہیں۔ ایک بار پھر یہاں پر گلوب زمین کے دعویدار ہم سب کو اِسے ایک مبینہ اتفاق کے طور پر سمجھنے کو کہتے ہیں جس کی قدرتی ساخت کو وہ وضاحت سے بیان کرنے سے قاصر ہیں۔ سورج اور چاند آسمان میں ایک جیسی جگہ گھیرے نظر آتے ہیں اور اِس بات کو آلہ سُدس سے پیمائش کر کے ثابت بھی کیا جا سکتا ہے کہ دونوں اپنے سائز کے حساب سے اور زمین سے فاصلہ کے حساب سے ایک ہی دوری پر واقع ہیں، تو لہٰذا اس کے علاوہ کسی بھی دعوی کو ماننا اپنی نظر کو، مشاہدات کو، تجربات کو اور اپنی کامن سینس کو دھوکا دینا ہے"

یہ تھا اصل کتاب کا متن جس میں قارئین کو آلہ سُدس کی مدد سے پیمائش کرنے کی دعوت دی گئی تھی۔ جبکہ موصوف زیب نامہ نے اپنے اِس خانہ ساز اعتراض کا جواب بھی خوب مضحکہ خیزی سے یہ تحریر فرمایا؛

☆(جواب: آلہ سُدس (sextant) کے ذریعے ہم قطعاً کسی چیز کے اصل سائز کا پتہ نہیں لگا سکتے، اس کے علاوہ اس آلے کے ذریعے دُوری کو ماپنے کے لئے بھی ہمیں ٹھیک figures چاہیے ہونگی جس کو فلیٹ ارتھرز جھوٹ کہہ کر یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں۔ اگر کوئی شخص مینار پاکستان سے دُور کھڑے ہو کر تصویر کھنچوائے اور دعویٰ کرے کہ اس کا قد مینار پاکستان کے برابر ہے تو یہ ایک لطیفے کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔)

الجواب: قارئین آپ نے دیکھا کیسے موصوف نے دوبارہ سے اہم سائنسی آلات کی بابت اپنی مجرمانہ لاعلمی کا مظاہرہ فرمایا؟۔ موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " آلہ سُدس (sextant) کے ذریعے ہم قطعاً کسی چیز کے اصل سائز کا پتہ نہیں لگا سکتے،" موصوف کا سفید اور مجرمانہ جھوٹ ہے۔ جبکہ حقیقت میں آلہ سُدس ایک ایسا آلہ ہے جس سے کسی بھی شے کے آسمان پر زاویے کو باآسانی حاصل کر کے اُسے جیومیٹریکل حساب کتاب کی مدد سے نہ صرف محل وقوع بلکہ اُسی آبجیکٹ کا سائز بھی نکالا جا سکتا ہے۔ جس کی ایک جدید شکل قارئین آٹو کیڈ کی گذری ہماری پیش کردہ ڈاکٹر زیک کی بہترین ڈاکیومینٹری میں دیکھ چکے ہیں۔

فرق صرف اتنا تھا کہ ڈاکٹر زیک نے وہ سارا کام Suncalc اور آٹو کیڈ کی مدد سے کیا تھا جبکہ اگر یہی کام مینول کیا جاتا تو اِسے آلہ سُدس اور بنیادی جیومیٹری کی مدد سے کیا جانا تھا۔ اگر موصوف زیب نامہ کا اِس بابت علم ہی محدود تھا تو وہ کچھ اور لکھ سکتے تھے مگر چونکہ موصوف کو اپنے خبثِ باطن پر پورا بھروسہ تھا کہ کسی نے میرے فریب نامہ کی تصدیق نہیں کرنی تبھی موصوف نے جی بھر کر جھوٹ بولا اور حقائق کو توڑ مڑوڑ کر صرف فلیٹ ارتھ کے اہم سائنسی موضوع کے خلاف اپنی نفرت کا زہر لکھتے رہے!۔ تبھی موصوف نے یہ لکھا کہ: " اس کے علاوہ اس آلے کے ذریعے دُوری کو ماپنے کے لئے بھی ہمیں ٹھیک figures چاہیے ہونگی جس کو فلیٹ ارتھرز جھوٹ کہہ کر یکسر نظر انداز کر دیتے ہیں۔" یہی تو

موصوف زیب نامہ کا اصل مسلہ ہے کہ وہ صرف الزام لگانا جانتے ہیں دلیل تو سِرے سے اُن کے پاس نہیں تھی تبھی وہ اپنی سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن میں اندھے ہو کر رات کو سفید اور دن کو سیاہ کہنے کے مصداق لکھ گئے کہ: "اگر کوئی شخص مینار پاکستان سے دُور کھڑے ہو کر تصویر کھنچوائے اور دعویٰ کرے کہ اس کا قد مینار پاکستان کے برابر ہے تو یہ ایک لطیفے کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔" جبکہ موصوف کا یہی کلام بذاتِ خود ایک احمقانہ لطیفے سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہے جس کی عملی رکاکت کو قارئین دیکھ رہے ہیں۔ ہم دوبارہ درخواست کرتے ہیں کہ قارئین موصوف فریب نامہ کے اِس مقام پر لکھے اعتراض سے لے کر ہمارے الجواب کے آخری نقطے تک پورا کلام پڑھ لیں اور دیکھیں کے کس نے کس پر جھوٹ باندھا؟ کس نے کس کے خلاف عملی و علمی خیانت کی؟ اور کس نے اپنے قارئین کے ساتھ بین دھوکہ دہی جیسے قبیح فعل کا ارتکاب کیا؟۔ ہم یہ فیصلہ اپنے معزز قارئین کی نظر کرتے ہوئے اپنے علمی تعاقب میں آگے بڑھتے ہیں۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 148: ڈاکٹر روبو تھم اپنی فلیٹ ارتھ کے حق میں لکھی گئی کتاب کے ایک صفحے پر لکھتے ہیں کہ "یہ دیکھا گیا ہے کہ ستارے سورج سے 4 منٹ پہلے آسمان پر نکل آتے ہیں ایسے تو 30 دنوں بعد ستاروں کو سورج سے 120 منٹ پہلے نکل آنا چاہیے اور ہر ایک سال بعد 24 گھنٹے پہلے نکل آنا چاہیے۔ یہ ایک ایسی دلیل ہے جسے ہم براہ راست دیکھ کر فلیٹ ارتھ ثابت کر سکتے ہیں")

ہم قارئین سے اِس مقام پر دوبارہ گذارش کرتے ہیں کہ اصل کتاب میں لکھے ایک اور اہم مشاہدے کا بغور مطالعہ فرمائیں تاکہ آپ کو ایک اور بین ثبوت مل سکے کہ زمین ساکن اور آسمان و ستارے حالت گردش میں کیسے اور کیونکر ہیں اور مزید یہ کہ اصل کتاب کے متن سے موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کا بھی موازنہ فرمائیں کہ کیسے موصوف نے اصل کتاب کے متن کو اپنی خیانتداری کے لیے استعمال کرنے کی ایک اور ناکام کوشش کی ہے؛

"ثبوت نمبر 148: ستاروں کی چال؛Dr. Samuel Rowbotham اپنی کتاب Earth not a Globe میں لکھتے ہیں کہ؛" مشاہدات سے یہ بات پتہ چلی ہے کہ ستارے سورج کی نسبت اسٹینڈرڈ وقت سے 4 منٹ پہلے ہی اپنی جگہ پر ہر 24 گھنٹے بعد پہنچ جاتے ہیں اگر سورج کے اوقات کو بطور بنیاد بنا کر دیکھا جائے۔ اس حساب سے ہر 30 دن بعد 120 منٹ بنتے ہیں، اور ہر ایک سال بعد 24 گھنٹے بنتے ہیں۔ اسی وجہ سے سورج کے وقت کے لحاظ سے تمام کنسٹالیشنس سورج سے آگے جاتی نظر آتی ہیں۔ یہ ایک ایسی دلیل ہے جو کوئی بھی دیکھنے والا قدرتی طور پر ہوتے دیکھتا ہے، لیکن زمین کی کرُوی گردش کی تھیوری اور اپنے محور اور مدار کی تھیوری کی اِس مشاہدے کے آگے کوئی حیثیت نہیں ہے۔ واضح نظر آنے والا سچ جھٹلایا جاتا ہے کیونکہ یہ تھیوری آڑے آتی ہے، اس تھیوری کے پیروکاروں کو اس کو سمجھنے سے روکتی ہے۔"

یہ تو تھا اصل کتاب میں لکھا ایک بین مشاہدہ جس کو پڑھ کر کوئی بھی باآسانی آزما سکتا ہے اور جس کو پڑھ کر کوئی بھی زمین کے ساکن ہونے کی بابت ایک اور بین دلیل حاصل کر سکتا ہے۔ جبکہ موصوف زیب نامہ نے اپنی حسبِ عادت بدترین خانہ سازی کا مظاہرہ اپنے اعتراض میں کیا اور اُس سے بھی بڑا مذاق اپنے قارئین کے ساتھ یہ جواب لکھ کر کیا؛

☆(جواب: اس نقطے پر اعتراض نمبر 112 کے جواب میں بہت تفصیل سے بات ہو چکی ہے۔)

الجواب: قارئینِ گرامی قدر، موصوف زیب نامہ اپنے اُسی مضحکہ خیز جواب کی بات کر رہے ہیں جہاں پر موصوف نے سوال گندم جواب چنا کے مصادق احمقانہ جواب لکھ رکھا تھا اور جس کا ہم نے اُس مقام پر بین دلائل کے ساتھ علمی تعاقب کر کے اپنے معزز قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔ ہم موصوف زیب نامہ کی طرح ہر گز نہیں ہیں کہ اپنے قارئین کو کسی قسم کی تکلیف میں ڈالیں بلکہ ہم وہی سارے کا سارا متن اِس مقام پر بھی اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کئے دیتے ہیں تا کہ موصوف کی ایک کی بجائے دو خانہ سازیاں ایک ہی مقام پر قارئین کو دیکھنے کو ملیں اور موصوف کے جھوٹوں کا پردہ فاش ہو سکے !۔

ہمارے علمی تعاقب کی قسط 7 سے پوری عبارت حاضر ہے؛

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض112: ہر 15 ڈگری کے بعد ایک گھنٹے کا فرق رکھا جاتا ہے جسے ہم time zone کہتے ہیں، اگر زمین واقعی سورج کے گرد گھوم رہی ہوتی تو 6 ماہ بعد جب زمین سورج کے دوسری طرف پہنچتی تو پوری دنیا کو اپنی گھڑیاں 12 گھنٹے پیچھے کرنی پڑتیں پر ایسا نہیں ہوتا دن رات کا فرق سمجھ نہ آتا ، اس سے واضح ہوتا ہے کہ سورج زمین کے گرد گھوم رہا ہے۔)

قارئین گرامی قدر، آپ موصوف زیب نامہ کی ایک اور خانہ سازی سے اصل مدعے کو بدلنے کی بین دلیل کے طور پر اصل کتاب کے متن سے موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کا تقابلہ کر کے دیکھیں؛

"ثبوت نمبر 112: سورج جیسے ہی ہر 15 ڈگری کی انتہاءوں کے اوپر سے گذرتا ہے تو اُسی سے ٹائم زون بنتے ہیں، ایسا ایک دن میں 24 بار اور لگاتار زمین پر ہوتا رہتا ہے۔ اگر ٹائم زون بیان کی گئی وجہ کی بجائے گلوب زمین کی لگاتار سورج کے گردِ گردش کی وجہ سے بنتے ہوتے، تو ہر 6 ماہ بعد جب زمین سورج کا چکر لگاتے ہوئے سورج کے مخالف سمت پہنچتی تو زمین کی تمام گھڑیوں کو 12 گھنٹے تک پیچھے کرنا پڑتا اِس وجہ سے دن رات بن جاتی تھی اور رات دن بن جانا تھا۔"

قارئین غور سے ثبوت نمبر 112 اور موصوف کے خانہ ساز اعتراض 112 کا تقابلہ کر کے دیکھیں کیونکہ موصوف نے جو اپنے اِس خانہ ساز اعتراض کا جواب لکھا ہے وہ کچھ اسطرح ہے؛

☆(جواب: یہ سچ ہے کہ زمین اپنا چکر 23 گھنٹے 56 منٹ میں مکمل کرلیتی ہے، اس کا مطلب ہے کہ ہمیں آسمان پر جو ستارہ جس پوزیشن پر آج شام 7 بجے نظر آرہا وہ ٹھیک 23 گھنٹے 56 منٹ بعد (یعنی اگلے دن 6 بج کر 56 منٹ پر) ہمیں اسی پوزیشن پر نظر آئے گا ، لیکن اب یہاں 2 باتیں سمجھنے والی ہیں پہلی یہ کہ ہماری زمین اپنے axis پر گھومنے کے ساتھ ساتھ سورج کے گرد بھی چکر لگا رہی ہے دوسری یہ کہ ہم وقت کو اپنے سورج کے مطابق set کرتے ہیں سو ہماری زمین جب 23 گھنٹے 56 منٹ بعد اپنے axis پر چکر مکمل کرلیتی ہے تو سورج کے گرد گھومنے کی وجہ سے ،زمین کو سورج کے مطابق چکر مکمل کرنے میں 4 منٹ مزید لگتے ہیں، اس کو آپ ایسے سمجھیں کہ اگر صبح 7 بجے اسلام آباد

والا حصہ سورج کے سامنے آیا تو اگلے دن 6 بج کر 56 منٹ پر نہیں بلکہ عین 7 بجے ہی اسلام آباد والا حصہ سورج کے سامنے آئے گا یہ 4 منٹ کا اضافہ زمین کا سورج کے گرد چکر لگانے کی وجہ سے ہے۔جس کی وجہ سے ہم دن کو 24 گھنٹے کا شمار کرتے ہیں۔ہم ہر دن 4 منٹ اضافی جمع کرتے رہتے ہیں سو 6 ماہ (یعنی 182 دن) بعد یہ 728 منٹ بن جاتے ہیں جس کامطلب 12 گھنٹے ہوتا ہے۔اس وجہ سے ہمیں اپنی گھڑیاں 12 گھنٹے پیچھے نہیں کرنی پڑتیں ، لٰہذا فلیٹ ارتھرز کا یہ اعتراض بے جا ہے۔)

الجواب: دیکھا قارئین موصوف کیسے ایک آسان سی بات جو کلی طور پر گلوب کے دھوکے کو کھول رہی تھی اُس بدل کے اپنے مطابق بناگئے اور پھر اُس پر اپنی سوڈو سائنس کی ادھوری منطق لکھ گئے۔ ہم موصوف کے اِس مقام پر لکھے دجل وفریب کو بھی اُس کے منطقی انجام تک پہنچاتے ہیں اور کھل کر موصوف کا علمی تعاقب کرتے ہیں؛

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: "یہ سچ ہے کہ زمین اپنا چکر 23گھنٹے 56 منٹ میں مکمل کرلیتی ہے، اس کا مطلب ہے کہ ہمیں آسمان پر جو ستارہ جس پوزیشن پر آج شام 7 بجے نظر آرہا وہ ٹھیک 23 گھنٹے 56 منٹ بعد (یعنی اگلے دن 6 بج کر 56 منٹ پر) ہمیں اسی پوزیشن پر نظر آئے گا ، لیکن اب یہاں 2 باتیں سمجھنے والی ہیں پہلی یہ کہ ہماری زمین اپنے axis پر گھومنے کے ساتھ ساتھ سورج کے گرد بھی چکر لگا رہی ہے دوسری یہ کہ ہم وقت کو اپنے سورج کے مطابق set کرتے ہیں سو ہماری زمین جب 23 گھنٹے 56 منٹ بعد اپنے axis پر چکر مکمل کرلیتی ہے تو سورج کے گرد گھومنے کی وجہ سے ،زمین کو سورج کے مطابق چکر مکمل کرنے میں 4 منٹ مزید لگتے ہیں،" موصوف نے دوبارہ سے بھان متی کی ہنڈیا کے تنجن کو اپنے قارئینِ زیب نامہ کی توجہ صرف اُن کی اصل مدعے سے ہٹانے کی غرض سے لکھا ہے۔

مدعا یہ تھا کہ اگر زمین گلوب ہے تو وہ گلوب ماڈل میں زمین کی ایک حرکت شرقاً غرباً ہے جس سے مبینہ طور پر زمین پر رات اور دن بنتے ہیں جو کہ سفید جھوٹ ہے!۔ دوسرا مدعا یہ تھا کہ زمین اپنے محور پر گھومنے کے ساتھ ساتھ سورج کے گرد بھی 65،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اپنے مدار میں آگے بڑھتی جارہی ہے۔ اصل کتاب کے متن میں یہی مدعا تھا کہ اگر ایسا ہو رہا ہے تو: " ہر 6 ماہ بعد جب زمین سورج کا چکر لگاتے ہوئے سورج کے مخالف سمت پہنچتی تو زمین کی تمام گھڑیوں کو 12 گھنٹے تک پیچھے کرنا پڑتا اِس وجہ سے دن رات بن جاتی تھی اور رات دن بن جانا تھا۔ " کیونکہ زمین تو اپنی دوہری حرکت میں ہے اور جب وہ 6 ماہ بعد اپنے موجودہ مقام کے مخالف سمت میں پہنچتی تو موصوف کے بیان کردہ: " اسلام آباد والا حصہ سورج کے سامنے آیا " تو 6 ماہ بعد کسی صورت یہی: " اسلام آباد والا حصہ سورج کے سامنے " ہر گز نہیں آسکتا ہے۔

آزمالیں گلوب ماڈل کے عین مطابق زمین اگر اپنی مذکورہ دوہری حرکات کر رہی ہے (جو کہ سفید جھوٹ ہے) تو کسی صورت میں اگر 6 ماہ پہلے: " : " اسلام آباد والا حصہ سورج کے سامنے آیا " تھا کو کسی صورت 6 ماہ بعد وہی حصہ سورج کے سامنے ہر گز نہیں ہو گا بلکہ اُس کا مبینہ گلوب کا اینٹی پوڈ امریکہ سورج کے سامنے ہو گا یہی وہ اصل مدعا تھا جو اصل کتاب کے ثبوت نمبر 112 میں ذکر ہوتا تھا مگر موصوف زیب نامہ نے اُسے بدل کر کیا سے کیا بناڈالا اور پھر اپنی سوڈو سائنس کی احمقانہ منطق لکھنے بیٹھ گئے۔

موصوف زیب نامہ نے ایسا ہی کیا جیسے کسی کو کہا جائے کے ایک کلو دودھ لے کر آؤ اور وہ دودھ کی بجائے ایک کلو دہی لے آئے۔ جب سوال میں 2 + 2 پوچھا گیا تھا تو جواب 2 + 2 کی بجائے 3 + 3 لکھنا اور اُس پر دلائل دینا کہاں کی عقلمندی ہے؟ یہی وہ اصل مسلہ ہے جس کی وجہ سے موصوف زیب نامہ لگاتار حماقت در حماقت کیے جا رہے ہیں۔ بجائے اِس کے کہ فریقِ مخالف کے لکھے 2 + 2 کا جواب دیتے خود سے 3 + 3 لکھ کر اُس کا جواب دینے بیٹھ گئے۔

اب اِس مقام پر موصوف کا خانہ ساز احمقانہ جواب موصوف زیب نامہ کو ہی لوٹایا جاتا ہے کہ: " لہٰذا موصوف زیب نامہ کا یہ اعتراض بے جا ہے۔" اور اُس پر یہ جواب جو نہ تو مانگا گیا تھا اور نہ ہی مدعا تھا نہ ہی بحث تھی اُس کو لکھنے بیٹھ گئے اور اپنے طور پر سمجھ بیٹھے کہ میں نے رَد کر دیا؟۔ ہم قارئین سے دوبارہ درخواست کرتے ہیں کہ ہمارے علمی تعاقب کے اِس مقام پر موصوف کے خانہ ساز اعتراض نمبر 112 ، اصل کتاب کے ثبوت نمبر 112 ، پھر موصوف کے احمقانہ جواب اور پھر ہمارے الجواب کی شکل میں اُس پر جرح و تعدیل کو دوبارہ سے بطور تقابلہ لازمی پڑھیں۔

قسط 7 کی عبارت کا اختتام ہوا!۔

قارئین نے بغور مطالعہ کر کے ساری بات کو سمجھ لیا ہو گا کہ کیسے موصوف زیب نامہ نے اپنی محدود انڈا اکٹرپنیٹیشن اور اپنے دجل و فریب کا ایک منجن بنا کر اپنے فریب نامہ کی زینت بنا رکھا تھا جسے کا ہم نے پوری طرح سے پول اُسی مقام پر کھول دیا تھا۔ ہم قارئین سے دوبارہ گذارش کرتے ہیں کہ اصل کتاب کے ثبوت نمبر 148 میں لکھے مشاہدے کو آپ اپنے طور پر ضرور آزما کر دیکھیں!۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 149: اگر بیگ بینگ کے باعث دیگر کہکشائیں ہم سے دُور جا رہی ہیں تو پھر ہزاروں سال سے آسمان پر وہی ستارے کیوں نظر آ رہے ہیں؟)

قارئین موصوف زیب نامہ کی خانہ سازی کو اصل کتاب میں لکھے ایک اور اہم ثبوت کے تقابلی مطالعہ سے دیکھ سکتے ہیں؛

" ثبوت نمبر 149: کنسٹالینشنس اپنی جگہ پر جامد ہیں؛ ہزاروں سالوں کے گذرنے کے باوجود ہم کنسٹالیشنس کو بنا کسی تبدیلی کے اور اپنی ہیت میں تبدیلی کے اپنی جگہ پر موجود دیکھتے ہیں۔ اگر زمین واقعی ایک گھومتا گلوب ہی ہوتا تو اپنے سے بڑے سورج کے گرد گھومنے اور سورج کے اپنے سے بڑی کہکشاں میں بھاگے جانے جو کہ ناسا کے دعوی کے مطابق بگ بینگ کی وجہ سے، یہ ہر صورت ناممکن تھا یہ سب کنسٹالیشنس اپنی جگہ ہر جامد نظر آتیں۔ اُن کے ماڈل کی بنیاد پر، ہم سب کو ہر رات ایک الگ ہی آسمان نظر آنا چاہیے اور ہمیں کسی بھی رات کو کبھی بھی دوبارہ ستاروں کے مجموعے اور دوبارہ وہی کنسٹالینشنس کبھی نظر نہیں آنی چاہیے۔"

یہ تھا اصل کتاب کا متن جس میں ایک اور بین مشاہدہ بطور ثبوت لکھا ہے۔ موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کا ایک اور مضحکہ خیز سوڈو سائنس سے بھرپور جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: ہم آسمان پر روزانہ تقریباً 5 ہزار ستارے دیکھتے ہیں اور یہ تمام کے تمام ستارے ہماری کہکشاں ملکی وے کے اُس حصے (spiral arm) کے ستارے ہیں جہاں ہمارا سورج موجود ہے۔ ہماری کہکشاں میں تقریباً 200 سے 400 ارب ستارے موجود ہیں، ہمارا سورج ان تمام ستاروں کے ساتھ مل کر ایک بلیک ہول کے گرد گھوم رہا ہے لہٰذا چونکہ نظر آنے والے تمام ستارے ہمارے "آبائی علاقے" کے ہیں جس کے باعث آسمان میں ہمیں کوئی بڑی تبدیلی نظر نہیں آتی مگر ہزاروں سال بعد معمولی تبدیلی ضرور دِکھائی دیتی ہے بہر حال اگر بہت طاقتور ٹیلی سکوپ کے ذریعے ہم اپنی کہکشاں کے باہر ستارے دیکھیں گے تو وہ ہمیں کچھ سال بعد اپنی جگہ تبدیل کرتے دِکھائی دیں گے مگر عام آنکھ سے ہم اپنی کہکشاں سے باہر ستارے نہیں دیکھ سکتے۔ اس کے علاوہ موجودہ دور میں نجم السھم نامی ایک ستارہ دیکھا گیا ہے جو ہماری کہکشاں کا ہے، اسے کچھ سالوں میں اپنی جگہ تبدیل کرتے دیکھا گیا ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " ہم آسمان پر روزانہ تقریباً 5 ہزار ستارے دیکھتے ہیں اور یہ تمام کے تمام ستارے ہماری کہکشاں ملکی وے کے اُس حصے (spiral arm) کے ستارے ہیں جہاں ہمارا سورج موجود ہے۔ "کیا کمال کی بات لکھی ہے ویسے یہ کونسے آسمان کا ذکر ہے جو ہم اتنے ستارے دیکھتے ہیں کہ موصوف زیب نامہ نے گنتی بھی بتا دی؟ یہی تو وہ سوڈو سائنس کے جھوٹ ہے جو سائنس کے نام پر بڑے وثوق سے پھیلائے جاتے ہیں اور جب ہم اُن پر کوئی بھی اعتراض کرتے ہیں تو فوراً ہمیں سائنس دشمن کے لقب سے ملقب فرما دیا جاتا ہے۔ جبکہ حقیقت میں آسمان پورے کا پورا ستاروں سے بھرا ہوتا ہے جس کا مشاہدہ کوئی بھی کسی بہترین اور پر فضاء مقام پر کر سکتا ہے جیسے ہم قارئین کو اپنی خود کی بنائی وہی ہنزہ کی اپریل 2017 کی تصویر دوبارہ دکھانا چاہیں گے اور موصوف زیب نامہ اور اُن کے حواریوں سے التماس کریں گے کہ صرف اِس ایک تصویر میں ستارے گن کر بتائے جائیں کہ کتنے ہیں؟؛

مزید ہم پوری البم کا لنک اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں تا کہ قارئین دیکھ سکیں کہ کسی ایسے پر فضاء مقام پر رات کے وقت ستاروں کا کیسا خوبصورت منظر دیکھنے کو ملتا ہے۔ لنک حاضر ہے؛

5 ہزار ستارے گن کر دینا اب سے موصوف زیب نامہ پر ادھار ہے ! ۔ موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ : " اور یہ تمام کے تمام ستارے ہماری کہکشاں ملکی وے کے اُس حصے (spiral arm) کے ستارے ہیں جہاں ہمارا سورج موجود ہے۔ " اِس پر ہمارا وہی معصومانہ سوال ہے کہ یہ سب کس نے ؟ کیسے ؟ کب ؟ اور کسطرح دیکھ لیا کہ یہ سب ایسا ہی ہے ؟ ۔ کیا یہ سوڈو سائنس کے وہ فلکیاتی افسانے نہیں ہیں جو ہر روز کسی نہ کسی ٹی وی یا ویب چینل پر ڈاکیومنٹریز کی شکل میں دکھائے جاتے ہیں ؟ ۔ اگر یقین نہ آئے تو ہمارے کہنے پر نیل ڈگئیرس ٹائی سن کی نیشنل جغرافک چینل پر چل چکی Cosmos کی پوری سیریز جسے ہم اُسی دور میں ایکسکلوسیو دیکھ چکے ہیں، قارئین بھی دیکھ لیں اور پھر موصوف زیب نامہ کے ایسے جوابات کو پڑھ لیں۔ صرف سوڈو فلکیات کی بابت اُس جیسی ڈاکیومنٹریز میں بیان کردہ افسانے ہیں جن کا حقیقت سے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں ہے۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ : " ہماری کہکشاں میں تقریباً 200 سے 400 ارب ستارے موجود ہیں، " یہ بھی ایک افسانے سے زیادہ نہیں ہے کیونکہ پھر ہمارا وہی معصومانہ سوال کے یہ کس نے ؟ کیسے ؟ کب ؟ اور کسطرح گنے ہیں ؟ اگر کوئی جواب ہو تو ہمیں ضرور مطلع فرمائیں مگر جواب دلیل کے ساتھ ہو جسے ہم بھی کر کے دیکھ سکیں ! ۔ یہی اصل سائنس ہے کہ کوئی بھی کر کے تصدیق کر سکتا ہے اگر پورا پراسیس موجود ہو اور اصل سائنس کے قوانین کے مطابق ہو ! ۔

موصوف کا فرمانا کہ : " ہمارا سورج ان تمام ستاروں کے ساتھ مل کر ایک بلیک ہول کے گرد گھوم رہا ہے لہٰذا چونکہ نظر آنے والے تمام ستارے ہمارے "آبائی علاقے" کے ہیں جس کے باعث آسمان میں ہمیں کوئی بڑی تبدیلی نظر نہیں آتی " یہ آبائی علاقے کس نے دیکھ رکھا ہے اور کیسے

دیکھ رکھا ہے اور کب دیکھا تھا؟۔ بلیک ہول کو کس نے، کب اور کیسے دیکھا تھا؟۔اِس بابت کوئی بھی ٹھوس دلیل ہم چاہیں گے کہ ہمارے گلوبرز احباب اصل سائنس کے قوانین کی رو سے لازمی پیش کریں۔ جبکہ حقیقت میں یہ سب سوڈو سائنس کے افسانے ہی ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " مگر ہزاروں سال بعد معمولی تبدیلی ضرور دِکھائی دیتی ہے " یہ تبدیلی کا کوئی ریکارڈ موجود ہے تو ضرور ہم سے بھی شئیر فرمائیں کیونکہ انسانی تاریخ میں ایسی بات کہ ابھی تک ٹھوس شواہد نہیں ملے سوائے سوڈو سائنس کے افسانوں کے۔ اگر حقیقتاً کوئی ٹھوس دلیل ہے تو ہم ضرور اُس کو بھی پرکھنا چاہیں گے۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ: " بہرحال اگر بہت طاقتور ٹیلی سکوپ کے ذریعے ہم اپنی کہکشاں کے باہر ستارے دیکھیں گے تو وہ ہمیں کچھ سال بعد اپنی جگہ تبدیل کرتے دِکھائی دیں گے مگر عام آنکھ سے ہم اپنی کہکشاں سے باہر ستارے نہیں دیکھ سکتے۔ " ہم موصوف زیب نامہ سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر ایسی کوئی دلیل اُن کے پاس موجود ہے تو وہ عوام الناس اور ہمارے ساتھ ضرور شئیر فرمائیں کہ ہم بھی دیکھیں کہ وہ کونسی ٹیلی سکوپ ہے جو اتنی طاقتور ہے کہ وہ یہ کرشماتی کام کر کے دکھا سکتی ہے۔ جبکہ حقیقت میں یہ ساری بات بنا حوالہ کے گپ تو ہے ہی اگر حوالہ جات کے طور پر کوئی بھی space.com یا ناسا یا ہبل کی ویب سائٹس ہی وزٹ کر لے تو اِس سے بہتر سکرپٹ وہاں پر مل سکتا ہے۔ موصوف زیب نامہ تو بیچارے خانہ پُری کے لیے اپنی خانہ سازی میں جتے رہے ہیں۔ موصوف کا یہ فرمانا کہ: "اس کے علاوہ موجودہ دور میں نجم السھم نامی ایک ستارہ دیکھا گیا ہے جو ہماری کہکشاں کا ہے، اسے کچھ سالوں میں اپنی جگہ تبدیل کرتے دیکھا گیا ہے۔" اب یہ کونسا ستارہ ہے اِس بابت ہم نے پوری ایمانداری سے انگریزی میں تلاش کیا نہیں ملا مگر عربی میں وکی پیڈیا کے ایک پیج پر جو ملا اُس کے مطابق یہ ایک کنسٹالیشن ہے جس کا نام " Triangulum" مگر یہ تو مثلث نما کنسٹالیشن شروع سے آسمان پر نظر آتی ہے اِس بابت موصوف زیب نامہ کہاں سے اپنا افسانہ گھڑ کر لے آئے۔ اگر یہ کوئی اور جرمِ فلکی ہے تو موصوف زیب نامہ ہمیں بجا طور پر مطلع کر سکتے ہیں!۔

قارئین کے لیے؛

یہ جان لیں کہ آسمان میں گردش کرتے اور ساکن ستارے دونوں موجود ہیں۔ یہی گردش کرتے ستارے سوڈو سائنس نے مبینہ طور پر سیارے بنا رکھے ہیں۔ جن کی بابت آپ نے کافی ویڈیو ڈاکیومینٹریز بھی دیکھ لیں ہیں۔ تو لہٰذا یہ کہنا کہ کوئی ستارہ اپنی جگہ تبدیل نہیں کرتا یہ جھوٹ ہے۔ جبکہ موصوف زیب نامہ کا پورے کا پورا جواب اُن کا خانہ ساز اور اصل مدعے سے قارئین کی توجہ ہٹانے کے لیے ہے۔ ہم اپنے قارئین کے علم میں اضافے کے لیے اپنے لکھے ایک مضمون کا لنک دینا چاہیں گے جہاں پر ہم نے آسمان اور ستاروں کی بابت کھل کر اصل حقیقت بیان کرنے کی پوری کوشش کی ہے۔لنک حاضر ہے؛

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 150: اگر زمین گول ہوتی تو قطبی ستارے (پولارس) کے گرد تمام ستاروں کے گھومنے کی Time-lapse photo زمین کے تمام علاقوں سے نہ لی جاسکتی۔ یہ تصویر خطِ جدی سے نیچے تک کے علاقوں سے لی جاسکتی ہے۔)

قارئین کو ہم موصوف زیب نامہ کی ایک اور خیانتداری کے بین ثبوت کے طور پر اصل کتاب کا متن پیش کرنا چاہیں گے؛

"ثبوت نمبر 150: اگر زمین واقعی ایک گھومتا گلوب ہوتا تو ستاروں کی وہ تصاویر جس میں وہ شمالی ستارے پولارِس کے گردِ مکمل چکر لگاتے ہیں، کو کسی بھی جگہ سے لینا ناممکن ہوتا اور یہ صرف تب ممکن ہوتا جب ہم قطب شمالی پر ہوں۔ زمین پر ہر مقام پر دیکھنے والے کے اُفق کے حساب سے تمام ستارے چل رہے ہوتے زمین کے مبینہ 1000 میل فی گھنٹہ کی گردش کی وجہ سے۔ جبکہ حقیقت میں ہم پولارِس کو بطور مرکزی ستارے اور اُس کے گرد چکر لگاتے ہوئے ستاروں کو خطِ جدی سے بھی نیچے کے علاقوں تک، اُس کی تصاویر لے سکتے ہیں۔ "

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: فلیٹ ارتھرز یہاں پر روایتی جھوٹ کا اظہار کر رہے ہیں۔ پولارس ستارے کو Equator سے نیچے دیکھنا ممکن نہیں ہے خطِ جدی بہت دُور کی بات ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: "فلیٹ ارتھرز یہاں پر روایتی جھوٹ کا اظہار کر رہے ہیں۔ پولارس ستارے کو Equator سے نیچے دیکھنا ممکن نہیں ہے خطِ جدی بہت دُور کی بات ہے۔ " یہ موصوف کا خانہ ساز بھونڈا الزام ہے کیونکہ اصل کتاب میں یہ لکھا ہے کہ: " جبکہ حقیقت میں ہم پولارِس کو بطور مرکزی ستارے اور اُس کے گرد چکر لگاتے ہوئے ستاروں کو خطِ جدی سے بھی نیچے کے علاقوں تک، اُس کی تصاویر لے سکتے ہیں۔ " ہم میں سے کسی نے کبھی یہ نہیں کہا کہ پولارس خطِ جدی سے نیچے دکھتا ہے۔ یہ موصوف زیب نامہ کا ہم پر کھلا ہوا دجل وفریب پر مبنی الزام ہے ہاں ہم یہ ضرور کہتے ہیں کہ پولارس کو 30 ڈگری جنوبی عرض بلد کے علاقوں تک نظر آتا سچ ہے۔ موصوف زیب نامہ کے خیانت سے بات کو ہی بدل ڈالا ہے کہ اگر زمین گلوب ہوتی تو شمالی آسمان کے ستاروں کے گھومنے کی اوپر لگی ٹائم لیپس تو امریکہ کے شمال میں فلمائی گئی ہے مگر جو دائرے ہم ستاروں کے بنتے دیکھ رہے ہیں وہی دائروں کے آخری حصے خطِ جدی کے علاقوں تک دیکھی جا سکتے جو خطِ جدی پر نظارہ ہوتا ہے وہ ایسا ہوتا ہے کہ شمالی آسمان کے ستاروں کے دائروں کے آخری حصے اُن مذکورہ علاقوں میں نظر آتے ہیں جیسے تصویر میں واضح نظر آ رہے ہیں؛

اِسی سارے مدعے کی سمجھ کے لیے دو ڈاکیومینٹریز کا لنک حاضر ہے؛ لنک 1، لنک 2۔

ہم اِس دجل وفریب سے بھرپور زیب نامہ کی نویں قسط کے علمی تعاقب کو **المسطحتین** کی نذر کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ جیسے ہم علمی و تحقیق کا طویل سفر طے کر کے دھوکے کی نیند سے جاگے ہیں دوسروں کو بھی جگاتے رہیں گے۔ان شاء اللہ !
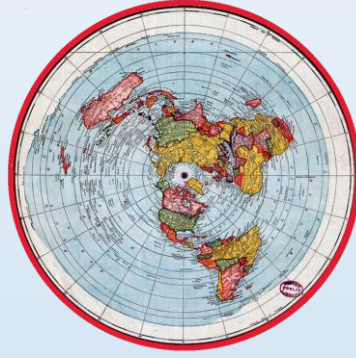
Flat Earth Urdu.pk

کی جانب سے پیش ہے،

آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب

قسط نمبر 10

زیب نامہ کی قسط نمبر 10 میں لکھے گئے خود ساختہ اعتراضات وجوابات اور اُن کا علمی تعاقب

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 151: اگر زمین واقعی سورج کے گرد گردش میں مصروف ہوتی تو پولارس ستارے کی ٹائم لیپس تصاویر لینا ممکن نہ ہوتا کیونکہ زمین سورج کے گرد انتہائی تیز رفتاری سے گھوم رہی ہے، سورج کہکشاں میں تیز رفتار سے گھوم رہا ہے، پوری کہکشاں انتہائی تیز رفتاری سے گردش میں مصروف ہے۔ان سب متضاد گردشوں کے باعث پولارس کی ایسی ٹائم لیپس تصاویر آنا ناممکن تھا جس میں تمام ستارے پولارس کے گرد گھوم رہے ہیں۔ بلکہ ترچھی، آڑی اور کُروی تصاویر آتیں۔)

قارئین، موصوف زیب نامہ کی ایک اور خانہ سازی کی دلیل کتاب کا اصل متن؛

" ثبوت نمبر 151: ستاروں کی ٹائم لیپس تصاویر 2؛ اگر زمین واقعی میں سورج کے گرِد گردش کرتا ایک گلوب ہوتا، تو حقیقتاً ستاروں کی ٹائم لیپس تصاویر جو اُن کی حرکات کو پولارِس کے گرد ایک مکمل دائرے کی شکل بناتی دکھاتی ہیں، اُن تصاویر کو لینا قطب شمالی پر بھی ناممکن ہوتا!۔ کیونکہ زمین مبینہ طور پر 67،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے سورج کے گرِد، سورج ملکی وے کہکشاں میں 500،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اور پوری ملکی وے کہکشاں 670،000،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش میں ہے۔یہ چار آپس میں متضاد گردشوں کی وجہ سے ستاروں کی ٹائم لیپس تصاویر بجائے مکمل دائروں میں بننے کے آڑھی ترچھی کُروی لکیروں میں نظر آنی تھیں۔"

قارئین دیکھ رہے ہیں کیسے موصوف زیب نامہ نے چالاکی سے ستاروں کی ٹائم لیپس کی بجائے قطبی ستارے پولارس کی بابت اپنی خانہ سازی سے خود ہی اعتراض گھڑ لیا جب کہ اصل کتاب کا متن اُس کے عین مخالف مدعے کو بطور بین ثبوت پیش کر رہا ہے۔ موصوف زیب نامہ نے اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب ایسے تحریر فرمایا؛

☆(جواب: یہاں پر دوبارہ فلیٹ ارتھرز سائنس سے اپنی ناواقفیت کا برملا اظہار کرتے دِکھائی دے رہے ہیں۔ پہلے بات سمجھنے والی یہ ہے کہ ہماری کائنات کوئی چھوٹا سا علاقہ نہیں بلکہ انتہائی وسیع و عریض ہے، صرف ہماری کہکشاں (جسے کائنات میں چھوٹی کہکشاؤں کا درجہ حاصل ہے) 1 لاکھ نوری سال وسیع ہے، پولارس ستارہ ہماری کہکشاں کا حصہ ہے جس کی وجہ سے یہ سورج اور دیگر اربوں ستاروں سمیت ہماری کہکشاں کے درمیان میں موجود ایک بلیک ہول کے گرد چکر لگانے میں مصروف ہے، زمین سورج کے گرد گھوم رہی ہے مگر پولارس اور دیگر ستارے چونکہ سینکڑوں نوری سال زمین سے دور ہے اس خاطر دُوری کی وجہ سے ان کی پوزیشن میں واضح فرق نہیں پڑتا۔ ہم پچھلی اقساط میں پڑھ چکے ہیں کہ قطبی ستارہ بدلتا رہتا ہے، آج سے 5 ہزار سال پہلے پولارس قطبی ستارہ نہیں تھا۔ سو یہ زمین/سورج کے ساکن نہ ہونے کی بذاتِ خود بہت بڑی نشانی ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ نے چونکہ اصل مدعے " ستاروں کی ٹائم لیپس تصاویر جو اُن کی حرکات کو پولارِس کے گرد ایک مکمل دائرے کی شکل بناتی دکھاتی ہیں، اُن تصاویر کو لینا قطب شمالی پر بھی ناممکن ہوتا!۔" سے اپنے کلام کو ہٹا کر اُس کی جگہ صرف پولارس ستارے پر کلام کرنا شروع کر دیا جو بین طور پر ایک اور ثبوت ہے کہ موصوف زیب نامہ نے اپنے پسندیدہ گلوب ماڈل کے جھوٹ پر کلی طور پر اپنے دجل وفریب کا

پردہ ڈالنے کی ناکام کوشش کی ہے۔ جبکہ اصل کتاب میں ستاروں کی ٹائم لیپس تصاویر کی بابت ایک عام اور اہم ترین مشاہدہ بیان ہوا تھا۔ لیکن پھر بھی ہم بین دلائل کے ساتھ موصوف زیب نامہ کے اِس خانہ ساز جواب کا تعاقب اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ : " یہاں پر دوبارہ فلیٹ ارتھرز سائنس سے اپنی ناواقفیت کا برملا اظہار کرتے دِکھائی دے رہے ہیں۔ پہلے بات سمجھنے والی یہ ہے کہ ہماری کائنات کوئی چھوٹا سا علاقہ نہیں بلکہ انتہائی وسیع و عریض ہے، صرف ہماری کہکشاں (جسے کائنات میں چھوٹی کہکشاؤں کا درجہ حاصل ہے) 1 لاکھ نوری سال وسیع ہے،" ایک اور سفید جھوٹ ہے۔ جبکہ حقیقت میں آج تک مبینہ طور پر ناسا کا Voyger نامی مبینہ سیٹلائٹ صرف مبینہ نظامِ شمسی کی آخری حد تک ہی جا سکا ہے اور یہ بات بھی سفید جھوٹ ہے۔ تو یہ کس نے، کیسے اور کب ماپ لیا کہ : " ہماری کائنات کوئی چھوٹا سا علاقہ نہیں بلکہ انتہائی وسیع و عریض ہے، صرف ہماری کہکشاں (جسے کائنات میں چھوٹی کہکشاؤں کا درجہ حاصل ہے) 1 لاکھ نوری سال وسیع ہے، "؟۔ سوڈو سائنس کی جعلی فلکیات میں ایسی ہزاروں لایعنی اور بے بنیاد باتیں دیکھنے کو ملتی ہیں کہ صرف "ممکن ہے" کے نام پر جو مرضی جی میں آئے بیان کیے جاؤ!۔ ایسے کلام سائنس فکشن تو ہو سکتے ہیں مگر سائنس نہیں۔ چونکہ موصوف زیب نامہ جیسے احباب کے ہاں سائنس فکشن ہی اصل سائنس ٹھہری ہے تو ہم ایسے احباب کا صرف دلیل سے جواب دے سکتے ہیں اور کچھ نہیں کر سکتے۔ جبکہ قارئین واضح طور پر اب اِس علمی تعاقب کے بعد سائنس فکشن اور سائنس میں واضح فرق کر سکتے ہیں۔

ناسا کی اِسی بات پر ہم آپ کو ایک تصویر بین ثبوت کے طور پر دکھانا چاہیں گے؛

قارئین تصویر میں سرُخ تیر کے نشان کو دیکھ رہے ہیں۔ ناسا کے مطابق یہ ہماری مبینہ لوکل کہکشاں ملکی وے کی تصویر ہے اور ہمارے مبینہ نظام شمسی کا اِس وسیع و عریض مبینہ کہکشاں میں مقام تیر کی مدد سے دکھایا جاتا ہے۔ قارئین اپنے دل پر ہاتھ رکھ کر اپنے آپ سے پوچھئے کہ یہ تصویر کس نے اُتاری ہے کیسے اُتاری ہے؟۔ جبکہ مبینہ طور پر ناسا تو کہتا ہے کہ اُس کا بھیجا وائجر سیٹلائیٹ اب جا کر نظامِ شمسی کی آخری حد تک پہنچا ہے!۔ اگر یہ سب سائنس فکشن نہیں تو اور کیا ہے؟۔ جب ہم ایسی یاوہ واہیوں پر بین دلائل کے ساتھ کلام کرتے ہیں تو موصوف زیب نامہ اور اُن جیسے

احباب بجائے اپنے گھر، ناسا کی بابت سوچنے کے ہمیں ہی بنا دلیل طعن کا نشانہ بناتے نہیں چوکتے ہیں۔ جبکہ حقیقت میں ساری اسپیس سائنس کلی طور پر ایک سائنس فکشن ہے جس کا حقیقت سے تو دور احسن سائنس سے بھی دور دور تک کا واسطہ نہیں ہے۔ آزمائش شرط ہے!۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ : " ، پولارس ستارہ ہماری کہکشاں کا حصہ ہے جس کی وجہ سے یہ سورج اور دیگر اربوں ستاروں سمیت ہماری کہکشاں کے درمیان میں موجود ایک بلیک ہول کے گرد چکر لگانے میں مصروف ہے،" اگر یہ سچ ہے تو اِس کی دلیل کیا ہے ؟۔ جبکہ حقیقت میں قارئین کبھی بھی ایسے کلام کی دلیل طلب کر کے دیکھ لیں جواب ملے گا ناسا اور جدید فلکیات کے مطابق !۔ جبکہ اگر ایسا کلام ہی دلیل ہوتا تو کوئی بھی کچھ بھی کہتا پھرتا اور اُسی طرح سب سچ مان لیتے جیسے موصوف زیب نامہ مانے بیٹھے ہیں۔ موصوف کا یہ فرمانا کہ : "زمین سورج کے گرد گھوم رہی ہے مگر پولارس اور دیگر ستارے چونکہ سینکڑوں نوری سال زمین سے دور ہے اس خاطر دُوری کی وجہ سے ان کی پوزیشن میں واضح فرق نہیں پڑتا۔" یہ سب کس نے ؟ کیسے اور کب ماپا کہ یہ سب ہو رہا ہے اور یہ سب حقیقت ہے۔ قارئین سے ہم درخواست کرتے ہیں کہ اِس کا جواب آپ اپنے طور پر بھی تلاش کریں مگر یاد رہے سائنس فکشن اور سائنس میں حدِ فاصل دلائل ہیں نہ کہ کسی کی اتھارٹی !۔

موصوف کا یہ کلام کہ : " ہم پچھلی اقساط میں پڑھ چکے ہیں کہ قطبی ستارہ بدلتا رہتا ہے، آج سے 5 ہزار سال پہلے پولارس قطبی ستارہ نہیں تھا۔ سو یہ زمین/سورج کے ساکن نہ ہونے کی بذاتِ خود بہت بڑی نشانی ہے۔" یہ وہی سفید جھوٹ ہے جس کا رَد بھی بھرپور دلائل کے ساتھ ہم اُنہی متعلقہ مقامات پر کر آئے ہیں۔ جبکہ اگر کوئی ایسے کلام کا قائل ہے کہ زمین ساکن نہیں اور سورج کے گرد چکر لگا رہی ہے تو اُسے ہم پھر سے اپنی زیر تحریر کتاب کے پیش کردہ اقتباس بطور حجت دوبارہ پڑھنے کی درخواست کریں گے جس میں شیخ ابن بازؒ کا پورا فتوی موجود ہے زمین ساکن ہے اور شمس و قمر حالت گردش میں ہیں !۔ مزید یہ کہ ہمیں اس بات کا ثبوت دیا جائے کہ آج سے 5 ہزار سال پہلے والی موصوف زیب نامہ کی پولارس بابت اختراع ہے یا سچ۔ کیونکہ موصوف زیب نامہ نے اِس کا کوئی ثبوت تک نہیں دیا اور حقیقت میں بھی یہ بات توجہ طلب ہے کہ موصوف زیب نامہ کو جب کوئی فلیٹ ارتھ بابت قدیم کلام ملے تو وہ طعن کرتے نہیں چوکتے تو اپنی بار 5 ہزار سال پرانا ریکارڈ کہاں سے تلاش کر لیا۔ ہم وہ لازمی دیکھنا چاہیں گے۔ مگر قارئین موصوف زیب نامہ کا پولارس بابت یہ کلام حقیقتاً سفید جھوٹ ہے آپ آزمالیجئے گا !

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 152: 2003ء میں ایک یونیورسٹی کے جغرافیہ کے پروفیسر نے ایک تجربہ میں حصہ لیا، اور ثابت کیا کہ امریکی ریاست کنساس کسی پین کیک سے بھی زیادہ چپٹی اور سیدھی ہے !۔)

جبکہ اصل کتاب کے متن میں پوری تفصیل ایک بین ثبوت کے طور پر لکھی ہے؛

" ثبوت نمبر 152: 2003 میں ایک یونیورسٹی کے جغرافیہ کے پروفیسر کے ایک تجربہ میں حصہ لیا، جس میں یہ ثابت کیا گیا کہ امریکی ریاست کنساس کسی پین کیک کے پین سے بھی زیادہ چپٹی اور سیدھی ہے !۔ اُنھوں نے زمین کے 80،000 مربع میل کے رقبہ پر جغرافیکل جیوڈوٹک سروے کیے جن کے ذریعے یہ پتہ چلا کہ کنساس کی زمین 0.9997 کی نسبت کے لحاظ سے کسی بھی پین کیک سے بھی زیادہ چپٹی ہے یہ پیمائش

کسی بھی پین کیک کے چپٹے ہونے سے بھی زیادہ چپٹی نکلی۔اُنھوں نے باریک بینی سے کون فوکل لیزر مائیکروسکوپ کی مدد سے جو نتیجہ نکالا وہ 0.957 تھا، جس کی وجہ سے ریاست کنساس کسی پین کیک سے بھی زیادہ چپٹی (Flat) ہے۔"
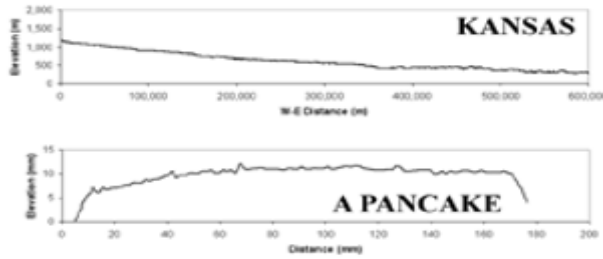
ہم قارئین سے درخواست کرتے ہیں کہ اصل کتاب کے متن میں لکھے ہوئے ثبوت کا موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض کے ساتھ تقابلی مطالعہ فرمائیں اور دیکھیں کہ کیسے موصوف نے حسبِ عادت اپنے دجل وفریب کے سہارے اپنے قارئینِ زیب نامہ سے ہر مقام پر کھل کر جھوٹ بولا ہے۔اپنے اِسی جھوٹ پر صاحبِ زیب نامہ اپنا خانہ ساز جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب:2003ء میں یہ تجربہ انتہائی مشہور ہوا اور اس کا مغربی میڈیا پر بہت چرچا رہا لیکن بعد میں ہونے والی تحقیقات میں حقائق اس کے برعکس نکلے ، ہمیں معلوم ہے کہ ہماری زمین مکمل گول نہیں بلکہ بیضوی (یا شُترمرغ کے انڈے جیسی) ہے۔اس خاطر کچھ جگہوں پر یہ معمول سے زیادہ فلیٹ محسوس ہوتی ہے۔ مذکورہ ریاست میں چونکہ پہاڑیاں اور جنگلات موجود ہیں جو کہ اسے فلیٹ محسوس کرنے میں زیادہ کردار ادا کرتے ہیں۔جب اس تجربے کا چرچا ہوا تو بہت سے سائنسدانوں نے ڈیٹا کو کھنگالا،اس تجربے کے جواب میں بہت سے سائنسی جریدوں میں آرٹیکلز لکھے گئے اور اِسی پروفیسر کے ڈیٹا کو پرکھنے کے بعد جغرافیہ کے ماہرین جیروم ڈوبسن اور جوشا کیمبل نے انکشاف کیا کہ کنساس اسی صورت میں پین کیک سے زیادہ فلیٹ تصور کیا جاسکتا ہے اگر اس میں 10 ہزار میٹر بلند پہاڑ موجود ہو،دُنیا کا سب سے بلند پہاڑ (ماؤنٹ ایورسٹ) بھی فقط 8848 میٹر بلند ہے۔بعد ازاں سائنسدانوں نے زمین کے بیضوی ہونے کے باعث دُنیا میں موجود فلیٹ محسوس ہونے والی ریاستوں کی لسٹ ترتیب دی تو کنساس پہلی دس ریاستوں میں بھی شامل نہیں تھا جس سے معلوم ہوا کہ یہ تحقیق اعداد و شمار کو غلط طریقے سے پرکھ کر کر دی گئی تھی۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ:" 2003ء میں یہ تجربہ انتہائی مشہور ہوا اور اس کا مغربی میڈیا پر بہت چرچا رہا لیکن بعد میں ہونے والی تحقیقات میں حقائق اس کے برعکس نکلے ،" اگر ایسا ہوا تھا جو آپ کوئی حوالہ بھی پیش کرتے جس سے یہ پتہ چلتا کہ تحقیقات کس نے کیسے اور کب کی تھیں؟۔جبکہ حقیقت میں اِس تجربے کی بابت قارئین اگر خود سے بھی تحقیق کریں تو پائیں گے کہ ایک عام اور سادہ فہم کلام کو جان بوجھ کر الجھانے کی کوشش کی گئی تھی۔جس پر موصوف زیب نامہ اپنے ڈونگرے برسا رہے ہیں۔ موصوف کا یہ کلام کہ:" ۔مذکورہ ریاست میں چونکہ پہاڑیاں اور جنگلات موجود ہیں جو کہ اسے فلیٹ محسوس کرنے میں زیادہ کردار ادا کرتے ہیں۔" موصوف کا ایک اور سفید جھوٹ ہے۔جو بین طور پر آشکار کر رہا ہے کہ موصوف زیب نامہ کا جیسے اپنی سوڈو سائنس کی بابت علم خانہ ساز ہے ویسے ہی جغرافیہ کی بابت بھی موصوف زیب نامہ نے اپنے مغربی آقاؤں کے یا تو کلام کو بلا دلیل لے کر لکھا ہے یا اپنی خانہ سازی کی ہے۔چاہے کچھ بھی ہو یہ کلام وہی کر سکتا ہے جو جغرافیہ کی ازبر سے بھی نابلد ہو۔کیونکہ کسی بھی علاقے کے چپٹے ہونے پر اُس کے بڑے بڑے میدان اہم کردار ادا کرتے ہیں نہ کہ پہاڑ اور جنگلات۔ قارئین خود سوچیں کہ کیا ایسا ممکن ہے کہ کسی علاقے کے چپٹے پن کو اُس علاقے میں موجود پہاڑوں یا جنگلات کو بطور دلیل لیا جائے؟۔یقیناً آپ

کا جواب نا ہو گا کیونکہ کوئی بھی صاحبِ بصیرت موصوف فریب نامہ کے لکھے اِس کلام کی رکاکت کو پالے گا۔ اگر کسی بھی علاقے کا چپٹا پن دیکھا جاتا ہے تو اُس کو اُس علاقے کے میدانوں کی مدد سے دیکھا جاتا ہے اور اُس کے ارد گرد موجود علاقوں سے تقابلہ کیا جاتا ہے نہ کہ اُس میں موجود پہاڑ اور جنگلات دیکھے جائیں!۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ: " ہمیں معلوم ہے کہ ہماری زمین مکمل گول نہیں بلکہ بیضوی (یا شُتر مرغ کے انڈے جیسی) ہے۔" موصوف کا یہ کلام بھی ایک اور سفید جھوٹ ہے۔کیونکہ موصوف زیب نامہ کی سوڈو سائنس کے بینچ مارک گوگل ارتھ سافٹ ویئر اور ناسا کے مطابق جو ہمیں دکھایا جاتا ہے وہ ایک مکمل گلوب ہے۔ ہم اپنے قارئین کو پہلے موصوف زیب نامہ کا اپنے آقا گوگل ارتھ کی بابت مؤقف اپنے قارئین کو دکھاتے ہیں؛

محترم قارئین دیکھ رہے ہیں کہ موصوف زیب نامہ اپنے ایک حواری کو کیا فرما رہے ہیں کہ: "گوگل ارتھ سب سے بڑا ثبوت ہے فلیٹ ارتھرز کے خلاف" واہ کیا علمی سوچ کے مالک ہیں موصوف زیب نامہ!۔ چونکہ موصوف زیب نامہ کے لیے گوگل ارتھ حجت ہے تو پہلے ہم اُسی کا سکرین شاٹ اپنے قارئین کو دکھاتے ہیں کہ گوگل ارتھ زمین کو کیسے دکھاتا ہے جسے موصوف زیب نامہ نے اِس مقام پر " بیضوی (یا شُتر مرغ کے انڈے جیسی)" ارشاد فرمادیا ہے؛
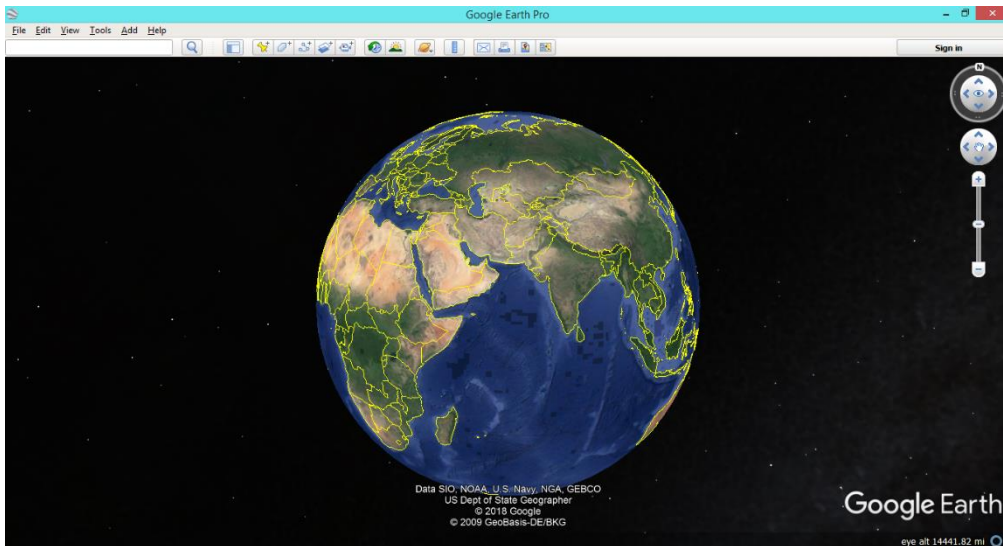
قارئین گرامی قدر یہ گوگل ارتھ کا سکرین شاٹ بروز سوموار، 19 مارچ 18 کو 15:28 کے وقت لیا گیا ہے۔ وقت اور تاریخ بھی لکھ دی ہے تاکہ سند رہے ! ۔ قارئین دیکھ رہے ہیں کہ گوگل ارتھ زمین کو ہر طرح سے ایک مکمل گلوب دکھا رہا ہے۔ جبکہ اوپر موصوف زیب نامہ کے ایک اسکرین شاٹ میں اُنہی کا لکھا فرمان بھی آپ نے پڑھ لیا ہے۔ سارے دلائل قارئین کے سامنے ہیں اور آپ سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کر سکتے ہیں ! ۔

اب ہم اپنے قارئین کو ناسا کا گلوب اور شتر مرغ کا انڈہ بھی دکھا دیتے ہیں؛

قارئین کرام دیکھ رہے ہیں کہ شُتر مرغ کا انڈہ کس شکل کا ہوتا ہے اور گلوب کس شکل کا ہمیں دکھایا جاتا ہے۔ یہ حقیقت ہے کہ گذرے چار مؤقف بین طور پر آپس میں متضاد ہیں۔

1. موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ : " بیضوی (یا شُتر مرغ کے انڈے جیسی) "
2. پھر موصوف زیب نامہ کا کہنا کہ گوگل ارتھ فلیٹ ارتھرز کے خلاف سب سے بڑا ثبوت ہے۔ جبکہ قارئین گوگل ارتھ کا سکرین شاٹ بھی دیکھ چکے کہ اُس میں واضح اور مکمل گلوب دکھایا جاتا ہے۔ یہ بات موصوف کے پوائنٹ 1 کے متضاد ہے۔
3. ناسا اور سوڈوا سپیس سائنس ہمیں جو گلوب کی تصاویر دکھاتی ہے وہ موصوف زیب نامہ کے پوائنٹ 1 کے خلاف ہیں۔
4. قرآن پر یہ الزام لگانا کہ زمین شُتر مرغ کے انڈے کی شکل کی ہے جب کہ قرآن میں ایسا کوئی سِرے سے ہی بیان موجود ہی نہیں ہے جس کی بابت دحھا لفظ میں جو غلطی کی جاتی ہے وہ شُتر مرُغ کے انڈے کی شکل اور گلوب کی دکھائی جانے والی شکل میں کتنا فرق ہے وہ بھی قارئین ابھی ملاحظہ فرمالیں۔

قارئین، قرآن کی بابت زمین کی ساخت کو لے کر جو غلطی کی جاتی ہے اُس پر ہماری زیرِ تحریر کتاب سے کچھ اقتباس؛

لفظ "دحھا" پر عرب لغت سے بحث؛

اب اِس پر بہت دلچسپ علمی بحث کرنا چاہوں گا۔ پہلے ہم امام راغبؒ کی لغت مفرداتُ القرآن میں دیکھتے ہیں کہ لفظ دحھا کا مطلب کیا ہے؟

اَلدَّحْوُ: کے معنیٰ کسی چیز کو اس کی جگہ سے زائل کر دینے کے ہیں: قرآن پاک میں ہے: (وَ الْاَرْضَ بَعْدَ ذٰلِکَ دَحٰىھَا) (۷۹۔۳۰) (اور اس کے بعد زمین کو اس مقر سے دور کیا۔ یعنی اسے اس کی قرار گاہ سے زائل کر دیا جیسا کہ آیت کریمہ: (یَوْمَ تَرْجُفُ الْاَرْضُ وَ الْجِبَالُ) (۷۳۔۱۴) میں ہے۔ یہ دَحَاالْمَطَرُ الْحَصٰی عَنْ وَّجْهِ الْاَرْضِ: (کہ بارش زمین سے کنکر بہا کر لے گئی) کے محاورہ سے ماخوذ ہے۔ نیز کہا جاتا ہے۔ مَرَّالْفَرَسُ يَدْحُوْ دَحْوًا، گھوڑا اپنے سم زمین پر لگاتا خاک اڑاتا چلا گیا۔ اور اسی سے اُدْحِيُّ النَّعامِ ہے **جس کے معنیٰ ریت میں شتر مرغ کے انڈے دینے کی جگہ کے ہیں**۔ یہ دَحَوْتُ سے اُفْعُوْلٌ کے وزن پر ہے۔ دِحْيَۃ **ایک مرد کا نام تھا (جو دحیہ کلبی کے نام سے مشہور تھا۔)**

مادہ: د، ح، و؛ (1)

"دحاالشي: کسی شے کو پھیلانا، کشادہ کرنا: تَدَ حَّی الاِبِلُ فی الارض: اونٹوں کا زمین کو پیروں سے کریدنا اور گڑھے ڈال دینا: اَلا دُحُوَّۃ: ریت میں شتر "مرغ کے انڈے دینے کی جگہ اور بچے نکالنے کی جگہ"۔

اب ہم قرآن میں ذکر کردہ لفظ "دحھا" کی بحث کو کھولتے ہیں۔ ہم لُغات میں دیکھ آئے ہیں کہ جتنے بھی اِس کے ممکنہ معنٰی ہو سکتے ہیں اُن میں سے کسی بھی معنی میں گلوب یا (جو قرآنی عربی سے نافہمی کی بنا پر یا کسی اور "وجہ" سے احباب اور اربابِ علم اِسکا مطلب) "شتر مرغ کا انڈہ" کرنے کی سعی لایعنی کرتے ہیں وہ اصل میں عربی میں شتر مُرغ کے انڈے دینے والی جگہ جو ریت میں ایک گڑھا ہوتی ہے، کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ اگر کوئی فلیٹ ارتھ کے پورے ماڈل کو فلیت ارتھ کے نقشے والے باب میں دیکھے تو جان جائے گا کہ یہ زمین اصل میں واقعی دحھا ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے اطراف میں برف کی اونچی اونچی دیواروں کے اندر رکھا ہے۔ اور اگر آج اِس دورِ جدید کی سوڈو سائنس کی اندھی تقلید کی بجائے قرآن و سنت سے ویسے ہی تمسک کیا جائے جیسے سلف کرتے تھے تو واللہ آج بھی مسلمان واپس اُس عظمت کو پا سکتے ہیں جس پر قرونِ خیر کے مسلمان تھے اور بعد کے مسلمانوں کے سنہرے ادوار۔ جب بھی ہم مسلمان قرآن و سنت کی طرف واپس لوٹیں گے تو واللہ ہمارے لیے کچھ بھی مشکل نہیں رہے گا۔ ہم لفظ "دحھا" کی بابت سیر حاصل اور مدلل بحث کر آئے ہیں کہ اِس لفظ سے کسی بھی طرح زمین کو گلوب ثابت نہیں کیا جا سکتا ہے بلکہ یہ لفظ زمین کے فلیٹ/مسطحتہ ہونے کی بین دلیل ہے اور جس نے بھی اِس لفظ و آیت سے ایسا ثابت کرنے کی کوشش کی ہے ہم اُس کے اور اپنے مسلمان ہونے کے ناطے اُس سے حُسنِ ظن رکھتے ہیں کہ اُس سے اِس بابت خطاء ہوئی ہے اور اللہ ہم سب کی خطاؤں کو معاف فرمائے! آمین!

سب کچھ قارئین کے سامنے ہیں اور کھلا ہوئے ثبوتوں کے ساتھ موجود ہے!۔

اب موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : "اس خاطر کچھ جگھوں پر یہ معمول سے زیادہ فلیٹ محسوس ہوتی ہے۔" کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے مترادف بیانیہ ہے ۔ جبکہ زمین پر کئی ایسے علاقے موجود ہیں جو کئی ہزار مربع کلومیٹر تک کے علاقے عین چپٹے ہیں۔ چونکہ کنساس کا رقبہ 231،100 مربع کلومیٹر ہے جو کسی بھی چپٹے علاقے کی بابت ایک بہت ہی بڑا رقبہ ہے اِسی لیے اِس ریاست کے چپٹے پن کی بابت تجربہ کیا گیا تھا۔ اور مذکورہ پروفیسر صرف اُس کا حصہ تھا نہ کہ یہ تجربہ ہی اُس کا تھا۔ اب قارئین خود ہی دیکھ لیں کہ موصوف زیب نامہ کا کلام کتنی علمی رکاوٹوں کو ایک ہی جگہ اپنے میں لیے ہوئے ہے۔ موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " مذکورہ ریاست میں چونکہ پہاڑیاں اور جنگلات موجود ہیں جو کہ اسے فلیٹ محسوس کرنے میں زیادہ کردار ادا کرتے ہیں "اس توجیح کے جھوٹ ہونے کے خلاف ہم کلام کر آئے ہیں کبھی کسی علاقے میں چپٹے پن کو اُس کے میدانی علاقے کے لحاظ سے دیکھا جاتا ہے نہ کہ اُس میں موجود جنگلات اور پہاڑوں کے لحاظ سے !۔ موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ : " جب اس تجربے کا چرچا ہوا تو بہت سے سائنسدانوں نے ڈیٹا کو کھنگالا، اس تجربے کے جواب میں بہت سے سائنسی جریدوں میں آرٹیکلز لکھے گئے " اگر موصوف زیب نامہ اِس گیدڑ بھکی کو لکھنے کی بجائے حوالہ جات دے دیتے تو اُن کی عنایت بھی ہوتی اور ہم اُن سب پر بھی جرح تعدلیل کر سکتے تھے مگر چونکہ موصوف نے خانہ پُری کے لیے یہ کلام بنا حوالہ کے لکھا ہے تو ہم اِسے ایسے ہی چھوڑ دیتے ہیں اگر لکھنے کی بات دلیل ہے تو ہم یہ کہہ سکتے تھے کہ ہم موصوف زیب نامہ کے خلاف علمی تعاقب پورے دلائل کے ساتھ لکھ رہے ہیں تو کیا موصوف زیب نامہ رجوع کر لیں گے اپنی اِس احمقانہ منطق کی رو سے ؟۔

مگر چونکہ موصوف زیب نامہ رجوع جیسی نعمت سے خالی ہیں تو ہم ایسی احمقانہ منطق کبھی بھی بیان نہیں کریں گے۔ اور موصوف نے بیان کردہ " سائنسدانوں "جو اکثر سوڈو سائنس کے ہی کرتا دھرتا نکلتے ہیں اُن کی بابت موصوف کا بیان دیکھتے ہیں کہ : "اِسی پروفیسر کے ڈیٹا کو پرکھنے کے بعد جغرافیہ کے ماہرین جیروم ڈوبسن اور جوشا کیمبل نے انکشاف کیا کہ کنساس اسی صورت میں پین کیک سے زیادہ فلیٹ تصور کیا جاسکتا ہے اگر اس میں 10 ہزار میٹر بلند پہاڑ موجود ہو، دُنیا کا سب سے بلند پہاڑ (ماؤنٹ ایورسٹ) بھی فقط 8848 میٹر بلند ہے۔" ایک اور موصوف کا خانہ ساز سفید جھوٹ ہے۔ تجربہ یونیورسٹی کا تھا نہ کہ کسی ایک پروفیسر کا پھر پروفیسر کو نشانہ بنانا موصوف زیب نامہ کی خانہ سازی میں تو ممکن ہے مگر حقیقی دنیا میں نہیں۔ اِسی تجربے کو 1995 میں بھی کیا گیا تھا جس کہ ثبوت اِس لنک پر موجود ہے جس میں یہی مذکورہ نتائج ملے تھے۔

موصوف زیب نامہ نے غالباً اپنا اِس مقام پر سرقہ اِس لنک سے نہایت احمقانہ طریقے سے لے کر دوبارہ سے اُسے اپنی خانہ سازی کے دجل و فریب سے مزین کر کے لکھ رکھا ہے۔ جو بہت سے آرٹیکلز کی بابت موصوف نے لکھا ہے "بہت سے " یہی وہ ایک آرٹیکل ہے جو 8 صفحات پر مشتمل ہے ہم قارئین سے درخواست کریں گے کہ لنک پر وزٹ کر کے موصوف زیب نامہ کے دجل و فریب کی ایک اور بین دلیل حاصل کریں !۔ موصوف کا اپنے پسندیدہ پروفیسروں کے مطابق فرمانا کہ : " کنساس اسی صورت میں پین کیک سے زیادہ فلیٹ تصور کیا جاسکتا ہے اگر اس میں 10 ہزار میٹر بلند پہاڑ موجود ہو، " موصوف کی اور انکے مذکورہ صاحبان کی اپنی رائے ہے جس پر نہ تو مصوف نے پورا آرٹیکل پڑھنا گوارا کیا اور نہ ہی اُسے پرکھنے کی کوشش کی۔ جبکہ یہی آرٹیکل اگر کوئی سکون سے سائنس کی کسوٹی پر پرکھے تو اِس میں موجود علمی رکاکتیں قاری پر آشکار ہو جائیں گی۔ چونکہ موصوف کے ہمارے خلاف ایک یہی "بہت سے "آرٹیکل ملا تھا تو بڑے شوق سے جناب نے اُس میں سے من پسند بات کا سرقہ لگا دیا وہ بھی چند سطروں میں !۔ جبکہ سائنس میں اگر مفروضہ ہی غلط ہو تو نتیجہ بھی غلط ہی آتا ہے۔ یہ بات موصوف زیب نامہ نہ

سمجھنا چاہتے ہیں اور نہ ہی اُس پر کلام کرنا چاہتے ہیں تبھی جی بھر کر اپنی خانہ سازی کی مشین کو چلا کر دو رُخی ڈبے بناتے رہتے ہیں موصوف کا یہ فرمانا کہ : " بعد ازاں سائنسدانوں نے زمین کے بیضوی ہونے کے باعث دُنیا میں موجود فلیٹ محسوس ہونے والی ریاستوں کی لسٹ ترتیب دی تو کنساس پہلی دس ریاستوں میں بھی شامل نہیں تھا جس سے معلوم ہوا کہ یہ تحقیق اعداد و شمار کو غلط طریقے سے پرکھ کر کر دی گئی تھی۔" موصوف کا ایک اور سفید جھوٹ ہے۔

اِسی آرٹیکل میں صفحہ 4 پر ایک ٹیبل موجود ہے جس میں کنساس کو موصوف زیب نامہ کے پسندیدہ پروفیسروں نے 7 نمبر پر رکھا ہے آرٹیکل کا سکرین شاٹ حاضر ہے؛

Rank Percentage of State Area in Flat, Flatter, and Flattest Categories	State or District	Rank Percentage of State Area in Flattest Category	Percentage of State Area in Flat, Flatter, & Flattest Categories	Percentage of State Area in Flattest Category	Percentage of State Area in Flatter Category	Percentage of State Area in Flat Category	Percentage of State Area Not Flat
1	Florida	1	52	16	15	21	48
2	Illinois	3	50	9	16	26	50
3	North Dakota	7	49	8	14	27	51
4	Louisiana	2	47	10	15	23	53
5	Minnesota	5	47	8	14	25	53
6	Delaware	6	44	8	13	23	56
7	Kansas	9	44	6	13	25	56
8	Texas	8	43	6	12	26	57
9	Nevada	38	43	1	5	37	57
10	Indiana	12	42	5	13	24	58
11	South Dakota	17	40	4	10	26	60
12	Michigan	22	40	3	10	26	61
13	New Mexico	29	38	2	7	29	62
14	Arizona	36	38	1	7	31	62
15	South Carolina	4	38	8	10	19	62
16	Oklahoma	23	37	3	10	25	63
17	New Jersey	14	37	5	10	23	63
18	Iowa	13	36	5	11	21	64
19	Nebraska	20	36	4	9	23	64
20	Ohio	19	36	4	10	22	64
21	Arkansas	10	35	5	10	20	65
22	Mississippi	15	35	4	10	21	65
23	Utah	32	35	2	4	29	65
24	California	24	35	2	5	27	65
25	Colorado	31	34	2	6	26	66
26	North Carolina	11	33	5	9	19	67
27	Rhode Island	26	32	2	6	24	68
28	Maryland	18	31	4	7	20	69
29	Wisconsin	25	31	2	8	21	69
30	Georgia	16	31	4	8	19	69
31	Missouri	21	30	3	8	18	70
32	Idaho	40	29	1	4	24	71
33	Wyoming	46	29	0	4	24	71
34	Montana	39	28	1	4	23	72
35	Oregon	44	28	1	3	24	72
36	Maine	43	26	1	3	22	74
37	Alabama	27	26	2	6	17	74
38	District of Columbia	35	25	1	4	20	75
39	New York	37	25	1	4	21	75
40	Massachusetts	34	25	1	5	19	75
41	Washington	41	25	1	3	21	75
42	Virginia	28	24	2	5	17	76
43	Tennessee	33	22	1	5	15	78
44	Connecticut	42	21	1	3	17	79
45	Vermont	49	20	0	2	18	80

کل ملا کر موصوف زیب نامہ نے اپنے اِس الجواب میں بین طور پر متضاد بیانی، علمی خیانت اور دجل وفریب کے سہارے نہ صرف اپنے فریب کو کھل کر لکھ رکھا ہے بلکہ اپنے قارئینِ زیب نامہ کو بھی کھلے عام دھوکہ دیا ہے اور اعداد و شمار کو بھی توڑنے مڑورنے کی اپنی عادت کو اِس مقام پر مزید بُرے طریقے سے استعمال کیا ہے۔ تمام ثبوت اور دلائل قارئین کے سامنے حاضر ہیں۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض153 :Reverned Thomas Milner نے Altas of Physical Geography میں لکھا ہے: "ہم نے پایا کہ بہت وسیع رقبہ پر محیط علاقے ڈیڈ لیول پر ہیں.....ایمزان دریا کے دھانے کے آخری 700 میل کے راستے پر پانی صرف 12 فٹ کے لیول کے فرق سے بہتا ہے، جبکہ La Plata میں صرف ایک انچ کے 33ویں حصے فی میل اُترائی ہے")

قارئینِ گرامی قدر کے خدمت میں اصل کتاب کا متن حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 153: فیزیکل جغرافی کا انسائیکلوپیڈیا؛Reverend Thomas Milner نے اپنے Atlas of Physical Geography میں لکھا کہ؛ "ہم نے پایا کہ، بہت وسیع رقبہ پر محیط علاقے ڈیڈ لیول پر ہیں، خاص کر Urals سے لے کر Carpathians تک ایک سیدھی اُٹھان 1500 میل تک ہے۔ بالٹک کے جنوب میں ملک اتنا چپٹا پایا کہ وہاں پر شمالی ہوا کی وجہ سے Stattiner Haf کا پانی Oder کے دھانے میں داخل ہوتا پایا گیا، اور اِسی وجہ سے وہ پانی دریا کو 30 سے 40 میل اندر تک واپس دھکیلتا ہوا پایا گیا۔ وینزویلا اور نیو گرنادہ کے میدان جو کہ جنوبی امریکہ میں Orinoco کے بائیں جانب ہیں، اُن کو ilanos کہا جاتا ہے جس کا معنی ہے چپٹے میدان۔ اِن میدانوں میں اکثر 270 مربع میل تک سطح میں 1 فٹ کا فرق بھی نہیں ملا۔ ایمزان دریا اپنے دھانے کے آخری 700 میل کے راستہ میں صرف 12 فٹ کے لیول کے فرق سے بہتا ہے۔ جبکہ La Plata میں صرف ایک انچ کے 33ویں حصے فی میل کے اُترائی ہے۔"

قارئین نے اصل کتاب میں دیکھ لیا ہو گا کئی مقامات کا بطور دلائل ایک ساتھ ذکر ہوا تھا جبکہ موصوف زیب نامہ نے اپنی طرف سے خانہ سازی کر کے ایک اور ثبوت کو توڑ مروڑ کر اپنے فریب نامہ میں لکھ دیا اور اُس پر اپنا یہ جواب لکھا؛

☆(جواب: مذکورہ اعتراض میں فلیٹ ارتھرز دوبارہ اپنی علمی قابلیت کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے سطح سمندر سے اونچائی کو زمین کا خم سمجھ کر اعتراض کر رہے ہیں، اس کے متعلق ہم شروع کی اقساط میں تفصیلاً پڑھ چکے ہیں کہ سطح سمندر سے اونچائی کچھ اور معاملہ ہے جبکہ زمین کا خم کچھ اور معاملہ ہے، زمین کا خم قطعاً کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے فیتہ لے کر ناپ لیا جائے کیونکہ جوں جوں آپ آگے جاتے جائیں گے تو زمین کے خم ہونے کے ساتھ ساتھ آپ بھی خم کھاتے جائیں گے، اسی خاطر آپ کو سمندر کے لیول میں فرق نہیں نظر آئے گا کیونکہ زمین کے خم کے ساتھ ساتھ سمندر بھی خم کھاتا جائے گا۔ چونکہ فلیٹ ارتھرز گلوب زمین کے قائل نہیں اسی خاطر زمین کے خم اور سطح سمندر سے اونچائی میں فرق نہیں سمجھ پاتے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " : مذکورہ اعتراض میں فلیٹ ارتھرز دوبارہ اپنی علمی قابلیت کا ثبوت فراہم کرتے ہوئے سطح سمندر سے اونچائی کو زمین کا خم سمجھ کر اعتراض کر رہے ہیں،" موصوف زیب نامہ کا بے بنیاد الزام اور اپنے طرزِ عمل کو ہم پر تھوپنے کی بین دلیل ہے جس کا علمی مظاہرہ قارئین نے اصل کتاب اور موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراض میں بھی دیکھ لیا ہو گا اور پیچھے گذرے اب تک کے فریب نامہ میں بھی دیکھ چکے ہیں۔ قارئین کے لیے اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کی اِس سے بین دلیلیں شاید ہی کہیں اور ایک ساتھ مل سکیں جتنی اِس فریب نامہ میں ہر سطر پر پائیں گئیں ہیں۔ جبکہ کسی طور پر سطح سمندر سے اونچائی کو ہم نے خم کہا ہی نہیں ہے۔

موصوف زیب نامہ کافرمانا کہ : " ،اس کے متعلق ہم شروع کی اقساط میں تفصیلاً پڑھ چکے ہیں کہ سطح سمندر سے اونچائی کچھ اور معاملہ ہے جبکہ زمین کا خم کچھ اور معاملہ ہے،" جہاں تک ہمیں یاد ہے موصوف نے اِس بابت اِس مقام سے پہلے کوئی کلام نہیں کیا ہے۔ شاید موصوف نے اپنی بے جا شیخی مارنے کی عادت کا اِدھر بھی اعادہ فرمارہے ہیں۔ موصوف زیب نامہ کافرمانا کہ : " زمین کا خم قطعاً کوئی ایسی چیز نہیں ہے جسے فیتہ لے کر ناپ لیا جائے کیونکہ جوں جوں آپ آگے جاتے جائیں گے تو زمین کے خم ہونے کے ساتھ ساتھ آپ بھی خم کھاتے جائیں گے،" موصوف زیب نامہ یا تو حقیقت جانتے نہیں ہیں یا جان کر اپنے اپنے زیب نامہ کے قارئین سے جھوٹ پر جھوٹ بولتے جارہے ہیں۔ اگر مبینہ طور پر ہم کسی گلوب پر ہی رہ رہے ہیں تو ہر گلوب کی ایک گولائی ہوتی ہے جبکہ ہم یہ جانتے ہیں کہ زمین 25،000 گھیرے کا ایک گلوب ہے وہ بھی سوڈو سائنس کے عین مطابق تو جب بھی زمین کے خم/کروچر کی بات آتی ہے تو نہ جانے کیوں ہمارے گلوبرز احباب کو 104 ڈگری کا بخار ہو جاتا ہے اور وہ بہکی بہکی باتیں کرنے لگتے ہیں اگر ہم فرض کرلیں زمین کے خم کے ساتھ ساتھ بھی جارہے ہیں تو کیا ماؤنٹ ایورسٹ کی چوٹی جو 8،826 میٹر کی بلندی پر ہے وہاں سے جو 335 کلومیٹر کا 360 ڈگری اُفق کا نظارہ ملتا ہے اُس میں خم کیوں نہیں دکھائی دیتا؟ اِس سوال کا جواب جب بھی گلوبرز نے دینے کی کوشش کی ہے تو خود ہی اپنی متضاد بیانیوں میں پھنس کر رہ گئے ہیں۔ مگر ہمارے موصوف زیب نامہ تو بالکل ہی اُس پر کلام کرنے سے جان چھڑاتے پائے گئے ہیں۔ اگر ہم خم کے ساتھ ساتھ جارہے ہیں تو یہ کیا ہے؟

قارئین مذکورہ تصویر میں ایک بات پر غور کیجئے کہ؛ چونکہ کسی بھی عمارت کو بنیاد سے ہی اُس کے لیول کے مطابق بالکل سیدھا بنایا جاتا ہے تو اگر زمین گلوب ہے تو تقریباً 40 کلومیٹر کا جو علاقہ نظر آرہا ہے اُس میں دوبئی کی تمام عمارات سب کی سب ایک ہی اُفقی فرق پر نظر آرہی ہیں ان عمارات نے ایسا کبھی نظر نہیں آنا تھا۔ کیونکہ موصوف زیب نامہ کے فرمان کے مطابق : " جوں جوں آپ آگے جاتے جائیں گے تو زمین کے خم ہونے کے ساتھ ساتھ آپ بھی خم کھاتے جائیں گے،" اگر اِسی اصول کے تحت عمارات جو زمین کے ساتھ اپنے بنیادی لیول پر بنائی جاتی ہیں، وہی عمارات کے بالکل اوپری حصے کچھ نہ کچھ ایک دوسرے سے پرے ہٹے ہوئے دکھنے چاہیں نہ کہ اب کوئی یہ توجیح کردے کہ تصویر میں مذکورہ

پورا علاقہ چپٹا ہے! ۔ کیونکہ ہر گلوب کا ایک کروچر ہوتا ہے اور وہ کروچر کچھ بھی ہو جائے لازمی نظر آ جاتا ہے ہاں کوئی ایسا میدانی علاقہ جیسے کنساس کا ذکر گذرا اگر ہو تو بات بھی الگ ہوتی ہے مگر دوبئ تو ایسا بالکل نہیں ہے۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ : " اسی خاطر آپ کو سمندر کے لیول میں فرق نہیں نظر آئے گا کیونکہ زمین کے خم کے ساتھ ساتھ سمندر بھی خم کھاتا جائے گا۔ چونکہ فلیٹ ارتھرز گلوب زمین کے قائل نہیں اسی خاطر زمین کے خم اور سطح سمندر سے اونچائی میں فرق نہیں سمجھ پاتے۔" جبکہ قارئین دیکھ رہے ہیں موصوف بار بار ایک ہی بات کی گردان کیے جا رہے ہیں لیکن اصل مدعے کروچر پر نہیں آ رہے۔ اگر ایسا ہو رہا ہے تو ہمیں کسی بھی مخصوص بلندی پر ایسا نظر آ جانا چاہیے جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ ہم کسی بھی بلندی پر ہوں ہمیں کسی جانب زمین کا کوئی لازمی کروچر نہیں دکھائی دیتا۔

موصوف زیب نامہ نے بڑی چالاکی سے اصل مدعے کہ : " بہت وسیع رقبہ پر محیط علاقے ڈیڈ لیول پر ہیں، خاص کر Urals سے لے کر Carpathians تک ایک سیدھی اُٹھان 1500 میل تک ہے۔ بالٹک کے جنوب میں ملک اتنا چپٹا پایا کہ وہاں پر شمالی ہوا کی وجہ سے Stattiner Haf کا پانی Oder کے دھانے میں داخل ہوتا پایا گیا، اور اِسی وجہ سے وہ پانی دریا کو 30 سے 40 میل اندر تک واپس دھکیلتا ہوا پایا گیا۔ وینزویلا اور نیو گرنادہ کے میدان جو کہ جنوبی امریکہ میں Orinoco کے بائیں جانب ہیں، اُن کو ilanos کہا جاتا ہے جس کا معنی ہے چپٹے میدان۔ اِن میدانوں میں اکثر 270 مربع میل تک سطح میں 1 فٹ کا فرق بھی نہیں ملا۔ ایمزان دریا اپنے دھانے کے آخری 700 میل کے راستہ میں صرف 12 فٹ کے لیول کے فرق سے بہتا ہے۔ جبکہ La Plata میں صرف ایک انچ کے 33 ویں حصے فی میل کے اُترائی ہے۔" پر کلام تک نہیں کیا اُس کی وجہ یہی تھی کہ زمین کا کروچر موصوف کے وہم و گمان میں بھی نظر نہیں آ رہا تھا کہ وہ کیا بلا ہے؟۔ اِسی لیے موصوف نے پانی کی قدرتی طبعیات اور کروچر کی بابت اِس اہم ثبوت پر کلام تک کرنا مناسب ہی نہیں سمجھا! ۔ قارئین سے گذارش ہے کہ ثبوت نمبر 153 پر دوبارہ غور فرمائیں مزید ایک اور اہم ثبوت آپ کو ملے گا کہ زمین گلوب کیوں نہیں ہو سکتی! ۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 154 Felix Baumgartner : کی Red Bull والی چھلانگ میں باہر لگا کیمرہ "فش آئی لینز" کے باعث زمین کو گلوب دِکھا رہا تھا جبکہ راکٹ کے اندر لگا کیمرہ زمین سیدھی دِکھا رہا تھا جس سے معلوم ہوا کہ زمین فلیٹ ہے۔)

جبکہ اصل کتاب کا متن حاضر ہے؛

" ثبوت نمبر 154: Felix Baumgartner کی Red Bull والی چھلانگ میں، باہر لگا کیمرہ جو زمین کا کروچر دیکھا رہا تھا وہ ویسا ہی تھا جیسا کہ سطح سے اُس بلندی تک ہونا چاہیے مگر وہ دھوکہ فش آئی کیمرہ لینز کی مدد سے دیا گیا، جب کہ اُسی اثناء جو ایک عام کیمرہ اندر لگا تھا، وہ 128،000 فٹ کی بلندی پر بھی اُفق کو عین چپٹا دکھا رہا تھا۔ یہ صرف تب ہی ممکن تھا جبکہ یہ زمین فلیٹ ہو۔"

قارئین نے دیکھ لیا ہوگا کہ کیسے موصوف نے سارے کلام کو ہی بدل ڈالا اور اپنا خانہ ساز اعتراض لکھ کر یہ جواب تحریر فرمادیا؛

☆(جواب: یہ عموماً فلیٹ ارتھرز کاپرانا طریقہ واردات ہے کہ جو کیمرہ زمین کو گول دِکھادے اس کو فش آئی لینز کا کمال قرار دے دیتے ہیں۔ یہ سچ ہے کہ کئی جگہوں پر فش آئی لینز کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ کیمرے میں زیادہ سے زیادہ علاقے کو cover کیا جاسکے، لیکن مذکورہ ویڈیو میں فش آئی لینز کے اثر کو کم یا ختم بھی کیا جاسکتا ہے، جس کے بعد بآسانی دیکھا جاسکتا ہے کہ زمین کا خم بدستور دِکھائی دے گا۔اس کے علاوہ راکٹ کے اندر موجود کیمرہ اُس وقت کھڑکی سے باہر زمین کا انتہائی تھوڑا سا حصہ دِکھا رہا تھا جس کے باعث اس کیمرے میں زمین سیدھی نظر آئی مگر باہر لگا کیمرہ چونکہ مکمل view دِکھا رہا تھا اس خاطر اس میں زمین گلوب نما دِکھائی دی۔)

الجواب: ہم پہلے اپنے قارئین کو یہی مشہور چھلانگ کی ویڈیو پیش کرنا چاہیں گے کہ پہلے آپ غور سے اِسے دیکھیں؛ لنک حاضر ہے۔ موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " یہ عموماً فلیٹ ارتھرز کاپرانا طریقہ واردات ہے کہ جو کیمرہ زمین کو گول دِکھادے اس کو فش آئی لینز کا کمال قرار دے دیتے ہیں۔ " یہ ہمارا نہیں موصوف کے گلوبرز کا پرانا طریقہ واردات ہے کہ وہ جان بوجھ کر فش آئی لینز کا استعمال کرتے ہیں جس کی بین دلیل آپ لنک شدہ ویڈیو کے بالکل شروع میں دکھائے گئے نظارے پر غور کر کے دیکھ سکتے ہیں۔

فش آئی لینز کے استعمال کی کچھ مثالیں ملاحظہ فرمائیں؛

جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اِسی ویڈیو کے شروع میں جو زمین کا کروچر محض 128،000 فٹ پر دکھایا جارہاہے اگر اُس کی بابت سارا حساب کتاب کیا جائے تو حیران کن طور پر کیا زمین اتنی چھوٹی ہو گئی کہ 128،000 فٹ پر ہی اتنا زیادہ کروچر ہو گیا؟۔ مزید اِسی ویڈیو میں اگر Felix Baumgartner کے جسم کے ساتھ لگے ہوئے فش آئی لینز کی ریکارڈنگ پر قارئین غور کریں تو ایسے ایسے کمال کے جھوٹ آپ کو دیکھنے کو ملیں گے کہ آپ خود حیران ہو جائیں گے کہ؛

جب فیلکس 128،000 فٹ کی بلندی پر اپنے کیپسول سے باہر نکلتا ہے تو تصویر میں اوپر والا نظارہ اُس کے جسم کے ساتھ لگا ہو کیمرہ دکھا رہا ہوتا ہے۔

مگر جب وہ زمین پر اُترنے لگتا ہے تو زمین سے صرف 10 فٹ اوپر ہی زمین کی جادوئی گولائی کیسے فش آئی لینز سے دکھائی جاتی ہے قارئین اِسی تصویر کے نیچے والی تصویر میں دیکھ سکتے ہیں۔اِسطرح ساری دُنیا کو گلوب کا دھوکہ دیا جاتا ہے۔وائیڈ اینگل لینز کے استعمال کے نام پر فش آئی لینز سے ایسی ایسی ذات کے دھوکے دکھائے جاتے ہیں کہ قارئین اب یہ سارے علمی تعاقب کو پڑھنے کے بعد اُن کے جھوٹ فوراً پکڑ سکیں گے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اِس ویڈیو میں فش آئی لینز کے استعمال کی بدترین مثال قائم کی گئی تھی اب قارئین ذرا ناسا کے کمال پر بھی نظر ڈالیں؛

موصوف زیب نامہ کا فرمانا: " ۔ یہ سچ ہے کہ کئی جگہوں پر فش آئی لینز کا استعمال کیا جاتا ہے تاکہ کیمرے میں زیادہ سے زیادہ علاقے کو cover کیا جاسکے، لیکن مذکورہ ویڈیو میں فش آئی لینز کے اثر کو کم یا ختم بھی کیا جاسکتا ہے، جس کے بعد بآسانی دیکھا جاسکتا ہے کہ زمین کا خم بدستور دِکھائی

دے گا" اپنے قارئینِ زیب نامہ کو پھر سے ایک اور دھوکہ دینا ہے۔ جس کی دلیل پر ہم آپ کو ایک پلے لسٹ کا لنک مہیا کیے دیتے ہیں تا کہ آپ خود سے سچ اور جھوٹ کا فیصلہ کر سکیں۔ ہم اِس مقام پر دوبارہ سے ایک اور اوپن چیلنج موصوف زیب نامہ کے کیمپ کو کرنا چاہیں گے کہ وہ ہمیں کوئی بھی ویڈیو لے کر اُس سے فش آئی لینز کے اثر کو ختم کر کے ہمیں زمین کا کروینچر دکھا دیں ہم فوراً اپنے ہر کلام سے اعلانیہ معافی مانگیں گے !۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ : " اس کے علاوہ راکٹ کے اندر موجود کیمرہ اُس وقت کھڑکی سے باہر زمین کا انتہائی تھوڑا سا حصہ دِکھا رہا تھا جس کے باعث اس کیمرے میں زمین سیدھی نظر آئی مگر باہر لگا کیمرہ چونکہ مکمل view دِکھا رہا تھا اس خاطر اس میں زمین گلوب نما دِکھائی دی۔" جبکہ یہ چھلانگ تو ایک ہیلیم غبارے کے ساتھ بندھے کیپسول سے لگائی گئی تھی راکٹ کہاں سے آ گیا؟ لگتا ہے موصوف زیب نامہ نے یہ چھلانگ بھی نہیں دیکھی ہوئی اور اُس کی بنا دیکھے وکالت اور دفاع کرنا اگر انتہائی احمقانہ حرکت نہیں تو اور کیا ہے؟۔ اگر ہم اُسی " زمین کا انتہائی تھوڑا سا حصہ " کو بطور تقابلہ جب اُس ویڈیو کے اور کسی منظر سے ملا کر دیکھیں تو وہاں موصوف زیب نامہ کیا کریں گے؟ کہ وہاں پر اتنے تھوڑے سے حصے پر زمین کا اتنا کروینچر؟ جبکہ اگر موصوف زیب نامہ کی اِس دلیل کہ : " مگر باہر لگا کیمرہ چونکہ مکمل view دِکھا رہا تھا اس خاطر اس میں زمین گلوب نما دِکھائی دی۔" مان لی جائے تو 128،000 فٹ کی بلندی پر جو نظارہ تھا تو زمین تو کافی چھوٹا گلوب ٹھہرا جبکہ موصوف زیب نامہ تو فرماتے تھے کہ : "یہ زمین بہت ہی بڑی ہے"۔ حقیقت میں یہی وہ متضاد بیانیاں اور ہمارے منہ پر بولے جانے والے جھوٹ ہیں جب کے خلاف ہم کمر بستہ ہیں اور یہ علمی تعاقب لکھ کر قارئین کی خدمت میں پیش کر رہے ہیں !۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 155: کچھ لوگ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہیں جہاز سے زمین کا خم دِکھائی دیا ہے جبکہ حقیقت یہ ہے کہ جہاز کا شیشہ کُروی ہوتا ہے جس کی وجہ سے گلوب ارتھ کے ماننے والے یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ انہوں نے زمین کو گول ثابت کر دیا حالانکہ وہی بات ہے اگر زمین گلوب ہوتی تو اتنی اونچائی سے افق نیچے نظر آنا چاہیے تھا۔)

جبکہ اصل کتاب میں ایک اور بین مشاہدہ بطور ثبوت لکھا ہے جسے موصوف زیب نامہ نے اپنی خیانتداری کا بدترین نشانہ بنایا ہے۔ اصل کتاب کا متن حاضر ہے؛

" ثبوت نمبر 155: کچھ لوگ دعوی کرتے ہیں کہ اُنھوں نے جہاز کی کھڑکی سے زمین کا کروینچر دیکھا ہے۔ وہ شیشہ جو تمام جہازوں کی کھڑکیوں میں استعمال کیا جاتا ہے وہ کُروی ہوتا ہے تا کہ وہ شیشہ ہوائی جہاز کے ڈھانچے کی کُروی ساخت کے عین مطابق ہو۔ اسی وجہ سے جو لوگ متعصبی ہیں وہ اور جنہوں نے یہ دیکھ رکھا ہے مل کر زمین کے کروینچر کا مبینہ دعوی کرتے نظر آتے ہیں۔ جب کہ حقیقت یہ ہے کہ آپ 35،000 فٹ کی اونچائی پر بھی اُفق کو جہاز کے دائیں اور بائیں جانب بھی اپنی آنکھوں کے برابر لیول پر دیکھ رہے ہوتے ہیں، جس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ زمین فلیٹ ہے۔ اگر زمین ایک گلوب ہوتا، چاہے کتنا ہی بڑا ہوتا، تو آپ کو اُفق کو دیکھنے کے لیے بار بار نیچے ہی دیکھنا پڑتا تا کہ آپ زیادہ سے زیادہ اُفق کو دیکھ سکیں۔ آپ 35،000 فٹ کی بلندی پر ہوائی جہاز کے دائیں یا بائیں کھڑکی سے باہر دیکھیں، آپ کو صرف بیرونی خلاء ہی نظر آئے

گا اور کچھ نہیں، جبکہ اُس وقت زمین کا اُفق آپ کے نیچے ہونا چاہیے تھا (نہ کہ آپ کی آنکھوں کے لیول پر)۔ اگر اُفق آپ کی آنکھوں کے لیول پر دونوں طرف کی کھڑکیوں سے نظر آتا ہے تو اُس کی وجہ صرف یہ ہے کہ زمین فلیٹ ہے!۔

موصوف زیب نامہ اپنے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: ہم اعتراض نمبر 155 تک پہنچ گئے ہیں مگر اب تک فلیٹ ارتھرز اُفق کی تعریف کو نہیں سمجھ پائے۔ بہر حال اس اعتراض کا جواب شروعاتی اقساط میں دیا جا چکا ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " ہم اعتراض نمبر 155 تک پہنچ گئے ہیں مگر اب تک فلیٹ ارتھرز اُفق کی تعریف کو نہیں سمجھ پائے۔" اپنی اُس کج فہمی کا اقبالی بیان ہے جو وہ اپنے پورے فریب نامہ میں جی بھر کر لکھتے آئے ہیں کیونکہ جب اصل مدعا ہی موصوف سمجھنا نہیں چاہ رہے تو اپنی ایسی کمزوری کا ذمہ دار فریق مخالف کو کہہ دینا کہاں کی عقلمندی ہے؟۔ جب قارئین نے اب تک کے گذرے علمی تعاقب میں جا بجا اُفق کی بابت کافی وشافی معلومات حاصل کر لیں ہیں۔ موصوف کا فرمانا کہ: " بہر حال اس اعتراض کا جواب شروعاتی اقساط میں دیا جا چکا ہے۔" اگر خود سے اعتراض گھڑ کر جواب دینا، جواب ہی دینا ہوتا ہے تو اُس میں بھی موصوف زیب نامہ اپنی متضاد بیانیوں کی وجہ سے بُری طرح ناکام رہے ہیں۔ اگر وہ اپنے جوابات سے مطمئن ہیں تو ہم نے اُن کا ہر مقام پر علمی تعاقب الجواب کی شکل میں پوری ایمانداری سے کر دیا ہے۔ قارئین سے گذارش ہے کہ اُفق کی دوبارہ سمجھ کے لیے پہلی قسط کے بالکل پہلے دو الجوابات لازمی دوبارہ سے دیکھ لیں۔ اگر پھر بھی تشنگی پائیں تو ضرور مطلع فرمائیں!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 156: اکثر لوگ Go-Pro یا کسی اور اونچائی پر بنائی گئی ویڈیوز دیکھ کر زمین کو گلوب مان لیتے ہیں۔ زمین گلوب نما کیمرے کے لینز کے باعث دِکھائی دیتی ہے اگر اُسی لینز کو ٹھیک کیا جائے تو زمین فلیٹ نظر آئے گی۔)

موصوف زیب نامہ نے کیسے اصل کتاب کے ثبوت نمبر 156 کو اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنایا، قارئین اِس کی بین دلیل اصل کتاب کے متن میں دیکھ سکتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 156: Go Pro کیمرے کا دھوکہ؛ اکثر لوگ Go Pro یا کسی اور اونچائی پر بنائی گئی ویڈیو کو دیکھ کر زمین کے کروچر کا دعوی کرتے پھرتے ہیں۔ اُس ویڈیو میں اُس وقت یہ ہی لگتا ہے کہ زمین کا اُفق مُڑا ہوا ہے، ایسی ویڈیو میں اُفق کا کُروی یا فلیٹ نظر آنا کیمرہ کی ہل جُل اور تیکھے رُخ پر ہونے پر بھی منحصر ہوتا ہے۔ یہ اثر اصل میں کھلے زاویے کے لینز کے استعمال کی وجہ سے ہونے والی ڈسٹورشن ہے۔ اگر لنز کو ٹھیک کیا جائے اور کسی ویڈیو میں کھلے زاویے کو نہ استعمال کیا جائے تو ایسا نہیں ہو گا، وہ تمام کی تمام تصاویر جو لوگوں نے خود سے بہت اونچائی پر اُفق کی بنائی ہیں (یا ویڈیوز بنائی ہیں) اُن میں اُفق ہمیشہ مکمل فلیٹ (سیدھا) ہی نظر آیا ہے۔"

موصوف زیب نامہ اپنے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: بہت سے ممالک میں amateur astronomers نے فش آئی لنیز کے بغیر کیمروں سے بھی اونچائی سے زمین کی ویڈیو بنائی ہے جس میں زمین صاف گلوب دِکھائی دے رہی ہے۔ان تجربات کی تفصیل اور ویڈیوز انٹرنیٹ پر بآسانی دستیاب ہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " بہت سے ممالک میں amateur astronomers نے فش آئی لنیز کے بغیر کیمروں سے بھی اونچائی سے زمین کی ویڈیو بنائی ہے جس میں زمین صاف گلوب دِکھائی دے رہی ہے۔۔ان تجربات کی تفصیل اور ویڈیوز انٹرنیٹ پر بآسانی دستیاب ہیں۔" کہیں موصوف زیب نامہ اِن کی بات تو نہیں کر رہے ہیں؟؛

قارئین گرامی قدر، پیش کردہ تصویر موصوف زیب نامہ کے فرمائے اُنہی احباب کی ہے جس میں آپ زمین پر فش آئی لینز کا کمال دیکھ لیجیے۔ پھر موصوف زیب نامہ فرماتے ہیں کہ "زمین بہت بڑی ہے اسکا کرو یچر دیکھنے بہت اوپر جانا پڑے گا" موصوف کے احباب نے 7 فٹ پر ہی اتنا کرو یچر دکھا دیا کمال ہے ویسے۔ کوئی کچھ کہتا ہے کوئی کچھ ۔ جبکہ یہ سب حقیقت میں ہمارے منہ پر جھوٹ بولتے ہیں اور ہم سب پر ہنستے ہیں کہ کیسا ہمیں بے وقوف بنایا۔ جبکہ حقیقت میں وہ خود ایسے ہوتے ہیں۔ ہمارے الجواب کہ فش آئی لینز کا کمال کی بابت یہ ایک تصویر ہی ساری بات کھل کر بیان کر رہی ہے!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 157: اگر کششِ ثقل کے باعث سب کچھ زمین کے ساتھ گھوم رہا ہے تو زمین کے خط استواء اور قطبین پر ماحول کے مختلف اثرات ہونے چاہیے، کیونکہ زمین کے خط استواء پر زمین کے گول گھومنے کی رفتار تیز اور قطبین پر کم ہے، اس کا اثر کبھی نوٹ نہیں کیا گیا، نہ جہازوں پر، نہ ماحول پر۔)

جبکہ اصل کتاب کا متن یہ ہے؛
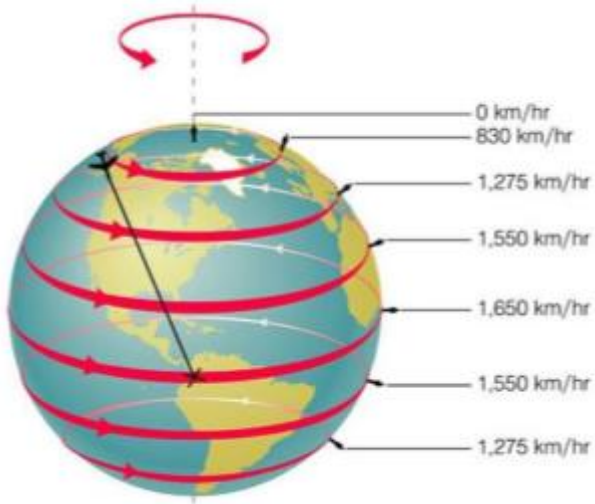
"ثبوت نمبر 157: کششِ ثقل کا جادو؛ اگر کششِ ثقل جادوئی طور پر زمین کے ماحول کو بھی گلوب زمین کے ساتھ گھومارہی ہے تو اسکا یہ مطلب ہوا کہ خطِ استواء کے قریبی علاقوں پر اس ماحول کے بھی گھومنے کی رفتار 1000 میل فی گھنٹہ ہوئی، اور ماحول کی رفتار درمیانی عرض بلدوں پر 500 میل فی گھنٹہ کی گردش ہوئی، اور بتدریج کم ہوتے ہوئے قطبوں پر ماحول کی رفتار بالکل ختم ہو کر 0 میل فی گھنٹہ رہ گئی جہاں یہ اثر بالکل نہیں ہوتا۔ جبکہ حقیقت میں ماحول کا یہ اثر اور اُس سے پیدا ہونے والی طاقت زمین پر کہیں بھی نظر آتی، اِس کو آج تک ماپا نہیں جا سکا اور یہ ثابت شُدہ وجود سے عاری طاقت ہوائی جہازوں پر کسی بھی سمت میں اُران کے دوران اثر انداز کبھی نہیں ہوئی اور نہ کبھی کسی قسم کے ماحولیاتی دباؤ کا اثر دیکھا گیا۔"

قارئین یہ تھا اصل کتاب کا متن جس میں گلوب کے ایک اور دھوکے اور تضاد بیانی کو کھل کر بطور ثبوت بیان کیا گیا ہے۔ موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: فرض کیجئے کہ ہم انتہائی تیز رفتار جہاز میں سفر کر رہے ہیں اور اِس دوران ہم جہاز میں چہل قدمی کرتے ہیں یا بھاگتے ہیں، تو کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ جہاز سینکڑوں کلومیٹر فی گھنٹہ فی رفتار سے پرواز کر رہا ہے سو ہمارے بھاگنے کی رفتار بھی سینکڑوں کلومیٹر فی گھنٹہ ہے؟ نہیں! کیونکہ ہم جہاز کے فریم آف ریفرنس میں ہیں۔ یہاں پر حقیقت کھلتی ہے کہ سائنس دشمنی میں فلیٹ ارتھر ز کششِ ثقل کے ساتھ ساتھ فریم آف ریفرنس کے بھی انکاری ہیں خیر زمین کے گھومنے کا اثر ہوتا ہے اور اسے نوٹ کیا گیا ہے ہم نے پچھلی اقساط میں Cariolis Effect اور Foucault pendulum کو انتہائی تفصیل سے پڑھا ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " فرض کیجئے کہ ہم انتہائی تیز رفتار جہاز میں سفر کر رہے ہیں اور اِس دوران ہم جہاز میں چہل قدمی کرتے ہیں یا بھاگتے ہیں، تو کیا ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ چونکہ جہاز سینکڑوں کلومیٹر فی گھنٹہ فی رفتار سے پرواز کر رہا ہے سو ہمارے بھاگنے کی رفتار بھی سینکڑوں کلومیٹر فی گھنٹہ ہے؟ نہیں! کیونکہ ہم جہاز کے فریم آف ریفرنس میں ہیں۔" یہ پوری عبارت پھر سے وہی فریم آف ریفرنس کا جھوٹ ہے جس کی بابت ہم نے مفصل کلام کیا تھا کہ اگر اِس کی مثال کو زمین پر منطبق کرنا ہے تو زمین کا فزیکل بیریئر ثابت کرنا ہو گا۔ کیونکہ جہاز،

گاڑی یا ریل گاڑی کی مثال تب بنے جب دونوں باتیں برابر ہوں۔ اصل مدعا یہی ہے کہ اگر ہم نے تقابلہ کرنا ہے تو ہر شے برابر ہونی چاہیے نہ کہ ایک رات اور دوسرا دن ہو۔ جیسے اگر ہم نے کسی کو دریا کی بابت سمجھانا ہے تو اُس میں اہم بات پانی کا بہت بڑا ذخیرہ ہوگا ہم کسی ٹب کو بطور دریا کبھی کسی مثال میں منطبق نہیں کر سکتے کسی ندی یا جھرنے کو دریا کی بابت سمجھانے کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ آسان الفاظ میں یہ بات ایسے بھی سمجھی جا سکتی ہے کہ اگر دو حالتیں ہیں ایک ہے زمین اور ایک ہے ہوائی جہاز تو دونوں میں باتیں مشترک ہونی چاہیں جبکہ جہاز کے اندر ایک دھاتی ڈھانچے کے اندر قید ماحول ہوتا ہے۔ جبکہ زمین کا ماحول کس دھانچے میں قید ہے؟۔ پہلے بھی یہ کلام گذرا کہ زمین کے ماحول کو بطور فریم آف ریفرنس ثابت کرنا ہے تو زمین کے ماحول کا فیزیکل بیریئر ثابت کرنا ہوگا۔ جو فیزیکل کی تعریف پر پورا اُترے۔

موصوف زیب نامہ کا یہ کلام انتہائی احمقانہ اور اصل سائنس سے بین متضاد ہے۔ اگر زمین کا ماحول کسی فیزیکل بیریئر میں قید ہے بالکل جہاز کی طرح تو پہلے وہ دکھایا اور ثابت کیا جائے۔ پھر یہ فریم آف ریفرنس کی بابت گلوبرز کوئی کلام کر سکتے ہیں مگر بنا ثابت کئے ایک ایسی شے کا واویلہ کرنا جو حقیقت میں وجود ہی نہیں رکھتی چہ معنی دارد نہیں تو اور کیا ہے؟۔

ہم قارئین سے گذارش کرتے ہیں کہ ہمارے اِس مقام پر کلام کو گذری اقساط میں موجود فریم آف ریفرنس پر کلام کے ساتھ دوبارہ ملا کر پڑھیں آپ کو فریم آف ریفرنس کے سارے دجل کا پول بین طور پر کھلتا نظر آجائے گا!۔ موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " ہاں پر حقیقت کھلتی ہے کہ سائنس دشمنی میں فلیٹ ارتھر زکشش ثقل کے ساتھ ساتھ فریم آف ریفرنس کے بھی انکاری ہیں " جبکہ ہم اعلانیہ طور پر دلیل کے ساتھ ایسی یاہ واہیوں اور متضاد تھیوریوں کا دلیل کے ساتھ رَد کرتے ہیں۔ تو موصوف کو حقیقت کھولنے کی ضرورت نہیں ہے بس موصوف کو اب اپنا علمی تعاقب پڑھنے کی ضرورت ہے جس میں ہم نے موصوف کو اُن کے دجل وفریب کا آئینہ کلی طور پر دلائل کے ساتھ دکھا دیا ہے۔ موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " خیر زمین کے گھومنے کا اثر ہوتا ہے اور اسے نوٹ کیا گیا ہے ہم نے پچھلی اقساط میں Cariolis Effect اور Foucault pendulum کو انتہائی تفصیل سے پڑھا ہے۔" موصوف کا کھسیانی بلی کھمبا نوچے والا بیانیہ ہے۔ جبکہ ہم نے متعلقہ مقامات پر موصوف کی اِن موضوعات کی بابت بین متضاد بیانیوں کو بھی قارئین کی خدمت میں کھول کھول کر پیش کر دیا تھا۔ کل ملا کر موصوف نے اپنا وہی بھان متی کی ہنڈیا میں بنا متضاد بیانیوں کا منجن دوبارہ سے ہمارے علمی تعاقب کے قارئین کو پڑھنے کی دعوت خود دے دی ہے۔ ہم اپنے قارئین سے ملتمس ہیں کہ گذری اقساط میں متعلقہ مقامات پر ہمارے سارے الجوابات کو دوبارہ سے لازمی پڑھیں!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض158: اگر زمین واقعی گول گھوم رہی ہے تو جیسے جیسے اونچائی پر جاتے جائیں گے تو گھومنے کی رفتار میں اضافہ ہونا چاہیے اور جیسے جیسے زمین کے پاس آئیں تو گھومنے کی رفتار میں کمی آجائے گی مگر بارش اور آتش بازی کے معاملے میں ایسا نہیں ہوتا کیوں؟)

جبکہ اصل کتاب میں واضح طور پر ایک اور اہم ثبوت مندرجہ ذیل ہے؛

"ثبوت نمبر158: ماحول کی جادوانہ رفتار کا اثر1؛ اگر کششِ ثقل جادوئی طور پر زمین کے ماحول کو بھی اپنے ساتھ گلوب زمین پر گھوما رہی ہے، تو اس کا یہ مطلب ہوا کہ جتنی اونچائی بڑھے گی تو اُتنا ہی ماحول کی گردش اپنے گھوماؤ کے مرکز کی جانب بڑھے گی۔ مگر حقیقت میں اگر ایسا ہی ہو رہا

ہوتا تو بارش اور آتش بازی کا تعامل ہی الگ ہوتا تھا کہ جب وہ نیچے آتے تو بتدریج آہستہ ہوتے جاتے کیونکہ نیچے ماحول کی گردش اوپر کی نسبت آہستہ ہوگی۔ گرم ہوا کے غبارے کو بھی مشرق کی طرف بتدریج تیز ہو جانا چاہیے جیسے جیسے وہ اوپر اُٹھیں کیونکہ اوپر ماحول کی گردش کی رفتار بھی بڑھ جاتی ہے۔"

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: 1791ء میں Battista Guglielmini نے دیگر کچھ سائنسدانوں کے ساتھ مل کر کئی تجربات کے ذریعے ثابت کیا تھا کہ زمین کے گھومنے کی وجہ سے 261 فٹ کی اونچائی سے پھینکی گئی گیندیں زمین پر اپنے حدف سے تھوڑا ساہٹ کر گرتی ہیں، مذکورہ سائنسدان کے اِن تجربات کی بناپر 200 سال پہلے انسان کو زمین کے گھومنے کے حوالے سے تجرباتی ثبوت میسر آنا شروع ہوگئے تھے۔اسی وجہ سے بارش کے دوران ہوا نہ چلنے کے باوجود بارش کے قطرے سیدھا گرنے کی بجائے تھوڑا ترچھا گرتے ہیں۔اِن تجربات اور ثبوتوں کی بناپر ہمیں معلوم ہوا کہ زمین کے گھومنے کی وجہ سے free-fall کرتی چیزوں پر معمولی اثر پڑتا ہے۔)

الجواب: لگتا ہے موصوف زیب نامہ نے اپنے اِس جواب کا سرقہ اِس لنک سے لیا ہے، جہاں پر موصوف زیب نامہ جیسے یاہ واہی جی بھر کر لکھی گئی ہے۔ جس کا جواب ہم واضح طور پر اپنے علمی تعاقب میں ساتھ ساتھ دیتے آرہے ہیں۔ موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " 1791ء میں Battista Guglielmini نے دیگر کچھ سائنسدانوں کے ساتھ مل کر کئی تجربات کے ذریعے ثابت کیا تھا کہ زمین کے گھومنے کی وجہ سے 261 فٹ کی اونچائی سے پھینکی گئی گیندیں زمین پر اپنے حدف سے تھوڑا ساہٹ کر گرتی ہیں، مذکورہ سائنسدان کے اِن تجربات کی بناپر 200 سال پہلے انسان کو زمین کے گھومنے کے حوالے سے تجرباتی ثبوت میسر آنا شروع ہوگئے تھے۔" موصوف زیب نامہ کے اپنے طے کیے گئے معیار کے بین طور پر خلاف ہے چونکہ جہاں جہاں پر اصل کتاب میں ڈاکٹر رَوبوتھم یا کسی اور فلیٹ ارتھر سائنسدان کے تجربات بطور ثبوت پیش ہوئے وہاں پر موصوف زیب نامہ نے پہلا اعتراض ہی اُن کے قدیم ہونے کا لگایا تھا اور بڑے طعن کے ساتھ یہ لکھتے تھے کہ "فلیٹ ارتھرز کو موجودہ دور کی بجائے پرانے دور کی ہی باتیں پیش کرنا آتی ہیں" جبکہ ادھر اپنی بات آئی تو بنا اپنے طور پر تحقیق کیے موصوف نے سرقہ لگا کر یہ جواب لکھ ڈالا اور خود ہی متضاد بیانی کا شکار ہوگئے۔ جب کہ گذری قسط نمبر 2 کے اعتراض 20 کے الجواب میں ہم بین طور پر موصوف کے ایسے متضاد کلام کا رَد کر چکے ہیں اور اصل کتاب کا ثبوت نمبر 20 بھی موصوف زیب نامہ کے اِس خانہ ساز متضاد جواب کے خلاف بین حجت ہے۔ ہم اپنے قارئین کو موصوف زیب نامہ کی متضاد بیانی کی بین دلیل دکھانے کے لیے اُس مقام کا سارا کلام ہی ادھر نقل کیے دیتے ہیں؛

ہمارے علمی تعاقب کی قسط 2 کی متعلقہ عبارت کا آغاز

موصوف کی کمال درجے کی علمی خیانت کا عملی مظاہرہ دیکھیے اور موصوف کا اگلا اعتراض پڑھیے؛

☆(اعتراض 20: اگر زمین واقعی سپن کر رہی ہے تو آسمان کی جانب عموداً اُچھالے جانے والی چیز کو تھوڑے فاصلے پر گرنا چاہیے!)

یہ تو تھا موصوف کا خانہ ساز اعتراض اب ہم کتاب کا اصل متن دیکھتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 20: اگر زمین مسلسل مشرق کے رُخ 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کر رہی ہوتی تو بالکل عمودی طور توپ سے داغے جانے والے گولے کو توپ سے کچھ مغرب میں گرنا چاہیے تھا۔ اصل میں جب بھی اِس کی کوشش کی گئی تب ہی عمودی داغا جانے والا گولا جو کہ 14 سیکنڈ تک اوپر جاتا رہا اور نیچے بھی 14 سیکنڈ تک آتا رہا تو اُسے توپ سے کچھ 2 فٹ مغرب کی طرف زمین پر گرنا چاہیے مگر اکثر گولے داغے جانے کے بعد توپ کے عین دھانے پر ہی واپس گرے۔"

یہ تو تھا اصل کتاب کے متن۔ اب ہم صاحبِ زیب نامہ کے اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: چونکہ فلیٹ ارتھرز زمین کے گھومنے کے ساتھ ساتھ کششِ ثقل پر بھی یقین نہیں رکھتے یہی وجہ ہے کہ ایسے عجیب و غریب سوالات سُننے کو ملتے ہیں۔زمین پر موجود ہر ذرہ زمین کے ساتھ ساتھ سپن کررہا ہے! لہٰذا اچھلنے کودنے سے ہم کہیں اور چلے جائیں ایسا نہیں ہوسکتا اور ایسا بھی نہیں ہوسکتا کہ آپ اپنے بچے کو ہوا میں اچھالیں اور زمین کے گھومنے کے باعث وہ دوسرے محلے میں جا کر گرے۔اس کے لئے ہمیں frame of reference اور کششِ ثقل کے متعلق سمجھنا پڑے گا۔اس کی مثال ہم بس میں سفر کے دوران لے سکتے ہیں کہ جب بس چل رہی ہوتی ہے تو ہمارا جسم بس کے ساتھ interaction میں رہتا ہے اور اسی رفتار سے سامنے کی جانب move کررہا ہوتا ہے لیکن جیسے ہی بس کو بریک لگتی ہے تو چونکہ ہمارا جسم motion میں ہوتا ہے لہٰذا ہمیں شدید جھٹکا لگتا ہے۔اسی خاطر اگرکبھی زمین کو اچانک بریک لگ گئی تو ہم سب اڑ کر خلاء میں پہنچ جائیں گے۔آپ frame of reference کا عملی مظاہرہ 180 کی رفتار سے چلتی گاڑی میں سگریٹ پی کر بھی کرسکتے ہیں ، سگریٹ کا دھواں ویسے ہی اوپر اٹھے گا جیسے کھڑی گاڑی میں اٹھ رہا۔اگر سگریٹ کی مثال پسند نہیں تو تیز رفتار سے چلتی بس یا ٹرین میں گیند اوپر اچھالیں ، گیند آپ کے ہاتھ میں واپس آئے گی !)

الجواب: صاحبِ زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: "چونکہ فلیٹ ارتھرز زمین کے گھومنے کے ساتھ ساتھ کششِ ثقل پر بھی یقین نہیں رکھتے یہی وجہ ہے کہ ایسے عجیب و غریب سوالات سُننے کو ملتے ہیں۔" اِس کا جواب ہم دلائل کے ساتھ کششِ ثقل کی نفی میں لکھ آئے ہیں مزید اِس علمی تعاقب میں اپنے اپنے مقامات پر اِس پر بات ہوتی رہے گی۔ یہ کہنا کہ: "ایسے عجیب و غریب سوالات سُننے کو ملتے ہیں"، موصوف کی اپنے قارئین کو دھوکہ دینے کی ایک اور سعی ہے۔ اگر صاحبِ زیب نامہ اور اُن جیسے احباب کریں تو دلیل، ہم کریں تو عجیب و غریب سوال، یہ من مانی نہیں تو اور کیا ہے؟۔ موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں کہ: "۔زمین پر موجود ہر ذرہ زمین کے ساتھ ساتھ سپن کررہا ہے!" ہم پہلے اِس کا ادھر ہی رد کرنا چاہیں گے۔ اگر زمین بھی گھوم رہی ہوتی اور اُس کے ساتھ ہر ذرہ بھی گھوم رہا ہوتا تو ہم عام زندگی

میں کئی ایسے مشاہدات کرتے رہتے ہیں جن میں اِس بات کی نفی ہوتی ہے۔ اگر زمین گھوم رہی ہے تو پہلے اُس کی دلیل دینا ہوگا بنا دلیل بات رد ہوتی ہے۔ ہم صاحبِ زیب نامہ کے دجل کے رد میں اصل کتاب سے Airy اور Michelson-Morley and Sagnac کا متن بھی پیش کر آئے ہیں اور اپنے الجواب میں بھی اِس بات کا رد کر آئے ہیں کہ زمین ساکن ہے۔ اگلے صفحہ پر ہم اپنے قارئین کو کچھ دیکھانا چاہیں گے کہ؛

اگر زمین 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھوم رہی ہے تو کیسے ممکن ہے کہ آتش فشاں کے پھٹنے کے بعد کئی کئی ہفتوں تک اُس سے نکلی راکھ جو مائیکرو ملی میٹر تک باریک ہوتی ہے، وہ ہوا میں ہی اُڑتی رہے؟۔ سوال کا جواب قارئین کی نظر کرتے ہیں اور آگے بڑھتے ہیں۔

صاحب زیب نامہ لکھتے ہیں: " لہٰذا اچھلنے کودنے سے ہم کہیں اور چلے جائیں ایسا نہیں ہوسکتا اور ایسا بھی نہیں ہوسکتا کہ آپ اپنے بچے کو ہوا میں اچھالیں اور زمین کے گھومنے کے باعث وہ دوسرے محلے میں جا کر گرے۔" ٹھٹھہ وور تضحیک موصوف زیب نامہ کا اپنے دجل وفریب سے بھرپور زیب نامہ میں طرہ امتیاز رہا ہے۔ ہم اِس کے جواب میں یہی کہیں گے کہ حقیقتاً اگر زمین گھوم رہی ہوتی تو ایسا ہی ہونا تھا۔ نہ کبھی ایسا ممکن ہونا تھا کہ ایک علاقے میں شدید حبس لگا ہو اور دوسرے علاقے میں بہترین ہوا چل رہی ہو۔ ہمارے علمی تعاقب میں یہ بات دلیل کے ساتھ آگے اپنے مقام پر آرہی ہے۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " اس کے لئے ہمیں frame of reference اور کشش ثقل کے متعلق سمجھنا پڑے گا۔ اس کی مثال ہم بس میں سفر کے دوران لے سکتے ہیں کہ جب بس چل رہی ہوتی ہے تو ہمارا جسم بس کے ساتھ interaction میں رہتا ہے اور اسی رفتار سے سامنے کی جانب move کررہا ہوتا ہے لیکن جیسے ہی بس کو بریک لگتی ہے تو چونکہ ہمارا جسم motion میں ہوتا ہے لہٰذا ہمیں شدید جھٹکا لگتا ہے۔ اسی خاطر اگر کبھی زمین کو اچانک بریک لگ گئی تو ہم سب اڑ کر خلاء میں پہنچ جائیں گے۔" اپنے قارئین کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔ فریم آف ریفرنس بھی کشش ثقل کی طرح سوڈو سائنس کا بنایا ہوا ایک جادو ہے جو گلوب پر آئے تو بنا کسی فیزیکل بیریئر کے کام کرتا ہے مگر مثال دینے کا کہا جائے تو فوراً کسی بس یا ٹرین کی مثال دے دی جاتی ہے۔ مگر ہم صاحبِ زیب نامہ جیسے افراد کی طرح ہوا میں بات نہیں کرتے ہم اُس کے لیے وہ صادق دلیل دیتے ہیں جو قابل فہم بھی ہو اور کوئی بھی آسانی سے اُسے سمجھ سکے۔ موصوف کی بابت

ہم لکھ آئے ہیں کہ کششِ ثقل جادو ہے جو ہمیں گلوب سے چپکا کر تو رکھ سکتا ہے مگر چلنے بھی دیتا ہے!۔اِس پر ہم بہت سیر حاصل گفتگو کر آئے ہیں اور مزید متعلقہ مقام پر کرتے رہیں گے۔

یہ کہنا کہ:" جب بس چل رہی ہوتی ہے تو ہمارا جسم بس کے ساتھ interaction میں رہتا ہے اور اسی رفتار سے سامنے کی جانب move کررہا ہوتا ہے لیکن جیسے ہی بس کو بریک لگتی ہے تو چونکہ ہمارا جسم motion میں ہوتا ہے للذا ہمیں شدید جھٹکا لگتا ہے۔"اِس میں ایک بات ٹھیک ہے اور دوسری غلط۔جو ٹھیک ہے وہ یہ کہ ہمارا جسم واقعی اُس بس یا ٹرین کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہوتا ہے۔جو غلط ہے وہ یہ کہ: جب اُن کو بریک لگتی ہے، چونکہ ہم اُن کے فیزیکل جسم کے اندر بیٹھے ہوتے ہیں تو بریک سے جو جھٹکا ٹرین یا بس کے جسم کو لگتا ہے وہی جھٹکا ہمیں بھی لگتا ہے۔اتنی سی عام فہم بات کو اتنا الجھایا ہی اِس لیے جاتا ہے کہ لوگ سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن پر اپنا ایمان مضبوط رکھیں اور کوئی عقلی توجیح مت مانگیں جہاں عقلی توجیح مانگ لی تو موصوف زیب نامہ کی طرح طعن و تشنیع کے نشتر برسنا شروع ہو جاتے ہیں۔

ہم اِس پر پاکستانی بسوں یا ٹرینوں کی مثال نہیں دینا چاہیں گے۔کہ جب میں ہم باآسانی کھڑے نہیں ہو سکتے اور ایسی ایسی ذات کے لگاتار جھٹکے لگ رہے ہوتے ہیں کہ جب مسافر اُن سے اُترتا ہے تو اُس کو کافی دیر تک وہ لرزہ اپنے جسم میں محسوس ہوتا رہتا ہے۔ہم سمجھنے کے لیے بات کرتے ہیں جاپانی بلٹ ٹرینز کی۔جن کی اوسط رفتار 260 میل فی گھنٹہ قریباً ہوتی ہے۔اُن کے اندر بیٹھا ہوا مسافر بہتر آرام سے وہ سب کر سکتا ہے جو مصوف زیب نامہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر جو نہیں کر سکتا وہ یہ کہ کوئی اُن ٹرینوں کی چھت پر بیٹھ کر دیکھائے جو اُس کا حشر 260 میل فی گھنٹہ کی طوفانی رفتار پر ہو گا قارئین اِس تصویر کی مدد سے سمجھ سکتے ہیں؛

1- فائٹر جیٹ پائلٹ ٹریننگ کے دوران 9 جی یا اُس سے پہلے ہی اکثر دباؤ کی وجہ سے بے ہوش ہو جاتے ہیں۔

2- ہم زمین پر ہیں اور بنا کسی فیزیکل بیریئر کے ہم بہت آرام سے ایک ایسے جادوئی گلوب پر رہ رہے ہیں جو نا صرف مبینہ طور پر 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اپنے محور پر گھوم رہا ہے بلکہ اور بھی کئی طرح کی مضحکہ خیز اور طوفانی رفتاروں کے سات کی جہتوں اور مختلف رفتاروں کے ساتھ کائنات میں بھاگے جا رہا ہے۔

3- اگر ایریل ایٹم نامی تیز رفتار گاڑی کے ماڈل میگنم کو کوئی ڈرائیو کر رہا ہو جس کے آگے کی طرف کوئی ونڈ سکرین نہیں لگی ہوتی تو اُس کا حال 155 میل فی گھنٹہ کی رفتار پر کیا ہونا تھا۔ کہ اُس میں بھی کوئی فیزیکل بیریئر نا تھا تو ڈرائیو کا برا حال ہو گیا۔

4- جبکہ کسی اچھے تربیت یافتہ کتے کہ سر پر کافی کا مگ رکھ دیا جائے تو وہ بڑے آرام سے 1،000 میل فی گھنٹہ کی طوفانی رفتار سے گھومتے گلوب پر باآسانی چل کر دیکھا سکتا ہے۔

اِس تصویر اور ہمارے لکھے 4 پوائنٹس سے یہ سارا فریم آف ریفرنس کے دھوکے کا پول باآسانی کھل جاتا ہے اور اگر کوئی صاحب بصیرت اِن باتوں پر غور کرے تو وہ ساری بات کی اصلیت سمجھ جاتا ہے؛ اگر فیزیکل بیریئر ہو تو یہ ممکن ہوتا ہے کہ ہم تیز زرفتار پر بھی پرسکون رہ سکتے ہیں لیکن اگر فیزیکل بیریئر ہی موجود نہ ہو تو یہ دعوی از خود خارج ہو جاتا ہے۔ جیسے جاپانی ٹرین میں تو پرسکون سفر میسر ہے مگر ہم چاہیں گے کہ صاحبِ زیب نامہ پاکستانی ٹرین میں آرام سے چائے پی کر ہی دیکھا دیں۔ کہ اِدھر چائے بھی ٹرین میں دورانِ سفر بڑے حساب سے پینی پڑتی ہے۔ یہی بات بسوں پر بھی لاگو ہے گاڑیوں پر تو اولی لاگو ہے کہ ہم اُن میں دوران سفر آرام وسکون سے محدود افعال تبھی انجام دے سکتے ہیں کہ روڈ بہترین ہو، ریل ٹریک بہترین ہو اور گاڑی اور ٹرین کا سسپنشن بہترین ہو۔ اگر کوئی یہ کہے کہ زمین کا ماحول اُس کا فیزیکل بیریئر ہے اور ویکیوم چیمبر کی توجیح کرنے کی کوشش کرے تو اُس کی توجیح اُس کا رد ہے کہ ویکیوم چیمبر میں بہترین اور طاقتور فیزیکل بیریئر ہوتا ہے۔ جس کے اندر ویکیوم پیدا کر کے تجربات کیے جاتے ہیں اگر زمین کا ماحول ہی زمین کا فیزیکل بیریئر ہے تو وہ فیزیکل نہیں انوزیبل ہو گیا جو نظر نہیں آتا اور کششِ ثقل کی طرح کا ایک اور جادو بن گیا۔ جبکہ سوڈو سائنس کا یہ بھی دعوی ہے کہ وہ خلاء میں جاتے ہیں اور واپس بھی آ گے ہیں۔ تو اِس مقام پر ہم قارئین کی نظر یہ سوال کرنا چاہیں گے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ کسی ویکیوم چیمبر میں کوئی سوراخ ہو اور اُس ویکیوم چیمبر میں اُس کو ماحول بھی برقرار رہے اور ساتھ میں ہم اُس کے آر پار بھی جا سکیں؟ یقیناً جواب نفی میں ہو گا۔ اگر یہ کہا جائے کہ زمین کا ماحول ہی زمین کا فیزیکل بیریئر ہے تو فیزیکل کی تعریف پر

صادق آنا چاہیے۔ اگر زمین کا ماحول ویکیوم چیمبر سے تعبیر کیا جائے تو سوڈو سائنس کی مبینہ اور جعل سازی پر مبنی اسپیس سائنس اپنے آپ ہی اپنا رد کرا دیتی ہے۔ ہم یہ ساری اشکالات اپنے قارئین کی نظر کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں کہ: " اسی خاطر اگر کبھی زمین کو اچانک بریک لگ گئی تو ہم سب اڑ کر خلاء میں پہنچ جائیں گے۔" اگر زمین گھوم رہی ہوتی تو اُس کا پہلے ثابت کرنا ہوتا نہ کہ ہم اِس پر چلے جائے کہ کبھی بریک لگ گئی تو سب اُڑ کر خلا میں پہنچ جائیں گے۔ ایک سادہ سا تجربہ جو باآسانی قارئین خود سے بھی کر کے دیکھ سکتے ہیں وہ کچھ اِس طرح سے ہے؛

اگر آپ کسی بھی ٹینس بال کو لے کر اُسے پانی میں اچھی طرح بھگو لیں اور اُسے کسی بھی طرح کسی بھی رفتار سے گھمائیں تو یہی ہو گا جو اوپر تصویر میں نظر آ رہا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ پانی کسی بھی شے پر بنا کسی فیزیکل بیریئر کے صرف اُس کے گھومنے کی وجہ سے ہی اُس سے چپکا رہے۔ جبکہ اگر کوئی فیزیکل بیریئر بھی ہو تو پھر بھی کوئی شے کسی گیند یا گلوب کے محظ گھومنے کی وجہ سے اُس سے کبھی بھی نہیں چپک سکتی ہے۔ بات وہ کی جائے تو ثابت بھی کی جا سکے۔ جبکہ بات سارے زمین کے ایک ایک ذرے کی ہو رہی ہے۔

سوڈوسائنس گلوب کے گھومنے کو کشش ثقل کی وجہ قرار دیتی ہے اور جو توجیح کرتی ہے وہ ملاحظہ فرمائیں؛

لگائی گئی تصویر عین سوڈوسائنس کے بتائے ہوئے کششِ ثقل کے معیار کے مطابق ہے۔اب اِس پر سوال ہے کہ اگر گلوب کے خطِ استواء پر سب سے زیادہ رفتار ہے تو وہاں سب سے زیادہ کشش ثقل ہونی چاہیے اور گلوب کے قطبین پر جہاں رفتار صفر ہے وہاں بالکل نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ سوڈوسائنس کا دعوی ہے کہ کشش ثقل گلوب کے 1000 میل فی گھنٹہ گھومنے کی وجہ سے ہے اور یہی فرمان صاحبِ زیب نامہ کا بھی تھا کہ اگر زمین کو بریک لگ گئی تو ہم سب خلاء میں پہنچ جائیں گے۔ تو کیسے ممکن ہے کہ کشش ثقل جس کو گلوب کے گھومنے کی وجہ سے کہا جاتا ہے وہ زمین پر ہر جگہ ایک جیسی ہی ملے؟ جبکہ حقیقت میں سوڈوس سائنس کا ماڈل گلوب پر گھومنے کی رفتار کی جو رفتاریں بتارہا ہے وہ اِس بات پر صادق نہیں آتیں۔مزید آگے اپنے مقام پر ہم اِس پر اور نقد کریں گے ابھی کے لیے ہم اپنے دلائل قارئین کی نظر کرتے ہیں کہ وہ فیصلہ کریں کہ کیا حقیقت ہے اور کیا افسانہ؟۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " آپ frame of reference کا عملی مظاہرہ 180 کی رفتار سے چلتی گاڑی میں سگریٹ پی کر بھی کرسکتے ہیں ، سگریٹ کا دھواں ویسے ہی اوپر اٹھے گا جیسے کھڑی گاڑی میں اٹھ رہا۔اگر سگریٹ کی مثال پسند نہیں تو تیز رفتار سے چلتی بس یا ٹرین میں گیند اوپر اچھالیں ، گیند آپ کے ہاتھ میں واپس آئے گی "اپنے آپ میں موصوف کا رد ہے مزید ہم یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ایریل ایٹم کے میگنم ماڈل کی بات ہم دیکھ آئے ہیں کہ جس میں سامنے کی جانب کوئی ونڈ سکرین نہیں تھی موصوف سے ہماری خصوصی درخواست ہے کہ کسی ایسی گاڑی میں ہمیں سگریٹ پی کر دیکھائیں۔فریم آف ریفرنس کا براہ راست تعلق فیزیکل بیرئیر اور میڈیم جیسے ویریئبلز سے ہے۔ خالی یہ کہہ دینا کہ گاڑی میں سگریٹ پی کی دیکھیں جہالت پر مبنی موَقف اور قارئین کی آنکھوں میں دجل وفریب کا دھول جھونکا ہوگا۔

افسوس ہوتا ہے دیکھ کر سگریٹ نوشی جیسے بری عادت اگر موصوف کو ہے بھی تو اُس کی تشہیر کی کیا ضرورت تھی۔ موصوف کو کیا الہام ہوا تھا کہ میرے تمام قارئین سگریٹ نوشی کرتے ہیں؟۔اِس جملے سے بھی موصوف کے علمی قد کا واضح پتہ چل رہاہے جو اپنی بُری ذاتی عادات کو اپنے کلام میں بطور توجیح لکھ رہا ہو وہ کتنا الفاظ و توجیہات سے خالی ہوگا۔ قارئین اِس پر خود ہی جواب اخذ کر سکتے ہیں۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " اگر سگریٹ کی مثال پسند نہیں تو تیز رفتار سے چلتی بس یا ٹرین میں گیند اوپر اچھالیں ، گیند آپ کے ہاتھ میں واپس آئے گی "ہم چاہیں گے کہ قارئین خود سے اِسے کر کے دیکھیں کہ ایسا کتنی بار ہوتا ہے اور کتنی بار نہیں۔مزید ادھر بھی وہی فیزیکل بیرئیر والی بات آجاتی ہے۔ہم چاہیں گے کہ اِسی کام کا عملی نمونہ موصوف زیب نامہ ایریل ایٹم جیسی کسی بھی چھت کے بغیر گاڑی میں کر کے دیکھادیں۔یہ بات موصوف کے پورے خانہ ساز جواب نمبر 20 کا مدلل رد ہے۔ہم چاہیں گے کہ قارئین پوری توجہ سے موصوف کے خانہ ساز جواب نمبر 20 کو

بار بار پڑھیں کیونکہ آگے کتاب میں موصوف نے اِسی کو اپنے دجل کی بنیاد بنا کر پیش کرنے کی کوششِ لاحاصل کی ہے۔ اور ہمارے پیش کردہ اصل کتاب کے متن کو بھی پوری طرح سمجھیں کہ اگر زمین گلوب ہوتی تو کیا ہوتا؟۔

ہمارے علمی تعاقب کی قسط 2 کی متعلقہ عبارت اختتام پذیر ہوئی۔

قارئین نے پوری بحث سے دیکھ لیا ہو گا کہ موصوف زیب نامہ نے کیسے ہر مقام پر متضاد بیانیاں کر رکھیں ہیں جو بین شاہد ہیں کہ موصوف زیب نامہ محدود انڈاکٹرینیشن کے حامل ہیں جس کی بنیاد پر وہ بار بار متضاد بیانیوں کا شکار رہے ہیں اپنے خود کے طے کیے گئے خانہ ساز پیمانوں کو صرف ہمارے خلاف ہی استعمال کرتے رہے ہیں اور جب بات اپنے پر آتی ہے تو فوراً سارے اصول پس پُشت ڈال کر اپنے مخالفین کے خلاف چڑھ دوڑتے ہیں جس کا مشاہدہ قارئین ہر مقام پر کرتے آ رہے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " اسی وجہ سے بارش کے دوران ہوا نہ چلنے کے باوجود بارش کے قطرے سیدھا گرنے کی بجائے تھوڑا ترچھا گرتے ہیں۔ اِن تجربات اور ثبوتوں کی بنا پر ہمیں معلوم ہوا کہ زمین کے گھومنے کی وجہ سے free-fall کرتی چیزوں پر معمولی اثر پڑتا ہے۔" یہ اتنا بڑا سفید جھوٹ ہے جس کو پڑھ کر ہی قارئین اس کی رکاکت کو پا گئے ہوں گے۔ اگر ایسا ہے تو حقیقت میں کئی بار جب موسلادھار بارش ہو رہی ہوتی ہے تب تو بارش کے قطرے پورے 90 ڈگری پر برس رہے ہوتے ہیں اُس بابت موصوف زیب نامہ کیا کریں گے؟۔ ایسے رکیک کلام موصوف زیب نامہ کا ہی شیوہ ہیں۔ اگر موصوف کے ہاں ایسے بھدے کلام ثبوت ہیں تو یہ اُن کو ہی مبارک۔ جبکہ بارش کے قطرے تو ہوا کی وجہ سے اپنا زاویہ بدلتے رہتے ہیں اور جب بالکل ہوا بند ہو اور موسلادھار بارش ہو رہی ہو تو بارش تو 90 ڈگری پر ہی برس رہی ہوتی ہے۔ قارئین خود مشاہدہ کر لیں۔ حقیقت میں بارش کے قطرے تو ہوا کے رُخ کے ساتھ کسی بھی سمت میں گرتے ہیں تو کیا ہم زمین کی شمالاً جنوباً حرکت بھی مان لیں پھر ہم زمین کی شرقاً غرباً کی بجائے غرباً شرقاً حرکت مان لیں؟۔ ایسا کلام وہی کر سکتا ہے جس کی عقل کو شیطان نے پھونک مار کر زائل کر دیا ہو۔ ہم ایسے کلام سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں!۔ حقیقت تو یہ ہے کہ کسی بھی شے کے زمین پر گرنے کا زاویہ اُسی شے کے پھینکے کے زاویے پر منحصر ہے۔ جس کی بابت گذرے ثبوت نمبر 20 میں توپ کے گولوں کی بابت بین دلیل قارئین کی خدمت میں موجود ہے۔

ایک اور بات قارئین ذہن نشین کر لیں جہاں پر موصوف کی سوڈو سائنس کے گلوب پر زک پہنچتی ہے وہیں پر یا تو موصوف اپنے ایسے کلام کا سہارا لیتے ملتے ہیں جیسا موصوف نے اِس مقام پر خانہ ساز جواب میں لیا ہے یا موصوف فریم آف ریفرنس کے جھوٹ کا سہارا لیتے ہیں۔ یہی وہ متضاد بیانیاں ہیں جن کی بابت ہم ہر متعلقہ مقام پر دلائل کے ساتھ اپنے معزز قارئین کو علمی تعاقب کر کے دکھاتے آئے ہیں اور اُن کی خدمت میں پیش کرتے آئے ہیں۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆ (اعتراض 159: اگر زمین کا ماحول واقعی زمین کے ساتھ گردش میں مصروف ہوتا تو اونچائی کے ساتھ ساتھ ماحول کے گھومنے رفتار تیز ہوتی جاتی ایک وقت آتا جہاں یہ تیز رفتار ماحول خلاء میں جہاں ویکیوم ہے وہاں جا کر مل جاتی، اگر واقعی ایسا ہوتا تو راکٹ اور خلائی جہازوں نے بڑی تباہی سے دوچار ہونا تھا۔)

جبکہ اصل کتاب کا ثبوت نمبر 159 قارئین کی خدمت میں حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 159: ماحول کی جادوانہ رفتار کا اثر 2: اگر بتدریج بلند ہوتا ماحول گردش کر رہا ہوتا جو جیسے جیسے بلندی بڑھتی اس ماحول کی رفتار بھی بڑھتی یہاں تک کہ بہت اونچائی پر جا کر کسی ایک جگہ پر جا کر وہ مقام آتا جہاں پر ماحول کی یہ تیز ترین رفتار خلاء کے ویکیوم جو کششِ ثقل سے آزاد اور لامحدود ہے، سے ملتی! ۔ ناسا نے کبھی بھی اُس اونچائی کا ذکر نہیں کیا جہاں پر یہ ناممکن ملاپ ہوتا ہے۔ مگر باآسانی اس فلسفہ کا بطلان کیا جا سکتا ہے، اس حقیقت کے ذریعے کہ ویکیوم کبھی بھی نان ویکیوم سے بنا کسی ویکیوم والے ماحول کی خصوصیت کے نہیں مل سکتا۔ اگر حقیقت میں یہ ہو رہا ہوتا تو راکٹ اور خلائی جہازوں نے بڑی تباہیوں سے دوچار ہونا تھا۔"

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز جواب میں لکھتے ہیں؛

☆ (جواب: مذکورہ اعتراض میں فلیٹ ارتھرز اشارے کنائے میں ہی سہی مگر اپنے عقیدے کے برعکس سیٹلائیٹس کے ہونے کا اعتراف کر رہے ہیں، بہر حال ہمیں معلوم ہے کہ اونچائی کے ساتھ ساتھ atmosphere کی تہہ ہلکی سے ہلکی ہوتی چلی جاتی ہے، ایک وقت آتا ہے کہ خلاء شروع ہو جاتی ہے، معلومات میں اضافے کی خاطر یہاں یہ بتاتا چلوں کہ خلاء بھی ویکیوم نہیں ہے خلاء میں بھی وقفے وقفے سے ہائیڈروجن ایٹم پھیلے ہوئے ہیں سو ایسا کچھ نہیں ہوتا جیسا فلیٹ ارتھرز سوچتے ہیں۔)

الجواب: پہلے تو ہم یہ بات واضح کرنا چاہتے ہیں کہ عقیدہ کیا ہوتا ہے؟ عقیدہ تو ایک مذہبی اصطلاح ہے جس میں ہم قرآن وسنت کی روشنی میں اپنے ایمان کو مضبوط عقیدے پر جمانے کی کوشش کرتے رہتے ہیں تو موصوف زیب نامہ نے یہ کیا لکھ دیا کہ: " مذکورہ اعتراض میں فلیٹ ارتھرز اشارے کنائے میں ہی سہی مگر اپنے عقیدے کے برعکس سیٹلائیٹس کے ہونے کا اعتراف کر رہے ہیں، " جبکہ عقیدے کا تعلق تو ہم سب کے لیے دینِ اسلام یا کسی اور مذہب والے کے لیے اپنے مذہب سے ہوتا ہے۔ کیا موصوف زیب نامہ کے لیے اپنی سوڈو سائنس اور ناسا ایک عقیدہ ہے؟ اس کا جواب وہ ہی دے سکتے ہیں مگر حقیقت میں سوڈو سائنس اور ناسا ایک مذہبِ جدید ہی ہیں جس پر موصوف زیب نامہ جیسے احباب اندھا اعتقاد رکھتے ہیں۔ جبکہ ہم فلیٹ ارتھ پر دلیل کے ساتھ بات کرتے ہیں جو بات دلیل سے خالی ہوتی ہے اُسے چھوڑ دیتے ہیں کیا کوئی عقیدہ چھوڑ کر مسلمان بھی رہ سکتا ہے؟ ہرگز نہیں رہ سکتا مگر کسی فن میں دلیل ملنے پر رجوع کرنے سے کچھ نہیں ہوا کرتا۔ لہٰذا عقیدے کا لفظ موصوف زیب نامہ نے استعمال کر کے اپنے مذہبی طور پر انتہائی غیر ذمہ دار ہونے کا بھی ثبوت دیا ہے۔ چونکہ حقیقت میں سائنس صرف ایک فن ہے جس کے ذریعے ہم چیزوں کی بابت جاننے کی کوشش کرتے ہیں یہ ہمارے لیے کوئی عقیدہ ہرگز نہیں ہے۔ موصوف زیب نامہ نے انتہاء درجے کا احمقانہ الزام لگایا کے عقیدے جیسا ایک مقدس لفظ اپنے دجل وفریب سے بھرپور الزام کا حصہ بنا ڈالا!

اگر قارئین اصل کتاب میں اِس مقام پر لکھتے ثبوت پر غور کریں تو اُس میں سوڑو فلکیات کا ایک بین تضاد بطور ثبوت لکھا تھا جسے موصوف زیب نامہ نے اپنے جواب میں بچگانہ طور پر کچھ اور ہی بنا لیا۔ موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ : " بہر حال ہمیں معلوم ہے کہ اونچائی کے ساتھ ساتھ atmosphere کی تہہ ہلکی سے ہلکی ہوتی چلی جاتی ہے، ایک وقت آتا ہے کہ خلاء شروع ہو جاتی ہے، " بات تہہ ہلکی سے ہلکی ہونے تک تو ٹھیک رہتی مگر یہ خلاء کا جادو کہاں سے آ گیا؟

جبکہ ناسا تو ہمیں یہ کہتی ہے کہ ؛
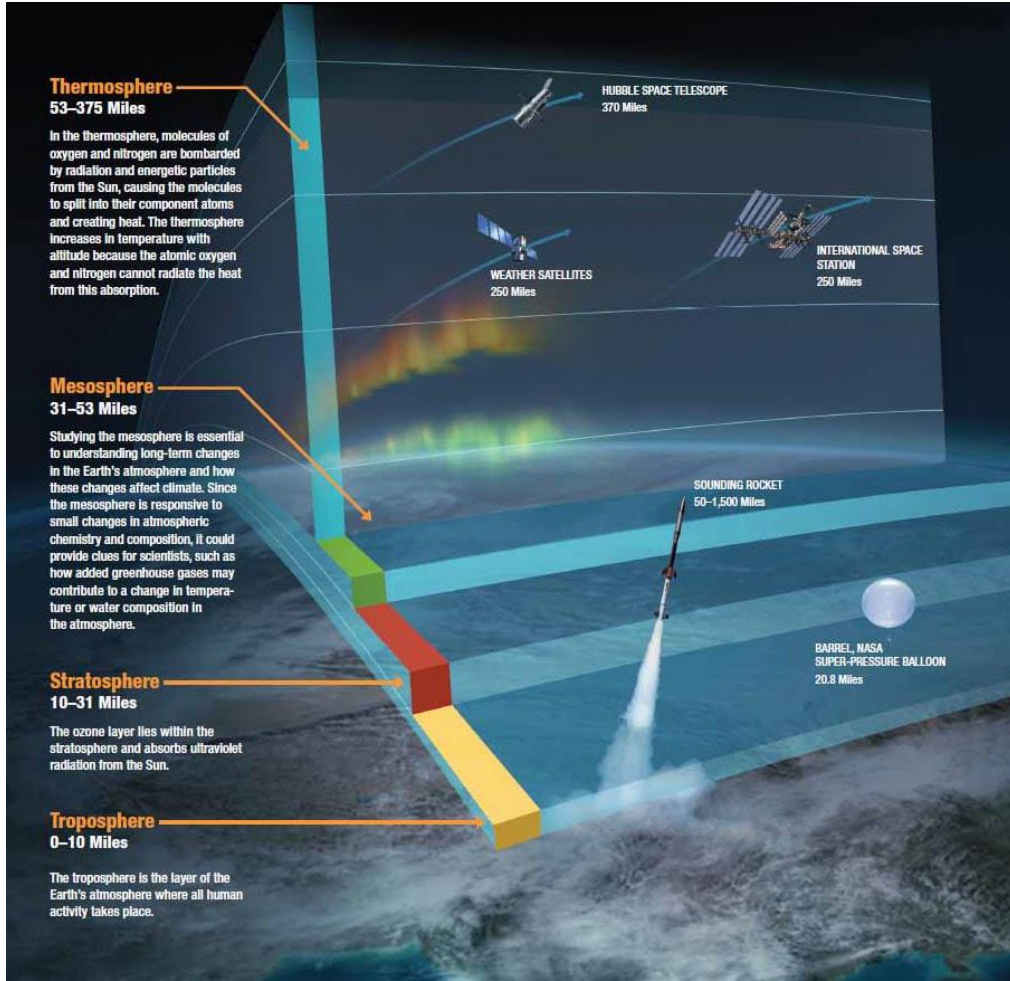
ناسا کے مطابق اِس تصویر میں بیان کردہ زمین کے ماحول کے اوپر موجود تہیں ہیں جو کسی صورت میں فیزیکل بیریئر کی تعریف پر پورا نہیں اترتیں ہیں مزید یہ کہ ناسا سائنس کے مطابق تھرموسفریئر جو ماحول کی آخری تہہ ہے اُس کے بعد مبینہ طور پر خلاء شروع ہو جاتا ہے۔ جو بالکل ویکیوم ہے مگر قارئین پہلے یہ دیکھ لیں کہ خلاء والی بات ہے کیا؛
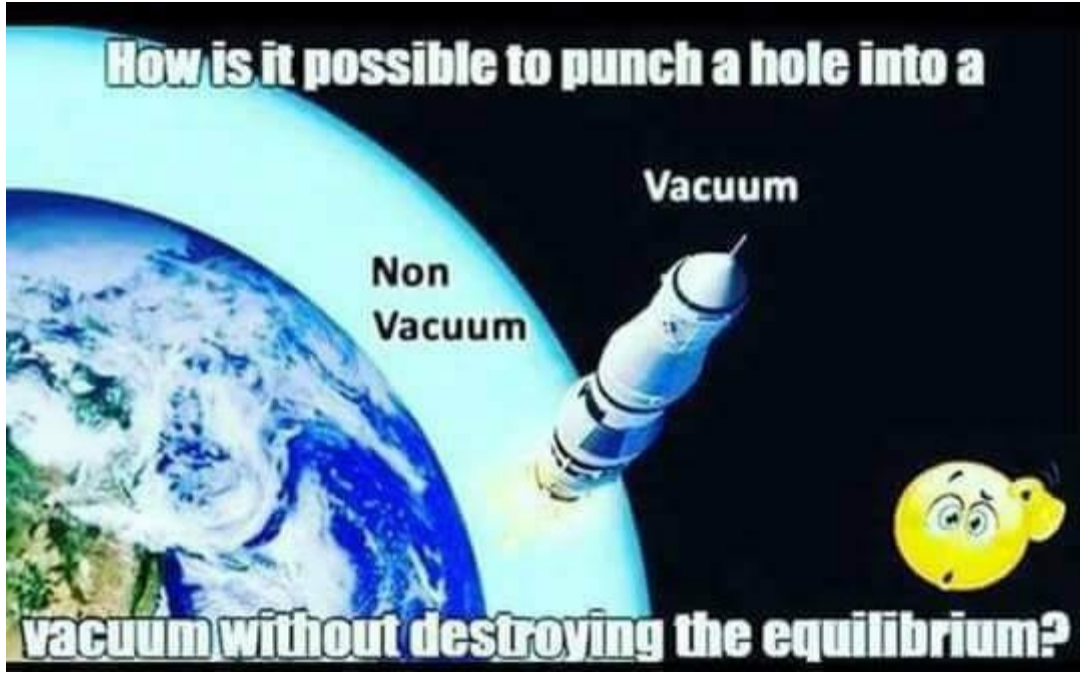
ویکیوم اور نان ویکیوم کبھی ایک ساتھ بنا کسی فیزیکل بیریئر کے نہیں رہ سکتے۔ جبکہ ناسا کہتا ہے کہ ہمارا ماحول نان ویکیوم ہے اور ایک خاص بلندی پر جا کر ویکیوم شروع ہو جاتا ہے!۔ ایک ناممکن کو ممکن سوڈو سائنس ہی بنا سکتی ہے جس کا مائی باپ ناسا ہے!۔

جبکہ موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " معلومات میں اضافے کی خاطر یہاں یہ بتاتا چلوں کہ خلاء بھی ویکیوم نہیں ہے خلاء میں بھی وقفے وقفے سے ہائیڈروجن ایٹم پھیلے ہوئے ہیں سوایسا کچھ نہیں ہوتا جیسا فلیٹ ارتھرز سوچتے ہیں۔" موصوف کا اپنے ذہنی آقا ناسا کے فرمان سے کھلا انحراف ہے جو کہتا ہے خلاء ایک ویکیوم ہے۔ قارئین سے گذارش ہے کہ موصوف زیب نامہ کا یہ فرمان ذہن میں رکھیے گا موصوف زیب نامہ نے آگے اپنے اِسی بیان سے متضاد بیان داغ رکھا ہے۔

صاحب زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض160: یہ ناممکن ہے کہ جیٹ انجن ویکیوم میں کام کرے، یعنی خلاء میں ہوا نہیں ہوتی سو راکٹ اور شٹلز کے جیٹ انجنز کیسے جہاز کو آگے دھکیلتے ہیں جب کہ خلاء میں ہوا نہیں ہے جس کو دھکیل کے آگے بڑھا جائے، اس طرح تو چاند پر بھی نہیں جایا جاسکتا۔)

جبکہ اصل کتاب کا متن مندرجہ ذیل ہے؛

"ثبوت نمبر 160: خلاء میں جیٹ انجن کا استعمال ناممکن؛ یہ ناممکن ہے کہ کسی بھی قسم کا جیٹ انجن کسی بھی طرح کے ویکیوم کے ماحول میں کام کر سکے کیونکہ وہاں ہوا نہیں ہے یعنی خلاء میں۔ کسی بھی شے کو آگے دھکیلنے کے لیے جیٹ انجن کو ہوا چاہیے ہوتی ہے۔ اِس کی بجائے راکٹس اور شٹلز کو جائرو سکوپ کی طرح بنا کسی کنڑول کے اپنے محور پر گھومتے ہوئے بھیجا جائے۔ یہ ناممکن تھا کہ اُڑ کر چاند تک پہنچا جائے یاں کسی اور سمت میں جایا جائے خاص کر جب کششِ ثقل بھی حقیقت ہوتی اور وہ لگاتار آپ کو قریبی آپ سے کثیف جسم کی طرف کھینچ رہی ہوتی۔"

قارئین نے دیکھ لیا ہو گا کہ کتاب میں ایک اہم بات کو بطور ثبوت پیش کیا گیا تھا جسے موصوف زیب نامہ نے اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنانے کے بعد یہ جواب لکھ دیا؛

☆(جواب: ہم نے شاید دسویں کی کتاب میں پڑھا تھا کہ زمین سے نکلنے کے لئے escape velocity چاہیے ہوتی ہے، زمین کے مدار سے نکلنے کے بعد خلاء میں پہنچ کر راکٹ بنا ایندھن کے بڑھتا رہتا ہے۔ سو راکٹ کے ذریعے چاند پر بھی جایا جاسکتا ہے، کچھ سالوں بعد انسان دوبارہ چاند پر جارہا ہے، چاند کے بعد مریخ پر بھی جارہا ہے، ساری دنیا اپنی سوچ کو وسعت دے رہی ہے، صرف چند افراد پر مبنی گمراہ ٹولہ اپنے ساتھ سب کو کنویں کا مینڈک بنانے پر بضد ہے، یقیناً فلیٹ ارتھرز کے بوسیدہ خیالات سے بقیہ دنیا کو کوئی فرق نہیں پڑتا، یہ سیریز صرف اس لئے لکھی جارہی ہے کہ بعد میں کوئی یہ کہنے کے قابل نہ رہے کہ فلیٹ ارتھرز اگر جھوٹ بولتے تو انہیں بے نقاب کیوں نہیں کیا جاتا؟، لہٰذا ابھی بھی وقت ہے کہ اپنی اصلاح کی کوشش کی جائے اور بند کمرے میں بیٹھ کر اعتراضات اٹھانے کی روش چھوڑ کر انسانی ترقی میں اپنا حصہ ڈالا جائے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانہ کہ: " ہم نے شاید دسویں کی کتاب میں پڑھا تھا کہ زمین سے نکلنے کے لئے escape velocity چاہیے ہوتی ہے، زمین کے مدار سے نکلنے کے بعد خلاء میں پہنچ کر راکٹ بنا ایندھن کے بڑھتا رہتا ہے۔" اپنی سوڈو سائنس کی بنیادی باتوں کے ہی خلاف ہے۔ نہ تو کلام زمین سے نکلنے کا تھا نہ اُس کی بات ہوئی چونکہ موصوف نے اپنی انڈاکٹرینیشن کی ہی بنیاد پر یہ دجل وفریب نامہ لکھا ہے تو اُس میں موصوف کو اسکول میں یہی پڑھایا گیا تھا جسے موصوف وحی سمجھ کر بنا تحقیق کیے اپنے دل سے لگا کر بیٹھے ہوئے یہ سب تحریر فرمارہے ہیں۔ اگر ایسا ہوتا ہے کہ ایسکیپ ولاسٹی سے زمین سے نکلا جاتا ہے تو کیا وہ بیریئر جس کی بابت موصوف فریم آف ریفرنس کا ہر مقام پر واویلہ کرتے ہیں کیا اُس پر کوئی اثر نہیں پڑتا کہ جب جی چاہا کوئی شے اُسے توڑ کر نکل جائے اور جب جی چاہا کوئی اُس میں داخل ہو جائے اور وہ بیریئر سلامت بھی رہے؟۔ جبکہ اگر بالفرض زمین سے نکل گئے تو خلاء میں تو سوڈو سائنس کہتی ہے کہ ہر شے اپنے اپنے مدار پر بھاگے جارہی ہے تو چاند کیا موصوف زیب نامہ کے مائی باپ ناسا کے راکٹ کا ایک جگہ کھڑا انتظار کرتا رہا ہوگا کہ وہ آ جائیں میں ادھر ہی کھڑا ہوں؟۔ اگر کوئی ایسی کلام کا قائل ہے تو اُس کی عقل پر ہمیں کوئی افسوس نہیں جو ایسی ایسی ذات کی سائنس فکشن کہانیوں کو سچ مانے بیٹھا ہے۔ جبکہ اگر خلاء کے نان ویکیوم میں کسی انسان کے جانے کی بابت ہی تحقیق کر لی جائے تو پتہ چلتا ہے کہ یہ سب ناسا کا ڈرامہ ہے اُس سے زیادہ کچھ نہیں جس کی دلیل پر یہ پلے لسٹ بطور آپ کی تحقیق کا نقطہ آغاز، پہلے بھی پیش کی گئی تھی، اب پھر سے فراہم کی جارہی ہے۔

ناسا تو یہ بھی کہتا ہے کہ زمین کی بھی اپنی کشش ثقل اور چاند کی بھی اور اگر چاند کی کشش ثقل اتنی طاقتور ہے کہ وہ سمندروں میں مد و جزر پیدا کر سکتی ہے تو وہ کیسے کسی ایک مبینہ خلائی جہاز کو اتنی آزادی سے اپنی طرف آنے دے؟ اور پھر چاند کا اپنے مدار پر چلنا کیسے کوئی مبینہ خلائی جہاز صرف اپنے ابتدائی دھکے اور معمولی تھرسٹرز کے بل بوتے کیسے اپنے آپ کو متعلقہ راستے پر رکھ پاتے ہیں؟ اِس ضمن میں 101 سوالات کوئی بھی صاحبِ بصیرت سوڈو فلکیات اور ناسا کی متضاد بیانیوں کو دیکھ کر خود بھی لکھ سکتا ہے۔ بس ہو صاحبِ بصیرت نا کہ ناسا و سوڈو سائنس کے دھوکے میں سوئے ہوئے احباب!۔ اب موصوف زیب نامہ اپنی ہی سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن کا دجل وفریب دیتے ہوئے لکھتے ہیں: " سو راکٹ کے ذریعے چاند پر بھی جایا جاسکتا ہے، کچھ سالوں بعد انسان دوبارہ چاند پر جارہا ہے، چاند کے بعد مریخ پر بھی جارہا ہے، " یہ وہ جھوٹ ہے جس کا پول خود موصوف کی طرف کے ہی ایک بڑے میڈیا چینل بی بی سی نے بہت پہلے اپنی اس ڈاکیومینٹری میں کھول دیا تھا کہ انسان چاند پر گیا تھا یا نہیں؟ رہی بات مشن مارس کی تو وہ بھی ناسا کا ایک اور ایسا ہی جھوٹ ہے جیسے وہ 1958 سے اب تک پوری دُنیا کو بے وقوف بناتا آیا ہے کہ اسپیس نام کی بھی کوئی شے ہے! اور موصوف زیب نامہ یہ بتانا گوارا کریں گے کہ آپ کے مبینہ خلاء میں کونسی ایسی شے ہے جس کی وجہ سے

راکٹ اُس مبینہ خلاء میں کام کر سکتا ہے کیونکہ راکٹ کے انجن جو چلنے کے لیے ہوا درکار ہے جس میں موجود آکسیجن کی راکٹ انجن کام کرتی ہے تبھی ناسا اور سوڈو فلکیات اکثر یہ کہتی اور دکھاتی ہے کہ لوار تھ آربٹ سے بہت پہلے ہی کسی بھی راکٹ کے انجن کام کرنا بند کر دیتے ہیں تبھی وہاں سے آگے اُن کے مبینہ تھرسٹرز سے کام لیا جاتا ہے۔ جبکہ حقیقت میں یہ بات اپنے آپ میں بھی سائنس فکشن ہے۔ مگر موصوف زیب نامہ کا یہ بیانیہ کہ "راکٹ کے ذریعے" گلوبرز کے کیمپ کی جانب سے ایک اور سوڈو سائنس سے انحراف اور بہت ہی بڑی گپ ہے۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: "ساری دنیا اپنی سوچ کو وسعت دے رہی ہے، " تو ہمارا جواب ہے کہ اگر ساری دُنیا کفر پر چلی جائے تو کیا ہم بھی چلے جائیں اگر ساری دُنیا فری میسنری کے مذہب جدید الحاد کی دلدل میں دن بدن پھنستی جارہی ہے تو ہم بھی پھنسیں؟ کیا آپ کے ہاں سوچ کو وسعت دینا سائنس فکشن کو سائنس مان لینا ہے یا نام نہاد لبرلز کی طرح بن جانا ہے جو موصوف زیب نامہ کی ہی طرح ہر قسم کی اخلاقی اقدار سے یکسر خالی پائے جاتے ہیں!۔ اگر دُنیا کا آبادی کے لحاظ سے سب سے بڑا مذہب عیسائیت ہے تو کیا ہم سب بھی عیسائی بن جائیں؟۔ ایسے کبھی نہیں ہوا کرتا کہ جس ڈگر پر سب چلنا شروع ہو جائیں ہم بھی اُس کے پیچھے چل پڑیں۔ ہم نے دلیل کو دیکھنا ہوتا ہے یہی حکم باری تعالیٰ ہے۔ یہی اسلام کی تعلیم ہے کہ دلیل کو تھام لو!۔ اگر دلائل اور حقائق کسی شے کے جھوٹ ہونے پر اظہر من الشّمس ہو جائیں تو ہم نے بھی اپنا مؤقف دلائل و حقائق کی کسوٹی کی روشنی میں بدلنا ہے نہ کہ ابلیس لعین کی طرح تکبر کا شکار ہو کر ہم حق پر رجوع کرنے سے ہی انکاری ہو جائیں ہم اللہ سے ایسی باتوں کی پناہ مانگتے ہیں!۔ افسوس تو یہ ہے کہ جدید دور میں سوچ کی وسعت کا مطلب جھوٹ کی ذہنی اور بنا سوال کیے غلامی ہے جس کا عمی مظہر موصوف زیب نامہ اور اُن جیسے احباب ہیں۔ اگر بات سوچ کی وسعت کی ہوتی تو موصوف پہلے خود اُس کا عملی مظاہرہ کر کے دکھاتے اور اصل کتاب کا متن من و عن پیش کرتے۔ جبکہ جس قدر موصوف زیب نامہ تنگ اور مقید سوچ کے مالک پائے گئے ہیں وہ کسی مزید ثبوت کا محتاج نہیں ہے۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " صرف چند افراد پر مبنی گمراہ ٹولہ اپنے ساتھ سب کو کنویں کا مینڈک بنانے پر بضد ہے، " واہ کیا علمی اسلوب ہے موصوف زیب نامہ کا کہ ساری پرلے درجے کی برائیوں کا شکار ہو کر خود اپنا فریب نامہ لکھ گئے اور ہمیں کتنے اعلیٰ القابات سے نواز گئے!۔

جبکہ حقیقت تو یہ ہے؛

1% CONTROL THE WORLD

4% ARE SELLOUT PUPPETS

90% ARE ASLEEP

5% KNOW AND ARE TRYING TO WAKE UP THE 90%

THE 1% DON'T WANT THE 5% WAKING UP THE 90%

موصوف زیب نامہ کن میں سے ہیں وہ بھی قارئین دیکھ سکتے ہیں ہم کن میں سے ہیں وہ بھی قارئین دیکھ سکتے ہیں۔اگر موصوف کو یہ لگتا ہے تو ہم اور قارئین دلائل کی روشنی میں حق بجانب ہیں کہ موصوف کا کلام موصوف کو ہی لوٹایا جائے کہ وہ اور اُن کے احباب بذات خود " چند افراد پر مبنی گمراہ ٹولہ اپنے ساتھ سب کو کنویں کا مینڈک بنانے پر بضد ہے "کیونکہ ہم تو انسانوں کو دھوکے سے جگا رہے ہیں اور موصوف اپنی سوڈو سائنس کے دجل و فریب کی لوری پورے زور سے سنا کر پھر سے اُسی نیند میں اپنے قارئینِ زیب نامہ کو سُلا رہے ہیں۔ موصوف کا یہ فرمانا کہ : "یقیناً فلیٹ ارتھرز کے بوسیدہ خیالات سے بقیہ دنیا کو کوئی فرق نہیں پڑتا، " ہمارے خیالات بوسیدہ ہیں یا قرآن و سنت کے مطابق ؟۔یہ فیصلہ قارئین کرنے میں آزاد ہیں اور ہمیں کوئی فرق نہیں پڑتا چاہے کوئی ایک بھی نہ جاگے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں پیغام پہنچانے کا مکلّف بنایا ہے کسی کا ذمہ دار ہرگز نہیں بنایا!۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ : " یہ سیریز صرف اس لئے لکھی جارہی ہے کہ بعد میں کوئی یہ کہنے کے قابل نہ رہے کہ فلیٹ ارتھرز اگر جھوٹ بولتے تو انہیں بے نقاب کیوں نہیں کیا جاتا؟" ایک گیدڑ بھکی سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہے جس کی دلیل قارئین کے سامنے ہمارا پیش کردہ پورا علمی تعاقب ہے۔ موصوف وہ اپنے گھر کے شیر ہیں جو پہلے دن ہی ہمیں اپنے سوشل میڈیا سے بلاک کر کے بھاگ گئے تھے۔ اگر ہمت ہوتی تو سامنے آتے اور اپنے دجل وفریب پر ہماری جرح و تعدیل کا جواب دیتے۔ ایک کہاوت بہت مشہور ہے موصوف زیب نامہ سے مماثلت اتفاقیہ ہو گی! کہ اپنے گھر میں تو گیدڑ بھی شیر ہوتا ہے!۔ ہم موصوف کے گھر یعنی موصوف کے اکاؤنٹ پر جا کر جب پہلے ہی دن موصوف کو دلائل پیش کر کے دعوتِ تحقیق دی تھی تو موصوف نے ہمیں یہ منافقانہ جواب مرحمت فرمایا تھا!؛

Comments

Muhammad Shahzaib Siddiqui

حافظ صاحب فی الحال تو شدید مصروف ہوں انشاء اللہ وقت ملتے ہی اس متعلق سیر حاصل گفتگو کروں گا آپ سے کیونکہ آپ کا سمجھانے کا انداز اچھا ہے ورنہ اب تک بہت سے فلیٹ ارتھرز سے بحث کرچکا زیادہ تر ناسا کا پجاری کہہ کر بھاگ جاتے ہیں کسی سے کوئی لاجکل بات نہیں ملی، انشاء اللہ فرصت ملتے بات کرونگا شکریہ آپ کے کمنٹس کا

37 minutes ago · Like · Reply · 1

یہ موصوف کے فریب نامہ کی پہلی قسط پر ہمارے جوابات کے بعد ہمیں دیا گیا جواب تھا تاریخ تھی 20 جنوری 2018۔ ہم نے 21 فروری 2018 کے بعد جا کر اپنے علمی تعاقب کا اعلان کیا تھا تب سے موصوف ہمیں بلاک کر کے بھاگ چکے ہیں۔ قارئین آزما لیں آپ ذرا سی بھی موصوف سے اُن کے زیب نامہ پر بازپُرس کریں وہ فوراً آپ کو بھی بلاک کر دیں گے آزمائش شرط ہے!۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ : "لہٰذا ابھی بھی وقت ہے کہ اپنی اصلاح کی کوشش کی جائے اور بند کمرے میں بیٹھ کر اعتراضات اٹھانے کی روش چھوڑ کر انسانی ترقی میں اپنا حصہ ڈالا جائے۔" نہ تو ہم نے کبھی بھی اپنے لیے اصلاح کا دروازہ بند کیا ہے اور نہ ہونے دیں گے ان شاء اللہ۔ موصوف کے پاس اگر دلائل تھے تو دیتے نہ کہ یہ دجل و فریب بکھیرتے۔ نہ ہم بند کمرے کے باسی ہیں اور نہ یہ سوغات ہمیں موصوف زیب نامہ کی طرح میسر ہے۔ یہ کام اُنہی کا ہے جس کی دلیل قارئین اب تک واضح طور پر دیکھ چکے ہوں گے۔ ہم انسانیت کی فلاح اور ترقی کے موصوف زیب نامہ کی نسبت اولیٰ قائل ہیں اور ہماری کاوشیں ہمارے اِس کلام کی گواہ ہیں۔ لیکن ہم کبھی بھی ایسی ترقی نہیں چاہیں گے جو انسانوں کو الحاد کے اندھے کنویں میں دھکیل دے، مسلمانوں کو قرآن کا انکار کرنے پر مجبور کر کے اور اسلام کا مذاق بنانے کی اجازت دے۔ ہم ایسی باتوں سے اللہ کی

پناہ مانگتے ہیں اور اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ ہمیں اِن سب فتنوں سے محفوظ رکھے اور اسلام کی سربلندی کے لیے مزید کام کرنے کی توفیق دے!۔ ہمارا بیانیہ واضح ہے کہ جو سائنس انسانوں کی فلاح کے لیے ہم اُس کے قائل ہیں اور جو سوڈو سائنس انسانوں کو اپنے سامنے سجدہ کرانے کی کوشش کرتی ہے ہم اُس سے دُشمن ہیں!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 161: اگر زمین واقعی گلوب ہوتی تو ہمیں خلاء میں جانے کے لئے راکٹ کی ضرورت نہیں تھی بلکہ صرف ہوائی جہاز اڑتے ہی مخصوص بلندی کے بعد خلاء میں پہنچ جاتا، اور زمین پر رہنے کے لئے پائلٹس کو لگاتار جہاز کی ناک زمین کی طرف کرنا پڑتی، مگر ایسا کچھ بھی نہیں ہے۔)

قارئین کے لیے اصل کتاب کا متن حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 161: اگر زمین واقعی ایک گلوب ہوتی، تو باہر خلاء میں جانے کے لیے کسی بھی طرح کے راکٹ ضرورت نہ ہوتی بلکہ صرف جہاز کو ایک مخصوص اونچائی پر ایک سیدھ میں اُڑایا جاتا اور اُڑنے کے دوران ایک مقام آتا جہاں وہ جہاز خود بخود اس مبینہ باہری خلاء میں پہنچ جاتا۔ اسی کو روکنے کے لیے کہ جہاز گلوب زمین کے عین اوپر اُڑ سکیں، پائیلیٹس کو لگاتار اپنے جہاز کو لگاتار بار بار آگے سے نیچے کی طرف کرنا پڑتا، ورنہ کچھ ہی گھنٹے کی اُڑان کے بعد وہ اِس مبینہ بیرونی خلاء میں پہنچے ہوتے کیوں کہ ایک اوسط جیٹ ہوائی جہاز کی رفتار 500 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے۔ حقیقتاً ایسا کچھ بھی کبھی بھی نہیں ہوا، جہازوں میں موجود مصنوعی اُفق پائلٹس کے مطلوبہ اونچائی کو اُفق کے مطابق دیکھاتا ہے اور اسکی کبھی کوئی ضرورت نہیں رہی کہ جہاز کے اگلے حصے کو بار بار نیچے کی طرف کیا جائے، اس سے یہی ثابت ہوتا ہے کہ یہ زمین گلوب نہیں ہے۔"

قارئین نے دیکھا کہ اصل کتاب میں مبینہ گلوب کے کروچر کی بنیاد پر ایک اہم نکتہ بطور ثبوت پیش کیا گیا ہے جسے موصوف زیب نامہ نے اپنی خانہ سازی سے اپنے اعتراض میں بدلا اور پھر اُس پر اپنا یہ جواب تحریر فرمایا؛

☆(جواب: اس متعلق ہم اعتراض 15 کے جواب میں تفصیلاً پڑھ چکے ہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " اس متعلق ہم اعتراض 15 کے جواب میں تفصیلاً پڑھ چکے ہیں۔" جبکہ تکنیکی اعتبار سے موصوف زیب نامہ کا اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 15 میں لکھا جواب اِس مقام کی بحث سے کلی طور پر الگ تھا۔ ہمیں یہ سمجھ نہیں آئی کہ موصوف کے اُس کلام کا اِس مقام کی بحث سے کیا تعلق ہے؟۔ مگر پھر بھی ہم اپنے معزز قارئین کے لیے اُس مقام کی پوری عبارت ادھر ہی پیش کیے دیتے ہیں تا کہ قارئین سارے مدعے کو دوبارہ سے پڑھ کر اصل کتاب کے ثبوت نمبر 161 کو واضح طور پر سمجھ سکیں اور موصوف زیب نامہ کے ایک اور احمقانہ حرکت کو خود سے دیکھ سکیں کہ جب کلام کسی اور بابت ہو رہا تھا تو نہ جانے وہ کیوں اپنے اُسی جواب کو اِس مقام کی بحث سے جوڑ رہے ہیں قارئین ہی یہ فیصلہ کر سکتے ہیں؛

ہمارے علمی تعاقب کی قسط 2 سے اِس مقام سے متعلقہ عبارت کا آغاز ہوا!۔

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراج نمبر 15 پر رقمطراز ہیں؛

☆(اعتراض15: اگر زمین واقعی گول ہوتی تو جہاز کو 885 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے اڑتے وقت ہر تھوڑی دیر بعد اپنی ناک زمین کی جانب کرنی پڑتی ورنہ جہاز خلاء میں پہنچ جاتا۔)

اب ہم پہلے اصل کتاب کے متن کو پڑھ لیتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 15 :اگر زمین واقعی گلوب کی شکل میں 25000 میل گلوب ہوتی تو ہوائی جہازوں کے پائلٹس کو اپنی اونچائی برقرار رکھنے کے لیے جہاز کو لگاتار آگے سے جھکانا پڑتا ورنہ وہ بیرونی خلا میں پہنچ جاتے، کسی بھی پائلٹ کی خواہش ہوتی ہے کہ 500 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اُڑتے ہوئے وہ اپنی اونچائی ہمیشہ برقرار رکھے، (اگر زمین 25000 گھیراؤ کا گلوب ہو تو) ورنہ پائلٹس کو بار بار اپنے جہاز کی ناک کو نیچے جھکاتے ہوئے 2،777 فٹ فی منٹ کے حساب سے ایسا لگاتار کرنا پڑتا!۔ اگر وہ اِس کو مدِ نظر نہ رکھیں تو ایک ہی گھنٹہ میں پائلٹ اپنی مطلوبہ اونچائی سے 31.5 میل اوپر ہی پہنچے ہوں۔ "

موصوف زیب نامہ نے ہمارے گمان کے مطابق پوری پلاننگ سے یہ دجل وفریب نامہ لکھا ہے کہ اپنے قارئین کی اِس سے قبل کہ اُن کو کوئی فلیٹ ارتھ کے دلائل دے، موصوف پہلے ہی اُن کی ذہن سازی کر کے اُن کو سمجھا دیں کہ جو موصوف نے لکھ دیا وہ حق ہے اور فلیٹ ارتھرز جھوٹے اور جاہل ہیں۔اپنی اِس بات کا اظہار موصوف کئی بار اپنے اِس فریب نامہ میں بالواسطہ کرتے بھی نظر آتے ہیں۔یہی کام آج کل کے دور میں دجالی میڈیا بھی کرتا ہے کہ پہلے سے لوگوں کی ذہن سازی کر کے قباحت پر مبنی افعال کو عام بات بنا دیا جائے تا کہ لوگ اُن قبیح حرکات کو آسانی سے قبول کر لیں اگر یقین نہ آئے تو آج کل کا الیکٹرانک و پرنٹ میڈیا کا ہماری اِس بات کو پڑھنے کے بعد مشاہدہ کیجئے گا۔ واللہ آپ ہماری بات کو صادق پائیں گے۔ موصوف زیب نامہ نے بھی یہی سعی لاحاصل فرمائی ہے مگر اِس بار ہوا یہ ہے کہ اُنھوں نے ہم فلیٹ ارتھرز کو اپنے دجل وفریب سے نشانہ بنانے کی کوشش کی ہے جس کی وجہ سے وہ بُری طرح پھنس گئے ہیں۔ تبھی ہماری طرف سے اعلان ہونے کے فوراً بعد سے وہ ہم سب کو سوشل میڈیا پر بلاک کر کے بھاگنے میں ہی اپنی عافیت سمجھ بیٹھے تھے۔ مگر ہم اُن کا پیچھا کبھی نہیں چھوڑیں گے اور اُن کے دجل وفریب کا اِسی طرح دلائل کے ساتھ تعاقب جاری وساری رکھیں گے۔ان شاء اللہ !

موصوف نے جیسے کذب بیانی سے کام لیتے خود سے اعتراض گھڑا تھا اُس سے آپ کتاب کے اصل متن کا موازنہ کر کے ساری بات کو از خود سمجھ سکتے ہیں۔مزید تشفی کے لیے ہمارا فورم ہمیشہ ہمیشہ حاضر ہے اور اِس بابت ہماری زیر تحریر کتاب میں مفصل بحث آئے گی۔اب ہم موصوف کے اپنے گھڑے ہوئے اعتراض کا موصوف کا از خود دیا ہوا جواب دیکھتے ہیں؛

☆(جواب: فلیٹ ارتھر چونکہ کشش ثقل پر یقین نہیں رکھتے اس خاطر بھی ایسے اعتراضات اٹھائے جاتے ہیں! جہاز کی رفتار 885 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتی ہے اور زمین کی کشش ثقل سے نکل کر خلاء میں پہنچنے کے لئے 11.5 کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار چاہیے ہوتی ہے ! للذا یہ انتہائی بچگانہ

اعتراض ہے جو فلیٹ ارتھرز کی سائنس سے ناواقفیت صاف ظاہر کرتا ہے !)

الجواب: موصوف کا پورا جواب پڑھ لیں پھر ہماری موصوف پر کی گئی پہلی قسط میں کشش ثقل پر جرح پڑھ لیں اور موازنہ کر لیں کہ موصوف کس حد تک علمی و عقلی دلائل سے عاری پائے گئے ہیں۔ موصوف کو لگتا ہے کہ کششِ ثقل کوئی ایسی جاندار شے ہے جو از خود فیصلہ کر لیتی ہے کہ کسی پکڑنا ہے کسے چھوڑنا ہے، کسی اپنی طرف کھینچ کر سمندروں کی طرح جکڑ لینا ہے (جو کہ اصل میں خام خیالی سے زیادہ کچھ نہیں ہے) اور کسے با آسانی ہوا میں اُڑنے دینا ہے؟۔

حقیقت میں ایسا کچھ بھی نہیں ہے جو موصوف ہاتھ میں ڈنڈا پکڑ کر اپنے قارئین کو پڑھانا چاہ رہے ہیں۔جب کشش ثقل ہے ہی نہیں تو اُس پر کیا واویلہ کرنا؟۔ موصوف کا یہ کہنا کہ: " جہاز کی رفتار 885 کلومیٹر فی گھنٹہ ہوتی ہے اور زمین کی کشش ثقل سے نکل کر خلاء میں پہنچنے کے لئے 11.5 کلومیٹر فی سیکنڈ کی رفتار چاہیے ہوتی ہے ! " موصوف زیب نامہ کی اِس بات کو کسی بھی طرح سے سائنسی طور پر ثابت نہیں کیا جا سکتا ہے ہاں گلوبرز کی انڈاکٹرینیشن کی بات کی جائے تو اُن کے ہاں سب ممکن ہے بس کسی بھی بڑی سے بڑی گپ کے ساتھ یہ لکھ دیا جائے، "سائنسدانوں کے مطابق" پھر جو مرضی یاوہ واہی لکھ دی جائے اُن کے ہاں وہ وحی کی طرح معتبر ٹھہرے گی۔آزما کر دیکھئے!۔مزید حقیقت قارئین اِس تصویر سے بھی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اگر زمین گلوب ہوتی تو ہوائی جہازوں کے ساتھ کیا ہونا تھا۔

یہ تصویر اکیلے ہی قارئین کو ساری بات سمجھنے میں مدد دے گی۔

کشش ثقل کے رد پر مفصل دلائل ہم پہلے ہی دے چکے ہیں اِس مقام پر دوبارہ لکھنا طوالت کا باعث بنے گا۔ ہم موصوف کے اِس دجل کے مزید رد کے طور پر کچھ ڈاکیومنٹریز کا لنک پیش کرنا چاہیں گے۔ قارئین خود ہمارے پورے تعاقب کو پڑھ کر اور ان ڈاکیومنٹریز کو دیکھ کر فیصلہ کریں کہ کیا حقیقت ہے اور کیا دھوکہ ہے! ۔ڈاکیومنٹری 1، ڈاکیومنٹری 2؛

موصوف زیب نامہ کے اِس دجل وفریب سے بھرپور جواب کے رَد کے لیے ہمارا کیا گیا تعاقب اور یہ دو ویڈیو ڈاکیومنٹریز ہی کافی ہیں۔

مزید دلیل کے طور پر ہم اپنے قارئین کو یہ بھی دیکھانا چاہیں گے کہ؛

یہ تصویر میں موجود ایس آر 71 بلیک برڈ نامی جہاز انسانی تاریخ کا تیز ترین جہاز تھا جو 2،200 میل فی گھنٹہ کی کمال کی ٹاپ اسپیڈ سے اُڑتا تھا اگر زمین گلوب ہوتی تو اِس تیز ترین جہاز کو اُڑان کے دوران 36.67 میل فی منٹ کی رفتار سے بار بار اپنی ناک آگے سے جھکانا پڑتی۔ جو کہ حقیقت میں نا ممکن ہے جیسا کہ آپ اوپر گذری ڈاکیومنٹریز میں دیکھ چکے ہیں کہ راب سکیبا اور ڈیرل ماربل نے اپنی فلائٹس کے دوران اسپرٹ لیول اور اسٹاپ واچ سمیت تجربہ کر کے دیکھا دیا تھا کہ کبھی کسی صورت ہوائی جہاز اپنی ناک کو نیچے کی جانب بار بار نہیں جھکاتے اگر زمین گلوب ہوتی تو ایک جیسی بلندی کو برقرار رکھنے کے لیے ہر ہوائی جہاز کو اپنی رفتار کے مطابق یہ کام بار بار کرنا پڑتا تا کہ وہ زمین سے اپنی ایک جیسی بلندی بنائے رکھیں۔

ہمارے علمی تعاقب کی قسط 2 سے اِس مقام سے متعلقہ عبارت کا اختتام ہوا!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 162: ناسا اور دیگر اسپیس ایجنسیاں جب بھی راکٹ لانچ کرتی ہیں تو وہ راکٹ سیدھا اوپر نہیں جاتا بلکہ یہ راکٹس خم کھاتے ہوئے کہیں دور جاکر گر جاتے ہیں۔ جن راکٹس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ ان کی لانچنگ کامیاب ہوئی ہے اور نہیں پھٹے، وہ دراصل بہت دُور سمندر میں restricted area میں جاکر گر جاتے ہیں۔ اسپیس اسٹیشن اور اس کے متعلق تمام چیزیں اسٹوڈیو میں فلمائی جاتی ہیں۔)

قارئین کے لیے اصل کتاب کا متن حاضر ہے جس میں مبینہ خلائی انجینئرز کے ایک دجل وفریب کا پردہ چاک کیا گیا ہے؛

"ثبوت نمبر 162: راکٹ سائنس کا دھوکہ؛ ناسا اور دوسری تمام سپیس انجینیز کے تمام راکٹ جب لانچ کیے جاتے ہیں تو وہ کبھی سیدھے اوپر نہیں جاتے، بلکہ ہر راکٹ ایک شلجمی کرو بناتے ہوئے اونچائی سے ہٹتے ہیں، اور نا چاہتے ہوئے بھی زمین پر واپس گرنے لگتے ہیں۔ وہ راکٹ لانچ جو کامیاب کہلاتے ہیں اُن میں کیا یہ جاتا ہے کہ جو راکٹ اپنی اُڑان کے فوراً بعد نہ پھٹے، فوراً زمین پر نہ گرنا شروع ہو، وہ تب تک اُڑان بھرے جب

تک وہ دیکھنے کی حد سے آگے پہنچ جائے اور پھر مبینہ طور پر پابندی زدہ سمندروں میں جاگرے۔ کوئی بھی ایسی جادوئی اونچائی نہیں ہے جہاں پر راکٹس اور کوئی بھی شے اوپر اور صرف اوپر کی طرف جاتے ہوئے ایک دم کسی آزادانہ تیرنے سکنے والے خلاء میں پہنچ جائیں۔ یہ سب کا سب تخیلاتی سائنس کا دھوکہ ہے، جو تاروں، سبز سکرینوں، اور تاریک پانی کے تالابوں، کچھ اُڑتے بالوں اور زیرو جی ہوائی جہازوں کے ذریعے کیا جاتا ہے۔"

قارئینِ کرام جب بھی پوری دُنیا کی کسی بھی مبینہ خلائی ایجنسی کی جانب سے راکٹ لانچ کیا جاتا ہے تو اُس کا راستہ ہمیشہ ایسا ہوتا ہے جیسا آپ اوپر لگی تصویر میں دیکھ رہے ہیں۔ جبکہ نیچے لگی تصویر میں آپ ناسا کے ملازمین کو زیرو جی ہوائی جہازوں میں تیرتے دیکھ رہے ہیں؛

قارئین نے دیکھ لیا ہو گا کہ کیسے مبینہ خلائی ایجنسیز ہم سب کو اپنی راکٹ سائنس کی بابت کیسے دھوکہ دیتی ہیں۔ جبکہ موصوف زیب نامہ نے شاہ سے زیادہ شاہ کی وفاداری کے مصادق اپنا یہ جواب تحریر فرمایا؛

☆(جواب: ہمیں ان اعتراضات پر بحث کرنے سے پہلے یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ تمام اعتراضات صرف وہی لوگ اٹھاتے ہیں جنہوں نے شاید کبھی زندگی بھر ٹیلی سکوپ کے ذریعے کوئی بھی تحقیق نہ کی ہو، ناسا اور دیگر اسپیس ایجنسیز سے جُڑا ہر شخص کسی بھی اہم مشن کا حصہ ہونا فخر سمجھتا ہے، اگر راکٹ بھیجنا اور اسپیس اسٹیشن سب جھوٹ ہوتا تو ناسا اور دیگر خلائی ایجنسیز کے ہزاروں ملازمین یہ "سچ" اگل چکے ہوتے بہر حال ہمیں معلوم ہے کہ زمین کے گلوب ہونے اور کشش ثقل کے باعث راکٹس کو 8 کلومیٹر فی سیکنڈ کی escape velocity حاصل کرنی پڑتی ہے اور اگر راکٹ یہ رفتار کُروی راستے پر حاصل کرلے تو زمین کے مدار سے نکلنا آسان ہوتا ہے جس کے باعث راکٹس کی لانچنگ سیدھی ہی ہوتی ہے مگر کافی اونچائی پر جاکر یہ اپنا راستہ کُروی شکل میں اختیار کرلیتے ہیں۔اس کے علاوہ ہم پچھلی اقساط میں بہت تفصیلی ذکر کرچکے ہیں کہ کوئی سمندری علاقہ ممنوعہ نہیں ہے، فلیٹ ارتھرز اگر گھر سے نکل کر ٹکٹ خرید کر کبھی سمندر کے مبینہ ممنوعہ علاقوں کا سفر کرنے کی جسارت کریں تو کوئی انہیں نہیں روکے گا بلکہ بہت سی ٹریول ایجنسیز اِن علاقوں میں سفر کے لئے باقاعدہ پیکجز کا اعلان کرتی ہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " ہمیں ان اعتراضات پر بحث کرنے سے پہلے یہ سمجھنا چاہیے کہ یہ تمام اعتراضات صرف وہی لوگ اٹھاتے ہیں جنہوں نے شاید کبھی زندگی بھر ٹیلی سکوپ کے ذریعے کوئی بھی تحقیق نہ کی ہو، " ہمیں یہ سمجھ نہیں آئی کہ جو شے آنکھوں سے نظر آتی ہے اُسے ٹیلی سکوپ سے کیا دیکھنا؟۔اِس مقام پر بات خلائی ایجنسیوں کے راکٹ لانچ کی ہو رہی ہے اور ابھی گذری تصویر بھی واضح طور پر بتا رہی ہے کہ سب راکٹ ایسے ہی اوپر جاکر مبینہ طور پر اچانک واپس نیچے کی طرف مُڑنے لگے ہیں۔اِس بات کا ٹیلی سکوپ سے کیا تعلق ہے؟ موصوف زیب نامہ ہی بتا سکتے ہیں۔ جبکہ حقیقت میں ٹیلی سکوپ سے دیکھا جاتا ہے اور بوقتِ ضرورت تحقیق میں استعمال کیا جاتا ہے نہ کی ٹیلی سکوپ کے ذریعے تحقیق کی جاتی ہے۔اگر موصوف زیب نامہ یہ کہنا چاہتے تھے کہ اِن راکٹس کو ٹیلی سکوپ سے دیکھا جائے تو دیکھنے کے بعد ہی ہم یہ مدعا عوام کے سامنے لائے کہ راکٹس تو مبینہ طور پر ایک مخصوص بلندی پر جاکر پورے کے پورے واپس سمندر میں گرتے ہیں نہ کہ اُن کا کوئی مبینہ بوسٹر واپس گرتا ہے۔صاحبِ زیب نامہ کا اپنا تکبر اِس مقام پر کھل کر نظر آرہا ہے کہ وہ کتنی نفرت سے اپنا یہ خانہ ساز جواب تحریر فرما رہے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " ناسا اور دیگر اسپیس ایجنسیز سے جُڑا ہر شخص کسی بھی اہم مشن کا حصہ ہونا فخر سمجھتا ہے، " موصوف زیب نامہ جسے فخر کہتے ہیں وہ آسان الفاظ میں یہ ہے کہ ہر وہ شخص جو اِس دھوکے سے جُڑا ہے وہ باقی تمام انسانیت کو اپنا غلام سمجھتا ہے یقین نہ آئے تو کسی بھی مشہور مبینہ خلاء نورد کا فری لانس انٹرویو دیکھ لیں کہ اُن کا عوامی برتاؤ کیسا ہے۔دلیل کے طور پر ہم آپ کو بز آلڈرین کا ایک انٹرویو دکھاتے ہیں۔ لنک حاضر ہے۔اِسی نوعیت کی کوئی ویڈیوز آپ خود سے دورانِ تحقیق بھی دیکھ سکتے ہیں۔مزید یہ کہ موصوف زیب نامہ کا کلام اِس حساب سے بھی دیکھا جائے کہ کسی بھی بڑے سے بڑے احمق کے پاس اگر اِن مبینہ خلائی ایجنسیز کا ملازمتی کارڈ ہو تو موصوف زیب نامہ جیسے احباب کے لیے وہ ایک مقدس ہستی کے درجے پر فائز ہوتا ہے۔آزمائش شرط ہے!۔اِسی پر ہم ایک تنقیدی تصویر اپنے قارئین کو سمجھانے کی غرض سے پیش کئے دیتے ہیں؛

ایک تصویر ہزاروں الفاظ کو بیان کرنے کے لیے کافی ہے !۔ موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ : " اگر راکٹ بھیجنا اور اسپیس اسٹیشن سب جھوٹ ہوتا تو ناسا اور دیگر خلائی انجنیئز کے ہزاروں ملازمین یہ "سچ" اگل چکے ہوتے " جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ جو بھی ایسا کرتا ہے اُس کا حال وہی کیا جاتا ہے جو جولین اسانج اور ایڈورڈ سنوڈن کے ساتھ کیا جا چکا جو ایکس سی آئی اے تھے۔ ناسا میں سے سچ بولنے والے آگے آتے رہتے ہیں جیسے کچھ ہی عرصہ پہلے ناسا کا ملازم منظر عام پر آ کر ناسا کا زمین کی خلاء سے بنائی جانے والی مبینہ تصاویر کا بھانڈا پھوڑ چکا۔

اُس کا نام Robert Simmions a.k.a Mr. Blue Marble ہے۔ یعنی اسکو مسٹر بلو ماربل بھی کہا جاتا ہے۔ قارئین اپنے طور پر تحقیق کر کے اُس کا انٹرویو دیکھ سکتے ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ 90٪ ناسا اور مبینہ خلائی انجنیئز کے ملازمین کو صرف اپنی نوکری سے مطلب ہے اور ممکنہ طور پر وہ کسی بھی ایسی بات سے کلی طور پر ناآشنا ہوں۔ یہ بھی ممکن ہے کہ دولت اور ٹائٹل کی وجہ سے کوئی بھی اپنی آواز بلند ہی نہ کرتا ہو۔ کچھ بھی ممکن ہو سکتا ہے۔ اگر سامنے پڑے ہوئے کھلے دلائل دیکھ کر بھی کوئی انکار کر دیتا ہے تو وہ سب تو پھر بھی اُن انجنیئز کے ملازمین ہیں جن کو پرکشش تنخواہیں اور مراعات دی جاتی ہیں۔ یہ سچ وہی اگلتا ہے جس کا ضمیر زندہ ہوتا ہے یا جاگ جاتا ہے۔ اب جیسے موصوف زیب نامہ اپنے ضمیر کو پوری طرح دفن کر کے اپنا زیب نامہ لکھنے بیٹھے تھے اِس سے بڑی اور کیا مثال قارئین کے لیے ہو سکتی ہے؟ کہ شاہ سے زیادہ شاہ کا وفادار اپنے طور پر اپنی خانہ سازی کے دم پر ہم مسطحتین کے خلاف محاذ کھول کر بیٹھا ہے؟۔ جبکہ ہم پوری دیانتداری سے حق اور باطل کو اپنے قارئین کے سامنے کھول کھول کر رکھ رہے ہیں !۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ : " بہر حال ہمیں معلوم ہے کہ زمین کے گلوب ہونے اور کشش ثقل کے باعث راکٹس کو 8 کلومیٹر فی سیکنڈ کی escape velocity حاصل کرنی پڑتی ہے اور اگر راکٹ یہ رفتار کُروی راستے پر حاصل کرلے تو زمین کے مدار سے نکلنا آسان ہوتا ہے جس کے باعث راکٹس کی لانچنگ سیدھی ہی ہوتی ہے مگر کافی اونچائی پر جا کر یہ اپنا راستہ کُروی شکل میں اختیار کر لیتے ہیں۔" یہ ساری بات تو کوئی بھی جانتا اور لکھ سکتا ہے مگر اُس کُروی راستے کے بعد کیا ہوتا ہے وہ اصل کتاب میں لکھا ہے کہ : "؛ ناسا اور دوسری تمام سپیس انجنیئز کے تمام راکٹ جب لانچ کیے جاتے ہیں تو وہ کبھی سیدھے اوپر نہیں جاتے، بلکہ ہر راکٹ ایک شلجمی کرو بناتے ہوئے اونچائی سے ہٹتے ہیں، اور نا چاہتے ہوئے بھی زمین پر واپس گرنے لگتے ہیں۔ وہ راکٹ لانچ جو کامیاب کہلاتے ہیں اُن میں کیا یہ جاتا ہے کہ جو راکٹ اپنی اُڑان کے فوراً بعد نہ پھٹے، فوراً زمین پر نہ گرنا شروع ہو، وہ تب تک اُران بھرے جب تک وہ دیکھنے کی حد سے آگے پہنچ جائے اور پھر مبینہ طور پر پابندی زدہ سمندروں میں جا گرے۔ کوئی بھی ایسی جادوئی اونچائی نہیں ہے جہاں پر راکٹس اور کوئی بھی شے اوپر اور صرف اوپر کی طرف جاتے ہوئے ایک دم کسی آزادانہ تیرنے سکنے

والے خلاء میں پہنچ جائیں۔" اگر موصوف زیب نامہ اُسی کرُوی راستے کے بعد کیا ہوتا ہے یہ لکھتے تو عین نوازش ہوتی مگر چونکہ وہ جانتے تھے کہ اُس کے بعد وہی ہوتا ہے جو اصل کتاب کے متن میں واضح لکھا ہے تبھی وہ اپنی بات کو فوراً سے اصل مدعے سے ہٹا کر شمال سے جنوب پہنچنے کے مصادق فرماگئے کہ:" اس کے علاوہ ہم پچھلی اقساط میں بہت تفصیلی ذکر کر چکے ہیں کہ کوئی سمندری علاقہ ممنوعہ نہیں ہے، فلیٹ ارتھرز اگر گھر سے نکل کر ٹکٹ خرید کر کبھی سمندر کے مبینہ ممنوعہ علاقوں کا سفر کرنے کی جسارت کریں تو کوئی انہیں نہیں روکے گا بلکہ بہت سی ٹریول ایجنسیز اِن علاقوں میں سفر کے لئے باقاعدہ پیکجز کا اعلان کرتی ہیں۔" موصوف کی یا تو خیانت کہیئے یا دجل و فریب کہیئے کہ اصل کلام میں اُن مبینہ راکٹس کے گرنے کے سمندری مقامات کی بابت کلام تھا اور مصوف نے احمقانہ طور پر اُسے انٹار کٹیکا اور آرکٹک سرکل کے کلام سے ملادیا۔ جس کا بین رَد ہم اپنے قارئین کی خدمت میں اُنہی متعلقہ مقامات پر تفصیل سے پیش کر آئے ہیں۔ یہ مقام ایک اور دلیل ہے کہ موصوف زیب نامہ اپنی نفرت اور تکبر میں اپنے حواس کو گنوا کر اپنا فریب نامہ تحریر فرماتے رہے ہیں!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 163: ناسا اور دوسری اسپیس ایجنسیز کی عموماً آفیشل ویڈیوز جو کہ بیرونی خلاء دِکھارہی ہوتی ہیں ان میں اکثر پانی کے بلبلے دِکھائی دیتے ہیں اور کئی بار خلاء بازوں کو سکوبا ڈائیونگ کا سامان پہنے بھی دیکھا گیا ہے، اسی وجہ سے ایک خلاء باز Luca Parmitano خلاء میں چہل قدمی کے دوران ہیلمٹ میں پانی بھر جانے کی وجہ سے زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھنے والے تھے۔ ناسا یہ مانتا ہے کہ خلاء بازوں کو عموماً اسپیس میں بھیجے جانے سے پہلے ٹریننگ ناسا کی پانی کے اندر بنی Neutral Buoyance Lab میں دی جاتی ہے، درحقیقت خلاء میں موجود خلاء بازوں کی ویڈیوز بھی یہیں بنائی جاتی ہیں اور عوام الناس کو دھوکہ دیا جاتا ہے۔)

جبکہ اصل کتاب میں زبان زدِ عام ناسا کے ایک مبینہ خلا باز کے ساتھ ہونے والے واقعے کو بطور بین دلیل قارئین کی خدمت میں پیش کیا گیا ہے؛

"ثبوت نمبر 163: بیرونی خلاء کی جھوٹی ویڈیوز 1؛ ناسا اور دوسری سپیس ایجنسیز کو اکثر وقتاً فوقتاً ایسا کرتے پکڑا گیا ہے کہ، اُن کی جاری کردہ آفیشل ویڈیو میں جو کہ بیرونی خلاء دیکھارہی ہوتی ہیں اکثر پانی کے بلبلے نظر آتے ہیں۔ کئی بار خلاء بازوں کو بھی دیکھا گیا ہے کہ وہ سکوبہ ڈائیونگ کا سامان پہنے ہوئے ہیں اور پانی میں تیرنے کی طرح اپنی ٹانگوں کو ہلا رہے ہیں، جبکہ ایک خلاء باز Luca Parmitano تو خلاء میں اپنی مبینہ خلائی چہل قدمی کے دوران اپنے ہیلمٹ میں پانی بھر جانے کی وجہ سے ڈوبنے سے بال بال بچا۔ یہ مانا گیا کہ خلاء بازوں کو مبینہ خلائی چہل قدمی کی ٹریننگ کے لیے پانی کے اندر بنی ناسا کی Neutral Buoyance Lab جیسی جگہوں پر ٹریننگ دی جاتی ہے، مگر حقیقت یہ ہے کہ اُن کے خلائی بلبلے اور دوسرے بلنڈر جو اُنکی آفیشل ویڈیوز میں پکڑے گئے ہیں وہ جعلی اور پانی کے اندر فلمائے گئے ہیں۔"

کلام کو توڑ نامڑور نا اور حقائق کو مسخ کرنا موصوف زیب نامہ کی بنیادی عادت ہے جس کا مشاہدہ ہمارے قارئین کرتے آئے ہیں وہی کام موصوف زیب نامہ نے اپنے اِس خانہ ساز اعتراض میں بھی کر رکھا ہے اور اُس پر اپنا دوبار سے شاہ سے زیادہ شاہ کی وفاداری کے مصادق جواب تحریر فرمایا؛

☆(جواب: یہاں پر فلیٹ ارتھرز خلاء بازوں کی ٹریننگ کے دوران بننے والی ویڈیوز کو اسپیس اسٹیشن میں بننے والی ویڈیوز کے ساتھ گڈ مڈ کرنے کی ناکام کوشش کرتے دِکھائی دے رہے ہیں۔ چونکہ خلاء بازوں کا اسپیس سوٹ مکمل طور پر sealed ہوتا ہے تاکہ اس میں سے ہوا باہر نہ جاپائے اور نہ اندر آپائے، جس کے باعث اس میں متعدد نظام موجود ہوتے ہیں، اسپیس سوٹ کا temperature کنٹرول میں رکھنے کے لئے اس میں پانی کا استعمال کیا جاتا ہے اس کے علاوہ اسپیس سوٹ میں خلاء بازوں کے پینے کے لئے پانی بھی رکھا جاتا ہے، مذکورہ خلاء باز جب چہل قدمی کے لئے خلاء میں نکلے تو اسپیس سوٹ میں خرابی آجانے کے باعث درجہ حرارت کو کنٹرول کرنے کے لئے موجود پانی اسپیس سوٹ کے اندر leak ہونا شروع گیا اور چونکہ خلاء میں کشش ثقل نہیں ہوتی جس وجہ سے پانی پاؤں میں جمع ہونے کے بجائے، ہیلمٹ میں بھرنا شروع ہو گیا، خلاء باز کو جیسے ہی صورت حال کا علم ہوا تو خلائی جہاز میں پہنچ کر انہوں نے اپنا اسپیس سوٹ اتار لیا، للٰذا اس واقعے سے کسی طرح بھی یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ یہ سب اسٹوڈیو میں ریکارڈ کیا جاتا ہے یا سوئمنگ پول کے اندر ریکارڈ کیا جاتا ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " یہاں پر فلیٹ ارتھرز خلاء بازوں کی ٹریننگ کے دوران بننے والی ویڈیوز کو اسپیس اسٹیشن میں بننے والی ویڈیوز کے ساتھ گڈ مڈ کرنے کی ناکام کوشش کرتے دِکھائی دے رہے ہیں۔" جبکہ قارئین کو واضح طور پر اصل کتاب کا متن پورے مدعے کو سمجھا رہا ہے۔ یہ نہ ہم سے ہوتا ہے اور نہ ہم کرتے ہیں۔ یہ دھوکہ دہی موصوف زیب نامہ اور اُن کے آقا سوڈو سائنس کو مبارک!۔ ہم بین اور کھلی بات کرتے ہیں اور اُسی پر رہتے ہیں موصوف کی طرح دجل وفریب کے شجر کی ایک ڈالی سے دوسری ڈالی پر غلاٹی مارنا ہمیں نہ آتا ہے اور نہ ہم کبھی ایسا کریں گے!۔ قارئین کے لیے دوبارہ سے ناسا کی یہ تمام دھوکہ دہی اور موصوف زیب نامہ کے اِس خانہ ساز جواب کے کھلے رَد پر بطور حجت پوری پلے لسٹ دوبارہ سے حاضر ہے۔ لنک 1 اور لنک 2؛

قارئین سے گذارش ہے کہ اِس کی ہر ویڈیو کو باریک بینی سے دیکھیں اور پھر موصوف زیب نامہ کے اِس خانہ ساز کلام سے موازنہ کر کے دیکھیں۔ حق اور باطل آپ پر واضح ہو جائے گا۔ اِن شاء اللہ!۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " چونکہ خلاء بازوں کا اسپیس سوٹ مکمل طور پر sealed ہوتا ہے تاکہ اس میں سے ہوا باہر نہ جاپائے اور نہ اندر آپائے، " موصوف زیب نامہ جذبات میں آکر کچھ زیادہ ہی لطیفے لکھ گئے!۔ فرض کرتے ہیں کہ وہ مبینہ اسپیس سوٹ سیلڈ ہوتا ہے کہ اُس میں سے (ہوا کا دباؤ لکھنا تھا موصوف زیب نامہ نے ہوا لکھ گئے) ہوا باہر نہ جانے پائے مگر یہ کیا کہ: " اور نہ اندر آپائے، " مبینہ خلاء میں کونسی ہوا ہوتی ہے؟ یہ موصوف زیب نامہ کی خانہ سازی ہی بتاسکتی ہے!۔

موصوف کا یہ کلام کہ: " جس کے باعث اس میں متعدد نظام موجود ہوتے ہیں، اسپیس سوٹ کا temperature کنٹرول میں رکھنے کے لئے اس میں پانی کا استعمال کیا جاتا ہے " یہ ڈھکوسلہ اگر موصوف زیب نامہ کسی حوالہ کے ساتھ لکھتے تو بہتر تھا۔ قارئین نوٹ فرمائیں کہ کہا جاتا ہے کہ مبینہ خلاء کا درجہ حرارت منفی 270.15 ڈگری سینٹی گریڈ ہوتا ہے (موصوف زیب نامہ کے پیرو مرشد گوگل سرچ کے مطابق)۔ اب جتنا

مرضی ایڈوانس ٹیکنالوجی کا اسپیس سوٹ ہو جائے کیسے ممکن ہے کہ اتنے سُپر کول درجہ حرارت میں بھی " اسپیس سوٹ کا temperature کنٹرول میں رکھنے کے لئے اس میں پانی کا استعمال کیا" جائے؟ھذاللعجب!

اگر موصوف اپنے مبینہ خلا کے کسی اور مقام کی بابت بھی کلام کرتے تو ہم اُن کا کھل کر تعاقب کرتے چونکہ موصوف نے کلی طور پر خلابازوں کا ذکر فرما کر ایک اور مضحکہ خیزی فرمائی ہے تو ہم مبینہ خلاء کو ہی بطور اسٹینڈرڈ لے کر کلام کر رہے ہیں۔ موصوف کا یہ فرمانا کہ: " اس کے علاوہ اسپیس سوٹ میں خلاء بازوں کے پینے کے لئے پانی بھی رکھا جاتا ہے، "اس پر کوئی کلام نہیں یہ انسان ضرورت ہے!۔ یہ فرمانا کہ: " مذکورہ خلاء باز جب چہل قدمی کے لئے خلاء میں نکلے تو اسپیس سوٹ میں خرابی آ جانے کے باعث درجہ حرارت کو کنٹرول کرنے کے لئے موجود پانی اسپیس سوٹ کے اندر leak ہونا شروع گیا" کیا موصوف اِس واقعہ کے عینی شاہد تھے یا اُنہی نیوز چینلز کی ریکارڈنگ دیکھ کر اپنی خانہ سازی اُس میں ڈال کر لکھ رہے ہیں؟، جبکہ اتنے منفی درجہ حرارت میں پانی کو بطور درجہ حرارت کنٹرولر استعمال کرنا موصوف زیب نامہ جیسے بے وقوفوں کی ہی منطق ہو سکتی ہے اگر سٹریٹو یا تھرموسفئیر کی بابت کلام ہے موصوف کا تو وہ اُن کے مائی باپ اسپیس ٹیکنالوجی کے از خود خلاف بین حجت بن جاتا ہے۔ کہ اگر ان مقامات پر واقعی اتنا درجہ حرارت ہے تو سب مبینہ سیٹلائٹس کیسے وہاں پر بنا کسی کولنگ سسٹم کے سلامت رہ سکتے ہیں اور بار بار گرم اور سرد ہونے سے جو میٹل فرٹیک جیسے حقیق تعامل درپیش ہوتے ہیں اُن سے یہ ساری جعلی اسپیس سائنس کیسے بچتی ہے؟۔ عقل والوں کو دعوت تحقیق ہے!۔ جبکہ مذکورہ واقعہ بھی جعلی آئی ایس ایس کے باہر مبینہ خلائی چہل قدمی کے دوران پیش آیا تھا جو کی بابت ناسا کا دعوی ہے کہ وہ تھرموسفئیر میں رہتے ہوئے مبینہ طور پر 17000 میل + فی گھنٹہ کی رفتار سے حالتِ گردش میں ہے۔ تو یہ بھی ایک اور سوال اُٹھتا ہے کہ یہی کیسے اور کیونکر ممکن ہے کہ کوئی شے 17000 میل + فی گھنٹہ کی طوفانی رفتار سے بھاگے جا رہی ہو اور کوئی اُس سے باہر نکل کر مبینہ طور پر خلائی چہل قدمی بھی کر سکے؟۔ غرض غور کرتے جائیں ایسے کئی ایک تکنیکی سوالات ذہن میں پیدا ہوتے جائیں گے جس کا سوڈو سائنس کے پاس سوائے آپ کو دھتکارنے کے اور کوئی جواب نہیں ہو گا آزمائش شرط ہے سوال کرنے پر فوراً آپ کو سائنس دشمن قرار دے دیا جائے گا جیسے موصوف زیب نامہ پوری ڈھٹائی اور بے شرمی سے ہمیں ہر ممکنہ مقام پر اپنے حقیقی نام سے ملقب فرماتے پورے زیب نامہ میں نظر آتے ہیں۔

موصوف کا فرمانا کہ: " اور چونکہ خلاء میں کشش ثقل نہیں ہوتی جس وجہ سے پانی پاؤں میں جمع ہونے کے بجائے، ہیلمٹ میں بھرنا شروع ہو گیا، " یہ کیا بے تُکی منطق لکھ دی کہ اگر کششِ ثقل نہ ہو تو پانی پاؤں کی بجائے ہیلمٹ میں کیوں جمع ہو گا؟۔ کیا پانی کو پتہ ہے کہ خلاء میں اوپر اور نیچے کیا ہوتا ہے؟۔ ناسا اپنے جعلی خلائی اسٹیشن میں پانی کی کافی شعبدہ بازیاں دکھاتا رہتا ہے پانی کبھی بھی موصوف فریب نامہ کی سوڈو سائنس کے مطابق بھی ممکن نہیں کہ ہیلمٹ میں ہی جمع ہو سکے۔ جبکہ حقیقت میں یہ واقعہ ناسا کے بنائے ہوئے بڑے بڑے سوئمنگ پولز میں ہی جعلی خلائی چہل قدمی کو فلمانے کے دوران ہوا تھا جسے موصوف زیب نامہ جیسے احباب خلائی چہل قدمی سمجھ بیٹھے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " خلاء باز کو جیسے ہی صورت حال کا علم ہوا تو خلائی جہاز میں پہنچ کر انہوں نے اپنا اسپیس سوٹ اتار لیا، لہٰذا اس واقعے سے کسی طرح بھی یہ ثابت نہیں کیا جاسکتا کہ یہ سب اسٹوڈیو میں ریکارڈ کیا جاتا ہے یا سوئمنگ پول کے اندر ریکارڈ کیا جاتا ہے۔" جبکہ قارئین ابھی گذری ہمارے پیش کردہ پلے لسٹس میں یہ ساری ڈرامے بازی اپنی آنکھوں سے دیکھ چکے ہیں!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 164:انٹر نیشنل اسپیس اسٹیشن کی اکثر ویڈیوز کو باریک بینی کے ساتھ جانچنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب اسٹوڈیو میں فلمایا گیا ہے،اس حوالے سے یوٹیوب پر موجود ویڈیوز سے بھی مدد لی جاسکتی ہے۔)

جبکہ اصل کتاب کا متن مندرجہ ذیل ہے جسے قارئین بطور موازنہ موصوف زیب نامہ کی خانہ سازی اور جعلی اسپیس سائنس کی بابت واضح ثبوت کے طور پر دیکھ سکتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 164: بیرونی خلاء کی جھوٹی ویڈیوز 2؛انٹر نیشنل خلائی اسٹیشن کی اکثر ویڈیوز کی باریک بینی سے جانچ کے دوران یہ دیکھا گیا ہے کہ؛ عدم کششِ ثقل(Zero Gravity) دیکھانے کی خاطر، مختلف اشیاء کو بطور کیمرہ ٹرک استعمال کیا جاتا ہے جیسے؛سبز سکرینز، ہارنیس، بہت زیادہ کھلے ہوئے بال۔خلاء بازوں کی خلاء میں تیرنے کی فوٹیجز میں اور Vomit Comet نامی زیرو جی ہوائی جہاز میں تیرے کی فوٹیجز میں بہت مماثلت پائی گئی ہے، آپ اِن دونوں کی فوٹیجز میں فرق نہیں کر پاتے۔ آڑے ترچھے زاویوں پر اُڑتے ہوئے(جن کو parabolic maneuvers flying کہتے ہیں)اس زیرو جی میں تیرنے کے اثر کو اسطرح کی بار بار بنائے جانے والی فوٹیجز کو جوڑ کر اس خلاء میں تیرنے کے عمل کی فوٹیج بنائی جاسکتی ہے۔جو لمبے اور اِن کٹ شاٹس ہیں ان فوٹیجز کے،اُن میں ناسا کئی بار لٹکنے والی رسیوں اور سبز سکرین کے استعمال کرتا رنگے ہاتھ بھی پکڑا گیا ہے۔(اِس سے متعلق یوٹیوب پر بہت سی ویڈیوز موجود ہیں۔)"

ہم اپنے قارئین کو دوبارہ سے وہی لنک مہیا کیے دیتے ہیں تاکہ آپ دیکھ سکیں کے کیسے یہ دھوکہ دہی کھلے عام کی جارہی ہے!۔

لنک 1 اور لنک 2؛

موصوف زیب نامہ اپنی خفت کو چھپانے کے لیے اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب:اس اعتراض میں فلیٹ ارتھرز اپنے خیالات کا پرچار کرتے ہوئے ضدی بچے کی طرح "میں نہ مانوں" کی رٹ لگاتے دِکھائی دے رہے ہیں۔دوبارہ کہوں گا کہ اگر یہ سب جھوٹ ہوتا تو کوئی ایک ملک سرکاری طور پر اس جھوٹ کا بھانڈا پھوڑ چکا ہوتا، دنیا میں موجود اِکا دُکا فلیٹ ارتھرز جو اس نظریے کو آخری سانسیں لیتا دیکھ رہے ہیں اسے بچانے کے لئے ایسے فضول اعتراضات کرتے دِکھائی دیتے ہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ:" اس اعتراض میں فلیٹ ارتھرز اپنے خیالات کا پرچار کرتے ہوئے ضدی بچے کی طرح "میں نہ مانوں" کی رٹ لگاتے دِکھائی دے رہے ہیں۔" جبکہ ہم صرف قارئین کو بین دلائل کے ساتھ اِن سب کے جھوٹ ہونے پر ثبوت پیش کر رہے ہیں لگتا ہے موصوف نے اپنی بابت ساری عادات کو ہم پر تھوپ رکھا ہے تبھی اپنی عادات کی بابت ہمیں ہی اپنے بے بنیاد الزامات کا نشانہ بناتے رہے ہیں۔ موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ:" دوبارہ کہوں گا کہ اگر یہ سب جھوٹ ہوتا تو کوئی ایک ملک سرکاری طور پر اس جھوٹ کا بھانڈا پھوڑ چکا ہوتا،" ایک چھوٹے بچے کا دورانِ کلام رونے کے مترادف ہے جبکہ ہم یہ بات واضح طور پر پہلے بھی اپنے قارئین کے گوش گذار کرآئے ہیں کہ اگر ایک گاؤں میں سب چور ہوں تو سب ایک دوسرے کی رکھوالی ہی کرتے ہیں تاکہ کوئی ایک کسی دوسرے کا پول نہ کھول دے۔یہ بات نہ تو

موصوف زیب نامہ کو سمجھ آسکی اور نہ ہی آئے گی چونکہ وہ اپنی انڈاکٹرینیشن کی وجہ سے اپنے سیکھنے اور تحقیق کی ہر ممکنہ صلاحیت سے کلی طور پر خالی ہوتے اپنے پورے فریب نامہ میں واضح طور پر دیکھے گئے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " دنیا میں موجود اِکا دُکا فلیٹ ارتھرز جو اس نظریے کو آخری سانسیں لیتا دیکھ رہے ہیں اسے بچانے کے لئے ایسے فضول اعتراضات کرتے دِکھائی دیتے ہیں۔" موصوف زیب نامہ کا یہ بیان بھی سفید جھوٹ ہے کیونکہ اِس وقت تک فلیٹ ارتھ کی تحریک پوری دُنیا میں زور پکڑ چکی ہے اور سوشل میڈیا پر اپنے پورے آب و تاب سے جاری و ساری ہے۔ اگر یہ آخری سانسیں ہوتیں تو کم از کم موصوف زیب نامہ کو اپنا یہ فریب نامہ لکھنے کی ضرورت بالکل نہ پڑی کہ جو مدعا ہی اپنی موت آپ مرنے جارہا ہے اُس پر کیا کلام کرنا!۔ جبکہ موصوف زیب نامہ نے جس طرح پورے دجل و فریب کے اہتمام کے ساتھ اپنا یہ فریب نامہ لکھا ہے ہمیں تو لگتا ہے موصوف ہم سے کافی پریشان ہو چکے ہیں تبھی ہر فورم سے ہمیں بلاک کر کے بھاگنے میں اپنی عافیت جانتے ہیں!۔

قارئین کو ہم سابق امریکی صدر اوباما اور اُس کی انتظامیہ کی بابت کچھ دکھانا چاہیں گے کہ وہ کتنا ہم فلیٹ ارتھرز سے تنگ ہو چکا تھا!۔

لنک 1، حاضر ہے!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 165: انٹر نیشنل اسپیس اسٹیشن کو ہائی زوم کیمرے کی مدد سے دیکھا جائے تو اس کے رنگ تبدیل ہوتے دِکھائی دیتے ہیں۔اس کے علاوہ یہ ہولو گرام یا ڈرون جیسی کوئی شے ہے۔)

جبکہ اصل کتاب نے متن میں اِس بات کو پوری مندرجہ ذیل تفصیل کے ساتھ لکھا گیا ہے؛

Through a telescope you can see something that looks like this, synched with the "ISS Tracker" website, claiming it to be the ISS.
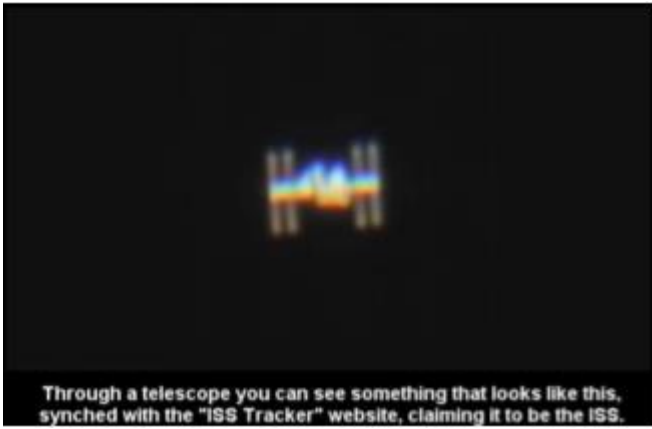
" ثبوت نمبر 165: انٹر نیشنل خلائی مرکز ISS؛ ناسا کا دعویٰ ہے کہ کیونکہ ہر کوئی اِس خلائی مرکز کو اپنے سر کے اوپر سے گذرتے دیکھ سکتا ہے تو یہ ہی اُس کے اصل ہونے کا ثبوت ہے، جبکہ اسی ISS کا باریک بینی سے جانچ کے دوران جب بھی اِسے کسی ہائی زوم کیمرہ کی مدد سے دیکھا گیا ہے تو یہ دیکھنے میں کسی ہولو گرام یا ڈرون کی طرح لگا ہے، نہ کہ کوئی حقیقت میں خلاء میں تیرتا ہوا مرکز۔ آپ میری ISS Hoax نامی ڈاکیومینٹری میں یہ دیکھ سکتے ہیں کہ جب اسی خلائی مرکز پر زوم اِن یا آؤٹ کیا جائے تو یہ خلائی مرکز ڈرامائی طور پر اور ناممکنہ طور پر اپنے رنگ اپنی ساخت کو بدلتا ہے، یہ ایک پر سماٹک قوس و قزح کی طرح اپنے رنگ بدلتا ہے ہوا کبھی فوکس میں آتا ہے جیسے کسی پرانے ٹی وی کو چلانے اور بند کرنے پر ہوتا ہے۔"

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: بہت سے amateur astronomers ٹیلی سکوپس کے ذریعے ISS کی تصاویر اور ویڈیوز بنا چکے ہیں اگر آپ کے کیمرے سے اس کا رنگ تبدیل ہوتا دِکھائی دیتا ہے تو آپ کو یقیناً اچھا کیمرہ خریدنے کی ضرورت ہے۔ بہر حال فلیٹ ارتھرز کسی اچھی ٹیلی سکوپ سے خود بھی انٹرنیشنل اسپیس اسٹیشن کا نظارہ کر سکتے ہیں اس میں کوئی مشکل بات نہیں ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " بہت سے amateur astronomers ٹیلی سکوپس کے ذریعے ISS کی تصاویر اور ویڈیوز بنا چکے ہیں "اور ہم فلیٹ ارتھرز اُن کی ویڈیوز کے پول بھی کھول چکے ہیں کیا موصوف زیب نامہ نے وہ سب نہیں دیکھے تھے؟ جبکہ ہم اپنے فریقِ مخالف کی ہر بات کو بہت باریک بینی سے چھان بین کر کے لازمی طور پر دیکھتے ہیں کہ اگر اُس میں حق ہے تو اُسے لے لیا جائے اور اگر جھوٹ ہے تو اُس کا پول دلائل کے ساتھ کھولا جائے!۔ ہمیں اب یہ یقین ہو چکا ہے کہ موصوف زیب نامہ فلیٹ ارتھ سینڈورم کا شکار ہیں کہ جدھر یہ نام دیکھتے ہیں اپنے گلوب کو لے کر کھڑے ہو جاتے ہیں یا اپنے احباب کو بطور دلیل آگے کر دیتے ہیں جبکہ ہم پورے اطمنان سے گلوب کی بابت ہر ممکنہ پہلو پر پورے کھلے دل سے تحقیق کرتے ہیں۔ اگر ہم بھی موصوف زیب نامہ کی ذہنی بیماری کی طرح اور اُس کے اُلٹ گلوب سینڈورم کا شکار ہوتے تو اب تک ہمیں ہمارے محقق قارئین نے ہی یہ علمی تعاقب لکھنے سے روک دینا تھا۔ کیونکہ ہمارے احباب ہر کلام کا باریک بینی سے جائزہ لینے اور اس کی ہر پہلو سے جانچ کرنے کے عادی ہیں نہ کہ ہوا میں کلام لکھ دیا جائے سب مان لیں!۔ جبکہ اگر تکنیکی طور پر اِسی ایک پہلو پر غور کیا جائے کہ اپنے سائز کے اعتبار سے اِس مبینہ خلائی اسٹیشن کا زمین سے دکھائی دینا ممکن ہے بھی یا نہیں تو ایک اور حیرت انگیز بات کا انکشاف ہوتا ہے کہ کلی طور پر یہ ناممکن ہے کہ کوئی زمین سے 250 میل اوپر مبینہ طور پر موجود کسی ایسے آبجیکٹ کا نظارہ کر سکے جس کا کل وجود صرف 73 میٹر ہو!۔ یہ ملاحظہ فرمائیں؛

اِسی مبینہ خلائی اسٹیشن کی بابت سارا ڈیٹا ایک ہی مقام پر وکی پیڈیا کے اِس لنک پر ناسا کے حوالے سے موجود ہے۔ اگر قارئین خود سے یہ پورا آرٹیکل پڑھیں تو آپ اِسے کلی طور پر سائنس فکشن ہی پائیں گے۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " اگر آپ کے کیمرے سے اس کا رنگ تبدیل ہوتا دِکھائی دیتا ہے تو آپ کو یقیناً اچھا کیمرہ خریدنے کی ضرورت ہے۔" اگر موصوف زیب نامہ نیکون پی 900 سے بھی اچھے کیمرے کے مالک ہیں تو ہمیں ضرور اپنی خود کی بنائی اِس جعلی اسپیس اسٹیشن کی ویڈیو بھیجیں۔ ہم بھی دیکھیں کہ موصوف کے پاس کون سا توپ کیمرہ ہے جو ہم پر کلی طور پر یہ طنز کا نشتر جڑ دیا!۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ : "بہر حال فلیٹ ارتھر ز کسی اچھی ٹیلی سکوپ سے خود بھی انٹر نیشنل اسپیس اسٹیشن کا نظارہ کر سکتے ہیں اس میں کوئی مشکل بات نہیں ہے۔" جبکہ ہم نے کئی بار یہ کر کے پوری دنیا کو دکھا دیا مگر افسوس موصوف فریب نامہ نہ دیکھ سکے !۔ قارئین کو ہم اِس بابت ایک اور اہم تکنیکی نکتہ اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرنا چاہیں گے ؛

ناسا کہتی ہے کہ اُس کا یہ مبینہ خلائی اسٹیشن زمین سے 250 میل کی بلندی پر رہتے ہوئے زمین کے اوپری ماحول کے مبینہ تھر موسفئیر کے علاقے میں 17،200 میل فی گھنٹہ کی راکٹ کی رفتار سے لگاتار لو ارتھ آربٹ میں محور گردش ہے۔ ناسا ہی کے مطابق لو ارتھ آربٹ کا درجہ حرارت کم از کم 500 اور زیادہ سے زیادہ 2000 سینٹی گریڈ ہوتا ہے۔ ناسا کہتی ہے کہ یہی اسٹیشن 24 گھنٹے کے دوران مبینہ گلوب زمین کا 15 بار چکر لگاتا ہے اور ایسا ہوتا ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ اُس کا پورا ڈھانچہ بار بار اور لگاتار گلوب کے پیچھے سائے میں جائے اور پھر سورج کے سامنے آئے اور پھر بھی وہ درجہ حرارت کے اتنی تیزی سے ہوتے بدلاؤں کو برداشت کر جائے ؟۔ زمین پر پائی جانے والی کون سی ایسی دھات ہے جو ایسے شدید ترین درجہ حرارت میں بھی اپنی اصل حالت میں رہے ؟۔ ایسی نوع کے کئی سوالات ہیں جن کی بابت اگر کوئی بھی صاحبِ بصیرت سوچے تو وہ ایسی انواع کی دھوکہ دہی کو فوراً پہچان جاتا ہے۔ ہم اِسی خلائی مرکز کی رفتار کی بابت ہی اگر دیکھیں تو 17،200 میل فی گھنٹہ کی رفتار کسی بھی انسان کے بنائے ہوئے کسی بھی ڈھانچے کے لیے بہت ہی زیادہ ہوتی ہے اور ڈھانچہ بھی وہ جو پچھلے 20 سالوں سے مبینہ طور پر تھر موسفئیر میں محوِ گردش ہے اور جو جولائی 2017 تک مبینہ گلوب کے 102،491 چکر لگا چکا ہے وہ بھی 17،200 میل کی رفتار کے ساتھ !۔ جبکہ اگر ہم ریل گن نامی توپ کو دیکھیں تو وہ یہ کرتی ہے ؛

ریل گن نامی توپ اتنی طاقتور ہوتی ہے کہ اگر اُس سے کسی بھی آبجیکٹ کو نشانہ بنایا جائے تو وہ 5،344 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اُس آبجیکٹ جیسے ½ انچ کی 6 اسٹیل شیٹس کو باآسانی چیرتی ہوئی نکل جاتی ہے۔ کیونکہ وہ بہت ہی تیز رفتار اور بہت ہی طاقتور ہوتی ہے۔ لیکن حیران کن طور پر ناسا کا دکھایا جانے والا یہ مبینہ خلائی اسٹیشن 17،150 یا 17،200 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے تھر موسفئیر جس کا آفیشل درجہ حرارت 500 سے 2000 سینٹی گریڈ کے درمیان بدلتا رہتا ہے، اُس میں یہ ایلومینم الائے کے بنا ہوا اسٹیشن باآسانی بھاگے جا رہا ہے ! قارئین خود سے اِس دلیل پر سکون سے غور کریں۔ کہ کیسے ناسا خود کے پیش کردہ اعداد و شمار کے مطابق ہی اپنے اِس خلائی مرکز کی بابت جھوٹ پر جھوٹ دکھائے جا رہا ہے اور موصوف زیب نامہ جیسے احباب اُن کی مبینہ طور ہر لائیو دکھائی جانے والی ویڈیوز کو سچ مانے بیٹھے ہیں۔

جبکہ حقیقت میں کوئی بھی ایسی دھات نہیں ہے جو اتنے شدید درجہ حرارتوں میں تیزی سے آتے بدلاوؤں کے بعد بھی اپنی اصل ہیت برقرار رکھ سکے بجائے اِس کے وہ کسی خلائی مرکز کی شکل میں ہو !۔ مزید یہ کہ یہ کیسے ممکن ہے کہ یہ مبینہ خلائی مرکز اتنی آسانی سے زمین کے اوپر محور گردش ہے اور نہ اِس سے کوئی مبینہ سیٹلائیٹس کا ملبہ آ کر ٹکراتا ہے اور نہ ہی کوئی شہابیہ مبینہ طور پر اِسے آج تک آ کر لگا ہے ؟۔ عقل والوں کے لیے

بہت سے ایسے کھلے سوالات ہیں جن کے جواب میں آپ کو صرف یاواہی یا طعن و تشنیع تو ملے گی مگر مدلل و مفصل جواب کبھی نہیں ملے گا آزمائش شرط ہے۔ ہم اِسی مبینہ خلائی مرکز پر مزید تفصیلی کلام اپنی آنے والے کتاب کے لیے رکھتے ہوئے اپنے اِس علمی تعاقب کو آگے بڑھاتے ہیں۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 166: زمین کے مدار میں کمیونیکیشن سیٹلائیٹس کا مفروضہ سب سے پہلے ایک فری میسن لکھاری نے بتایا پھر اس کو دس سال بعد سائنس کا حصہ بنادیا گیا۔ اس سے پہلے ریڈیو، ٹی وی اور دیگر نیویگیشن سسٹم جیسے LORAN اور DECCA بہترین کام کر رہے تھے۔ آج کے دور میں وسیع و عریض سمندر میں فائبر آپٹکس کے ذریعے انٹرنیٹ چلایا جارہا ہے، قوی ہیکل کمیونیکیشن ٹاور GPS کو ٹرائی اینگولیٹ کرتے ہیں، Ionospheric Propagation کے ذریعے ریڈیو کی لہروں کو بڑھایا جاتا ہے۔ یہ سب سیٹلائیٹ کے بغیر ہو رہا ہے۔)

جبکہ اصل کتاب کے متن میں اِنہی مبینہ سیٹلائٹس کے جھوٹ کی بابت ایک بین ثبوت لکھا ہوا ہے؛

"ثبوت نمبر 166: کمیونیکیشن سیٹلائٹس کی حقیقت 1؛ زمین کے مدار میں کمیونیکیشن سیٹلائٹس کو سب سے پہلے ایک فری میسن لکھاری Arthur C. Clarke نے سائنس فکشن کے طور پر بنایا جو صرف 10 سال کی قلیل مدت میں سائنس فیکٹ کے طور پر مان لیا گیا۔ اُس سے پہلے، ریڈیو، ٹی وی اور نیویگیشن سسٹم جیسے LORAN اور DECCA، زمینی مواصلات کے طور پر بہت عمدگی سے زیرِ استعمال اور بہترین کام کر رہے تھے۔ آج کے دور میں وسیع و عریض فائبر آپٹک کیبلز سمندروں پار انٹرنیٹ چلا رہی ہیں، قوی ہیکل کمیونیکیشن ٹاورز GPS کو ٹرائی اینگولیٹ کرتے ہیں، ionospheric propagation کی مدد سے ریڈیو کی لہروں کی بڑھایا جاتا ہے، یہ سب اِس سب سے زیادہ بکنے والے سائنس فکشن "سیٹلائٹ" کی مدد کے بغیر چل رہا ہے۔"

قارئین نے اصل کتاب میں لکھے اِس اہم ثبوت میں مبینہ سیٹلائیٹس کی بابت جان لیا ہو گا۔ موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب تحریر فرماتے ہیں؛

☆(جواب: LORAN اور DECCA کی accuracy سیٹلائیٹ سے چلنے والے GPS اور دیگر نیویگیشن سسٹم کے مقابلے میں انتہائی خراب تھی۔ آج کے دور میں بھی انٹرنیٹ کا زیادہ حصہ فائبر آپٹکس کے مرہونِ منت اسی وجہ سے ہے کہ سیٹلائیٹ کے انٹرنیٹ کی رفتار سست ہوتی ہے (اس کا اندازہ آپ یوں لگا سکتے ہیں جب فون پر بات کر رہے ہوتے ہیں تو دوسری جانب موجود شخص کو آپ کی آواز تھوڑی دیر سے پہنچتی

ہے) جبکہ فائبر آپٹکس میں انٹرنیٹ کی رفتار انتہائی تیز ہوتی ہے، فائبر آپٹکس میں خرابی کو آسانی سے دور کیا جاسکتا ہے جبکہ سیٹلائیٹس میں آنے والی خرابیوں کو دُور کرنا انتہائی مشکل کام ہے، سیٹلائیٹ کے ذریعے انٹرنیٹ کا استعمال مہنگا ثابت ہو سکتا ہے جبکہ فائبر آپٹکس کے ذریعے انٹرنیٹ کا استعمال سستا ہے ایسے ہی دیگر کئی وجوہات کی بناپر فائبر آپٹکس کو ترجیح دی جاتی ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ نے تو واضح طور پر خود ہی سیٹلائٹس کی بابت وہی کلام کیا ہے جو ہم مسطحتین اِن کی بابت عوام الناس کو بتاتے ہیں کہ یہ سب ایک سائنس فکشن ہے جس کے ذریعے پوری دُنیا کو دھوکہ دیا جارہا ہے۔ موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " LORAN : اور DECCA کی accuracy سیٹلائیٹ سے چلنے والے GPS اور دیگر نیویگیشن سسٹم کے مقابلے میں انتہائی خراب تھی۔" اب نا جانے موصوف زیب نامہ اِن کی بابت جانتے ہیں یا اپنے طور پر کلام لکھنے بیٹھ گئے۔ جبکہ اگر نیویگیشن کی تاریخ کا مطالعہ کیا جائے تو یہ دونوں سسٹم اپنے دور کے سب سے بہترین سسٹم تھے۔ اگر جی پی ایس سیٹلائٹ ہی سے چلتا ہے تو ہم اُس پر بھی مبینہ خلائی مرکز کی ہی طرح کچھ سوالیہ کلام کرنا چاہیں گے کہ؛

اگر سیٹلائٹس ہیں تو کون سی ایسی دھات سے بنائے جاتے ہیں جو تھر موسفئیر اور لوار تھ آربٹ کی بابت ناسا کے بتائے درجہ حرارتوں میں محفوظ رہ سکتے ہیں؟ جیسے؛

ناسا کہتی ہے کہ سیٹلائٹس کو سونے، ایلومینیم اور ٹائٹینئم جیسی دھاتوں سے بنایا جاتا ہے۔

جبکہ مبینہ طور پر زمین کے اوپر وہ بلندی جہاں پر زیادہ تر یہ سیٹلائیٹ موجود ہونے کا دعوی کیا جاتا ہے وہ تھر موسفر ئیر ہے جس کا درجہ حرارت 500 ڈگری سینٹی گریڈ سے 2000 سینٹی گریڈ کے درمیان (ناسا کے مطابق) ہوتا ہے جو بڑھ بھی سکتا ہے۔

اگر ہم ناسا کی بتائی دھاتوں کے نقطہ پگھلاؤ کی بابت حقیقت میں تحقیق کریں تو پتہ چلتا ہے کہ؛

دھات کا نام	نقطہ پگھلاؤ (سینٹی گریڈ میں درجہ حرارت: قریباً)
سونا	1،064
ایلومینیم	660.3
ٹائٹینئم	1،668

قارئین نے مذکورہ دھاتوں کی بابت پیش کیے گئے ٹیبل کے اعداد و شمار میں دیکھ لیا ہو گا کہ کوئی بھی ایسی دھات نہیں ہے جو تھر موسفئیر کے ناسا ہی کے بتائے ایسے شدید درجہ حرارت کو برداشت کر سکے۔ مگر ساری دُنیا کو کہا جاتا ہے کہ یہ ساری مبینہ سیٹلائیٹس جو مذکورہ دھاتوں سے بنی

ہیں وہ سب 1958 سے آج تک زمین کے اوپر موجود مبینہ خلاء میں زیر گردش بھی ہیں اور بالکل ٹھیک ٹھاک کام بھی کر رہی ہیں۔ اگر کوئی بھی سیٹلائیٹ کے دھوکے کو سمجھنا چاہتا ہے تو تھرموسفئیر کے درجہ حرارت اور دھاتوں کے نقطہ پگھلاؤ میں موجود بین تضاد ہی اِس جھوٹ اور دھوکے کو بے نقاب کرنے کے لیے کافی وشافی ہے۔ اِس میں ایک اور اہم نکتہ یہ ہے کہ کہنے کو ناسا کہتی ہے کہ مبینہ خلائی مرکز میں درجہ حرارت کی شدت کو قابو میں رکھنے کے لیے باقاعدہ کولنگ سسٹم لگے ہوتے ہیں۔ مگر اِن سیٹلائٹس میں کون سے کولنگ سسٹم لگے ہوتے ہیں اِس بابت ہر طرف خاموشی یا متضاد بیانی ہی ملتی ہے۔

جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ جی پی ایس کا حقیقی معنی ہی گراؤنڈ پوزیشنگ سسٹم ہے۔ جس کی علمی تصویر یہ ہے؛

پوری دُنیا میں پر اونچی عمارت کے اوپر جو انٹینا لگائے جاتے ہیں اصل میں وہی ہیں جن کو مبینہ طور پر سیٹلائٹس کہا جاتا ہے۔ اگر کوئی بھی قاری صرف اِس نکتے پر تحقیق کر کے کہ تمام اونچی عمارتوں پر لگائے جانے والے یہ سب انٹینا کیا ہیں کیوں ہیں؟ تو وہ یہ حقیقت جان لے گا کہ ہر قسم کی نیوگیشن، موبائل کمیونیکیشن میں اِن اونچی عمارتوں پر لگے انٹینا کا بنیادی کردار ہے۔ اگر سیٹلائیٹ ہوتے تو ایسے اونچے اونچے انٹینا کی کبھی ضرورت نہ ہوتی اگر کوئی یہ کہے کہ یہ موبائل ٹاورز ہیں تو اُسے اُس کی دلیل دینا ہوگی کیونکہ موبائل ٹیکنالوجی تو پچھلی دو دہائیوں میں عالمی طور پر منظر عام پر آئی ہے۔ جبکہ اونچی عمارتوں پر انٹینا لگانے کا کام 1958 سے بھی پہلے سے جاری وساری ہے۔ اِن انٹینا کی مدد سے ہی سارے مطلوبہ سگنلز کو مزید باؤنس کر کے زیادہ سے زیادہ علاقے تک بھیجا جاتا ہے۔ سیٹلائٹس ایک ایسا جھوٹ ہے جس پر کوئی بھی شخص کھلے ذہن سے تحقیق کرے تو وہ پالے گا کہ یہ سارا کام ریڈیائی لہروں کی مدد سے کیا جاتا ہے اور عوام کو یہ بتایا جاتا ہے کہ یہ کام سیٹلائٹس کرتی ہیں جبکہ ناسا تو ہمیں یہ بھی بتاتا ہے کہ؛
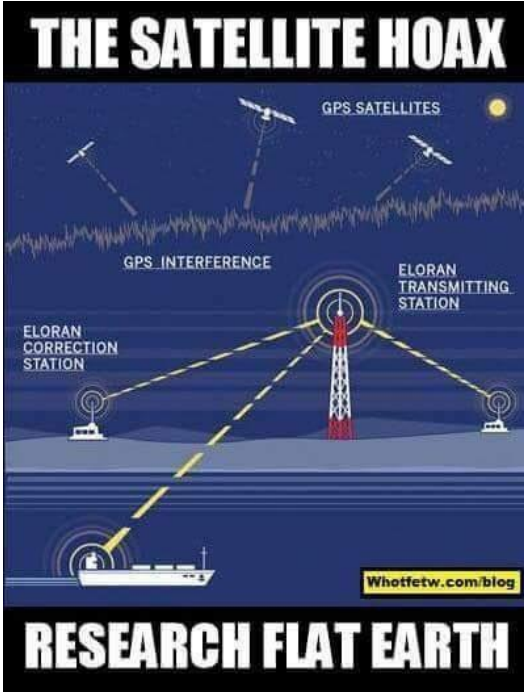
جس مبینہ بلندی پر یہ جی پی ایس سیٹلائٹس ہوتی ہے اُس سے پہلے ہی مونوسفئیر کا علاقہ ہوتا ہے جو عموماً 31 سے لے کر 53 میل کی بلندی پر ہونے کا ناسا مدعی ہے۔ ناسا ہی کے مطابق اِس بلندی پر زبردست مقناطیسی لہریں ہوتی ہیں اور آرورا Aurora کی بابت بھی مونوسفئیر کی ہی مقناطیسیت کو بطور وجہ بیان کیا جاتا ہے۔ تصویر میں بھی قارئین دیکھ رہے ہیں کہ کیسے سیٹلائٹس کی بابت ہمارے منہ پر جھوٹ بولا جاتا ہے ۔ جبکہ حقیقت میں جی پی ایس ELORAN کے ہی اونچے اونچے ٹاورز کی مدد سے اور ٹرائی اینگولیشن تکنیک کی مدد سے چلایا جاتا ہے اور کام کرتا ہے۔ سمندر میں تیرتے ہر بڑے بحری جہاز پر لازمی طور پر یہ انٹینا لگائے جاتے ہیں اور خشکی پر ہر ممکنہ مقام پر آج کے دور میں یہ ٹاور لگائے جا چکے ہیں۔

مگر چونکہ عوام الناس کی اتنی شدید انڈاکٹرینیشن کی جا چکی ہے کہ یہ سب سچ ہے، تو عموماً وہ اِسے فوراً سمجھنے پر ہی تیار نہیں ہوتے۔ اگر پوری ترتیب سے جیسے ہم نے پہلے درجہ حرارت پھر خلاء کی بابت ناسا کی متضاد بیانی پھر اصل حقیقت بیان کی جائے تو ہر صاحبِ بصیرت لازمی طور پر غور و فکر کرنا شروع کر دیتا ہے۔

ہم اپنے قارئین کو مزید ایک اور چارٹ بھی دکھانا چاہیں گے جس میں آپ جان سکیں گے کہ کیوں سیٹلائیٹس کا وجود ہی ناممکن ہے؟۔ کیونکہ ناسا ہی کے مطابق زمین کے اوپر موجود شہابیئے عموماً 768 سے لے کر 18،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گذرتے رہتے ہیں کوئی بھی شہابیہ کسی بھی وقت کسی بھی سیٹلائٹ سے کیوں نہیں ٹکراتا؟۔ ناسا کے مطابق 1958 سے اب تک ہزاروں مبینہ سیٹلائٹس کا ملبہ بھی اُسی بلندی پر تیرتا رہتا ہے وہ کیوں کسی سیٹلائٹ سے نہیں ٹکراتا؟۔ ایسے کئی سوالات ایک ساتھ ہی اِس چارٹ میں دیے گئے ہیں قارئین سے گذارش ہے کہ اِس کا بغور مطالعہ فرمائیں؛
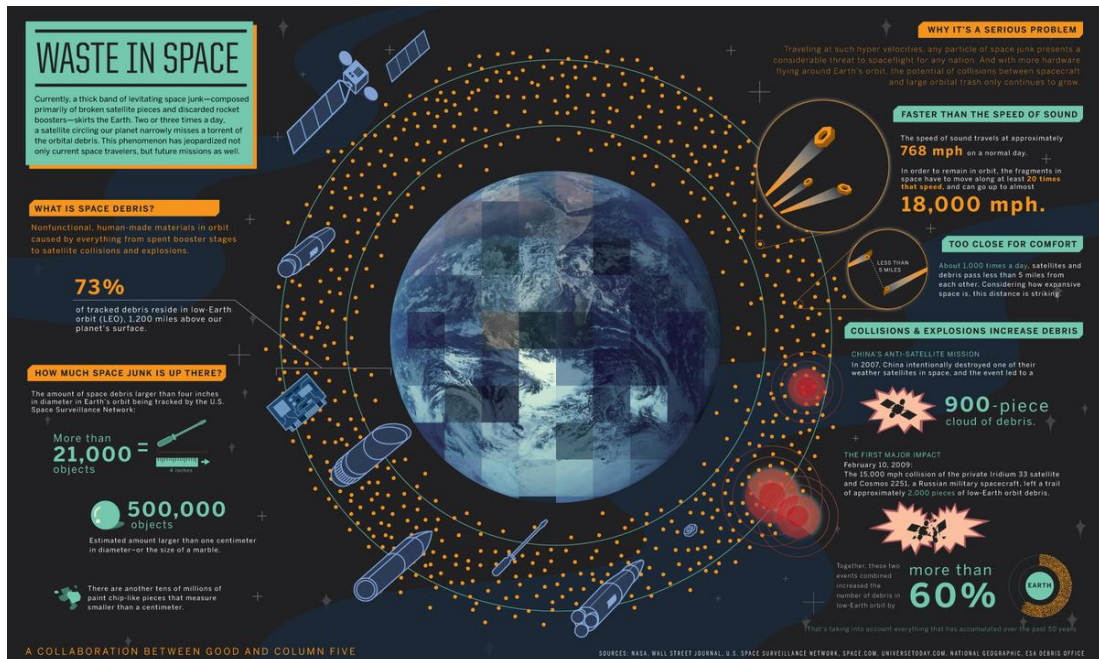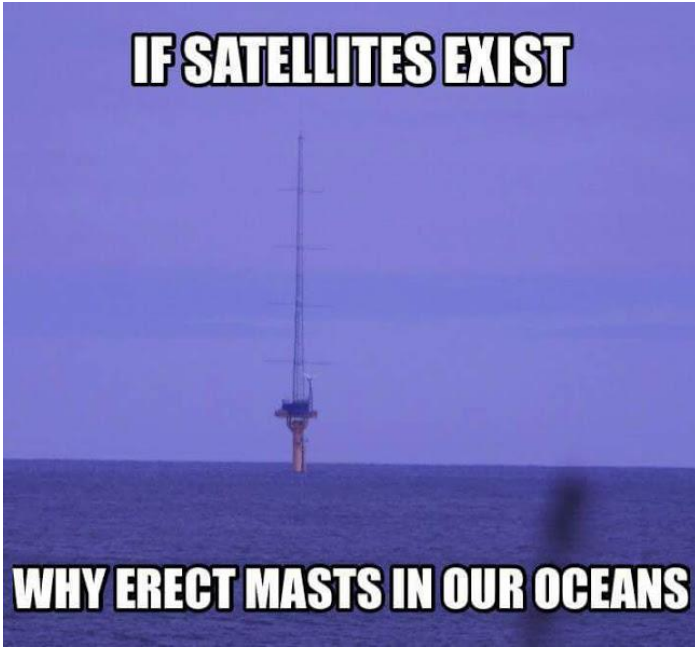
قارئین کو ہم یہ بھی بتانا چاہیں گے کہ اگر سیٹلائٹس حقیقت میں موجود ہیں تو گہرے سمندروں میں ایریکٹ ماسٹ نامی ٹاورز کیوں لگائے جاتے ہیں جو وہی ایلرون کے ٹاروز کے ہی ریڈیائی سنگلز کو مزید آگے تک باؤنس کرنے کے لیے استعمال کیے جاتے ہیں اور اکثر انہی ایریکٹ ماسٹ نامی ٹاورز کو سبمرین کیبلز کی مدد سے بھی جوڑ کر سمندر میں دور دور تک سگنلز کو پہنچانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے؛

صاحبِ زیب نامہ کا فرمانا کہ: "آج کے دور میں بھی انٹرنیٹ کا زیادہ حصہ فائبر آپٹکس کے مرہونِ منت اسی وجہ سے ہے کہ سیٹلائیٹ کے انٹرنیٹ کی رفتار سست ہوتی ہے (اس کا اندازہ آپ یوں لگا سکتے ہیں جب فون پر بات کر رہے ہوتے ہیں تو دوسری جانب موجود شخص کو آپ کی آواز تھوڑی دیر سے پہنچتی ہے) جبکہ فائبر آپٹکس میں انٹرنیٹ کی رفتار انتہائی تیز ہوتی ہے، فائبر آپٹکس میں خرابی کو آسانی سے دور کیا جاسکتا ہے جبکہ سیٹلائیٹس میں آنے والی خرابیوں کو دُور کرنا انتہائی مشکل کام ہے، سیٹلائیٹ کے ذریعے انٹرنیٹ کا استعمال مہنگا ثابت ہو سکتا ہے جبکہ فائبر آپٹکس کے ذریعے انٹرنیٹ کا استعمال سستا ہے ایسے ہی دیگر کئی وجوہات کی بنا پر فائبر آپٹکس کو ترجیح دی جاتی ہے " موصوف کا سیٹلائٹس کے خلاف اقبالی بیان ہے جو اپنے آپ میں سیٹلائٹ کے جھوٹ پر از خود بین دلیل ہے۔ ہم موصوف زیب نامہ کے اِس مقام پر مشکور ہیں کہ انھوں نے اپنی اِس عبارت سے ہمارے مؤقف کو تقویت بخشی ہے!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 167: کمیونیکیشن سیٹلائیٹس عموماً زمین کے تھرموسفئیر پر تیر رہی ہیں جہاں درجہ حرارت 4530 ڈگری فارن ہائیٹ ہوتا ہے جبکہ سیٹلائیٹس میں استعمال کی جانے والی دھاتیں اس درجہ حرارت کی اہل نہیں ہوسکتیں لہٰذا اگر واقعی ایسا کچھ ہو تو سیٹلائیٹس کو پگھل جانا چاہیے۔)

قارئین کی خدمت میں ابھی پچھلے ہمارے الجواب میں یہ ساری مفصل بحث گذری ہے۔ موصوف زیب نامہ نے اصل کتاب کے جس متن کو اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنایا ہے وہ بھی قارئین کی خدمت میں حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 167: کمیونیکیشن سیٹلائٹس کی حقیقت 2؛ یہ سیٹلائٹس مبینہ طور پر زمین کے (Thermosphere) تھرموسفیئر پر تیر رہی ہیں جہاں کا درجہ حرارت 4530 ڈگری فارن ہیٹ سے اوپر ہونے کا دعویٰ کیا جاتا ہے۔ جو دھات ان مبینہ سیٹلائٹس کو بنانے میں استعمال کی جاتی ہے، جیسے؛ ایلومینیم، سونا اور ٹائٹینیم، اِن کا نقطہ پگھلاؤ بالترتیب 1221، 1948، 3034 ڈگری فارن ہیٹ ہے، جو کہ ان کے خلاء میں ممکنہ استعمال کیے جانے کی صلاحیت سے بہت کم ہے۔"

صاحبِ زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: گرمائش عموماً اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انرجی ملنے کے باعث molecules کی vibration کی رفتار تیز ہو جاتی ہے، ہم عموماً درجہ حرارت کو molecules کی رفتار کے ذریعے ہی ناپتے ہیں مگر چونکہ thermosphere (خلاء) میں ہوا کے molecules انتہائی کم تعداد میں ہیں، جس کی وجہ سے وہاں 4530 ڈگری فارن ہائیٹ ہونے کے باوجود گرمائش زیادہ نہیں ہوتی کیونکہ بہت کم مالیکیولز سیٹلائیٹ سے ٹکراتے ہیں اسی خاطر یہ دھاتیں وہاں بھی survive کر جاتی ہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " گرمائش عموماً اس وقت پیدا ہوتی ہے جب انرجی ملنے کے باعث molecules کی vibration کی رفتار تیز ہو جاتی ہے ہم عموماً درجہ حرارت کو molecules کی رفتار کے ذریعے ہی ناپتے ہیں مگر چونکہ thermosphere (خلاء) میں ہوا کے molecules انتہائی کم تعداد میں ہیں، جس کی وجہ سے وہاں 4530 ڈگری فارن ہائیٹ ہونے کے باوجود گرمائش زیادہ نہیں ہوتی کیونکہ بہت کم مالیکیولز سیٹلائیٹ سے ٹکراتے ہیں اسی خاطر یہ دھاتیں وہاں بھی survive کر جاتی ہیں۔ " موصوف کی اپنی اور موصوف کی سوڈو سائنس میں ایسا ہی ہوتا ہے۔ جبکہ اگر یہ کلام سچ ہے تو پھر ناسا جھوٹی ہوئی کہ تھرموسفیئر کا درجہ حرارت اُس نے غلط بتایا ہے۔ جبکہ درجہ حرارت اپنی اصل پر ہوتا ہے اگر مطلوبہ درجہ حرارت ہوگا تو گرمائش ہوگی اگر گرمائش ہوگی تو ہی درجہ حرارت ماپا جا سکے گا۔ اگر یہ درجہ حرارت ہے مگر گرمائش نہیں تو یہ کلام اپنے آپ میں ہی متضاد ہے۔ اگر یہ دھاتیں صرف وہاں پر سروائیو ہی کرتی ہیں تو کوئی مبینہ سیٹلائیٹ کیسے اور کیونکہ کام کرے گا کیونکہ اُس میں تو سیلیکون کے بنے مائیکرو چپ اور مدر بورڈ جیسے بنیادی حصے موجود ہوتے ہیں۔ کیسے اور کیونکر کوئی سیٹلائیٹ بنا کسی کولنگ سسٹم کے تھرموسفیئر میں رہ سکتی ہے۔ جبکہ ناسا تو یہ کہتی ہے کہ مبینہ خلائی مرکز میں فلاں فلاں ذات کے کولنگ سسٹم لگے ہیں جو اُس میں موجود مبینہ خلاء بازوں کو وہاں کے شدید گرم درجہ حرارت سے بچاتے ہیں۔ اگر موصوف زیب نامہ کا سارا کلام سچ مان لیا جائے تو پوری کی پوری سوڈو سائنس سمیت جدید سوڈو فلکیات اور ناسا از خود جھوٹی ثابت ہو جاتی ہے۔ جبکہ حقیقت میں موصوف زیب نامہ نے صرف ایک تکنیکی اور کام چلاؤ فریب لکھ کر اِس اہم ثبوت سے بچنے کی ایک اور ناکام کوشش کی ہے۔ جس کی بابت ہم کھل کر اپنے پچھلے الجواب میں بین دلائل کے ساتھ یہ ساری بحث کر آئے ہیں۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 168: سیٹلائیٹ فون کے ریسیپشنز کے بارے اکثر یہ دیکھا گیا ہے کہ قزاقستان جیسے ملکوں میں جہاں موبائل ٹاور انتہائی کم ہیں وہاں ان کی ریسیپشن انتہائی کم ہے، اگر زمین کے گرد واقعی 20 ہزار سیٹلائیٹس گردش کر رہی ہوتیں تو ایسا نہ ہوتا۔)

موصوف زیب نامہ نے اصل کتاب کے جس ثبوت کو اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنایا وہ بھی قارئین کی خدمت میں حاضر ہے؛

" ثبوت نمبر 168: سیٹلائٹس فون کی حقیقت؛ اِن مبینہ سیٹلائٹس فون کی ریسیپشن کے بارے میں یہ بھی اکثر دیکھا گیا ہے کہ قزاقستان جیسے ملکوں میں جہاں موبائل فون ٹاور بہت کم ہیں، وہاں پر اِن کی ریسیپشن نہ ہونے کے برابر پائی گئی ہے۔ اگر زمین واقعی میں گلوب ہوتی اور قریباً

20،000 کمیونیکیشن سیٹلائٹس اِس کے مدار میں موجود ہوتیں، تو اس طرح کے بلیک آؤٹس کو اس طرح تواتر سے کسی ایسے دیہی علاقوں میں نہیں ہونا چاہیے تھا۔

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کا مضحکہ خیز جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: یہ بات سچ ہے کہ زمین کے گرد تقریباً 20 ہزار کے قریب سیٹلائیٹس محو گردش ہیں جن میں سے تقریباً 405 سیٹلائیٹس geostationary orbit میں موجود ہیں۔ سیٹلائیٹ فونز موبائل ٹاور کو استعمال نہیں کرتے بلکہ geostationary satellites کو استعمال کرتے ہیں جس کا انکار مسلسل فلیٹ ارتھرز کرتے آرہے ہیں۔ عموماً جنگلات یا پہاڑی علاقوں پر اسے استعمال کرتے ہوئے دشواری پیش آتی ہے یا پھر اس دوران جب کوئی geostationary satellite آپ کے اوپر موجود نہ ہو۔ جیسے ہی کوئی geostationary satellite اوپر آتی ہے تو سیٹلائیٹ فون ٹھیک کام کرنا شروع ہو جاتا ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " یہ بات سچ ہے کہ زمین کے گرد تقریباً 20 ہزار کے قریب سیٹلائیٹس محو گردش ہیں جن میں سے تقریباً 405 سیٹلائیٹس geostationary orbit میں موجود ہیں۔ سیٹلائیٹ فونز موبائل ٹاور کو استعمال نہیں کرتے بلکہ geostationary satellites کو استعمال کرتے ہیں جس کا انکار مسلسل فلیٹ ارتھرز کرتے آرہے ہیں۔" جبکہ حقیقت اِس کے بر عکس ہے ہم کسی بھی سیٹلائیٹ کے وجود کو کیونکر مان لیں جب کہ اُس کی بابت ہم نے مفصل دلائل اپنی قارئین کی خدمت میں پیش کر دیے ہیں۔ حقیقت میں اگر سیٹلائٹ فون کسی مبینہ سیٹلائٹ کی مدد سے چلتے ہوتے تو کبھی بھی ایسا نہ ہوتا جو اصل کتاب کے ثبوت نمبر 168 میں واضح طور پر درج ہے۔ موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " عموماً جنگلات یا پہاڑی علاقوں پر اسے استعمال کرتے ہوئے دشواری پیش آتی ہے یا پھر اس دوران جب کوئی geostationary satellite آپ کے اوپر موجود نہ ہو۔ جیسے ہی کوئی geostationary satellite اوپر آتی ہے تو سیٹلائیٹ فون ٹھیک کام کرنا شروع ہو جاتا ہے۔" عجب مضحکہ خیز کلام ہے۔ لگتا ہے موصوف زیب نامہ نے یہ جواب کسی سائنس فکشن فلم کے کسی سین کو دیکھ کر تحریر فرمایا ہے۔ جبکہ حقیقت میں بات قزاقستان جیسے ممالک کی ہو رہی ہے جہاں پر اب بھی جدید سہولیات ایسے میسر نہیں جیسے پوری دُنیا میں استعمال ہو رہی ہیں۔ ہم موصوف زیب نامہ سے ہی پوچھنا چاہیں گے کہ کیا قزاقستان اور اُس جیسے ممالک آپ کی نظر میں جنگلات یا پہاڑی علاقے ہیں؟ کلام تو اِن ممالک کی بابت ہے اور مدعا بھی ایسے ممالک ہیں جہاں پر جدید موبائل کی سہولیات اور اُن کا بنیادی ڈھانچہ وافر موجود نہیں ہے۔ جبکہ موصوف جنگلات اور پہاڑی علاقوں میں چل پڑے۔

مضحکہ خیزی کی انتہا تو موصوف زیب نامہ نے یہ فرمائی کہ: " جب کوئی geostationary satellite آپ کے اوپر موجود نہ ہو" جبکہ ناسا تو کہتی ہے کہ جیوسٹیشنری سیٹلائٹ وہ ہوتا ہے جو زمین کی مبینہ گردش 1،024 میل فی گھنٹہ کے ساتھ مکمل ہم آہنگ ہوتا ہے اور وہ زمین کے اوپر ایک مخصوص مقام پر ہمیشہ موجود رہتے ہوئے زمین کی گردش کے عین ساتھ ساتھ گھومتا رہتا ہے تاکہ وہ اپنا وہی مخصوص مقام ہمیشہ برقرار رکھ سکے۔ لگتا ہے موصوف زیب نامہ نے صرف اپنی سائنس فکشن انڈاکٹرینیشن ہی اپنے فریب نامہ کی زینت بنا رکھی ہے جو اپنے آقا ناسا کے فرامین کے اُلٹ مضحکہ خیزی لکھتے جا رہے ہیں اور اُس پر یہ کمال فرمادیا کہ: " جیسے ہی کوئی geostationary satellite اوپر آتی ہے تو سیٹلائیٹ فون ٹھیک کام کرنا شروع ہو جاتا ہے۔" اگر وہ سیٹلائیٹ موصوف زیب نامہ کے مطابق حرکت پذیر ہے تو وہ اپنے ٹائٹل جیوسٹیشنری

سیٹلائٹ کے خلاف ہوئی۔ کیونکہ اُس میں ایسی مبینہ سیٹلائٹس کو زمین کے اوپر ایک ہی جگہ پر رہتے ہوئے زمین کی مبینہ گردش کے عین ساتھ ساتھ گردش کرنا ہوتا ہے تا کہ وہ اپنی مطلوبہ جگہ پر برقرار رہ سکیں۔

مثال کے طور پر اگر امریکہ نے ماسکو، روس کے عین اوپر ایک جیوسٹیشنری سیٹلائٹ لگائی ہے تو وہ عین ماسکو کے اوپر ہی ہمیشہ رہے گے اور ناسا کے مطابق وہ جیسے جیسے زمین گردش کرے گے عین اُس کے ساتھ ساتھ گردش کرتے اپنا اصل نشانہ ماسکو برقرار رکھے گی۔ یہ موصوف زیب نامہ کے مائی باپ فرامین کے مطابق جیوسٹیشنری سیٹلائیٹ ہے۔ اتنی سادہ سی بات سے قارئین جیوسٹیشنری سیٹلائٹ کی تعریف و مقصد ناسا کے مطابق سمجھ گئے ہونگے۔ مگر موصوف فریب نامہ یا تو یہ سب جانتے نہیں ہیں یا جان کر اپنے قارئینِ زیب نامہ کو حسب عادت ایک اور دھوکہ دے کر اُن کے منہ پر جھوٹ بول کر اپنی خانہ پُری فرماگئے ہیں!۔ جبکہ جیوسٹیشنری سیٹلائٹ کے ہوتے ہوئے کسی صورت یہ ناممکن تھا کہ کوئی بھی سیٹلائیٹ فون کسی بلیک آؤٹ کا شکار ہو!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 169: سیٹلائیٹ ٹی وی کے ڈش انٹینا عموماً 45 ڈگری کے زاویے پر لگایا جاتا ہے اگر یہ انٹینا آسمان سے کسی سیٹلائیٹ سے سگنل وصول کر رہا ہوتا تو اس کا رخ آسمان کی جانب ہونا چاہیے تھا مگر ایسا نہیں ہوتا جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ انٹینا زمین کے ہی کسی ٹاور سے سگنل وصول کر رہا ہے۔)

قارئین کی خدمت میں اصل کتاب سے ثبوت نمبر 169 حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 169: سیٹلائٹس ٹی وی کی حقیقت؛ مبینہ سیٹلائٹس ٹی وی کے ڈش انٹینا عموماً قریبی زمینی مواصلاتی ٹاور کے رُخ پر 45 ڈگری کے زاویہ پر لگائے جاتے ہیں، اگر یہ ڈش انٹینا واقعی میں خلاء میں 100 میل اوپر موجود سیٹلائٹ سے سگنل لے رہے ہوتے، تو زیادہ تر یہ ڈش انٹینا کم از کم آسمان کے رُخ پر لگائے جاتے۔ یہ حقیقت ہے کہ کبھی بھی اِن سیٹلائٹ ڈشوں کو سیدھا آسمان کے رُخ پر نہیں لگایا جاتا بلکہ 45 ڈگری کے زاویے پر لگایا جاتا ہے جو اِس بات کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ ڈشیں کسی زمینی مواصلاتی ٹاور سے سگنل لے رہی ہیں نہ کہ کسی بیرونی خلاء میں موجود سیٹلائٹس سے۔"

صاحبِ زیب نامہ اپنے اِس خانہ ساز اعتراض کا جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: ڈش انٹینا جن سیٹلائیٹس سے سنگل وصول کرتا ہے وہ عموماً خط استواء سے 37 ہزار کلومیٹر کی بلندی پر پرواز کر رہی ہوتی ہیں اور اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ یہ روزانہ اسی پوزیشن پر ہوتی ہیں جہاں پچھلے دن تھیں، اس کے علاوہ کچھ انٹینے ایسی سیٹلائیٹس سے بھی سگنل وصول کرتے ہیں جو Molniya orbit میں تیر رہی ہوتی ہیں، اس کی inclination تقریباً +/-63.5 ڈگری تک ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ عموماً ڈش انٹینے کا رخ سیدھا آسمان کی جانب نہیں کیا جاتا۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " ڈش انٹینا جن سیٹلائیٹس سے سنگل وصول کرتا ہے وہ عموماً خط استواء سے 37 ہزار کلومیٹر کی بلندی پر پرواز کر رہی ہوتی ہیں اور اس کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ یہ روزانہ اسی پوزیشن پر ہوتی ہیں جہاں پچھلے دن تھیں " موصوف زیب نامہ کی ایک اور یاہ واہی ہے۔ اگر اِسے بھی سچ مان لیا جائے تو موصوف زیب نامہ کے فرمان کے مطابق کیا وہ ہر وقت اپنی پوزیشن پر نہیں رہتی ہیں تو مبینہ سیٹلائیٹ ٹی وی کیسے 24 گھنٹے کام کرتا ہے؟ یہ ایک سوال ہی موصوف زیب نامہ کے اِس کلام کے رَد کے لیے کافی ہے۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " ،اس کے علاوہ کچھ انٹینے ایسی سیٹلائیٹس سے بھی سگنل وصول کرتے ہیں جو Molniya orbit میں تیر رہی ہوتی ہیں،اس کی inclination تقریباً +/-63.5 ڈگری تک ہوتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ عموماً ڈش انٹینے کا رخ سیدھا آسمان کی جانب نہیں کیا جاتا۔" جبکہ حقیقت میں بات ڈش انٹینے کا رُخ آسمان کی جانب نہیں بلکہ 45 ڈگری پر لگانے کی وجہ کی بابت ہو رہی ہے۔ جسے موصوف زیب نامہ نے اپنے خانہ ساز اعتراض میں تو لکھ رکھا ہے مگر اُس کا کوئی جواب مرحمت فرمانا ہی گوارا نہیں کیا۔ چونکہ موصوف زیب نامہ کو لگتا تھا کہ اُن کے فریب نامہ کے تمام قارئین اُن کی طرح سوڈو سائنس کے ذہنی غلام ہیں تبھی اُنھوں نے جی بھر کر سائنس فکشن کا سہارا لیا۔ جبکہ حقیقت میں کوئی بھی موصوف زیب نامہ کے اِس مقام پر خانہ ساز اعتراض موصوف کے اپنے جواب اور اصل کتاب کو بطور موازنہ پڑھے تو وہ یہ سارے جھوٹ کو بین طور پر دیکھ لے گا۔ قارئین یاد رکھیے سائنس اور سائنس فکشن میں وہی فرق ہے جو دن اور رات میں ہوتا ہے!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 170: کئی لوگوں نے یہاں تک دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے سیٹلائیٹس کو ننگی آنکھوں سے دیکھا ہے جو کہ ناممکن ہے کہ ایک بس سے چھوٹی چیز سینکڑوں کلومیٹر دُور انسانی آنکھ سے نظر آجائے۔ ٹیلی سکوپ استعمال کرنے والے کبھی یہ دعویٰ نہیں کرتے کہ ہم نے فلاں سیٹلائیٹ کو دیکھا اس کی ہئیت ایسی تھی وغیرہ وغیرہ۔ بلکہ عموماً یہ کہا جاتا ہے کہ ہم نے روشنی کو گزرتے دیکھا جو کچھ بھی ہوسکتی ہے کوئی جہاز، ڈرون یا پھر شہابِ ثاقب وغیرہ۔)

اصل کتاب کا متن قارئین کی خدمت میں حاضر ہے؛

" ثبوت نمبر 170: سیٹلائٹس کو دیکھنے کے دعوی؛ لوگوں کو یہاں تک دعوی کرتے دیکھا گیا ہے کہ اُنھوں نے اپنی ننگی آنکھوں سے اِن سیٹلائٹس کو دیکھا ہے لیکن یہ بات سمجھ سے بالاتر ہے کہ کوئی ایسی شے جو ایک بس سے چھوٹے سائز کی ہے اور 100 میل کی دوری پر ہے پھر بھی نظر آجائے؛ یہ ناممکن ہے کہ کوئی اتنی چھوٹی شے اتنی دوری پر ننگی آنکھ سے نظر آئے۔بھلے آپ ٹیلی سکوپ بھی استعمال کرتے ہوں کبھی کوئی یہ دعوی نہیں کریں گے کہ میں نے سیٹلائٹ کو اُس کی ہیئت کے حساب سے ہی دیکھا بلکہ کئی یہ کہتے ہیں کہ ہم نے روشنیوں کو گذرتے دیکھا، جو بڑی آسانی سے کوئی بھی شے ہو سکتی ہے جیسے؛ ہوائی جہاز، ڈرون، شہاب ثاقب یاں کوئی اور ناقابلِ پہچان اُڑنے والی چیز۔"

مدعا کیا تھا اور موصوف زیب نامہ نے حسبِ عادت کیا بنا کر پیش کیا قارئین خود سے پڑھ سکتے ہیں۔ موصوف زیب نامہ نے اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں لکھا؛

☆(جواب: انٹر نیشنل اسپیس اسٹیشن کو ٹیلی سکوپ کے ذریعے دیکھا جاسکتا ہے۔ اگر کسی نے یہ جھوٹا دعویٰ کر دیا کہ اس نے سیٹلائیٹ کو عام آنکھ سے دیکھا اور اس کی ہیئت ایسی تھی۔ اس سے یہ ہر گز ثابت نہیں ہوتا کہ سیٹلائیٹ موجود نہیں۔ سیٹلائیٹس موجود ہیں اور زمین کے قریب والے مدار میں موجود سیٹلائیٹس دیکھی جاسکتی ہیں۔ سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ انٹر نیٹ کے ذریعے انٹر نیشنل اسپیس اسٹیشن کے متعلق معلومات لے لی جائیں کہ وہ آپ کے علاقے کے اوپر سے کس وقت اور کس direction میں گزرے گا، اس کے بعد ٹیلی سکوپ یا دُور بین سے بآسانی اس کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر ننگی آنکھوں سے دیکھا جائے گا تو یہ ایک ستارے کی طرح محسوس ہوگا جو تیزی سے آگے کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اس کا مشاہدہ کروڑوں لوگ کر چکے ہیں آپ بھی کر سکتے ہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " انٹر نیشنل اسپیس اسٹیشن کو ٹیلی سکوپ کے ذریعے دیکھا جاسکتا ہے۔ " جی جیسے وہ نظر آ سکتا ہے قارئین کی خدمت میں ہم اِس پر کافی وشافی مواد پیش کر چکے ہیں۔ جس کا وجود ہی مشکوک ہے اور جس کا مدعا ہی اِس مقام پر زیر بحث نہیں اُس سے اپنے جواب کا آغاز کرنا موصوف زیب نامہ کی ہی شان ہے۔ مدعا سیٹلائٹس کا بیان ہو رہا ہے اور موصوف اپنے جعلی خلائی مرکز کو لیے پھر اِس مقام پر رقمطراز ہیں کہ: " اگر کسی نے یہ جھوٹا دعویٰ کر دیا کہ اس نے سیٹلائیٹ کو عام آنکھ سے دیکھا اور اس کی ہیئت ایسی تھی۔ اس سے یہ ہر گز ثابت نہیں ہوتا کہ سیٹلائیٹ موجود نہیں۔ سیٹلائیٹس موجود ہیں اور زمین کے قریب والے مدار میں موجود سیٹلائیٹس دیکھی جاسکتی ہیں۔ " جبکہ اگر تسلی سے آپٹیکل فزکس کی بنیادی باتوں پر ہی تحقیق کر لی جائے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ کسی بھی صورت یہ ہونا ممکن نہیں کہ کوئی ایسی مبینہ شے جو تھر موسفیر یا اُس سے بھی زیادہ بلندی پر موجود ہو اور وہ نظر بھی آ جائے۔ جس کا وجود ہی نہیں اُس پر کیا بحث کی جائے؟۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ انٹر نیٹ کے ذریعے انٹر نیشنل اسپیس اسٹیشن کے متعلق معلومات لے لی جائیں کہ وہ آپ کے علاقے کے اوپر سے کس وقت اور کس direction میں گزرے گا، اس کے بعد ٹیلی سکوپ یا دُور بین سے بآسانی اس کا مشاہدہ کیا جاسکتا ہے۔ اگر ننگی آنکھوں سے دیکھا جائے گا تو یہ ایک ستارے کی طرح محسوس ہوگا جو تیزی سے آگے کی جانب بڑھ رہا ہے۔ اس کا مشاہدہ کروڑوں لوگ کر چکے ہیں آپ بھی کر سکتے ہیں۔ " کھسیانی بلی کھمبا نوچے کے ہی مترادف ہے۔ کیونکہ اِس مقام پر زیرِ بحث مدعا مبینہ سیٹلائیٹس ہیں نہ کہ جعلی خلائی اسٹیشن۔ نہ جانے کیوں موصوف زیب نامہ کی یہ عادت دیکھی گئی ہے کہ اصل مدعے پر کلام کی بجائے جو اُن کو انڈا کٹرینیٹ ہوتا ہے وہی لکھنا شروع ہو جاتے ہیں۔ جبکہ ہم قارئین کی خدمت میں دوبارہ سے کچھ پلے لسٹس پیش کر دیتے ہیں جن کو دیکھ کر موصوف زیب نامہ کے بیان کردہ سیٹلائیٹس، جعلی خلائی سائنس اور جعلی خلائی اسٹیشن کی حقیقت آشکار ہو جائے گی۔

لنک 1، لنک 2، لنک 3:

ہم اِس دجل وفریب سے بھرپور زیب نامہ کی دسویں قسط کے علمی تعاقب کو المسطحتین کی نذر کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ جیسے ہم علمی و تحقیق کا طویل سفر طے کر کے دھوکے کی نیند سے جاگے ہیں دوسروں کو بھی جگاتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ!
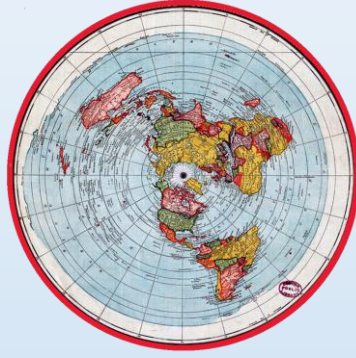
Flat Earth Urdu.pk

کی جانب سے پیش ہے،

آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب

قسط نمبر 11

زیب نامہ کی قسط نمبر 11 میں لکھے گئے خود ساختہ اعتراضات و جوابات اور اُن کا علمی تعاقب

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 171: ناسا یہ حقیقت تسلیم کرتا ہے کہ زمین کے گرد تقریباً 20 ہزار سیٹلائیٹس چکر لگانے میں مصروف ہیں، اور سیٹلائیٹس سے زمین کی لی گئی تصاویر دراصل ہماری ایڈٹ شدہ تصاویر ہیں۔ اُن کا دعویٰ ہے کہ تصاویر ایک ربن کی شکل میں آتی ہیں جنہیں کمپوزٹ تصویر بنانے کے لئے ایڈٹ کرنا پڑتا ہے۔ یہ اس بات کا ثبوت ہے کہ ناسا ہمیں دھوکہ دے رہا ہے۔)

موصوف زیب نامہ نے اِس مقام پر کیسے اصل کتاب میں لکھے ہوئے ایک اور اہم ثبوت کو اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنایا وہ آپ اصل کتاب کا متن پڑھ کر جان سکتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 171: ناسا کا سیٹلائٹس کی بابت دعوی؛ ناسا کا دعوی ہے کہ زمین کے اوپر موجود 20 ہزار کے سیٹلائٹس موجود ہیں جو زمین کے اوپر والے ماحول سے ہمیں ریڈیو، ٹی وی، GPS اور ہماری زمین کی تصاویر لے کر بھیج رہی ہیں۔ ناسا مانتا ہے کہ یہ تمام مبینہ سیٹلائٹ سے لی گئی تصاویر ہماری خود کی بنائی ہوئی کمپوزٹ تصاویر ہیں جن کو فوٹوشاپ میں ایڈیٹ کیا جاتا ہے۔ اُن کا دعوی ہے کہ ہمیں تصاویر ایک رِبن کی شکل میں سیٹلائٹس سے موصول ہوتی ہیں پھر ہم کو لازمی طور پر اُس رِبن کو ایک کمپوزٹ تصویر بنانے کے لیے ایڈیٹ کرنا پڑتا ہے، یہ تو CGI ہیں نہ کہ تصاویر۔ اگر زمین ایک واقعی گلوب ہوتا اور 20 ہزار سیٹلائٹس اُسکے مدار زیرِ گردش ہوتیں، تو کرنا صرف یہ پڑتا کہ ایک کیمرہ کسی سیٹلائٹ پر لگا دیا جاتا اور کچھ حقیقی تصاویر لی جاتیں۔ یہ حقیقت ہے کہ کوئی بھی سیٹلائٹ سے لی گئی ایسی تصویر جس میں پوری گلوب زمین نظر آئے، ناسا کے مبینہ "کمپوزٹ CG تصاویر کے رِبن (Ribbons of Composite CG imagery)" کے علاوہ موجود ہی نہیں ہے۔ یہ مزید ایک اور ثبوت ہے کہ ہمیں سچ نہیں بتایا جاتا۔"

☆ قارئین بائیں جانب لگی تصویر میں 1975 سے لے کر اب تک ناسا کے جاری کردہ مبینہ گلوب کی تصاویر کو بطور تقابلہ دیکھیں کہ کیسے ایک ہی زمین کے لینڈ ماسسز کبھی بڑے کبھی چھوٹے ہوتے ہیں کبھی سمندروں کے اور خُشکی کے رنگ تبدیل ہوتے ہیں اور کبھی براعظموں کے ہی سائز بڑے چھوٹے کر کے دکھائے جاتے ہیں۔ یاد رہے یہ تمام تصاویر ناسا کی آفیشل ویب سائٹ سے ہی لی گئی ہیں اور وہاں پر اب بھی موجود ہیں۔ یہی اصل مدعا ہے جو اِس مقام پر زیرِ بحث ہے۔

یہ تو تھا اصل کتاب کا متن اب ہم قارئین کی خدمت میں موصوف زیب نامہ کا خانہ ساز جواب پیش کرتے ہیں؛

☆(جواب: یہ الزام دھر دینا انتہائی بچگانہ اور مضحکہ خیز ہے کہ سیٹلائٹس کی بنائی ہوئی تصاویر CGI ٹیکنالوجی کی مرہونِ منت ہوتی ہیں اور عوام الناس کو دھوکا دیا جاتا ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو انٹرنیشنل اسپیس اسٹیشن سے live broadcasting کو فلیٹ ارتھرز کس کھاتے میں ڈالیں گیں؟ وہ تو براہ راست گلوب زمین کو خلاء سے دِکھا رہا ہوتا ہے۔)

الجواب: اِس مقام پر جو اصل مدعا زیرِ بحث ہے وہ ہے پوری زمین کی خلاء سے تصویر جس میں پوری کی پوری زمین کا واضح طور پر نظر آنا ہے۔ جیسا کہ مبینہ طور پر جدید سوڈو سائنس مدعی ہے کہ یہ زمین ایک گلوب ہے۔ جبکہ موصوف زیب نامہ نے حسبِ عادت بات کے اصل مدعے کو ہی اپنی خانہ ساز اعتراض میں تبدیل فرما دیا ہے۔ جبکہ اصل کتاب کے متن میں واضح طور پر اِس مدعے کی تکنیکی اعتبار سے نشاندہی کی گئی تھی کہ: " اگر زمین ایک واقعی گلوب ہوتا اور 20 ہزار سیٹلائٹس اُسکے مدار زیرِ گردش ہوتیں، تو کرنا صرف یہ پڑتا کہ ایک کیمرہ کسی سیٹلائٹ پر لگا دیا جاتا اور کچھ حقیقی تصاویر لی جاتیں۔ یہ حقیقت ہے کہ کوئی بھی سیٹلائٹ سے لی گئی ایسی تصویر جس میں پوری گلوب زمین نظر آئے، ناسا کے مبینہ "کمپوزٹ CG تصاویر کے رِبن (Ribbons of Composite CG imagery)" کے علاوہ موجود ہی نہیں ہے۔ یہ مزید ایک اور ثبوت ہے کہ ہمیں سچ نہیں بتایا جاتا۔" یہ حقیقت ہے کہ آج ہم شمسی کلینڈر کے اعتبار سے سن 2018ء میں ہیں مگر یہ بھی حقیقت ہے کہ ہمارے پاس اپنی اِس زمین کی پوری کی پوری ایک بھی تصویر نہیں ہے۔ پوری دُنیا میں کوئی نہیں یہ جانتا کہ یہ پوری کی پوری زمین کیسے دکھائی دیتی ہے۔ ناسا کہتا ہے کہ یہ زمین ایک 25،000 میل کا ایک گلوب ہے۔ اگر یہ ایک گلوب ہے تو بہت آسانی سے ناسا یا کوئی بھی مبینہ خلائی ایجنسی اپنی کسی بھی مبینہ سیٹلائٹ پر اِس دورِ جدید میں موجود کمال زوم کے حامل کیمرے لگا کر ہمیں پوری زمین دکھا سکتی تھی۔ حقیقت میں اگر کوئی بھی محقق صرف اِس نکتے پر ہی تحقیق کرے کہ زمین کی خلاء سے مبینہ طور پر لی گئی تصاویر اصلی ہیں یا جعلی تو اُس پر یہ حقیقت آشکار ہو گی کہ سب کی سب تصاویر جعلی ہیں۔ یہ بات کوئی بھی محقق کسی بھی تصویر کو فوٹو انالیسز سافٹ وئیر میں ڈال کر باآسانی ثابت کر سکتا ہے۔

ہم پہلے مزید تصویری ثبوت اِس بابت اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرنا چاہیں گے؛

قارئین آپ اِس تصویر میں بائیں جانب دیکھ رہے ہیں کہ ناسا نے مبینہ گلوب زمین کی یہ تصویر 2012 میں جاری کی تھی جس میں برِاعظم شمالی امریکہ مبینہ طور پر بہت ہی بڑا دکھایا گیا تھا۔ قارئین کی آسانی کے لیے اُسی پورے برِاعظم شمالی امریکہ کو پیلی لائن سے واضح کر کے دیکھا جا سکتا ہے کہ ناسا کے مطابق یہ کتنا بڑا ہے۔

جبکہ اِسی تصویر میں بائیں جانب موجود مبینہ گلوب کی تصویر ناسا نے 2007 میں جاری کی تھی جس میں اُسی طرح سے پیلی لائن سے برِاعظم شمالی امریکہ کو واضح کر کے دیکھا جا سکتا ہے کہ وہ 2007 میں کتنا چھوٹا تھا جو 2012 میں اتنا

بڑا ہو گیا؟۔ یہ دونوں تصاویر ناسا کی آفیشل ویب سائٹ پر موجود ہیں جس کی قارئین خود سے باآسانی تصدیق کر سکتے ہیں۔ ہم نے صرف پہلی لائن کی مدد سے یہ دکھایا ہے کہ یہ کیسے اور کیونکر ممکن ہے اُسی مبینہ گلوب زمین کا برِاعظم شمالی امریکہ 2007 میں چھوٹا تھا جو 2012 میں اپنے آپ اتنا بڑا ہو گیا کہ مبینہ گلوب میں ہی 3/1 حصہ یہ اکیلا برِاعظم آ گیا؟

اِس کا ایک ہی حقیقی اور سچا جواب ہے کہ ناسا اور کسی بھی مبینہ خلائی ایجنسی کی جانب سے شروع سے لے کر آج تک جاری کردہ مبینہ گلوب کی تصاویر جعلی ہیں۔ اِسی کی ایک اور مثال ملاحظہ فرمائیں؛
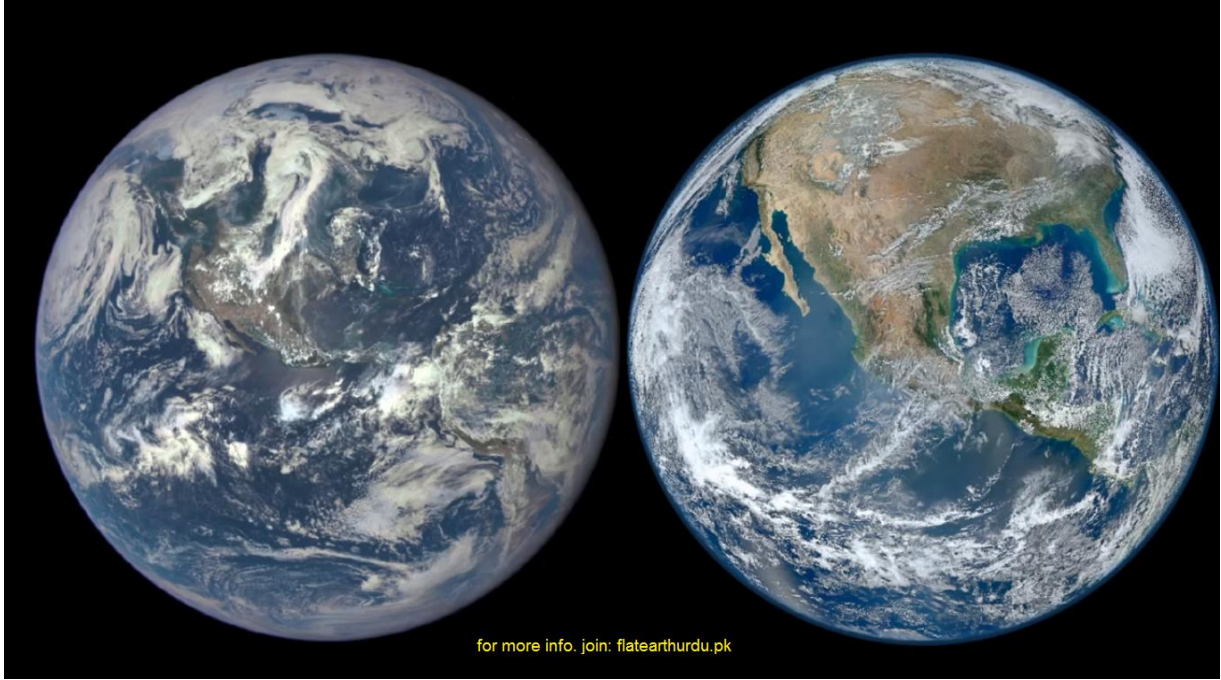
اِس تصویر میں دائیں جانب والا مبینہ گلوب وہی 2012 میں ناسا کا جاری کردہ ہے جبکہ بائیں جانب والا مبینہ گلوب 2015 میں ناسا کی جانب سے جاری کردہ ہے۔ دونوں میں واضح طور پر اگر آپ غور کریں تو برِاعظم شمالی امریکہ کا لینڈ ماس بالکل ایک دوسرے سے متضاد نظر آ رہا ہے۔

مزید قارئین یہ بھی ملاحظہ فرمائیں؛
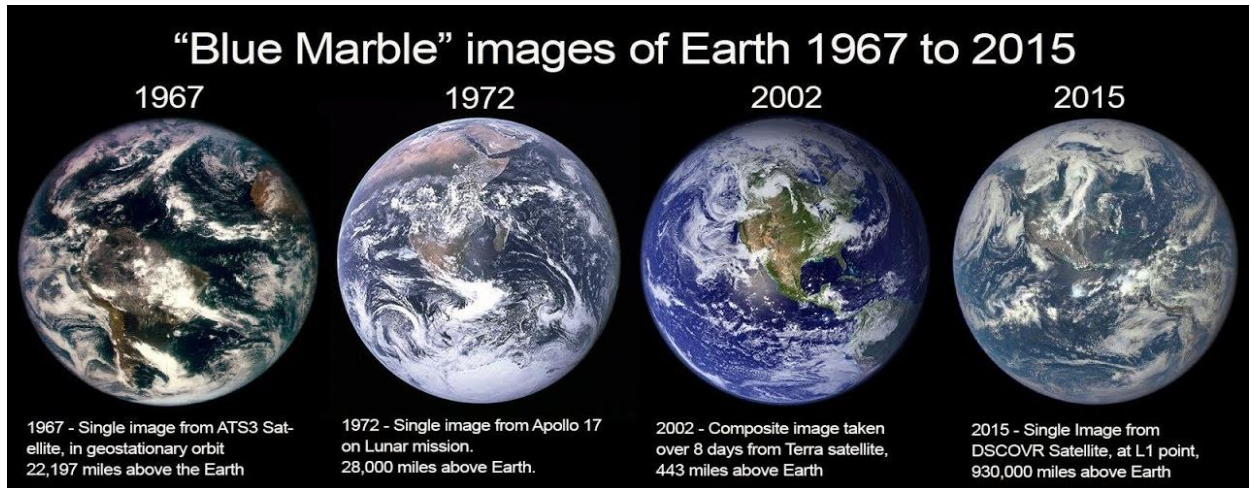
ناسا کی جانب سے جاری کردہ مبینہ گلوب کی تصاویر میں ایک بات واضح ہے کہ ناسا کی جاری کردہ آفیشل تصاویر یہ ہی بتانے سے قاصر ہیں کہ زمین کے سمندروں کا اصل رنگ، خلا سے کیسا دکھائی دیتا ہے۔ اگر کوئی یہ کہے کہ کیمروں کا فرق ہے تو اُس کو جواب دیا جائے گا کہ یہ ناسا ہے کوئی عام

راہ چلتا فوٹو گرافر نہیں۔ ناسا کے دعوے کے مطابق اُن کے پاس پوری دُنیا میں سب سے ایڈوانس ٹیکنالوجی ہوتی ہے۔ اب جس ادارے کے پاس ایسی کمال کی مبینہ ایڈوانس ٹیکنالوجی ہو اور اُس کے جاری کردہ ایک ہی مبینہ گلوب کی تصاویر میں اتنا فرق ہو۔ اگر کسی کو یہ بات سمجھ نہیں آئی تو ہم معذرت خواہ ہیں ہم اُس کی کوئی مدد نہیں کر سکتے۔

اصل کتاب میں یہی ساری بحث کو یکجا کر کے ایک جامع ثبوت کی شکل میں پیش کیا گیا تھا جسے موصوف زیب نامہ نے اپنی فریبی تخریب کاری کا نشانہ بنا کر رات کو سفید اور دن کو سیاہ بنا کر پیش کر دیا اور اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں فرمایا کہ: " یہ الزام دھر دینا انتہائی بچگانہ اور مضحکہ خیز ہے کہ سیٹلائٹس کی بنائی ہوئی تصاویر CGI ٹیکنالوجی کی مرہونِ منت ہوتی ہیں اور عوام الناس کو دھوکا دیا جاتا ہے۔" اگر یہ الزام ہے تو جو ثبوت ہم نے پیش کئے ہیں وہ کیا ہیں؟ اور جو اصل کتاب میں لکھا ثبوت نمبر 171 تھا وہ کیا تھا؟ اگر موصوف زیب نامہ کو اصل بات ہی پیش نہیں کرنا تھی تو واضح طور پر یہ لکھتے کہ میں اپنے طور پر فلیٹ ارتھرز کی جانب سے اُٹھائے جانے والے اعتراضات کے جواب لکھنے جارہا ہوں۔ مگر موصوف زیب نامہ نے بڑی بے شرمی سے یہ دعویٰ فرمایا تھا کہ میں 200 ثبوت نامی کتاب کا جواب دے رہا ہوں جبکہ پورے فریب نامہ میں کسی ایک مقام پر بھی موصوف نے اصل کتاب کا متن تو دور اُس کی عبارت تک نقل کرنا گوارا نہ کی۔ ہمارے اِس علمی تعاقب کی اصل وجہ ہی یہ بات بنی تھی کہ اگر عوام والناس کے سامنے اصل کتاب کا متن ہی موجود نہیں ہے تو وہ کیسے موصوف زیب نامہ اور ہمارے مؤقف کے درمیان حق اور باطل کا فرق کر سکیں گے؟۔

ہم اپنے قارئین کے علم میں CGI کیا ہوتا ہے اِس بابت اضافہ کیے دیتے ہیں۔ آسان الفاظ میں؛ CGI کا مطلب ہوتا ہے کمپیوٹر جنریٹیڈ امیج (Computer Generated Image)۔ یعنی وہ تصاویر جن کو کسی سافٹ ویئر کی مدد سے تیار کیا جاتا ہے۔ جو تصاویر ہم اپنی عام زندگی میں اپنے کیمروں کی مدد سے بناتے ہیں وہ اصل تصاویر ہوتی ہیں۔ اگر اُن کی مزید درستگی کے لیے کسی سافٹ ویئر کا استعمال کیا جائے اور اُس کے نتیجے میں جو فائنل تصویر ملے وہ کبھی سی جی آئی نہیں کہلاتی بلکہ وہ اصل تصویر کا ایڈیٹیڈ ورژن کہلاتی ہے۔ جبکہ اگر کسی تصویر میں فوٹو شاپ جیسے سافٹ ویئر کی مدد سے اصل تصویر کی بجائے سارا کچھ خود سے ہی بنا دیا جائے تو وہ سی جی آئی کہلاتی ہے۔ جیسے ناسا اور دوسری مبینہ خلائی ایجنسیاں اکثر ہمیں سائنس کے نام پر سائنس فکشن دکھاتی ہیں۔ یہ وہی سب کچھ ہوتا ہے جو ہالی وڈ اپنی فلموں میں اور بہترین ویڈیو گیمز میں دکھایا جاتا ہے ہم اُسے اعلیٰ ترین گرافکس تو کہہ سکتے ہیں مگر وہ کبھی حقیقت نہیں کہلاتے۔ مگر مبینہ طور پر ساری کی ساری اسپیس ایجنسیز اپنی سائنس فکشن سی جی آئی کو ہی حقیقت کہہ کر پوری دُنیا کو دھوکہ دے رہی ہے۔ اِس دھوکے کو پکڑنا بہت ہی آسان ہے۔ جیسے ہم نے اوپر تین تصاویر میں مختلف نشاندہیوں کی مدد سے قارئین کو بتایا کہ وہ کیونکر جعلی ہیں۔ ایسے ہی کوئی بھی محقق کسی بھی بہترین فوٹو سافٹ ویئر جیسے ایڈوب فوٹو شاپ، اگر ہم کوئی بھی تصویر اُس میں ڈال کر انالیسیز کے ٹیب کو تفصیل سے اُسی تصویر پر اپلائی کریں تو ہم واضح طور پر کسی بھی سی جی آئی اور حقیقی تصویر میں فرق دلیل کے ساتھ دیکھ بھی سکتے ہیں اور دوسروں کو پیش بھی کر سکتے ہیں جیسے آگے اپنے مقام پر اُنہی فوٹو شاپ انالیسیز کی مدد سے ناسا کے چاند پر جانے کے مبینہ دعویٰ کا پول کھول گیا ہے۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " اگر یہ سچ ہے تو انٹرنیشنل اسپیس اسٹیشن سے live broadcasting کو فلیٹ ارتھرز کس کھاتے میں ڈالیں گیں؟ وہ تو براہ راست گلوب زمین کو خلاء سے دِکھا رہا ہوتا ہے۔" لگتا ہے موصوف زیب نامہ 2018 کی بجائے 1918 میں جی رہے

ہیں۔ جبکہ اِس دور میں آلات کی اتنی ترقی ہو چکی کہ کوئی بھی سُپر کمپیوٹرز اور تھری ڈی ٹیکنالوجی کی مدد سے ایسے ایسے لائیو براڈکاسٹ کر سکتا ہے کہ مبینہ آئی ایس ایس کا لائیو براڈکاسٹ بھی اُس کے سامنے کچھ نہ ہو گا۔ آزمائش شرط ہے۔ ناسا اور دوسری مبینہ خلائی ایجنسیاں کیسے جھوٹ بولتی ہیں اُس پر ہم دوبارہ سے وہی پلے لسٹ اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں۔ سچ کیا ہے اور جھوٹ کیا ہے اُس کا فیصلہ قارئین نے کرنا ہے نہ کہ ہم نے یا موصوف زیب نامہ نے۔ قارئین کی خدمت میں مبینہ خلائی ایجنسیز کی دھوکہ دہی کی نشاندہیوں پر مبنی ڈاکیومنٹریز کی پلے لسٹس کے لنک 1 ناسا اور مبینہ خلائی ایجنسیز کی دھوکہ دہیوں کی بابت؛

لنک 2 سیٹلائیٹس کے دھوکے کی بابت؛

لنک 3 آئی ایس ایس نامی مبینہ خلائی اسٹیشن کی لائیو فیڈ اور دوسری جعل سازیوں کی بابت؛ حاضر ہیں۔ مزید قارئین اپنے طور پر بھی آزادانہ تحقیق کر کے اِس پر مزید مدلل مواد باآسانی دیکھ سکتے ہیں۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 172: ناسا کی جانب سے جاری کردہ آفیشل ویڈیوز میں اکثر دیکھا گیا ہے کہ بادل اپنی شکل بدلتے دِکھائی نہیں دیتے، مثلاً گیلیو کی ٹائم لیپس ویڈیو میں 24 گھنٹے تک بادل نے اپنی شکل نہ بدلی، جو کہ ناممکن ہے۔)

قارئین کی خدمت میں اصل کتاب کا ثبوت نمبر 172 حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 172: ناسا کی جاری کردہ ویڈیوز؛ اگر آپ آسمان پر کسی بھی بادل پر کچھ منٹوں کے لیے توجہ مرکوز کریں تو دو چیزوں کا مشاہدہ کریں گے، کہ بادل چل رہا ہو گا اور بتدریج اپنی شکل بدل رہا ہو گا۔ ناسا کی جاری کردہ آفیشل ویڈیوز جس میں زمین کو بطورِ گردش کرتا گلوب دیکھا یا جاتا ہے، جیسے؛ گلیلیو کی ٹائم لیپس ویڈیو ہی کو لیں، پورے 24 گھنٹے کی ٹائم لیپس ویڈیو میں بادل جوں کے توں نظر آرہے تھے نہ وہ اپنی جگہ سے ہلے نہ انکی ہیت میں کوئی بھی تبدیلی رونما ہوئی!۔ ایسا ہونا مکمل طور پر ناممکن ہے۔ یہ بات اِس بات کو مزید پختہ کرتی ہے کہ ناسا نقلی CGI ویڈیوز بناتا ہے، اور مزید یہ کہ زمین ایک گلوب نہیں ہے۔"

قارئین پہلے اِسی گلیلیو نامی مبینہ سیٹلائٹ کا ویڈیو انالیسیز بھی بطور ثبوت ملاحظہ فرمالیں۔ ویڈیو کا لنک؛

جبکہ آپ پیچھے گذری ہماری پیش کردہ پلے لسٹس میں یہ تمام جھوٹ واضح طور پر دیکھ آئے ہیں کہ کیسے پوری دُنیا کو جدید سوڈو سائنس کی سوڈو فلکیات کے نام پر دھوکہ دیا جا رہا ہے۔ موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب Weather Patterns: کو اگر آپ لوکل سطح پر دیکھیں گے تو ان میں واضح تبدیلی نظر آتی ہے جبکہ اگر گلوبل سطح پر دیکھیں گے تو ان میں تبدیلی بہت تیزی سے نہیں آتی۔ عموماً زمین کی لائیو کوریج انٹرنیشنل اسپیس اسٹیشن سے دی جاتی ہے جہاں ایک وقت میں زمین کے مخصوص حصوں کو دیکھا جا سکتا ہے، پوری زمین کو نہیں، اس کے علاوہ ISS انتہائی تیزی سے زمین کے اوپر محوِ سفر ہے سو گلوبل سطح پر بادل بہت

واضح طور پر بدلتے دِکھائی نہیں دیتے۔ جبکہ اگر بات گیلیو والی ویڈیو کی جائے تو اس میں بھی غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ بادل انتہائی آہستگی سے اپنا pattern بدل رہے ہیں سو فلیٹ ارتھرز کا یہ اعتراض بھی دیگر اعتراضات کی طرح لاعلمی پر مبنی ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " Weather Patterns : کو اگر آپ لوکل سطح پر دیکھیں گے تو ان میں واضح تبدیلی نظر آتی ہے جبکہ اگر گلوبل سطح پر دیکھیں گے تو ان میں تبدیلی بہت تیزی سے نہیں آتی۔" موصوف زیب نامہ کا اپنے فریب نامہ میں لکھا اپنے ہی قارئینِ زیب نامہ کو دیا جانے والا ایک اور دھوکہ ہے۔ اصل مدعا 24 گھنٹے کی ٹائم لیپس ویڈیو کا ہے نہ کے تھوڑے سے وقت کا۔ 24 گھنٹے کسی بھی ٹائم لیپس کے لیے بہت زیادہ وقت ہوتا ہے۔ یہ بات یا تو موصوف زیب نامہ جانتے نہیں یا جان کر انجان بنے بیٹھے ہیں۔ جبکہ قارئین ابھی ہماری پیش کردہ اُسی گلیلیو کی مبینہ ٹائم لیپس ویڈیو کا تقابلہ عین اُسی دن کی موسمیاتی ٹائم لیپس سے بھی کر آئے ہیں جس میں واضح طور پر اُس دن کے دوران 24 گھنٹے میں زمین پر آئے بادلوں کے بدلاوؤں کو واضح دیکھا جا سکتا ہے۔ جس سے موصوف زیب نامہ کی یہ ساری بات اِز خود جھوٹ اور دجل وفریب ثابت ہو جاتی ہے کہ: " عموماً زمین کی لائیو کوریج انٹر نیشنل اسپیس اسٹیشن سے دی جاتی ہے جہاں ایک وقت میں زمین کے مخصوص حصوں کو دیکھا جاسکتا ہے، پوری زمین کو نہیں، اس کے علاوہ ISS انتہائی تیزی سے زمین کے اوپر محو سفر ہے سو گلوبل سطح پر بادل بہت واضح طور پر بدلتے دِکھائی نہیں دیتے۔" کیونکہ اِس مقام پر بات ہی گلیلو نامی مبینہ سیٹلائیٹ کی بابت ہو رہی ہے نہ کہ آئی ایس ایس کی۔ ایک تو ہر بات پر نا جانے کیوں موصوف زیب نامہ کو بار بار آئی ایس ایس کا ذکر کرنے کا بہت شوق ہے۔ جبکہ اِسی آئی ایس ایس کی ویڈیوز نے ہی دورِ جدید کی فلیٹ ارتھ تحریک کو اتنے کھلے اور واضح ثبوت مہیا کر دیے جتنے کسی بھی عام آدمی کی آنکھیں کھولنے کے لیے کافی ہوتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: "جبکہ اگر بات گیلیو والی ویڈیو کی جائے تو اس میں بھی غور کرنے پر معلوم ہوگا کہ بادل انتہائی آہستگی سے اپنا pattern بدل رہے ہیں سو فلیٹ ارتھرز کا یہ اعتراض بھی دیگر اعتراضات کی طرح لاعلمی پر مبنی ہے۔" موصوف کا اپنے قارئینِ زیب نامہ کے منہ پر بولا جانے والا ایک اور بین جھوٹ ہے۔ اگر کوئی بھی اِسی مبینہ ٹائم لیپس کی اپنے طور پر جتنی بھی ویڈیوز دیکھ لے کسی میں بادلوں نے اپنی ہیت تک نہیں بدلی۔ قارئین کو دعوت تحقیق ہے۔ اور موصوف زیب نامہ کو صرف اِسی ویڈیو کے ہی موضوع پر مناظرے کا کھلا چیلنج ہے!۔ موصوف زیب نامہ سے درخواست ہے کہ ہمارے یہ چیلنج قبول کریں اور میدان میں آئیں۔ عورتوں کی طرح چھپنا مردوں کو زیب نہیں دیتا جناب کا تو نام بھی شاہ زیب ہے۔ اپنے نام ہی لاج رکھیں اور آئیں میدان میں ہم آپ کے ساتھ ہر جگہ ہر وقت مناظرہ کرنے کے لیے تیار ہیں۔ آپ اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 172 اور اُس کا جواب ثابت کریں اور ہم آپ کو اپنا اِس پر یہی لکھا ہوا الجواب ثابت کر کے دکھائیں گے۔ اُمید ہے کہ اِس آسان چیلنج کو ہی موصوف زیب نامہ اور اُن کے حواری قبول کریں گے۔ مگر حالات اور قرائین اِس پر شاہد ہیں کہ موصوف زیب نامہ اور اُن کے حواری اس تصویر کا عین مصادق پائے گئے ہیں؛
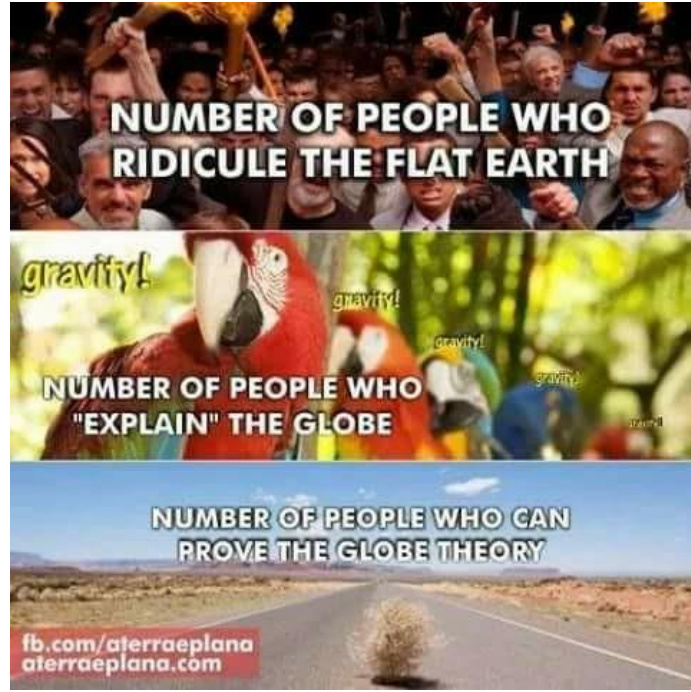
صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 173: ناسا کے پاس زمین کی مبینہ طور پر کئی ایسی تصاویر موجود ہیں جن میں بادلوں کا pattern بار بار repeat ہوتا ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ تمام تصاویر کمپیوٹر کے ذریعے تخلیق کی گئی ہیں۔)

قارئین کی خدمت میں اصل کتاب کا متن حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 173: ناسا کی جاری کردہ زمین کی تصاویر 1؛ ناسا کے پاس گلوب زمین کی کئی مبینہ تصاویر موجود ہیں جن میں ایک جیسی نقل شُدہ بادلوں کی ترتیب سب تصاویر میں نمایاں نظر آئی ہے!۔ایک ہی تصویر میں ایسے دو یا تین بادلوں کی ترتیب کا ایک جیسا ہی نظر آنا بالکل ایسے ہی ہے جیسے آپ کو دو یا تین افراد ایک ہی جیسے فنگر پرنٹس والے میل جائیں۔ حقیقت میں یہ ایک ثبوت ہے کہ بادلوں کو کسی کمپیوٹر پروگرام میں کاپی پیسٹ کر کے لگایا جاتا ہے اور یہ دیکھایا جاتا ہے کہ زمین گلوب ہے ایسی تصاویر نقلی ہی ہوتی ہیں۔"
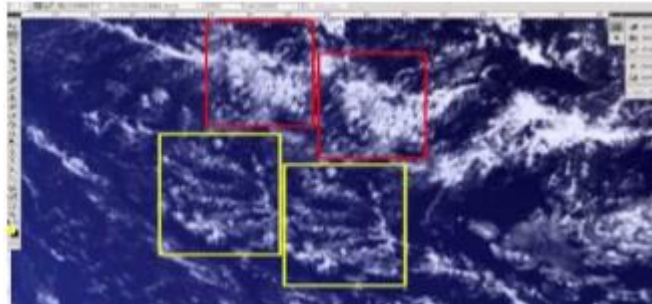
قارئین نے دیکھ لیا ہوگا کہ کیسے موصوف زیب نامہ نے اصل مدعے کو اپنے خانہ ساز اعتراض کی شکل میں تحریر فرما رکھا ہے اور اُس پر اپنا ایک اور آفاقی لطیفہ نما جواب تحریر فرما گئے کہ؛

☆(جواب: ناسا کی ویب سائٹ سے کسی بھی علاقے کی سیٹلائیٹ سے کھینچی گئی تصاویر کو download کر لیں اور ان کو میچ کر کے دیکھ لیں۔ آپ کو بادلوں کے مابین فرق دِکھائی دے گا۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " : ناسا کی ویب سائٹ سے کسی بھی علاقے کی سیٹلائیٹ سے کھینچی گئی تصاویر کو download کر لیں اور ان کو میچ کر کے دیکھ لیں۔ " قارئین غور کیجئے گا کہ بات کیا ہو رہی ہے اور موصوف زیب نامہ نے کیا بنائی ہے۔ بات ہو رہی ہے مبینہ گلوب کی اور موصوف بات کو لوکل علاقوں کی تصاویر پر لے آئے۔ جو اکثر ناسا اور مبینہ خلائی ایجنسیز کے ہائی آلٹیٹیوڈ ڈرونز اور سٹیلونز (بڑے بڑے ہیلیم غباروں کے ساتھ بندھے ہوئے مبینہ سیٹلائیٹس) کی مدد سے کسی مخصوص علاقے کی اصل تصاویر ہوتی ہیں۔ یہ موصوف کے فریب نامہ کا ہی کمال ہے کہ کیسے کیسے وہ اپنی دجل وفریب کی چالاکی سے بات کو اصل مدعے سے ہر بار ہٹاتے ہیں اور ہم اپنے دلائل کے ساتھ موصوف کے ایسی خانہ سازیوں کو کھول کھول کر قارئین کو دکھاتے ہیں کہ کیسے بات گندم کی چل رہی ہوتی ہے اور موصوف چنا بنا ڈالتے ہیں۔

قارئین موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " آپ کو بادلوں کے مابین فرق دِکھائی دے گا۔" جی قارئین اگر بات کسی ہمارے ذکر کردہ مخصوص علاقے کی ہے تو ایسا ہی ہوگا۔ کیونکہ وہ تصاویر اصلی ہوتی ہیں۔ اِس مقام پر مدعا پورے کا پورا مبینہ گلوب ہے نہ کہ مبینہ گلوب کا کوئی مخصوص علاقہ تو اگر قارئین پورے کے پورے مبینہ گلوب کی سی جی آئی تصاویر ناسا کی ہی ویب سائٹ سے ڈاؤنلوڈ کر کے دیکھیں تو اصل کتاب میں لکھے ثبوت نمبر 173 کا ایک ایک لفظ سچ ثابت ہوگا۔ یہ ہمارا کھلا چیلنج ہے۔ ہم اپنے معزز قارئین کو اِسی موضوع پر مزید تصاویر بھی بطور ثبوت پیش کیے دیتے ہیں؛
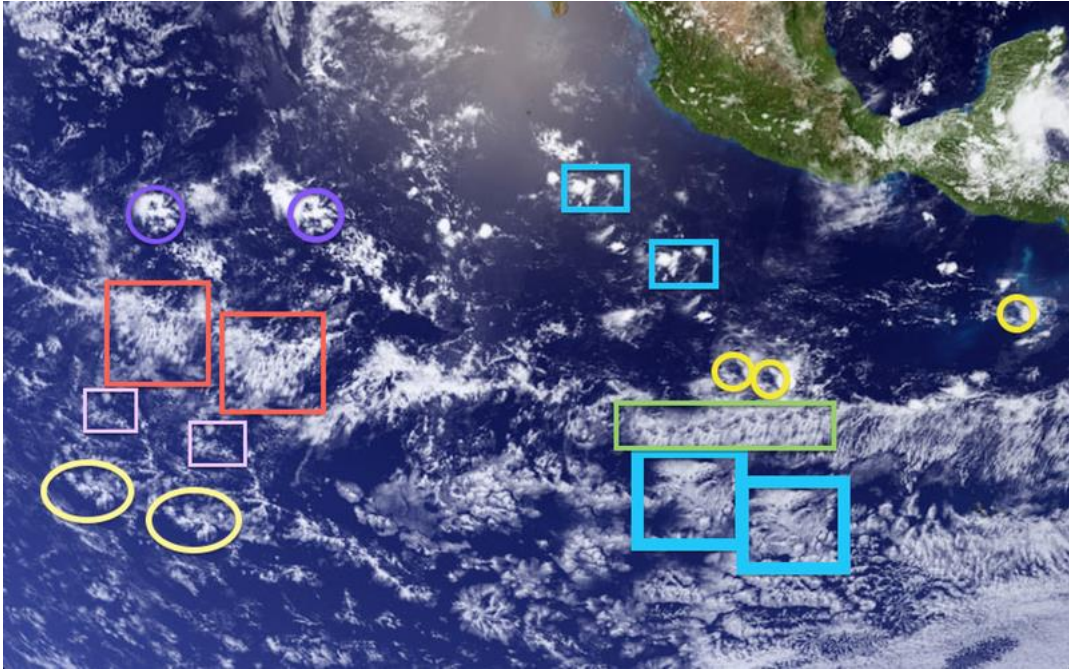
معزز قارئین اِس تصویر میں واضح طور پر جن جن مقامات کی نشاندہی کی گئی ہے دیکھ رہے ہیں کہ Blue Marble نامی مبینہ گلوب کی 2002 میں ناسا کی جانب سے جاری کردہ تصویر میں اگر کوئی بھی تفصیل سے زوم کرے تو وہ یہ سارے مقامات پہچان جائے گا جدھر بادلوں کی مبینہ طور پر ناسا کے رابرٹ سیمنز نے کاپی پیسٹ کر کے اپنے ویڈیو انٹرویو میں اعلانیہ کہا تھا کہ: "It is photoshoped and it has to be!." مزید قارئین یہ بھی دیکھیں؛

Robert Simon NASA Data Visualizer
MAYBE I HIT THE ROCK TOO MANY TIMES BEFORE I DESIGNED IT
IT HAS TO BE...
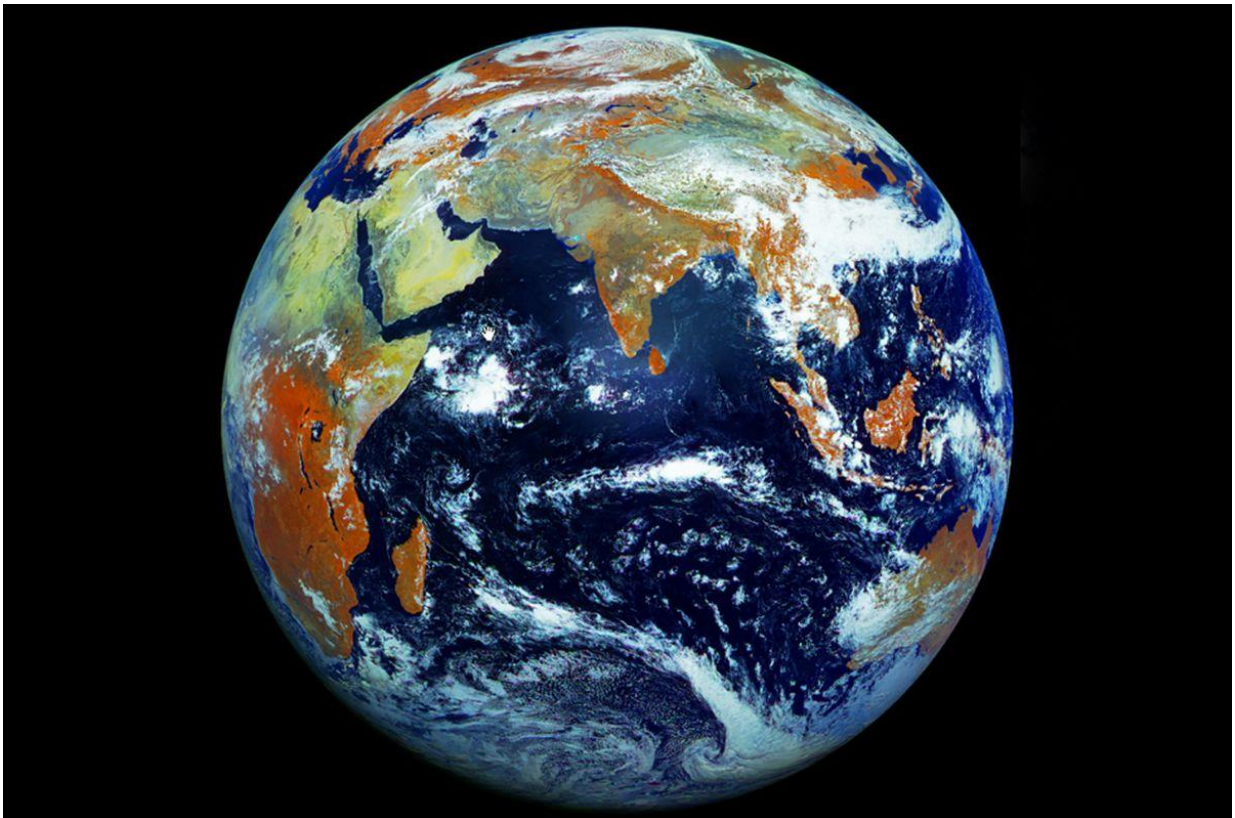
قارئینِ گرامی قدر یہ تصویر رشین اسپیس ایجنسی (آفیشل لنک) کی جاری کردہ ہے جو اُن کے مطابق مبینہ طور پر ایلیکٹرو 1 نامی سیٹلائیٹ کی مدد سے پوری مبینہ گلوب زمین کی آفیشل تصویر ہے۔ جبکہ اگر اُسی تصویر میں آپ تفصیل سے زووم اِن ہوں تو عین بِرا عظم افریقہ کے نزدیک صومالیہ کے عین سامنے مبینہ طور پر فوٹو شاپ کا ہینڈ پک ٹول آپ کو نظر آ جائے گا۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 174: ناسا کے کئی گرافکس آرٹسٹس عموماً چہرے یا دیگر الفاظ بادلوں کی ترتیب میں ڈال دیتے ہیں۔ اس کی واضح مثال ہے کہ 2015ء میں پلوٹو سیارے کو جس تصویر میں دِکھایا گیا اُس کے پس منظر میں ڈزنی کارٹون کا کریکٹر پالتو کتا بھی نظر آتا ہے۔)

جبکہ اصل کتاب کے متن میں ایک اور ناسا کی دھوکہ دہی کی بابت بین ثبوت تصویر کے ساتھ موجود ہے

"ثبوت نمبر 174: ناسا کی جاری کردہ تصاویر 2؛ ناسا کے کئی گرافک آرٹسٹس نے اِن تصاویر میں کئی چیزیں لگاتے ہیں جیسے؛ چہرے، ڈریگن، SEX لفظ تک بھی یہ بادلوں کی ترتیب میں ڈال دیتے ہیں ایسا اُن سب تصاویر میں پایا گیا ہے جن میں زمین کو گلوب دیکھایا جاتا ہے۔ اُن کی 2015 کی تازہ تصویر میں پلوٹو سیارہ کو دیکھایا گیا ہے اُس میں تصویر کے پس منظر میں ڈزنی کا کریکٹر پلوٹو کُتا بھی نظر آ رہا ہے۔ ایسے بلنڈر ہپناٹائز کیے ہوؤں کے سامنے سے گذر جاتے ہیں مگر یہ ثبوت دے جاتے ہیں کہ ناسا ناجائز کام کرتا ہے اور یہ بھی کہ اُن کی کہی زمین کے گلوب ہونے کی بات قصے کہانی ہے۔"
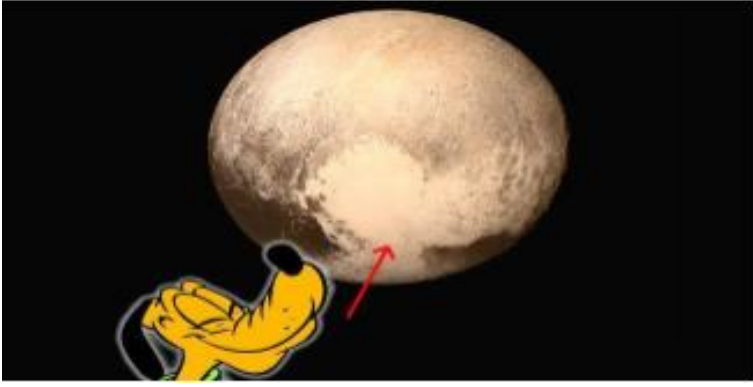
قارئین یہ پیش کردہ دونوں تصاویر اصل کتاب میں اِسی ثبوت کے ساتھ منسلک تھیں ہم نے اپنے قارئین کو دوبارہ سے اِسی لیے پیش کر دی ہیں تا کہ وہ موصوف زیب نامہ کے اپنے خانہ ساز اعتراض کے لکھے ہوئے جواب میں مضحکہ خیز طور پر پیریڈولیا کی توجیح کی حقیقت کو دیکھ لیں۔

موصوف زیب نامہ کا جواب کچھ یوں ہے؛

☆(جواب: عموماً بادلوں پر کئی لوگوں کو تصاویر یا الفاظ لکھے دِکھائی دیتے ہیں اس phenomena کو سائنس میں Pereidolia کہا جاتا ہے۔ کئی لوگوں کو تو جائے نماز اور پردے پر بھی تصاویر دِکھائی دیتی ہیں۔ سونذ کورہ اعتراض سے کسی طور یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ناسا اور دیگر خلائی ایجنسیز ہمیں دھوکا دے رہی ہیں۔ پلوٹو سیارے کی تصویر میں ڈزنی کا کریکٹر کا سایہ نظر آنا بھی Pereidolia کی ہی کارستانی ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ فلیٹ ارتھرز تصاویر میں سر کھپانے کے ساتھ ساتھ تھوڑا تحقیق میں بھی دھیان لگالیتے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " عموماً بادلوں پر کئی لوگوں کو تصاویر یا الفاظ لکھے دِکھائی دیتے ہیں اس phenomena کو سائنس میں Pereidolia کہا جاتا ہے۔ "اِسے کہتے ہیں دھول جھونکنا! ۔ قارئین اصل کتاب کے متن اور اُسی کے ساتھ پیش کردہ تصاویر جو بطور ثبوت پیش کی گئی تھیں، اُن کو دیکھ کر موصوف زیب نامہ کی اِس پریڈولیا کی مضحکہ خیز توجیح سے تقابلہ کر لیں۔ پیریڈولیا ایک بالکل الگ شے ہے جسے موصوف زیب نامہ نے کمال کے دجل وفریب سے اِدھر فٹ کر دیا۔ ایک بین چیز کا نظر آنا الگ ہے اور پیریڈولیا کے تحت نظر آنا الگ ہے۔ ہو سکتا ہے موصوف زیب نامہ خود اِس مرض کا شکار ہوں تبھی وہ یہ بھی فرما گئے کہ: " کئی لوگوں کو تو جائے نماز اور پردے پر بھی تصاویر دِکھائی دیتی ہیں۔ " جبکہ ایسا عام طور پر نہیں ہوتا صرف اِس ذہنی بیماری میں مبتلا مریض کو ایسا دکھائی دیتا ہے۔ اب قارئین دوبارہ سے پیش کردہ ثبوت نمبر 174 اور اُس کی تصاویر کو غور سے دیکھیں۔ یہ نہ تو پیریڈولیا کا مظہر ہے اور نہ ہی کسی قسم کی سی جی آئی جو ہم نے بنائی ہو۔ بلکہ یہ ناسا اور مبینہ خلائی ایجنسیز کی جانب سے جاری کردہ آفیشل تصاویر ہیں جن میں واضح طور پر ڈزنی کے کارٹون کریکٹر پلوٹو کی شکل کو واضح طور پر مبینہ پلوٹو سیارے میں گرافیکلی پیسٹ کیا ہوا ہے اور پیش کردہ دائیں جانب والی تصویر میں واضح طور پر بادلوں کو لفظ SEX میں لکھا گیا ہے۔ یہ بھی انڈاکٹرینیشن کا ایک اور طریقہ ہے جس سے ہر وہ انسان جو اِن تصاویر کو دیکھتا ہے اُس میں اُنہی اشیا کی بابت ذہن سازی لاشعوری طور پر کی جاتی ہے۔ انڈاکٹرینیشن پر ہماری تحقیقاتی پوسٹ ہمارے ہی فورم پر موجود ہے اور اِس کی بابت ہم مستقبل قریب میں مزید تحقیقات کے ساتھ بین ثبوت اپنے فورم کے ذریعے پیش کریں گے۔ ان شاء اللہ!

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: "سو مذکورہ اعتراض سے کسی طور یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ناسا اور دیگر خلائی انجینیز ہمیں دھوکا دے رہی ہیں۔ پلوٹو سیارے کی تصویر میں ڈزنی کا کریکٹر کا سایہ نظر آنا بھی Pereidolia کی ہی کارستانی ہے۔ کیا ہی اچھا ہوتا کہ فلیٹ ارتھرز تصاویر میں سر کھپانے کے ساتھ ساتھ تھوڑا تحقیق میں بھی دھیان لگا لیتے۔" دوسروں کو نصیحت خود میاں فصیحت کے مترادف موصوف زیب نامہ کا بیانیہ ہے۔ جس کی بابت اصل کتاب میں واضح طور پر لکھا تھا کہ: "ایسے بلنڈر پیناٹائز کیے ہوؤں کے سامنے سے گذر جاتے ہیں مگر یہ ثبوت دے جاتے ہیں کہ ناسا ناجائز کام کرتا ہے اور یہ بھی کہ اُن کی کہی زمین کے گلوب ہونے کی بات قصے کہانی ہے۔"

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 175: ناسا کی جاری کردہ گلوب زمین کی تصاویر کا مشاہدہ کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے کہ یہ سب ایڈیٹنگ کی کارستانی ہے۔ اس کی مثال یہ ہے کہ چاند سے زمین کی جو تصاویر کھینچی گئیں ان کا contrast لیول یا brightness کم زیادہ کی جائے تو واضح معلوم ہوتا ہے کہ اِن تصاویر میں زمین کو کاپی پیسٹ کیا گیا ہے۔)

جبکہ اصل کتاب کا متن مندرجہ ذیل ہے؛
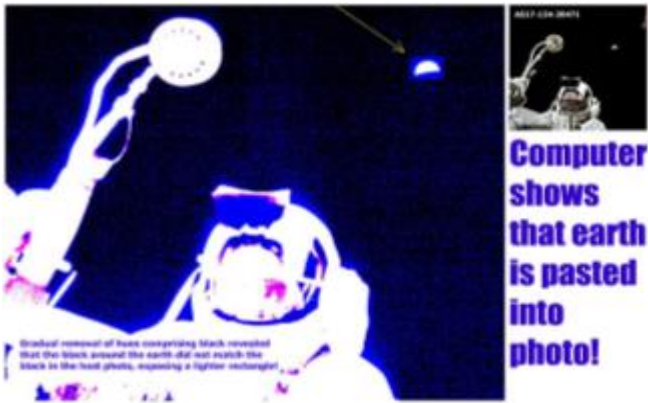
"ثبوت نمبر 175: ناسا کی تصاویر کا پوسٹمارٹم 1؛ ناسا کی جاری کردہ گلوب زمین کی تصاویر کے پروفیشنل فوٹو تجزیے میں یہ بات ناقابل تردید ثبوت کے طور پر ملتی ہے کہ یہ سب کمپیوٹر ایڈیٹنگ کا کمال ہے۔ مثال کے طور پر، زمین کی چاند سے لی گئی مبینہ تصاویر میں زمین کو اُن تصاویر میں کاپی پیسٹ کیا گیا ہے، جب اُن تصاویر کے پس منظر کے براٸٹنس اور کنٹراسٹ لیول بدلے جائیں تو زمین کے گِرد مستطیلی حلقے صاف دیکھے جا سکتے ہیں۔ اگر وہ حقیقتاً چاند پر گئے تھے اور زمین گلوب ہوتی تو اُن کو اسطرح کی نقالی کی ضرورت نہ پڑتی۔"

قارئین کی سہولت کے لیے اصل کتاب کے متن کے ساتھ ہی منسلک ناسا کی چاند سے لی گئی تصویر کا فوٹو شاپ انالیسز بھی بطور ثبوت لگا دیا گیا ہے۔ موصوف زیب نامہ اپنے اِسی خانہ ساز اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: یہاں دوبارہ فلیٹ ارتھرز بنا کسی مستند حوالے کے من گھڑت الزامات لگانا چاہ رہے ہیں۔ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سے پروفیشنلز ہیں جنھوں نے ناسا کی تصاویر کو پرکھا ہے اور اس کے بعد ان کو جھوٹا قرار دیا ہے؟ یا یہ پروفیشنلز بھی دیگر سرویٔرز کی طرح خیالی ہیں؟)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: "یہاں دوبارہ فلیٹ ارتھرز بنا کسی مستند حوالے کے من گھڑت الزامات لگانا چاہ رہے ہیں۔" ہم پوچھنا چاہتے ہیں کہ یہ "مستند حوالے" موصوف زیب نامہ کے ہاں کس بلا کا نام ہے؟ کیا یہ صرف موصوف زیب نامہ کی ذہنی آقا سوڈو سائنس کا جس پر ٹھپا لگا ہو وہ ہوتے ہیں یاں یہ کچھ اور بھی ہو سکتے ہیں۔ جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ موجودہ دور میں ہر قسم کا سافٹ ویٔر باآسانی دستیاب ہے۔ جنھیں گرافکس کی اوسط سمجھ رکھنے والا بھی باآسانی استعمال کر سکتا ہے۔ ایڈوب فوٹوشاپ کو ہی لیجئے۔ تقریباً ہر وہ شخص جو ٹیلی سکوپ کا اچھے زوم

کیمرے سے آسمان کا نظارہ فلمانے کا شوق رکھتا ہے وہ اُس کا استعمال جانتا ہے کیونکہ اکثر فلمائی گئی ویڈیوز اور تصاویر کو مزید بہتری کے لیے اِس سافٹ ویئر کے ٹولز کی مدد سے مزید نکھارا جاتا ہے۔ جبکہ اِس سارے پراسیس کے دوران اگر کوئی بھی کسی اصل تصویر یا ویڈیو کو اُسی ایڈوب فوٹو شاپ کے انالیسز ٹول میں ڈالے تو وہ اپنے طور پر از خود اصل اور نقل کا فرق کر سکتا ہے جیسے یہ ہم نے کر رکھا ہے؛

محترم قارئین آپ دیکھ رہے ہیں کہ جب بھی ہم فوٹو شاپ کے انالیسز کے ٹول کو استعمال کریں تو ہر تصویر اور ویڈیو میں کی گئی کاپی پیسٹنگ کو باآسانی کوئی بھی پکڑ سکتا ہے تو موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ: " سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ کون سے پروفیشنلز ہیں جنھوں نے ناسا کی تصاویر کو پرکھا ہے اور اس کے بعد ان کو جھوٹا قرار دیا ہے؟ یا یہ پروفیشنلز بھی دیگر سرویئرز کی طرح خیالی ہیں؟" موصوف کی ذہنی پستی و شکست خوردگی کا بین ثبوت ہے۔ کیونکہ پروفیشنل کوئی بھی ہو سکتا ہے۔ یہ کوئی ایسا کام نہیں جس کے لیے باقاعدہ جا کر کسی ادرے سے سالوں پر محیط پڑھائی کرنا پڑے۔ یا یہ کوئی ہوائی جہاز کو اُڑانا نہیں جس کے لیے ماہر و تجربہ کار ہوا بازی کی ضرورت ہے۔ یہ عام ملنے والے گرافک سافٹ ویئرز ہیں جن پر ہر شغف رکھنے والے کو کام کرنا آتا ہے۔ اگر موصوف زیب نامہ کو لگتا ہے کہ ناسا اور دوسری مبینہ خلائی ایجنسیز کی وہ تمام تصاویر یا ویڈیوز جن کی بابت ہم مسطحتین نے اعلانیہ طور پر نشاندہی کر رکھی ہے کہ وہ جعلی ہیں اور سی جی آئی ہیں، موصوف زیب نامہ کے لیے ہمارا فورم حاضر ہے کہ وہ اپنے فوٹو شاپ انالیسز کی مدد سے اُن کو درست ثابت کر دیں یا اگر وہ خود یہ کام نہیں جانتے تو کسی سے کرا کر ثابت کر دیں۔ ہم سچ کے لیے

ہر وقت حاضر ہیں۔ لیکن جب ہم خود اپنے ہاتھوں سے ایک کام کر کے اعلانیہ پیش کر چکے اور ثابت کر چکے کہ ایسی تمام ویڈیوز اور تصاویر میں جعل سازی اور بڑی چلاکی سے سی جی آئی کا سہارا لیا ہوا ہے تو بجائے ہمارے پیش کردہ ثبوتوں پر کلام کرنے کے موصوف فریب نامہ کا پروفیشنلز کی بابت کلام کرنا چہ معنی دارد کے علاوہ اور کچھ نہیں ہے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض176: ناسا کی تصاویر کا اگر پوسٹمارٹم کیا جائے تو معلوم ہو گا کہ ان میں خشکی اور آبی علاقوں کے سائز میں فرق آتا رہتا ہے جو ان کے جھوٹا ہونے کی واضح نشانی ہیں۔)

قارئین کی خدمت میں اصل کتاب کا متن حاضر ہے جو پیچھے گذرے ثبوتوں سے ہی براہِ راست منسلک ہے؛

"ثبوت نمبر 176: ناسا کی تصاویر کا پوسٹمارٹم 2؛جب ناسا کی گلوب زمین والی تصاویر کا آپس میں موازنہ کیا جائے تو اُن میں تباہ کن اور ڈرامائی فرق نظر آتا ہے کہ اُن تصاویر میں زمین کے سمندر اور خُشکی کے رنگ، براعظموں کے سائز بار بار بدلتے نظر آتے ہیں، یہ بات کسی بھی شک کے بغیر ثبوت دیتی ہے کہ یہ تصاویر جعلی ہیں۔"

جب کہ موصوف زیب نامہ اپنے اِس خانہ ساز جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: زمین چونکہ اپنے محور کے گرد گھوم رہی ہے جس کے باعث ایسا دھوکا دیکھنے کو ملتا ہے۔مثلاًناسا کے پاس سیٹلائیٹ سے کھینچی گئیں براعظم امریکا کی مختلف تصاویر موجود ہیں اور تقریباًہر تصویر مختلف زاویے سے کھینچی گئی ہے جس کے باعث ایسا دھوکا دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہ ایسا ہی ہے کہ آپ بادشاہی مسجد کی مختلف زاویوں سے تصاویر لیں سو بادشاہی مسجد کا سائز مختلف نظر آئے گا،اس کے بعد اگر آپ فلیٹ ارتھر ہوئے تو آپ مان لیجئے گا کہ بادشاہی مسجد بھی اس دنیا میں موجود نہیں بلکہ جھوٹ اور دھوکا ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " زمین چونکہ اپنے محور کے گرد گھوم رہی ہے جس کے باعث ایسا دھوکا دیکھنے کو ملتا ہے۔" جبکہ زمین کے ساکن ہونے پر ہم بیسوں دلائل اپنے گذرے الجوابات میں قارئین کی خدمت میں پیش کر چکے ہیں۔ فرض کر لیتے ہیں کہ یہ زمین مبینہ طور پر گھوم رہی ہے تو کیا ایسا ممکن ہے کہ ہمیں زمین کے براعظم کبھی کسی سائز میں کبھی کسی سائز میں نظر آئیں؟۔ یہ میلین ڈالر سوال ہم موصوف زیب نامہ اور اُن کے کیمپ کی نظر کرتے ہیں کہ وہ ہمیں کسی بھی طرح یہ ثابت کر دیں کہ زمین کے گھومنے کی وجہ سے ایسا ہو سکتا ہے کہ جیسے ناسا نے 2007 میں مبینہ گلوب کی آفیشل تصویر جاری کی اُس میں براعظم شمالی امریکہ کا لینڈ ماس کچھ تھا اور جب ناسا ہی نے 2012 میں اِسی مبینہ گلوب کی تصویر جاری کی تو اُس تصویر میں براعظم شمالی امریکہ مبینہ طور پر بہت ہی بڑا دکھا دیا!۔ موصوف زیب نامہ اور اُن کے حواری ہی یہ بتا سکتے ہیں کہ یہ کیسے اور کیونکر ممکن ہے اُسی مبینہ گلوب زمین کا براعظم شمالی امریکہ 2007 میں چھوٹا تھا جو 2012 میں اپنے آپ اتنا بڑا ہو گیا کہ مبینہ گلوب میں ہی 3/1 حصہ یہ اکیلا براعظم آ گیا؟۔

یہ وہ اہم بات ہے جو موصوف زیب نامہ جیسے جدید سوڈو سائنس کے ذہنی طور پر غلام احباب یا تو نظر نہیں آتی یا وہ جانتے بوجھتے ہوئے انجان بن جاتے ہیں اور ایسی ایسی مضحکہ خیز توجیحات پیش کرتے ملتے ہیں جیسے موصوف زیب نامہ نے پیش کی کہ : " مثلاً ناسا کے پاس سیٹلائیٹ سے کھینچی گئیں برِاعظم امریکا کی مختلف تصاویر موجود ہیں اور تقریباً ہر تصویر مختلف زاویے سے کھینچی گئی ہے جس کے باعث ایسا دھوکا دیکھنے کو ملتا ہے۔" اگر کسی تصویر کو لینے کا زاویہ تبدیل ہو تو کیا اُس اصل چیز کے خدو خال کا سائز بھی تبدیل ہو جاتا ہے۔ جیسے اگر موصوف زیب نامہ کی ہی کوئی مختلف زاویوں سے تصاویر لے تو کیا موصوف زیب نامہ کے چہرہ مبارک کے خدوخال بدل جائیں گے ؟ یا اگر کسی آبجیکٹ جیسے موصوف زیب نامہ نے لکھا کہ : " یہ ایسا ہی ہے کہ آپ بادشاہی مسجد کی مختلف زاویوں سے تصاویر لیں سو بادشاہی مسجد کا سائز مختلف نظر آئے گا ،اس کے بعد اگر آپ فلیٹ ارتھر ہوئے تو آپ مان لیجیے گا کہ بادشاہی مسجد بھی اس دنیا میں موجود نہیں بلکہ جھوٹ اور دھوکا ہے۔" کیا ایسا حقیقت میں ممکن بھی ہے۔ مدعا کسی آبجیکٹ کے سائز کا تھا ہی نہیں۔ مدعا اُس آبجیکٹ کے خدو خال کا تھا جیسے مذکورہ مدعا گلوب کا تھا جس کے خدوخال سمندر اور برِ اعظم ہیں۔ بات اِس کی ہو رہی ہے اور موصوف اپنی توجیح بنا کر بیٹھ گئے ہیں ہم مزید تصاویر سے یہ مدعا اپنے قارئین کو مزید آسان کر کے دکھا دیتے ہیں جو از خود موصوف زیب نامہ کی بادشاہی مسجد والی احمقانہ توجیح کو غلط ثابت کر دے گا ؛

موصوف زیب نامہ کی ہی بیان کردہ بادشاہی مسجد کے مختلف زاویوں سے لی گئی صرف دو تصاویر کو بطور حجت لیتے ہیں۔ اِس تصویر میں قارئین دیکھ رہے ہیں کہ بادشاہی مسجد من حیث الوجود آپ کے سامنے ہے۔ جس میں واضح طور پر مسجد کے خدو خال نظر آ رہے ہیں۔ سمجھنے کے لیے مسجد کے گنبد ہی لے لیتے ہیں وہ 3 ہیں اور اُن کے سائز واضح ہیں دائیں اور بائیں والے گنبد ایک ہی سائز کے واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں اور درمیان والا گنبد واضح طور پر اُن دونوں سے بڑا ہے۔

اب قارئین بادشاہی مسجد کہ ہی ایک اور زاویے سے لی گئی تصویر ملاحظہ فرمائیں ؛

اب قارئین پہلی تصویر کے عین مختلف فضا سے بادشاہی مسجد کی تصویر پر غور کریں۔ مسجد وہی کی وہی ہے وہ تینوں گنبد واضح طور پر ہم بطور مسجد کے خدو خال شناخت کر رہے ہیں کہ : اُن کے سائز واضح ہیں دائیں اور بائیں والے گنبد ایک ہی سائز کے واضح طور پر دیکھے جا سکتے ہیں اور درمیان والا گنبد واضح طور پر اُن دونوں سے بڑا ہے۔ ہمارا مقصود اپنے قارئین کو یہ دکھانا تھا کہ کسی بھی آبجیکٹ کے تصویر بنانے کے زاویے میں تبدیلی سے اُس کے خدو خال کبھی نہیں بدلتے۔ جیسے ناسا کی 2007 اور 2012 میں جاری کردہ تصاویر میں ایک ہی مبینہ گلوب کے خدو خال یعنی لینڈ ماسز جو کہ بین طور پر برِ اعظم شمالی امریکہ تھا، اُس کے سائز ہی بدل گئے جو کی کسی بھی صورت میں ناممکن ہے۔ اگر صرف کسی تصویر کو بنانے کے لیے زاویے کی تبدیلی کو مان لیا جائے کہ اُس سے کسی آبجیکٹ کے خدو خال بدل سکتے ہیں تو موصوف زیب نامہ کی ذکر کردہ احمقانہ توجیح میں بادشاہی مسجد کے خدو خال ہی بدل جانے چاہیے تھے۔ کل ملا کر موصوف زیب نامہ نے اپنے اِس جواب میں صرف اور صرف ایک اور حماقت لکھ

کر اپنے فریب نامہ کی زینت بنائی ہے جس کا ہم نے اِن شاء اللہ ! بین رَد لکھ کر اپنے معزز قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا ہے۔ اگر قارئین اِس بابت مزید تشنگی محسوس فرمائیں تو ہمیں ضرور مطلع کریں !۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 177 : ایک ڈاکومینٹری میں دیکھا جاسکتا ہے کہ کیسے ناسا کے ماہرین نے دھوکا دینے کے لئے محض چند میل کی اونچائی پر جہاز میں بند کھڑکی سے کیمرہ ایفیکٹ کے ذریعے زمین کو گول دِکھایا اُس دوران نیل آرمسٹرانگ کو مسلسل کیمرہ کے مطلوبہ ایفیکٹس استعمال کرنے کے لئے ہدایات دی جارہی تھیں۔)

قارئینِ گرامی قدر کی خدمت میں اصل کتاب کا متن حاضر ہے جس میں آپ واضح طور پر دیکھ سکتے ہیں کہ ناسا کے چاند پر جانے کے مبینہ دعوے کے بطلان کی بابت ایک اہم بات بطور ثبوت لکھی ہے؛

"ثبوت نمبر 177 : ناسا کی چاند والے مشن کی ویڈیو میں جعلسازیاں؛

ایک ڈاکیومینٹری "A Funny Thing Happened on the Way to the Moon" میں آپ ناسا کی لیک شُدہ آفیشل فوٹیج میں دیکھ سکتے ہیں کہ اپالو 11 کے خلاباز Buzz Aldrin, Neil Armstrong اور Michael Collins ایک گھنٹے تک ٹرانسپیرنسیز اور کیمرہ ٹرکس کے ذریعے گول زمین کی نقلی تصاویر بنائیں ! ہیوسٹن سے ریڈیو پر بات چیت کے دوران وہ یہ بتاتے ہیں کہ کیسے اُنھوں نے اِن تصاویر بہترین طریقے سے "بنایا" اور کوئی بار بار اُن کو بتارہا ہے کہ کیسے کیمرہ کے ساتھ دھوکہ دہی کرتے ہوئے اپنا مطلوبہ ایفیکٹ بنانا ہے۔ پہلے ، انھوں نے ساری کھڑکیوں کو ہر طرح سے بند کر دیا سوائے اُس گھماؤدار کھڑکی کے جو نیچے کی طرف تھی، پھر اُنھوں نے کچھ فٹ کی دوری سے اپنا کیمرہ اُس کھڑکی کی طرف کیا۔ اس بات نے یہ نظر کا دھوکہ بنایا کہ زمین خلاء کی تاریکی سے گھِری ہوئی ہے، جبکہ اُس وقت اُنکے تاریک کیبن میں اُن کے پیچھے ایک اور گول کھڑکی ہے۔ نیل آرمسٹرانگ نے دعوی کیا کے اُس مقام پر ہم زمین سے 130،000 میل کی دوری پر تھے اور چاند سے آدھے راستے پر تھے، مگر جہاں پر اُس ویڈیو میں کیمرہ کی دھوکہ دہی ختم ہوتی ہے وہاں دیکھنے والا دیکھ سکتا ہے کہ وہ مبینہ خلا باز زمین سے کچھ درجن بھر میل کی اونچائی پر ہیں اور یہ ہی لگتا ہے کہ وہ کسی زیادہ بلندی پر اُڑنے والے جہاز میں سوار ہیں۔"

قارئین آپ نے دیکھا کہ کیسے چاند پر جانے کے جھوٹ کو ناسا نے ماضی میں پوری دُنیا کو دھوکہ دیا۔ ہم اپنے قارئین کو پہلے اُسی بی بی سی کی آفیشل ڈاکیومینٹری کا لنک بھی بطور ثبوت پیش کر دیتے ہیں تاکہ قارئین موصوف زیب نامہ کے آنے والے احمقانہ جواب خود ہی دیکھ کر اپنی رائے قائم کر سکیں۔ لنک حاضر ہے؛

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں ایک اور دجل وفریب سے بھرپور احمقانہ جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: حیرانگی ہوتی ہے جب فلیٹ ارتھرز پختہ سائنسی ثبوتوں کو چھوڑ کر اپنے جیسوں کی بنائی ہوئی ڈب شدہ ڈاکومینٹریز کو بطور حوالہ پیش کرتے دِکھائی دیتے ہیں۔ ناسا کے چاند پر پہنچنے کے شواہد امریکا کے علاوہ دیگر ممالک روس، چین، جاپان، انڈیا تک نے دیکھنے ہیں اب اس کے جواب میں یہ کہہ دیناکہ یہ تمام ممالک بھی ناسا سے ملے ہوئے ہیں انتہائی بیوقوفانہ دلیل ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " حیرانگی ہوتی ہے جب فلیٹ ارتھرز پختہ سائنسی ثبوتوں کو چھوڑ کر اپنے جیسوں کی بنائی ہوئی ڈب شدہ ڈاکومینٹریز کو بطور حوالہ پیش کرتے دِکھائی دیتے ہیں۔ " واہ کیا بات کہی موصوف زیب نامہ نے !۔ موصوف زیب نامہ کے " پختہ سائنسی ثبوتوں "کا حال تو قارئین ہمارے آپریشن زیب نامہ میں دیکھتے ہیں آ رہے ہیں مگر یہ کیا موصوف نے لکھ دیا کہ: " پختہ سائنسی ثبوتوں کو چھوڑ کر اپنے جیسوں کی بنائی ہوئی ڈب شدہ ڈاکومینٹریز کو بطور حوالہ پیش کرتے دِکھائی دیتے ہیں۔ " جبکہ اصل کتاب میں واضح لکھا تھا کہ: " ایک ڈاکیومنٹری "A Funny Thing Happened on the Way to the Moon" میں آپ ناسا کی لیک شُدہ آفیشل فوٹیج میں دیکھ سکتے ہیں " اگر موصوف زیب نامہ اپنے طور پر ہی یہ ڈاکیومینٹری اپنی ذہنی آقا گوگل پر سرچ کر لیتے تو جان لیتے کہ یہ ہمارے جیسوں کی بنائی ہوئی نہیں بلکہ موصوف زیب نامہ کے ذہنی آقا بی بی سی کی آفیشل ڈاکیومینٹری ہے۔اب اگر موصوف زیب نامہ اپنے آقا بی بی سی سے بھی راضی نہیں اور اُسے بھی فلیٹ ارتھر سمجھے بیٹھے ہیں تو ہم اُن سے اِس بابت صرف تعزیت کی کر سکتے ہیں کہ وہ بی بی سی جس کا ہمارے ہاں مطلب ہی برٹش برین واشنگ کمپنی ہے اُسے بھی موصوف زیب نامہ نے ہماراساتھی بناڈالا !۔ ہم نے اپنے مطالعے کے تجربے دوران آج تک کسی کے کلام میں اِس قدر متضاد بیانیہ اِس قدر علمی خیانت و قلمی رکاکت نہیں دیکھیں جتنی موصوف زیب نامہ کے اِس فریب نامہ میں ہر سطر ہر لفظ پر دیکھی ہے۔ موصوف ہر بات کو اپنی خانہ سازی کا کھل کر نشانہ بناتے ہوئے اپنی طرف سے اپنی سوڈو سائنس کی خدمت سمجھے بیٹھے ہیں جب کہ اُسی سوڈو سائنس اور فری میسنری کا ایک اہم ہتھیار بی بی سی ہی ایک ڈاکیومینٹری بنا کر پوری دُنیا میں نشر کر رہاہے۔ اگر وہ ڈاکیومینٹری جعلی ہے تو موصوف زیب نامہ کے اُن ہی کے اِس مقام پر لکھے ہوئے من و عن جواب کی بابت ہماراایک اور کھلا چیلنج ہے کہ وہ اِس ڈاکیومنٹری کو اپنے جواب کے مطابق جعلی ثابت کر دیں۔ ہم موصوف زیب نامہ کا تا عمر انتظار کریں گے اِن شاء اللہ !۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " ناسا کے چاند پر پہنچنے کے شواہد امریکا کے علاوہ دیگر ممالک روس، چین، جاپان، انڈیا تک نے دیکھنے ہیں اب اس کے جواب میں یہ کہہ دیناکہ یہ تمام ممالک بھی ناسا سے ملے ہوئے ہیں انتہائی بیوقوفانہ دلیل ہے۔ " ہم اِس پر اپنے علمی تعاقب میں کئی مقامات پر سیر حاصل کلام کر آئے ہیں کہ جب پورا گاؤں ہی چوروں کا ہے تو کسی چور کی کیا جرات کہ وہ اپنے گاؤں کے دوسرے چوروں کے خلاف بات کرے۔ ویسے جس ملک کا موصوف زیب نامہ نے نہیں لکھا وہ سب کا مائی باپ برطانیہ ہے جس کا سرکاری ٹی وی بی بی سی ہے جس کی یہ مذکورہ ڈاکیومینٹری ہے۔ سب کچھ ہمارے معزز قارئین کے سامنے ہے۔ آپ خود فیصلہ کیجئے کہ کیا صحیح ہے کیا غلط !۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض178: گوگل ارتھ کو گول زمین کے لئے بطور دلیل استعمال نہیں کیا جاسکتا۔ یہ تو محض جہازوں اور گاڑیوں سے لی گئی تصاویر کو CGI ٹیکنالوجی کے ذریعے گول زمین پر فکس کر کے دِکھایا گیا ہے جو کہ چپٹی زمین پر بھی دِکھایا جاسکتا ہے۔)

قارئین کی خدمت میں اصل کتاب کا ثبوت نمبر178 حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر178: گوگل ارتھ سافٹ ویئر؛لوگ یہ دعوی کرتے ہیں کہ گوگل ارتھ سے زمین کا گلوب ماڈل ثابت ہوتا ہے مگر یہ سوچے بغیر ایسا کہتے ہیں کہ وہ تو ایک کمپیوٹر سافٹ ویئر ہے جس میں زمین کی وہ تصاویر موجود ہیں جو بلندی پر اُڑنے والے جہازوں اور زمین پر گھومنے والی گاڑیوں کے اشتراک سے لی گئی ہیں اور زمین کے گلوب ماڈل میں عمدگی سے ایڈ کر کے اور CGI کی مدد سے تیار کی گئی ہیں۔اسی طرح یہ سب زمین کے کسی بھی شکل کے ماڈل کے لیے کیا جاسکتا ہے جس میں زمین مربع کی شکل میں ہو یا کسی اور شکل میں مگر اِس سے زمین کے گلوب ہونے کے زمرے میں بطورِ ثبوت پیش نہیں کیا جاسکتا۔

صاحبِ زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں؛

جواب: گوگل ارتھ کی تمام خصوصیات گلوب زمین پر فٹ آتی ہیں چونکہ فلیٹ ارتھرز "میں نہ مانوں" والی ضد پر قائم رہتے ہیں لہٰذا جہاں اتنے مضبوط سائنسی دلائل کو ماننے سے انکار کر دیا ہے وہاں گوگل ارتھ کا انکار کچھ بھی نہیں ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " گوگل ارتھ کی تمام خصوصیات گلوب زمین پر فٹ آتی ہیں "ایسا موصوف زیب نامہ جیسے احباب جو سوڈوسائنس کو حقیقی سائنس سمجھے بیٹھے ہیں اُن کے لیے تو ممکن ہو سکتا ہے مگر ہر وہ انسان جس میں غور و فکر اور تحقیق کی جستجو ہے وہ کبھی بھی ایسا کلام نہیں کرے گا۔ کیونکہ حقیقتاً اصل کتاب کے ثبوت نمبر178 میں واضح طور پر لکھی ہے کہ: " لوگ یہ دعوی کرتے ہیں کہ گوگل ارتھ سے زمین کا گلوب ماڈل ثابت ہوتا ہے مگر یہ سوچے بغیر ایسا کہتے ہیں کہ وہ تو ایک کمپیوٹر سافٹ ویئر ہے جس میں زمین کی وہ تصاویر موجود ہیں جو بلندی پر اُڑنے والے جہازوں اور زمین پر گھومنے والی گاڑیوں کے اشتراک سے لی گئی ہیں اور زمین کے گلوب ماڈل میں عمدگی سے ایڈ کر کے اور CGI کی مدد سے تیار کی گئی ہیں۔" صرف ایک ایسے سافٹ ویئر کو بطور دلیل پیش کرنا موصوف زیب نامہ جیسے احباب کا ہی شیوہ ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہم اِس بابت اپنی تیار کردہ اِن ڈاکیومینٹریز میں گوگل ارتھ سافٹ ویئر کا ہی بین رد کر چکے ہیں؛

لنک1، لنک2، لنک3

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " چونکہ فلیٹ ارتھرز "میں نہ مانوں" والی ضد پر قائم رہتے ہیں لہٰذا جہاں اتنے مضبوط سائنسی دلائل کو ماننے سے انکار کر دیا ہے وہاں گوگل ارتھ کا انکار کچھ بھی نہیں ہے۔" جبکہ یہ بات خود موصوف زیب نامہ پر صادق آتی ہے کہ جس نے اصل کتاب سے 178 ثبوت پڑھ لیے کہ زمین گلوب نہیں ہے پھر بھی اپنی سوڈوسائنس کے ناکام دفاع میں اپنے پوری دجل وفریب کے ساتھ مصروف ہے۔ جن کو موصوف زیب نامہ " جہاں اتنے مضبوط سائنسی دلائل" کہہ رہے ہیں اُن کی حقیقت بھی قارئین اب تک کے گذرے ہمارے علمی تعاقب کے الجوابات میں جان چکے ہیں کہ وہ صرف سوڈوسائنس کے جھوٹوں کا احیاء اور انڈ کٹرینیشن ہی تھی جس کو موصوف دلیل بنائے لکھتے جارہے تھے اور جس میں وہ بُری طرح سے ناکام ہوگئے۔ قارئین سے گذارش ہے کہ آپ خود سے آزما کر دیکھئے گا جہاں پر بھی موصوف زیب نامہ آپ کو سوشل میڈیا پر ملیں گے جیسے ہی آپ اُن سے دلائل کے ساتھ بات کرنا شروع کریں گے فوراً آپ کو بلاک کر دیں گے آزمائش شرط ہے!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 179: اگر زمین واقعی گھومتا ہوا گلوب ہوتی تو ہوائی جہازوں کی مشرقی اور مغربی سمتوں میں پرواز کے دورانیے میں فرق پایا جاتا مگر ایسا نہیں ہوتا۔)

موصوف زیب نامہ نے پھر سے اِس مقام پر اپنے خانہ ساز اعتراضات کو یکجا کر کے لکھ رکھا ہے۔ ہم بھی اُن کے علمی تعاقب میں موصوف کے خانہ ساز اعتراضات کی ترتیب کے عین مطابق پہلے موصوف زیب نامہ کا خانہ ساز اعتراض اور پھر ساتھ میں قارئین کی خدمت میں اصل کتاب کا متن ترتیب وار پیش کرتے جائیں گے؛

قارئین کی خدمت میں اصل کتاب کا ثبوت نمبر 179 حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 179: زمین کی گردش کا ہوا بازی پر اثر؛ اگر زمین لگاتار مشرق کی طرف 1000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھوم رہی ہوتی تو ہوائی جہازوں کی مشرق و مغربی سمتوں کی پروازوں کے دورانیے میں واضح فرق پایا جاتا۔ اگر ایک کمرشل ہوائی جہاز 500 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے پرواز کرتا ہے، تو اس وجہ سے مشرقی منازل کی طرف واپس آتے ہوئے، مغرب کی طرف جانے والی فلائٹس کے مقابل تین گُنا رفتار تک پہنچتیں۔ جبکہ حقیقت میں مشرق اور مغرب کی منازل کی طرف جانے والی فلائیٹس میں فرق عموماً چند منٹوں کا پایا جاتا ہے، اور ایسا کچھ بھی نہیں ہوتا جو زمین کے 1000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھومنے والا گلوب پر ہو۔"

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض180 :درمیانی عرض بلدوں پر نیویارک اور لاس اینجلس کی پروازیں اڑتی ہیں، اگر زمین واقعی گھومتا گلوب ہوتی تو جہاز کے مشرق کی جانب پرواز کرتے ہوئے اگر فلائٹ 5.5 گھنٹے کی ہے تو مغرب کی جانب پرواز کرتے ہوئے فلائٹ 2.75 گھنٹے کی ہونی چاہیے تھی مگر ایسا نہیں ہوتا۔)

قارئین کی خدمت میں اصل کتاب کا ثبوت نمبر 180 حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 180 : نیویارک سے لاس اینجلس کی فلائٹ کا دورانیہ؛ زمین کا گردش کرتا گلوب ماڈل بتاتا ہے کہ زمین اور اُسکا ماحول زمین کے درمیانے عرض بلدوں پر قریباً 500 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے زیرِ گردش ہیں، درمیانی عرض بلدوں پر موجود لاس اینجلس اور نیویارک شہر کی فلائٹس اُڑتی ہیں، ایک عام کمرشل ہوائی جہاز جسکی رفتار 500 میل فی گھنٹہ ہوتی ہے، اگر وہ مشرق کی طرف 5.5 گھنٹے میں زمین کی مبینہ گردش کے باوجود پہنچ جاتا ہے تو واپس مغرب کی فلائٹ میں اُسے محظ 2.75 گھنٹے درکار ہونے چاہیے، مگر یہ حقیقت ہے کہ ہم نیویارک شہر سے لاس اینجلس کی فلائٹس کا دورانیہ عام طور پر 6 گھنٹے ہے۔ یہ اُڑان کا دوانیہ گلوب زمین کی گردش سے میل ہی نہیں کھاتا۔"

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض181 : اسی طرح ٹوکیو سے لاس اینجلس کی فلائٹ کو 10.5 گھنٹے ہونے چاہیے، وہاں سے واپسی پر 5.25 گھنٹے لگنے چاہیے مگر فلائٹ کا دورانیہ 11.5 گھنٹے ہوتا ہے، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین نہیں گھوم رہی۔)

قارئین کی خدمت میں اصل کتاب کا ثبوت نمبر 181 حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 181: ٹوکیو سے لاس اینجلس کی فلائٹ کی فلائٹ کا دورانیہ؛ زمین کی مبینہ گردش کے مطابق ٹوکیو سے لاس اینجلس کی فلائٹس کو عام طور پر 10.5 گھنٹے درکار ہونے چاہیے، اور وہاں سے واپسی پر زمین کی مبینہ گردش کے مخالف آتے ہوئے 5.25 گھنٹے لگنے چاہیے، مگر حقیقتاً عموماً اس روٹ کا وقت 11.5 گھنٹے ہے، یہ ایک اور فلائٹ کا دورانیہ ہے جو زمین کے گردش کرتے گلوب ماڈل کے مطابق نہیں ہے۔"

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض182 : نیویارک سے لندن کی فلائٹ کا دورانیہ 7 گھنٹے ہونا چاہیے اور وہاں سے واپسی 3.5 گھنٹے ہونی چاہیے مگر اصل میں فلائٹ کا دورانیہ 7.5 گھنٹے ہوتا ہے۔)

قارئین کی خدمت میں اصل کتاب کا ثبوت نمبر 182 حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 182: نیویارک سے لندن کی فلائٹ کا دورانیہ؛ زمین کی مبینہ گردش کے مطابق نیویارک سے لندن کی مشرقی فلائٹس کا دورانیہ عام طور پر 7 گھنٹے ہونا چاہیے، اور وہاں سے واپس مغرب کی طرف آتے ہوئے زمین کی مبینہ گردش کے مطابق مخالف اُرتے ہوئے 3.5 گھنٹے لگنے چاہیے، مگر اِس روٹ کی فلائٹس کا اصل دورانیہ 7.5 گھنٹے ہی ہے جو زمین کے گردش کرتے گلوب ماڈل کے مطابق نہیں ہے۔"

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض183: شکاگو سے بوسٹن کی جانب آتے ہوئے فلائٹ کا دورانیہ 2.25 گھنٹے ہونا چاہیے، واپسی پر دورانیہ 1 گھنٹے ہونا چاہیے، لیکن فلائٹس عموماً 2.75 گھنٹے کی ہوتی ہیں۔)

قارئین کی خدمت میں اصل کتاب کا ثبوت نمبر 183 حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 183: شکاگو سے بوسٹن کی فلائٹ کا دورانیہ؛ زمین کی مبینہ گردش کے مطابق شکاگو سے مشرق کی طرف بوسٹن آتے ہوئے عام طور پر فلائٹس کا دورانیہ 2.25 گھنٹے ہونا چاہیے، اور وہاں سے واپس مغرب کی طرف جانے والی فلائٹس کا دورانیہ زمین کی مبینہ گردش کے مطابق صرف 1 گھنٹہ ہونا چاہیے، مگر حقیقت میں اس روٹ کی فلائٹس کا دورانیہ عام طور پر 2.75 گھنٹے ہی ہے اور ایک بار پھر یہ دورانیہ گلوب زمین اور اُسکی مبینہ گردش کے مطابق نہیں ہے۔"

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض184: پیرس سے روم کی فلائٹ کا دورانیہ 2 گھنٹے ہونا چاہیے اور واپسی پر دورانیہ 1 گھنٹے ہونا چاہیے۔ مگر فلائٹس عموماً 2 گھنٹے 10 منٹ کی ہوتی ہیں۔)

قارئین کی خدمت میں اصل کتاب کا ثبوت نمبر 184 حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 184: پیرس سے روم کی فلائٹ کا دورانیہ؛ زمین کی مبینہ گردش کے مطابق پیرس سے مشرق کی طرف روم آتے ہوئے عام طور پر فلائٹس کا دورانیہ 2 گھنٹے ہونا چاہیے، اور وہاں سے واپس مغرب کی طرف جانے والی فلائٹس کا دورانیہ زمین کی مبینہ گردش کے مطابق صرف 1 گھنٹہ ہونا چاہیے، مگر حقیقت میں اس روٹ کی فلائٹس کا دورانیہ عام طور پر 2 گھنٹے اور 10 منٹ ہی ہے اور ایک بار پھر یہ دورانیہ گلوب زمین اور اُسکی مبینہ گردش کے مطابق نہیں ہے۔"

یہ تو تھے موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراضات 179 تا 184 اور اُن کے ساتھ اصل کتاب کے ثبوت 179 تا 184۔ جن کا موصوف زیب نامہ نے دوبارہ سے وہی خانہ پُری کی مانند اپنا گھسا پٹا جواب لکھا؛

☆(جواب179 تا184: ہم شروعاتی اقساط میں اس متعلق انتہائی تفصیل سے سمجھ چکے ہیں کہ جہاز، بادل، ہوائیں الغرض سب کچھ زمین کے فریم آف ریفرنس میں زمین کے ساتھ گھوم رہا ہے سو فلیٹ ارتھرز نے یہاں پر انہی اعتراضات کو نئی پیکنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " ہم شروعاتی اقساط میں اس متعلق انتہائی تفصیل سے سمجھ چکے ہیں کہ جہاز، بادل، ہوائیں الغرض سب کچھ زمین کے فریم آف ریفرنس میں زمین کے ساتھ گھوم رہا ہے سو فلیٹ ارتھرز نے یہاں پر انہی اعتراضات کو نئی پیکنگ میں پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔" اپنی سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن اور اپنی خفت و ناکامی کو دوبارہ سے چھپانے کی ایک اور ناکام کوشش ہے جبکہ حقیقت میں

پہلے اہم ایک اور تنقیدی تصویر بطور ثبوت پیش کرتے ہیں پھر موصوف زیب نامہ کے فریم آف ریفرنس جیسی احمقانہ توجیح کا اپنا لکھا وہی علمی تعاقب بھی بطور دلیل دوبارہ سے اپنے قارئین کی آسانی کے لیے اِدھر ہی نقل کر دیتے ہیں۔

اگر زمین کا فریم آف ریفرنس والا جھوٹ مان لیا جائے تو وہی فزیکل اور نان فزیکل والی بات کا جواب دینا ہوگا۔ جو کوئی بھی سوڈوسائنس کو حقیقی ماننے والا کبھی نہیں دے پائے گا۔ جیسے؛

اِسی تصویر کی بابت گلوبرز کی ممکنہ توجیحات اور ہمارے جوابات بھی قارئین کی خدمت میں پیش ہیں؛ اگر گلوبرز ممکنہ طور پر یہ توجیح کریں کہ؛ یہ تو ریلیٹو موشن ہے کہ جب تک ہوا یا ایٹماسفیر جہاز کی باڈی میں پیک ہے اور لازماً پیک ہوتا ہے ورنہ ہوائی جہاز کام ہی نہیں کر سکتا ۔ اندر حرکت کرنے والی کوئی بھی چیز ایٹماسفیر کے ساتھ ریلیٹو موشن سٹیٹ میں ہے مگر باڈی کھلنے کی صورت میں ایٹماسفیر پیک نہیں رہا۔ اور اچھالی جانیوالی بال پیچھے رہ جائیگی۔ اور تجربے کیلئے آپکو جہاز کی چھت پھاڑنے کی بھی کیا ضرورت ہے؟۔ بند شیشوں والی متحرک گاڑی میں بیٹھ کر اور موٹر بائیک پر بیٹھ کر بھی بال اچھال کر دیکھا جا سکتا ہے۔ بال صرف لاء آف انرشیا کی حد تک ساتھ دے گی کسی موٹر بائیک پر اور پھر بال پیچھے بائیک آگے نکل جائیگی. جبکہ گاڑی میں ایسا نہیں ہوگا۔ تو انھوں نے خود ہی زمین کے گلوب اور فریم آف ریفرنس کا اڑ خود رَد کر دیا کیونکہ بات فزیکل بیریئر کی ہے جو سالڈ ہو اَن بریچ ایبل ہو۔ جبکہ زمین کے ماحول کی بابت جو کہانی سنائی جاتی ہے اُس میں فزیکل اور اَن بریچ ایبل بریئر کدھر ہے؟ جب جی چاہا راکٹ مبینہ طور پر اس سے نکل گیا جب جی چاہا مبینہ طور پر واپس آ گیا۔ یہی وہ بات ہے جس کا ذکر ہم نے فریم آف ریفرنس کے رَد پر اپنے گذرے علمی تعاقب میں کیا تھا جس کی عبارت مندرجہ ذیل ہے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 20: اگر زمین واقعی سپن کر رہی ہے تو آسمان کی جانب عموداً اُچھالے جانے والی چیز کو تھوڑے فاصلے پر گرنا چاہیے!)

یہ تو تھا موصوف کا خانہ ساز اعتراض اب ہم کتاب کا اصل متن دیکھتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 20: اگر زمین مسلسل مشرق کے رُخ 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گردش کر رہی ہوتی تو بالکل عمودی طور توپ سے داغے جانے والے گولے کو توپ سے کچھ مغرب میں گرنا چاہیے تھا۔ اصل میں جب بھی اِس کی کوشش کی گئی تب ہی عمودی داغا جانے والا گولا جو کہ

14 سیکنڈ تک اوپر جاتا رہا اور نیچے بھی 14 سیکنڈ تک آتا رہا تو اُسے توپ سے کچھ 2 فٹ مغرب کی طرف زمین پر گرنا چاہیے مگر اکثر گولے داغے جانے کے بعد توپ کے عین دھانے پر ہی واپس گِرے۔"

یہ تو تھا اصل کتاب کے متن۔اب ہم صاحبِ زیب نامہ کے اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: چونکہ فلیٹ ارتھرز زمین کے گھومنے کے ساتھ ساتھ کشش ثقل پر بھی یقین نہیں رکھتے یہی وجہ ہے کہ ایسے عجیب و غریب سوالات سُننے کو ملتے ہیں۔زمین پر موجود ہر ذرہ زمین کے ساتھ ساتھ سپن کررہا ہے! لہٰذا اچھلنے کودنے سے ہم کہیں اور چلے جائیں ایسا نہیں ہوسکتا اور ایسا بھی نہیں ہوسکتا کہ آپ اپنے بچے کو ہوا میں اچھالیں اور زمین کے گھومنے کے باعث وہ دوسرے محلے میں جا کر گرے۔اس کے لئے ہمیں frame of reference اور کشش ثقل کے متعلق سمجھنا پڑے گا۔اس کی مثال ہم بس میں سفر کے دوران لے سکتے ہیں کہ جب بس چل رہی ہوتی ہے تو ہمارا جسم بس کے ساتھ interaction میں رہتا ہے اور اسی رفتار سے سامنے کی جانب move کررہا ہوتا ہے لیکن جیسے ہی بس کو بریک لگتی ہے تو چونکہ ہمارا جسم motion میں ہوتا ہے لہٰذا ہمیں شدید جھٹکا لگتا ہے۔اسی خاطر اگرکبھی زمین کو اچانک بریک لگ گئی تو ہم سب اڑ کر خلاء میں پہنچ جائیں گے۔آپ frame of reference کا عملی مظاہرہ 180 کی رفتار سے چلتی گاڑی میں سگریٹ پی کر بھی کرسکتے ہیں ، سگریٹ کا دھواں ویسے ہی اوپر اٹھے گا جیسے کھڑی گاڑی میں اٹھ رہا۔اگر سگریٹ کی مثال پسند نہیں تو تیز رفتار سے چلتی بس یا ٹرین میں گیند اوپر اچھالیں ، گیند آپ کے ہاتھ میں واپس آئے گی !)

الجواب: صاحبِ زیب نامہ کا یہ کہنا کہ :"چونکہ فلیٹ ارتھرز زمین کے گھومنے کے ساتھ ساتھ کشش ثقل پر بھی یقین نہیں رکھتے یہی وجہ ہے کہ ایسے عجیب و غریب سوالات سُننے کو ملتے ہیں۔"اِس کا جواب ہم دلائل کے ساتھ کششِ ثقل کی نفی میں لکھ آئے ہیں مزید اِس علمی تعاقب میں اپنے اپنے مقامات پر اِس پر بات ہوتی رہے گی۔ یہ کہنا کہ :"ایسے عجیب و غریب سوالات سُننے کو ملتے ہیں"، موصوف کی اپنے قارئین کو دھوکہ دینے کی ایک اور سعی ہے۔ اگر صاحبِ زیب نامہ اور اُن جیسے احباب کریں تو دلیل، ہم کریں تو عجیب و غریب سوال، یہ من مانی نہیں تو اور کیا ہے؟۔ موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں کہ :" ۔زمین پر موجود ہر ذرہ زمین کے ساتھ ساتھ سپن کررہا ہے! "ہم پہلے اِس کا ادھر ہی رد کرنا چاہیں گے۔ اگر زمین بھی گھوم رہی ہوتی اور اُس کے ساتھ ہر ذرہ بھی گھوم رہا ہوتا تو ہم عام زندگی میں کئی ایسے مشاہدات کرتے رہتے ہیں جن میں اِس بات کی نفی ہوتی ہے۔ اگر زمین گھوم رہی ہے تو پہلے اُس کی دلیل دینا ہوگا بنا دلیل بات ردی ہوتی ہے۔ ہم صاحبِ زیب نامہ کے دجل کے رد میں اصل کتاب سے Airy اور Michelson-Morley and Sagnac کا متن بھی پیش کر آئے ہیں اور اپنے الجواب میں بھی اِس بات کا رد کر آئے ہیں کہ زمین ساکن ہے۔ اگلے صفحہ پر ہم اپنے قارئین کو کچھ دکھانا چاہیں گے کہ؛

اگر زمین 1,000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھوم رہی ہے تو کیسے ممکن ہے کہ آتش فشاں کے پھٹنے کے بعد کئی کئی ہفتوں تک اُس سے نکلی راکھ جو مائیکرو ملی میٹر تک باریک ہوتی ہے، وہ ہوا میں ہی اُڑتی رہے؟۔ سوال کا جواب قارئین کی نظر کرتے ہیں اور آگے بڑھتے ہیں۔

صاحب زیب نامہ لکھتے ہیں:" لٰلذا اچھلنے کودنے سے ہم کہیں اور چلے جائیں ایسا نہیں ہوسکتا اور ایسا بھی نہیں ہوسکتا کہ آپ اپنے بچے کو ہوا میں اچھالیں اور زمین کے گھومنے کے باعث وہ دوسرے محلے میں جا کر گرے۔"ٹھٹھ و تضحیک موصوف زیب نامہ کا اپنے دجل وفریب سے بھرپور زیب نامہ میں طرہ امتیاز رہا ہے۔ ہم اِس کے جواب میں یہی کہیں گے کہ حقیقتاً اگر زمین گھوم رہی ہوتی تو ایسا ہی ہونا تھا۔ نہ کبھی ایسا ممکن ہونا تھا کہ ایک علاقے میں شدید حبس لگا ہو اور دوسرے علاقے میں بہترین ہوا چل رہی ہو۔ ہمارے علمی تعاقب میں یہ بات دلیل کے ساتھ آگے اپنے مقام پر آرہی ہے۔ موصوف کا یہ کہنا کہ:" اس کے لئے ہمیں frame of reference اور کشش ثقل کے متعلق سمجھنا پڑے گا۔اس کی مثال ہم بس میں سفر کے دوران لے سکتے ہیں کہ جب بس چل رہی ہوتی ہے تو ہمارا جسم بس کے ساتھ interaction میں رہتا ہے اور اسی رفتار سے سامنے کی جانب move کررہا ہوتا ہے لیکن جیسے ہی بس کو بریک لگتی ہے تو چونکہ ہمارا جسم motion میں ہوتا ہے لٰلذا ہمیں شدید جھٹکا لگتا ہے۔اسی خاطر اگرکبھی زمین کو اچانک بریک لگ گئی تو ہم سب اڑ کر خلاء میں پہنچ جائیں گے۔"اپنے قارئین کی آنکھوں میں دھول جھونکنے کے مترادف ہے۔ فریم آف ریفرنس بھی کشش ثقل کی طرح سوڈو سائنس کا بنایا ہوا ایک جادو ہے جو گلوب پر آئے تو بنا کسی فیزیکل بیریئر کے کام کرتا ہے مگر مثال دینے کا کہا جائے تو فوراً کسی بس یا ٹرین کی مثال دے دی جاتی ہے۔ مگر ہم صاحبِ زیب نامہ جیسے افراد کی طرح ہوا میں بات نہیں کرتے ہم اُس کے لیے وہ صادق دلیل دیتے ہیں جو قابل فہم بھی ہو اور کوئی بھی آسانی سے اُسے سمجھ سکے۔ موصوف کی بابت ہم لکھ آئے ہیں کہ کششِ ثقل جادو ہے جو ہمیں گلوب سے چپکا کر تو رکھ سکتا ہے مگر چلنے بھی دیتا ہے!۔اِس پر ہم بہت سیر حاصل گفتگو کر آئے ہیں اور مزید متعلقہ مقام پر کرتے رہیں گے۔

یہ کہنا کہ:" جب بس چل رہی ہوتی ہے تو ہمارا جسم بس کے ساتھ interaction میں رہتا ہے اور اسی رفتار سے سامنے کی جانب move کررہا ہوتا ہے لیکن جیسے ہی بس کو بریک لگتی ہے تو چونکہ ہمارا جسم motion میں ہوتا ہے لٰلذا ہمیں شدید جھٹکا لگتا ہے۔"اِس میں ایک بات ٹھیک ہے اور دوسری غلط۔ جو ٹھیک ہے وہ یہ کہ ہمارا جسم واقعی اُس بس یا ٹرین کے ساتھ آگے بڑھ رہا ہوتا ہے۔ جو غلط ہے وہ یہ کہ: جب اُن کو بریک لگتی ہے، چونکہ ہم اُن کے فیزیکل جسم کے اندر بیٹھے ہوتے ہیں تو بریک سے جو جھٹکا ٹرین یا بس کے جسم کو لگتا ہے وہی جھٹکا ہمیں بھی لگتا ہے۔ اتنی سی عام فہم بات کو اتنا الجھایا ہی اِس لیے جاتا ہے کہ لوگ سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن

پر اپنا ایمان مضبوط رکھیں اور کوئی عقلی توجیح مت مانگیں جہاں عقلی توجیح مانگ لی تو موصوف زیب نامہ کی طرح طعن و تشنیع کے نشتر برسنا شروع ہو جاتے ہیں۔

ہم اِس پر پاکستانی بسوں یا ٹرینوں کی مثال نہیں دینا چاہیں گے۔ کہ جب میں ہم باآسانی کھڑے نہیں ہو سکتے اور ایسی ایسی ذات کے لگاتار جھٹکے لگ رہے ہوتے ہیں کہ جب مسافر اُن سے اُترتا ہے تو اُس کو کافی دیر تک وہ لرزہ اپنے جسم میں محسوس ہوتا رہتا ہے۔ ہم سمجھنے کے لیے بات کرتے ہیں جاپانی بلٹ ٹرینز کی۔ جن کی اوسط رفتار 260 میل فی گھنٹہ قریباً ہوتی ہے۔ اُن کے اندر بیٹھا ہوا مسافر بہتر آرام سے وہ سب کر سکتا ہے جو مصوف زیب نامہ سمجھانے کی کوشش کر رہے ہیں مگر جو نہیں کر سکتا وہ یہ کہ کوئی اُن ٹرینوں کی چھت پر بیٹھ کر دیکھائے جو اُس کا حشر 260 میل فی گھنٹہ کی طوفانی رفتار پر ہو گا قارئین اِس تصویر کی مدد سے سمجھ سکتے ہیں؛

1- فائٹر جیٹ پائلٹ ٹریننگ کے دوران 9جی یا اُس سے پہلے ہی اکثر دباؤ کی وجہ سے بے ہوش ہو جاتے ہیں۔

2- ہم زمین پر ہیں اور بنا کسی فیزیکل بیریئر کے ہم بہت آرام سے ایک ایسے جادوئی گلوب پر رہ رہے ہیں جو نا صرف مبینہ طور پر 1،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے اپنے محور پر گھوم رہا ہے بلکہ اور بھی کئی طرح کی مضحکہ خیز اور طوفانی رفتاروں کے سات کی جہتوں اور مختلف رفتاروں کے ساتھ کائنات میں بھاگے جارہا ہے۔

3- اگر ایرل ایٹم نامی تیز رفتار گاڑی کے ماڈل میگنم کو کوئی ڈرائیو کر رہا ہو جس کے آگے کی طرف کوئی ونڈ سکرین نہیں لگی ہوتی تو اُس کا حال 155 میل فی گھنٹہ کی رفتار پر کیا ہو نا تھا۔ کہ اُس میں بھی کوئی فیزیکل بیریئر نا تھا تو ڈرائیو کا برا حال ہو گیا۔

4- جبکہ کسی اچھے تربیت یافتہ کتے کہ سر پر کافی کا مگ رکھ دیا جائے تو وہ بڑے آرام سے 1،000 میل فی گھنٹہ کی طوفانی رفتار سے گھومتے گلوب پر باآسانی چل کر دیکھا سکتا ہے۔

اِس تصویر اور ہمارے لکھے 4 پوائنٹس سے یہ سارا فریم آف ریفرنس کے دھوکے کا پول باآسانی کھل جاتا ہے اور اگر کوئی صاحب بصیرت اِن باتوں پر غور کرے تو وہ ساری بات کی اصلیت سمجھ جاتا ہے؛ اگر فیزیکل بیریئر ہو تو یہ ممکن ہوتا ہے کہ ہم تیز رفتار پر بھی پر سکون رہ سکتے ہیں لیکن اگر فیزیکل بیریئر ہی موجود نہ ہو تو یہ دعوی از خود خارج ہو جاتا ہے۔ جیسے جاپانی ٹرین میں تو پر سکون سفر میسر ہے مگر ہم چاہیں گے کہ صاحبِ زیب

نامہ پاکستانی ٹرین میں آرام سے چائے پی کر ہی دیکھا دیں۔ کہ اِدھر چائے بھی ٹرین میں دورانِ سفر بڑے حساب سے پینی پڑتی ہے۔ یہی بات بسوں پر بھی لاگو ہے گاڑیوں پر تو اولی لاگو ہے کہ ہم اُن میں دوران سفر آرام و سکون سے محدود افعال تبھی انجام دے سکتے ہیں کہ روڈ بہترین ہو، ریل ٹریک بہترین ہو اور گاڑی اور ٹرین کا سسپنشن بہترین ہو۔ اگر کوئی یہ کہے کہ زمین کا ماحول اُس کا فیزیکل بیریئر ہے اور ویکیوم چیمبر کی توجیح کرنے کی کوشش کرے تو اُس کی توجیح اُس کا رد ہے کہ ویکیوم چیمبر میں بہترین اور طاقتور فیزیکل بیریئر ہوتا ہے۔ جس کے اندر ویکیوم پیدا کر کے تجربات کیے جاتے ہیں اگر زمین کا ماحول زمین ہی فیزیکل بیریئر ہے تو وہ فیزیکل نہیں انوزیبل ہو گیا جو نظر نہیں آتا اور کششِ ثقل کی طرح کا ایک اور جادو بن گیا۔ جبکہ سوڈوسائنس کا یہ بھی دعوی ہے کہ وہ خلاء میں جاتے ہیں اور واپس بھی آ گئے ہیں۔ تو اِس مقام پر ہم قارئین کی نظر یہ سوال کرنا چاہیں گے کہ کیا یہ ممکن ہے کہ کسی ویکیوم چیمبر میں کوئی سوراخ ہو اور اُس ویکیوم چیمبر میں اُس کو ماحول بھی برقرار رہے اور ساتھ میں ہم اُس کے آر پار بھی جا سکیں؟ یقیناً جواب نفی میں ہو گا۔ اگر یہ کہا جائے کہ زمین کا ماحول ہی زمین کا فیزیکل بیریئر ہے تو فیزیکل کی تعریف پر صادق آنا چاہیے۔ اگر زمین کا ماحول ویکیوم چیمبر سے تعبیر کیا جائے تو سوڈوسائنس کی مبینہ اور جعل سازی پر مبنی اسپیس سائنس اپنے آپ ہی اپنا رد کرا دیتی ہے۔ ہم یہ ساری اشکالات اپنے قارئین کی نظر کرتے ہوئے آگے بڑھتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں کہ: "اسی خاطر اگر کبھی زمین کو اچانک بریک لگ گئی تو ہم سب اڑ کر خلاء میں پہنچ جائیں گے۔" اگر زمین گھوم رہی ہوتی تو اُس کا پہلے ثابت کرنا ہوتا نہ کہ ہم اِس پر چلے جائے کہ کبھی بریک لگ گئی تو سب اُڑ کر خلا میں پہنچ جائیں گے۔ ایک سادہ سا تجربہ جو باآسانی قارئین خود سے بھی کر کے دیکھ سکتے ہیں وہ کچھ اِس طرح سے ہے؛

اگر آپ کسی بھی ٹینس بال کو لے کر اُسے پانی میں اچھی طرح بھگو لیں اور اُسے کسی بھی طرح کسی بھی رفتار سے گھمائیں تو یہی ہو گا جو اوپر تصویر میں نظر آ رہا ہے۔ یہ ناممکن ہے کہ پانی کسی بھی شے پر بنا کسی فیزیکل بیریئر کے صرف اُس کے گھومنے کی وجہ سے ہی اُس سے چپکا رہے۔ جبکہ اگر کوئی فیزیکل بیریئر بھی ہو تو پھر بھی کوئی شے کسی گیند یا گلوب کے محظ گھومنے کی وجہ سے اُس سے کبھی بھی نہیں چپک سکتی ہے۔ بات وہ کی جائے تو ثابت بھی کی جا سکے۔ جبکہ بات سارے زمین کے ایک ایک ذرے کی ہو رہی ہے۔ سوڈو سائنس گلوب کے گھومنے کو کششِ ثقل کی وجہ قرار دیتی ہے اور جو توجیح کرتی ہے وہ ملاحظہ فرمائیں؛

لگائی گئی تصویر عین سوڈو سائنس کے بتائے ہوئے کششِ ثقل کے معیار کے مطابق ہے۔ اب اِس پر سوال ہے کہ اگر گلوب کے خطِ استواء پر سب سے زیادہ رفتار ہے تو وہاں سب سے زیادہ کشش ثقل ہونی چاہیے اور گلوب کے قطبین پر جہاں رفتار صفر ہے وہاں بالکل نہیں ہونی چاہیے۔ کیونکہ سوڈو سائنس کا دعوی ہے کہ کشش ثقل گلوب کے 1000 میل فی گھنٹہ گھومنے کی وجہ سے ہے اور یہی فرمان صاحبِ زیب نامہ کا بھی تھا کہ اگر زمین کو بریک لگ گئی تو ہم سب خلاء میں پہنچ جائیں گے۔ تو کیسے ممکن ہے کہ کشش ثقل جس کو گلوب کے گھومنے کی وجہ سے کہا جاتا ہے وہ زمین پر ہر جگہ ایک جیسی ہی ملے؟ جبکہ حقیقت میں سوڈوس سائنس کا ماڈل گلوب پر گھومنے کی رفتار کی جو رفتاریں بتا رہا ہے وہ اِس بات پر صادق نہیں آتیں۔ مزید آگے اپنے مقام پر ہم اِس پر اور نقد کریں گے ابھی کے لیے ہم اپنے دلائل قارئین کی نظر کرتے ہیں کہ وہ فیصلہ کریں کہ کیا حقیقت ہے اور کیا افسانہ؟۔

موصوف کا یہ کہنا کہ: " آپ frame of reference کا عملی مظاہرہ 180 کی رفتار سے چلتی گاڑی میں سگریٹ پی کر بھی کرسکتے ہیں ، سگریٹ کا دھواں ویسے ہی اوپر اٹھے گا جیسے کھڑی گاڑی میں اٹھ رہا۔اگر سگریٹ کی مثال پسند نہیں تو تیز رفتار سے چلتی بس یا ٹرین میں گیند اوپر اچھالیں ، گیند آپ کے ہاتھ میں واپس آئے گی "اپنے آپ میں موصوف کا رد ہے مزید ہم یہ بھی کہہ دیتے ہیں کہ ایریل ایٹم کے میگنم ماڈل کی بات ہم دیکھ آئے ہیں کہ جس میں سامنے کی جانب کوئی ونڈ سکرین نہیں تھی موصوف سے ہماری خصوصی درخواست ہے کہ کسی ایسی گاڑی میں ہمیں سگریٹ پی کر دیکھائیں۔ فریم آف ریفرنس کا براہ راست تعلق فیزیکل بیریئر اور میڈیم جیسے ویریئبلز سے ہے۔ خالی یہ کہہ دینا کہ گاڑی میں سگریٹ پی کی دیکھیں جہالت پر مبنی مؤقف اور قارئین کی آنکھوں میں دجل وفریب کا دھول جھونکا ہو گا۔

افسوس ہوتا ہے دیکھ کر سگریٹ نوشی جیسے بری عادت اگر موصوف کو ہے بھی تو اُس کی تشہیر کی کیا ضرورت تھی۔ موصوف کو کیا الہام ہوا تھا کہ میرے تمام قارئین سگریٹ نوشی کرتے ہیں؟۔ اِس جملے سے بھی موصوف کے علمی قد کا واضح پتہ چل رہا ہے جو اپنی بُری ذاتی عادات کو اپنے کلام میں بطور توضیح لکھ رہا ہو وہ کتنا الفاظ و توجیحات سے خالی ہو گا۔ قارئین اِس پر خود ہی جواب اخذ کر سکتے ہیں۔ موصوف کا یہ کہنا کہ : " اگر سگریٹ کی مثال پسند نہیں تو تیز رفتار سے چلتی بس یا ٹرین میں گیند اوپر اچھالیں ، گیند آپ کے ہاتھ میں واپس آئے گی " ہم چاہیں گے کہ قارئین خود سے اِسے کر کے دیکھیں کہ ایسا کتنی بار ہوتا ہے اور کتنی بار نہیں۔ مزید ادھر بھی وہی فیزیکل بیریئر والی بات آجاتی ہے۔ ہم چاہیں گے کہ اِسی کام کا عملی نمونہ موصوف زیب نامہ ایریل ایٹم جیسی کسی بھی چھت کے بغیر گاڑی میں کر کے دیکھا دیں۔ یہ بات موصوف کے پورے خانہ ساز جواب نمبر 20 کا مدلل رد ہے۔ ہم چاہیں گے کہ قارئین پوری توجہ سے موصوف کے خانہ ساز جواب نمبر 20 کو بار بار پڑھیں کیونکہ آگے کتاب میں موصوف نے اِسی کو اپنے دجل کی بنیاد بنا کر پیش کرنے کی کوششِ لا حاصل کی ہے۔ اور ہمارے پیش کردہ اصل کتاب کے متن کو بھی پوری طرح سمجھیں کہ اگر زمین گلوب ہوتی تو کیا ہوتا؟۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض185: سڑک پر 75 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی گاڑی ہو یا200 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے چلتی گاڑی، اس میں بیٹھ کر اس کے چلنے کو بند آنکھوں سے بھی محسوس کیا جاسکتا ہے پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ زمین ہزار میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھوم رہی ہے، سورج کے گرد بھی چکر لگا رہی ہے، نہ آواز آتی ہے، نہ محسوس ہوتا ہے۔)

جبکہ اصل کتاب میں ایک اور اہم اور روز مرّہ زندگی کا مشاہد بطور ثبوت پیش کیا گیا ہے؛

"ثبوت نمبر185: زمین اور اُسکے ماحول کی گردش کس نے ماپی ہے؟ ہمیں یہ ہی بتایا جاتا ہے کہ زمین اور اُسکا ماحول ایک ساتھ اور ایک جیسی رفتار سے گردش کر رہے ہیں مگر پوری تاریخ میں آج تک کسی نے نہ اِسے دیکھا ہے، نہ سُنا ہے نہ محسوس کیا ہے اور نا ہی کسی نے اِس مفروضہ 1000 میل فی گھنٹہ کی رفتار کو ماپا ہے۔ اکثر اس بابت کار کی مثال دی جاتی ہے کہ وہ ایک جیسی رفتار سے سفر کر رہی ہے، جہاں پر ہمیں صرف اُسکی رفتار بڑھانے یا گھٹانے پر ہی محسوس ہوتی ہے۔ جبکہ حقیقت میں ایک بہترین سڑک پر کسی لگثری کار میں50 میل فی گھنٹہ کی لگاتار رفتار بھی کوئی بند آنکھوں سے محسوس کر سکتا ہے!۔ اِسی رفتار سے 20 گُنا زیادہ رفتار پر زمین کی مفروضہ گردش 1000 میل فی گھنٹہ ہمیں سب سے زیادہ محسوس ہونی چاہیے، سب سے زیادہ نظر آنی چاہیے اور ہمیں سب سے زیادہ سُنائی دینی چاہیے۔"

صاحبِ زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: گاڑی ہمیں چلتی ہوئی اسی خاطر محسوس ہوتی ہے کہ روڈ پر کھڈے بھی ہوتے ہیں اور روڈ ناہموار بھی ہوتی ہے۔خلاء کا موازنہ ایک روڈ سے کرنا انتہائی احمقانہ دلیل ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " گاڑی ہمیں چلتی ہوئی اسی خاطر محسوس ہوتی ہے کہ روڈ پر کھڈے بھی ہوتے ہیں اور روڈ ناہموار بھی ہوتی ہے۔" جبکہ اصل کتاب میں مدعا گاڑی کی رفتار کی بابت ہے نہ کہ کسی سڑک کی حالت کی بابت۔اب اگر موصوف زیب نامہ کے ہاں بالفرض روڈ ہی سارے " کھڈے اور ناہموار " ہیں تو اصل کتاب کے مصنف کا کیا قصور جو ایک امریکی ہے اور اُس نے تبھی اپنے ملک کے حساب سے ایک عام بات لکھی۔ جیسے ہمارے ارضِ پاک پاکستان میں کئی ایسی سڑکیں موجود ہیں جہاں پر ہمیں نہ صرف ایک ہموار ڈرائیو ملتی ہے بلکہ ہم میلوں تک بنا کسی ہل جل کے سفر کر سکتے ہیں جیسے لاہور تا اسلام آباد موٹروے۔ایسی سڑک پر کوئی سفر کر رہا ہو تو اُسے لازمی طور پر گاڑی کی رفتار بڑھنے اور گھٹنے کا بین فرق محسوس ہوگا۔یہی عام مشاہدہ اصل کتاب کے اِس مقام پر لکھا تھا جس کا موصوف زیب نامہ نے پہلے اپنی خانہ سازی سے سوال تیار کیا اور پھر اُس پر اپنا احمقانہ جواب لکھ دیا۔مزید موصوف کا یہ فرمانا کہ: " خلاء کا موازنہ ایک روڈ سے کرنا انتہائی احمقانہ دلیل ہے۔" تو ایک صاف اور ہموار سڑک کا کسی ناہموار سڑک سے موازنہ کرنا کون سے دانشمندی ہے قارئین خود ہی فیصلہ کر لیں۔ جبکہ اگر حقیقت میں دیکھا جائے کہ: " ہمیں یہ ہی بتایا جاتا ہے کہ زمین اور اُسکا ماحول ایک ساتھ اور ایک جیسی رفتار سے گردش کر رہے ہیں مگر پوری تاریخ میں آج تک کسی نے نہ اِسے دیکھا ہے، نہ سُنا ہے نہ محسوس کیا ہے اور نا ہی کسی نے اِس مفروضہ 1000 میل فی گھنٹہ کی رفتار کو ماپا ہے۔اکثر اس بابت کار کی مثال دی جاتی ہے کہ وہ ایک جیسی رفتار سے سفر کر رہی ہے، جہاں پر ہمیں صرف اُسکی رفتار بڑھانے یا گھٹانے پر ہی محسوس ہوتی ہے۔ جبکہ حقیقت میں ایک بہترین سڑک پر کسی لگثری کار میں 50 میل فی گھنٹہ کی لگاتار رفتار بھی کوئی بند آنکھوں سے محسوس کر سکتا ہے!۔اِسی رفتار سے 20 گُنا زیادہ رفتار پر زمین کی مفروضہ گردش 1000 میل فی گھنٹہ ہمیں سب سے زیادہ محسوس ہونی چاہیے، سب سے زیادہ نظر آنی چاہیے اور ہمیں سب سے زیادہ سُنائی دینی چاہیے۔" یہ حقیقت پر مبنی مشاہدہ ہے اگر موصوف زیب نامہ اِسے لکھ کر اِس پر اپنا جواب دوبارہ سے دینا چاہیں تو ہم حاضر ہیں تاکہ اُس کو بھی جانچ کر اُس پر جرح تعدیل کر سکیں!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 186: ایسے افراد جن کو motion sickness ہوتی ہے وہ لوگ بہت حساس ہوتے ہیں کسی بھی حرکت سے بے چین ہو جاتے ہیں چاہے لفٹ میں سوار ہو یا گاڑی میں بیٹھے ہو۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ اتنی تیز رفتاری سے گھومتی زمین کا ان پر اثر نہیں پڑتا۔اس سے ثابت ہوتا ہے کہ زمین کی کوئی گردش نہیں ہے۔)

جبکہ اصل کتاب کا متن واضح طور پر موصوف زیب نامہ کی سوڈو سائنس کے خلاف بین حجت ہے؛

" ثبوت نمبر 186: وہ افراد جن کو حرکت سے بے چینی (Motion Sickness) ہوتی ہے؛ وہ لوگ موشن سیکنس کی بابت حساس ہوتے ہیں وہ کسی بھی حرکت میں ہلکے سے بدلاؤ سے بھی بے چین ہو جاتے ہیں چاہے وہ کسی لفٹ میں سوار ہوں یا کسی ٹرین پر بیٹھے ہوں۔اس کا یہ

مطلب ہوا کہ گلوب زمین کی 1000 میل کی مبینہ گردش سے تو اُن پر کوئی اثر نہیں پڑتا لیکن اگر آپ اِسی رفتار میں کسی کار کی 50 میل فی گھنٹہ کی مزید ایک جیسی رفتار جمع کر دیں تو اُن کا پیٹ اچانک خراب ہونے لگتا ہے۔ تو پھر یہ گمان کرنا کہ 1000 میل فی گھنٹہ کی رفتار کسی کو محسوس نہیں ہو سکتی مگر اچانک جیسے ہی 1050 میل فی گھنٹہ کی رفتار آتی ہے تو یہ سب ہونے لگتا ہے، یہ خیال بالکل مضحکہ خیز ہے اور اِس سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ زمین کی کوئی گردش نہیں ہے۔"

موصوف زیب نامہ اپنے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: موشن سیکنس سے متاثر لوگ عموماً اپنے آس پاس ماحول کی حرکت تبدیل ہونے سے بے چین ہو جاتے ہیں جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ زمین اپنی کشش ثقل اور فریم آف ریفرنس کے باعث تمام چیزوں کو اپنے ساتھ لیے گھوم رہی ہے جس کی وجہ سے اس کی حرکت کا احساس نہیں ہو پاتا، اس کے علاوہ اتنی وسیع و عریض زمین کا لفٹ یا گاڑی سے موازنہ کروانا ہی فلیٹ ارتھرز کی ذہنی سطح سمجھنے کے لئے کافی ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " موشن سیکنس سے متاثر لوگ عموماً اپنے آس پاس ماحول کی حرکت تبدیل ہونے سے بے چین ہو جاتے ہیں جبکہ ہمیں معلوم ہے کہ زمین اپنی کشش ثقل اور فریم آف ریفرنس کے باعث تمام چیزوں کو اپنے ساتھ لیے گھوم رہی ہے جس کی وجہ سے اس کی حرکت کا احساس نہیں ہو پاتا" موصوف زیب نامہ کی حقیقی سائنس سے ناآشنائی کی بین دلیل ہے جس کے رَد میں ہم اپنے پورے علمی تعاقب میں مبینہ کششِ ثقل اور فریم آف ریفرنس کے دھوکے کی بابت واضح دلائل کے ساتھ سیر حاصل مباحث کر آئے ہیں کہ یہ دونوں توجیہات متضاد بیانی اور جھوٹ پر مبنی ہیں۔

اگر ایسا حقیقت میں ہے تو ہمارے جتنے اِس پر پیش کردہ سوالات ہیں کیوں آج تک کسی سوڈو سائنس کے ماننے والے نے اُن کا کوئی جواب نہیں دیا؟ وجہ یہی ہے کہ اُن کے پاس ہم مسطحتین کے سوالوں کا کوئی جواب ہی سِرے سے موجود نہیں ہے تبھی بار بار وہ بے شرمی سے اپنی وہی گھسی پٹی توجیہات پیش کر کے اپنے حقیقی سائنس سے نابلد ہونے کا خود ہی ثبوت دیتے ہیں۔ جیسے موصوف زیب نامہ لکھتے ہیں: " جس کی وجہ سے اس کی حرکت کا احساس نہیں ہو پاتا، اس کے علاوہ اتنی وسیع و عریض زمین کا لفٹ یا گاڑی سے موازنہ کروانا ہی فلیٹ ارتھرز کی ذہنی سطح سمجھنے کے لئے کافی ہے۔" اِسی پر ہمارا وہی سوال کہ کتنی وسیع و عریض ہے کہ جسے کی بابت موصوف زیب نامہ کو ہماری ذہنی سطح کی اتنی فکر کھائے جا رہی ہے۔ جبکہ خود موصوف زیب نامہ نے جو دجل و فریب اپنے زیب نامہ میں لکھ رکھا ہے اُسے پڑھ کر کسی بھی غیر جانبدار قاری کو یہ حقیقت آشکار ہو جاتی ہے کہ موصوف زیب نامہ کا پورے کا پورا فریب نامہ صرف ایک مذاق اور جھوٹ ہے جو موصوف نے اپنی انا کی تسکین اور سستی شہرت کے لیے لکھ کر جاری کیا تھا۔ پورے زیب نامہ میں موصوف یہ تک تو بتانے سے قاصر ہیں کہ یہ وسیع و عریض مبینہ گلوب زمین ہے کتنی بڑی۔ جبکہ ہم بار بار قارئین کو یہ دکھاتے آئے ہیں کہ جو مبینہ گلوب 25،000 میل کا ہے اُس کی بابت یہ تنقیدی تصویر مصوف زیب نامہ جیسے احباب پر بین حجت ہے؛

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 187: تھرموڈائنامکس کا دوسرا قانون جو کہ Entropy ہے اگر اس کو سمجھا جائے تو معلوم ہوگا کہ زمین مسلسل گھومنے کی وجہ سے رگڑ کھائے گی اور آہستہ آہستہ رکنے لگے گی جس کے باعث دن لمبے ہو جائیں گے مگر آج تک ایسا محسوس نہیں کیا جاسکا جس سے معلوم ہوتا ہے زمین گھومتا گلوب نہیں بلکہ ساکن ہے۔)

اصل کتاب کے متن میں حقیقی سائنس کے ایک اہم قانون انقطاعِ توانائی کی مدد سے زمین کی گردش کا بین رَد بطور ثبوت پیش کیا گیا ہے۔ قارئین کی خدمت میں حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 187: تھرموڈائنامکس کا دوسرا قانونِ حرکت، جو کہ Entropy (جسکا معنی ہے انقطاعِ توانائی) کہلاتا ہے، اُس قانون کے فرکشن/رزسٹنس کے قواعد و ضوابط کے مطابق زمین کا لگاتار ایک گلوب کی شکل میں گردش کرنا ناممکن ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ زمین بطور گھومتا گلوب قابل پیائش حد تک رگڑ کی وجہ سے اپنی رفتار کم کرتا جائے گا جس سے دن میں گھنٹوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ ہوتی جائے گی۔ مگر پوری انسانی تاریخ میں اس ضمن میں ایک ہلکا سے بدلاؤ کا بھی کہیں بھی ایک سراغ تک نہیں ملتا کہ کسی نے بھی ایسا ہوتا کبھی دیکھا ہو یہ بات اِس پر واضح دلیل ہے کہ زمین اب تک اپنی جگہ سے ایک انچ بھی نہیں ہل سکی۔"

قارئین نے اِس ایک اور اہم ثبوت میں جان لیا ہو گا کیسے تھرموڈائنامکس کے اِس قانون کی رو سے زمین کی گردش کی نفی کی جاسکتی ہے مگر چونکہ موصوف زیب نامہ کلی طور پر حقیقی سائنس اور اپنی خود کی سوڈو سائنس سے بھی مکمل طور پر آشنا نہیں ہیں تبھی موصوف زیب نامہ نے اپنا یہ جواب تحریر فرمایا؛

☆(جواب: چونکہ خلاء میں کوئی ہوا نہیں اس خاطر کسی "رگڑ" کا تصور بھی پیدا نہیں ہوتا، بہر حال زمین ہمارے چاند کی کشش ثقل کے باعث آہستہ ہوتی جارہی ہے، جس کے باعث ہر سو سال بعد دن 1.7 ملی سیکنڈز لمبے ہورہے ہیں۔ سو ثابت ہوتا ہے کہ زمین آہستہ ہورہی ہے مگر رگڑ کے باعث نہیں بلکہ چاند کی کشش ثقل کے باعث، اگر چاند نہ ہوتا تو زمین کے گھومنے کی رفتار اتنی تیز ہوتی ہے کہ ہمارا دن 24 گھنٹے کی بجائے 6 گھنٹے کا ہوتا۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " چونکہ خلاء میں کوئی ہوا نہیں اس خاطر کسی "رگڑ" کا تصور بھی پیدا نہیں ہوتا، " موصوف کی انتہاء درجے کی احمقانہ توجیح ہے۔ اگر ہم دوبارہ سے اصل کتاب کے متن کو دیکھیں تو اُس میں واضح لکھا ہے کہ: " تھرموڈائنامکس کا دوسرا قانونِ حرکت، جو کہ Entropy (جسکا معنی ہے انقطاعِ توانائی) کہلاتا ہے، اُس قانون کے فرکشن/رزسٹنس کے قواعد و ضوابط کے مطابق زمین کا لگاتار ایک گلوب کی شکل میں گردش کرنا ناممکن ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ زمین بطور گھومتا گلوب قابل پیائش حد تک رگڑ کی وجہ سے اپنی رفتار کم کرتا جائے گا جس سے دن میں گھنٹوں کی تعداد زیادہ سے زیادہ ہوتی جائے گی۔" اور رہی بات رگڑ کی تو موصوف زیب نامہ اپنے فریب نامہ کی قسط 10 میں اپنے خانہ ساز اعتراض نمبر 159 کے ہی جواب میں یہ فرمایا تھا کہ: " معلومات میں اضافے کی خاطر یہاں یہ بتاتا چلوں کہ خلاء بھی ویکیوم نہیں ہے خلاء میں بھی وقفے وقفے سے ہائیڈروجن ایٹم پھیلے ہوئے ہیں " اب یا تو موصوف زیب نامہ کا یہ بیانیہ غلط ہے کہ چونکہ خلاء میں کوئی ہوا نہیں یا اُن کے لکھے خانہ ساز جواب نمبر 159 میں لکھا بیانیہ غلط ہے۔ فیصلہ قارئین کی خدمت میں حاضر ہے۔ ایسی ہی متضاد بیانیوں سے پوری کی پوری سوڈو سائنس بھری پڑی ہے ایک کہتا ہے کہ خلاء ویکیوم ہے تو دوسرا کچھ کہتا ہے تیسرا کچھ۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " ہر حال زمین ہمارے چاند کی کشش ثقل کے باعث آہستہ ہوتی جارہی ہے، جس کے باعث ہر سو سال بعد دن 1.7 ملی سیکنڈز لمبے ہورہے ہیں۔ " یہ بھی بیانیہ متضاد اور سفید جھوٹ ہے۔ اگر چاند کی کشش ثقل اتنی ہی طاقتور ہے تو زمین کی کشش ثقل کیوں اُس کے سامنے کمزور پڑ رہی ہے اور سورج کی کششِ ثقل کی بات موصوف زیب نامہ کیا فرمائیں گے کہ وہ کیونکر زمین و چاند کی مبینہ کششِ ثقل سے کمزور پڑ گئی؟۔ مزید یہ کہ یہ کس نے کیس اور کب ماپ لیا کہ ہر سو سال بعد دن 1.7 ملی سیکنڈز لمبے ہورہے ہیں۔ جب کہ حقیقت میں یہ سارا بیان ہی سائنس فکشن پر مبنی ہے جس کا اصل سائنس کے دور دور تک کوئی واسطہ نہیں ہے۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " سو ثابت ہوتا ہے کہ زمین آہستہ ہورہی ہے مگر رگڑ کے باعث نہیں بلکہ چاند کی کشش ثقل کے باعث، اگر چاند نہ ہوتا تو زمین کے گھومنے کی رفتار اتنی تیز ہوتی ہے کہ ہمارا دن 24 گھنٹے کی بجائے 6 گھنٹے کا ہوتا۔ " ہر بات شواہد و قرائن کی بنیاد پر ثابت ہوتی ہے جبکہ موصوف زیب نامہ اپنی متضاد بیانیوں کو لکھ کر وہ بات ثابت کر رہے ہیں جس کے جواز کو ابھی تک وہ ثابت تک نہیں فرما سکے ہیں۔ چاند کے ہونے نہ ہونے سے اگر کچھ ہونا ہوتا تو یہ بات موصوف اور اُن کی سوڈو سائنس کو کس تجربے کی بنیاد پر پتہ چلی؟۔ حقیقت میں سائنس فکشن کو سائنس کے نام پر پھیلانا ہی موصوف زیب نامہ جیسے احباب کا اوڑنا بچھونا ہی ابھی تک ثابت ہو سکا ہے۔ موصوف زیب نامہ کے اِس بیان میں واضح طور پر قرآن میں اللہ تعالیٰ کی بیان کردہ تخلیق کائنات کی بابت آیاتِ مبارکہ سے واضح انحراف کا بین ثبوت موجود ہے اور حقیقت میں موصوف زیب نامہ کا اِس مقام پر کلام واضح طور پر سوڈو سائنس کی بنیادی کاوش "الحاد" کے بیانیے کے طور پر نظر آرہا ہے۔ جس سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض188: پہلے ناسا نے کہا کہ زمین مکمل طور پر Sphere ہے، پھر کہا کہ Oblate Spheroid ہے، پھر کہا کہ ناشپاتی جیسی ہے۔ یہ ناسا کی بد قسمتی ہے کہ ان کی کسی بھی آفیشل تصویر میں زمین نہ تو Oblate Spheroid ہے نہ ہی ناشپاتی جیسی۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ ناساCGI ٹیکنالوجی کے تحت زمین کو Sphere دِکھاتی ہے۔)

اصل کتاب میں اِس مقام پر سوڈوسائنس کی متضاد بیانیوں کو بطور ثبوت پیش کیا گیا ہے جس کا متن قارئین کی خدمت میں حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 188: سالوں کے گذرنے کے ساتھ ساتھ ناسا نے زمین کی ساخت کی بابت 2 بار اپنی کہانی تبدیل کی ہے۔ پہلے یہ مؤقف قائم رکھا گیا کہ زمین ایک مکمل طور پر SPHERE (کُرہ) کی شکل کہ ہے، پھر بعد میں مؤقف میں تبدیلی آتی ہے کہ نہیں زمین Oblate Spheroid شکل کی ہے جو اپنے دونوں قطبوں پر چپٹی ہے اور یہ ہی مؤقف بعد میں پھر بدلا گیا کہ زمین کسی ناشپاتی کی طرح ہے جو اپنے جنوبی دائرے میں زیادہ پھولی ہوئی ہے۔ یہ ناسا کے لیے بدقسمتی ہے کہ اُن کی کسی بھی آفیشل تصویر میں زمین نہ تو Oblate Spheroid اور نہ ناشپاتی شکل میں کبھی دِکھائی دی! ۔اُن کی تمام تصاویر اُن کے دعووں کے برعکس نقلی CGI کے ذریعے ایک کُرہ کی شکل کی زمین ہی دیکھاتی ہیں"
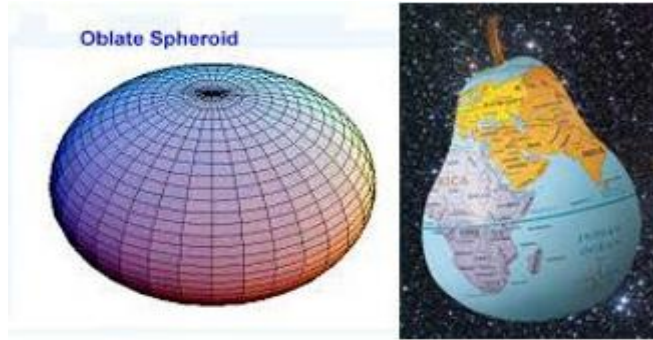
موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: فلیٹ ارتھرز کو تاریخ کا صحیح مطالعہ کرنا چاہیے،زمین کو Oblate Spheroid ناسا نے نہیں بلکہ کئی سو سال پہلے نیوٹن نے کہا تھا، یہ سچ ہے کہ اگر زمین کا انتہائی باریک بینی سے معائنہ کیا جائے تو چونکہ شمالی کرہ جنوبی کرہ سے تھوڑا سا چھوٹا ہے جس وجہ سے اسے ناشپاتی کی شکل کا کہا گیا، مگر یہ فرق اتنا اتنا معمولی ہے کہ بظاہر دیکھنے میں sphere ہی نظر آتی ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " فلیٹ ارتھرز کو تاریخ کا صحیح مطالعہ کرنا چاہیے،زمین کو Oblate Spheroid ناسا نے نہیں بلکہ کئی سو سال پہلے نیوٹن نے کہا تھا، "ہم نے پوری تاریخ کا الحمد للہ مطالعہ پوری طرح سے کر رکھا ہے۔ اگر نیوٹن نے یہ کہا تھا تو کس بنیاد اور کس تجربے کے تحت کہا تھا؟۔ یہ ایک اور سوال موصوف زیب نامہ کے لیے ہماری طرف سے !۔ ہم نے موجودہ دور کے سوڈوسائنس کے آقا ناسا کی بات کو ہی بطور ثبوت پیش کیا ہے جس نے اپنی تاریخ میں 2 بار واضح طور پر اپنی کہانی تبدیل کی ہے جو ریکارڈ پر ہے۔ اگر ناسا جیسا سوڈوسائنس کا آقا اور لامحدود ٹیکنالوجی کا مدعی پوری دُنیا کے سامنے اعلانیہ جھوٹ بول سکتا ہے تو موصوف زیب نامہ اور اُن کے حواری کس کھیت کی مولی

ہیں؟۔اِسی لیے اصل کتاب میں ناسا ہی کے 2 بار بیان بدلنے کی بابت بیان ہوا ہے کہ: "سالوں کے گذرنے کے ساتھ ساتھ ناسا نے زمین کی ساخت کی بابت 2 بار اپنی کہانی تبدیل کی ہے۔ پہلے یہ مؤقف قائم رکھا گیا کہ زمین ایک مکمل طور پر SPHERE (کُرہ) کی شکل کہ ہے، پھر بعد میں مؤقف میں تبدیلی آتی ہے کہ نہیں زمین Oblate Spheroid شکل کی ہے جو اپنے دونوں قطبوں پر چپٹی ہے اور یہ ہی مؤقف بعد میں پھر بدلا گیا کہ زمین کسی ناشپاتی کی طرح ہے جو اپنے جنوبی دائرے میں زیادہ پھولی ہوئی ہے۔ یہ ناسا کے لیے بد قسمتی ہے کہ اُن کی کسی بھی آفیشل تصویر میں زمین نہ تو Oblate Spheroid اور نہ ناشپاتی شکل میں کبھی دِکھائی دی!۔اُن کی تمام تصاویر اُن کے دعووں کے برعکس نقلی CGI کے ذریعے ایک کُرہ کی شکل کی زمین ہی دیکھاتی ہیں"

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " یہ سچ ہے کہ اگر زمین کا انتہائی باریک بینی سے معائنہ کیا جائے تو چونکہ شمالی کرہ جنوبی کرہ سے تھوڑا سا چھوٹا ہے جس وجہ سے اسے ناشپاتی کی شکل کا کہا گیا، مگر یہ فرق اتنا اتنا معمولی ہے کہ بظاہر دیکھنے میں sphere ہی نظر آتی ہے۔" اگر موصوف زیب نامہ کے اِس بیان کو غور سے پڑھا جائے تو اِس دو سطور میں ہی متضاد صاف نظر آ جاتا ہے۔ اگر باریک بینی سے معائنے پر زمین کا مبینہ شمالی کرہ مبینہ جنوبی کرے سے چھوٹا ہے تو اتنی باریکی کی بنیاد پر ناشپاتی کیسے بن گیا؟۔ پھر یہ فرق اتنا معمولی بھی ہو گیا کہ وہی ناشپاتی دوبارہ سے سفئیر بن گیا۔ موصوف زیب نامہ کی متضاد بیانی اور ناسا کی متضاد بیانی قارئین کے سامنے بین ثبوت کے طور پر موجود ہے کہ دونوں ہی جھوٹے ہیں اور دونوں ہی پوری تندہی سے اپنے قارئین و پوری دُنیا کو بے وقوف بناتے ہیں اور فخر سے ہمارے منہ پر جھوٹ بولتے ہیں۔

ہم اپنے قارئین کو ناسا کے اِس بابت آفیشل بیانیہ کے ثبوت کے طور پر سوڈو سائنس کے ایک گرو اور موصوف زیب نامہ کے بھی دجل و فریب کے میدان کے ایک پیشوا نیل ڈگئیرس ٹائسن کا ایک انٹرویو دکھاتے ہیں جس میں وہ انتہائی ڈھٹائی سے جھوٹ پر جھوٹ بول رہا ہے اور زمین کا باقاعدہ ناشپاتی کی شکل کا کہہ رہا ہے۔ لنک حاضر ہے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 189: مذہبی کتابوں میں زمین کے ساکن ہونے کے واضح ثبوت موجود ہیں۔)

جبکہ اصل کتاب میں اِس اہم بات کو بہت ہی واضح طور پر بیان کیا گیا ہے؛

"ثبوت نمبر 189: الہامی اور مذہبی کتابوں سے زمین پر کچھ اقتباس؛ (کیونکہ مصنف عیسائی ہے تو اُس نے بائبل کی باتیں لکھی ہیں مگر مترجم مسلمان ہے تو عدل کے ناطے اُسکا ایمانداری سے صرف ترجمہ کر رہا ہے، مگر قرآن میں اِسی موضوع پر بائبل کی طرح آیات مبارکہ موجود ہیں) بائبل، قرآن، بھگوت گیتا اور کئی دوسری مقدس کتابوں میں زمین کے ساکن ہونے کے شواہد موجود ہیں مثلاً: 1Chronicles میں 16:30 اور Psalm میں 96:10 دونوں میں لکھا ہے کہ "اُس نے زمین اور آسمان کو ایسا جوڑا کہ وہ اپنی جگہ سے ہل نہ سکیں"۔اور Psalm 93:1 میں لکھا ہے کہ "دُنیا قائم کی گئی ہے اور یہ ہلائی نہیں جا سکتی"۔ بائبل اس بات کی بھی جا بجا تصدیق کرتی ہے کہ زمین کسی چپٹی میدان کی مانند "پھیلائی" گئی ہے اور اُسکے اوپر ہر جگہ آسمانوں کو پھیلایا گیا ہے نہ کہ اُس کے گرد۔ الہامی کتابوں کے اِس ثبوت کی روشنی میں زمین ایک گردش کر رہا گلوب نہیں ہے۔"

جبکہ موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: قرآن مجید کے علاوہ دیگر آسمانی کتابوں میں تحریف کر دی گئی ہے لہٰذا ان کا حوالہ بہت زیادہ مستند نہیں مانا جاسکتا۔ مسلمانوں نے ساکن زمین کا نظریہ عیسائیوں سے ادھار لیا ہے بعدازاں اسے قرآن مجید سے بھی ثابت کرنے کی کوشش کی، لیکن جدید سائنس سے آشنا علماء کسی صورت زمین کو ساکن تصور نہیں کرتے اور نہ ہی اس کو قرآن مجید سے ثابت کرتے ہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " قرآن مجید کے علاوہ دیگر آسمانی کتابوں میں تحریف کر دی گئی ہے لہٰذا ان کا حوالہ بہت زیادہ مستند نہیں مانا جاسکتا۔ " آدھا سچ اور آدھا جھوٹ ہے۔ آدھا سچ یہ ہے کہ دیگر آسمانی کتابیں محرف شُدہ ہیں مگر موصوف زیب نامہ یہ نہیں جانتے کہ دیگر آسمانی کتابوں میں تحاریف احکامات و عقائد کی آیات میں کی گئی تھیں نہ کہ تخلیق کائنات کی آیات میں جس کی واضح دلیل تقابلِ ادیان کے تمام طالب علم جانتے ہیں کہ تخلیق کائنات کی بابت دیگر محرف آسمانی کتابوں میں قرآن پاک سے ملتی جلتی آیات موجود ہیں۔ موصوف زیب نامہ کے علم میں شاید یہ حدیث رسول ﷺ نہیں ہے جس میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا؛

"جامع ترمذی: جلد دوم: حدیث نمبر 578 حدیث متواتر حدیث مرفوع مکررات 10 متفق علیہ 1

محمد بن یحییٰ، محمد بن یوسف، عبدالرحمٰن بن ثابت بن ثوبان عابد شامی، حسان بن عطیہ، ابوکبشۃ سلولی، حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا مجھ سے (سن کر) دوسروں تک پہنچاؤ اگرچہ ایک آیت ہو اور بنی اسرائیل سے روایت کرو اس میں کوئی حرج نہیں اور جس نے مجھ پر جان بوجھ کر جھوٹ بولا وہ اپنا ٹھکانہ جہنم میں تلاش کرے یہ حدیث حسن صحیح ہے اسے محمد بن بشار، ابوعاصم سے وہ اوزاعی سے وہ حسان بن عطیہ سے وہ ابوکبشہ سلولی سے وہ عبداللہ بن عمرو سے اور وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اسی کی مانند نقل کرتے ہیں۔ یہ حدیث صحیح ہے۔"

یہ تو تھی حدیث رسول اللہ ﷺ اب ہم حدیث کو مانیں یا موصوف زیب نامہ اور اُن کی سوڈو سائنس کی بات کو مانیں۔ اگر آپ ﷺ نے اِس بات کی اجازت دی ہے اور اِسی حدیثِ پاک کی شروحات میں یہ بھی مذکور ہے کہ: "رسول اللہ ﷺ نے بھی عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد اسرائیلی روایات کی روایت پر کئے گئے سوال کے جواب میں فرمایا تھا کہ (مفہوم) بنی اسرائیل سے روایت کرو اگر بات اسلام سے نہ ٹکراتی ہو۔"

گو کہ بطور مسلمان ہمارا صرف اِس پر ایمان ہے کہ یہ کتابیں اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ ہیں مگر محرف شُدہ ہیں۔ اور یہ بھی سچ ہے کہ بائبل میں رطب و یابس بھی بھرا پڑا ہے۔ مگر تاریخی نقطہ اعتبار سے اِس میں کچھ ایسے شواہد میں موجود ہیں جن کو اسلافِ اسلام نے اپنی کتب کا حصہ بھی بنایا ہے۔ مطلب اگر اسرائیلی روایات میں کوئی ایسی شے ملے جو قرآن و سنت سے ٹکراتی ہو تو ہم اُسے نہیں لے سکتے باقی کی روایت میں حرج نہیں ہے۔ تو ہم کیسے بائبل جو تین آسمانی کتابوں تورات، زبور اور انجیل کا مجموعہ ہے اُسے پورے کا پورے ہی چھوڑ دیں اور یکسر نظرانداز کر دیں؟۔ یہ کہاں کی عقلمندی اور کہاں کی علمی امانت ہے کہ اگر بات اپنے مخالف ہو جائے اور اُس کے شواہد قرآن سمیت باقی مذکورہ آسمانی کتابوں سے بھی مل جائیں پھر بھی اُس کا انکار کر دیا جائے؟۔ ایسی قبیح حرکت سے ہم اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں۔ (بائبل کا کنگ جیمز ورژن مطالعہ کے لیے زیادہ بہتر ہے!)

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " مسلمانوں نے ساکن زمین کا نظریہ عیسائیوں سے ادھار لیا ہے بعد ازاں اسے قرآن مجید سے بھی ثابت کرنے کی کوشش کی ، " کیا موصوف زیب نامہ جانتے ہیں کہ وہ کیا لکھ رہے ہیں ؟۔ قارئین ہم نے جب پہلی بار موصوف زیب نامہ کی یہ عبارت دیکھی تو یقین نہیں ہوا تھا کہ کیا کوئی مسلمان اتنا بھی لاعلم اور بے حس ہو سکتا ہے جو ایک ہی سطر میں اسلافِ اسلام پر ایسا گھناؤنا الزام دھر دے !۔ ہم موصوف زیب نامہ کی طرح کسی معاملے میں ہر گز متشدد نہیں ہیں اور چاہے نام کے ہی ہوں موصوف زیب نامہ نام کے لحاظ سے تو ہمیں مسلمان ہی لگتے ہیں۔ ہم اُن کے اِس بیان کو اُن کی لاعلمی اور دینِ اسلام کے اسلاف کی تاریخ سے نابلد ہونے پر تعبیر کر لیتے ہیں اور حُسن ظن کا موصوف زیب نامہ کو مارجن دے دیتے ہیں۔ لیکن اگر موصوف زیب نامہ نے جانتے بوجھتے ایسا لکھا ہے تو قارئین خود سے دیکھ لیں کہ کیسے موصوف زیب نامہ نے بے شرمی اور اسلافِ اسلام کی شان میں گستاخی فرماتے ہوئے اپنا یہ الزام اُن پر لگا دیا ہے۔ جبکہ ہم اپنی پہلے گذری علمی تعاقب کی اقساب میں مفصل دلائل کے ساتھ شیخ عبد العزیز بن بازؒ کا زمین کے سکون کی بابت فتویٰ نقل کر آئے ہیں۔ جو موصوف زیب نامہ اور اُن جیسے مسلمانوں کے خلاف قرآن کے دلائل پر مبنی بین حجت ہے۔ مزید ہم قارئین کے علم میں اضافے کے لیے اپنی زیرِ تحریر کتاب کے بابت تخلیق کائنات سے کچھ اقتباسات نقل کرنا چاہیں گے تاکہ قارئین دیکھ لیں کہ قرآنِ مجید فرقانِ حمید میں اللہ تعالیٰ نے اِس بابت کیا ارشاد فرمایا ہے اور یہ بھی دیکھ لیں کہ مذکورہ ثبوت میں بائبل کی تخلیق کائنات کی آیات قرآن کی آیات سے کتنی ملتی جلتی ہیں۔

ہماری زیر تحریر کتاب سے اقتباس

زمین کو تخلیق کائنات کی ابتدائی دو دِنوں میں پیدا کیا گیا

اللہ تعالیٰ کا فرمان؛

سورۃ فصلت (سجدہ) : آیت 9؛ قُلۡ اَئِنَّكُمۡ لَتَكۡفُرُوۡنَ بِالَّذِىۡ خَلَقَ الۡاَرۡضَ فِىۡ يَوۡمَيۡنِ وَتَجۡعَلُوۡنَ لَهٗۤ اَنۡدَادًا‌ ؕ ذٰ لِكَ رَبُّ الۡعٰلَمِيۡنَ‌ ۚ‏ ﴿۹﴾ آپ کہہ دیجئے ! کہ تم اس اللہ کا انکار کرتے ہو اور تم اس کے شریک مقرر کرتے ہو جس نے دو دن میں زمین پیدا کر دی سارے جہانوں کا پروردگار وہی ہے۔

تخلیق کائنات کا مرحلہ وار ذکر

سورۃ فصلت : آیت 9 کی تفسیر ابن کثیر سے ؛

ہر چیز کا خالق ہر چیز کا مالک ہر چیز پر حاکم ہر چیز پر قادر صرف اللہ ہے۔ پس عبادتیں بھی صرف اُسی کی کرنی چاہئیں۔ اُس نے زمین جیسی وسیع مخلوق کو اپنی کمال قدرت سے صرف دو دن میں پیدا کر دیا ہے۔ تمہیں نہ اُس کے ساتھ کفر کرنا چاہے نہ شرک۔ جس طرح سب کا پیدا کرنے والا وہی ایک ہے۔ ٹھیک اُسی طرح سب کا پالنے والا بھی وہی ایک ہے۔ یہ تفصیل یاد رہے کہ اور آیتوں میں زمین و آسمان کا چھ دن میں پیدا کرنا بیان ہوا ہے۔ اور یہاں زمین کی پیدائش کا وقت الگ بیان ہو رہا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ پہلے زمین بنائی گئی۔ عمارت کا قاعدہ یہی ہے کہ پہلے بنیادیں اور نیچے کا حصہ تیار کیا جاتا ہے پھر اوپر کا حصہ اور چھت بنائی جاتی ہے۔ چنانچہ کلام اللہ شریف کی ایک اور آیت میں ہے اللہ وہ ہے جس نے تمہارے لئے زمین میں جو کچھ ہے پیدا کر کے پھر آسمانوں کی طرف توجہ فرمائی اور انہیں ٹھیک سات آسمان بنا دیئے۔

سورۃ النازعات آیت 30 : میں (وَالۡاَرۡضَ بَعۡدَ ذٰ لِكَ دَحٰٮهَا) ہے پہلے آسمان کی پیدائش کا ذکر ہے پھر فرمایا ہے کہ زمین کو اس کے بعد بچھایا۔ اس سے مراد زمین میں سے پانی چارہ نکالنا اور پہاڑوں کا گاڑنا ہے جیسے کہ اس کے بعد کا بیان ہے۔ یعنی پیدا پہلے زمین کی گئی پھر آسمان پھر زمین کو ٹھیک ٹھاک کیا۔ لہٰذا دونوں آیتوں میں کوئی فرق نہیں۔ آسمان و زمین کی پیدائش کی ترتیب بیان میں بھی دراصل کچھ اختلاف نہیں پہلے دو دن میں زمین بنائی گئی پھر آسمان کو دو دن میں بنایا گیا پھر زمین کی چیزیں پانی، چارہ، پہاڑ، کنکر، ریت، جمادات، ٹیلے وغیرہ دو دن میں پیدا کئے یہی معنی لفظ دحاھا کے ہیں۔ پس زمین کی پوری پیدائش چار دن میں ہوئی۔ اور دو دن میں آسمان۔ اور جو نام اللہ تعالیٰ نے اپنے لئے مقرر کئے ہیں ان کا بیان فرمایا ہے وہ ہمیشہ ایسا ہی رہے گا۔ اللہ کا کوئی ارادہ پورا ہوئے بغیر نہیں رہتا۔ پس قرآن میں ہرگز اختلاف نہیں۔ اس کا ایک ایک لفظ اللہ کی طرف سے ہے، زمین کو اللہ تعالیٰ نے دو دن میں پیدا کیا ہے یعنی اتوار اور پیر کے دن، اور زمین میں زمین کے اوپر ہی پہاڑ بنا دیئے اور زمین کو اس نے بابرکت بنایا، تم اس میں بیج بوتے ہو درخت اور پھل وغیرہ اس میں سے پیدا ہوتے ہیں۔ اور اہل زمین کو جن چیزوں کی احتیاج ہے وہ اسی میں سے پیدا ہوتی رہتی ہیں زمین کی یہ درستگی منگل بدھ کے دن ہوئی۔ چار دن میں زمین کی پیدائش ختم ہوئی۔ پھر اللہ تعالیٰ نے آسمان کی طرف توجہ فرمائی وہ دھویں کی شکل میں تھا، زمین کے پیدا کئے جانے کے وقت پانی کے جو ابخرات اٹھے تھے۔ اب دونوں سے فرمایا کہ یا تو میرے حکم کو مانو اور جو میں کہتا ہوں ہو جاؤ خوشی سے یا ناخوشی سے، حضرت ابن عباس رضؓ فرماتے ہیں مثلاً آسمانوں کو حکم ہوا کہ سورج چاند ستارے طلوع کرے زمین سے فرمایا اپنی نہریں جاری کر اپنے پھل اگا وغیرہ۔ دونوں فرمانبرداری کیلئے راضی خوشی تیار ہو گئے۔۔ امام حسن بصریؒ فرماتے ہیں اگر آسمان و زمین

اطاعت گزاری کا اقرار نہ کرتے تو انہیں سزا ہوتی جس کا احساس بھی انہیں ہوتا۔ پس دو دن میں ساتوں آسمان اُس نے بنادیئے یعنی جمعرات اور جمعہ کے دن۔ اور ہر آسمان میں اس نے جو جو چیزیں اور جیسے جیسے فرشتے مقرر کرنے چاہے مقرر فرمادیئے اور دنیا کے آسمان کو اس نے ستاروں سے مزین کر دیا جو زمین پر چمکتے رہتے ہیں اور جو ان شیاطین کی نگہبانی کرتے ہیں جو ملاء اعلیٰ کی باتیں سننے کیلئے اوپر چڑھنا چاہتے ہیں۔ یہ تدبیر و اندازہ اس اللہ کا قائم کردہ ہے جو سب پر غالب ہے جو کائنات کے ایک ایک چپے کی ہر چھپی کھلی حرکت کو جانتا ہے۔

ابن جریر کی روایت میں ہے یہودیوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے آسمان و زمین کی پیدائش کی بابت سوال کیا تو آپ نے فرمایا کہ اتوار اور پیر کے دن اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا اور پہاڑوں کو منگل کے دن پیدا کیا اور جتنے نفعات اس میں ہیں اور بدھ کے دن درختوں کو پانی کو شہروں کو اور آبادی اور ویرانے کو پیدا کیا تو یہ چار دن ہوئے۔ اسے بیان فرما کر پھر آپ نے اسی آیت کی تلاوت کی اور فرمایا کہ جمعرات والے دن آسمان کو پیدا کیا اور جمعہ کے دن ستاروں کو اور سورج چاند کو اور فرشتوں کو پیدا کیا تین ساعت کے باقی رہنے تک۔ پھر دوسری ساعت میں ہر چیز میں آفت ڈالی جس سے لوگ فائدہ اٹھاتے ہیں۔ اور تیسری میں آدم کو پیدا کیا انہیں جنت میں بسایا ابلیس کو انہیں سجدہ کرنے کا حکم دیا۔ اور آخری ساعت میں وہاں سے نکال دیا۔ یہودیوں نے کہا اچھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر اس کے بعد کیا ہوا؟ فرمایا پھر عرش پر مستوی ہو گیا انہوں نے کہا سب تو ٹھیک کہا لیکن آخری بات یہ کہی کہ پھر آرام حاصل کیا۔ اس پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم سخت ناراض ہوئے اور یہ آیت اتری (وَلَقَدْ خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ڰ وَّمَا مَسَّنَا مِنْ لُّغُوْبٍ 38؀ 50-ق:38) یعنی ہم نے آسمان و زمین اور جو ان کے درمیان ہے سب کو چھ دن میں پیدا کیا اور ہمیں کوئی تھکان نہیں ہوئی۔ تو ان کی باتوں پر صبر کر۔ یہ حدیث غریب ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے؛

سورۃالغافر: آیت 64؛ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَاۗءَ بِنَاۗءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ، اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں،

سورۃالنباء: آیت 6-7؛ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو میخیں (نہیں بنایا)؟

سورۃالانبیاء: آیت 30؛ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انھیں جدا کیا اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے؟۔

اِسی آیت مبارکہ کی تفسیر ابن کثیر؛

" اللہ تعالیٰ اس بات کو بیان فرماتا ہے کہ اس کی قدرت پوری ہے اور اس کا غلبہ زبردست ہے۔ فرماتا ہے کہ جو کافر اللہ کے سوا اوروں کی پوجا پاٹ کرتے ہیں کیا انہیں اتنا بھی علم نہیں کہ تمام مخلوق کا پیدا کرنے والا اللہ ہی ہے اور سب چیز کا نگہبان بھی وہی ہے پھر اس کے ساتھ دوسروں کی عبادت تم کیوں کرتے ہو؟ ابتدا میں زمین و آسمان ملے جلے ایک دوسرے سے پیوست تہ بہ تہ تھے اللہ تعالیٰ نے انہیں الگ الگ کیا زمینیں پیدا کیں اور سات ہی آسمان بنائے۔ زمین اور پہلے آسمان کے درمیان جوف اور خلا رکھا۔ آسمان سے پانی برسایا اور زمین سے پیداوار اگائی۔ ہر زندہ چیز

پانی سے پیدا کی۔ کیا یہ تمام چیزیں جن میں سے ہر ایک صانع کی خود مختاری، قدرت اور وحدت پر دلالت کرتی ہے اپنے سامنے موجود پاتے ہوئے بھی یہ لوگ اللہ کی عظمت کے قائل ہو کر شرک کو نہیں چھوڑتے؟

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال ہوا کہ پہلے رات تھی یا دن؟ تو آپ نے فرمایا کہ پہلے زمین و آسمان ملے جلے تہ بہ تہ تھے تو ظاہر ہے کہ ان میں اندھیرا ہو گا اور اندھیرے کا نام ہی رات ہے تو ثابت ہوا کہ رات پہلے تھی۔ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے جب اس آیت کی تفسیر پوچھی گئی تو آپ نے فرمایا تم حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کرو اور جو وہ جواب دیں مجھ سے بھی کہو، حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا زمین و آسمان سب ایک ساتھ تھے، نہ بارش برستی تھی، نہ پیداوار اگتی۔ جب اللہ تعالیٰ نے ذی روح مخلوق پیدا کی تو آسمان کو پھاڑ کر اس سے پانی برسایا اور زمین کو چیر کر اس میں پیداوار اگائی۔ جب سائل نے حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ جواب بیان کیا تو آپ بہت خوش ہوئے اور فرمانے لگے آج مجھے اور بھی یقین ہو گیا کہ قرآن کے علم میں حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت ہی بڑھے ہوئے ہیں۔ میرے جی میں کبھی خیال آتا تھا کہ ایسا تو نہیں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی جرات بڑھ گئی ہو؟ لیکن آج وہ وسوسہ دل سے جاتا رہا۔ آسمان کو پھاڑ کر سات آسمان بنائے۔ زمین کے مجموعے کو چیر کر سات زمینیں بنائیں۔ مجاہد رحمتہ اللہ علیہ کی تفسیر میں یہ بھی ہے کہ یہ ملے ہوئے تھے یعنی پہلے ساتوں آسمان ایک ساتھ تھے اور اسی طرح ساتوں زمینیں بھی ملی ہوئی تھیں پھر جدا جدا کر دی گئیں۔ حضرت سعید رحمتہ اللہ علیہ کی تفسیر ہے کہ یہ دونوں پہلے ایک ہی تھے پھر الگ الگ کر دیئے گئے۔ زمین و آسمان کے درمیان خلا رکھ دی گئی پانی کو تمام جانداروں کی اصل بنا دیا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک مرتبہ آنحضرت ﷺ سے کہا حضور ﷺ جب میں آپ کو دیکھتا ہوں میرا جی خوش ہو جاتا ہے اور میری آنکھیں ٹھنڈی ہوتی ہیں آپ ہمیں تمام چیزوں کی اصلیت سے خبر دار کر دیں۔ آپ نے فرمایا ابو ہریرہ تمام چیزیں پانی سے پیدا کی گئی ہیں۔ اور روایت میں ہے کہ پھر میں نے کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے جس سے میں جنت میں داخل ہو جاؤں؟ آپ نے فرمایا لوگوں کو سلام کیا کرو اور کھانا کھلایا کرو اور صلہ رحمی کرتے رہو اور رات کو جب لوگ سوتے ہوئے ہوں تو تم تہجد کی نماز پڑھا کرو تاکہ سلامتی کے ساتھ جنت میں داخل ہو جاؤ۔ زمین کو جناب باری عزوجل نے پہاڑوں کی میخوں سے مضبوط کر دیا تاکہ وہ ہل جل کر لوگوں کو پریشان نہ کرے مخلوق کو زلزلے میں نہ ڈالے۔ زمین کی تین چوتھائیاں تو پانی میں ہیں اور صرف چوتھائی حصہ سورج اور ہوا کے لئے کھلا ہوا ہے۔ تاکہ آسمان کو اور اس کے عجائبات کو بچشم خود ملاحظہ کر سکیں۔ پھر زمین میں اللہ تعالیٰ نے اپنی رحمت کاملہ سے راہیں بنا دیں کہ لوگ باآسانی اپنے سفر طے کر سکیں اور دور دراز ملکوں میں بھی پہنچ سکیں۔ شان الٰہی دیکھئے اس حصے اور اس کے ٹکڑے کے درمیان بلند پہاڑی حائل ہے یہاں سے وہاں پہنچنا بظاہر سخت دشوار معلوم ہوتا ہے لیکن قدرت الٰہی خود اس پہاڑ میں راستہ بنا دیتی ہے کہ یہاں کے لوگ وہاں اور وہاں کے یہاں پہنچ جائیں اور اپنے کام کاج پورے کر لیں۔

آسمان کو زمین پر مثل قبے کے بنا دیا جیسے فرمان ہے کہ ہم نے آسمان کو اپنے ہاتھوں سے بنایا اور ہم وسعت اور کشادگی والے ہیں فرماتا ہے قسم آسمان کی اور اس کی بناوٹ کی۔ ارشاد ہے کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے ان کے سروں پر آسمان کو کس کیفیت کا بنایا ہے اور کس طرح زینت دے رکھی ہے اور لطف یہ ہے کہ اتنے بڑے آسمان میں کوئی سوراخ تک نہیں۔ بنا کہتے ہیں قبے یا خیمے کے کھڑا کرنے کو جیسے رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں کہ اسلام کی بنائیں پانچ ہیں جیسے پانچ ستون پر کوئی قبہ یا خیمہ کھڑا ہوا ہو۔ پھر آسمان جو مثل چھت کے ہے۔ یہ ہے بھی محفوظ بلند

پہرے چوکی والا کہ کہیں سے اسے کوئی نقصان نہیں پہنچتا۔ بلند و بالا اونچا اور صاف ہے جیسے حدیث میں ہے کہ کسی شخص نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یہ آسمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا رکی ہوئی موج ہے۔ یہ روایت سنداً غریب ہے لیکن لوگ اللہ کی ان زبردست نشانیوں سے بھی بے پرواہ ہیں۔ جیسے فرمان ہے آسمان وزمین کی بہت سی نشانیاں ہیں جو لوگوں کی نگاہوں تلے ہیں لیکن پھر بھی وہ ان سے منہ موڑے ہوئے ہیں۔ کوئی غور و فکر ہی نہیں کرتے کبھی نہیں سوچتے کہ کتنا پھیلا ہوا کتنا بلند کس قدر عظیم الشان یہ آسمان ہمارے سروں پر بغیر ستون کے اللہ تعالیٰ نے قائم کر رکھا ہے۔ پھر اس میں کس خوبصورتی سے ستاروں کا جڑاؤ ہو رہا ہے۔ ان میں بھی کوئی ٹھیرا ہوا ہے کوئی چلتا پھرتا ہے۔ پھر سورج کی چال مقرر ہے۔ اس کی موجودگی دن ہے اس کا نظر نہ آنا رات ہے۔ **پورے آسمان کا چکر صرف ایک دن رات میں سورج پورا کرلیتا ہے۔** اس کی چال کو اس کی تیزی کو بجز اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ یوں قیاس آرائیاں اور اندازے کرنا اور بات ہے۔ اپنی قدرت کاملہ کی بعض نشانیاں بیان فرماتا ہے کہ رات اور اس کے اندھیرے کو دیکھو، دن اور اس کی روشنی پر نظر ڈالو، پھر ایک کے بعد دوسرے کا بڑھنا دیکھو، سورج چاند کو دیکھو۔ سورج کا نور ایک مخصوص نور ہے اور اُس کا فلک ،اُس کا زمانہ، اُس کی حرکت اور اُس کی چال علیحدہ ہے۔ چاند کا نور الگ ہے، فلک الگ ہے، چال الگ ہے، انداز اور ہے۔ ہر ایک اپنے اپنے فلک میں گویا تیرتا پھرتا ہے اور حکم الٰہی کی بجاآوری میں مشغول ہے۔ جیسے فرمان ہے وہی صبح کا روشن کرنے والا ہے وہی رات کو پرسکون بنانے والا ہے۔ وہی سورج چاند کا انداز مقرر کرنے والا ہے۔ وہی ذی عزت غلبے والا اور ذی علم علم والا ہے۔"

زمین نا ہلے ،اِس کو ساکن کرنے کے لیے پہاڑ گاڑ دیئے گئے؛

اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛

سورۃالانبیآء :آیت 31 ؛ وَجَعَلْنَا فِي الْأَرْضِ رَوَاسِيَ أَنْ تَمِيدَ بِهِمْ وَجَعَلْنَا فِيهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَعَلَّهُمْ يَهْتَدُونَ: اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنائے تاکہ وہ انھیں لے کر ہچکولے نہ کھائے۔ نیز اس میں کشادہ راہیں بنادیں تاکہ لوگ راستہ معلوم کرلیں۔ (زمین کے ساکن ہونے کی بین دلیل ہے)۔

اور مزید فرمایا؛ سورۃالغاشیہ :آیت 19؛ وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ: اور (اپنے ارد گرد پیش پھیلے ہوئے) ان پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ کس طرح ان کو جمادیا گیا ؟ ۔

پہاڑ زمین کی پیداوار درخت وغیرہ زمین کی کل چیزیں منگل اور بدھ کے دو دنوں میں پیدا کیں اُسی کا بیان اِس آیت (قُلْ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ فِي يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَنْدَادًا ذَٰلِكَ رَبُّ الْعَالَمِينَ : آپ کہہ دیجئے! کہ تم اس اللہ کا انکار کرتے ہو اور تم اس کے شریک مقرر کرتے ہو جس نے دودن میں زمین پیدا کردی ،سارے جہانوں کا پروردگار وہی ہے [1]۔) میں ہے پھر آسمان کی طرف توجہ فرمائی جو دھواں تھا آسمان بنایا پھر اسی میں ساتھ آسمان بنائے جمعرات اور جمعہ کے دو دنوں میں جمعہ کے دن کو اس لئے جمعہ کہا جاتا ہے کہ اس میں زمین و آسمان کی پیدائش جمع ہو گئی ہر آسمان میں اس نے فرشتوں کو پیدا کیا اور ان ان چیزوں کو جن کا علم اس کے سوا کسی کو نہیں کہ دنیا آسمان کو ستاروں کے ساتھ زینت دی اور انہیں شیطان سے حفاظت کا سبب بنایا ان تمام چیزوں کو پیدا کر کے پروردگار نے عرش عظیم پر قرار پکڑا جیسے فرمایا؛ آیت :

خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِيْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ: یعنی چھ دن میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کر کے پھر عرش پر مستوی ہو گیا [2] اور فرمایا؛ آیت كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا : یعنی یہ دونوں دھواں سے تھے [3] ہم نے انہیں پھاڑا اور پانی سے ہر چیز کو زندگی دی۔

تفسیر ابن جریر میں ہے حضرت عبداللہ بن سعید رض فرماتے ہیں کہ اتوار سے مخلوق کی پیدائش شروع ہوئی۔ دو دن میں زمینیں پیدا ہوئیں دو دن میں ان میں موجود تمام چیزیں پیدا کیں اور دو دن میں آسمانوں کو پیدا کیا جمعہ کے دن آخری وقت ان کی پیدائش ختم ہوئی اور اسی وقت حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور اسی وقت میں قیامت قائم ہو گی۔ مجاہد فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے زمین کو آسمان سے پہلے پیدا کیا اس سے جو دھواں اوپر چڑھا اس کے آسمان بنائے جو ایک پر ایک اس طرح سات ہیں اور زمینیں ایک نیچے ایک اوپر اس طرح سات ہیں۔ اس آیت سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ زمین کی پیدائش آسمانوں سے پہلے ہے جیسے سورۃ حم السجدۃ کی آیت 11 میں ہے۔ علماء مفسرین اِس پر متفق ہیں۔ حاصل امر یہ ہے کہ زمین کا پھیلانا اور بچھانا بعد میں ہے اور دحھا کا لفظ قرآن میں ہے (اس پر بحث کتاب میں آگے اپنی جگہ پر آئے گی) ۔اُس کے بعد جو پانی چارہ پہاڑ وغیرہ کا ذکر ہے یہ گویا اِس لفظ کی تشریح ہے جن جن چیزوں کی نشوونما کی قوت اِس زمین میں رکھی تھی اُن سب کو ظاہر کر دیا اور زمین کی پیداوار طرح طرح کی مختلف شکلوں اور مختلف قسموں میں نکل آئی۔ اِسی طرح آسمان میں بھی ٹھہرے رہنے والے اور چلنے والے ستارے وغیرہ بنائے۔ واللہ سبحانہ وتعالیٰ اعلم

اب تک جتنی آیات اور اُن کی تفاسیر گذر چکیں اُن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ ؛

1-زمین کو اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پہلے بنایا۔

2-اور یہ بھی ثابت ہوا کہ زمین کائنات کی تخلیق کی بنیاد ٹھہری، جس کی دلیل یہ آیت ہے؛ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا وَّالسَّمَآءَ بِنَآءً وَّصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ : اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ اور آسمان کو چھت بنایا اور تمہاری صورتیں بنائیں اور بہت اچھی بنائیں [1]۔ سورۃ الغافر: 64 اور فرمایا کہ ؛اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا: کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو میخیں (نہیں بنایا)؟ [2] سورۃ النباء :6-7

اللہ تعالیٰ نے زمین کو چار دنوں میں تخلیق فرمایا اُس کی دلیل؛

سورۃ فصلت: آیت 10؛ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ۭ سَوَاۗءً لِّلسَّاۗىِٕلِيْنَ ۝ اور اس نے زمین میں اس کے اوپر سے پہاڑ گاڑ دیئے اور اس میں برکت رکھ دی اور اس میں (رہنے والوں) کی غذاؤں کی تجویز بھی اسی میں کر دی (صرف) چار دن میں ضرورت مندوں کے لئے یکساں طور پر۔

1-سورۃ فصلت: 9   2-سورۃ الاعراف: 54   5- سورۃ الانبیاء: 30

زمین کے ساکن ہونے پر مزید مدلل آیات مبارکہ ؛

سورۃ الحجر: آیت 19؛ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ شَيْءٍ مَّوْزُوْنٍ ﴿١٩﴾ اور زمین کو ہم نے پھیلا دیا ہے اور اس پر (اٹل) پہاڑ ڈال دیئے، اور اس میں ہم نے ہر چیز ایک معین مقدار سے اگا دی۔

سورۃ النحل: آیت 15؛ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ﴿١٥﴾ اور اس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے ہیں تاکہ تمہیں لے کر ہلے نہ اور نہریں اور راہیں بنادیں تاکہ تم منزل مقصود کو پہنچو۔

☆اللہ نے زمین پر پہاڑ گاڑے تاکہ وہ نہ ہل سکے اور آج سوڈو سائنس زمین کی کئی جہات میں حرکات کی مدعی ہے۔ جبکہ قرآن اُس کی نفی کر رہا ہے۔

سورۃ الانبیاء: آیت 31؛ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ﴿٣١﴾ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنادیئے تاکہ مخلوق کو ہلا نہ سکے اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں بنادیں تاکہ وہ راستہ حاصل کریں۔

☆اللہ نے زمین پر پہاڑ گاڑ دیے تاکہ وہ مخلوق کو نہ ہلا سکے۔ زمین کے ساکن ہونے کی ایک اور بین دلیل ہمیں اِس آیت سے ملتی ہے۔

سورۃ لقمان: آیت 10؛ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ۭ وَاَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيْمٍ ﴿١٠﴾ اسی نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا ہے تم انھیں دیکھ رہے ہو اور اس نے زمین میں پہاڑوں کو ڈال دیا تاکہ وہ تمہیں جنبش نہ دے سکے اور ہر طرح کے جاندار زمین میں پھیلا دیئے اور ہم نے آسمان سے پانی برسا کر زمین میں ہر قسم کے نفیس جوڑے اگا دیئے۔

سورۃ ق: آیت 7؛ وَالْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَاَلْقَيْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ﴿٧﴾ اور **زمین کو ہم نے بچھا دیا ہے** اور اس میں ہم نے پہاڑ ڈال دیئے ہیں اور اس میں ہم نے قسم قسم کی خوشنما چیزیں اگا دیں ہیں

☆جو شے گلوب ہو وہ کبھی بھی بچھائی نہیں جاسکتی ! اور اللہ کا کلام ہر قسم کی کجی سے پاک اور ہر کلام سے بلند اور اعلیٰ ہے۔ الحمد للہ !

سورۃ طہٰ: آیت 53؛ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ مَهْدًا وَّسَلَكَ لَكُمْ فِيْهَا سُبُلًا وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً ۭ فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى ﴿٥٣﴾ اسی نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور اس میں تمہارے چلنے کے لئے راستے بنائے ہیں اور آسمان سے پانی بھی وہی برساتا ہے، پھر برسات کی وجہ سے مختلف قسم کی پیداوار بھی ہم ہی پیدا کرتے ہیں۔

شیخ عبدالعزیز بن بازؒ کے رسالے[1] سے زمین کے ساکن ہونے پر کچھ اقباس:

شیخ ابن بازؒ سے زمین کے ساکن ہونے کی بابت یہ سوال تفصیل سے پوچھا گیا تھا جس کے جواب میں انھوں نے یہ فتویٰ رسالے کی شکل میں 1986ء میں تحریر کیا تھا۔ شیخ ابن بازؒ اِسی رسالے کے صفحہ 21 پر لکھتے ہیں؛

" موجودہ دور میں کئی مؤلفین، مدرسین یہ کہتے اور لکھتے پائے گئے ہیں کہ زمین حالت گردش میں ہے اور سورج ساکن ہے اور یہی بات عوام الناس میں بھی عام پائی جاتی ہے۔ اکثر مجھ سے بھی یہ سوال کیا جاتا ہے اور اِسی کے جواب میں یہ تحریر لکھ رہا ہوں تا کہ سائل اور قاری کو اِس بات کے جھوٹ ہونے پر بین دلائل مل سکیں اور اُسے حق کی معرفت مل سکے۔ یہ حقیقت ہے کہ قرآن کریم، احادیث نبویہ ﷺ، اجماع علمائے اسلام اور عین مشاہدے کے مطابق سورج آسمان میں حرکت پذیر ہے جسے اللہ تعالیٰ نے اِس کام کے لیے مسخر کر رکھا ہے۔ جبکہ زمین ساکن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے بچھا رکھا ہے اور اپنے بندوں کے لیے اِسے فرش، گھورا (رہنے لائق مسکن) بنا کر اُس میں پہاڑ گاڑ دیئے۔

جبکہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے؛

سورۃ الانبیاء: آیت 30؛ اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا ۭ وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَاۗءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ۭ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان و زمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انھیں جدا کیا اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔

مزید اللہ تعالیٰ کا فرمان؛

سورۃ الانبیاء: آیت 31؛ وَجَعَلْنَا فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِهِمْ ۠ وَجَعَلْنَا فِيْهَا فِجَاجًا سُبُلًا لَّعَلَّهُمْ يَهْتَدُوْنَ ۝ اور ہم نے زمین میں پہاڑ بنا دیئے تا کہ مخلوق کو ہلا نہ سکے اور ہم نے اس میں کشادہ راہیں بنا دیں تا کہ وہ راستہ حاصل کریں۔

سورۃ الانبیاء: آیت 32؛ وَجَعَلْنَا السَّمَاۗءَ سَقْفًا مَّحْفُوْظًا ښ وَّهُمْ عَنْ اٰيٰتِهَا مُعْرِضُوْنَ ۝ آسمان کو مضبوط چھت بھی ہم نے ہی بنایا۔ لیکن لوگ اسکی قدرت کے نمونوں پر دھیان نہیں دھرتے۔

سورۃ الانبیاء: آیت 33؛ وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ وَالشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ وہی اللہ ہے جس نے رات اور دن، سورج اور چاند کو پیدا کیا ہے ان میں سے ہر ایک اپنے اپنے مدار میں تیرتے پھرتے ہیں۔

1- ألادلة النقلية والحسية على إمكان الصعود إلى الكواكب وعلى جريان الشمس والقمر وسكون الأرض (تفصیل کے لیے دیکھیے باب مصادر و مراجع)

مزید اللہ تعالیٰ کا فرمان؛

سورۃ الرعد: آیت 2؛ اَللّٰهُ الَّذِيْ رَفَعَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ يُدَبِّرُ الْاَمْرَ يُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لَعَلَّكُمْ بِلِقَاۗءِ رَبِّكُمْ تُوْقِنُوْنَ ۝ اللہ وہ ہے جس نے آسمانوں کو بغیر ستونوں کے بلند رکھا ہے کہ تم اسے دیکھ رہے ہو۔ پھر وہ عرش پر قرار پکڑے ہوئے ہے اسی نے سورج اور چاند کو ماتحتی میں لگا رکھا ہے، ہر ایک میعاد معین پر گشت کر رہا ہے، وہی کام کی تدبیر کرتا ہے وہ اپنے نشانات کھول کھول کر بیان کر رہا ہے کہ تم اپنے رب کی ملاقات کا یقین کر لو۔

سورۃ الرعد: آیت 3؛ وَهُوَ الَّذِيْ مَدَّ الْاَرْضَ وَجَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ وَاَنْهٰرًا ۭ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ جَعَلَ فِيْهَا زَوْجَيْنِ اثْنَيْنِ يُغْشِي الَّيْلَ النَّهَارَ ۭ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ اسی نے زمین پھیلا کر بچھا دی ہے اور اس میں پہاڑ اور نہریں پیدا کر دی ہیں اور اس میں ہر قسم کے پھلوں کے جوڑے دوہرے دوہرے پیدا کر دیئے وہ رات کو دن سے چھپا دیتا ہے۔ یقیناً غور و فکر کرنے والوں کے لئے اس میں بہت نشانیاں ہیں۔

اور اللہ تعالیٰ کا فرمان؛

سورۃ النحل: آیت 15؛ وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَاَنْهٰرًا وَّسُبُلًا لَّعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ اور اس نے زمین میں پہاڑ گاڑ دیئے ہیں تا کہ تمہیں لے کر ہلے نہ اور نہریں اور راہیں بنا دیں تا کہ تم منزل مقصود کو پہنچو۔

مزید اللہ تعالیٰ کا فرمان؛

سورۃ لقمان: آیت 10؛ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ بِغَيْرِ عَمَدٍ تَرَوْنَهَا وَاَلْقٰى فِي الْاَرْضِ رَوَاسِيَ اَنْ تَمِيْدَ بِكُمْ وَبَثَّ فِيْهَا مِنْ كُلِّ دَاۗبَّةٍ اسی نے آسمانوں کو بغیر ستون کے پیدا کیا ہے تم انھیں دیکھ رہے ہو اور اس نے زمین میں پہاڑوں کو ڈال دیا تا کہ وہ تمہیں جنبش نہ دے سکے اور ہر طرح کے جاندار زمین میں پھیلا دیئے،

مزید اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛

سورۃ الفاطر: آیت 13؛ يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ڮ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ، وہ رات کو دن میں اور دن کو رات میں داخل کرتا ہے اور آفتاب و ماہتاب کو اسی نے کام پر لگا دیا ہے۔ ہر ایک میعاد معین پر چل رہا ہے یہی ہے اللہ تم سب کا پالنے والا اسی کی سلطنت ہے۔

اللہ عزوجل کا فرمان؛

سورۃ یٰسین: آیت 38 تا 40؛ وَالشَّمْسُ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا ۭ ذٰلِكَ تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ الْعَلِيْمِ ۝ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ۝ لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ ۭ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ۝ اور سورج کے لئے

جو مقررہ راہ ہے وہ اسی پر چلتا رہتا ہے یہ ہے مقرر کردہ غالب، باعلم اللہ تعالیٰ کا۔ اور چاند کی منزلیں مقرر کر رکھی ہیں کہ وہ لوٹ کر پرانی ٹہنی کی طرح ہو جاتا ہے۔ نہ آفتاب کی یہ مجال ہے کہ چاند کو پکڑے اور نہ رات دن پر آگے بڑھ جانے والی ہے اور سب کے سب آسمان میں تیرتے پھرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے مزید فرمایا؛

سورۃالزمر: آیت 5؛ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ ۚ يُكَوِّرُ الَّيْلَ عَلَى النَّهَارِ وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ عَلَى الَّيْلِ وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ ۭ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ۭ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ الْغَفَّارُ ۝ نہایت اچھی تدبیر سے اس نے آسمان اور زمین کو بنایا وہ رات کو دن پر اور دن کو رات پر لپیٹ دیتا ہے اور اس نے سورج چاند کو کام پر لگا رکھا ہے۔ ہر ایک مقررہ مدت تک چل رہا ہے یقین مانو کہ وہی زبردست اور گناہوں کا بخشنے والا ہے۔

سورۃالکہف: آیت 17: وَتَرَى الشَّمْسَ اِذَا طَلَعَتْ تَّزٰوَرُ عَنْ كَهْفِهِمْ ذَاتَ الْيَمِيْنِ وَاِذَا غَرَبَتْ تَّقْرِضُهُمْ ذَاتَ الشِّمَالِ وَهُمْ فِيْ فَجْوَةٍ مِّنْهُ ۭ آپ دیکھیں گے کہ آفتاب بوقت طلوع ان کے غار سے دائیں جانب کو جھک جاتا ہے اور بوقت غروب ان کے بائیں جانب کترا جاتا ہے اور وہ اس غار کی کشادہ جگہ میں ہیں،

یہ تمام آیات بین دلائل اور نا قابل تردید ثبوت ہیں کہ بے شک سورج حرکت پذیر ہے نہ کہ ساکن ہے اور بے شک زمین ساکن ہے جیسے اُسے اللہ تعالیٰ نے بچھا کر اُس پر پہاڑ گاڑ دیئے ہیں تا کہ وہ ہل نہ سکے اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے فرش، پھلنے پھولنے لائق مسکن بنایا ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کے لیے بے پناہ فوائد اکھٹے کر دیے ہیں۔

اِسی کی بابت اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا؛

سورۃالبقرۃ: آیت 29؛ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۤ وہ اللہ جس نے تمہارے لئے زمین کی تمام چیزوں کو پیدا کیا،

اور مزید فرمایا؛

سورۃالغافر: آیت 64؛ اَللّٰهُ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ قَرَارًا ، اللہ ہی ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو ٹھہرنے کی جگہ بنایا،

اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا؛

سورۃالنباء: آیت 6-7؛ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ مِهٰدًا ۝ وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۝ کیا ہم نے زمین کو فرش نہیں بنایا؟ اور پہاڑوں کو میخیں (نہیں بنایا)؟۔

ایسے معنی کی اور بھی بہت سی آیات ہیں جب کی بابت علماء التفسیر جیسے؛ ابن جریرؒ، البغویؒ، ابن کثیرؒ اور القرطبیؒ نے اِن سب آیات کی بابت لکھا ہے کہ ایسی تمام آیات واضح اور محکم دلائل سے یہ ثابت کرتی ہیں کہ سورج حرکت پذیر ہے جو آسمان میں چلتے پھرتے طلوع اور غروب ہوتا ہے اور زمین ساکن ہے اور حالتِ استقرار میں ہے۔ یہ تمام علماء اپنے میدانِ علم کی وجہ سے اسلام میں بااعتماد، معروف اور بھروسہ مند مانے اور جانے جاتے ہیں۔ حقیقت میں قرآن کریم کے دلائل کے مطابق سورج اور چاند آسمان میں ایک منظّم ترتیب کے تحت حالت حرکت میں رہتے ہیں جبکہ بے شک یہ زمین ساکن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کو زمین میں گاڑا ہے تا کہ وہ حالت سکون میں رہے اور ہل جُل نہ سکے۔ اب جو اِس ساری

بات کو پڑھنے کے بعد یہ کہے کہ : نہیں سورج ساکن ہے ، حرکت پذیر نہیں ہو سکتا بے شک اُس نے اللہ تعالیٰ تکذیب کی، اُس نے قرآن کریم جو اللہ کی نازل کردہ کتاب ہے اُس کی تکذیب کی جس میں دائیں اور بائیں سے کوئی باطل داخل ہی نہیں ہو سکتا، جس نے کچھ بھی ایسا کہا اُس نے کفر وذلالت اختیار کرتے ہوئے اللہ رب العزت کی تکذیب کر دی، قرآن کی نہ صرف تکذیب کی بلکہ اُس نے رسول اللہ ﷺ کی بھی تکذیب کر دی جن کی احادیث صحیحہ کے مطابق سورج حالت گردش میں ہے۔ نیز وہ اپنے ایسے کلام سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ سے اپنی ایسی سمجھ اور کلام کی معافی مانگے !۔" انتھی الکلام الشیخ ابن بازؒ

یہ شیخ عبدالعزیز بن بازؒ کا زمین کے ساکن ہونے کی بابت رسالہ کی شکل میں فتویٰ موجود ہے جس میں انھوں نے بہت سی اہم اور دقیق علمی مباحث پوری تفصیل کے ساتھ کی ہیں اور ثابت کیا ہے کہ زمین ساکن ہے اور سورج و چاند حالت گردش میں ہیں۔ میں نے حجت کے لیے اِس اہم نوعیت کے فتویٰ کو اپنی اِس کتاب کا حصہ بنایا ہے تاکہ بات مدلل اور محکم ہو سکے اور قاری کو اِس کی اہمیت کا اندازہ ہو سکے۔

ہماری زیرِ تحریر کتاب کا اقتباس اختتام پذیر ہوا !۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : "لیکن جدید سائنس سے آشنا علماء کسی صورت زمین کو ساکن تصور نہیں کرتے اور نہ ہی اس کو قرآن مجید سے ثابت کرتے ہیں۔" موصوف زیب نامہ کی خام خیالی ہے جبکہ ہم اپنے نقل کردہ اقتباسات میں موصوف زیب نامہ اور اُن کی نام نہاد سائنس کے خلاف بین حجت قائم کر آئے ہیں۔ قارئین کے لیے مزید یہ کہ حقیقت میں دُنیا کے ہر مذہب سے دورِ جدید کے کئی روحانی پیشوا بھی فری میسنری کے آلہ کار ہیں اور اپنے اپنے مذاہب کے ماننے والوں کو چاہتے نہ چاہتے ہوئے بھی سوڈو سائنس کے ہر جھوٹ کے آگے سجدہ کروا رہے ہیں۔ گو کہ اسلام میں ایسے نام نہاد علما برائے نام ہیں جو موصوف زیب نامہ کے اِس بیان کی عکاسی کرتے ہیں مگر چونکہ اسلام دین فرقان ہے جو نیکی اور بدی کے درمیان بین فرق کرنے والا ہے اِسی لیے اسلام میں تا قیامت ایسے علماء موجود رہیں گے جو اسلام کی حقیقت سے پوری دُنیا کا آشکار کراتے رہیں گے۔ ہم اللہ سے دعا گو ہیں کہ وہ ہمیں ایسے علماء کی مجلس میں ہمیشہ بیٹھنے اور سیکھنے کی توفیق عطا فرمائے !۔ آمین !

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض190: تاریخ میں موجود دنیا کی تمام تہذیبوں نے زمین کو مرکزِ کائنات، فلیٹ اور ساکن مانا۔فیثا غورث نے جب زمین کے گلوب ہونے کا خیال پیش کیا تو اس کے 2 ہزار سال بعد تک بھی تمام تہذیب زمین کو فلیٹ ہی مانتی رہیں، بعد میں کاپرنیکس نے ہیلیو سنٹرک تھیوری (زمین کے سورج کے گرد گھومنے) کے نظریے کی بنیاد رکھی۔)

جبکہ اصل کتاب کا متن قارئین کی خدمت میں حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 190: قدیم تہذیبوں کی فلکیات؛تاریخ میں موجود دُنیا کی تمام تہذیبوں میں یہ ہی پایا گیا ہے کہ زمین مرکزِ کائنات ہے، ساکن ہے اور فلیٹ ہے۔ مصری، انڈین، مایا، چائنیز اور ریڈ انڈین تہذیبوں کی فلکیات صرف اسی پر بات کرتی ہے کہ یہ زمین مرکزِ کائنات، فلیٹ اور ساکن ہے۔ زمین کے گلوب ہونے کا خیال سب سے پہلے فیثا غورث نے پیش کیا مگر اُس کے 2000 سال بعد تک بھی یہ خیال صرف ایک مخصوص طبقے تک ہی محدود رہا، بعد میں Copernicus نے اس نظریہ کی بنیاد پر ہیلیو سنٹرک تھیوری کی بنیاد رکھی۔"

موصوف زیب نامہ اپنے پُرفریب جواب میں لکھتے ہیں؛

☆(جواب: چونکہ فلیٹ ارتھرز جدید سائنس کو فراڈ سمجھ کر 2 ہزار سال پرانے دور میں رہنا چاہتے ہیں اس خاطر ایسے اعتراضات کرتے ہیں۔ 2 ہزار سال پہلے انسان کچھ بھی نہیں جانتا تھا، آج انسان ترقی کے جس زینے پر پہنچا اس میں بہت محنتیں، بہت ریاضتیں کی گئی۔ ان سب محنتوں اور ریاضتوں کو ایک لمحے میں ٹھکرا کا اپنے فرسودہ اور بوسیدہ خیالات کو سچ کہتے رہنا کہاں کی عقلی دلیل ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " چونکہ فلیٹ ارتھرز جدید سائنس کو فراڈ سمجھ کر 2 ہزار سال پرانے دور میں رہنا چاہتے ہیں اس خاطر ایسے اعتراضات کرتے ہیں۔ " اگر ہم پرانے دور میں رہتے ہوتے تو مصوف زیب نامہ کے اِس دجل و فریب سے بھرپور زیب نامہ کا اصل سائنس کی مدد سے علمی تعاقب ہر گزنہ کر پاتے۔ لہٰذا ہماری لکھی اِس علمی تعاقب کی 11 اقساط موصوف زیب نامہ کے اِس بیان کے خلاف بین دلیل ہیں کہ موصوف زیب نامہ کا یہ الزام کھسیانی بلی کھمبا نوچے سے بڑھ کر کچھ نہیں ہے۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " 2 ہزار سال پہلے انسان کچھ بھی نہیں جانتا تھا، آج انسان ترقی کے جس زینے پر پہنچا اس میں بہت محنتیں، بہت ریاضتیں کی گئی۔ " اگر وہ انسان فیثا غورث، ارسطو، سقراط اور بقراط ہوں تو موصوف زیب نامہ اور نام نہاد لبرلز و ملحدین کے ہیرو ہوتے ہیں اور اُن کی نام نہاد ریاضتیں تو موصوف زیب نامہ جیسے احباب کو بہت نظر آتی ہیں مگر جیسے ہی بات اپنے مائی باپ ناسا و سوڈو سائنس کے خلاف آئے تو فوراً یہ کہہ دیا جاتا ہے کہ " 2 ہزار سال پہلے انسان کچھ بھی نہیں جانتا تھا، " ہم ترقی کے خلاف ہر گزِ نہیں ہیں لیکن اگر یہ انسانی ترقی قرآن کا انکار اور الحاد کی شرط پر ہونی ہے تو ہم اُس کے خلاف بہت پہلے ہی علمِ جہاد بلند کر چکے ہیں۔ ہم بھی اُس سائنس کے حامی و ناصر ہیں جس میں انسانیت کی فلاح ہے مگر اُس سوڈو سائنس کے عادل دُشمن بھی ہیں جو انسانوں کو الحاد کے اندھے کنویں میں دھکیل رہی ہے اور اپنے جھوٹے نظریات کے آگے سجدہ کرا رہی ہے۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " ان سب محنتوں اور ریاضتوں کو ایک لمحے میں ٹھکرا کا اپنے فرسودہ اور بوسیدہ خیالات کو سچ کہتے رہنا کہاں کی عقلی دلیل ہے۔" اگر موصوف زیب نامہ کو فری میسونک سوڈو سائنس کی اُن محنتوں اور ریاضتوں کی اتنی ہی فکر ہے جن کے دم پر اب 2018 میں فری میسنری اپنے نیو ورلڈ آرڈر کی راہ ہموارے کرنے کے قریب پہنچ رہی ہے تو ہم موصوف زیب نامہ کے لیے دعا ہی کر سکتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ایسے احباب کو عقل سلیم عطا فرمائے جو جانے انجانے میں فری میسونک سوڈو سائنس کے نام نہاد مدافعین بنے بیٹھے ہیں اور اپنے خلاف ہر وہ شخص جو قرآن کی آیات بھی پیش کر دے اُسے "فرسودہ اور بوسیدہ خیالات " گردانتے پھرتے ہیں۔ قارئین نے دیکھ لیا ہو گا کہ کیسے موصوف زیب نامہ نے دینِ اسلام کی بنیاد قرآن اور اسلافِ اسلام کو بھی جانے انجانے میں اپنی فری میسونک سوڈو سائنس کے زہر سے بھر نشتروں کا نشانہ تک بنایا ہے۔ ہم اپنے سمیت احباب کی صراطِ مستقیم پر ہدایت کی بابت اللہ تعالیٰ سے دعا گو ہیں !۔

ہم اِس دجل و فریب سے بھرپور زیب نامہ کی گیارہویں قسط کے علمی تعاقب کو **المسطحتین** کی نذر کرتے ہیں اور وعدہ کرتے ہیں کہ جیسے ہم علمی و تحقیق کا طویل سفر طے کر کے دھوکے کی نیند سے جاگے ہیں، دوسروں کو بھی جگاتے رہیں گے۔ ان شاء اللہ !
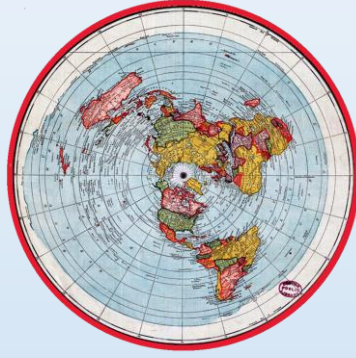
Flat Earth Urdu.pk

کی جانب سے پیش ہے،

آپریشن زیب نامہ بمعہ علمی تعاقب

قسط نمبر 12

زیب نامہ کی قسط نمبر 12 میں لکھے گئے خود ساختہ اعتراضات و جوابات اور اُن کا علمی تعاقب

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 191: تمام سائنسدان فری میسن تھے، ناسا کے ڈائریکٹرز تک سب فری میسنز ہیں دراصل زمین کے گول ہونے اور گردش کرنے کا نظریہ بھی فری میسنز کا تھا۔)

موصوف زیب نامہ حسبِ عادت اپنی خیانتداری کو جاری رکھتے ہوئے اُس حقیقت کو سِرے سے ہی چھپا دیا جس کی بابت اصل کتاب کے متن میں ایک اور اہم ثبوت لکھا تھا؛

" ثبوت نمبر 191 :سائنسدانوں کے فری مینسری سے تعلقات؛فیثا غورث سے کوپرنیکس، گلیلو سے لے کر نیوٹن تک اور جدید دور کے خلاباز Armstrong ،Aldrin اور Collins سے لے کر ناسا کے ڈائریکٹر تک سب کے سب 33 ڈگری کے گرینڈ کمانڈر تھے۔ C. Fred Kleinknecht جو کہ گردش کرتے گلوب کی تھیوری کے موجدوں کا باپ مانا جاتا ہے، یہ تمام سائنسدان فری میسن تھے! ۔ یہ حقیقت ہے کہ اِن کے بہت ہی زیادہ ارا کین ہیں، یہ سب سے بڑی، پراسرار اور سب سے قدیم سوسائٹی آج بھی موجود ہے ، اور اِن سے کے اِسی مروجہ "Planetary Revolution" سازش میں شریک ہونے کے ناقابل تردید شواہد موجود ہیں، کہ یہ تنظیمی لحاظ سے اُس نسلوں پر محیط جھوٹ کو کیسے بناتے اور سنوارتے آئے ہیں۔"

قارئین نے دیکھ لیا ہو گا کہ کیسے یہ اہم بات کہ موجودہ سوڈو سائنس میں غالب اور مین اسٹریم نام نہاد سائنسدان کیسے فری میسنز کے آلہ کار اور اہم ماسٹر فری میسن کے عہدوں پر فائز رہے ہیں۔اِس بابت موصوف زیب نامہ نے اپنے قارئین کو بالکل بھی اِس بات کی بھنک بھی نہیں پڑنے دی کہ اصل کتاب میں لکھا کیا تھا۔ بلکہ انھوں نے اصل مدعے کو ہی بدلا اور اپنا خانہ ساز جواب تحریر فرمایا؛

☆(جواب: فیثا غورث (جس نے 2 ہزار سال پہلے گول اور گردش کرتی ہوئی زمین کے متعلق بتایا اُس) سے لیکر آج تک تمام سائنسدانوں کو بنا کسی ثبوت کے ایک ہی سانس میں فری میسن کا آلہ کار قرار دے دینا کی ذہنی فلیٹ ارتھرز پستی اور بوکھلاہٹ کی کُھلی نشانی ہے۔ ان کے اِس موقف سے مجھے کوئی خاص حیرانگی اس خاطر نہیں ہوئی کیونکہ انہوں نے اپنے سے اختلاف کرنے والے ہر شخص پر بلا رنگ و نسل و مذہب کی تفریق کے یہ الزام لگایا اور آج بھی لگاتے ہیں، جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فلیٹ ارتھرز کنویں کے مینڈک بننے میں خوش رہتے ہیں، انہیں حقیقت کا سامنا کرنا پڑے تو گھٹیا الزامات کی اوٹ میں چھپ جاتے ہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " فیثا غورث (جس نے 2 ہزار سال پہلے گول اور گردش کرتی ہوئی زمین کے متعلق بتایا اُس) سے لیکر آج تک تمام سائنسدانوں کو بنا کسی ثبوت کے ایک ہی سانس میں فری میسن کا آلہ کار قرار دے دینا کی ذہنی فلیٹ ارتھرز پستی اور بوکھلاہٹ کی کُھلی نشانی ہے" اگر تو موصوف زیب نامہ جان کر انجان بنے بیٹھے ہیں تو وہ بھی فری میسنری کے انسانیت کے خلاف گناہوں میں شریک مانے جائیں گے اور اگر وہ اِس بابت نہیں جانتے تو ہم اُن کو یہ بتانا چاہیں گے کہ جہالت بھی عین اُسی طرح جرم ہے جیسے کسی جرم میں شریک ہونا۔ اگر اصل کتاب میں موصوف زیب نامہ نے یہ بات پڑھ لی تھی تو تحقیق تو کرتے اور اپنی تحقیق اپنے زیب نامہ کی زینت بناتے نہ کہ ایسے احمقانہ جوابات اپنے ہی خانہ ساز اعتراض میں لکھتے۔ جبکہ اگر کوئی بھی محقق صرف فری میسنری پر ہی تحقیق کرلے تو وہ پالے گا کہ عالمِ اسلام کے جید علماء نے بڑی ضخیم کُتب صرف فری میسنری کے موضوع پر ہی لکھ رکھی ہیں کہ کیسے فری مسینری پوری انسانیت کے خلاف نمرود کے وقت سے لے کر آج تک سازشوں میں شبانہ روز مصروفِ عمل ہے اور موصوف زیب نامہ جیسے ہی احباب ہوتے ہیں جو اپنے ہی مسلمان بھائیوں کو توطعن و تشنیع کا نشانہ صرف اِس لیے بلا دلیل بناتے ہیں کہ ہم اُن کے موَقف کے مخالف ہیں مگر جب بات فری میسنری پر آئی تو ہمیں موصوف کا یہ جواب پڑھ کر بہت افسوس ہوا کہ یہ بھی فری میسنری اور نیو ورلڈ آرڈر کے غلام نکلے!۔

نہ تو ہم مسطحتین کبھی کسی بوکھلاہٹ کا شکار ہوئے ہیں اور نہ ہی موصوف زیب نامہ کی طرح کسی قسم کی ذہنی غلامی و پستی کا شکار ہیں ہم ایسی باتوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں!۔ جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ فیثا غورث کو فری میسنری کے ہاں اُن کے "پیغمبر" کے طور پر مانا جاتا ہے۔ جس کی دلیل کسی بھی مین اسٹریم فری میسن کی کتاب کے باب فری میسنری کی تاریخ کے اوائل میں ہی مل جاتی ہے۔ جیسے ایک کتاب: " The Secret Power of Masonic Symbols" میں ہی فیثا غورث کو بطور پیغمبرِ فری میسنری کے لقب سے ملقب کر کے اُس کی فری میسنری کے لیے خدمات کی بابت پورا ایک باب باندھا گیا ہے۔ یہ صرف ایک مثال ہے جبکہ فری میسنز کی اکثر کُتب میں جو مقام و اہمیت دجال کے بعد جن افراد کو دی جاتی ہے فیثا غورث اُن میں سے ایک ہے۔

ہم اپنے قارئین کو اطلاع دینا چاہتے ہیں کہ ہماری زیر تحریر کتاب میں فری میسنری کی بابت بین ثبوت اور کھلے شواہد کے ساتھ ایک نہیں کئی ابواب یکے بعد دیگرے آئیں گے۔ جن میں عوام الناس کو جید علمائے اسلام کی کُتب کے اقتباسات کے ساتھ ساتھ جدید تحقیقی شواہد اور نمرود سے لے کر دجال لعین تک کے فری میسنری کے جال کا پردہ چاک کیا جائے گا۔ اِن شاء اللہ!۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " ۔ان کے اِس موقف سے مجھے کوئی خاص حیرانگی اس خاطر نہیں ہوئی کیونکہ انہوں نے اپنے سے اختلاف کرنے والے ہر شخص پر بلا رنگ و نسل و مذہب کی تفریق کے یہ الزام لگایا اور آج بھی لگاتے ہیں، " موصوف زیب نامہ کے بے بنیاد اور احمقانہ

الزام کے جس کی کوئی دلیل موصوف زیب نامہ نے اپنے پوری فریب نامہ میں ایک سطر لکھ کر بھی دینا گوارانہ کی۔ جبکہ ہم اپنے پورے علمی تعاقب میں پورے نظم و ضبط کے ساتھ موصوف زیب نامہ کے دجل وفریب کا پردہ چاک کرنے کے باوجود موصوف زیب نامہ کی بابت کسی بھی قسم کی الزام تراشی سے ہمیشہ گریزاں رہے ہیں اگر ایسا کلام بھی کیا ہے تو باقاعدہ دلیل کے ساتھ اور ممکنات کا اظہار کرتے کیا ہے جو کہ عین ایک مسلمان کا تعامل ہونا چاہیے کیونکہ رسول اللہ ﷺ کے فرمانِ عالیشان کے مفہوم کے مطابق "مومن نہ تو طعن کرتا ہے نہ متعین لعنت کرتا ہے اور نہ ہی جھوٹ بولتا ہے"۔ اب طعن کس نے کیا اور جھوٹ کس نے باندھا یہ سب قارئین کے سامنے ہمارے پورے علمی تعاقب میں کھلا پڑا ہے۔ موصوف زیب نامہ نے ہر ممکنہ مقام پر صرف بے بنیاد الزام لگائے ہیں اور کبھی ہمارا سامنا تک نہیں کیا اور جب کیا تھا تو یہ لکھ کر چلے گئے تھے کہ؛

Comments

Muhammad Shahzaib Siddiqui

حافظ صاحب فی الحال تو شدید مصروف ہوں انشاء اللہ وقت ملتے ہی اس متعلق سیر حاصل گفتگو کروں گا آپ سے کیونکہ آپ کا سمجھانے کا انداز اچھا ہے ورنہ اب تک بہت سے فلیٹ ارتھرز سے بحث کرچکا زیادہ تر ناسا کا پجاری کہہ کر بھاگ جاتے ہیں کسی سے کوئی لاجکل بات نہیں ملی، انشاء اللہ فرصت ملتے بات کرونگا شکریہ آپ کے کمنٹس کا

37 minutes ago · Like · Reply · 1

یہ 20 جنوری 2018 کا موصوف زیب نامہ کا اُن پر ہماری مدلل جرح کے بعد کے کمنٹ کا اسکرین شاٹ ہے اگر ہم ایسے ہی تھے جیسے موصوف زیب نامہ اب فرمارہے ہیں تو کیونکر موصوف زیب نامہ نے ہمیں اپنا یہ جواب اپنے کمنٹ میں دیا تھا یا تو موصوف زیب نامہ اب منافقت کر رہے ہیں یا اُس وقت انھوں نے کی تھی۔ واللہ اعلم۔

مگر جو لکھاری سستی شہرت کا خواہاں ہو اور پورے نظم و ضبط کی خیانتداری اور دجل وفریب کے اہتمام کے ساتھ لکھنے کا عادی ہو وہ کم ہی اہل حق کے سامنے آتا ہے ایسی ہی عین موصوف فریب نامہ کا شعارِ عین ہے جبھی تو وہ تب سے آج تک ہمیں ہر فورم پر اپنی آئی ڈیز سے بلاک کر کے بھاگے ہوئے ہیں۔ ہم پھر سے وضاحت کر دیتے ہیں نہ تو ہم کسی پر کوئی بے بنیاد الزام لگاتے ہیں اور نہ لگانے دیتے ہیں نہ ہم طعن کرتے ہیں نہ کرنے دیتے ہیں نہ ہم جھوٹ بولتے ہیں نہ بولنے دیتے ہیں۔ ہمارا یہ بیانیہ بہت واضح ہے کہ ہم نے دلوں کو توڑنا نہیں جوڑنا ہے اور انسانیت کو دھوکے کی نیند سے جگانا ہے۔ اگر کسی کے پاس ہمارے فورم کی بابت کوئی ایسا ثبوت ہے تو پیش کرے کہ ہم نے کسی کے ساتھ ایسا کچھ کیا ہو جو موصوف زیب نامہ نے الزام دھر دیا ہے۔ ہمیں امید ہے کہ ہمیشہ کی طرح موصوف زیب نامہ کا یہ الزام بھی بلادلیل ہے اور رہے گا۔ ہمارا کھلا چیلنج ہے موصوف زیب نامہ کے پورے کیمپ کو!۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : "جس سے معلوم ہوتا ہے کہ فلیٹ ارتھرز کنویں کے مینڈک بننے میں خوش رہتے ہیں، انہیں حقیقت کا سامنا کرنا پڑے تو گھٹیا الزامات کی اوٹ میں چھپ جاتے ہیں۔" کنویں کے مینڈک یہ موصوف زیب نامہ کا تکیہ کلام ہے جو وہ بار بار ہم پر اپنے پورے فریب نامہ میں جڑتے آئے ہیں۔ اگر حقیقت کا سامنا کرنا اور کسی جھوٹ کی بابت دلیل سے اُسے جھوٹ ثابت کرنا موصوف زیب نامہ کے ہاں ایسے ملقب کیا جاتا ہے تو بہت عجب معاملہ ہے۔ رہی بات سامنا کرنے کی تو یہ تو موصوف زیب نامہ نے اپنی خود کی حقیقی تعریف ایک ہی سطر میں خود ہی لکھ دی۔ جبکہ اِس بابت ایک نہیں کئی ایسے غیر جانبدار معززین گواہ ہیں کہ چھپنا اور چھپ کر کھسیانی بلی کھمبا نوچے والا تعامل خود موصوف زیب نامہ کا ہے۔ نہ کہ ہمارا۔ ہم کئی بار یہ اعلان کر چکے ہیں کہ ہمارا فورم موصوف زیب نامہ کے لیے حاضر ہے بھاگے وہ خود ہوئے ہیں اور کہہ ہمیں رہے ہیں۔ واہ کیا کہنے موصوف زیب نامہ کے۔ بے شرمی کی بھی کوئی حد ہوتی ہے مگر موصوف زیب نامہ کو کیا پتہ کہ وہ کیا ہوتی ہے !۔ ہم نے پہلے بھی کئی بار یہ اعلان بھی کیا تھا کہ ہم موصوف زیب نامہ کے ساتھ کسی بھی وقت کسی بھی جگہ بشرطِ زندگی مناظرے کے لیے تیار ہیں جبکہ آج تک موصوف زیب نامہ کے کیمپ پر خاموشی کا سکتہ طاری ہے اور آپس میں تو وہ بہت خوش ہوتے رہتے ہیں مگر جیسے ہی کوئی سوال کیا جاتا ہے تو فوراً سائل کو بلاک کر دیا جاتا ہے۔ آزمائش شرط ہے !۔

رہی بات فری میسنری سے اِن نام نہاد سائنسدانون کے واسطے کی تو ہم اپنے قارئین کو ایک تصویر دکھاتے ہیں اور ساتھ میں بیان کرتے ہیں کہ کیسے یہ حقیقت ہے۔ تب قارئین فیصلہ کریں کہ فریب نامہ افسانہ ہے یا فلیٹ ارتھ !
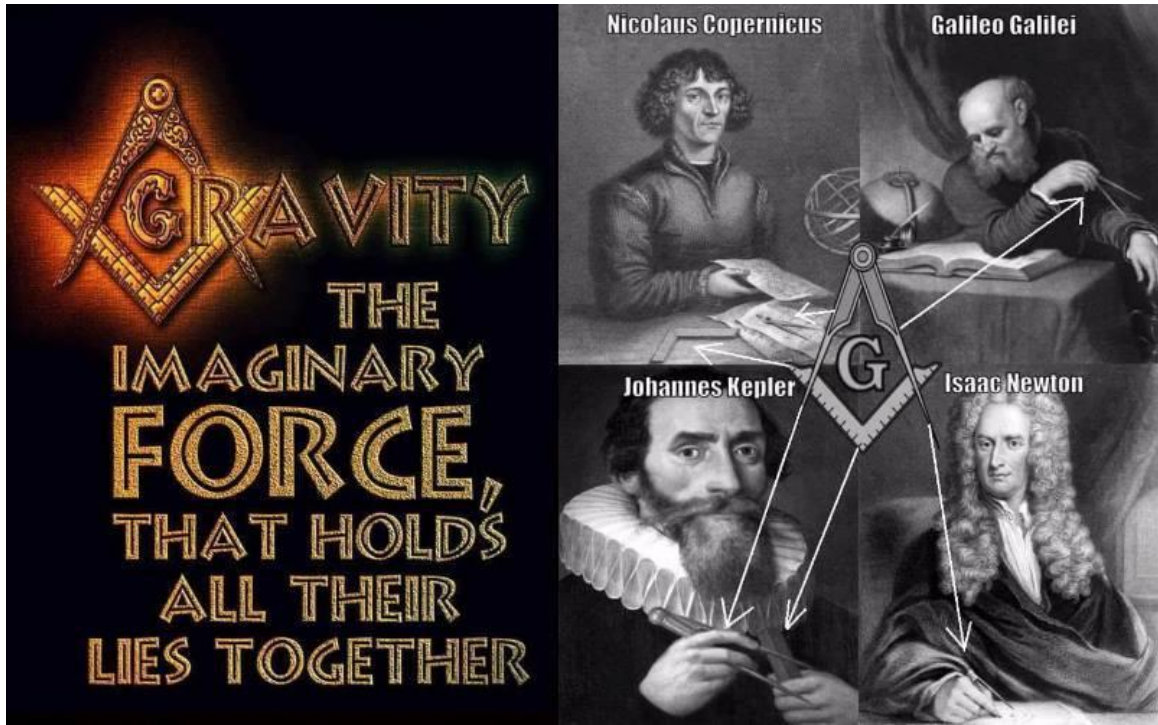
مذکورہ تصویر میں گلیلو، کپرنیکس، نیوٹن اور کیپلر کی تصاویر میں ایک شے مشترک ہے وہ ہے کمپاس اور سکوائر۔ یہ فری میسنری کا سب سے اہم نشان مانا جاتا ہے یہاں تک کہ اگر کوئی صرف Square & Compass لکھ کر ہی کسی بھی سرچ انجن میں سرچ کرے تو اُس کے سامنے یہی فری میسنری کا مرکزی لوگو آئے گا جس کے درمیان میں "G" لکھا ہوگا۔ فری میسنری کی سب سے بنیادی عادت ہے کہ وہ یہود کی تلمودی تعلیم کہ : "سچ کو بالکل کھلا چھوڑ دو اور سب کے سامنے رکھو۔ وہ سب سے زیادہ محفوظ رہے گا" اِس پر وہ ہمیشہ عمل کرتے ہیں-اِس تصویر میں جو چاروں

نام نہاد سائنسدان قارئین دیکھ رہے ہیں وہ سب کے سب اپنے وقت کے فری میسنز کے سب سے بڑی درجے 33 ڈگری ماسٹر فری میسن تھے۔ فری میسن میں سمبلز اور اُن کے خود کے مخصوص انداز و طور طریقے اُن کی تعلیم کا بنیاد جُزو مانے جاتے ہیں جن کی رو سے آپ کسی بھی اہم فری میسن کی تصویر میں کمپاس اور سکوائر کی مدد سے پہچان جائیں گے یا وہ کھڑے ایسے ہوتے ہیں یا وہ بیٹھتے ایسے ہیں اور لازمی اُن کے ہاتھ میں اور اُن کی اُس تصویر میں یہ دونوں بنیادی چیزیں لازمی ہوتی ہیں۔ جس پر قارئین خود سے بھی تحقیق کر کے ہماری اِس بات کی تصدیق کر سکتے ہیں۔ ہم مزید اِس مقام پر قارئین کی خدمت میں فری میسنری کے نیو ورلڈ آرڈر کی بابت اُن کے تنظیمی ڈھانچے بھی اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کرنا چاہیں گے جس سے قارئین فری میسنری کی طاقت کو باآسانی سمجھ سکیں گے۔

1992 میں اعلان کردہ نیو ورلڈ آرڈر قارئین کے سامنے ہے ہم صرف اُس کا تعارف ہی اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کریں گے جس پر مفصل کلام ہماری زیر تحریر کتاب میں موجود ہے۔

اِس نیو ورلڈ آرڈر میں اہرام کے سب سے اوپر وہی آل سینگ آئی ہے جو 1 ڈالر کے نوٹ پر بھی موجود ہے یہ آنکھ دجال کی آنکھ مانی جاتی ہے۔ فری میسنری کا ایک ہی سربراہ ہے جو ہے تاجِ برطانیہ۔ اُس کے آگے سب سر تسلیم خم کرتے ہیں۔ کوئی بھی فری میسن ایسا نہیں ہو سکتا جو تاج برطانیہ

کے کسی حکم کی خلاف ورزی کر سکے۔ موجودہ ملکہ الزبتھ کا شوہر جس کا لقب ڈیوک آف کینٹ ہے آفیشلی وہی فری میسنز کی عالمی تنظیم کا سربراہ ہے۔

اُس کے بعد فری میسنز کے تین درجے ترتیب کے ساتھ آتے ہیں پہلے ایلومیناٹی آتے ہیں جو ایلیٹ فری میسنز ہوتے ہیں پھر فری میسن کے 33 درجات والی تنظیم کے اراکین پھر جیسوآئیٹس آتے ہیں۔ جیسوآئیٹس حقیقت میں کرائے کے قاتلوں کی ایک عالمی فوج کا نام ہے جو کہنے کو براہ راست پوپ آف ویٹیکن کے زیرِ سایہ ہیں مگر حقیقت میں پوپ خود جیسوآئیٹس کی کٹھ پتلی ہوتا ہے۔ اُن کے بعد پوری دُنیا کی حکومتیں آتی ہیں جو واسطہ بالواسطہ فری میسنری کے زیرِ تسلط ہوتی ہیں۔ اُن کے بعد پوری دُنیا کا سب سے بڑا کارپوریٹ گروپ وینگارڈ آتا ہے اگر قارئین صرف اپنے طور پر وینگارڈ کے پورٹفولیو پر ہی تحقیق کر لیں تو وہ پائیں گے کہ حیران کن طور پر پوری دُنیا کی شائد ہی کوئی ایسی بڑی کمپنی ہو جو اِس گروپ کے پورٹفولیو پر نہ ہو۔ صرف وینگارڈ گروپ پر تحقیق سے ہی کوئی بھی قاری ہمارے اِس بیان کردہ اہرام کی شکل میں پورے تنظیمی ڈھانچے کی ایک ایک بات کو سمجھ جائے گا۔ جس سے بین طور پر موصوف زیب نامہ جیسے احمقوں کا بین رَد وہ خود سے کر سکے گا۔

وینگارڈ گروپ کے بعد اِس تنظیمی ڈھانچے میں کیتھولک عیسائیت کے پوری دُنیا کے مذہبی سربراہ پوپ آف ویٹی کن کا مقام ہے جو اپنے سے اوپر تمام آقاؤں کی کٹھ پتلی ہیں اور اپنے سے نیچے تمام ہر ایک کہ حقیقت میں آقا ہیں۔ آزمائش شرط ہے!۔ پوپ کے بعد تمام ممالک کی ملٹی نیشنل کمپنیاں ہوتی ہیں جو کسی نہ کسی صورت میں وینگارڈ گروپ کے ہی زیرِ سایہ ہوتی ہیں۔ اُن کے بعد پوری دُنیا کا الیکٹرانک اور پرنٹ میڈیا ہوتا ہے جس کے ذریعے فری میسنری کی جاری کردہ ہدایات کے عین مطابق عوام کی بتدریج ذہن سازی کی جاتی ہے۔ میڈیا کے بعد ہر ملک ہر مذہب کی اہم شخصیات کا نمبر آتا ہے۔ اِن میں سیاستدانوں سے لے کر کھلاڑیوں تک اور مذہبی رہنماؤں سے لے کر ایک شعبہ زندگی سے منسلک وہ اشخاص جن کا معاشرے میں کسی بھی قسم کا اثر ہو فری میسنری لازمی طور پر اُن کو اپنا حصہ بنا کر رکھنا پسند بھی کرتی ہے اور اہمیت بھی دیتی ہے تاکہ اُن کے مفادات کا ہر ممکنہ تحفظ ایسی شخصیات کو پوجنے والے واسطہ بالواسطہ کرتے ہیں۔ اُس کے بعد سب سے اہم اور بنیادی کردار تمام ممالک کے تعلیمی ادارے ادا کرتے ہیں جو کسی بھی انسان کے بچپن سے لے کر زندگی کے ابتدائی اور اہم حصے تک جو کم از کم 4 سال کی عمر سے 35 سال کی عمر پر محیط ہوتا ہے اُس دوران پوری طرح سے اور ہر پہلو سے انسانی دماغ کی فری میسنری کے بنائے تعلیمی نظام کی مدد سے ایک فیڈنگ کی جاتی ہے جس سے موصوف زیب نامہ جیسے احباب بطور پراڈکٹ سامنے آتے ہیں۔ مگر ہم واضح طور پر کہنا چاہیں گے کہ موصوف زیب نامہ کی اگر ہم ایمانداری سے ایک اسکیل پر درجہ بندی کریں کہ وہ اِس سسٹم کے کس لیول پر ہیں تو 100 میں سے صرف 4 نمبر ہی اُن کو مل پائیں گے اور وہ صرف اُن کی خیانتداری اور دجل و فریب کی وجہ سے ملیں گے۔ کیونکہ جتنا کوئی بھی محقق نیو ورلڈ آرڈر اور اُس کی تاریخ کو جانتا ہے موصوف زیب نامہ اُس میں کچھ بھی نہیں ہیں۔ اگر وہ کچھ ہوتے تو یہ علمی تعاقب بہت ہی پہلے ختم ہو جاتا کہ وہ ٹو دی پوائنٹ بات کرتے اور ہم ٹو دی پوائنٹ اُس کا جواب دیتے۔ مگر چونکہ موصوف زیب نامہ بالکل خالی کارتوس تھے تو خالی کارتوس آواز تو دیتا ہے مگر کام نہیں کرتا اِسی لیے ہمارے پیش کردہ نیو ورلڈ آرڈر کے تنظیمی ڈھانچے کے سب سے نیچے جو سب سر جھکائے کھڑے ہیں موصوف زیب نامہ اور اُن جیسے احباب کے لیے ہی فری میسنری نمرود سے لے کر آج تک اتنی محنت کرتی آئی ہے۔ تاکہ پوری دُنیا اُس کی غلام بنی رہے اور اُن کے آنے والے مسیحا دجال کے آگے فوراً سرِ تسلیم خم کر

لے۔ ہمارا یہی مشن ہے کہ ہم انسانون کو اِسی ذہنی غلامی سے نکال رہے ہیں اُن کو جگا رہے ہیں۔ کہ اب بھی وقت ہے جاگ جاؤ اپنے تخلیق کے مقصد کی طرف لوٹ جاؤ۔ جو صرف اور صرف خالق کائنات اللہ رب العزت کی بندگی ہے !۔

فری میسنری کی 33 ڈگری کی درجہ بندی؛

The Structure of Freemasonry

American Freemasonry resembles two sets of stairs that begin and end together, as this chart of Masonic structure shows. A Mason's first step is to become an Entered Apprentice. He climbs to the third step where most Masons stay. If he wants to go on in Masonic hierarchy, he enters either the Scottish or York rites. Many authorities say the Scottish Rite was begun by Scots emigrés in France; the York Rite is named after York, England where, by legend, the first Masonic body was organized.

In the Scottish Rite a Mason climbs 30 steps, or degrees. The name he takes on at each degree is written on each step in chart. Where there are two names the top is used by northern Masons, the italicized one by southern Masons. Some figures a Mason meets in Rite ceremonies stand on the steps *(from bottom)*: King Solomon, King Cyrus, acolyte, George Washington, Sultan. Each degree teaches a moral. To earn degree candidate learns the moral and participates in ceremony dramatizing it. A 32° is the highest degree a Mason can earn. The 33° is awarded by the Supreme Council, ruling body of the Rite.

A Mason in York Rite advances 10 degrees, known by name and not by degree number. On chart are figures he meets at each degree or the degree symbol. Figures are: temple workman, Past Master (Virtual), Israel tribesman, High Priest of Jews, King Hiram of Tyre, Knight of Malta, Knight Templar, equal in prestige to 33° in Scottish Rite.

Under the arch are organizations allied to Freemasonry. Master Masons are eligible for Grotto and Tall Cedars of Lebanon. Girls with a Mason in the family can join Job's Daughters or Rainbow Girls; women, the Eastern Star; boys, DeMolay. Only 32° Masons or Knights Templar can join the Shrine. Shriner's wife can be a Daughter of the Nile.

Most important of many Masonic symbols are the open Bible with square and compass on it *(left)*; Solomon's temple *(below Bible)*; and the *G* with the all-seeing eye inside *(upper right)*. In the U.S. the *G* stands for God.

SCOTTISH RITE

YORK RITE

ALLIED ORGANIZATIONS

Mystic Order of Veiled Prophets of the Enchanted Realm

Ancient Arabic Order Of Nobles Of the Mystic Shrine

Tall Cedars of Lebanon

Masonic Brotherhood Of forget me not

Order Of Secret Monitor

Societas Rosicruciana

Order Of The Eastern Star

York Rite Bodies

Royal Order of Scotland

Order of Amaranth

Past Master

Ancient and Accepted Scottish Rite

Holy Royal Arch Knight Templar

Preceptory

Council of Royal and Select Masters

Supreme Council

Chapter of Rose Croix

Chapter of Royal Arch Mason

Order of the Temple

Holy Royal Arch Mason

Royal Master

York Rite Sovereign College

Most Excellent Master

Select Master

Order of Sr.John

Consistory

Lodge of Perfection

Mark Master Mason

Super Excellent Master

Order of The Red Cross

Order of The Silver Trowel

Royal Ark Mariners

EliD 14/5/2011

Copernican Heliocentrism and its connections to Freemasonry & The Occult.

"Copernicus had said quite openly that he had arrived at his revolutionary insights by studying the secret writings of the ancient egyptians, including the hidden works of Thoth himself."

The Sign & The Seal, Graham Hancock.

"In the middle of all sits the Sun enthroned. In this most beautiful temple could we place this luminary in any better position from which he can illuminate the whole at once? He is rightly called the Lamp, the Mind, the Ruler of the Universe; Hermes Trismegistus names him the Visible God, Sophocles' Electra calls him the All-seeing. So the Sun sits as upon a royal throne ruling his children the planets which circle around him."

Nicholas Copernicus

'On the Revolutions of the Celestial Spheres.'

In Babylonian astronomy Mercury was associated with both sexes because of its appearance as both an evening and a morning star.

Mercury is also known as Hermes, and carries the Caduceus.

The Secret Teachings of All Ages — Manly P. Hall

Thoth with Sun Disc

Masonry

Mercury/ Hermes/ Thoth

The Caduceus

Book of Thoth — Aleister Crowley

Baal Worship - Sun & Moon Symbols

'As above, so below.'

The Hermetica

Central Intelligence Agency — United States of America

Statue of Baphomet, Detroit, also hermaphroditic, also holds the caduceus, and also gives the 'as above, so below' sign so beloved of the Hermetica.

Hermes Trismegistus

Aleister Crowley

"His power was symbolized by an Eye over a Sceptre. The Sun was termed by the Greeks the Eye of Jupiter, and the Eye of the World; and his is the All-Seeing Eye in our Lodges. ... And Osiris was invoked as the God that resides in the Sun and is enveloped by his rays, the invisible and eternal force that modifies the sublunary world by means of the Sun". -(Albert Pike [a 33rd Degree Free Mason], Morals and Dogma, p. 477)

Other Names For "Nimrod"

Origin of the Mystery Religions of Babylon

ILLUMINATI
BANKING AND MONEY GROUP
International Money Center Banks
Central Banks
International Monetary Fund
World Bank
International Bank of Settlements
World Conservation Bank
Multinational Corporations
Foundations
SECRET SOCIETIES GROUP
Freemasonry
Skull & Bones
Grand Orient Lodge
Grand Alpina Lodge
Knights Templar
Royal Order of the Garter
Priory de Sion
Rosicrucians
POLITICAL GROUP
National Government Leaders
United Nations
Bilderbergers
Trilateral Commission
Council on Foreign Relations
Club of Rome
Aspen Institute
Bohemian Grove
Regional Federations
(NATO, EEC, etc.)
INTELLIGENCE GROUP
CIA
KGB
FBI
British Intelligence
Mafia/Organized Crime
Drug Cartels
Interpol
Communist Party
RELIGIOUS GROUP
World Council of Churches
National Council of Churches
World Parliament of Religions
Vatican/SMOM
New Age Cults/Groups
Liberal Protestant
Denominations
Unity Church
Unitarian/Universalist Church
Baha'i
Temple of Understanding
EDUCATION GROUP
UNESCO
World Peace Groups
Planetary Congress
World Federalist Association
World Constitution and
Parliamentary Assoc.
Environmental Groups
Lucis Trust
World Goodwill
World Union
Esalen Institute
Media Establishment

FINANCIAL TIMES
THE WALL STREET JOURNAL
FORTUNE
CBS
CNN
NBC
AP Associated Press
REUTERS
Bloomberg
abc
The New York Times
Forbes
The Washington Post
The Washington Times
TIME
Los Angeles Times
SmartMoney

ALL WERE FREEMASONS. ALL CONTRIBUTED TO
THE HELIOCENTRIC GLOBE MODEL.
PYTHAGORAS
COPERNICUS
GALILEO
KEPLER
NEWTON
THE SQUARE AND COMPASS. SACRED GEOMETRY. THE GREAT ARCHITECT
OF THE UNIVERSE. GRAVITY

TIME TO WAKE UP PEOPLE...
MONARCH, ILLUMINATI & MAFIA
FRONT GROUPS & CONTROL STRUCTURES (which are under co-option)
COUNCIL OF 13
COMMITTEE OF 300
THE ROUND TABLE THINK TANKS
Bilderberg Group - Trilateral Commission - Club of Rome - RIIA - CFR
THE FREEMASON LODGES/SECRET SOCIETIES
WORLD FINANCIAL CONTROL
IMF - WB - Central Banks - TAX Revenue - Interest Revenue - Bank of International Settlement
WORLD RESOURCE CONTROL
WORLD POPULATION CONTROL
church
government
media
school
FBI
CNN
AP
POPULATION RESOURCE = LABOR UNITS aka the un-thinking, hard-working, law-abiding, tax-paying, god-fearing death slaves

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆ (اعتراض 192: فیثا غورث اور نیوٹن جیسوں تک نے کہا کہ زمین کے گھومنے کو کبھی ثابت نہیں کیا جا سکے گا۔ اس کے علاوہ رائل آف انگلینڈ کے ایک ماہر نے کہا: "یہ مسئلہ اب بہت پیچیدہ ناگہانی کی حالت میں پھنس گیا ہے اور میں اس کا بہت مشکور ہوں گا جو مجھے اس سے نکالے گا)

قارئین کی خدمت میں اصل کتاب کا متن حاضر ہے؛

" ثبوت نمبر 192 : Dr. David Wardlaw Scott اپنی کتاب "Terra Firma" میں لکھتا ہے کہ : "جدید فلکیوں کے مطابق جدید نظامِ کائنات پوری طرح ایک تھیوری کی بنیاد پر مانا گیا ہے، جس میں یہ سب کسی ایک بھی اصل ثبوت کو پیش کرنے سے اب تک قاصر رہے ہیں، اُنھوں نے اپنے آپ کو اس خاموشی کی سازش میں مورچہ بند کر لیا ہے اور وہ اپنے اِن مفروضوں کے بارے میں پوچھے جانے والے سوالوں کے جواب تک دینے سے انکاری ہیں، خود کوپر نیکس ، جس نے فیثاغورث جیسے بُت پرست فلاسفر کی تھیوری کو زندہ کیا، اور اُس کا سب سے عظیم ترجمان سر آئزک نیوٹن، جس نے اقرار کیا تھا کہ زمین کے گھومنے کا نظام صرف ایک ایسی ممکن بات ہے جسے کسی بھی ثبوت کے ساتھ ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ یہ سب اُن کے پیروکار ہیں جو " صحیح سائنس " کے نام پر یہ کہتے ہیں کہ 'yea'، اُن کے مطابق، 'ساری سائنس میں سے سب سے صحیح بات وہ ہے جو رائل آف انگلینڈ کے ایک فلکیات کے ماہر نے نظام شمسی کے بارے میں کہی کہ : 'یہ مسلہ اب بہت پیچیدہ ناگہانی کی حالت میں پھنس گیا ہے اور میں اُسکا بہت مشکور ہوں گا جو مجھے اِس میں سے نکالے'۔ اِسی طرح کی افسوسناک حالت آج کی " صحیح سائنس" کی بھی ہو چکی ہے ! "

قارئین یہ تو تھا اصل کتاب کا متن جس میں ڈاکٹر وارڈ لا سکاٹ نے بڑی وضاحت سے حقیقی سائنس پر فری میسونک سوڈو سائنس کے غلبے کی بابت بین کلام کیا تھا۔ موصوف زیب نامہ نے اِسی بین ثبوت پر پہلے اپنا خانہ ساز اعتراض گھڑا پھر اُس پر اپنا یہ جواب تحریر فرمایا؛

☆ (جواب: یہاں پر فلیٹ ارتھرز دوغلے پن کی انتہاء کر رہے ہیں، یعنی ایک طرف ان تمام سائنسدانوں کو فری میسن کا آلہ کار بھی مانتے ہیں اور دوسری جانب ان کے اقوال کو مان کر بطورِ ثبوت بھی نقل کر رہے ہیں، نیوٹن کا ایسا کوئی قول نہیں ملا، بہر حال یہ ہو سکتا ہے کہ فیثا غورث اور نیوٹن کے دور میں وسائل کی کمی کے باعث ایسا سوچا جاتا ہو، مگر جدید دور میں تمام وسائل بآسانی میسر ہیں اور زمین ہر طرح سے گلوب ثابت ہو چکی ہے۔ رائل آف انگلینڈ کے جس "ماہر" کا یہاں ڈھنڈورا پیٹا جا رہا ہے وہ خود ایک فلیٹ ارتھر تھا اور سائنس کا ناقد تھا، اگر آج وہ زندہ ہوتا تو یقیناً گلوب زمین کے ثبوت دیکھ کر وہ مزید جہالت میں نہ رہتا اور سائنسدانوں کا شکریہ ادا کرتا۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " یہاں پر فلیٹ ارتھرز دوغلے پن کی انتہاء کر رہے ہیں، یعنی ایک طرف ان تمام سائنسدانوں کو فری میسن کا آلہ کار بھی مانتے ہیں اور دوسری جانب ان کے اقوال کو مان کر بطورِ ثبوت بھی نقل کر رہے ہیں،" موصوف زیب نامہ کا ایک اور سفید جھوٹ ہے۔ جبکہ نہ تو کبھی کسی نے تمام سائنسدانوں کو ایسا کہا ہے اور نہ ہی یہ حقیقت ہے۔ اصل کتاب کا کلام بین ہے کہ : " جدید فلکیوں کے مطابق جدید نظامِ کائنات پوری طرح ایک تھیوری کی بنیاد پر مانا گیا ہے، جس میں یہ سب کسی ایک بھی اصل ثبوت کو پیش کرنے سے اب تک قاصر رہے ہیں، اُنھوں نے اپنے آپ کو اس خاموشی کی سازش میں مورچہ بند کر لیا ہے اور وہ اپنے اِن مفروضوں کے بارے میں پوچھے جانے والے سوالوں کے جواب تک دینے سے انکاری ہیں، خود کوپر نیکس ، جس نے فیثاغورث جیسے بُت پرست فلاسفر کی تھیوری کو زندہ کیا، اور اُس کا

سب سے عظیم ترجمان سر آئزک نیوٹن، جس نے اقرار کیا تھا کہ زمین کے گھومنے کا نظام صرف ایک ایسی ممکن بات ہے جسے کسی بھی ثبوت کے ساتھ ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ یہ سب اُن کے پیروکار ہیں جو " صحیح سائنس " کے نام پر یہ کہتے ہیں کہ 'yea'،اُن کے مطابق،'ساری سائنس میں سے سب سے صحیح بات وہ ہے جو رائل آف انگلینڈ کے ایک فلکیات کے ماہر نے نظام شمسی کے بارے میں کہی کہ :'یہ مسلہ اب بہت پیچیدہ ناگہانی کی حالت میں پھنس گیا ہے اور میں اُسکا بہت مشکور ہوں گا جو مجھے اِس میں سے نکالے'۔اِسی طرح کی افسوسناک حالت آج کی " صحیح سائنس" کی بھی ہو چُکی ہے! "شاید موصوف زیب نامہ بھول گئے کہ سچ کو سچ کہا جاتا ہے جھوٹ کو جھوٹ۔ جو بات قرائین سے ثابت ہو وہ سچ ہوتی ہے جس بات کا کوئی سر پیر ہی نہ ہو وہ جھوٹ ہوتی ہے۔ یہ بات ہر صاحبِ بصیرت جانتا ہے۔ہاں یہ حقیقت ہے کہ موجودہ دور کی مین اسٹریم سائنس میں غلبہ فری میسونک سوڈو سائنس کا ہی ہے۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ :" نیوٹن کا ایسا کوئی قول نہیں ملا،" موصوف کا وہی جھوٹ ہے جو موصوف نے اپنے فریب نامہ میں ہر اُس مقام پر لکھا ہے جہاں پر موصوف کی سوڈو سائنس کے خلاف کوئی بھی بین ثبوت آیا ہے ۔ جبکہ نیوٹن کا ایسا کلام اُس کی کتاب " Newton's Philosophy of Nature" جیسی کتب میں مل جاتا ہے۔ ہم جانتے ہیں موصوف زیب نامہ نے اپنی سوڈو سائنس کے ماسٹر فری میسن نیوٹن کی یہ کتاب کا نام بھی نہیں دیکھا ہوا ہے تبھی ایسی یاہ واہی دل کھول کر لکھنا اپنا فرضِ عین سمجھتے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ :" بہر حال یہ ہو سکتا ہے کہ فیثا غورث اور نیوٹن کے دور میں وسائل کی کمی کے باعث ایسا سوچا جاتا ہو،" موصوف زیب نامہ کی ایک اور خیانتداری کا مظہر ہے پہلے موصوف نے کہا کہ " نیوٹن کا ایسا کوئی قول نہیں ملا،" اور ساتھ ہی یہ فرمادیا کہ ہو سکتا ہے۔ یہ "ہو سکتا ہے" اکثر سوڈو سائنس میں بطور تکیہ کلام پایا جاتا ہے۔ جس بات کی سوڈو سائنس کے مدافعین کو سمجھ نہیں آتی یا جس بات کی بنیاد وہ نہیں جانتے اکثر یہ ہو سکتا ہے کہہ کر اپنی جان چھڑاتے ملتے ہیں چاہے گورا ہو یا کوئی اور سب میں یہ بات مشترک ہے کہ وہ بنا جانے بنا تحقیق کیے سوڈو سائنس سے عقیدت رکھتے ہیں تبھی ایسے تعامل کی بابت کہا جاتا ہے کہ جدید سائنس ایک مذہب کی شکل اختیار کر چکی ہے جس میں ہر بات کو بطور عقیدہ سکھایا جاتا ہے نہ کی بات کو ثابت کیا جائے بلکہ سوڈو سائنس میں ہر جھوٹ کو تھیوری کے نام سے داخل کر کے اُس کی اتنی انڈاکٹرینیشن کر دی گئی ہے کہ سوڈو سائنس کو ماننے والے اُس سے بجائے دلیل سے کلام کرتے بلکہ وہ اپنی سوڈو سائنس کا دفاع اپنی اُس سے عقیدت کی وجہ سے کرتے ہیں۔آزمائش شرط ہے!۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ :" مگر جدید دور میں تمام وسائل بآسانی میسر ہیں اور زمین ہر طرح سے گلوب ثابت ہو چکی ہے۔" موصوف کی خام خیالی ہے۔ ہم علمی تعاقب کے اِس مقام پر آ چکے ہیں اور اب تک ہم بین دلائل سے زمین گلوب نہیں ہے اِس بابت ہر مقام پر کھلے ثبوت پیش کرتے جا رہے ہیں۔ اگر موصوف زیب نامہ کو لگتا ہے کہ جدید دور کے وسائل سی جی آئی کی مدد سے زمین گلوب ثابت ہوتی ہے تو پھر ہم ایک اور کھلی دلیل پیش کرتے ہیں قارئین دیکھیں اور بتائیں کہ ایسا کیونکر ممکن ہے کہ ایک ہی گلوب ہے جس کے ساتھ ناسا اپنی سی جی آئی کے دم پر بھی متفق نہیں ہے تو موصوف زیب نامہ کس کھیت کی مولی ہونگے اُن کے مقابل؟؛

NASA's DSCO
Alleged 2015 Earth Photo
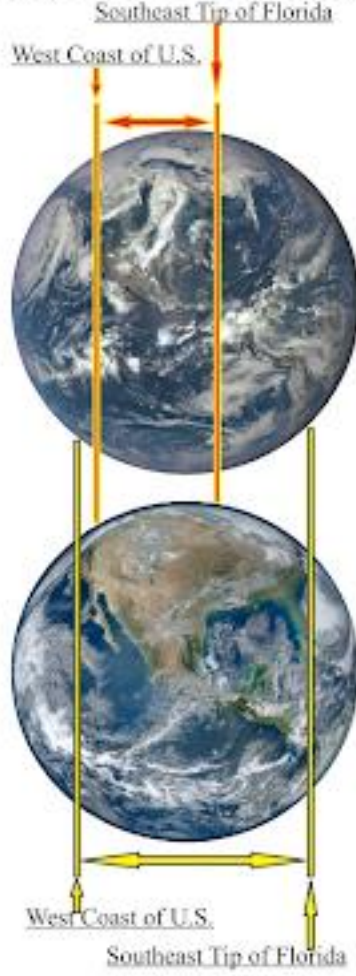
NASA's Suomi NPP
Alleged 2012 Earth Photo

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : "رائل آف انگلینڈ کے جس "ماہر" کا یہاں ڈھنڈورا پیٹا جارہا ہے وہ خود ایک فلیٹ ارتھر تھا اور سائنس کا ناقد تھا، اگر آج وہ زندہ ہوتا تو یقیناً گلوب زمین کے ثبوت دیکھ کر وہ مزید جہالت میں نہ رہتا اور سائنسدانوں کا شکریہ ادا کرتا۔" اگر ایسا ممکن ہوتا تو ہم سب سے پہلے موصوف زیب نامہ کا ہی شکریہ ادا کر دیتے مگر چونکہ ایسا قرائن و شواہد کے ساتھ ممکن نہیں ہے تو موصوف زیب نامہ نے کھمبا نوچنے سے ہی کام چلانا مناسب جانا۔ اگر ثبوت مانگنا موصوف زیب نامہ کے ہاں جہالت ہے تو یہ اُن کو مبارک۔ اگر ثبوت ہیں تو پیش کریں۔ جو کہ وہ ابھی تک نہیں پیش کر سکے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 193: کوئی بھی بچہ یا ایسا شخص جس نے پی ایچ ڈی نہیں کی ہوئی، وہ اپنے آس پاس کے حالات اور مشاہدات کو دیکھ کر کبھی یقین نہیں کرے گا کہ زمین سورج کے گرد گھوم رہی ہے یا زمین گلوب ہے وغیرہ وغیرہ)

موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراضات کو لکھتے لکھتے اُکتا گئے ہیں تبھی اب وغیرہ وغیرہ سے کام چلانے لگے ہیں جبکہ ہم قارئین کی خدمت میں اصل کتاب کا ثبوت نمبر 193 پیش کرتے ہیں؛

"ثبوت نمبر 193 : تخیلاتی سائنس؛ کوئی بھی بچہ یا ایسا شخص جس نے 'ڈاکٹریٹ' نہیں کی ہوئی ہے، اُن کے دماغ میں کبھی یہ نتیجہ نہیں آیا ہوگا نہ کسی کے تصور میں بھی یہ آیا ہوگا کہ اُن کے پاس جو آلات ہیں اور جو اُن کے خود کے مشاہدات ہیں (اُن کے مطابق)، یہ زمین سورج کے گرد گردش کرتا گلوب ہے! اِس طرح کی تخیلاتی تھیوریز جو کسی کے بھی روزانہ کے مشاہدے میں نا آتی ہوں اُن کے لئے ایک منظّم پروپیگنڈہ کی ضرورت ہوتی ہے تا اِس نظر کے دھوکے کو قائم رکھا جا سکے۔"

قارئین یہ تو تھا اصل کتاب کا متن جسے موصوف زیب نامہ نے اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنایا اور پھر اپنا جواب تحریر فرمایا؛

☆(جواب: اگر ایک بچے اور سائنسدان کے مقابلے میں آپ بچے کی عقل کو زیادہ ریٹنگ دے رہے ہیں تو آپ کو اپنا علاج کروانے کی ضرورت ہے۔ یہ اعتراض بھی انتہائی بودا ہے کہ جدید سائنس جو کچھ کہتی ہے وہ ہمارے ذہنوں میں ایک پراپیگنڈے کے ذریعے فیڈ کیا گیا ہے۔ کیا 2 ہزار سال سے کی جانے والی تحقیق پراپیگنڈا ہے؟ یاد رہے ہزاروں سال پہلے انسان زمین کو فلیٹ اور ساکن مانتا تھا لیکن سائنسدانوں نے اسے کبھی پراپیگنڈے سے تعبیر نہیں کیا کیونکہ اس وقت کے وسائل اور علم کے مطابق یہی معلوم ہوتا تھا۔ اس کی مثال ایسے سمجھیے کہ آج سے ہزاروں سال پہلے انسانوں میں جراثیم کا تصور موجود نہیں تھا، آج سائنس نے جراثیم کا تصور ہمیں دیا اور ثابت کیا کہ unicellular جاندار بھی موجود ہیں۔ اب اگر یہ سب پراپیگنڈا ہے تو مجھے یقین ہے کہ فلیٹ ارتھرز اس پراپیگنڈے پر ایمان لاتے ہوئے روزانہ اچھے اور مہنگے صابن سے ہاتھ دھوتے ہیں تاکہ بیماریوں سے محفوظ رہا جا سکے، حالانکہ آنکھوں سے جراثیموں کو فلیٹ ارتھرز نے بھی نہیں دیکھا پھر یہاں پر سائنس کے کہے کو کیوں مانتے ہیں؟)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " اگر ایک بچے اور سائنسدان کے مقابلے میں آپ بچے کی عقل کو زیادہ ریٹنگ دے رہے ہیں تو آپ کو اپنا علاج کروانے کی ضرورت ہے۔ یہ اعتراض بھی انتہائی بودا ہے کہ جدید سائنس جو کچھ کہتی ہے وہ ہمارے ذہنوں میں ایک پراپیگنڈے کے ذریعے فیڈ کیا گیا ہے۔ کیا 2 ہزار سال سے کی جانے والی تحقیق پراپیگنڈا ہے؟" موصوف زیب نامہ کا ایک اور سفید جھوٹ اور اپنی ذہنی خفت کو چھپانے کی ناکام کوشش ہے۔ جبکہ اصل کتاب میں واضح طور پر لکھا تھا کہ: " کوئی بھی بچہ یا ایسا شخص جس نے 'ڈاکٹریٹ' نہیں کی ہوئی ہے، اُن کے دماغ میں کبھی یہ نتیجہ نہیں آیا ہوگا نہ کسی کے تصور میں بھی یہ آیا ہوگا کہ اُن کے پاس جو آلات ہیں اور جو اُن کے خود کے مشاہدات ہیں (اُن کے مطابق)، یہ زمین سورج کے گرد گردش کرتا گلوب ہے! اِس طرح کی تخیلاتی تھیوریز جو کسی کے بھی روزانہ کے مشاہدے میں نا آتی ہوں اُن کے لئے ایک منظّم پروپیگنڈہ کی ضرورت ہوتی ہے تا اِس نظر کے دھوکے کو قائم رکھا جا سکے۔" یہ سارا بین کلام انڈاکٹرینیشن کی حقیقت کی

بابت تھا جیسے موصوف اپنی سوڈو سائنس کی انڈکٹرینیشن کا پوری دجل وفریب کی تندہی سے ناکام دفاع فرمارہے ہیں اُسی بابت اِس ثبوت میں کلام ہے۔ موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ:" یاد رہے ہزاروں سال پہلے انسان زمین کو فلیٹ اور ساکن مانتا تھا لیکن سائنسدانوں نے اسے کبھی پراپیگنڈے سے تعبیر نہیں کیا کیونکہ اس وقت کے وسائل اور علم کے مطابق یہی معلوم ہوتا تھا۔" یہ تب تک ہی رہا جب تک سائنس فری میسنری کے دجالی پنجوں سے آزاد رہی جیسے ہی سائنس فری میسنری کے قابو میں آئی تو وہ فری میسونک سوڈو سائنس بن گئی جس میں ہر کلام کی بابت متضاد تھویریز ہی تھیوریز بطور عقیدہ مانی جاتی ہیں آزمائش شرط ہے!۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ:" اس کی مثال ایسے سمجھیے کہ آج سے ہزاروں سال پہلے انسانوں میں جراثیم کا تصور موجود نہیں تھا، آج سائنس نے جراثیم کا تصور ہمیں دیا اور ثابت کیا کہ unicellular جاندار بھی موجود ہیں۔ اب اگر یہ سب پراپیگنڈا ہے تو مجھے یقین ہے کہ فلیٹ ارتھرز اس پراپیگنڈے پر ایمان لاتے ہوئے روزانہ اچھے اور مہنگے صابن سے ہاتھ دھوتے ہیں تاکہ بیماریوں سے محفوظ رہا جاسکے، حالانکہ آنکھوں سے جراثیموں کو فلیٹ ارتھرز نے بھی نہیں دیکھا پھر یہاں پر سائنس کے کہے کو کیوں مانتے ہیں؟" جب قیاس ہی غلط ہو تو استدلال بھی غلط ہی ہوگا۔ نہ تو یہ کلام زیر بحث ہے اور نہ ہی اِس کا کوئی فائدہ تھا چونکہ موصوف زیب نامہ کو اپنی خانہ ساز بھان متی کی ہنڈیا میں متنجن بنانے کا بہت شوق ہے تو وہی شوق ادھر بھی لکھ گئے۔ جبکہ کسی شے پر ایمان تو دور کی بات بھروسہ صرف اُس کے قرائین و شواہد کی بنیاد پر کیا جاتا ہے۔ موصوف کے اِس کلام سے ایک اور بین ثبوت ملتا ہے کہ موصوف سوڈو سائنس کے پجاری ہیں اور اُس پر ایمان رکھتے ہیں جبکہ ایمان صرف وحی الہٰی پر رکھا جاسکتا ہے۔ ہم تبھی کہتے ہیں کہ سوڈو سائنس بطور سائنٹزم ایک عالمی مذہبِ الحاد کے طور پر پھیل رہا ہے جس کے موصوف زیب نامہ بھی ذہنی غلام پائے گئے ہیں۔ موصوف زیب نامہ کے جاہلانہ کلام کے جواب میں ہم صرف اتنا ہی کہہ سکیں گے کہ: اگر کوئی بات ثبوت اور قرائن سے ثابت ہے تو اُس کی بابت کلام کرنا اور اُس پر بھروسہ دلیل کی وجہ سے کیا جاتا ہے۔ جس پر موصوف زیب نامہ بھروسہ کئے بیٹھے ہیں وہ صرف ایک متضاد مفروضہ ہے جو صرف اور صرف فری میسونک سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن کی بنیاد پر کھڑا ہے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض194: ایک ڈاکٹر ڈیوڈ وارڈلاء سکاٹ لکھتا ہے (جس کا لُبِ لباب یہ ہے) کہ مجھے یاد ہے جب میں بچہ تھا تب میں اپنے استاد سے پوچھتا تھا کہ زمین اتنا زیادہ پانی لے کر سورج کے گرد کیسے گھوم رہی ہے، تو استاد مجھے بتاتا تھا کہ نیوٹن کی گریوٹی نے ہمیں بچار کھا ہے، یہ ایسے ہے جیسے آپ سر پر بالٹی رکھ کر چلو تو اس میں سے پانی نہیں گرے گا، جب میں بڑا ہوا تو میرے ذہن میں آیا کہ بالٹی تو بند برتن ہوتا ہے جبکہ زمین تو کھلی ہے اور انتہائی تیزی سے گردش میں مصروف ہے جس میں پانی کا ایسے محفوظ رہنا ناممکن ہے۔)

موصوف زیب نامہ اپنے طور پر جس کا لُبِ لباب لکھنے کی خانہ ساز سعی لایعنی فرمارہے ہیں وہ اصل کتاب کا متن حاضر ہے جو پورے فریب نامہ کے خلاف اکیلا ہی کافی ہے؛

"ثبوت نمبر Dr. David Wardlaw Scott: 194 کا تجزیہ؛ Dr. David Wardlaw Scott لکھتا ہے کہ: " مجھے یاد ہے جب میں بچہ تھا تو مجھے سکھایا جاتا تھا کہ، زمین ایک بہت بڑا گلوب ہے جو سورج کے گرد بہت تیز رفتار کی شرح سے گردش کررہی ہے اور جب میں اپنے ڈر کو اپنے استاد کے آگے بیان کرتا کہ پھر تو سمندروں کا پانی باہر چھلک جائے گا، تو مجھے بتایا جاتا کہ نیوٹن کے عظیم کششِ ثقل کے قانون نے

ہمیں ایسا ہونے سے بچا رکھا ہے، اُسی کی وجہ سے ہر شے اپنی جگہ پر رہتی ہے۔ مجھے یاد ہے کہ میرے چہرے پر بے یقینی کے کچھ آثار لازماً آ جاتے ہوں گے، تو میرا استاد فوراً مزید یہ کہتا کہ، میں تمہیں سیدھے اس کا ایک ثبوت دیکھاتا ہوں؛ جیسے ایک آدمی اپنے سر پر پانی سے بھری بالٹی رکھ کر گھومتا ہے اور اُسکا پانی نہیں گرتا ویسے ہی سورج کے گرِد گردش کے دوران ایک قطرہ بھی نہیں گرتا۔ ایسی مثال سے لگتا تھا کہ معاملہ وقتی طور پر حل ہو گیا، میں نے اُس مسلہ پر مزید کچھ نا کہا۔ لیکن اگر میں اُس وقت جوان ہوتا تو اُن کی بیان کی گئی بات کے جواب میں کچھ اسطرح کہتا؛ سر میں معذرت چاہوں گا کہ آپ کی بیان کی گئی مثال جس میں ایک آدمی اپنے سر پر پانی سے بھری بالٹی رکھ کر گھومتا ہے اور اُسکا پانی نہیں گرتا ویسے ہی سمندر سورج کے گرِد گردش کر رہے ہیں، آپ کی بات کسی درجے میں بھی آپ کی بحث کو ثابت نہیں کرتی کیونکہ پانی کو دونوں باتوں میں الگ الگ حالت کا سامنا ہے، جبکہ کسی بات کو ثابت کرنے کے لیے دونوں حالتوں کو بھی ایک جیسا ہی ہونا چاہیے جو کہ آپکی دلیل میں نہیں ہیں۔ بالٹی ایک کھلا برتن ہے جس کے اندر پانی محفوظ ہے جبکہ وہیں پر آپ کی تعلیمات کے مطابق زمین ایک گلوب ہے جس پر باہر کی جانب لگاتار کروچر ہے اور قدرتی قوانین کے مطابق پانی کو کسی بھی طرح اپنے اندر نہیں رکھ سکتی۔ "

یہ تھا اصل کتاب کا متن جس میں گلوبرز کی جانب سے بطور انڈکٹرینیشن دی جانے والی ایک احمقانہ دلیل اور اُس کا بین رَد تھا۔ جس پر موصوف نے اپنے خانہ ساز اعتراض کے جواب میں لکھا؛

☆(جواب: مذکورہ لکھاری کے ساتھ فلیٹ ارتھرز نے ڈاکٹر کا لفظ لگا کر اپنے اعتراض کو بھاری رکھنے کی ناکام کوشش کی ہے، یہ صاحب ڈاکٹر نہیں ہیں صرف ایک لکھاری ہیں، اس کے علاوہ فلیٹ ارتھر ہیں اور ان کے دعوے پڑھ پر سمجھا جاسکتا ہے کہ یہ صاحب فزکس سے مکمل طور پر لاعلم ہیں، سو یہ اعتراض بھی مکمل طور پر جھوٹ کا پلندہ ہے۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " مذکورہ لکھاری کے ساتھ فلیٹ ارتھرز نے ڈاکٹر کا لفظ لگا کر اپنے اعتراض کو بھاری رکھنے کی ناکام کوشش کی ہے، " موصوف زیب نامہ ایک انتہائی احمقانہ اور بھونڈی کوشش ہے۔ یہ بالکل اِس بات کے مصداق ہے کہ میرا سکہ سکہ تیرا سکہ کھوٹا!۔ جب بات اپنے کیمپ کی ہو تو سب مبینہ طور پر سائنسدان بنا دیئے جاتے ہیں اور اُن کے جھوٹوں کو وحی کی طرح پوجا جاتا ہے اور جب بات موصوف زیب نامہ کے مخالف کیمپ کی آئے تو وہ لکھاری واہ کیا بات ہے موصوف زیب نامہ کے دجل وفریب کی!۔

جبکہ ڈاکٹر وارڈ لا سکاٹ اپنے دور کا ایک بہترین سائنسدان تھا جس کی مشہور کتاب Terra firma حقیقی سائنس کی معرفت پر اور سوڈو سائنس کے رَد پر ایک بہترین کتاب ہے۔ موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " یہ صاحب ڈاکٹر نہیں ہیں صرف ایک لکھاری ہیں، اس کے علاوہ فلیٹ ارتھر ہیں اور ان کے دعوے پڑھ پر سمجھا جاسکتا ہے کہ یہ صاحب فزکس سے مکمل طور پر لاعلم ہیں، سو یہ اعتراض بھی مکمل طور پر جھوٹ کا پلندہ ہے۔ " جی قارئین ملا ثبوت ہماری اِس بات کہ میرا سکہ سکہ تیرا سکہ کھوٹا!۔ جبکہ اگر کوئی بھی محقق وارڈ لا سکاٹ کی کتابوں کا مطالعہ کرے تو وہ پالے گا کہ ڈاکٹر وارڈ لا اپنے وقت کا ایک بہترین سائنسدان تھا جس نے عین اُسی طرح اپنے دور میں سکہ رائج الوقت انڈاکٹرینیشن کے جھوٹوں کا رَد کیا تھا جس کا سلسلہ ہم جدید دور میں فلیٹ ارتھ کی عالمی تحریک کی شکل میں دیکھ رہے ہیں۔ طوفان دیکھ کر شُتر مرغ کی طرح ریت میں اپنا سر چھپا لینے سے کچھ نہیں ہوا کرتا۔ وہ شُتر مرغ ہے جبکہ ہم انسان تو اشرف المخلوقات ہیں مگر چونکہ موصوف زیب نامہ کی سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن میں ارتقاء کا نظریہ بنیادی اہمیت کا حامل ہے کیا موصوف زیب نامہ بھی یہ مؤقف رکھتے ہیں کہ وہ اشرف المخلوقات کی بجائے

بندروں کی اولاد ہیں؟اب تک کے گذرے موصوف کے کلام سے تو یہی واضح ہوا ہے کہ موصوف اِس کے قائل ہیں۔ مگر چونکہ موصوف نے کہیں اِس کا کھل کر اظہار نہیں کیا تو ہم اِس پر ابھی بھروسے سے کچھ نہیں کہہ سکتے۔ قارئین کے لیے اصل کتاب کے متن میں سوڈو سائنس کی گلوب کی بابت انڈاکٹرینیشن کے خلاف ایک بین ثبوت موجود ہے۔اور ہمارا پورا لکھا ہوا علمی تعاقب بین دلیل ہے کہ موصوف زیب نامہ کا پورے کا پورا فریب نامہ عین جھوٹ پر مبنی ہے اگر یہ بات کوئی بھی غلط ثابت کر دے تو ہم رجوع کے لیے حاضر ہیں!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 195: اگر ہم ٹینس بال لیں اور اس پر پانی گرائیں تو آپ دیکھیں گے کہ بال کے اطراف سے پانی نیچے زمین کی جانب بہہ جائے گا سو اس تجربے سے معلوم ہوتا ہے کہ زمین گول نہیں ورنہ اطراف سے پانی بہہ جاتا ہے۔سائنسدان یہ نہیں بتا سکتے کہ وہ کونسی جادوئی کشش ثقل نامی فورس ہے جو زمین پر موجود ہے اور سمندروں کو جکڑے رکھے ہے۔)

جبکہ اصل کتاب میں ایک مفصل دلیل بطور ثبوت درج ہے؛

"ثبوت نمبر 195 : زمین پر سمندوروں کا وجود گلوب زمین کی نفی ہے؛ ماہرین فلکیات کہتے ہیں کہ کششِ ثقل کی جادوئی مقناطیسیت ہی وہ شے ہے جس نے تمام سمندوروں کو اِس گلوب زمین کے ساتھ چپکا رکھا ہے۔وہ دعوی کرتے ہیں؛ چونکہ زمین بہت زیادہ ماس کی ہے اور اِسی کے اتنے ماس کیوجہ سے وہ مقناطیسی طاقت پیدا ہوتی ہے جو لوگوں، سمندروں اور ماحول کو ایک گردش کرتے گلوب کے ساتھ مضبوطی سے چمٹائے رکھتی ہے۔بد قسمتی سے کبھی بھی وہ لوگ سیاروں کے علاوہ کوئی بھی پریکٹیکل مثال اس ضمن میں نہیں دے سکتے۔ایک گھومتے ٹینس کے گیند کی ہی مثال لے لیں، عین مبینہ گلوب زمین کے ماڈل کے مخالف اثر نظر آئے گا! جتنا بھی پانی اُس پر ڈالا جائے گا سارا اُس کے اطراف سے بہہ جائے گا جس سے یہ نتیجہ نظر آئے گا کہ پانی اُسی طرح 360 ڈگری میں اُڑتا نظر آئے گا جیسے کوئی کُتا نہانے کے بعد اپنے آپ کو ہلاتا جلاتا اور اُس سے پانی اِدھر اُدھر اُڑتا ہے۔ماہرین فلکیات یہ تسلیم کرتے ہیں کہ گیلی ٹینس بال کی مثال کا گلوب زمین کے مخالف اثر ہے مگر وہ یہ دعوی کرتے ہیں کہ کسی نامعلوم ماس کی وجہ سے اور اُس ماس کی جادوئی خصوصیات کی وجہ سے کششِ ثقل اچانک گلوب زمین کو گھومتے ٹینس بال کے نظریہ کے مطابق اس قدر طاقت دے دیتی ہے کہ وہ ایک ایک کششِ ثقل زدہ پانی کے قطرے تک کو بھی اپنی سطح پر جمائے رکھے۔جب ایسی غیر ثابت شُدہ تھیوری تمام تجربات کے خلاف جاتی ہو تو ہمارا تجربہ اور ہماری کامن سینس یہ ہی کہتی ہے کہ اِس تھیوری کو چھوڑ دینے کا یہ سب سے بہترین وقت ہے۔"

قارئین یہ تو تھا اصل کتاب کا ثبوت جسے پہلے موصوف زیب نامہ نے اپنے خانہ ساز اعتراض میں تبدیل کیا پھر اُس پر اپنا جواب تحریر فرمایا؛

☆(جواب: کشش ثقل کے متعلق انسان کو 400 سال پہلے علم ہو چکا ہے، اور اب اس کے متعلق ٹھیک ٹھیک calculations بھی موجود ہیں، کشش ثقل ہر چیز میں موجود ہے آپ میں بھی ہے اور میرے میں بھی ہے، ایک ٹینس بال میں بھی موجود ہے اور اس کی طاقت کے متعلق ہم ریاضی کی مساوات کے ذریعے جان بھی سکتے ہیں، مگر آپ میں، مجھ میں یا ٹینس بال میں اتنی زیادہ کشش ثقل موجود نہیں کہ اپنے آس پاس کی اشیاء کو جکڑ سکیں، ہمیں 200 سال پہلے کیا جانے والا Cavendish تجربہ یاد رکھنا چاہیے جس میں لیبارٹری کے اندر سائنسدانوں نے 2 چیزوں کے درمیان کشش ثقل کی شدت دریافت کی تھی سوان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ اعتراض بھی انتہائی بودا ہے، اتنی وسیع و عریض زمین کا ایک ٹینس بال سے موازنہ کروا کر فلیٹ ارتھر زا اپنی لاعملی کے ثبوت فراہم کر رہے ہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " کشش ثقل کے متعلق انسان کو 400 سال پہلے علم ہو چکا ہے، اور اب اس کے متعلق ٹھیک ٹھیک calculations بھی موجود ہیں، کشش ثقل ہر چیز میں موجود ہے آپ میں بھی ہے اور میرے میں بھی ہے، ایک ٹینس بال میں بھی موجود ہے اور اس کی طاقت کے متعلق ہم ریاضی کی مساوات کے ذریعے جان بھی سکتے ہیں " اگر یہ حقیقت ہے تو اُس سے پہلے کیا تھا؟ سچ تو یہ ہے کہ جب نے انسان نے حقیقی سائنس کی معرفت حاصل کی تب سے کثافت (Density) اور اچھال (Bouncy) اصل تھیں کشش ثقل در حقیقت وہ آفاقی مقناطیسیت (Universal Magnetism) تھی جسے فری میسونک سوڈو سائنس نے گریوٹی کا نام دے ڈالا تا کہ یہ مبینہ طاقت سوڈو سائنس کے ہر ایک جھوٹ کو جوڑ کر رکھ سکے۔ اگر موصوف زیب نامہ کششِ ثقل کے حساب کتاب کی وجہ سے اُس پر ایمان رکھتے ہیں تو ہم ایک بار پھر موصوف زیب نامہ سے مطالبہ کرتے ہیں کہ سوڈو سائنس کے معیاروں کے عین مطابق یہ حساب کتاب حقیقی سائنس کی بنیادی کسوٹی پر موصوف زیب نامہ ہمیں پرکھ کر دکھا دیں اگر یہ سب حقیقی سائنس کی کسوٹی پر پورا اترا تو فبہا ورنہ یہ صرف ایک افسانہ ہی ہے۔ جو کبھی بھی سائنس فکشن سے سائنس کا درجہ نہیں لے سکا۔ اِسی وجہ سے حقیقی سائنس اور الہامی مذاہبِ عالم کے مقابل سوڈو سائنس ایک ایسا مذہب بن چکا جس میں اِس شیطانی مذہب کے بنیادی عقائد جو سوڈو سائنس کی مبینہ تھیوریز پر مشتمل ہیں، پر سوال کرنا ہی جدید دور میں قابل طعن و قابل تشنیع جرم بن چکا ہے۔ آزمائش شرط ہے!۔

آفاقی مقناطیسیت (Universal Magnetism) ہر ہمارا جاری کردہ ایک تحقیقاتی مضمون
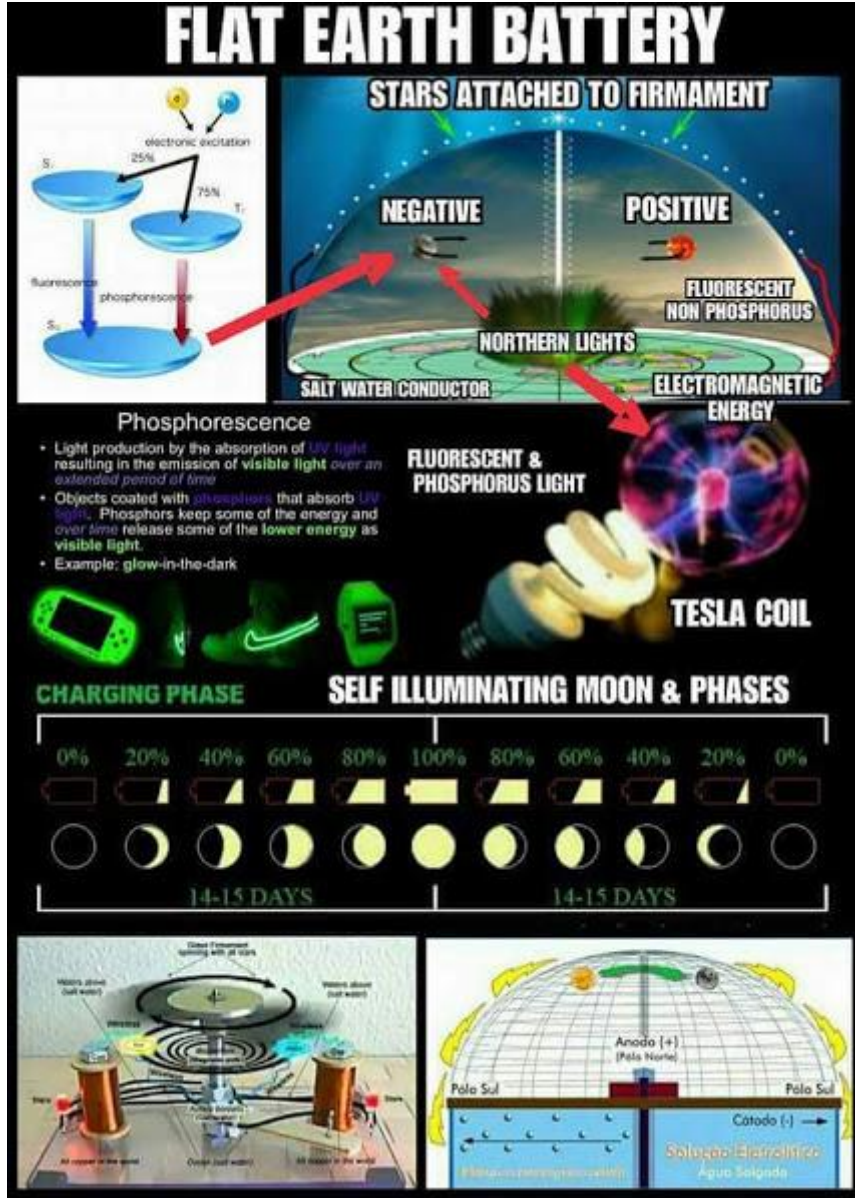
مذکورہ مضمون ہم نے نومبر 2017 میں جاری کیا تھا جس پر ہم ابھی بھی تحقیق کر رہے ہیں آفاقی مقناطیسیت حقیقت میں کیا چیز ہے؟اِس کے جواب کے لیے ہم اپنے معزز قارئین کی خدمت میں کچھ اہم نکات پیش کر رہے ہیں؛

سارا کائناتی نظام ایک بہت بڑی بیٹری کی شکل میں ہے۔اِس کا تصور قدیم مصری تہذیب کے دورانِ کھدائی ملنے والے آثارِ قدیمہ سے بھی ملتا ہے جس کی دلیل اہرام مصر میں ملنے والی بیٹری نما ڈیوائسز ہیں۔ مگر اِس پر کھل کر تحقیق ماضی قریب کے عظیم اور حقیقی سائنسدان نِکولا ٹیسلا نے کی جس نے اپنا مشہور ٹیسلا کوائل ایجاد کر کے دنیا کو دیا۔ جو فری انرجی کا ضامن تھا مگر اِس ٹیکنالوجی کو منظر عام سے ہی غائب کر دیا گیا۔آج ٹیسلا کوائل تو ہے مگر اُسکی کمرشل ایپلیکیشن کہیں نہیں ہے۔یاد رہے ہماری یہ تحقیق ابھی تھیوری کے مراحل میں ہے اور اس میں کمی بیشی تجربات کے ساتھ ہوتی آئی ہے اور تب تک ہوتی رہے گی جب تک اس کو قانون ثابت نہ کر دیا جائے۔ مگر اب تک اس پر جو کام کیا گیا ہے اس کا خلاصہ مندرجہ ذیل نکات کی شکل میں ہے؛

1. زمین کا قطب شمالی پازیٹیو چارج ہے۔ (قطب نما (کمپس) کی سوئی بھی صرف شمال ہی کی طرف اشارہ کرتی ہے)۔

2. زمین کے سمندر بطور کشیدہ پانی اور کنڈکٹر کے کام کرتے ہیں اسی لیے وہ کھارے ہیں اور نمک کی سطح ان میں بکثرت پائی جاتی ہے۔

3. اِسی طرح چاند نیگیٹیو چارج ہے اور سورج پازیٹیو چارج۔ اسی لیے جیسے جیسے چاند اپنے مدار میں چلنے کے دوران سورج کے قریب آتا جاتا ہے ویسے ویسے اس کی روشنی ختم ہونا شروع ہو جاتی ہے اور جب چاند سورج سے دور ہٹنا شروع ہوتا ہے تو اس کی روشنی بڑھتی جاتی ہے۔ چاند اپنے پورے ایک مہینے کے سائیکل کے دوران اِس صورتحال سے گذرتا رہتا ہے۔

4. آسمان ایک شفاف و ٹھوس (شیشے کی) چھت ہے جو فلیٹ ارتھ بیٹری کے کرنٹ کے سائیکل کو رواں رکھتا ہے۔ کرنٹ میں ہمیشہ پازیٹیو اور نیگیٹیو چارج ہوتا ہے۔ زمین کا قطب شمالی پازیٹیو اور جنوبی دائر انٹارکٹیکا نیگیٹیو چارج ہے جو سمندر سے نیگیٹیو چارج کو اپنے لامتناہی وسعتوں کے پار آسمان پر منتقل کر کے سرکٹ کو مکمل کرتا ہے۔ اسی کرنٹ سائیکل اور سرکٹ (جو کہ بہت ہی عظیم اور لامتناہی حد تک وسیع و عریض ہے اور جس کا ہم انسان شاید اندازہ بھی نہیں کر سکتے)، کی وجہ سے آسمان پر ستارے ٹمٹماتے اور چمکتے کرنٹ کی پلسز (Pulses) ہیں۔ ستاروں کے ٹمٹمانے پر کافی ویڈیو ڈاکیومینٹریز ہیں جن کو دیکھ کر یہ بات سمجھی جا سکتی ہے کہ ستارے سپر چارجڈ کرنٹ کے گذرنے کی وجہ سے چمکتے دیکھائی دیتے ہیں۔ (ایسی ڈاکیومینٹریز کی پلے لسٹ کا لنک)

5. قطب شمالی پر جو ارورا (Aurora) نامی سبز روشنیاں نظر آتی ہیں وہ آسمان سے واپس آتے پازیٹیو کرنٹ سائیکل کے وجہ سے ہی نظر آتی ہیں (جبکہ گلوب ماڈل میں انکو صرف میگنیٹک فیلڈ اور سورج کی کرنوں کے تعامل سے پیدا شدہ کنڈکٹیویٹی کی وجہ قرار دیا جاتا ہے) حالانکہ حقیقت میں یہ پوری زمین و آسمان مل کر اِسی سُپر چارجڈ بیٹری کو چلا رہے ہیں جس کو اللہ تعالیٰ نے تخلیق کیا ہے اور سورج و چاند اِسی میگنیٹک فیلڈ (اِس پورے نظام کائنات جو حقیقتاً ایک کلوزڈ سسٹم ہے) کی وجہ سے اپنے مقررہ مداروں میں تیر رہے ہیں (جیسا کہ قرآن الحکیم میں واضح لکھا ہے) اور ہم انسانوں پر اِسی کرنٹ سائیکل کے بہت ہی اہم اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جو حضرات یوگا جیسی ورزشیں جانتے ہیں وہ یہ علم رکھتے ہیں کہ ماحول سے خود کو کیسے چارج رکھا جا سکتا ہے۔

ہمارے مینٹور محترم اعجاز بھٹی صاحب کی اِسی بابت مزید تحقیق:

"آج ہم جتنے بھی الیکٹرل یا الیکٹرونکل ایکیوپمنٹس دیکھتے ہیں وہ سب ہی نیکولا ٹیسلا کے ایجاد کردہ فری میگنیٹک انرجی پروڈیوسر کوائل یا ٹیسلا کوائل کے ہی مرہونِ منت ہیں۔ جس کے اصل فارمولے کو غائب کر دیا گیا تھا۔ اسی طرح رابرٹ سٹرلنگ کا بنایا ہوا فری انرجی سٹرلنگ انجن جو اُس نے 1816 یا 1818 کے قریب بنایا تھا اُسے بھی غائب کر دیا گیا، وجہ صرف یہ کے دنیا پر سرمایہ دارانہ نظام نافذ کرنے میں یہ زہر قاتل ثابت ہوتے۔

کسی بھی کام کو کم سے کم افرادی قوت سے کرنے کے لئے یا کسی بھی کام کی لئے انرجی، طاقت یا فورس کی ضرورت ہوتی ہے اگر صرف الیکٹریکل میں نیکولا ٹیسلا کے فری انرجی میگنیٹک کوائل سسٹم اور مکینکل میں رابرٹ سٹرلنگ کے فری انرجی سٹرلنگ انجن کو غائب کرنے کی بجائے اُن پر ہی مزید کام کیا جاتا تو آج انسان کو کسی بھی قسم کی انرجی کی کمی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ اِسی طرح دنیا کے اصل جغرافیائی نظام اور اُس میں موجود اصل الیکٹریکل اور میگنیٹک سسٹم کو چھپا کر ساری دنیا کو دھوکہ دیا گیا ہے اور اصل یہی وجہ ہے کہ چند ممالک کے علاوہ ساری دنیا سائنس و ٹیکنالوجی میں پیچھے رہ گئی اور اب جب دنیا کو اصل معلومات مل رہی ہیں تو انہیں جنگوں کی اور داخلی انتشار کی بھینٹ چڑھا کر اب بھی اِس سے دور رکھا جا رہا ہے اور اِن اصل معلومات کو بیسیوں سالوں سے پڑھائے جانے والے مشکوک علم کے مقابلے میں مذاق کا نشانہ بنا کے رَد کرنے کی کوشش بھی ہو رہی ہے۔

جس طرح سورج کی روشنی سے انرجی حاصل کی جاسکتی ہے اسی طرح زمین کی میگنیٹک فیلڈ سے بھی انرجی حاصل کی جاسکتی ہے اور ہوئی بھی ہے لیکن (منظرِ عام سے ہی) غائب کر دی گئی ہے ۔ اگر عام دنیا کو اصل زمین کا جغرافیائی اور اصل میگنیٹک فیلڈز کا حقیقی اِدراک اِس کی دریافت کے وقت ہی ہو جاتا تو آج یہ سرمایہ درانہ استعماری طاقتیں ساری دنیا پر حاوی نہ ہوتیں اور اِس عالمی جھوٹ کی وجہ بھی یہی تھی۔"

مستقبل میں جب جب اِس پر مزید معلومات و تحقیقات ہونگی تو اِسی تحقیق کو مزید آگے بڑھایا جائے گا ابھی کے لیے اِتنا ہی۔ !

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " کششِ ثقل ہر چیز میں موجود ہے آپ میں بھی ہے اور میرے میں بھی ہے، ایک ٹینس بال میں بھی موجود ہے اور اس کی طاقت کے متعلق ہم ریاضی کی مساوات کے ذریعے جان بھی سکتے ہیں، مگر آپ میں، مجھ میں یا ٹینس بال میں اتنی زیادہ کشش ثقل موجود نہیں کہ اپنے آس پاس کی اشیاء کو جکڑ سکیں، " صاحبِ زیب نامہ کا اپنی سوڈو سائنس کی انڈاکٹرینیشن کی وجہ سے ہے۔ جس نے یہ بات ساری انسانیت کو خالقِ حقیقی اللہ تعالیٰ کی بنائی ہوئی مقناطیسیت کی طاقت کو چھپانے کی غرض سے انڈاکٹرینیٹ کر رکھا ہے۔ حقیقت میں موصوف زیب نامہ کے اِس کلام کو کششِ ثقل نہیں بلکہ مقناطیسیت سے تعبیر کرنا ہوگا پھر ہی حقیقت کی سمجھ آ سکے گی کہ مقناطیسیت کسی کو جکڑنا نہیں بلکہ قوتِ جاذبہ اور مقناطیسی فیلڈ کی انرجی ہے۔ جس کا بابت ابھی ہم اپنا تحقیقاتی مضمون نقل کر چکے ہیں۔ یہ مقناطیسی فیلڈ کائنات کی ہر شے کو انرجی دیتی ہے۔ موصوف زیب نامہ کا یہ کلام کہ : " ہمیں 200 سال پہلے کیا جانے والا Cavendish تجربہ یاد رکھنا چاہیے جس میں لیبارٹری کے اندر سائنسدانوں نے 2 چیزوں کے درمیان کشش ثقل کی شدت دریافت کی تھی " اِس کا مدلل رَد ہم اِس سے قبل بھی اپنے معزز قارئین کو پیش کر چکے ہیں۔ ہم دوبارہ اپنا وہی الجواب اِس مقام پر بھی قارئین کی سہولت کے لیے نقل کر دیتے ہیں۔
یہ کلام موصوف زیب نامہ کے فریب نامہ کی قسط 7 میں لکھے موصوف کے خانہ ساز اعتراض نمبر 115 کے علمی تعاقب میں لکھے ہمارے الجواب کا حصہ تھا۔ قسط 7 سے ہمارے الجواب کے کلام کا آغاز ہوا۔

" موصوف کا یہ فرمانا کہ : " تقریباً دو سو سال پہلے Cavendish experiment کے ذریعے 2 اشیاء کے درمیان کشش ثقل کو نوٹ کیا گیا ، لہٰذا فلیٹ ارتھرز کے اعتراضات صرف بغضِ سائنس پر مبنی ہیں۔" قارئین کو ایک اور دھوکہ دینے کی ناکام

کوشش ہے۔ ہم اپنے علمی تعاقب کے قارئین کو سب سے پہلے تو یہ شارٹ ڈاکیومینٹری پیش کرنا چاہیں گے جو اِس نام نہاد سائنس کے نام پر کیئے گئے تجربے کی سوڈو سائنس کا پول کھولنے کے لیے کافی ہے۔

اگر قارئین نے پوری ڈاکیومنٹری دیکھ لی ہے تو اب ہم موصوف زیب نامہ سمیت اپنے قارئین سے پوچھنا چاہیں گے کیا یہ اِسے سائنس کہتے ہیں ؟ جسے کوئی بھی کبھی بھی دوبارہ سے کر کے نہ دیکھا سکے ؟ وہ مشہور معقولہ موصوف زیب نامہ کی نظر دوبارہ کرتے ہیں کہ : " کوئی شرم ہوتی ہے کوئی حیا ہوتی ہے ! ۔ " اگر موصوف زیب نماہ چاہیں تو 200 سال پرانے ایک جھوٹے تجربے کو بطور دلیل پیش کر دیں کیونکہ وہ موصوف کی سوڈو سائنس کی حمایت میں تھا صرف اِسی لیے ؟۔ جب کہ اگر اُسی سوڈو سائنس کے رَد میں کوئی تجربہ کسی فلیٹ ارتھر سائنس دان نے کیا ہو تو موصوف زیب نامہ کے کیا خیالات ہوتے ہیں وہ قارئین موصوف کے ڈاکٹر رؤبوتھم کی بابت دیکھ ہی چکے ہیں۔

موصوف کو ہم دوبارہ اوپن چیلنج کرتے ہیں وہ یہی تجربہ ہمیں کر کے دیکھا دیں۔ جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ اگر ہم کوئی سے بھی دھاتی گیند جیسے اسٹیل ہی کو ہے لیں اور اپنی چھت سے لٹکا دیں تو وہ چاہے کتنے ہی بڑے کیوں نہ ہوں وہ کبھی ایک دوسرے کی طرف نہیں کشش نہیں دکھائیں گے جبکہ اگر ہم ایک انچ سے بھی چھوٹے مقناطیسی گیند لے کر اُنہیں اِسی تجربے میں استعمال کریں تو وہ فوراً ایک دوسرے کی طرف کشش دیکھا کر مائل ہو جائیں گے۔ اِس تجربے کو بطور دلیل موصوف زیب نامہ نے پیش کر کے اپنی سوڈو سائنس کا ایک اور تضاد خود ہی بیان کر دیا ہے۔

سوڈو سائنس تو کہتی ہے کہ کشش زمین کے گھومنے کی وجہ سے پیدا ہو رہی ہے اور زمین کے اپنے محور پر گھومنے کی وجہ سے ہم سب اُس کے ساتھ مبینہ طور پر چپکے ہوئے ہیں جبکہ Cavendish experiment کے تجربے میں کیا گھوم رہا تھا یہ موصوف زیب نامہ ہی بتا سکتے ہیں۔ اپنے آپ میں اتنی تضاد بیانی ہونے کے باوجود بھی اِیسی شے کو حقیقت مان لینا موصوف زیب نامہ جیسے احباب کو ہی مبارک۔ ہم ایسی خرافات سے کب کی توبہ کر چکے اور اُس کا دلیل سے رَد کرتے ہیں نہ کہ موصوف فریب نامہ کی طرح کہ اگر اپنی بات کرنا ہو تو 3،200 پہلے کے کسی ملحد کو بطور دلیل پیش کر دو جب فریق مخالف کی بات آئے تو اُس کے 2،000 پرانے عیسائی فلسفی کو بھی نکار دو۔ اگر اپنی بات ہو تو 200 پرانا Cavendish experiment کا سوڈو سائنس کا جعلی تجربہ بطور دلیل پیش کر دو جب بات فریق مخالف پر آئے تو ڈاکٹر رؤبوتھم کے 1865 کے سارے تجربات کا انکار کر دو۔

یہ موصوف زیب نامہ جیسے احباب کو ہی زیب دیتا ہے۔ ہم ایسی خیانت پرستی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں اور ہر وہ بات چاہے وہ ہماری حمایت میں ہو یا مخالف دلیل کے ساتھ سب کے سامنے پیش کرتے ہیں نہ کہ موصوف زیب نامہ کی طرح عورتوں موافق تعامل کرتے پھریں ! ۔ قارئین اپنے علم میں اضافے کے لیے اِس جعلی تجربہ کی بابت یہ لنک بھی لازمی وزٹ کریں ! ۔ "

قسط 7 سے ہمارے الجواب کا کلام اختتام پذیر ہوا۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " سو ان تمام باتوں سے معلوم ہوتا ہے کہ مذکورہ اعتراض بھی انتہائی بودا ہے، اتنی وسیع و عریض زمین کا ایک ٹینس بال سے موازنہ کروا کر فلیٹ ارتھرز اپنی لاعلمی کے ثبوت فراہم کر رہے ہیں۔ " موصوف کا خود کا کلام ہی اِس کا مصادق ہے۔ اگر بات ہم کریں تو یہ کہنا کہ : " اتنی وسیع و عریض زمین کا ایک ٹینس بال سے موازنہ کروا کر فلیٹ ارتھرز اپنی لاعلمی کے ثبوت فراہم کر رہے ہیں۔ " اور

جب بات خود کی سوڈوسائنس پر آئی تو" اتنی وسیع و عریض زمین "اور کائنات کا موازنہ موصوف نے اپنی سوڈوسائنس کے ایک جعلی تجربے " Cavendish experiment" سے کر دیا؟ کیا ہمیں اب یہ حق حاصل نہیں کہ ہم کھل کر کہہ سکیں کہ موصوف زیب نامہ نے اپنی لا علمی اور خیانتداری کا ایک اور بین ثبوت دے دیا؟۔ مطلب میٹھا میٹھا ہپ کڑوا کڑوا تھو؟۔ یہ کام موصوف زیب نامہ جیسے احباب کا ہی طرہ امتیاز ہے کہ اپنی خانہ سازی کی خاطر دن کو سیاہ اور رات کو سفید کر دکھاتے ہیں۔ قارئین کے سامنے ہمارا سارا الجواب موصوف زیب نامہ کے خلاف بین حجت کے طور پر موجود ہے!۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 196: مارشل ہال لکھتا ہے کہ سورج چاند اور ستارے صدیوں سے وہی کرتے آئے ہیں جو ہم ان کو کرتا دیکھ رہے ہیں، کیوں نہ ہم اس پر یقین کریں جو ہماری آنکھیں دیکھتی ہیں بجائے اس کے کہ جو یہ جعلی نظام (سائنس) ہمیں بتاتی ہے۔اگر یہ سب سچ ہوتا تو ہمیں زمین کے اپنے مدار اور سورج کے گرد گھومنے، سورج کے بلیک ہول کے گرد گھومنے کے متعلق محسوس کیوں نہیں ہو پاتا۔)

جبکہ اصل کتاب کے متن میں سوڈوسائنس کے تخیلاتی نظامِ کائنات کی بابت ایک بین ثبوت اختصار کے ساتھ موجود ہے؛

" ثبوت نمبر 196 : جدید سائنس کا بنایا ہوا تخیلاتی نظامِ کائنات؛مارشل ہال لکھتا ہے کہ :" مختصراًیہ کہ، سورج، چاند اور ستارے صدیوں سے وہی کرتے آرہے ہیں جو ہم اُن کو کرتا دیکھتے آئے ہیں۔ ہم کیوں نہ اُس پر یقین کریں جو ہماری آنکھیں دیکھتی ہیں مگر ہمیں اِس جعلی نظام کے بل بوتے پر یہ پڑھایا جاتا ہے کہ ہم اُس پر یقین کر لیں جس کو کبھی کسی نے نہ مشاہدے اور نہ تجربے سے ثابت کیا ہے۔ وہی جعلی نظام یہ مطالبہ کرتا ہے کہ زمین اپنے محور پر ہر 24 گھنٹے میں اپنے خطِ استواء پر 1000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے گھوم رہی ہے۔ کسی نے نہ تو زمین کی سورج کے گرد اپنے مدار میں 67،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے حرکت، نہ کسی نے سورج کی اپنے مدار میں 500،000 فی گھنٹہ کی رفتار سے اپنی کہکشاں کے گرد حرکت جو مبینہ 'بگ بینگ' سے شروع ہوئی اور پوری کہکشاں کی 670،000،000 میل فی گھنٹہ کی رفتار سے حرکت نہ کبھی بھی کسی نے نہ یہ حرکات دیکھی ہیں اور نہ محسوس کی ہیں! یاد رکھیں، کسی تجربہ میں یہ نہیں دیکھایا جا سکا کہ یہ زمین گھوم رہی ہے۔اِس میں یہ بھی بات داخل کر لیں کہ زمین کی مبینہ گردش کی رفتار جس کی بابت ہمیں یہ سیکھایا جاتا ہے یہ ایک لازمی سائنسی حقیقت ہے، یہ لازم ہی کہ وہی رفتار، جیسے جیسے ہم خطِ استواء سے شمال یا جنوب میں ایک انچ یا میل بھی ہٹتے ہیں تو بتدریج کم ہوتی جاتی ہے،اوراِس بات سے یہ بھی امکان بڑھ جاتا ہے کہ، جیسے دوسری عالمی جنگ کے دوران جہازوں سے کسی علاقے پر 25000 فٹ کی بلندی سے بمباری کی جاتی تھی تو یہ ناممکن ہوتا کہ کسی جہاز کے کسی سمت میں تیزی سے اُڑتے ہوئے اپنے مطلوبہ ہدف کو نشانہ بناتا کیونکہ نیچے زمین کئی سو میل کی رفتار سے لگاتار گھومتے ہوئے بار بار اپنے عرض بلدوں کو بدل رہی تھی۔"

یہ تو تھا اصل کتاب کا متن جس میں بگ بینگ کے آفاقی دھماکے کی بابت مفصل کلام لکھا تھا جسے پہلے موصوف زیب نامہ نے اپنے خانہ ساز اعتراض میں بدلا اور پھر اُس پر اپنی خانہ پُری کے مصادق جواب تحریر فرما دیا؛

☆(جواب: ایسے اعتراضات کا پچھلی اقساط میں کئی بار جواب دیا جا چکا ہے۔ فلیٹ ارتھرز اپنے سابقہ اعتراضات کو ہی دہرا رہے ہیں۔)

الجواب: جبکہ موصوف زیب نامہ نے اس مقام پر کچھ بھی ایسا نہیں لکھا جس کا کوئی الجواب لکھا جاسکے جبکہ اصل کتاب میں اِس مقام پر آکر بگ بینگ مضحکہ خیز پیائشیں لکھی ہیں۔تو موصوف زیب نامہ کا یہ کہنا کہ :" : ایسے اعتراضات کا پچھلی اقساط میں کئی بار جواب دیا جاچکاہے۔ فلیٹ ارتھرز اپنے سابقہ اعتراضات کو ہی دہرا رہے ہیں " موصوف زیب نامہ کی اپنے قارئین کو ہی کھلی دھوکہ دہی کے مترادف ہے جب ایک موضوع ہی اِس سے پہلے ذکر نہیں ہوا تو اُس کا موصوف پہلے سے کیسے جواب دے سکتے تھے؟ جبکہ موصوف زیب نامہ کی عادتِ خانہ سازی کہ اصل بات کو ہی مدعے سے ہٹاکر پیش کرنا ایسا بھی اِس مقام سے پہلے اِن پیائشوں کی بابت نہیں گذرا۔ ہاں ایک مقام پر موصوف زیب نامہ نے ستاروں کے ذیل میں ایک بات لکھی تھی جس کا ہم نے یہ جواب دیا تھا۔ قارئین کی خدمت میں دوبارہ سے حاضر ہے۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 197: اگر زمین کو کائنات کا مرکز مان لیا جاتا تو اس سے مذہب کو تقویت ملتی ہے، اسی خاطر فری میسنز نے ایک جال بنا اور مکمل پلاننگ کے تحت گلوب زمین اور دیگر نظریات کو عام کیا۔)

جبکہ اصل کتاب کے متن میں ایک مفصل اور جامع مضمون اِس اہم موضوع پر لکھا تھا جس میں موصوف زیب نامہ جیسے احباب جو مادہ پرستی کے عالمی استعماری نظام کے یا تو مدافعین ہیں یا ذہنی طور پر اُس سے مرعوب ہو کر شکست تسلیم کر چکے ہیں اُن کے خلاف بین دلائل کے ساتھ سارا کلام موجود ہے؛

" ثبوت نمبر 197 : گلوب ارتھ بطور ایک عالمی سازش؛ کچھ لوگ مدعی ہیں کہ چاہے زمین گلوب ہو یا فلیٹ کیا فرق پڑتا ہے اور یہ کہ یہ سازش اتنے بڑے پیمانے پر رچائی گئی اِس کا کوئی مقصد نہیں ہے۔ زمین کو ساکن مرکزِ کائنات سے ہٹا کر، اِن فری میسنز نے ہم سب انسانوں کو فزیکلی اور میٹا فیزیکلی دونوں طرح سے ایک عظیم اہمیت کے حامل مقام سے ہٹا کر مکمل طور پر فتنہ انگیزی سے بھرے بے حسی کے مقام پر لا کھڑا کیا ہے۔ اگر زمین کائنات کا مرکز ہو، تو وہاں پر خالق (اللہ) کے ہونے کے تصورات، اُس کی تخلیق اور انسانوں کو بنائے جانے کا مقصد جیسی باتیں پھلیں پھولیں گیں۔ لیکن اگر زمین کو صرف ایک ایسا سیارہ مان لیا جائے جو کئی بلین سیاروں میں سے ایک سیارہ ہے جو کئی بلین ستاروں میں سے ایک ستارے کے گرد گردش کر رہا ہے اور وہ ستارہ کئی بلین کہکشاؤں میں سے ایک کہکشاں میں محوِ گردش ہے، تو ایسی جگہ پر خالق (اللہ) کے ہونے کے

تصورات، اُس کی تخلیق، انسانوں اور زمین کو تخلیق کرنے کے خاص مقصد جیسی باتیں بالکل نامعقول سی ہو کر رہ جائیں گی۔بڑے پراسرار طریقے سے ہم انسانوں میں سائنسی مادہ پرستی اور سورج کی پوجا کو متعارف کرایا گیاہے،جس سے ہم سب کا نا صرف مادیت کے علاوہ ہر شے پر سے ایمان کھو دیا ہے بلکہ ہم سب کو مادہ پرستی، سطحی جاہ وجلال، خود غرضی، لذدیت اور کنزیومرازم پر ہی ایمان رکھنے پر مجبور کر دیا گیا ہے۔ اگر کوئی خالق (اللہ) نہ ہو اور سب کا سب صرف ایک حادثے کی وجہ سے ہی ہو تو صرف میں، میں اور صرف میں ہی رہ جاتا ہے۔اُنھوں نے میڈونا کو ایسی مدر آف گاڈ بناڈالا جو ایک مادہ پرست عورت ہے اور مادہ پرستی کی دُنیا میں رہتی ہے۔اُن کی امیر ترین اور طاقتور کارپوریشنز جو واضح سورج کے پجاریوں کے لوگو سجائے ہوئے ہیں، اُنھوں نے ہمیں ایسے بُت بیچے جن کی پوجا ہو اور آہستگی سے پوری دُنیا پر قابض ہو گئے جبکہ اُسی اثناء ہم خاموشی سے اُن کی 'سائنس' پر یقین کرتے رہے اُنکے سیاستدانوں کو ووٹ دیتے رہے،اُن کی اشیاء خریدتے رہے،اُن کا میوزک سنتے رہے اور اُن کی بنائی فلمیں دیکھتے رہے۔ اپنی روحوں کو اُن کی مادہ پرستی کی قربان گاہ پر قربان کرتے رہے۔ اِسی پر مورِس کلائن کا بات یاد آ گئی کہ :" ہیلیو سنٹرک تھیوری میں سورج کو مرکزِ کائنات ماننے سے ہم نے انسان کو ایک ایسا گدا گر بناڈالا ہے جو ٹھنڈے آسمان میں بھٹکتا پھرتا ہے۔اب یہ کم ہی ممکن رہا ہے کہ جس انسان کو عظمت کے ساتھ رہنے کے لیے پیدا کیا گیا تھا اور اُس کے مرنے پر جنت کا حصول ممکن تھا۔اس بات کا بھی کم ہی امکان رہ گیا ہے کہ وہ خالق (اللہ) کی فرمانبرداری کا ایک نمونہ ہوتا۔ "

قارئین نے یہ مفصل اور جامع کلام پڑھ لیا ہو گا جس کو موصوف زیب نامہ نے پہلے اپنی خانہ سازی سے صرف ایک دو سطور کے اعتراض میں بدلا پھر اُس پر اپنا وہی گھسا پٹا جواب تحریر فرما دیا؛

☆(جواب: زمین کے گول اور گھومنے کا نظریہ 2 ہزار سال سے موجود ہے،اس سے نہ تو مذہب کو کوئی فرق پڑا اور نہ ہی یہ کسی قسم کی کوئی سازش ہے، فلیٹ ارتھرز بنا کسی ثبوت کے خیالی پلاؤ بنانے اور خود ہی کھانے میں مصروف ہیں، عوام الناس کو ان کے نظریات سن کر ہنسنے کے سوا کوئی خیال نہیں آتا۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ :" : زمین کے گول اور گھومنے کا نظریہ 2 ہزار سال سے موجود ہے " موصوف زیب نامہ کا ایک اور سفید جھوٹ ہے کیونکہ صرف گلوب کا نظریہ فیثا غورث کی اختراع تھی جو کپر نیکس کے دور تک کسی اور سے اِس کا کہیں کوئی ثبوت موجود نہیں ہے اگر یہ موجود ہے تو ہم موصوف زیب نامہ سے التماس کرتے ہیں کہ بمعہ ثبوت پیش کریں۔ جبکہ حقیقت میں فری میسن گرینڈ ماسٹر فیثا غورث نے یہ بات سب سے پہلے گھڑی تھی کہ زمین مبینہ طور پر گلوب ہو سکتی ہے اِس کے علاوہ فیثا غورث کے بعد 1600 سال سے زیادہ عرصے تک کسی نے اِس بات پر کوئی کلام تک نہیں کیا کیونکہ سکہ رائج الوقت ماڈل فلیٹ ارتھ تھا۔ مگر جیسے ہی ٹیکو براہی جس کی بابت ہم شروع میں مفصل کلام کر چکے، اُس کا مبینہ قتل کر کے کیپلر نے اِس نظریے کو دوبارہ سے ٹیکو براہی کے جیو سنٹرک ماڈل کی بنیاد پر ہیلیو سنٹرک ماڈل فیثا غورث کے گلوب نظریے کے عین مطابق پیش کر دیا۔ جسے کپر نیکس نے پوری طرح سے نافذ کرانے میں کامیابی حاصل کی۔ اگر یہ نظریہ کیپلر سے پہلے بطورِ عام موجود ہے تو موصوف زیب نامہ سے اُس کی دلیل مطلوب ہے۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " اس سے نہ تو مذہب کو کوئی فرق پڑا اور نہ ہی یہ کسی قسم کی کوئی سازش ہے، " جبکہ یہ بات موصوف زیب نامہ جیسے احباب الحاد اور سائنٹزام کو بطور مذہب نافذ ہو چکا اپنی آنکھوں سے دیکھنے کے باوجود اِس کے انکاری ہیں اگر کوئی کھلی ہوئی بین بات کا ہی انکار کر دے تو ہم اُس کا کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ ہم آپ کو میڈیا سے متعلقہ ایک اور اہم ثبوت دکھاتے ہیں؛

یہ اکیلی ایک تصویر مختلف مشہور اداکاروں اور مشہور میڈیا آئیکونز اور لوگوز کا مجموعہ ہے جس میں ایک شے سب میں واضح طور پر مشترک ہے۔ وہ ہے آل سینگ آئی! ۔اگر موصوف زیب نامہ کو یہ نظر نہیں آتی تو یہ ہمارا قصور نہیں ہے۔ ہمارا کام پیغام دینا ہے۔ جس نے یہ طے کر لیا ہے کہ میں نے حزب الشیطان کا ہی حصہ بننا ہے اُسے اللہ ہی اپنے لشکر میں شامل ہونے کی توفیق دے تو دے ہم انسان صرف پیغام ہی پہنچا سکتے ہیں۔ موصوف زیب نامہ اور اُن کے احباب کے مذکورہ مؤقف کے رَد کے لیے یہ اکیلی تصویر ہی کافی وشافی ہے۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " فلیٹ ارتھرز بنا کسی ثبوت کے خیالی پلاؤ بنانے اور خود ہی کھانے میں مصروف ہیں، عوام الناس کو ان کے نظریات سن کر ہنسنے کے سوا کوئی خیال نہیں آتا۔ " ہم اپنے گذری علمی تعاقب اور اُس سے پہلے اصل کتاب میں 200 ثبوت دے چکے ہیں اب موصوف زیب نامہ جسے ثبوت کہتے ہیں وہ سوڈو سائنس کا ٹھپا ہے اگر وہ لگا ہو تو ٹھیک ورنہ موصوف جس عوام الناس کے ہنسنے کی بات کر رہے ہیں اُن ہی کی رہنمائی کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے انبیاءؑ کو بھیجا تھا اب چونکہ انبیاءؑ نے نہیں آنا کہ نبوت کا دروازہ بند ہو چکا تو عوام کی رہنمائی علمائے اسلام کی ذمہ داری ہے جو وہ پورے دل و جان سے نبھا رہے ہیں اور اُن کے بعد ہمارے جیسے دینی علوم وسائنسی فنون کے طالبعلموں کی ذمہ داری کہ ہم عوام تک اصل پیغام پہنچائیں۔ جس کی بابت اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ: "اکثرھم لا یعلمون" کہ انسانوں کی اکثریت لا علم ہے اور "اکثرھم جاھلون" کہ انسانوں کی اکثریت اللہ کے احکام کے بر عکس جاہلیت پر ہے۔ اگر موصوف کو علم ہونے کا باوجود ہنسی آتی ہے تو یہ اُن کا خود کا مسلہ ہے جسے وہ اپنی خام خیالی میں عوام کا مجموعی تعامل کہنے کی ناکام کوشش کر رہے ہیں۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض198: کچھ لوگ کہتے ہیں کہ یہ خیال ہے کہ کوئی ایسی سازش ہے کہ جو عالمی پیمانے اور نسلوں پر محیط ہے، یہ حقیقت ہے فری میسنز اور ایلومیناتی اپنے نظریات کا پرچار اسی طرح کرتے ہیں۔)

جبکہ اصل کتاب میں موصوف زیب نامہ جیسے احباب کے تعامل کی بابت لکھا تھا جسے موصوف زیب نامہ نے بڑی چالاکی سے مدعے کی تبدیلی کے ساتھ ساتھ اصل کتاب کے متن میں لکھے ایک اور بین ثبوت کو ہی چھپا دیا۔ اصل کتاب کا متن قارئین کی خدمت میں حاضر ہے؛

"ثبوت نمبر 198 : فری میسنز کی عالمی سازش؛کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ؛ یہ خیال کہ کوئی ایسی سازش ہے جو عالمی پیمانے اور نسلوں پر محیط ہو ایسی بات حقیقت سے دور اور عجیب محسوس ہوتی ہے، لیکن اُن لوگوں کو صرف اپنے لیے یہ جاننا چاہیے کہ کون کون سی تحاریر اور کام اِن فری میسنز کے کر رکھے ہیں، مثلاً جان رابنسن نے 1798 میں اپنی کتاب میں اِن کی کارستانیاں عیاں کی تھیں (کتاب کا نام تھا)؛ "Proofs of conspiracy Against All the Religions and Governments of Europe Carried Out in the Secret Meetings of the Freemasons, illuminati and Reading Societies". البرٹ پائیک جو کہ 33 ڈگری کا سپریم کمانڈر تھا، اُس کے کئی خطوط اُس میں موجود تھے جن کا تعلق اِن میسنز کے عالمی غلبہ سے تھا اور زائنِسٹ (Zionist) کے "Protocols of the Learned Elders of Zion" تھے جس میں عین وہی منصوبہ ہے جو اب تک پوری طرح عملی طور پر حقیقت میں نافذ العمل ہے اور پوری طرح کھل کر سامنے آچکا ہے۔"

قارئین یہ تو تھا ایک اور بین ثبوت جس کے مقابل موصوف زیب نامہ نے اپنے خانہ ساز اعتراض کو گھڑنے کے بعد خود ہی سوال اور خود ہی جواب کے مصادق ایک اور احمقانہ اور دجل وفریب سے بھرپور جواب تحریر فرمایا؛

☆(جواب: دیگر تمام اعتراضات کی طرح ایک اور انتہائی غیر سائنسی اعتراض، محض اپنے نظریات کا پرچار کرنے کے لئے پوری سائنس پر فری میسنز اور ایلومیناتی ہونے کا الزام پاگل پن کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اگر اسی ڈگر پر سب چل پڑے تو فلیٹ ارتھ کے حامیوں پر بھی فری میسن اور ایلومیناتی ہونے کا الزام لگایا جاسکتا ہے۔ بہت سے مسلمان سائنسدان اور علماء زمین کو گلوب اور حرکت کرتا مانتے ہیں کیا سب کے سب فری میسنز اور ایلومیناتی ایجنٹ ہیں؟)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " دیگر تمام اعتراضات کی طرح ایک اور انتہائی غیر سائنسی اعتراض، محض اپنے نظریات کا پرچار کرنے کے لئے پوری سائنس پر فری میسنز اور ایلومیناتی ہونے کا الزام پاگل پن کے سوا کچھ نہیں ہے۔" جبکہ اصل کتاب میں تو یہ لکھا تھا کہ: " ؛ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ؛ یہ خیال کہ کوئی ایسی سازش ہے جو عالمی پیمانے اور نسلوں پر محیط ہو ایسی بات حقیقت سے دور اور عجیب محسوس ہوتی ہے، لیکن اُن لوگوں کو صرف اپنے لیے یہ جاننا چاہیے کہ کون کون سی تحاریر اور کام اِن فری میسنز کے کر رکھے ہیں" بات موصوف زیب نامہ جیسے لوگوں کی ہو رہی ہے کہ وہ لوگ یہ کہتے ہیں جبکہ موصوف زیب نامہ نے اِسے بھی اپنا خانہ ساز اعتراض بنالیا۔ سبحانک ھذا بہتان!

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " اگر اسی ڈگر پر سب چل پڑے تو فلیٹ ارتھ کے حامیوں پر بھی فری میسن اور ایلومیناتی ہونے کا الزام لگایا جاسکتا ہے۔" تو ہم موصوف کا کھلا چیلنج کرتے ہیں کہ وہ ذرا یہ کر کے تو دیکھیں پھر وہ ملاحظہ فرمائیں اُن کا ہم کیسے دلائل اور ثبوتوں کے ساتھ اُن کے ایسے جاہلانہ الزام کا تعاقب کرتے ہیں۔ الزام تب تک الزام ہوتا ہے جب تک کوئی ثبوت نہ ہو۔ جبکہ ہم موصوف زیب نامہ کے ہر کلام کو

من و عن نقل کر کے اُس کے خلاف ہر ممکنہ ثبوت دے رہے ہیں۔ بات قرینے اور ثبوت کے ساتھ ہو تو اُس میں وزن ہوتا ہے ورنہ وہ ردی ہوتی ہے۔ موصوف زیب نامہ کا پورے کا پورا کلام صرف ایک احمقانہ کوشش تھی جس کا ہم کھل کر تعاقب لکھتے آرہے ہیں۔ اگر موصوف کو فری میسنری اور ایلومیناٹی پر تحقیق کی توفیق ہو تو ہمارا اسامنا کریں ہم اُن کو دکھائیں گے کہ کیسے، کب اور کیونکر ہمارا کلام سچ اور موصوف فریب نامہ کا کلام سفید جھوٹ ہے۔

موصوف کا یہ فرمانا کہ: " بہت سے مسلمان سائنسدان اور علماء زمین کو گلوب اور حرکت کرتا مانتے ہیں کیا سب کے سب فری میسنز اور ایلومیناتی ایجنٹ ہیں؟" جن کو موصوف سائنسدان کہتے ہیں وہ تو قارئین دیکھ ہی چکے ہیں باقی اگر موصوف کے اِس کلام کو دیکھا جائے تو ہم شیخ ابن بازؒ کا جو فتوی پیش کر چکے وہ موصوف کے اِس مؤقف کے خلاف بین حجت ہے کہ زمین حرکت پذیر ہے!۔ کوئی بڑی بات نہیں ہے کہ اسلام کیا ہر مذہب کے اہم پیشواؤں کے فری میسنری و ایلومیناٹیز کے زیر تسلط ہونے کے بین دلائل ہمارے چاروں طرف موجود ہوتے ہیں مگر نظر صرف اُسے آتے ہیں جو جاگ رہا ہو۔ سوئے ہوئے کو کبھی کچھ نظر بھی آیا ہے؟۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 199:E.Eschini اپنی کتاب "Foundations of Many Generations" میں بتاتا ہے کہ کیسے فری میسنز نے زمین کے گلوب ہونے کے نظریات کا پرچار کیا ہے۔)

جبکہ اصل کتاب میں ایک اور بین ثبوت پوری تفصیل کے ساتھ موجود ہے؛

"ثبوت نمبر 199: فری میسنز کی نسلوں پر محیط بنیادیں؛ E.Eschini اپنی کتاب "Foundations of Many Generations" میں رقمطراز ہے؛" ایک داستان گردش کرتی زمین کی مکمل ہو چکی، اِس کے مکمل ہونے نے جھوٹ کی تباہ کن طاقت دیکھا دی، ایک ایسا جھوٹ جس کے ذریعے ایک آدمی کو ذہنی غلام بنایا جاتا ہے، تو وہ آدمی اتنی بھی ہمت نہیں کرتا کہ وہ اپنے کسی حسی ثبوت کو بھی پلٹ کر دیکھ سکے۔ وہ سورج کی وہ واضح اور لازمی گردش کا بھی انکار کر دیتا ہے جو وہ پہلے دیکھا کرتا تھا۔ جب وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ وہ ایک ایسی زمین پر کھڑا ہے جو عجیب وغریب طریقے سے گردش کر رہی ہے، تو وہ کسی کے بھی کہنے پر یہ مان لیتا ہے کہ وہ بھی بہت تیز رفتار سے گردش کر رہا ہے۔ جب وہ کسی پرندے کو اُڑتے دیکھتا ہے، اور زمین سے اوپر اُٹھتا دیکھتا ہے تو وہ یہ یقین کرنے پر تیار ہوتا ہے کہ زمین اُس پرندے کی نسبت کئی گنا زیادہ تیزی سے سفر کر رہی ہے تو لہٰذا کسی دیوانے کے خیال کو اہمیت دیتے ہوئے وہ اپنے خالق تک کو موردِ الزام ٹھہرا دیتا ہے جس نے اُسے ایک نہایت اعلی جھوٹ بنایا۔"

قارئینِ گرامی قدر، یہ تو تھا اصل کتاب کا مفصل ثبوت جسے موصوف زیب نامہ نے اپنی خانہ سازی کا نشانہ بنایا اور اُس پر اپنا ایک اور گھسا پٹا جواب تحریر فرمایا؛

☆(جواب: پھر وہی اعتراض.... بس یہی عرض ہے کہ فری میسنز نامی مخلوق کے سحر سے باہر نکل کر تھوڑا سا عقل کو ہاتھ مار لیں اور تحقیق ضرور کر لیں۔)

الجواب: موصوف کا یہ فرمانا کہ: " پھر وہی اعتراض.... بس یہی عرض ہے کہ فری میسنز نامی مخلوق کے سحر سے باہر نکل کر تھوڑا سا عقل کو ہاتھ مار لیں اور تحقیق ضرور کر لیں۔" بین ثبوت ہے کہ موصوف زیب نامہ سِرے سے ہی اِس حقیقت کے انکاری ہیں کہ دُنیا میں فری میسنز نامی کوئی عالمی تنظیم کا وجود بھی ہو سکتا ہے۔ جبکہ ہم بین دلائل و ثبوتوں کے ساتھ یہ ساری حقیقت اپنے قارئین کو اپنے علمی تعاقب میں پر ممکنہ مقام پر پیش کر آئے ہیں۔ اگر یہ بھی تحقیق نہیں ہے تو موصوف زیب نامہ سے التماس ہے کہ ہمیں بتایا جائے کہ تحقیق کس چڑیا کا نام ہے؟۔

صاحبِ زیب نامہ لکھتے ہیں؛

☆(اعتراض 200: نیوٹن نے کے اپنے نظریات تضادات سے بھرپور ہیں۔ نیوٹن نے جو جھوٹا نظریہ دل میں آیا کہہ دیا۔)

اصل کتاب کے یہ آخری اعتراض نمبر 200 بہت ہی مفصل اور جامع کلام ہے جسے موصوف زیب نامہ نے صرف ایک سطر میں بطور اپنے خانہ ساز اعتراض کے تحریر فرمایا ہے۔ قارئین کی خدمت میں اصل کتاب کا متن حاضر ہے؛

" ثبوت نمبر 200 : نیوٹن کا فلسفہ اور اُس کا رَد؛ اور آخر میں، Dr. Rowbotham کے مطابق؛" جبکہ ہم دیکھ چکے کہ نیوٹن کے فلسفے میں کہیں مستقل مزاجی نہیں ہے؛ اُس کی تمام تفصیلات کے نتائج جائز استدلال کے تمام قوانین کی خلاف ورزیوں سے بھرے ہیں اور اُن کی بنیاد صرف مفروضوں پر مبنی ہے۔ یہ حقیقتاً مفروضوں در مفروضوں کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہیں اور نتائج کو اپنی من مانی اور مرضی سے ثابت کیا گیا ہے اور اپنی سچائی کو ثابت کرنے کے لیے پہلے بنیادی مفروضے گھڑے گئے ہیں۔ اسطرح کی جعلی اور دھوکہ دہی کے تخیلات اور جھوٹ گھڑے گئے ہیں اور اِن کو نظریاتی فلکیات کے نام پر کی جانے والی پیمائشیوں کو غیر جانبدارانہ تحقیقات کہا گیا ہے تا کہ اُسے کبھی حلف اُٹھانے یا کبھی کسی غیر جانبدار تحقیقات کے تعاقب کا ڈر تک نہ رہے؛ اور کوئی اُس کے مزید کام میں مداخلت نہ کر سکے، کوئی اُس کی اِس شاندار عمارت کو نہ گرا سکے اور وہ اپنے اُس جھوٹی عزت کے ساتھ دفن ہو سکے جس کی بنیاد اُس کے جھوٹوں کے ساتھ گہرے تعلقات پر قائم ہے، اور یہ نظریات آج بھی اُس کے جانثاروں نے اپنے پلے باندھ رکھے ہیں۔ سیکھنے کے لیے صبر، استقامت اور تندہی سے محنت جیسی مثالیں رہی ہیں جن کی وجہ سے عزت واِکرام کو ملنے سے کوئی نہیں روک سکتا؛ مگر اُنھوں نے باطل استدلال کے ساتھ اور انسانیت کے علمِ فلکیات سے نابلد ہونے کی وجہ جو فائدہ اُٹھایا ہے اُسی کی بنیاد پر اُنھوں نے بے بنیاد نظریات گھڑے ہیں اور اُن کا اب دفاع بھی کیا جاتا ہے اِس پر افسوس کے علاوہ کچھ بھی نہیں کیا جا سکتا اور ہمیں چاہیے کہ اِس جھوٹ کے خاتمے کی ہر ممکن کوشش کریں۔"

To Learn Flat Earth you have to unlearn,

What you thought by this fake Science

قارئین یہ تو تھا اصل کتاب کا آخری ثبوت۔ جس کے مقابل موصوف زیب نامہ اپنے خانہ ساز اعتراض کا جواب لکھتے ہیں؛

☆(جواب: نیوٹن کی بتائی گئی مساوات کو آج تک سائنسدان استعمال کرتے ہیں صرف زمین کے متعلق ہی نہیں نیوٹن کی مساوات دیگر سیاروں اور ان کے مدار کے متعلق بھی ٹھیک ٹھیک ڈیٹا فراہم کرتی ہیں۔ اس کے علاوہ نیوٹن کی باتوں میں کہیں کوئی تضاد نظر نہیں آتا۔ بہر حال نیوٹن کو بھی ہم پچھلی اقساط میں بہت تفصیل کے ساتھ ڈسکس کر چکے ہیں۔)

الجواب: موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " نیوٹن کی بتائی گئی مساوات کو آج تک سائنسدان استعمال کرتے ہیں صرف زمین کے متعلق ہی نہیں نیوٹن کی مساوات دیگر سیاروں اور ان کے مدار کے متعلق بھی ٹھیک ٹھیک ڈیٹا فراہم کرتی ہیں۔" موصوف زیب نامہ کا ایک اور سفید جھوٹ ہے جس کے رَد پر ہم نے مفصل کلام اپنے پورے علمی تعاقب کے ہر ممکنہ مقام پر ہر ممکنہ پہلو سے کیا ہے۔ اگر موصوف زیب نامہ کا کلام سچ ہے تو پھر یہ کیا ہے؟
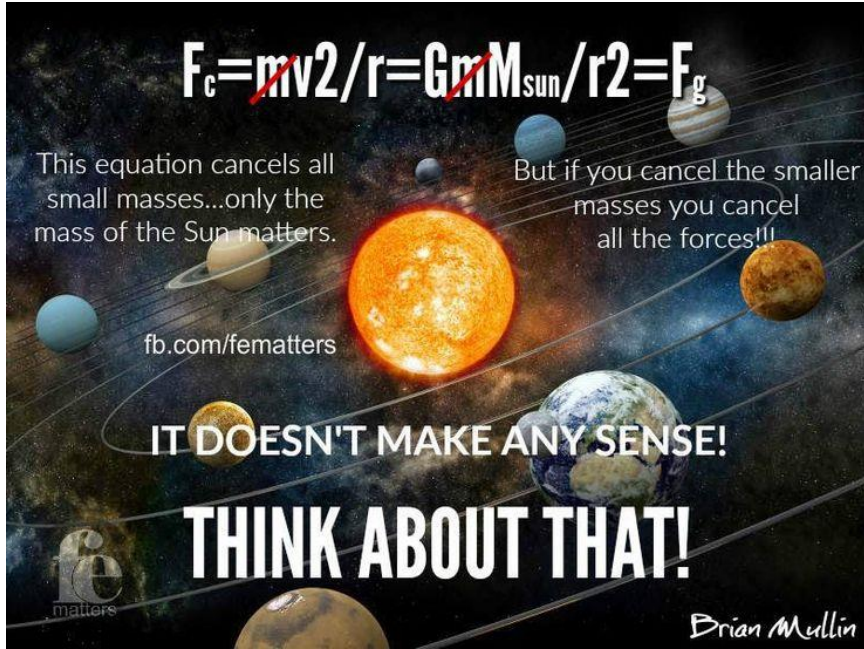
جبکہ حقیقت تو یہ ہے کہ نیوٹن کا کلام صرف ایک ماسٹر فری میسن کا فلسفہ ہے جو حقیقی سائنس میں صرف ردی ہے اُس سے زیادہ کچھ بھی نہیں جبکہ سوڈو سائنس میں موصوف زیب نامہ جیسے احباب نیوٹن کے فری میسونک سوڈو سائنس کے فلسفے کو وحی کی طرح مانے بیٹھے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " اس کے علاوہ نیوٹن کی باتوں میں کہیں کوئی تضاد نظر نہیں آتا۔ بہر حال نیوٹن کو بھی ہم پچھلی اقساط میں بہت تفصیل کے ساتھ ڈسکس کر چکے ہیں۔" کس کے علاوہ؟ یہ بات ہم موصوف زیب نامے کے اِس مقام پر پورے کلام کو دیکھ کر نہیں سمجھ سکے۔ جبکہ ہم اپنے پوری علمی تعاقب کے دوران موصوف زیب نامہ کا نیوٹن کی حمایت میں لکھا ہر ممکنہ کلام بین دلائل کے ساتھ رَد کر آئے ہیں۔ مزید قارئین کی خدمت میں ایک اور نیوٹن کی بابت ایک حقیقت پر مبنی تنقیدی تصویر حاضر ہے۔

Newton made up Gravity...

later they realized the calculations
all lead to a giant singularity where
all of the universe
gets squished into oblivion...

To counter that they made up Dark Energy
which is basically Anti-Gravity...

...But, then calculations now showed
everything will move away from each other
until Dark Energy rips the
very fabric of "Outer-Space"...

So to balance both,,. they made up Dark Matter
to hold Gravitons and Dark Energies together...

It is one imaginary justification after another
after another..,

One BIG Imaginary Psyop

زیب نامہ کی قسط نمبر 12 میں بطور اختتامیہ لکھے گئے موصوف زیب نامہ کے خیالات و تاثرات اور اُن کا علمی تعاقب

ہم موصوف زیب نامہ کے علمی تعاقب میں موصوف کے اپنے فریب نامہ میں لکھے ہوئے اختتامیہ کا بھی علمی تعاقب اُسی اسلوب سے کریں گے جیسے ہم موصوف زیب نامہ کے خانہ ساز اعتراضات کا کرتے آرہے ہیں پہلے موصوف زیب نامہ کے کلام کی " عبارت " لال سیاہی میں ہو گی اور اُس سے متصل ہمارا کلام ہو گا جو موصوف کا علمی تعاقب ہو گا۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : "الحمدللہ ! ہم 200 اعتراضات مکمل کر چکے ہیں، " لا شک فیھا کہ الحمدللہ ہر دم کہنا چاہیے مگر موصوف زیب نامہ سے سوال ہے کہ دینی شعائر کو اپنے دجل و فریب میں آپ نے کیا مسلمان قارئین کو دھوکہ دینے کے لیے لکھ رکھا ہے ؟۔ جبکہ آپ کے پورے زیب نامہ کے علمی تعاقب کے بعد قارئین اِس نتیجے پر پہنچ چکے ہونگے کہ موصوف زیب نامہ نے اپنا پورا زیب نامہ بطور دجل و فریب نامہ ہی تحریر فرمایا ہے۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " یاد رکھیے جنھوں نے ضد لگا رکھی ہو کہ زمین کو فلیٹ ہی ماننا ہے تو یہ جوابات پڑھ کر بھی ان کے نظریات میں فرق نہیں آئے گا، " واللہ اگر موصوف زیب نامہ نے جوابات دیے ہوتے ، دلائل دیے ہوتے تو ہم پوری ایمانداری سے اُن کو حقیقی سائنس کی کسوٹی پر پرکھتے اور اگر سچ ملتا تو مصوف زیب نامہ کا ماتھا چومتے اور اُن کے احسان مند ہوتے۔ مگر یہ کیا حقیقت تو اِسکے برعکس نکلی اُلٹا ہمیں موصوف زیب نامہ کا علمی تعاقب کرنا پڑ گیا۔ جس کی بابت ہمارے لکھے علمی تعاقب کی ہر سطر پر اُس کی بین وجہ قارئین کے سامنے ہے۔ اگر فرق آنا ہوتا تو ہم گلوبر سے مسطحتی ہی نہ بنتے۔ جبکہ یہ بھی بین ہے کہ ہم گلوب اور سوڈو سائنس کو موصوف زیب نامہ سے کہیں زیادہ جانتے ہیں جس کی دلیل قارئین کے سامنے ہمارے لکھے الجوابات میں ہر جگہ پر موجود ہے۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " فلیٹ ارتھرز کو ان کے بچگانہ اور سطحی طرز کے اعتراضات کے باعث عموماً دنیا بھر میں نظرانداز کیا جاتا ہے " اگر یہ بات سچ ہے تو اِس کی کوئی دلیل ؟ اور اگر یہ سچ ہے تو آپ بھی نظرانداز کرتے کیوں اپنا فریب نامہ لکھ کر اپنی جگ ہنسائی اور مزید سامان ہمیں مہیا کرا دیا ؟۔ جبکہ حقیقت میں یہ تحریک بین الاقوامی طور پر اتنی مضبوط ہو چکی ہے کہ امریکہ جیسی سُپر پاور کے صدر تک کو اعلانیہ فلیٹ ارتھرز کا ذکر کرنا پڑ گیا۔ ہمارے اعتراضات سطحی اور بچگانہ ہیں یا مدلل اور بین ثبوت ہیں اِس پر فیصلہ قارئین نے کرنا ہے نہ کے موصوف زیب نامہ جیسے سوڈو سائنس کے ذہنی غلام نے۔ قارئین کو ہم نے پوری دیانتداری اور عدل کے ساتھ موصوف زیب نامہ کی پوری عبارت اور اصل کتاب کا متن بطور تقابلہ پیش کیا ہے ساتھ میں اپنا علمی تعاقب بھی تحریر کیا ہے اب قارئین کے ہمارے پیش کردہ ثبوتوں اور قرائن کی روشنی میں فیصلہ کرنا ہے کہ سچا کون اور جھوٹا کون ہے ؟۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ : " مگر یہاں پر ان کے 200 اعتراضات کے جوابات صرف اور صرف اس لئے دیئے گئے ہیں تاکہ ان کے حامی کبھی یہ دعوٰی نہ کر پائیں کہ ان اعتراضات کے جوابات چونکہ سائنس کے پاس نہیں اس خاطر کوئی جواب نہیں دے پاتا۔ " اگر موصوف زیب نامہ کو یہ لگتا ہے کہ حقیقت میں انھوں نے یہی کیا ہے تو ہمیں موصوف زیب نامہ سے اب ہمدردی ہے کہ آپ کی ساری دجل و فریب کی خیانتداری کی کوشش اکارت چلی گئی اور ہم نے آپ کے سامنے آکر آپ کا علمی تعاقب بین دلائل کے ساتھ قارئین کی خدمت میں پیش کر دیا۔

اگر موصوف زیب نامہ اصل کتاب 200 ثبوت کا متن لکھتے اور اُس کا جواب دیتے تو وہ اپنے جواب دینے کے دعوی میں بھی سچے پائے جاتے مگر نہ تو موصوف زیب نامہ نے اپنے پورے کلام میں کہیں بھی اصل کتاب کا متن نقل کیا اور نہ ہی کوئی بھی جواب ثبوت کے ساتھ دے سکے۔ اگر وہ اصل متن نقل کرتے اور اُس کا رَد لکھتے تو پھر وہ اپنے اِس دعوی کو کرنے کے قابل ہوتے۔ مگر چونکہ موصوف صرف ایک شعبدہ باز لکھاری ہیں جو کسی بھی قسم کی علمی دیانت اور قلمی اقدار سے عاری ہے۔ تبھی اپنے فریب نامہ کے آخر میں اپنے منہ میاں مٹھو کے مصادق ایسی یاہ واہی پر مبنی بچگانہ واحمقانہ دعوی فرماگئے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " سوان 200 جوابات کے بعد یہ بات روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جاتی ہے کہ زمین گلوب ہے، حرکت میں مصروف ہے۔ " جبکہ موصوف کا یہ دعوی بھی موصوف کی خام خیالی ہے جس کا مشاہدہ قارئین پورے علمی تعاقب میں دیکھ چکے ہیں۔ اگر ایسا کسی ایک مقام پر بھی ہونا ہوتا تو موصوف زیب نامہ اصل کتاب کا متن لکھتے پھر اُس کا جواب دیتے مگر حقیقت میں وہ صرف اپنے خانہ ساز اعتراضات لکھتے رہے۔ جو موصوف کے علمی قد کے ہی برابر تھے کیونکہ اصل کتاب تو موصوف سے بہت اوپر کے درجے کی تھی تبھی موصوف نے اپنی خانہ سازی سے اعتراضات بنانے پر ہی اکتفا کیا اور اپنے جوابات لکھ کر خوش ہوتے رہے۔ ہمارا علمی تعاقب موصوف زیب نامہ کے لیے ایک بہترین تحفہ ہے کہ وہ اگر اِسے پڑھیں گے تو ساری زندگی یاد رکھیں گے کہ کسی بھی کلام کا رَد لکھنے کی بنیادی شرط اور اسلوب وہی ہے جو ہم نے اپنے علمی تعاقب میں اختیار کر کے اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر دی ہے کہ پہلے مقصودہ اصل من و عن متن پھر اپنا کلام تا کہ قاری کو فیصلہ کرنے میں آسانی ہو۔ اپنے گھر میں بھڑکیں مارنے کے مترادف زیب نامہ کی بنیادی کمی ہی یہ پائی گئی کہ اُس میں مقصودہ تحریر سِرے سے موجود ہی نہیں تھی۔ قارئین کے سامنے سارے ثبوت بین طور پر موجود ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " اس کے علاوہ وہ قارئین جنھوں نے تمام اقساط کو پڑھا ہے وہ سمجھ چکے ہونگے کہ فلیٹ ارتھرز کے تمام اعتراضات میں ایک ہی ادارے کا ذکر ملتا ہے جس کا نام ناسا ہے، گمان یوں ہوتا ہے کہ تمام سیٹلائیٹس ناسا کی ملکیت ہیں اور فلکیات پر تمام تحقیق صرف ناسا کی ہی ہے " موصوف کا سفید جھوٹ ہے۔ ہم ناسا کو جدید سوڈو فلکیات کا مائی باپ اور موصوف جیسے احباب کا ذہنی آقا دلیل کے ساتھ ثابت کرتے ہیں لیکن اگر موصوف زیب نامہ کا یہ احمقانہ گمان سچ مان لیا جائے تو ہمارا علمی تعاقب اُس کا بین رَد کر دیتا ہے جس میں جاپانی اور روس سمیت تمام مبینہ خلائی ایجنسیز کا خلاف بین شواہد موجود ہیں کہ سب کے سب آپس میں ملے ہوئے ہیں مزید قارئین کے لیے ایک اور تنقیدی تصویر حاضر ہے؛
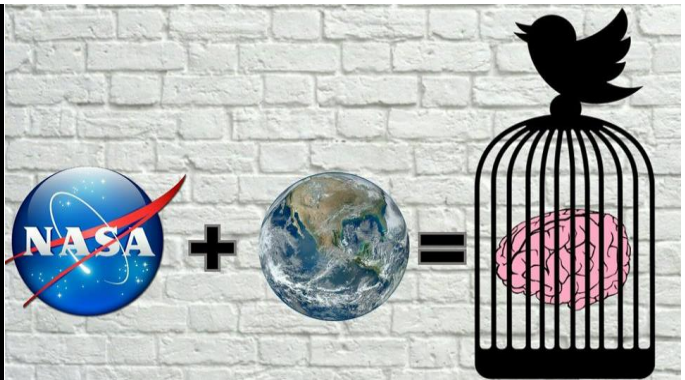
اِن سب مبینہ اسپیس ایجنسیز کا مائی باپ ناسا ہے اور یہ تمام مبینہ اسپیس ایجنسیاں ناسا کے ساتھ اِس دھوکے میں پوری طرح سے شریک ہیں جس کی بابت ہم ہر ممکنہ مقام پر کھلے ثبوت پیش کر آئے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " لیکن حقیقت یہ ہے کہ فلکیات پر تحقیق کے لئے تقریباً تمام ترقی یافتہ ممالک میں مختلف ادارے موجود ہیں اور ہر ترقی یافتہ ملک (یہاں تک کہ پاکستان کی بھی) سیٹلائیٹ زمین کے مدار میں گھوم رہی ہے۔ اگر یہ سب سازش ہے تو پھر کوئی ایک ملک بھی اب تک اس سازش کا بھانڈا کیوں نہیں پھوڑ پایا؟" اگر یہ سب حقیقت ہوتی تو موصوف زیب نامہ دلائل سے ثابت کرتے جبکہ جدید سوڈو فلکیات بھی اتنی ہی جھوٹ ہے جتنے موصوف زیب نامہ خود اور اُن کا خود کا تحریر کردہ یہ زیب نامہ ہے۔ ہم اِس بابت بھی ہر ممکنہ مقام پر کھلے دلائل کے ساتھ یہ سارا معاملہ اپنے قارئین کی خدمت میں پیش کر آئے ہیں۔ جب سب ہی چور ہوں تو کوئی چور کیونکر کسی دوسرے چور کا بھانڈا پھوڑے گا؟۔ جس چیز کا وجود ہی ثابت نہیں ہو سکتا اُس پر موصوف زیب نامہ کا حسبِ عادت واویلہ کرنا دجل وفریب کی ہٹ دھرمی ہی ہے اور کچھ بھی نہیں جبکہ؛
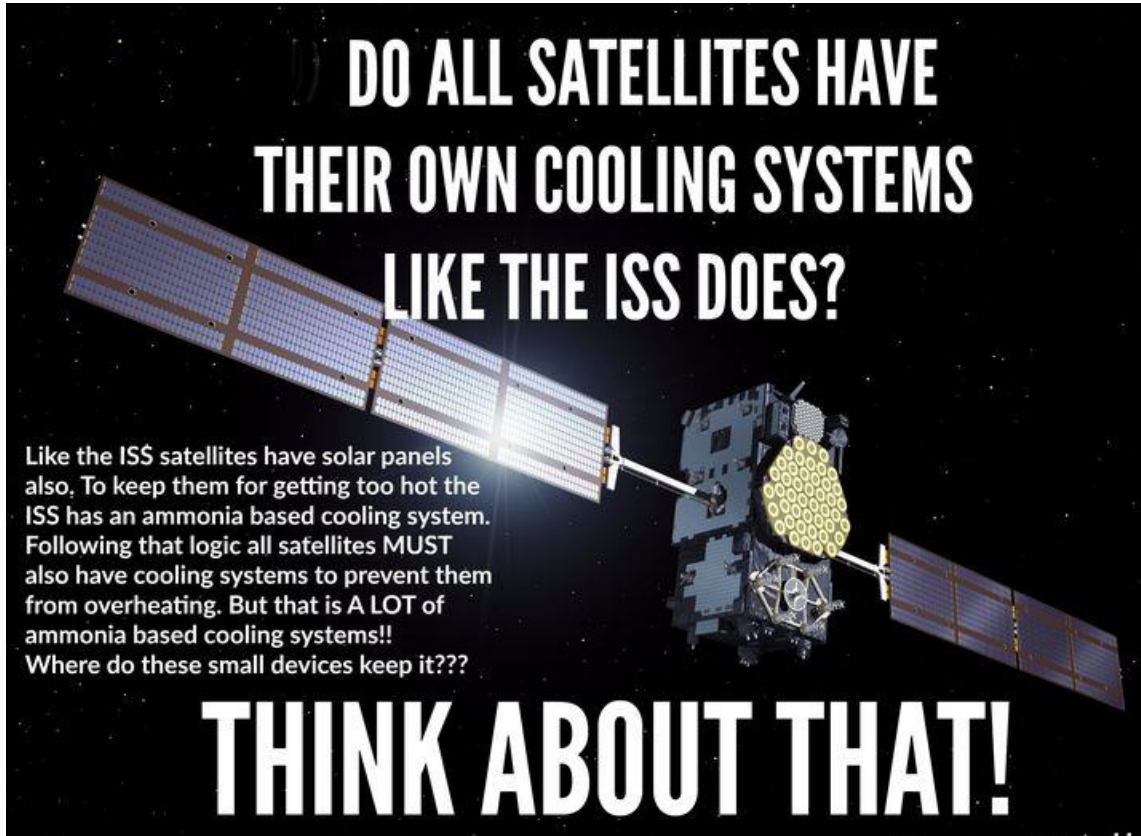
موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " کیا تمام دنیا صرف جاہلوں سے بھری پڑی ہے اور ان میں یہی چند فلیٹ ارتھرز نامی "ہیرے" موجود ہیں جو سچ بول رہے ہیں، اور ایسا سچ بول رہے ہیں جس کا نہ کوئی سر ہے نہ پاؤں۔" قارئین یہ کلام کہیں پر سُنا سُنا سا لگتا ہے۔ جی یاد آ گیا یہ کلام تو موصوف زیب نامہ کے لیڈر نااہل اور سابق وزیر اعظم نواز شریف کا ہے۔ یہ کلام تو میاں صاحب نے اپنی جے آئی ٹی کے خلاف دیا تھا۔ ہمیں اب سمجھ آئی کہ کیوں موصوف زیب نامہ نے یہ کلام اپنے فریب نامہ کی زینت بنایا۔ جیسے اُن کے لیڈر نے ساری پاکستانی عوام کو جی بھر کر لوٹا اور پھر اپنے پکڑے جانے پر عین یہی کلام اپنے خلاف بننے والی جے آئی ٹی کی رپورٹ پاکستان کی سپریم کورٹ میں منظرِ عام پر آنے کے بعد دیا عین اُسی طرح میاں صاحب ہی کے نقشِ قدم پر چلتے ہوئے ہمارے خلاف بھی یہی بیان داغ دیا۔ جیسے اُن کا لیڈر ویسے موصوف زیب نامہ خود۔ باقی اُن کا

شکریہ کہ ہمیں عین واجد ضیاء صاحب کی جے آئی ٹی کے ممبران کی طرح ہیرے کے لقب سے ملقب فرمایا کیونکہ میاں صاحب کی دُختر بھی اپنی چوری پکڑے جانے کے بعد ہر جگہ پر موصوف زیب نامہ کی ہی طرح یہی واویلہ کرتی نظر آتی ہیں۔ تو موصوف زیب نامہ کی جانب سے ایسا کلام لکھا جانا کوئی اچھنبے کی بات نہیں ہے۔ سب چور ایسے ہی ہوتے ہیں چاہے وہ دُنیا کے ہوں، چاہے وہ اپنے ملک کے ہوں یا چاہے موصوف زیب نامہ جیسے اُن کے مدافعین ہوں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " یہ 200 اعتراضات فلیٹ ارتھرز کی بہت مشہور کتاب "Earth is not a spinning ball by Eric Dubay " میں موجود ہیں۔ " موصوف زیب نامہ نے یہ بات لکھنے میں اب بہت دیر کر دی ہے کیونکہ حق تو یہ تھا کہ اِس کتاب کا موصوف زیب نامہ کو اپنے فریب نامہ کی پہلی قسط میں ہی بتا دینا چاہیے تھا۔ چونکہ موصوف زیب نامہ نے اپنے دجل وفریب کی وہی بوسیدہ عمارت کھڑی کرنی تھی جس کو عالمی استعمار اپنی انڈاکٹرینیشن کی مدد سے ہر جگہ کھڑا کر رہا ہے۔ تبھی موصوف نے اِس کتاب کا ذکر اپنے فریب نامہ کے آخری قسط کی بالکل آخری سطور میں خانہ پُری کے لیے فرمادیا ہے۔ ہمارا موصوف زیب نامہ کی شان میں ایک محاورہ کہ: اب پچھتاوے کیا ہووت جب چیڑیاں چگ گئی کھیت!۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " ہم کیوں بھول جاتے ہیں کہ ترقی کے ہر زینے پر چڑھنے کے لئے انسان نے جانی ومالی ہر طرح کی قربانیاں دی ہیں، اور ہمیں ان قربانیوں کا کھلے دل سے اعتراف کرنا چاہیے۔ " دجل وفریب کے واویلے پر مبنی وہی فری میسونک جملہ ہے جو اکثر سوڈوسائنس کے بڑے ہر میڈیا فورم پر کرتے نظر آتے ہیں اگر ایسی کوئی مبینہ قربانیاں حقیقت میں موجود ہیں تو ہم موصوف زیب نامہ سے اُن کی بابت بین ثبوت پیش کرنے کا مطالبہ کرتے ہیں۔ پھر ہم موصوف زیب نامہ سے بڑھ کر بیانگ دہل اُن مبینہ قربانیوں کا اعتراف کریں گے۔ پہلے پیش کریں پھر کلام کریں۔ تب تک موصوف زیب نامہ کا یہ کلام بے جا واویلہ ہی رہے گا۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " ہماری کائنات بے انتہاء وسیع ہے اور یہی سچائی ہے، " اگر یہ سچ ہے تو موصوف زیب نامہ نے تو کوئی عقلی، نقلی اور حسی ثبوت کی بھنک تک پیش نہیں کی ہے جس سے ہم موصوف کا یہ کلام سچ مان لیں۔ جبکہ حقیقت میں یہ زمین بے حد وسیع ہے اور ساری کائنات کا مرکزِ تخلیق ہے۔ جس پر ہم قرآن وسنت سے عقلی، حسی دلائل سے موصوف زیب نامہ کے خلاف اپنے علمی تعاقب میں بین حجت قائم کر چکے ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " فلیٹ ارتھر کو ہر اس چیز سے اعتراض ہے جس میں ناسا یا سائنس کا ذکر موجود ہو جس سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ ٹولہ اپنی الگ جادوئی دنیا تخلیق کرنے میں مصروف ہیں۔ " جبکہ ہمیں اصل اعتراض ناسا اور سوڈوسائنس کی دھوکہ دہی پر ہے جس کے خلاف بین ثبوت ہم نے قارئین کی خدمت میں پیش کر دیے ہیں یہ ہم نہیں جو جادوئی دُنیا کی تخلیق میں مصروف ہیں اعوذ باللہ! خالق کی صفت کیسے مخلوق کو مل سکتی ہے؟۔ جبکہ حقیقت میں اللہ تعالیٰ نے جو زمین تخلیق فرمائی اور اُس کے اوپر جو آسمان تخلیق فرمایا وہ موصوف ہی کی ناسا اور سوڈو سائنس نے ہر ممکنہ طور پر سب کچھ ہم انسانوں سے چھپا رکھا ہے جس کی بابت ہم نے ہر مقام پر سوڈوسائنس کے اِس دھوکے کا پول کھول کر رکھ دیا ہے۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " گلوب زمین کی خلاء سے کھینچی جانے والی تصاویر صرف ناسا نے نہیں بلکہ دیگر ممالک کی سیٹلائیٹس نے بھی بھیجی ہیں۔ کیا یہ سب CGI ٹیکنالوجی کے ذریعے عوام الناس کو دھوکا دے رہے ہیں؟" جی ہاں سب دھوکہ دے رہے ہیں اور ہم اِس بابت مفصل دلائل پیش کر آئے ہیں۔ یہ سب سفید جھوٹ اور ناسا اور تمام مبینہ اسپیس ایجنسیز کی سی جی آئی کا کمال ہے۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " لاکھوں کروڑوں لوگ عام آنکھ سے International Space Station کو آسمان میں اڑتا دیکھ چکے ہیں آپ بھی بآسانی دیکھ سکتے ہیں، اگر آپ صرف تحقیق کرنے کی تکلیف نہیں کر سکتے تو اس میں کسی کا کوئی قصور نہیں ہے۔" ہم نے تحقیق بھی کی اور الحمد للہ موصوف زیب نامہ کے بقول تکلیف بھی کر لی ہے۔ تبھی ہم نے آئی ایس ایس کی بابت کھلے دلائل کے ساتھ اِس جھوٹ کا بھی تعاقب کیا ہے۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " کائنات کے متعلق صحیح سمجھنا چاہتے ہیں تو کمرے سے نکل کر آسمان میں جھانکنا پڑے گا، " یہ کام موصوف زیب نامہ کو خود کرنا ہے کیونکہ کمرے میں بیٹھے رہنا موصوف زیب نامہ جیسے احباب کی عادتِ ثانیہ ہے جو اپنے کمپیوٹر پر ناسا کی مبینہ لائیو فیڈ کو دیکھ کر اُس پر ایمان لے آتے ہیں اور اب تک یہ بات بین طور پر آشکار ہو چکی ہے کہ موصوف زیب نامہ اور اُن جیسے احباب اِس تنقیدی تصویر کے مصادق ہیں؛
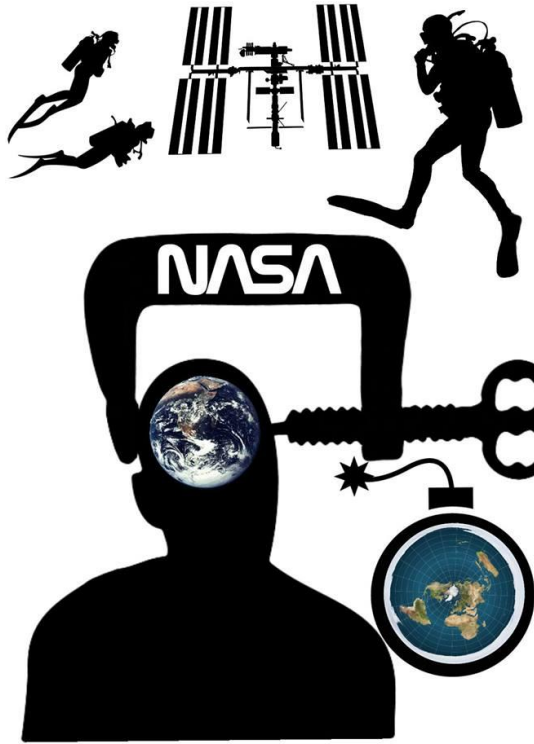
موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " سورج گرہن، چاند گرہن، کشش ثقل الغرض ہر چیز کا انکار کر کے آپ کنویں کے مینڈک بننا چاہتے ہیں تو بنے رہیے مگر دنیا کے آگے بڑھنے کا گلہ بھی مت کریں، " جبکہ ہم نے اپنے قارئین کو بین دلائل کے ساتھ سورج اور چاند گرہن کی بابت سارا معاملہ و مدعا کھول کر اپنے گذرے علمی تعاقب میں بیان کر دیا ہے۔ کششِ ثقل کے جھوٹ پر اپنے علمی تعاقب کے اوائل میں ہی ہم نے مفصل مضمون تحریر کر دیا تھا کہ کیسے اور کیونکر یہ کششِ ثقل ایک کھلا ہوا جھوٹ ہے۔ اگر موصوف زیب نامہ اپنے ذہنی آقا فری میسونک سوڈو

سائنس کے ذہنی اور فرمانبردار غلام بن کر رہنا چاہتے ہیں تو شوق سے رہیں مگر فلیٹ ارتھ کی تحریک کے پوری دُنیا میں پھیلنے کا گلہ بھی مت کریں۔ بلکہ اُس کا حصہ بنیں۔ اگر دُنیا کا مبینہ طور پر آگے بڑھنا خالقِ حقیقی کا انکار کر کے حزب الشیطان کا حصہ ہی بننا ہے جو روز بروز واضح ہوتا جارہا ہے تو ایسی ترقی موصوف زیب نامہ جیسے ارتقائی بندروں کے وارثوں کو ہی مبارک۔ ہم بطور انسان اشرف المخلوقات اور بطور مسلمان اللہ تعالیٰ کے ہر دم حمد بجالانے والے ہیں جس نے بنی نوع انسان کو اپنی شاہکار مخلوق تخلیق فرمایا اور ہمیں عقیدہ توحید کا فہم عطا فرمایا!۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " اگر ہر شخص آپ کی طرح ایسے خیالات رکھتا تو آج ہم سب پتھروں کے دور میں جی رہے ہوتے، ابھی بھی وقت ہے باہر نکل کر کچھ کیجئے انسانیت کی خدمت کیجئے۔" جبکہ اگر موصوف زیب نامہ کا یہ کلام حقیقت مان لیا جائے تو ہمیں انبیاء کی نبوت کا بھی نعوذ باللہ انکار کرنا ہوگا۔ کیونکہ فلیٹ ارتھ کی بنیاد ہی الہامی کتابوں میں لکھی آیات پر ہے۔ ہم نے کبھی بھی حقیقی سائنس کا انکار نہیں کیا بلکہ ہم تو وہ لوگ ہیں جو حقیقی سائنس کے دفاع اور اُس کی ترویج میں مصروفِ عمل ہیں۔ وہ سائنس جس میں انسانیت کی فلاح اور خالق کی بندگی ہے۔ خالق کی تخلیقات کی اصل پہچان ہے نہ کہ وہ سوڈو سائنس جو بگ بینگ اور ارتقاء جیسے الحادی نظریات کی بنیاد پر کھڑی پوری انسانیت کو مبینہ طور پر ایک حادثاتی تخلیق کا ثمرہ بنانے پر اور تمام انسانوں کو بندروں کی اولاد بنانے پر اپنی انڈاکٹرینیشن کی پوری عالمی استعماری طاقت کے ساتھ مصروفِ عمل ہے۔ اب انسانیت کی خدمت کون کر رہا ہے اور کون انسانیت کو سوڈو سائنس کے آگے سجدے کرا رہا ہے قارئین اِس پر ہمارے پیش کردہ علمی تعاقب کو پڑھنے کے بعد فیصلہ کرنے میں بالکل آزاد و خود مختار ہیں۔

موصوف زیب نامہ کا فرمانا کہ: " یہ اقساط لکھنے کے دوران کافی قارئین نے رابطہ کیا اور مشورہ دیا کہ ان اقساط کو کتابی شکل میں بھی پبلش کیجئے۔ انشاء اللہ! اگلے کچھ دنوں میں تمام اقساط کو یکجا کر کے اور ان میں مزید معلومات شامل کر کے کتابی شکل (pdf) میں مختلف سائنسی گروپس میں شئیر کرونگا۔" جی شوق سے کیجئے بلکہ اُس سے پہلے ہی آپ کے فریب نامہ کا مدلل آپریشن بمعہ علمی تعاقب سب قارئین تک پہنچ چکا ہے۔ اور جن گروپس کو موصوف زیب نامہ مبینہ طور پر سائنسی گروپس کہہ رہے ہیں وہ در حقیقت واسطہ بالواسطہ ملحدین کے گروپس ہیں۔ جن کے اکثر ایڈمنز اپنے ملحدانہ افکار کا بیانگ دہل پرچار کرتے ملتے ہیں۔ ہمیں تو بہت پہلے ہی موصوف زیب نامہ اور اُن جیسے سوڈو سائنس کے پجاری ایسے تمام فورمز اور گروپس سے بلاک کر چکے ہیں۔ ہم اپنے معزز قارئین کو تحقیق کی دعوت دیتے ہیں کہ کبھی آپ خود سے بھی آزمایئے گا کہ کیا موصوف زیب نامہ کے بیان کردہ مبینہ سائنسی گروپس میں سچ کو برداشت کرنے کی ہمت ہے۔ آپ صرف ہمارے علمی تعاقب کو پیش کیجئے گا اور اگلے ہی لمحے آپ کو طعن و تشنیع بلکہ گالم گلوچ تک کا نشانہ بنا کر بلاک کر دیا جائے گا۔ آزمائش شرط ہے!۔

موصوف زیب نامہ کا یہ فرمانا کہ: " ان تمام معلومات کو پڑھنے اور سمجھنے کے بعد ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ ثابت ہو چکا فلیٹ ارتھ حقیقت نہیں محض افسانہ ہے!" اِس کے مقابلے میں ہم اِس اختتامیہ پر اپنے علمی تعاقب میں پیش کردہ تمام دلائل اور ثبوتوں کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ کہنے پر حق بجانب ہیں کہ جناب شاہ زیب صدیقی صاحب کا لکھا ہوا یہ زیب نامہ ہر سطر ہر قرینے سے دجل و فریب نامہ ہے۔ فلیٹ ارتھ حقیقت ہے یا نہیں اِس کا فیصلہ ہم اپنے معزز قارئین کی خدمت میں پیش کر دیتے ہیں کہ وہ ہمارے اِس علمی تعاقب کو پڑھنے کے بعد اور اپنی خود کی آزادانہ تحقیقات کے بعد فیصلہ کریں کیا زمین گلوب ہو سکتی ہے؟!۔

اِس سوال کے ساتھ ہم اپنے معزز قارئین سے اجازت چاہیں گے اور ایک بار پھر اپنے کیے ہوئے وعدے کا ہمیشہ کی طرح احیاء کریں گے کہ نہ ہم جھوٹ بولیں گے اور نہ ہی بولنے دیں گے!۔

وما علینا الا البلاغ!

والسلام و علیکم ورحمۃاللہ وبرکاتہ!

ہم اِس دجل وفریب سے بھرپور زیب نامہ کی بارہویں اور آخری قسط کے **علمی تعاقب** کو **المسطحتین** اور عالمی الارض المسطحۃ کی تحریک اور اصل سائنس کی نذر کرتے ہیں اور یہ بھی وعدہ کرتے ہیں کہ جیسے ہم علم و تحقیق کا طویل سفر طے کر کے دھوکے کی نیند سے جاگے ہیں دوسروں کو بھی ہمیشہ جگاتے رہیں گے۔ان شاء اللہ!

الداعی الخیر: حافظ عبدالوھاب الہاشمی (کنیت: ابو تیمیہ الاندلسی)

ہم سے رابطہ کرنے کے لیے؛

فیس بک پر ہمارے آفیشل فورم کا ایڈریس؛

https://www.facebook.com/flatearthurdu.pk/

ہماری فلیٹ ارتھ / الارض المسطحۃ کے لیے اپنی نوعیت کی پہلی بین الاقوامی یونیورسٹی الاندلس یونیورسٹی آف فلیٹ ارتھ سائنسز کا آفیشل پیج ایڈریس؛

http://www.facebook.com/AAUFES/